PAYAM-I-YAR

پیام یار

نمبر ۱ بابت ماہ جنوری [illegible] ع جلد ۵

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر مہتمم قومی پریس و

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ چوک میں بسعی محسن زیبا چھپا

ضروری باتین

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینہ کی یکم کو شائع ہوتا ہے- قیمت عام ہے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک- والیان ملک و رؤسا سے پانچ روپیہ سالانہ

۲- بغیر قیمت پیشگی آئے ہر گز کسی کو روانہ نہین ہوتا- نمونہ کے واسطے ۲/ بھیجنا چاہیے-

۳- بغرض جواب طلب کے لیے یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف-

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے- کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر ہم ذمے دار نہین-

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین نثار مالک و پراپرائٹر پیام یار کے نام ہونا چاہیے-

۶- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شائع ہو گا- غیر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہون) عمدہ ہوگی درج کر دیجائیگی- ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا- ہان اپنی طرف سے نہ بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف ہوگا- انتخاب کمیٹی کرتی ہے- پوری غزل بلا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲/ اجرت دینے پر درج ہو سکتے ہین-

۷- ہر غزل علٰحدہ علٰحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے-

۸- اشتہارات دوا کی ترتیب کے واسطے فی سطر ۲/ زیادہ کے لیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے- اجرت ہر حال مین پیشگی آنا چاہیے-

العبد- محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و قومی پریس- و مہتمم پیام یار- چوک لکھنو

مصرع طرح پیام آیا

وہ چونک اوٹھے مری آہ و فغان سے

جناب منشی امیر احمد صاحب امیرؔ لکھنوی استاد حضور نواب صاحب بہادر رامپور

بڑھے کیا ربط یارِ دلستان سے
نیا روز ایک دل لائین کہان سے

بگولے خاک سے اوٹھتے ہین ابتک
نہ مر کر بھی دبے ہم آسمان سے

حسین سب بیوفا ہین حضرتِ دل
وفادار آپ لائینگے کہان سے

ادھر دیکھو حیا کیسی شبِ وصل
اوٹھاؤ بھی یہ پردہ درمیان سے

خزان کے آتے ہی گلچین و صیاد
لپٹ کر خوب روئے باغبان سے

نکلتا ہے مرا دم ڈر نجاؤ
خدا حافظ سدھارو تم یہان سے

کہان دیر و حرم مین عشق مشرب
یہ لوگ آزاد ہین قیدِ مکان سے

خطِ قسمت مٹے جبتک نہ اے دل
جبین اوٹھے نہ اوسکے آستان سے

امیر اوسکو نہ دردِ دل سنایا
نہ نکلا کام کچھہ دل کا زبان سے

جناب حافظ نظام احمد صاحب اندازؔ مالک ریاض الاخبار گورکھپور شاگرد جناب امیرؔ

کیا کرتے ہین چھیڑین پاسبان سے
الگ بیٹھے کسی کے آستان سے

نہ تم ہوگے تو یہ ظالم تو ہوگا
بہلجائیگا دل دردِ نہان سے

مئے شیرین ہو واعظ یا مئے تلخ
کچھہ اب تو لگ گئی میری زبان سے

ترے صدقے مین او ہنگامۂ حشر
نہ چونکانا مجھے خوابِ گران سے

جو ہم کعبے سے پھونچے مچگئی دھوم
کلیسا گونج اوٹھا شورِ اذان سے

کسی کی نیند اوڑی نالون سے میرے
کسی کا رنگ اوڑا میری فغان سے

زمین گور مین دل کی تڑپ تھی
بہت اونچی گئی یہ آسمان سے

برے کیون آپ کے انداز ہونگے
نہ کچھہ کہیے اونھین اپنی زبان سے

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

بٹھاتے ہو جو پہلو مین عدو کو
ہمین کہدو تو اٹھہ جائین جہان سے

مرے دشمن سے کیون سائل ہو دل کے
تکلف کیا ہی منگوا لو یہان سے

زمین گو پاؤن کے نیچے سے نکلی
نہ سرکے ہم مقام امتحان سے

تسلی دل کو دی روتی ہین آنکھین
انھین بھی کہتے جاؤ کچھہ زبان سے

کسی کا رنج دوری آخر کار
عیان ہونے لگا در دہان سے

کلیجے مین بہی تھی دل مین بھی تھی چوٹ
نہین معلوم درد اوٹھا کہان سے

جوانی کیا ہوئی پیری مین احسان
ذرا یہ پوچھیے عمر روان سے

جناب محمد سعید صاحب اثیر مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

جنازہ جب مرا اوٹھے مکان سے
تو لیجائین اسے کوے بتان سے

ستم کیا کیا کیے ظالم نہ تونے
نہ نکلا کچھہ کبھی میری زبان سے

حسینون کا ہوا میت پہ مجمع
جنازہ جب گیا کوے بتان سے

خدا سے ہم بھی اب کرتے ہین فریاد
کلیجہ پک گیا جور بتان سے

یہ میرا صبر مجھسے کہہ رہا ہے
ملا کیا آپ کو آہ و فغان سے

جناب محمد عبد العزیز صاحب انجم بھرتپوری شاگرد جناب نسیم

مرے مرقد کو ڈھونڈھو اس نشان سے
صدا سے آہ آتی ہو جہان سے

مرے نالو نمین دیکھو کیا اثر ہے
وہ دل تھامے نکل آئے مکان سے

بوقت نزع مجھپر ہو یہ احسان
تسلی دو لب معجز بیان سے

کہا اونسے کہ مرتے ہین تو بولے
جلا دینگے لب معجز بیان سے

جناب مولوی میر سرفراز علی صاحب ایجاد ردولوی

گلے ملتی ہی دل سے یاد جانان
وداع میہمان ہی میزبان سے

جو بیٹھا پہلوے دلبر مین دشمن
تو مثل درد ہم اوٹھے وہان سے

رہا دل مین خیال یار ہر دم
ہوا خالی نہ یہ گھر میہمان سے

پڑی اُفتاد یہ کیسی اے آہ — نہ اوٹھے گر کے ہم کوے بتان سے

جناب ولایت حسینخان صاحب انور ملازم سرکار بھرتپور شاگرد جناب نسیمؔ

نشان کیا پوچھتے ہو بے نشان سے — بتائین کیا تمھین آئے کہان سے
نہین اوٹھتا ہے بارِ رنج فرقت — تمھارے نیمجان و ناتوان سے
مزاجِ انور کا وہ کیون پوچھتے ہین — اثر شاید ہوا آہ و فغان سے

جناب شیخ عبد الخالق صاحب اوجؔ ساکن قصبۂ سہوہ

ہوئی جب موت ہی اے خضرؔ آخر — تو کیا حاصل ہے عمر جاودان سے

جناب شیوراج بہادر صاحب اخگرؔ لکھنوی

جلانے کو ایا تھا آپ نے دل — کوئی پوچھے یہ میرے دلستان سے
چلو اوٹھو کمر باندھو سفر کو — جرس کہتا ہے ہر دم کاروان سے

جناب امیر علی صاحب آشفتہؔ منشی تھانہ مدہرپور ضلع سیتاپور

بتون سے تنگ ہین ہم آشفتہ اب تو — چلو کعبے چلین ہندوستان سے

جناب منشی حافظ محمد اسمعیل صاحب آزادؔ مدرس مدرسۂ نوساری

نگاہِ لطف گر اوسکی ہو ہمپر — تو بس آزاد ہو جائین جہان سے

جناب فیض محمد خانصاحب اوستاد خلف رسالدار سحرؔ شاگرد جناب کلامیؔ انگ اور آبادی

سمجھ کر نالہ صور سرافیل — وہ چونک اٹھے مری آہ و فغان سے

جناب منشی محمد عبد الغفار صاحب اثرؔ چاندپوری حال وارد ترتلام

نہین فرصت مجھے آہ و فغان سے — دعاے وصل مانگون کیا زبان سے

جناب محمد عبد الحی صاحب نحوؔ مصاحب حضور دربار و پرسنل اسسٹنٹ کلج سرہی شاگرد جناب داغؔ

نہین بنتی حسینانِ جہان سے — الٰہی بھیج حورون کو جنان سے
کوئی واقف ہو کیون رازِ نہان سے — جو دل مین ہے وہ کیون نکلے زبان سے
عدو کیا کہہ سکے گا حال میرا — سنو یہ داستان میری زبان سے
قیامت ہی نہ کیون سر پر گذر جاے — نہ اُٹھونگا تمھارے آستان سے

بہت باتین تھین دلمین یونتو لیکن ۂ ق ہوا جب سامنا اُس بدگمان سے
چلا کچھ بھی نہ گویائی کا دعوے — کہا کچھ اور کچھ نکلا زبان سے
دلِ مضطر کی بیتابی سے نے مارا ۂ — گِلا تمسے نہ شکوہ آسمان سے ۂ
فلک نے ظلم کر بیخود پہ تو ہی ۂ — بھرا اونکا تو دل اب امتحان سے ۂ

جناب حکیم محمد بہاؤالدین صاحب بہاؔ شاگرد جناب داغ دہلوی از جمیر

تھین کیا تم برا کیون مانتے ہو ۂ — شکایت ہی مجھے گر آسمان سے ۂ
حیا کیسی کہان کی شرم ہو وصل ۂ — اوٹھا دیجیے یہ پردہ درمیان سے
بہاؔ کہتے رہے وہ کیون ہو مضطر ۂ — نہ نکلا ہائے کچھ میری زبان سے

جناب سید مہدی حسن صاحب بدرؔ تحصیلدار کھکڑ ٹیرو ۂ

بُرا اس بیقراری کا ہو یارب ۂ — وہ چونک اوٹھے مری آہ و فغان سے
نہین ہی مشک کو نسبت ذرا بھی ۂ — تمھاری کاکلِ عنبر فشان سے ۂ
جو یاد آئیگا مجھکو کوچہ یار ۂ — نکل آؤنگا مین باغ جنان سے

جناب محمد بشیر صاحب بشیرؔ نکاکوٹی شاگرد جناب شوق عظیم آبادی ۂ

نہ اوٹھونگا کبھی کوے بتان سے — مجھے کیا کام اے واعظ جنان سے
خمار آلودہ آتے ہو جہان سے ۂ — کوئی پوچھے مرے وہم و گمان سے
برنگِ نقشِ پا مٹ جائینگے ہم ۂ — اوٹھاؤ تم نہ اپنے آستان سے ۂ
بہار آئی ہی اے رندو کہان ہو — چلو بیعت کرو پیر مغان سے ۂ

جناب عبدالرزاق صاحب بہارؔ بھبرتیوری شاگرد جناب نسیمؔ ۂ

تری زلفون کا گر عاشق نہوتا ۂ — بلا آتی نہ سر پر آسمان سے ۂ
کہان تک بارِ فرقت مین اوٹھاؤن — کہ دل پتھر کا مین لاؤن کہان سے

جناب سید تفضل حسین صاحب بیتابؔ برادر سید علیحسن صاحب منصفی خوان سیالکوٹ

مرے نالون کی دیکھو تو رسائی ۂ — خبر لاتے ہین جاکر لامکان سے

جناب محمد موسی رضا صاحب بیکلؔ شاہجہانپوری طالب علم ضلع اسکول تو ی

مجھے یہ خوف ہی بیکل کہ وہ شوخ نہ چونک اوٹھے مری آہ و فغان سے

جناب منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

دعائے وصل نکلی جب زبان سے
پھر آئی سر پٹک کر آسمان سے

خبر کو کون آیا ہے کہان سے
یہ پوچھین آپ اپنے رازدان سے

عبث اپنے سے امیدِ رفاقت
کہان ممکن وفا عمرِ روان سے

یہی ہے دردِ تنہائی تو اے خضر
مین در گذرا حیاتِ جاودان سے

نہ رو ؤن کس طرح حالِ جگر پر
تمھارا سامین دل لاؤن کہان سے

جگہہ پہلو مین دی خوش ہو کے اے دل
نہین کم دردِ فرقت میہمان سے

پریشانی کا میری چارہ کیسا
بنا ہون مین غبارِ کاروان سے

کہین بھڑکی چمن مین آتشِ گل
دھوان اوٹھا وہ میرے آشیان سے

بتاؤن کیا دلِ وحشی کو اپنے
لگا لایا ہون با تو نمین کہان سے

زمین کوے قاتل اور مرا سر
یہ تھی امید کسکو آسمان سے

حسینون مین ابھی چوری گیا دل
مین کسکا نام لون اپنی زبان سے

کرون ذکرِ خدا دن رات لیکن
مجھے فرصت کہان یادِ بتان سے

طبیبِ مہربان رخصت کہ دم بھر
بہل جاتا ہے دل دردِ نہان سے

عدم سے عالمِ ہستی مین آیا
کہان لائی مجھے قسمت کہان سے

تمنا ہے کہ چھیڑون پھر مین تسلیم
سنون پھر گالیان انکی زبان سے

جناب حافظ محمد یوسف خانصاحب تشنہ بلند شہری شاگرد جناب ذوق مرحوم

محبت ہو گئی آہ و فغان سے
مروت نے ہمین کھویا جہان سے

اگر لاکھون ستم ہون پاسبان کے
اوٹھاؤن سر نہ تیرے آستان سے

رہی ہنجو دیکھیہ ایسے ہم شبِ وصل
نہ نکلا حرفِ مطلب تک زبان سے

لیے جاتا ہون نہین دنیا سے حسرت
جدا مرقد بنے میرا جہان سے

جناب سید افضل حسین صاحب ثابت لکھنوی ناظر عدالت دیوانی گونڈہ

چلے ہم حسرتین لیکر جہان سے — تمھین کیا مل گیا اس امتحان سے
مجھے مل لینے دے اُس جانِ جان سے — حیا- دم بھر کو اوٹھ جا درمیان سے
نہ پہلو مین اگر وہ غنچہ لب ہو — بہارِ باغ بدتر ہے خزان سے
وہ آنے کہہ گئے ہین خواب مین آج — تجھے اے نیند لے آؤن کہان سے
ہمارا حالِ دل تھا او ستمگر — تری نیند اوڑ گئی جس داستان سے
کیا ہی تخلیہ ہے تو اے جان — حیا کو بھی اوٹھا دو درمیان سے
فشارِ قبر سے ثابت ہے ثابت — زمین ظالم سوا ہے آسمان سے

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

کوئی یہ پوچھ دے دردِ نہان سے — تجھے دل ڈھونڈھ لایا ہی کہان سے
ڈرین بیداد گر ایسی فغان سے — جو دل لوادے دوہائی آسمان سے
نہ پھونکا ابتک اِس دشمن کو اے آہ — ارے کیا مل گئی تو آسمان سے
سِسک کر زیست کے دن پورے کرنا — کوئی سیکھے تمھارے نیم جان سے
نکلجاتی ہے کیا بچ بچ کے تاثیر — شبِ فرقت مری آہ و فغان سے
جگر مین اوسکے کیا لیتے ہو چٹکی — نکلتی ہو نہ اُف جس ناتوان سے
جفا سے توبہ کروا دی وفا نے — وہ در گذرے ہمارے امتحان سے
جگر کی تاب جان ہو دل کا آرام — نہ چھوڑو جو ملے تمکو جہان سے
لہو اتنا تو ہو ڈوبی وہ پیکان — بہت شرمائیگا دل میہمان سے
اوٹھے پہلو سے میرا دل دُکھا کر — یہ پہلو مل گیا تمکو کہان سے
جگہ کرتی ہے یادِ دوست دل مین — ذرا اے درد ہٹجانا یہان سے
جلال اونکی دعا تو پہلے سُن لو — نہ مانگو اپنی موت اپنی زبان سے

جناب سید علی شمس القادری عرف شاہ مرشد علی صاحب جمال حنفی بغدادی شاگرد جناب جلال

الٰہی ہم تو نکلے بوستان سے — نکالا جائے گلچین بھی وہان سے
نہو پہلو جو گرم اُس مہربان سے — دلِ سوزان ہو پھر ٹھنڈا کہان سے

یہ کہتا ہی وہ شوخ اک نیمجان سے — بھلا نکلے تو اُف تیری زبان سے
گیا دل ہمنشین آئے کہان سے — وہین ہوگا مین آیا ہون جہان سے
دُکھے دل کو دُکھاتے ہو ستم ہے — نہین ڈرتے مری آہ و فغان سے
دبا جاتا ہے کچھہ شور قیامت — نہین دم صور مین میری فغان سے
کسی پر آکے یون خود گم ہوا دل — کہ مجکو کھو دیا دونون جہان سے
نہ آنا دل مین مہمان اے غم دوست — نہوگی پوری خدمت نیمجان سے
مرے دل سے وہ اونکا پوچھنا ہاے — بتا آنا ہوا تیرا کہان سے
لگایا اوسنے چھاتی سے جو مجکو — مین واقف ہوگیا سرّ نہان سے
فراق یار مین سہنے جان بھاری — یہ بار اوٹھا نہ جسم ناتوان سے
نہ عشق اُس ابھرے سینے کا ہو ظاہر — خبردار اے دل اس سرّ نہان سے
فقط گمنام سرنامے پہ لکھدین — وہ خط بھیجین ہمین تو اس نشان سے
خدا کی شان وہ بُت بنکے بیٹھین — اوٹھین حسرت بھرے بزم جہان سے
سِسکتا ہی تمھارا مرنے والا — اجل غافل ہے کیون اُس نیمجان سے
جھکا آخر سوِ میخانہ زاہد — چلی شیخی نہ کچھہ پیر مغان سے
جگہہ دی یاس نے دلمین نہ افسوس — پھرین مایوس امیدین یہان سے
اگر زیر زمین بھی اُف کرون مین — صدا بس بس کی آئے آسمان سے
جفا مین وہ تو مین کامل وفا مین — ڈرے میری بلا اب امتحان سے
نہ لانا بھول کر اے قصہ گو ذکر — اوٹھین نفرت ہی میری داستان سے
بچے رہنا جمال اس آگ سے تم — بُری یہ لاگ ہی حسن بتان سے

جناب محمد جمیل صاحب جمیل نقل نویس ملتان

پھکا جاتا ہون مین سوز نہان سے — نکلتا ہی دھوان ہر استخوان سے
سب اپنی اپنی کہتے ہین الٰہی — کوئی واقف نہین راز نہان سے
رہی یون منتظر آنکھو نمین آکر — نہ تھی امید جان ناتوان سے

طلب کرتے ہین مجھسے روز اک دل
الٰہی روز دل لاؤن کہان سے

جناب محمد محبوب علی صاحب جودت خلف جناب فرحت دہلوی مقیم میرٹھ

اگر واقف ہون یہ کوے بتان سے
نکل آئین ابھی حورین جنان سے

بپا ہوگی قیامت اے ستمگر
تری رفتار سے میری فغان سے

جو دل تھامے ہوے بیٹھے ہو جودت
کہو یہ چوٹ کھا آئے کہان سے

جناب سید آل محمد صاحب جنون خلف مولوی محمد باقر صاحب محرر دفتر تعمیر

اگر مین کام لون آہ و فغان سے
چلے آئین وہ دل تھامے مکان سے

جناب نواب محمد مرزا خان صاحب حشم لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

ذرا پوچھو تو خوبان جہان سے
محبت دل مین آتی ہے کہان سے

تمنا ہے کبھی کچھ غیر کا حال
سنو تم ہم نہین اپنی زبان سے

ترے کوچے کے جو ہین مرنے والے
نہین ڈرتے جفاے آسمان سے

ستم کا لطف ہے اسکی ادا مین
نرالا ناز ہے ساری جہان سے

نیاز آیا ہمین تیری بدولت
بتا دی تجلی ناز آیا کہان سے

نہ دل پہلو مین ہے قابو نہ دل پر
کسی کی اک نگاہ جانستان سے

خدا چاہے تو ہونگے مہربان بھی
نہ ڈرنا اے حشم جور بتان سے

جناب منشی حبیب الحق صاحب حبیب ملازم بندوبست گورکھپور شاگرد جناب اثر

بتا ظالم یہ سیکھے ہین کہان سے
ستم تیرے بڑھے ہین آسمان سے

الٰہی کوئی دشمن بھی نہ جائے
ہماری طرح پر حسرت جہان سے

نہین جاتی مرے گھر سے شب ہجر
الٰہی یہ بلا آئی کہان سے

جو میخانے سے مسجد کو گئے ہم
کہا واعظ نے یا حضرت کہان سے

کچھ ایسے مضطرب تھے ہم دم مرگ
کہ آگے بڑھ گئے عمر روان سے

حبیب اوسکی گلی ہو اور مین ہون
مجھے مطلب نہین باغ جنان سے

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فائز

کہان تہ دیجے مین مجنون کا مدفن ۔ یہ لیلی پوچھتی تھی سار بان سے
تقیر اِ منگائے کیا چہرہ کر چمن مین ۔ چلے ہین مثل بوے گل یہان سے

جناب سید احسان علی صاحب حزین شاگرد جناب شرف از زتلام

غم و درد و الم گھیرے ہوے ہین ۔ جو مجھ تک موت آئے تو کہان سے

جناب حسن علی صاحب حسن مہونوی دوم مدرس مدرسہ امیٹھی

نہین اوٹھہ سکتا ہے اب بارِ فرقت ۔ جگر فولاد کا لاؤن کہان سے

جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

یہ ہای امید جسم ناتوان سے ۔ کرو نمین اوڑکے باتین آسمان سے
ملا تھا یا نہین اُس دلستان سے ۔ ترا آنا ہوا قاصد کہان سے
نکالو داغ کو اپنے مکان سے ۔ چلا آیا یہ دیوانہ کہان سے
تری رنجش کھلی طرز بیان سے ۔ نہ تھی دل مین تو کیون نکلی زبان سے
نرالی ہای ادا ساری جہان سے ۔ کوئی پیدا کرے تجسا کہان سے
فغان کو لاگ ٹھہری آسمان سے ۔ اوٹھا جاتا ہی پردہ درمیان سے
گرے ہوتے اولجھکر آستان سے ۔ چلے آتے ہو گھبرائے کہان سے
وہی کہتا ہو نمین سنتا ہون جو کچھہ ۔ ملی ہی یون زبان اونکی زبان سے
ہدف دل کو کریگا اک نہ اک دن ۔ یہ تیرا کھیلنا تیر و کمان سے
اونھین غصہ ہمین ہے شوق قاصد ۔ چلین گے وہ وہانسے ہم یہان سے
مری آہین رقیبون کی دعائین ۔ یہ فوجین لڑ رہی ہین آسمان سے
چلے بے راہ اکثر رہروِ عشق ۔ بچی جاتی ہے منزل کاروان سے
عدو کی التجا کرنی پڑی ہے ۔ مرادین مانگتا ہون آسمان سے
نتیجہ اُنکی باتون کا یہہ نکلا ۔ کہ اپنی مدح تھی اپنی زبان سے
لگا رہتا ہی کھٹکا دو نون جانب ۔ مزا ہی دوستی کا بدگمان سے
وہ مجکو دیکھہ کر بولے اسے ۔ بچانا اس بلائے ناگہان سے

نہ کہیے دوست کو دشمن نہ کہیے — پرائے اپنے ہوتے ہین زبان سے
شکایت راہِ الفت کی سُنے کون — الگ چلتا ہون بچکر کاروان سے
ڈریگا شورِ محشر سے وہ کیا خاک — تسلی جسکو ہو میری فغان سے
وہ خط لکھین مجھے جھوٹا ہے قاصد — خدا جانے اوٹھا لایا کہان سے
شبِ غم ہر بلا کا منتظر ہون — نگاہین لڑ رہی ہین آسمان سے
یہ ہی کیا بات سُنتے ہین وہ اکثر — ہمارا حال دشمن کی زبان سے
تم اپنے رہگذر سے بچتے رہنا — اوٹھیگا فتنۂ محشر یہان سے
تمھاری چشمِ فتان نے بھی شاگرد — بنا ڈالی ہزارون آسمان سے
خوشی کیا زندگی کی جب خضر تاب — مرے جاتے ہین عمرِ جاودان سے
جہان آباد ہر منزل ہے اے داغ — قدم باہر نکالا جب مکان سے

جناب حکیم مرزا فدا احمد صاحب دانش لکھنوی

بلین گے گردشِ چشمِ بتان سے — عوض لینا ہے ہمکو آسمان سے
محبت مین ہو کیونکر خاطرِ ضبط — ہمین فرصت کہان آہ و فغان سے
ترا آنا اور اس ظالم کا اوٹھنا — بگڑتے بھی نہ ہم دردِ نہان سے
مرے پہلو مین دل ہے درد کے ساتھ — مین کہتا ہون تم اوٹھ جاؤ یہان سے
حکایت دردِ دل کی دردِ دل ہے — ارے ظالم مین درگذرا بیان سے
جدائی جسم و جان مین کیون نہوتی — ملائی تھی زبان اُسنے زبان سے
جفا کرنی تھی مجبُر یا عدو پر — مین باز آیا تمھارے امتحان سے
ہون شکلِ شمع پیشِ یار خاموش — ہاے ترکِ مدعا میری زبان سے
بنا دشمن قریبِ نزع دم بھی — اوسے رکنا تھا مجھسے نیمجان سے
میان کوی جانان ذکر کردون — ملاتا ہے زمین کا آسمان سے
مبارک ماتمِ دانش بتون کو — گیا کوچ اُسنے آخر کو جہان سے

جناب پنڈت کشنو ناتھ صاحب ذکی طالب علم اسکول جھجر تسور شاگرد جناب نور

کہون کیونکر دل مضطر کو سیماب ؎ ۔۔۔ کہین بڑھکر ہے یہ برق طپان سے

حضرت ریاض

نالش دن رات کی تھی باغبان سے ۔۔۔ قفس مین آرہے ہم آشیان سے ؎
ستم ہوگا جو کچھ نکلا زبان سے ؎ ۔۔۔ نہ پوچھے کوئی آئے ہو کہان سے
گئے ہین بام پر کہتے ہوے وہ ۔۔۔ کہ کچھ کہنا ہی مجھکو آسمان سے ؎
مری شامت کہ مین چپ اور چھپا ۔۔۔ وہ کچھ کہنے گئے تھے پاسبان سے ؎
مصیبت یاد ہی درماندگی کی ؎ ۔۔۔ بہت پیچھے تھے گرد کاروان سے
بھلی معلوم ہوتی ہین مجھے بھی ؎ ۔۔۔ مری باتین حسینون کی زبان سے
یہ کیا تھا کیون عدو کہتا تھا اون سے ۔۔۔ ہمین اچھے تمھارے پاسبان سے ؎
اوڑے جاتے ہین میرے دل کے ٹکڑے ۔۔۔ مجھی پر بگی میری فغان سے ؎
مزا ہوگا جو سن لے داور حشر ؎ ۔۔۔ کچھ اونکے منہ سے کچھ میری زبان سے
موذن کان پر رکھتا ہی کیون ہاتھ ۔۔۔ ارے کیا فائدہ ایسی اذان سے ؎
ریاض اتنے نہین دشمن ہین اپنے ۔۔۔ کہ خوش ہو جائین مرگ ناگہان سے

جناب نواب مہدی حسنخانصاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

مرا دل لے چلے ہو تم یہان سے ؎ ۔۔۔ یہ لے آئیگا تمکو بھی وہان سے ؎
مین لایا دل کو سمجھا کر وہان سے ؎ ۔۔۔ نہین پھرتا کوئی جا کر جہان سے ؎
ابھی دم توڑنے کی تو ہی طاقت ۔۔۔ یہی لو کام اپنے ناتوان سے ؎
یہ پوچھا اوٹھکے اونسے درد دل نے ۔۔۔ حضور اسوقت آتے ہین کہان سے
اوٹھا رکھا ہی تمنے کون ظلم ؎ ۔۔۔ جو مجبر ہوگا دست آسمان سے ؎
یہ مجپر ضعف کی طاقت کا احسان ؎ ۔۔۔ اوٹھایا پھر نہ آسکے آستان سے
لگاوٹ قہقہے ہا تم غیر کے ساتھہ ؎ ۔۔۔ نہون کان آشنا میری فغان سے
اونھین نیند آگئی سنتے ہی شبکو ۔۔۔ ہمارے جاگنے کی داستان سے ؎
وہ رفعت ڈھونڈھتے ہین کیون مری قبر ۔۔۔ انھین کیا کام بے نام و نشان سے ؎

جناب محمد حیات بخش صاحب رسا محرر جوڈیشل ہونگام شاگرد جناب داغ دہلوی

اوڑا دینگے دھوئیں آہ و فغان سے — اگر الجھینگے کسی آسمان سے
لہو جاری ہے چشم خونفشان سے — غضب میں جان ہے ضبط فغان سے
بس اک برباد کرنے کو ہمارے — کیا ہے میل اوسنے آسمان سے
نزاکت کا بھلا ہو یاد آئے — کہ باز آئے وہ میرے امتحان سے
ستمگر نے ستانے کو ہمارے — اوڑائی ہیں جفائیں آسمان سے
نپوچھو دل کی کیفیت خدارا — جگر ہل جائیگا اس داستان سے

جناب حکیم رشید محمد صاحب رشید ساکن باندا

طبیعت اولجھی ہے زلف بتان سے — الٰہی یہ بلا آئی کہان سے

جناب نواب احمد علیخانصاحب رنگین محرر کچہری تحویل شاگرد جناب نسیم

بہت تنگ آئے ہین جور بتان سے — اوٹھالے اب ہمین یارب جہان سے

جناب سید غلام علی صاحب رسا شاگرد جناب فدا

گھٹا گھنگھور چھائی ہے فلک پر — چھلکا ساقی شراب ارغوان سے

جناب بندہ علیخانصاحب زیبا لکھنوی شاگرد نواب محمد حسنخانصاحب شیدا مرحوم

نہ اوٹھنا تھا کسی کے آستان سے — برا چرکا اوٹھایا آسمان سے
محبت ہے کسی پردہ نشین کی — یہ ہم پر کھل گیا درد نہان سے
کرین اب ہم بھی عرض مدعا کچھ — فراغت کر چکے آپ امتحان سے
گئے تھے کس گھڑی سے حضرت دل — نہ آئے پھر کے پھر کوئے بتان سے
تمہارے ظلم اور غیرون پہ دیکھن — کلیجا یہ کوئی لائے کہان سے
شب وصلت مری جان شرم کیسی — اوٹھا دو بھی حجاب اب درمیان سے
وہ آتے ہین ہمارا حال سنکے — اب اے درد جگر ہٹنا نہ یہان سے
ہر اک سے پوچھتے ہین کیا وہ احوال — مرا قصہ سنین میری زبان سے
مذاق عشق گھٹ جائے نہ بڑھ کر — نہ باز آؤ ہمارے امتحان سے

نکلنے کی جو اب ملتی نہیں راہ | یہ حسرت آئی تھی دل مین کہان سے
کرینگے طوف کعبہ چل کے زیبا | اگر زندہ پھرے کوے بتان سے

جناب مولوی محمد عبد الحمید صاحب سوختہ گدھ مکتیسری از قصبہ انوپشہر

خدا جانے غضب ڈھانین گے کیا کیا | وہ چونک اٹھے مری آہ و فغان سے
خداوندا بپا ہو جلد محشر | کہ بدلا لون ستم کا آسمان سے
جو دل اک قطرہ خون تھا سو وہ بھی | بہا خون ہو کے چشم خون فشان سے
برا ہو اشک پیہم کا خدایا | ہوا واقف ہر اک راز نہان سے
جلائے گا آتش غم مین ہمیشہ | حذر کر سوختہ عشق بتان سے

جناب رحمت حسین خانصاحب ستم محرر دفتر صدر بھرت پور شاگرد جناب نسیم

نہ باز آتا دل مضطر فغان سے | ہمین لینا ہی بدلا آسمان سے
عدو سے اور بھی لپٹے غضب ہے | وہ ڈر کر رات کو میری فغان سے
برا ہو اے دل بیتاب تیرا | وہ چونک اٹھے تری آہ و فغان سے

جناب سید نور الحسن صاحب سمن سب رجسٹرار موتہاری شاگرد جناب کامل

کیا کرتے ہین سیر کوے دلبر | کہین بڑھ کر ہی یہ باغ جنان سے
بڑا دھوکا دیا تو نے موذن | شب وصلت ہمین شور اذان سے

جناب شیخ چاند صاحب سبقت از ناگ پور

عدم کی سیر مین سرگرم تھے ہم | کہان لایا خدا ہمکو کہان سے
مجھے ذلت پہ ذلت اس سے ملتی | جو عزت مانگتا مین آسمان سے

جناب دلیپ سنگھ صاحب سامی شاگرد جناب کلامی از اورنگ آباد

بیان ہجر میرا ہی سنو تم | اگر ہے شوق تمکو داستان سے

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

مین خوش ہون غم ترے بار گران سے | کہ سر اوٹھتا نہین اُس آستان سے
بصد محنت وہ اب آتے ہین لب تک | جو بڑھ جاتے تھے نالے لامکان سے

عدم مین دل لگی کوئی ہی شاید | کہ جاتے ہین وہان اکثر یہان سے
بہت کچھ سو چکا اپنا مقدر | جگا ہین اب اسے آہ و فغان سے
فنا ہو کر وہین آخر کو پہونچے | ازل کے دن چلے تھے ہم جہان سے
ستم کرتے ہین گو وہ حد سے زائد | تسلی ہی گمان امتحان سے
ترا کوچہ ہمین پھر یاد آیا | ہوئی وحشت جو گلگشت جنان سے
کسی بت پر مگر شیدا ہو شمشاد | نہین ٹلتے جو تم ہندوستان سے

جناب سید ولایت احمد صاحب شمیم سب انسپکٹر کلو اشاگرد جناب امیر

اولجھتا اسلیے ہون پاسبان سے | کہ سر ٹکرا دے سنگ آستان سے
فشار گور نے ہمکو بتایا | زمین بھی کم نہین ہے آسمان سے
مزا دیجاے کچھ طول شب گور | وہ کوئی حور ہی آئے جنان سے
ہماری گرد تک کوئی نہ پہونچا | بہت آگے گئے ہم کاروان سے
مری حسرت بھی میرے ساتھ جائے | الٰہی جب مین جاؤن اس جہان سے
نہ محشر مین وفا ہو تو یہ قسمت | وہ وعدہ کر تو لین اپنی زبان سے
شب وصل عدو تارے نہ ٹوٹین | الٰہی آگ برسے آسمان سے
جو جاتے ہو تو دل بھی لیتے جاؤ | نہ سنبھلے گا شمیم ناتوان سے

جناب شریف الحسن صاحب شریف شاگرد جناب نسیم ساکن علاقہ بھرتپور

جفا و جور سے آتے نہین باز | نہین ڈرتے مری آہ و فغان سے
پشیمان دل ہی دل مین ہو رہا ہون | وہ چونک اوٹھے مری آہ و فغان سے
مدد کر ہجر مین اے دیدۂ تر | جلا جاتا ہے دل سوز نہان سے
سنون کیا ناصح مشفق تمھاری | مجھے فرصت بھی ہو آہ و فغان سے
نہین آتا یقین عشق اون کو | خدا پالا نہ ڈالے بدگمان سے

جناب صاحبزادہ شرف یار خانصاحب شرف گلشن آبادی شاگرد جناب داغ

کہان لیجائیگی اے بیقراری | اوٹھا جاتا نہین مجھ ناتوان سے

جدا کر دے جو قاتل سر کو تن سے | سبکدوشی ملے بارِ گران سے
اثر کیا جذبِ الفت نے دکھایا | نکل آئے وہ گھبرا کر مکان سے
نہ آنا بھول کر اے درد دل مین | نہین جاتا ہی اونکا دھیان یہان سے

جناب محمد احسان اللہ صاحب جھکری شباب شاگرد جناب نسیم رئیس میسور

کدہر ہے ضبط آ بہرِ خدا تو | خفا ہین وہ مری آہ و فغان سے
وہ کہتے ہین مرے نالے کو سُنکر | جگر جلتا ہی میرا اس فغان سے
شبِ فرقت کا پوچھو حال احباب | الم تے یاس سے آہ و فغان سے

جناب شیخ محمد جان صاحب شوخ عظیم آبادی

کسی کے ظلم سے تنگ آگیا ہون | بہت برخاستہ دل ہون جہان سے
گذر جائین گے اپنی جی سے لیکن | نہ اوٹھین گے تمھارے آستان سے
بتاؤ شوخ کچھ احوال اپنا | چلے آتے ہو گھبرائے کہان سے

جناب شیخ محمد عبد اللطیف صاحب شفا ساکن چھپرہ شاگرد جناب جلیل

جو سوتے تھے لحد مین چونک اُٹھے | ہوا محشر مری آہ و فغان سے
کیا ہی جذبِ دل نے آج کیا کام | وہ گھبرا کر نکل آئے مکان سے

جناب محمد اسمٰعیل صاحب شہید مچھلی شہری

لپٹ کر روتی ہونگی یاس و حسرت | مرے مدفن پہ آنا اس نشان سے
شہیدِ خستہ کو پھر کر ذرا دیکھ | نہ رو گرداںیان کر یہجان سے

جناب منشی گوپال شنکر صاحب شفیق قادرآبادی

پڑے کیونکر زمانے مین نہ ہل چل | وہ چونک اُٹھے مری آہ و فغان سے

جناب سید نظیر احمد صاحب شوق خلف سید تفضل حسین مرحوم از سیتاپور

خدایا مین کہان جاؤن یہان سے | کہ عاجز ہون بہت جورِ بتان سے

جناب حکیم محمود صاحب شفا شاگرد جناب رسا

سوالِ بوسہ سُنکے چپ رہے کیون | کوئی دشنام ہی دیدو زبان سے

جناب جی نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

دل مضطر کو سمجھایا بہت کچھ | نہ باز آیا مگر عشق بتان سے
سکھایا کسنے انکو طرز بیداد | کوئی پوچھے حسینان جہان سے
ہمارا حال چہرے سے عیان ہے | کہین کیا ہم عبث اپنی زبان سے
نہین معلوم کس سے لو لگی ہے | جلا جاتا ہے دل سوز نہان سے
تمنا کو جب دلدار کی ہے | مجھے کیا واسطہ باغ جنان سے

جناب ہرسروپ سنگھ صاحب صادق دہلوی اسٹیشن ماسٹر راجپوتانہ ریلوے جیکنڈ

جو تھے خواب عدم مین مدتون سے | وہ چونک اٹھے مری آہ و فغان سے

جناب نواب محمد سجاد علیخان صاحب ضبط لکھنوی شاگرد جناب جلال

بڑی توقیر تھی ضبط فغان سے | خدا ہی بچتے اس درد نہان سے
جگر تو جل گیا سوز نہان سے | یہ آئے اشک خونین پھر کہان سے
ستم کیسا اوٹھایا ہے ادسکا | کوئی پوچھے تو جاکر آسمان سے
دکھاکر مجکو چٹکی غیر کے لی | یہ کیونکر ہو نہ اُف نکلے زبان سے
محبت آزمانا بعد میرے | ابھی کیا فائدہ ہے امتحان سے
مری دیوانگی پوچھے نہ ہمدم | محبت ہے مجھے اک نوجوان سے
مری قسمت مین ہے برباد ہونا | محبت جب تو ہے کوئے بتان سے
ابھی آئے ہو کعبے سے تم اے شیخ | چلو پہلے ہلو پیر مغان سے
نہ چھیڑو اس پریشان ضبط کو تم | بہت گھبراوگے شور فغان سے

جناب میر ضامن علی صاحب ضامن عرائض نویس ڈپٹی کمشنری گونڈہ شاگرد جناب آرزو

ہزار دل کو کیا برباد اسنے | رکھون امید کیا مین آسمان سے
خدا کے واسطے اے گردش چرخ | نہ کر مجکو جدا اُس آستان سے

جناب منشی سید حسن علی صاحب ظریف ساکن منڈیاہو شاگرد جناب غبار جونپوری

تمہاری زلف پرخم وہ بلا ہے | ہزارون طائر دل جسنے پھانسے

جناب شیخ فدا علی صاحب عیش لکھنوی

کمر کہتی ہے یہ اوسکے دہان سے — نہ ہم تم دور رہین وہم و گمان سے
چلا کعبے کو مین ہندوستان سے — خدا یاد آگیا جور بتان سے
مجھے تو موت ہے دو دن کا جینا — خضر کیون خوش ہین عمر جاودان سے
وہ دل پکڑے ہوئے تڑپا کیے رات — بہت نادم ہوئے ہین اپنی فغان سے
چھڑایا کوچۂ جانان کو مجھ سے — سمجھ لونگا کسی دن آسمان سے

جناب حافظ محمد عبد الغفور صاحب عاشق نمبردار جتورا شاگرد جناب ذاکر شاہپوری

کہان جنت کہان کوچہ صنم کا — زمین کو کیا ہے نسبت آسمان سے
کیا صیاد نے بلبل پہ یہ ظلم — نکالا فصل گل مین بوستان سے
ہماری زندگی سے تلخ عاشق — غم ہجر بت شیرین بیان سے

جناب منشی سید ابرار حسین صاحب عاجز فتحپوری شاگرد جناب نسیم

اوٹھا ہے کون عاشق اس جہان سے — برستا ہے لہو جو آسمان سے
مین اپنے نالۂ دلکش کے قربان — وہ گھبرا کر نکل آئے مکان سے

جناب حافظ عبد العزیز صاحب عزیز خلف جناب ڈپٹی عبد الرحیم صاحب رئیس میرٹھ

نہ آئے بعد مردن بھی وہ افسوس — یہ حسرت لے چلے ہم اس جہان سے
تڑپ کر دل نے فوراً ہی بٹھایا — جو وحشت لے چلی اوس آستان سے

جناب حکیم عزیز احمد صاحب عزیز حکیم آبادی شاگرد جناب بشیر پھلواری

زہے خلوت نشین قاب قوسین — پھر آئے ایک دم مین لامکان سے
جو غافل سوئے تھے کنج لحد مین — وہ چونک اٹھے مری آہ و فغان سے

جناب مرزا عرفان علی بیگ صاحب عارف تحصیلدار باندا

کوئی پوچھے تو اس جان جہان سے — یہ ایجاد ستم سیکھا کہان سے
نکلتا ہے ابھی مطلب ہمارا — وہ ہان کہدین ذرا اپنی زبان سے
سہون عارف کہانتک صدمۂ ہجر — جگر تھپکا مین لاؤن کہان سے

جناب محمد سمیع صاحب عاقل شاگرد جناب بقا غازیپوری ؒ

وہ خواب ناز سے ہرگز نہ چونکا | فلک تھرا گئے میری فغان سے
الٰہی کچھ تو نالون مین اثر دے | کہ جی پر آبنی جور بتان سے

جناب محمد یحییٰ علی صاحب عاصی کاکوروی اہلکار منصفی بجنور

لیے جاتے ہین کاندھون پر احبا | جنازہ کم نہین تخت روان سے
وہ آئے نزع مین افسوس کس وقت | کہ جب کچھ کہہ نہین سکتا زبان سے

جناب سید دلدار علی صاحب عیش اہلکار عدالت بھرتپور

کیا ہی عشق زلف یار کسنے | بلا نازل ہوئی ہی آسمان سے

جناب محمد خانصاحب غریب سہارنپوری ہیڈ منشی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر

ادا نعت نبی ہو کس زبان سے | فزون اوصاف حضرت ہین بیان سے
ہوئی کافور بالکل ظلمت کفر | برنگ سایۂ احمد جہان سے
زبان پر آئے نام پاک احمد | یہ مطلب ہو مؤذن کا اذان سے
مدد اے اشتیاق سیر یثرب | بہت پیچھے پڑا ہون کاروان سے
تڑپنے سے غریب خستہ حاصل | چلو یثرب چلو ہندوستان سے

جناب محمد عبد الغنی خانصاحب غنی مرزاپوری مقیم رانچی

اثر شاید ہوا کچھ دل پہ انکے | جو چونک اٹھے مری آہ و فغان سے
زمین کوے جانان مرتبے مین | کہین بڑھ کر ہی ایدل آسمان سے

جناب سید عباس حسن صاحب فصاحت خلف جناب امانت مرحوم

جہان کی زیب ہی اہل جہان سے | ہی آبادی سرا مین کاروان سے
ہمارے دل کی وسعت کم سے بھی کم | زیادہ ہی زمین و آسمان سے
تجھے چشم حقیقت سے مین دیکھون | اوٹھین جب سات پردے درمیان سے
نہین ڈرتا کسی سے چرخ ظالم | مگر مظلوم کی آہ و فغان سے
مریض ہجر کو ہے قبر مین چین | شفا ہو جاتی ہے نقل مکان سے

اُٹھا کر کے مین گردِ کدورت | بڑھاؤن گا زمین کو آسمان سے

جناب منشی محمد فیروز شاہ خانصاحب فیروز رامپوری شاگرد جناب داغ

کلیجا تھم گیا ضبطِ فغان سے | جلا جاتا ہون مین سوزِ نہان سے
شبِ غم کی سنوگے داستان تم | کلیجا لاؤگے ایسا کہان سے
وہان پھر حضرتِ دل ہمکو لائے | پشیمان ہوکے نکلے تھے جہان سے
بنیگی قبر بھی تیری گلی مین | اوٹھین گے ہم نہ مر کر بھی یہان سے
یہ کیا ہی آج غیرون کو سرِ بزم | برا کہتے ہو تم اپنی زبان سے
سوالِ وصل پر بولے بگڑ کر | سُنے گا کچھ ابھی میری زبان سے
اونھون نے مجھسے پوچھا حال میرا | نہ نکلا ہاے کچھ میری زبان سے
کچھ اونکو مجھسے ضد ایسی ہے فیروز | نہ بولین گے کبھی میٹھی زبان سے

جناب محمد فرخ صاحب فرخ متوطن قصبہ ہنسوہ ضلع فتح پور

ضرور ہی شرم کا پردہ جو اوٹھ جاے | ہمارے اور تمھارے درمیان سے
مری حسرت بھی روکر ہو گئی ساتھ | سفر مینے کیا جب اس جہان سے
یونہین گر شرم سے مُنہ ڈھانکیے گا | کوئی مر جاے گا دردِ نہان سے

جناب قاضی احمد علی صاحب فخر ماسٹر اسکول نوساری

مری میت جو دیکھی کوئی بولا | روانہ کون ہوتا ہی جہان سے

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

عوض لونگا نہ جبتک آسمان سے | نہ باز آؤنگا مین آہ و فغان سے
کوئی فرقت مین کہدے میری جان سے | نکلنا سیکھ لے اشکِ روان سے
شبِ وصلت مین اسکا کام کیا ہے | اوٹھا دیجے حیا کو درمیان سے
طبیبو میری حالت اُنسے پوچھو | جو واقف ہین مرے رازِ نہان سے
بتا اے نامہ بر بہرِ خدا جلد | جواب نامہ کیا لایا وہان سے
مرے نالون کو سنکر ہنسکے بولے | یہ رونے کی صدا آئی کہان سے

مین تڑپا اسقدر فرقت مین تیری
صدا لبیک لبیک کی آئی آسمان سے

مرا لاشہ جو نکلا اوس گلی سے
نکل آیا تڑپ کر وہ مکان سے

قیامت تک مین نقشِ پا کے مانند
نہ اُٹھونگا تمھارے آستان سے

اوڑا کر اے صبا کرنا نہ برباد
ہماری خاک اُسکے آستان سے

ستمگر اُس سے بڑھ کر چرخ کب ہے
مقابل پیر کیا ہوگا جوان سے

اثر ہی عشق کا چہرے سے ظاہر
خموشی کم نہین میری فغان سے

مین اُٹھون کوچۂ جانان سے کیونکر
قمر یہ کم نہین باغِ جنان سے

جناب مُنشی محمد وزیر حسین صاحب عرف بجھو قیصر گورکھپوری

جگر تک جل گیا سوزِ نہان سے
نکلتا ہی دھوان سا کچھ دہان سے

کہو بیعت کرین پیرِ مُغان سے
کہان اب جائینگے زاہد یہان سے

کرین کسطرح سے وہ وعدۂ وصل
حیا کہنے نہین دیتی زبان سے

الٰہی خیر ہو دل کی جگر کی
نکلتے ہین سنور کر وہ مکان سے

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال لکھنوی خلف الصدق جناب جلال

کہان اے بیخودی پھونچی کہان سے
بہت نزدیک ہین ہم لامکان سے

گیا ہی روٹھ کر دل کچھ یہان سے
کوئی حسرت منا لائے وہان سے

یہ فریادین ہین بیجا حضرتِ دل
نکالے جاؤگے اِک دن وہان سے

بٹھا کر اُسکے در پر ناتوانی
بگاری مر کے اب اُٹھنا یہان سے

بلند اوٹھ کر ہوئی ہے یہ مری خاک
کہ باتین کر رہی ہے آسمان سے

کسی کو دفن کرنے کیون گئے تھے
یہ آئے خاک اوڑاتے تم کہان سے

وہ چٹکی لی کسی نے دل پکارا
اجی باز آئے ہم ضبطِ فغان سے

بُرے ہوتے ہین مرجانے کے تیور
وہ گھبرائے ہمارے امتحان سے

الٰہی جھک پڑے اُنکے قدم پر
جو اُٹھے سر بتون کے آستان سے

ہم آکر آپ مین پچتا رہے ہین
وہین جاتے ہین آئے تھے جہان سے

ترے جوبن کا عالم دیدنی ہے
الگ ہی یہ جہاں دونوں جہاں سے

تمھیں سنتی نہیں جب میری فریاد
فرشتے سنتی آئیں آسماں سے

کمال اوسکی دعا کیا کارگر ہو
جسے لینا ہو اپنی زباں سے

جناب منشی محمد اکبر خانصاحب کلامی ساکنہ کشنگنج ڈومکا

وہ سمجھے ہیں بپا شور قیامت
جو چونک اٹھے مری آہ و فغاں سے

کلامی دلبرو نہیں اکو تمکو
نیا دل ورنہ لاؤگے کہاں سے

جناب محمد عبد الرحیم صاحب کشتہ متوطن ٹونک از جاورہ

تو ہی انصاف کر اے دست وحشت
گریباں وہ ہم لائیں کہاں سے

ہوس ہے بن اپنی خاک کشتہ
نجائیگی کہیں کوئے بتاں سے

جناب منشی محمد کریم بخش صاحب کریم وکیل و رئیس اندوری

تھا گیسو کی الفت ہی میں واقف
خدایا یہ بلا آئی کہاں سے

جناب محمد بشیر الدین صاحب کامل از اورنگ آباد دکن

فلک کانپا مری آہ و فغاں سے
مگر چونکے نہ وہ خواب گراں سے

جناب منشی امانت حسین صاحب گردش شاگرد جناب آسی

اثر کہتا گیا میری فغاں سے
اونھیں ہم مانگ لینگے آسماں سے

اگر یونہیں رہیگی وحشت دل
نکل جائینگے دور آسماں سے

چھپا کر دل دیا مینے تو بولے
چرا لائے ہو تم اسکو کہاں سے

جناب نواب محمد عبد اللہ خانصاحب مطلب رئیس اجمیر

عیاں سب ہو گیا طرز بیاں سے
میں سمجھا آپ آتے ہیں جہاں سے

وہ کہتے ہیں مری تربت پہ آکر
بہت سوئے اٹھو خواب گراں سے

وہ ہنستے ہیں تڑپنے پر ہمارے
ابھی واقف نہیں درد نہاں سے

دل مضطر نہ آتا تھا مچل کر
بڑی مشکل سے لایا ہوں وہاں سے

سنی ہونگی بہت سی داستانیں
مری سنلو کبھی میری زباں سے

نصیحت حضرت ناصح مسلّم
یہ کہیے صبر میں لاؤں کہاں سے

بہت کی عشقبازی تھی یہ مطلب
اوٹھا دو ہاتھ اب عشق بتاں سے

جناب محمد منظور احمد صاحب منظور وکیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

پڑے آفت میں ہم عشق بتاں سے
کریں کیا اسکا شکوہ آسماں سے

برا ہو دل کی بیتابی کا یارب
وہ چونک اٹھے مری آہ و فغاں سے

دل مضطر غضب کا سخت نکلا
نہ باز آیا اگر عشق بتاں سے

کریں غیروں سے وہ الفت ہمیں کیا
چلے حسرت بھرے ہم تو جہاں سے

ہماری واسطے منظور ہم ہیں
بلا آتی ہے تازہ آسماں سے

جناب سید عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نواب

کلیجا پک گیا ضبط فغاں سے
مرا دل جل گیا سوز نہاں سے

کوئی پردہ نشیں آتا ہے دل میں
غم و حسرت نکلتے ہیں یہاں سے

کراہا میں پس دیوار ایسا
وہ چونک اٹھے مری آہ و فغاں سے

دکھایا خواب میں جلوہ یہ کسنے
کہ جاری ہے درود اپنی زباں سے

جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب مہر آروی شاگرد جناب صفیر

قیامت ہے کشش حسن بشر کی
اوتر آئے فرشتے آسماں سے

رقیب آئے بنائی وصل کی شب
بھلا یہ بھی تو کہہ دو پاسباں سے

خبر ہوتی اگر مرنیکی اے مہر
تو کرتے دوستی عمر رواں سے

جناب سید احمد حسین صاحب منظور بھرپوری شاگرد جناب نادر

جو مے لگی جاے واعظ کی زباں سے
نہ پھر اوٹھے کبھی پیر مغاں سے

عدم سے عالم امکاں میں آیا
کہاں پہونچا ہوں غربت میں کہاں سے

لیا کس شوق سے سینہ پہ ہمنے
جو نکلا تیر ظالم کی کماں سے

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرت پوری

کوئی کہدے یہ اس نامہرباں سے
کہ جاتا ہے ترا عاشق جہاں سے

مجھی گردش مین رکھتا ہی مرا بخت　　ستم سیکھے ہین اسنے آسمان سے

جناب مصر ساون مل صاحب مصر سالدار نیا گاؤن

خطر ہی جان کا زلف بتان سے　　بچون کیونکر بلائے ناگہان سے
نہین ہی ایڑیون تک اسکی چوٹی　　بلا نازل ہوئی ہی آسمان سے

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلبہ

خدایا تنگ ہون جور بتان سے　　جگر تجھ کو لاؤن مین کہان سے
سہا جاتا نہین درد جدائی　　اٹھالے اے خدا مجکو جہان سے

جناب موسی بھائی صاحب موسی واچ میکر برہانپور

دل کمبخت یہ تونے کیا کیا　　وہ جو نالے اٹھے مری آہ و فغان سے
ڈبوئے سیکڑون چاہ ذقن نے　　ہزارون دل تری زلفون نے پھانسے

جناب جگیشر پرشاد صاحب مقتول سر منشی راجہ صاحب گنگولی

کہون کیا اس بت نامہربان سے　　جو واقف ہی نہین درد نہان سے
یہانتک گردش گردون نے پیسا　　دل آیا تنگ جور آسمان سے

جناب حکیم غلام حسین صاحب مسیحا ردولوی

دل ویران مین تیری یاد آئی　　ہوا آباد یہ گھر میہمان سے

جناب نواب سید کاظم حسینخانصاحب مجنون رئیس ٹکاری

الٰہی خیر ہو بدلے ہین تیور　　وہ جو نالے اٹھے مری آہ و فغان سے

جناب منشی شبیر حسین صاحب نسیم بھپرتی شاگرد جناب داغ

اٹھا لون کیا جہان پر فغان سے　　ملا دون کیا زمین کو آسمان سے
ذرا فرصت تو ہو جور بتان سے　　سمجھ لینگے کسی دن آسمان سے
عدو داخل نہین کیا عاشقون مین　　یہ شکوہ ہی جفائے آسمان سے
جفا جو تھا مگر یہ بات کب تھی　　وہ ظالم مل گیا ہی آسمان سے
یہ فرقت مین ہی زور ناتوانی　　کہ اب اٹھا نہین جاتا جہان سے

نہ اب مسکا ہوا دامن چھپاؤ　　مین سمجھا آرہے ہو تم جہان سے
شب غم کا سنا قصہ تو بولے　　ہمین نفرت ہی جھوٹی داستان سے
سمجھ جاؤ تمھین جو مدعا ہے　　مین کہہ سکتا نہین اپنی زبان سے
کبھی یون جمع ہمنے پارۂ دل　　اٹھائے کچھ یہان کچھ وہان سے
بہانہ ہی مرض کیا ہی عدو کو　　وہ پوچھین تو اب مجھ بدگمان سے
گیا ہی آج میخانے کو واعظ　　کہین جھگڑا نہو پیر مغان سے
ہوا تھا تنگ جو کچھ میری فغان　　خفا بیٹھے ہین وہ اپنے مکان سے
جناب داغ کے شاگرد ہین یہ　　نہین واقف نسیم خوش بیان سے

جناب مولوی سید نوازش حسین صاحب نوازش

یہ کسکے غم مین گم گذری جوانی　　کہ آئین حورین لینے کو جنان سے
جو بیٹھا آکے پہلو مین ترا تیر　　تو دل ہلا کیا اس میہمان سے
عیادت کا ارادہ ہی وہان سے　　جدائی ہوگئی ہی جسم و جان سے

جناب نواب نیاز الدین خانصاحب نیاز شاگرد جناب احسن

نہو چھو بیخودی عشق کا حال　　نکل جائیگا کچھ کا کچھ زبان سے
لگا ہون سر گرایا جنکو تمنے　　گئی گذری ہی وہ دونون جہان سے
وہ دن آئے کہین رندون سے واعظ　　چلو بیعت کرین پیر مغان سے

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اوورسیر ڈویزن منٹوری

خدا کے واسطے خاموش رہئے　　نکل جائے نہ کچھ میری زبان سے
مرا پہلو تو ہی مدت سے ویران　　تمھین بتلاؤ دل لاؤن کہان سے

جناب پنڈت سکھدیو پرشاد صاحب نور انوپشہری

عدم سے آئے تھے دنیا مین تنہا　　ہزارون لیچلے ارمان جہان سے
کبھی منہ کی نہ کھائے آج واعظ　　مذمت مے کی اور پیر مغان سے

خاکسار محمد نثار حسین نثار مہتمم پیام یار

ملے ہین غم یہ غم کوئے بتان سے
زمین پہ بہا نکلی ہلکر آسمان سے

یقین تم سکو نہین یہان مرنے سے ہین
ہمین پالا پڑا کس بدگمان سے

عدو ہنستا ہی ناحق کو جو مجھپر
گری بجلی نہ اسپر آسمان سے

یہ کہتا ہی غبار راہ اوٹھکر
کوئی چھوٹا ہوا ہی کاروان سے

بہت باتین سناتے ہین وہ مجھکو
نکلجائے نہ کچھ میری زبان سے

اوٹھالی سیکڑون ہی داغ ولیکن
چُنے یہ پھول گلزار جہان سے

یقین تو ہی ترے مظلوم کی آہ
گذر جائیگی اک دن آسمان سے

ہزارون جانین جائینگی یقین ہی
نہ باز آئے اگر وہ امتحان سے

جناب مسٹر ولیم رویٹ صاحب ولیم از فیروزپور

لبِ دیوار ہین رو یا تو بولے
یہ رونیکی صدا آئی کہان سے

سہا جاتا ہی ان کا ظلم کتنا
کوئی پتھر کا دل لائے کہان سے

جناب قاضی وحید الحق صاحب وحید ردولوی

نئے تعظیم اوٹھا ہی جو در تک
یہ دل ہین کون آتا ہی کہان سے

جناب قاضی ولی الحق صاحب ولی ردولوی

تڑپتا ہی ہمارا طائرِ دل
چھٹیگا تیر یارب کس کمان سے

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی

نکل کر دل سے گذرا لامکان سے
مرا نالہ کہان پہنچا کہان سے

نہ اوٹھا میت کو دو اس آستانے سے
بھلا وہ کیا دبیگا آسمان سے

مرے پہلو مین کہتی ہی یہ حسرت
ابھی دل لیگیا کوئی یہان سے

گذرتی ہی جو کچھ وہ مجھسے پوچھو
نہین آگاہ تم دردِ نہان سے

ہوا ایک بات کیا ناصح کو حاصل
کوئی پوچھے ہمارے مہربان سے

ملیگی راہ کیونکر دوست کیونکر
کہ ہم بچھڑے ہوئے ہین کاروان سے

صدائے نالہ آئی تم نہ آؤ
یہ آواز آتی ہی اسکے مکان سے

جو بعدِ مرگ مجھکو بیتی ہے
زمین بھی ہلگئی کیا آسمان سے

قیامت کا اثر تھا ہجر کی رات
فلک چلا اوٹھا میری فغان سے

تصور مین تو آنکھین تھین مری بند
بتاؤ دل مین تم آئے کہان سے

اگر ہی حشر کوئی شئی تو ای یار
یہ فتنہ اوٹھیگا کوئے بتان سے

جناب شیخ علی حسین صاحب یکتا للت پوری شاگرد جناب یاس

سمجھا مجھکو ناصح جا یہان سے
کہ تو واقف نہین دردِ نہان سے

تمکو جاتے ہو دل لیکر جو ہر بار
بتاؤ تمنے یہ سیکھا کہان سے

اگر کھینچے ترا مظلوم نالے
صدا رونیکی آئے آسمان سے

جو قبرون مین مرے ہی سوز تھی
وہ چونکا اٹھی مری آہ و فغان سے

ملے زیرِ زمین مجھکو بھی راحت
نہین امید یکتا آسمان سے

جناب محمد عبد الغفور صاحب یتیم منٹو ڈاکٹر جیل گونڈہ

کبھی پہونچے خیال اپنا نہ وہانتک
نہین کم بام دلبر لامکان سے

بھلا دیکھین ہمین دربان کیونکر
اوٹھا دیتا ہی وہ انکے آستان سے

جناب محمد یوسف صاحب یوسف ملازم محکمہ کمشنری کٹک

لگی دل کی قیامت ہی غضب ہی
جلا جاتا ہون مین سوزِ نہان سے

جناب سید فیاض احمد صاحب آزر ابادِ حضرت ریاض

بلا آتی کبھی تجھپہ تک آسمان سے
تم آئے پھر گئی وہ درمیان سے

ہماری حسرتین روتی ہین ہمکو
گلے مل مل کے مرگِ ناگہان سے

قیامت تک مری تربت پہ ٹپکے
مئے گلگون کی قطرے آسمان سے

کھلی جسکی قفس مین آنکھ صیاد
وہ کیا واقف ہو لطفِ آشیان سے

وہ وحشی ہون مری تقدیر مجھسے
پھری ہی لیکے گردش آسمان سے

وہ صبح وصل جاتی ہین چلو راز
گلے مل آئین مرگِ ناگہان سے

جناب سید نیاز احمد صاحب نیاز زیر ادِ حضرت ریاض

* یہ غزلین دیر مین وصول ہوئین بے ترتیب درج ہوئین ہین —

وہ کیا کم ہیں بلائے ناگہاں سے — جو نالے پھر کے آئے آسمان سے
کرو اغیار پر مشق ستم کیوں — نہ ہمکو مانگ لو تم آسمان سے
کوئی پتھر ملے سر پھوڑ لینگے — غرض کیا تیرے سنگ آستان سے
وہ مسکین ہوں بس توبہ بھی نکلی — دعائے خیر تم میری زبان سے
مرا دل ساتھ ارمانوں کی ہوگا — جدا ہوگا نہ یوسف کاروان سے
مری ناکامیاں دیکھو شب وصل — گئے وہ اٹھ کے کچھ پہلے اذان سے
نیاز اب قصد ہے توبہ کی توبہ — کریں ہم خاطر پیر مغان سے

جناب سید ضامن حسین صاحب ناظر شاگرد جناب امیر

اگر ساقی مرا کہدے زبان سے — شراب ناب برسے آسمان سے
نظر ہے مضطرب دل ہے پریشان — چلے آتے ہو گھبرائے کہاں سے
مری بربادیوں کی کر رہی ہے — زمین ہل ہل کے شکوے آسمان سے
فلک کی سربلندی اور سمجھا — جبین رگڑی جو تیرے آستان سے
نہ کھاؤں ٹھوکریں قسمت کو میری — بدل لیں وہ جو سنگ آستان سے
بھرا تھا دل غم و حسرت سے ناظر — کسی کی آرزو آئی کہاں سے

جناب محمد عسکری صاحب وسیم شاگرد جناب امیر

ابھی کچھ چھیڑ ہی میری فغاں سے — سمجھ لوں گا کسی دن آسمان سے
شب فرقت میں کیا کیا تو نے دن میں — فلک بن بن کے تارے آسمان نے
دعائے صبح کی تاثیر واعظ — چھپی ناقوس میں ڈر کر اذان سے
عوض بوسے کے دیتا دل میں انکو — طلب کرتے جو وہ میٹھی زبان سے
شب غم ہر بلا سے پوچھتا ہوں — بتا آتی ہے تو کس آسمان سے
وہ ہنسی ہے آپ کی طرز تغافل — بلا دیتی ہے مرگ ناگہان سے
مری سر کی قسم تم چھین بھی لو — زمانے سے ستم جو آسمان سے
وہ دل ہوں جو حسینوں میں نہیں ہے — وہ یوسف ہوں جدا ہوں کاروان سے
وسیم آنا طبیعت کا کسی پہ — نہیں کم ہے بلائے ناگہان سے

جناب مولوی ممتاز احمد صاحب ممتاز تھانوی شاگرد جناب داغ

ستم تو دیکھنا بار غم ہجر — وہ اٹھواتے ہیں ہم سے ناتوان سے
مدد اے ضعف تو اٹھنے نہ دینا — اٹھاتے ہیں وہ ہم کو آستان سے
تمہیں دیکھے بغیر دل نہ رہ جائے — جگر ارمان [illegible] آسمان سے

بی نظیر جان صاحبہ ادا از [illegible]

یہی نکلا تب فرقت زبان سے — خدا سمجھے ستمگار آسمان سے
جہاں جاتا ہوں یہ سر پر ہے موجود — نکل جاؤں کہاں میں آسمان سے

بی الو جان صاحبہ حسن خوشباش مظفر پور

قدم رکھا نہیں باہر مکان سے — تمہیں نکلے کہو گے کہاں سے
غضب ہوئی خدا کا باغبان نے — نکالا فصل گل میں آشیان سے
تری جور و ستم سہنے کو ظالم — میں پتھر کا جگر لاؤں کہاں سے
عجب نادان ہوا ہے حسن تم بھی — جفاؤں کی شکایت آسمان سے

شاعرہ پردہ نشین ہیرا جان صاحبہ حسین از [illegible]

حسین کعبہ میں جا بیٹھینگے اٹھکر — نکالینگے جو بت اپنے مکان سے

بی نواب بیگم صاحبہ نزاکت ساکنہ باندا

نہ او لکھو کہتا ہوں مجھ ناتوان سے — نکل جائے نہ کچھ میری زبان سے

بی الٰہی جان صاحبہ ناز طوائف بھرتپور

رہینگے خاک ہو کر بھی اسی جا — نہ اٹھینگے تمہارے آستان سے

اطلاع

یہ پرچہ پہونچتے ہی فوراً اس طرح میں (ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا) غزلیات بھیجنا چاہییں - اور طرح ذیل میں ۱۵ فروری تک - ورنہ صبح ہو نہ سکے گی - "بیوفا سمجھتے محبت بھی نباہی کیسی"
نباہی قافیہ کیسی ردیف

گذشتہ سال اور ہم

صاحبو تمہین انصاف کرنا ہوگا کہ گذشتہ سال دیکھتے ہی دیکھتے کیسا غائب ہوگیا - افسوس ابھی بیوفاؤن کے وعدے بھی تو نہین پورے ہونے پائے تھے - ہنوز وہ کام بھی تو نہین ہونے کو آئی تھی جس ورکسی نہوض نے آنے کو کہا تھا - زمانے کی بیرواروی ہی ہے کسی کو کیا امید ہوسکتی ہے - قوم کے غافل نیند سونے والے جنہین ہم کب سے جگا رہے ہین اونکے کانون تک ابھی اچھی طرح ہماری آواز بھی نہین پہونچنے پائی تھی کہ سلسلہ بے ترتیب ہوتے چلے گیا - وہ فلک جسکی طرف لوگ زمانے کو منسوب کرتے ہین اسکا تو وہی حال ہی جو تھا - آفتاب اوسی طرح روز صبح کو نکلتا ہی اور شام کو غائب ہوجاتا ہی - منتظران یار کے تمنے ہوتے کہ اوسی طرح روز رات تو آسمان پر ابھرا جایا کرتے ہین - چاند کا عروج و زوال اوسی طرح کسی کے جوبنون کا ڈھلنا اور کسی کا جوبنون پر آنا یاد دلاتا رہتا ہے - ان کو دنیا والون سے تھی عداوت یا دوستی جو کچھ بھی اوسی طرح ہے - ہمارا ہمدرد ابر بھی ابتک اپنی وضع کا پابند ہے غریب اوسی طرح بیکسون کے حال پر دو آنسو بہا جایا کرتا ہے -

کچھ ہمین آثار فلکی کے نمونے دنیا پر بھی ابتک ویسے ہی ہین - فراق کی کالی کالی راتین ویسے ہی لمبی ہوتی ہین - وصل ملنے والان یار کو اوسی طرح بات کرتے صبح ہوجایا کرتی ہے - یہ بھی جانے دیجیے - ہمارے قوم کی حالت دیکھیے کہ جیسی پہلے تھی ویسی ہی اب بھی ہے - ہان بعض عالی ہمت جنہون نے وقت کی کچھ قدر جانی وہ بہت کچھ کر گئے - گذشتہ سال بھی کی مدت جو اسکے لیے بھی کافی تھی کہ کوئی پھر آنے کی قسمین کھاکے جانے والا ہم تک آجاتا چاہیے کتنی ہی محدود ہو مگر جو ہمت والے کچھ کرتے رہے اونکو ترقی کی رفتار مین بہت آگے بڑھا گئی - جو طلبا مڈل مین تھے وہ انٹرنس کورس مین مشغول ہین اور جو انٹرنس مین تھے وہ ایف اے کلاس مین ہین سچ پوچھیے تو یہی بہت ہے - قوم سے اتنی امید کبھی نہ تھی -

رفارمرون نے بڑی بڑی کوششین کین - بہت سے سوتے ہوؤن کو جگا دیا - یہ کیا کم ہی کہ جو نہین جاگے وہ بھی آنکھین مل رہے ہین - دیکھنا یہ ہی کہ پیام یار کی جانفشانیون کا کیا نتیجہ ہوا - انصاف کیجیے تو اپنی کوششون مین یہ بھی برا نہین رہا - اردو نظم مین اسکی محنت سے ایک دلکشی پیدا ہوگئی - رنگ سخن تو سچ پوچھیے تو بہت نکھر گیا - پیام یار کی کوششون کا یہ تھوڑا اثر نہین ہے کہ ملک کو اردو نظم کی جانب عام توجہ ہوگئی - طبیعتون مین اسنے کچھ ایسی تحریک پیدا کردی کہ بہت سے جوش اوبھر رہے اور درجنون گلدستے جاری ہوئے - پیام یار کا یہی مقصود تھا اور یہی اسکی اصلی غرض ہے - مختلف گلدستون کی خوشنما صورتین اوسکو انتہا سے زیادہ مسرور و محظوظ کردیتی ہین اور سچ تو یون ہے کہ کسی نئے گلدستے کا اشتہار دیکھ کر گویا اسے اپنی جانفشانیون کی داد ملجاتی ہے - اوسکے لیے یہ کتنی بڑی فخر کی بات ہی کہ اوسنے ملک پر اپنا پورا اثر ڈالدیا - ہان افسوس ہوتا ہے تو اس بات کا کہ بعض ناعاقبت اندیش نوجوان بے سوچے سمجھے جرات کر بیٹھتے ہین - اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ بہت سے گلدستے جاری ہوئے اور چند ہی روز کے بعد بند ہوگئے - پیام یار کو اونکے بند ہوجانے کا بہت بڑا صدمہ ہے - اوسکی کوششون مین وہ ہاتھ بٹانے والے تھے - افسوس اگر اسوقت موجود ہوتے تو اردو نظم پر کتنا زیادہ اثر پڑ سکتا - بہر تقدیر اب جو ہین خدا اونھین کو برقرار رکھے - کیونکہ وہ پیام یار کی کوششون کی بیش قیمت یادگار ہین -

اور اصل تو یون ہی کہ پیام یار مین اتنی قوت نہ تھی - یہ صرف اوسکے معزز ناظرین کی توجہ کا نتیجہ ہے - لہذا مناسب ہی کہ تہ دل سے اپنے عالی حوصلہ خریدارون کا شکریہ ادا کرکے سکوت کیا جائے - لیکن سکوت کرنے سے پیشتر اتنا کہنا اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ قدردانان پیام یار کو اپنے ذمہ کی بقایا اور سال حال کی پیشگی قیمت فوراً ارسال کرنا چاہیے -

مہتمم پیام یار

عمدہ اور جدید کتابین

حضرات! آپ کو قومی پریس کے کتابون کا فہرست [illegible] سالون کو
ملاحظہ فرمانا چاہئے اور دیکھیے کہ قومی پریس اپنی ابتدائی عمر [illegible] محنت
و جانفشانی سے کتابین چھاپی ہین۔ آپ کو ان کتابون [illegible]
[illegible] عمدگی کے علاوہ [illegible] لازم ہوگا کہ آپ قومی پریس
کتابون کو عمدہ چھپوانے مین کیسا اہتمام کرتا ہے
ان کتابون کی عمدگی و غیرہ آپ [illegible]
پر منحصر ہے۔

کلیات مذاق

لاجواب دیوان جسکا ہر شعر [illegible] کے ساتھ [illegible]
کی طرح بھی نگاہ کرتی ہے اور چھپائی اور [illegible]
بھی کسی کے حسن نظر فریب [illegible] قیمت [illegible]

دلچسپ کا پہلا حصہ

ہندوستان کی معزز خاندانون کی حالت کا آئینہ۔ انگریزی [illegible]
کا نمونہ [illegible] تصویر [illegible]
[illegible] اثر [illegible] قوت [illegible]
[illegible]
[illegible] اہتمام کے ساتھ [illegible]
[illegible] قیمت فی جلد [illegible]

دلچسپ کا دوسرا حصہ

[illegible] عشق کی [illegible] ہمارے [illegible]
[illegible] عاشق کی [illegible]
عصمت نا ضبط۔ ہندوستانی [illegible]
انتہا۔ ہماری عورتون کی بے بسی اور [illegible]
[illegible] اور اوسکا عشق [illegible] اردو مین بلکہ
زبان مین [illegible]
چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی جلد

نغمہ راز

[illegible] جسم [illegible] تصویر [illegible]
[illegible]
[illegible] عشق کی [illegible] حسن [illegible]
[illegible] عشق کی [illegible] یعنی مثنوی نغمہ راز
مع شب وصل و شب غم نہایت اہتمام سے چھپی ہے۔ قیمت فی جلد ۳

ضرب المثل

اسمین اردو کی اکثر مثلین اور چھوٹے چھوٹے جملے جو عموماً اہل زبان کی
زبانون پر چڑھے ہوئی ہین۔ بترتیب حروف تہجی جمع کر دیئے گئے ہین۔ یہ
رسالہ اون لوگون کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے جو اردو زباندانی کا
شوق رکھتے ہین۔ قیمت فی جلد ۲

خیالات نادرہ

فصیح فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے قیمت فی جلد ۲
درخواست مع قیمت [illegible] محصول ڈاک وغیرہ [illegible]

[illegible] ازاحمد الاعلیٰ یہ ایک عمدہ [illegible] الفاظ کے بیان [illegible] سیکڑون شعر [illegible] کتابون کا [illegible] قیمت فی جلد [illegible] درخواست مع قیمت [illegible] المشتہر محمد [illegible] لکھنؤ [illegible] متصل مسجد [illegible]

المشتہر [illegible] حسین [illegible] قومی پریس لکھنؤ

فائدہ تاریخ

[illegible] گوئی مین [illegible] صاحب [illegible]
تصنیف فرمایا ہے [illegible]
فی جلد مع محصول [illegible]
المشتہر [illegible] لکھنؤ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فہرست [illegible]

[illegible]

فہرست اسباب عطریات و دیگر [illegible]

[illegible]

المشتہر [illegible] عبد الرحمن [illegible] لکھنؤ

PAYAM-I-YAR

پیام یار

نمبر ۲ بابت ماہ فروری ۱۸۹۲ء جلد ۵

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر و مہتمم قومی پریس و

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ کے میں بحسن اہتمام چھپا

ضروری باتین

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینہ کی یکم کو شائع ہوتا ہے۔ قیمت عام سے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ لوالیان ملک و روسا سے پانچ روپیہ سالانہ۔

۲- بغیر قیمت پیشگی آئے ہرگز کسی کو روانہ نہین ہوتا نمونے کے واسطے ۲/ بھیجنا چاہیے۔

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے ۔ ریا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف۔

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر ہم ذمے دار نہین۔

۵- ہر قسم کی تحریر بنام محمد نثار حسین "نثار" پروپرائٹر پیام یار کے نام ہونا چاہیے۔

۶- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شائع ہوگا۔ غیر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہون) عمدہ ہوگی درج کر دیجائیگی۔ ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ ہان اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہوگا۔ انتخاب کمیٹی کرتی ہے۔ پوری غزل بلا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲/ اجرت دینے پر درج ہو سکتے ہین۔

۷- ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۸- اشتہارات وغیرہ کے واسطے فی سطر ۲/ زیادہ کے لیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اجرت ہر حال مین پیشگی لیجائیگی

العبد محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و قومی پریس و مہتمم پیام یار۔ چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس ہیچمدان کارخانہ کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور نامی تاجر واقف ہین۔ سلکثرت کی [illegible] دیکھ کر اس کارخانہ کو تمغا اور سرٹیفکٹ بھی ملا ہے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔

فہرست عطر موجودہ

[illegible]

عطر [illegible] سفوف [illegible] المشتہر [illegible] کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

[illegible]

کرتے ہین ہ۔ ۔ جو مطب مین سیکڑون مریضون نے ان سے کامل صحت پائی ہم نہین چاہتے کہ نفع محدود رہے۔ لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ضرورت ہو فوراً منگوا کر تجربہ کر لین ۔ بیچ کے طور پر خطا و کتابت کرنے سے اور امراض کے متعلق بھی مجرب ادویہ مل سکتی ہین [illegible] اشتہار مین ظاہر نہین [illegible] درد سول [illegible] خوراک [illegible] سفوف [illegible]

سفوف جو سولہ خوراک مین جریان کو بہت کچھ دور کر دیتی ہے فی خوراک ۲/ طلا جسنے ہمارے سامنے ہی ہزارون مایوس العلاج لوگون کو قوت باہ مین بیحد فائدہ کیا۔ دو ہفتہ مین خواہ مخواہ اپنا فائدہ تسلیم کرا دیگا فی تولہ ۶/ حبوب ریاح اور قبض کے حق مین اکسیر ہین فی خوراک ۲/ حبوب جرداو کے لیے حکم اکسیر رکھتے ہین ۔ مفت درخواست پر مل سکتی ہین ؎

المشتہر حکیم محمد احسن۔ لکھنؤ۔ منصور نگر ؎

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے [illegible] اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود معلوم ہو جائیگا تعمیل فرمائش نقد روپیہ آنے پر یا وی پی ریل ہو سکتی ہے خط جواب طلب کیلیے [illegible]

فہرست اشیائے موسم گرما

نام جنس مع وضع و کام	[illegible]	[illegible]	فی گز قیمت	محصول
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان چکن [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان [illegible] ساخت [illegible] نہایت باریک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان چکن صرف بوٹہ دار ہر وضع کے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] چکن [illegible] زنانہ و مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] چکن [illegible] خاص [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بیل بوٹہ دار [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] چکن [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] چکن جدید [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیائے موسم سرما و دیگر فصل [illegible]

[illegible]

المشتہر [illegible] لکھنؤ [illegible]

مصرع طرح پیام یار

ہمارے عشق سے نام آپکا بلند ہوا

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد حضور نواب صاحب بہادر رامپور

غبار اوسکے لبِ بام تک بلند ہوا
ہوائے تند کا جھونکا مجھے کمند ہوا

جہان کسی کا دُکھا دل مین دردمند ہوا
جلا مین آگ پہ نالان اگر سپند ہوا

کھلا ہی بابِ اجابت دعا تو کر غافل
درِ کریم سنا ہے کبھی کہ بند ہوا

برنگِ اشکِ ندامت گرا جو آنکھ سے مین
خدا کے سامنے رتبہ مرا بلند ہوا

گلا وہ ہی جو تری تیغ کو ہوا مقبول
جگر وہ ہے جو ترے تیر کو پسند ہوا

کیا وفورِ معاصی نے حوصلے کو پست
کبھی نہ شرم سے دستِ دعا بلند ہوا

یہ دل مرا ہی کہ جسمین خیالِ یار ہے نقش
کبھی سنا ہی کہ عکس آئینے مین بند ہوا

کیا قبول نہ گل نے مرے گریبان کو
کبھی نہ خار کو دامن مرا پسند ہوا

چھڑک کر آئے وہ زلفِ سیاہ پر افشان
شبِ وصال ستارہ مرا بلند ہوا

نپوچھہ الفتِ خالِ سیاہ کا باعث
پسند اپنی ہے مجکو یہی پسند ہوا

برنگِ شمع جلایا یہ سوزِ الفت نے
کہ شعلہ آگ کا سر سے مرے بلند ہوا

کھلا جو یار کا جوڑا تو دل کھنچا میرا
بڑھا جو گیسوے جانان مجھے کمند ہوا

لکھا تھا خط مین جو حال اپنی چشمِ حیران کا
ہزار بند لفافہ کیا نہ بند ہوا

امیر پائے طلب جب سے توڑ کر بیٹھے
کبھی نہ ہاتھ سوے اغنیا بلند ہوا

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

لڑی جو آنکھ محبت کا پاے بند ہوا
نگاہِ یار کا ڈورا مجھے کمند ہوا

ہماری خاک مین غم کا اثر تھا بعدِ فنا
غبارِ صورتِ آہِ رسا بلند ہوا

فراق مین ہی ترقی غمِ جدائی کی
بڑھا جو دردِ محبت ہزار چند ہوا

ہم اپنے دل کو تو لیجاتے ہین بہرِ نذر مگر
کہینگے کیا جو کہین اونکو ناپسند ہوا

شب فراق مین روتی ہین حسرتین کہہ کر — غریب مفت مین دل دے کے دردمند ہوا
وفا سے اپنی ہوا یار کی جفا کو خلوص — خود اوسکا ناز ہمارا نیازمند ہوا
خدا کی شان کہ ہنس ہنس کے یار کہتا ہے — تڑپنے والون کا رونا ہمین پسند ہوا
عجیب ضد ہے کہ بیوجہ غیر کا ہنسنا — ہوا پسند اونھین مجکو جو ناپسند ہوا
کیا ہجوم یہانتک مری نگاہون نے — کسی کا روزن دیوار صاف بند ہوا
اشارون سے وہ بلاتے ہین آج کوٹھے پر — ہزار شکر نصیب مرا بلند ہوا
وہ اوبھری گات کسی کی کہ بانکپن احسان — کبھی نہ دل نے کہا ہے کیا پسند ہوا

جناب شیوراج بہادر صاحب اخگر لکھنوی

اثر یہ عجز نے پیدا کیا ہے مرنے پر — غبار بھی نہ ہمارا کبھی بلند ہوا

جناب عبدالرزاق صاحب بہار بھرسوری شاگرد جناب نسیم

لحد مین چھوڑ کے تنہا مجھے پھرے احباب — نہ بیکسی کے سوا کوئی دردمند ہوا
کیے ہین شوق نے پھر زخم دل ہرے قاتل — کہ اضطراب مرے دل کا پھر دوچند ہوا
بتون کے جور وجفا کا گلا کرے وہ کیا — ازل ہی سے جو محبت کا پابند ہوا

جناب محمد عبدالعزیز صاحب بشیر ریڈر سروی آفس سنتھامس موٹ

وہ کون ہے نہ ہوا فیضیاب در سے ترے — جو نامراد تھا وہ بھی مرادمند ہوا

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

یہ داغ داغ سراپا مین دردمند ہوا — کہ شل نے لب فریاد بند بند ہوا
جواب دے نسکا رکھ لیا جو باتون پر — کھلی زبان مری منہ عدو کا بند ہوا
کہا یہ دیر مین یارون نے دیکھ کر مجکو — خدا کا بندہ بتون کا نیازمند ہوا
شب وصال مین ہمسے کھنچا رہا وہ شوخ — قریب جتنے گئے فاصلہ دوچند ہوا
نظر مین تا کہ نشیب و فراز دہر رہے — زمین پست ہوئی آسمان بلند ہوا
دیا جو صدمہ دعائین ہزارون دین اونکو — وفا کا حوصلہ بیداد سے دوچند ہوا
وہ شہسوار جب آیا ہوئی نہ دید نصیب — غبار راہ نقاب رخ سمند ہوا

ادا نے دیکھ کے وارفتۂ خرام کہا
شہیدِ ناز کسی کا نیازمند ہوا

مزہ دیا یہ محبت کی تلخکامی نے
کہ زہر بھی شبِ فرقت میں مجھکو قند ہوا

کہا عزیزوں نے تسلیم دفن کر کے مجھے
قفس میں طوطیِ شیرین مقال بند ہوا

جناب چھیدی لعل صاحب تمنا کاکوروی ماسٹر اسکول انگریزی قنوج

جو شب کو کوٹھے پر اپنے وہ شعلہ رو آیا
ہر اک ستارہ چرخِ بریں سپند ہوا

تجلی اپنی دکھانے وہ آئے کوٹھے پر
زہے نصیب ستارہ مرا بلند ہوا

خدا کی شان ہے وہ دل کے خواستگار ہوئے
جو ناپسند تھا مجھکو انھیں پسند ہوا

جناب حافظ محمد یوسف خانصاحب تشنہ بلند شہری شاگرد جناب ذوق

دکھایا قاسمِ روزِ ازل نے سب لیکن
مجھے تو عشقِ رسولِ خدا پسند ہوا

جناب میر لطف علی صاحب تنہا شاگرد جناب داغ دہلوی

جگر کو تھامے ہوئے گھر ہمارے وہ آئے
ہمارا نالہ ہمیں آج سودمند ہوا

جناب سید افضل حسین صاحب ثابت لکھنوی ناظر عدالت دیوانی کوٹہ

لحد پہ یار کا جولان جو کل سمند ہوا
تو میں غبار کے پردے میں سربلند ہوا

یہ حسن و عشق کے سارے کرشمے ہیں اے شوخ
کہ بے نیاز تو اور میں نیازمند ہوا

ہماری طرح نہ ہرگز اوٹھائے گا یہ ستم
حضور کو دلِ وحشی عبث پسند ہوا

دھوئیں اوڑائے گا دم بھر میں چرخِ نیلی کے
ہمارے دل سے جو شعلہ کوئی بلند ہوا

برا کیا کہ جو آئینہ دل کا دکھلایا
وہ شوخ اور بھی خودبین و خودپسند ہوا

شبِ فراق میں ہوتی نہیں دعا مقبول
درِ قبول سرِ شام ہی سے بند ہوا

ہمیں یقین ہوا ثابت فلک کے جھکنے سے
جہاں میں جھک کے چلا جو وہ سربلند ہوا

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

دل اک حسین کا جب سے نیازمند ہوا
ستم نصیب بلاکش جفا پسند ہوا

ہزار آنکھ سے اوجھل وہ سینہ بند ہوا
نگاہِ شوق کا لیکن نہ کام بند ہوا

ہزاروں باتیں میں صیاد کو سناتا ہوں
زبان کھل گئی جب سے قفس میں بند ہوا

کوئی تو حشر مین بے پردہ جلوہ گر ہے کہین
یہ آفتاب قیامت نہ کیون بلند ہوا

ہم اوسکو خط مین جو لکھنا تھا لکھ چکے ایدل
نہ کھول شوق کے دفتر لفافہ بند ہوا

دیا ہی ہمنے دل اپنا بصد نیاز جسے
یہی وہ ناز سے کہدے کہ ناپسند ہوا

تڑپ کے جان ترے ناتوان نے کب دیدی
کوئی نہ ہاے کا نعرہ بھی کیا بلند ہوا

یہ حسن و عشق کے بھی کچھ معاملے ہین عجیب
وہ بے نیاز بنے مین نیازمند ہوا

کسی کے عشق مین گرچہ بے نشان ہوے ہم
نمود ہو گئی نام وفا بلند ہوا

تری مژہ کا وہ نشتر پڑا رگِ جان پر
کہ دم نکل گیا لیکن نہ خون بند ہوا

جلال دل سے ہوا کچھ بھی فائدہ تمکو
کسی مرض کی دوا بھی یہ دردمند ہوا

جناب سید علی شمس القادری عرف شاہ مرشد علی صاحب جمال حنفی بغدادی شاگرد جناب جلال

دوا سے دردِ محبت یہان دوچند ہوا
مسیح خود مرے پاس آ کے دردمند ہوا

مین دے کے دل اونھین کیا خوب سودمند ہوا
کہ اپنی جان کا نقصان خود پسند ہوا

کیا جو عشق نے غافل مین ہوشمند ہوا
کہ آنکھین کھل گئین جسوقت دیدہ بند ہوا

صداے صور ہوئی پست شورِ حشر دبا
خیال قد مین جو نالہ مرا بلند ہوا

کسی صنم کی نہ پروا رہی خدا کی قسم
یہ بے نیاز تمھارا نیازمند ہوا

پھلے کرشمہ و ناز و ادا و حسن و جمال
نہال قامتِ دلدار جب بلند ہوا

جھکا کے سر کو وہ خود اوسکے بوسے لینے لگے
ابھار سینے کا اپنا اونھین پسند ہوا

کسی کی اوٹھتی جوانی کچھ اوبھلے دیکھتے ہین
مگر شباب کی آمد کا غل بلند ہوا

ہمیشہ آبلۂ دل سے چھیڑ چھاڑ رہی
تمھارا خارِ مژہ کیا خلش پسند ہوا

کلیجا بڑھ گیا دیکھا جو اوبھرے سینے کو
کھلا دل اپنا جو وا انکا سینہ بند ہوا

شبِ فراق مین دل اور رشک سے تڑپا
جو تیرے درد کو میرا جگر پسند ہوا

جفا مین اہلِ وفا کو بھی تیری خوش آئین
اگر ستم تجھے اوسے وفا پسند ہوا

لٹک کی گیسوؤنکی ہو گئی لٹک دونی
اوبھر کے سینہ جو جوبن ترا دوچند ہوا

دکھائی حسن نے تمکو بھی کیا نشیب و فراز
نگاہ ہو گئی نیچی جو قد بلند ہوا

ملا یا خاک مین کیا کیا شباب کو اوسکے — جمال خوب حسینون سے سودمند ہوا

جناب شیخ ابو الفضل صاحب حشر آروی شاگرد جناب صفیر بلگرامی

ہمارا دفتر غم غیر کا طریق پیام — ہزار بار کھلا لاکھ بار بند ہوا
ہزار ناز ہین اپنی پسند پر مجھکو — پسند کہتے ہین اسکو کہ تو پسند ہوا
تمام عمر کی جو آس تھی وہ ٹوٹ گئی — جو ایک دل تھا اونھین وہ بھی ناپسند ہوا
یہ ذکر جانے دو دل کیا ہوا کہان کھویا — کسے پسند کیا اور کسے پسند ہوا
یہ دیکھیے تو ذرا بیہودگی دل کی — اوسی کا ہو رہا نادان کو جو پسند ہوا

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

شب فراق جو دست دعا بلند ہوا — ندا یہ آئی کہ باب قبول بند ہوا
یہ دل تو وہ ہے کہ مین اس سے دردمند ہوا — یہ کیا پسند کیا تمکو کیا پسند ہوا
سپہر صرف مرے درپے گزند ہوا — غضب ہوا کہ زمانے کا کام بند ہوا
مزہ تو یہ ہے کہ آزاد ہو کے سیر کرے — خضر کو رشتۂ عمر ابد کمند ہوا
کسی کی نوک مژہ کی بھی یہ خلش تو تھی — یقین ہے کوئی ارمان دل مین بند ہوا
تمھاری لطف و عنایت کا واہ کیا کہنا — کہ جسکا درد کیا وہ بھی دردمند ہوا
وفور عجز پہ سو سو غرور مجھکو ہوے — بڑا ہی ناز ہوا جب نیازمند ہوا
فلک نے کینہ لیا تونے ظلم مینے وفا — وہی ازل مین ملا جسکو جو پسند ہوا
کھلا یہ عقدہ تجھے دیکھکر عدو پہ فدا — کہ جسنے ناز کیا وہ نیازمند ہوا
رفیق کہتے ہین اسکو کہ قید خانے مین — چھٹا نہ مجھسے جنون میرے ساتھ بند ہوا
الٰہی اوس بت مغرور سے یہ شنوا دے — نیازمند ہوا مین نیازمند ہوا
تم اور مجمع اغیار و ذکر ناز و نیاز — خبر نہین کوئی بیٹھا ہے دردمند ہوا
وفا نہین نہی شیوہ جفا ہی سہی — پسند آپ کی جو آپ کو پسند ہوا
مری زبان نہ تھکی رات کٹ گئی ساری — کھلا جو شکوون کا دفتر تو پھر نہ بند ہوا
لگی وہ آتش الفت کہ تاب ہی نہ رہی — جگر شرارہ ہوا اور دل سپند ہوا

علاج نشۂ الفت کا داغ ہو نسکا
گھڑی گھڑی مین دو بالا ہوا دوچند ہوا

جناب نواب مہدی حسنخانصاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

وہی رقیب بنا رشک دہر دوچند ہوا
کہ یار دیکھ کے آئینہ خود پسند ہوا

تری گلی مین ہوا خاک خاکسار وہ ہون
غبار مرتبہ بنکر مرا بلند ہوا

وہ دل ملا مجھے جسکو خوش آیا اور نہ کچھ
بتون کا ظلم ہی کمبخت کو پسند ہوا

مری وفا کا بھی آوازہ تا فلک پہونچا
تری جفا کا جو غل اوجفا پسند ہوا

برا بھلا مجھے کہتا ہی یار کیون رفعت
وہی ہو نہین کہ مرا دل اوسے پسند ہوا

جناب حکیم رشید محمد صاحب رشید روزنامچہ نویس عدالت بانڈا

امید وصل مین کاٹی تڑپ کی ہجر کی رات
جگر مین ٹیس اوٹھی دل جو دردمند ہوا

جناب بندہ علیخانصاحب زیبا لکھنوی شاگرد نواب محمد حسنخانصاحب شیدا

جفا پسند دن کو سنتے ہین ناپسند ہوا
اب اور بھی دل مایوس دردمند ہوا

جدا جدا ہی مذاق اپنا اپنا دنیا مین
ہمین جو درد تو دل درد کو پسند ہوا

حباب کا یہ اشارا ہی اہل غفلت سے
ہوا وہ پست جو دنیا مین سربلند ہوا

کوئی ہزار کہے اپنی ہی یہ کرتا ہے
ہمارا دل نہوا کوئی خودپسند ہوا

دکھایا دل کو یہ دن کبر و بے نیازی نے
کہ ناز اوٹھا کے کسی کے نیازمند ہوا

ہلا دیا سر بام آج جا کے دل اونکا
اثر کو نالۂ قلب حزین کمند ہوا

ہوا ہی عشق مین کم حسن اتفاق ایسا
کہ دل کو یار تو دل یار کو پسند ہوا

وہ پھیر پھیر گئے توڑ توڑ کر اکثر
یہ دل وہ ہے جو کئی بار دردمند ہوا

یہ کون دلبر نازک مزاج سے پوچھے
پسند بھی دل زیبا سے دردمند ہوا

جناب میر شوکت حسین صاحب سحر لکھنوی شاگرد جناب یاس لکھنوی

جہان وہ ماہ گیا نور وہان دوچند ہوا
زمین کا مرتبہ گردون سے بھی بلند ہوا

لگا یا سینے سے اوسنے مجھے تو ہائے غضب
شب وصال بھی دل میرا دردمند ہوا

وہ ذبح کرکے رہی دیر تک تماشائی
تڑپنا میرا اونھین کسقدر پسند ہوا

حضور آئے نہایت ہی مہربانی کی
کمال آپ کا ممنون نیاز مند ہوا

سحر وہ ماہ بلاتا ہے مجکو کوٹھے پر
ہزار شکر کہ بختِ رسا بلند ہوا

جناب سید اویس الرسول صاحب ساقی پھلواروی شاگرد جناب بشیر

چمن میں جمع ہیں احباب ہی نہیں ساقی
بتا تو کیوں درِ میخانہ آج بند ہوا

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

اگرچہ نالہ مرا عرش سے بلند ہوا
ہزار حیف اثر سے نہ ارجمند ہوا

تم آگئے تو بڑھا اور اضطرابِ درون
علاجِ دردِ جدائی نہ سودمند ہوا

تمھارے حلقۂ گیسو میں ہے پریشانی
یہ کون خانۂ زنجیرِ غم میں بند ہوا

ہمیشہ قیدِ اطاعت سے تھی جسے نفرت
وہ اک ادا میں تمھارا نیازمند ہوا

پھنسی ہے جال میں تو چھوٹ سی اے بلبل
ترا کمال تجھے باعثِ گزند ہوا

رہا تو میں بھی ہوں اچھے بُرونکی صحبت میں
نہ ہوشمند ہوا میں نہ خود پسند ہوا

تمام عمر نہ چھوٹا وہ صورتِ شمشاد
کمندِ گیسوئے پُر پیچ میں جو بند ہوا

جناب میر علیجان صاحب شوق لکھنوی

نہ کوئی مجھسا زمانے میں دردمند ہوا
ازل سے رنج و الم ہی مجھے پسند ہوا

مٹے ہوئے کی جو کی خاک آپ نے برباد
تو اوسکا مرتبہ کچھ اور ہی بلند ہوا

کیے جو آپکے احبا نے دل ہی کے کلام
تو ہجر میں مرا دردِ جگر دوچند ہوا

ارم کی سیر مبارک ہو حور و غلمان کو
ہمارے دل کو تو کوچہ ترا پسند ہوا

ہماری لاش کو کاندھا دیے ہی وہ مہ رو
ستارا بعدِ فنا کسقدر بلند ہوا

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری مقیم حیدر آباد

کبھی جو نالۂ سوزان مرا بلند ہوا
بڑھا یہ شعلہ کہ تارا ہر اک سپند ہوا

بتاؤ کیوں نہیں لیتے ہو میرا پیارا دل
حضور کیلیے تحفہ یہ ناپسند ہوا

وہی تھا خوب جو دیوانہ وار بکتے تھے
کیا جو ضبطِ جنون اور بھی دوچند ہوا

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی مقیم آرہ شاگرد جناب سحر لکھنوی

پیامِ وصل سے پنہان وہ خود پسند ہوا — زبان کھلتے ہی بابِ قبول بند ہوا
جگر سے اوٹھنے لگی عاشقونکی شعلۂ آہ — خدا بناہ دے کس بُت کا قد بلند ہوا
جہا مین دو نون کی تقدیر کا ہی ایک ہی پیچ — اسیرِ زلف ہوا بستۂ کمند ہوا
مزا یہ پایا ہی اخفاے رازِ الفت مین — کراہتا نہین جو تیرا دردمند ہوا
جہا مین سیکڑون عاشق ہین سیکڑون معشوق — پسند اوسکی ہے بس تو جسے پسند ہوا
شبِ وصال مین کھل کھیلے خوب ہم دونون — نہ مین ہی بند ہوا اور نہ یار بند ہوا
نظر مین پھرنے لگی دفعتاً تجلی طور — صفیر دل مین یہ کسکا خیال بند ہوا

جناب جی نراین صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

کرون مین کسکی شکایت سوا مقدر کے — کبھی نہ اپنا جو وہ شوخ خود پسند ہوا
وہی زبان زبان ہے جو نام لے تیرا — وہ آنکھ آنکھ ہے جسکو کہ تو پسند ہوا

جناب محمد مبین صاحب علیم مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

لگا کے آنکھ کسی بت سے دردمند ہوا — گیا جو سینے سے دل غم مراد وچند ہوا
نہ سمجھے عشق مین مجبور کوئی عاشق کو — قیامت آئی جو دستِ دعا بلند ہوا
ہر اک کی سامنے بنوا ئین غیر سے زلفین — بلا سے اوسکی اگر کوئی دردمند ہوا
نہ دیکھی مجھسے دل اسکی کچھ نہین پروا — زہے نصیب کہ وہ آپ کو پسند ہوا
بڑے غرور سے شوخی کسی کی کہتی ہے — بلا سے میری اگر کوئی دردمند ہوا
یہی سمجھ کے کبھی آپ رحم فرماتے — کہ میرے عشق سے نام آپکا بلند ہوا
اشارے غیر دن سے اچھی نہین یہ بات تری — ملیگا کیا تجھے گر کوئی دردمند ہوا
ابھاری کیون نہ دلون کو ابھار جوبن کا — کہ جس سے حسن دوبالا ہوا دوچند ہوا

جناب شیخ فدا علی صاحب عیش لکھنوی

عجب یہ امر محبت مین دلپسند ہوا — وہ بے نیاز ہوے مین نیازمند ہوا
چمن مین جا کے جو دیکھا گلون کے جوبن کو — کیے وہ نالے کہ دم بلبلون کا بند ہوا
کیا ہی سر مرا قاتل نے زینتِ فتراک — ہزار شکر شہید و نمین سربلند ہوا

جناب نوح دوبارہ بنائینگے کشتی
ہمارے اشک کا طوفان اگر بلند ہوا

ہوا وصال جو اس ماہوش سے کوٹھے پر
ستارہ آج مرے بخت کا بلند ہوا

وہ روندتے ہین مری قبر کو زہے قسمت
نشان مٹا تو مٹا نام تو بلند ہوا

ہوا مجھے پس مرگ یہ تصور ابرو
دھنک نمود ہوئی عیش منہ جو بند ہوا

جناب محمد یحیی علی صاحب عاصی اہلکار منصفی بجنور

شب فراق وہ نالان مین دردمند ہوا
تو الامان کا فرشتون مین غل بلند ہوا

نہ ہوگا مجھ سا جفا دوست بھی زمانے مین
بتون مین تھا جو ستمگر وہی پسند ہوا

نہین ہے کوئی بھی برگشتہ بخت میرا سا
جو زہر ہجر مین کھایا تو سودمند ہوا

جناب عاشق دہلوی کلرک سیکشن اجمیر شاگرد جناب داغ دہلوی

ہم آئے بتکدے مین شیخ جانب مسجد
اوسے پسند ہے یہ ہمکو وہ پسند ہوا

نگاہ ناز سے اکدن جو تیر مارے تھے
نہ آج تک دل عاشق سے خون بند ہوا

کسی کے واسطے تمنے عدو کی خاطر کی
جو ناپسند تھا ہمکو وہ اب پسند ہوا

کسی کا ہاے سر بزم ناز سے کہنا
ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا

جناب حکیم عزیز احمد صاحب عزیز حکیم آبادی شاگرد جناب بشیر پھلواری

دل شکستہ عاشق کو لے کے ہنستے ہین
ہزار شکر کہ تحفہ مرا پسند ہوا

لیا تو ہی دل عاشق کو تمنے ضد کر کے
یہ دل وہی ہے کہ مین جس سے دردمند ہوا

یقین ہے دار جہان سے گذر گیا ہی عزیز
وگرنہ شور فغان کسلیے بلند ہوا

جناب مرزا عرفان علی بیگ صاحب عارف تحصیلدار باندا

یہ کیسا دل کا جلانا تمھین پسند ہوا
ہمارا دل ہوا دانۂ سپند ہوا

بہت دبایا تھا درد جگر کو سینے مین
نہ ضبط ہو سکا آخر کو پھر بلند ہوا

فراق یار مین صدمے اوٹھائے ہین ایسے
کہ جسکے سننے سے دشمن بھی دردمند ہوا

جناب میوا لال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس ضلع دربھنگہ

یہی زمین سے فلک تک ہوا حسین مشہور
ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا

جناب محمد عبد الغنی خانصاحب غنی مرزا پوری مقیم رانچی

ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا
بجائے لطف ستم آپ کو پسند ہوا

مریض درد محبت یہ تھا غنی اے شیخ
مسیح کا بھی نہ ہرگز نیاز مند ہوا

جناب منشی محمد فیروز شاہ خانصاحب فیروز رامپوری شاگرد جناب داغ

ہر اک جگہ ہے یہ چرچا کہ تو پسند ہوا
ہمارا نام زمانے مین یون بلند ہوا

لگا جو تیر جگر مین تو دل بہت رویا
کسی کے چوٹ لگی کوئی دردمند ہوا

الٰہی میرا مقدر بھی کیا عدو کو ملا
یہ جتنا پست ہوا اتنا وہ بلند ہوا

الٰہی تیری عجب شان بے نیازی ہے
وہ بے نیاز ہوا مین نیازمند ہوا

بلا سے چھوٹ گیا جسکو تو نے چھوڑ دیا
غضب مین پھنس گیا وہ جو تجھے پسند ہوا

ضرور چھپ کے کوئی اونکے گھر مین آیا ہے
کہ آج شام سے دروازہ گھر کا بند ہوا

عجب طرح سے پھنسا دل کہ عمر بھر نہ چھٹا
اسے تو حلقۂ زلف دوتا کمند ہوا

رکے گی حشر مین کسطرح سے زبان اسکی
جو گفتگو مین کسی سے کبھی نہ بند ہوا

ترے مریض کو کیا ہو امید صحت کی
علاج کرنے سے درد جگر دوچند ہوا

نہ کسطرح سے پریشان ہون حضرت فیروز
کہ آنا جانا وہان سے اب انکا بند ہوا

جناب فیض محمد صاحب فیض ساکن امروہہ حال وارد اودے پور

ملے جو خاک مین ہم آپ کو عروج ملا
ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا

ہوا یہ رتبۂ منصور جان دینے سے
چڑھا جو دار پہ وہ اور سر بلند ہوا

جناب قاضی احمد علی صاحب فخر شاگرد جناب فدا ازنوساری

تمھاری زلف کا ہر پیچ و تاب اے جانان
ہمارے وحشی دل کے لیئے کمند ہوا

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

یہ دل وہ تھا کہ مین خود جس سے دردمند ہوا
تمھارے دل کو خدا جانے کیون پسند ہوا

جو بیٹھا غیر سر بزم اوسکے پہلو مین
ہمارا درد جگر اور بھی دوچند ہوا

ہمارے نالون مین شاید اثر ہوا پیدا
جو سنکے حال ہمارا وہ دردمند ہوا

ہمارے دل کو وفا اور تجھکو ظلم و جفا
دیا خدا نے وہی جو جسے پسند ہوا

گذر گئین یونہین اکثر وصال کی راتین
سحر تلک نہ شکایت کا باب بند ہوا

جناب سید شاہ قمر الدین حیدر صاحب قمر آروی شاگرد جناب صفیر بلگرامی

وہ درد درد ہی دل جس سے دردمند ہوا
وہ دل ہے دل جسے اک سنگدل پسند ہوا

چلی ہے بعد مرے دشمنون پہ تیغ ادا
شہید ناز تو پہلے نیازمند ہوا

قمر وہ آئے بھی وصلت کی شب تو کیا آئے
کہ صبح داغ جگر اور بھی دوچند ہوا

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب مہدی خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

ادھر کے سینہ جو نام خدا بلند ہوا
بتون کو حوصلۂ دلبری دوچند ہوا

کسی کے سینے کا محرم جو سینہ بند ہوا
بڑی نمود ہوئی خوب سربلند ہوا

نہ مین نہ یار ہی کچھ دل سے بہرہ مند ہوا
کسی کا بھی نہ یہ خودکام و خودپسند ہوا

ضرور شام سی ہین جلوہ گر وہ کوٹھے پر
کہ آج چاند نکل کر نہ کچھ بلند ہوا

دل اوسکی نازوادا لے گئے ہین کیا جانے
کسے پسند ہوا کسکو ناپسند ہوا

کسی طرح نہین کھلتا یہ وصل کی شب ہے
ہمارا عقدہ تمھاری قبا کا بند ہوا

اسی کا نام ہی کیون اے سپہر دون انصاف
کسی کا نالہ کہین قہقہہ بلند ہوا

جگر کا زخم نہ بھرتا اگر تو بہتر تھا
کہ حسرتون کے نکلنے کا رستہ بند ہوا

کسی نے ہوش سنبھالا کوئی بنا بیخود
ہم آپ مین نہ رہے جب وہ ہوشمند ہوا

ہمارے دل سے بس اب تم نکل چکے باہر
وہ دیکھو دیدۂ مشتاق دید بند ہوا

مرا نیاز مری التجا مری منت
بتاؤ ہمین سے کچھ بھی تمھین پسند ہوا

ستم کرو کہ ترحم کرو کہ لطف کرو
کمال اب تو تمھارا نیازمند ہوا

جناب حکیم سید محمد جعفر حسین صاحب کاشف لکھنوی شاگرد جناب شاکر

وہ بے نیاز ہوا مین نیازمند ہوا
وہ خودپسند ہوا مین ادا پسند ہوا

سوار ناز سے پیسا مین سربلند ہوا
غبار دامن خاک رہ سمند ہوا

دہان غنچہ سے نکلی صدائے سینہ فگار
جدا ہوا وہ چمن سے مین دردمند ہوا

کیا جو نالۂ بلبل نے فاش رازِ وفا
سکوتِ غنچۂ گلشن زبانِ بند ہوا

بڑھا بھی ذہنِ رسا فکر سے تو فلک بڑھا
غبارِ دامنِ اندیشۂ بلند ہوا

جمالِ نورِ معیت نے وہ ترقی کی نہ
کہ درمیان مین سایہ بھی ناپسند ہوا

عدم کی چھیڑ چلی جائیگی وجود کے ساتھ
کہ اس چمن مین تلون اُسے پسند ہوا

ذقن مین تھا عرقِ عارض ولبِ جانانہ
ہمین دو شربتِ سیب و گلاب و قند ہوا

جناب سید عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نوازش بگہری

نہ اتنا زہد پر اپنے ہو زاہدو نازان نہ
وہ بے نیاز ہے ناز اوسکو کب پسند ہوا

ہماری چاہ سے معشوق آپ کہلائے
ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا

سکانِ خند نظر مین جچے گا کب واعظ
کہ دل کو خانۂ خمار ہی پسند ہوا

جو دیکھا عارضِ رنگین کو بڑھ گئی وحشت
بہار آئی تو جوشِ جنون دوچند ہوا

شبِ وصال بھی گھونگھٹ نہ اسکے رخ سے ہٹا
مجید نازیہ صدقے نیاز مند ہوا

جناب محمد منظور احمد صاحب منظور بدایونی وکیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

چڑھا جو بام پہ وہ غیرتِ قمر شب کو
ضیا سے نورِ مہِ چاردہ دوچند ہوا

جبھی تو حسن کا چرچا ہوا زمانے مین
ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا

تمھارا شیفتہ دلدادہ کیا نہین منظور
جو اسکا قصۂ ہجران بھی ناپسند ہوا

جناب محمد منیر الدین صاحب منیر حیدرآبادی شاگرد جناب شیفتہ کنتوری

مقامِ گوشۂ دل تجھکو ہے پسند ہوا
جو دم مرا مرے سینے مین آکے بند ہوا

حضور حسن تھا پہلے نہ اسقدر مشہور
ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا

خیالِ تیغِ قضا کا سما گیا دل مین
جدا ہر ایک رگ و پے سے بند بند ہوا

جناب سید اولاد احمد صاحب محشر مرادآبادی اسٹیشن ماسٹر خیرآباد

مسیح کرنے ہو لگیا مریضِ غم کا علاج نہ
دوا سے اور بھی دردِ جگر دوچند ہوا

کرین وہ وصل کا اقرار مجھ سے کیون محشر
مرا تو ہجر مین جلنا انھین پسند ہوا

جناب سید برہان الدین صاحب مصرف مدراسی

یہ حسن پہلے نہ غیرون کے دلپسند ہوا
ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا

اُسی پہ قہر ہوا جسنے کچھ محبت کی ؁
اوسی پہ ظلم ہوا جو کہ مستمند ہوا

جناب نواب سید کاظم حسنخان صاحب بہادر مجنون از قصبہ ٹیکاری

غرور حسن پہ اتنا حضور ناحق ہے ؁
ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا

جناب محمد ابراہیم صاحب مداح جودہپوری شاگرد جناب داغ

وصال یار مین دل کی تڑپ زیادہ ہوئی
فراقِ یار سے بھی حال کچھہ دوچند ہوا

حضور پر نور عالیجناب نواب کلب علیخان صاحب بہادر نواب فرمانرواے رامپور

وصال کچھہ نہ تڑپنے کو سود مند ہوا
کہ شوق دل کو مرے اور بھی دوچند ہوا

بچا ہوا تھا جو پیچ اوسکی زلف پیچان سے
اسیر کرنے کو میرے خمِ کمند ہوا

ذرا بھی سوزِ جگر خط مین ہو گیا تحریر
تو نقطہ نقطہ چٹاک کر دہن سپند ہوا

ازل مین عیش بھی پیدا ہوا تھا پر افسوس
ہمارے دل کو غم جاودان پسند ہوا

کھلا ہو کہین دروازۂ قصر بانان کا
خبر سنی ہے کہ پھر بابِ کعبہ بند ہوا

بڑھیگا رشتک ہمارا کچھہ اور واعظ سے
جو ہمکو دیکھہ کے مشغولِ وعظ و پند ہوا

مقابلے مین ترے جب قمر کی کچھہ نہ چلی
تو گھٹ گئے شرم سے نعلِ سُم سمند ہوا

ہزارون آہین بھی کھینچین فراق مین لیکن
جگہہ سے اپنی نہ کچھہ آسمان بلند ہوا

عجب اثر لبِ شیرین کے عشق مین دیکھا
کہ زہر اپنی زبان پر مزے مین قند ہوا

غمِ فراق کی لذت مین کیا کہون نواب
اوٹھا جو درد تو قربان بند بند ہوا

جناب امراو مرزا صاحب نادان دہلوی برادر زادہ و شاگرد جناب داغ

ضرور اب مری تقدیر مین گزند ہوا
بُرا ہوا کہ یہ دل آپ کو پسند ہوا ؁

اثر نکارا مرا راستہ بھی بند ہوا
نکلکے دل سے جو دود فغان بلند ہوا

لگا کے سینۂ بسمل سے تیر کھینچ لیا
تری بلا سے اگر دردِ دل دوچند ہوا

شروع عشق مین وہ ناز تھا معاذ اللہ
بھلا ہوا کہ یہ دل بھی نیازمند ہوا

گذر گئی رہِ الفت مین عمر یون نادان
کہ اوسنے ناز کیا مین نیازمند ہوا

جناب بانکے نواب محمد حسین علی سلطان صاحب نسیم رئیس میسور

نہا کے بال وہ سکھلانے بام پر آئے
ستارہ طالع خورشید کا بلند ہوا

مرے غبار سے پروانے ہو گئے پیدا
چراغ پا جو کہیں یار کا سمند ہوا

جناب پنڈت سکھدیو پرشاد صاحب نوؔر انوپ شہری ماسٹر اسکول بہرور

زہے نصیب کہ میں موت کو پسند ہوا
ہزار شکر نہ فرقت میں دردمند ہوا

فراق یار میں کاٹی تڑپ تڑپ کر رات
جگر بھی ساتھ مرے دل کے دردمند ہوا

جناب حکیم سید محمد وصی صاحب نیّر رودولوی شاگرد جناب امیر لکھنوی و جناب حکیم اعظم آبادی

عبث کڑھانے ہو فرقت میں اپنے نیّر کو
اوسی کے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

زہے نصیب جو الفت سے بہرہ مند ہوا
کہ مل کے خاک میں نام اور بھی بلند ہوا

جفا کی مشق وہ کرتے رہے وفا کی ہم
اونھیں کچھ اور ہمیں اور کچھ پسند ہوا

مرے شباب کی جانب سے میری پیری کو
جواب دینے کو موجود بند بند ہوا

نکل سکا نہ کبھی اسمیں پھنسکے دل کوئی
ہر ایک حلقۂ گیسو ترا کمند ہوا

ضرور غیر سے ہی تخلیہ یقین ہے مجھے
کہ آج شام سے دروازہ اونکا بند ہوا

مرا دل اور مجھی سے وہ ناز کرتا ہے
یہ کیسے جب سے کسی کا نیازمند ہوا

کسی کی تیر نظر کا نشانہ ہیں دونوں
جگر ہوا کہ دل آرزو پسند ہوا

تسلیوں سے ہوئیں بیقراریاں حاصل
کسی کے آنے سے درد جگر دوچند ہوا

کہا نہ لے کے مرے دل کا حال کچھ تم نے
کہو پسند بھی آیا کہ ناپسند ہوا

کسی نے ناز و ادا سے ملا جو تلووں سے
کچھ اور دل کا مرے حوصلہ بلند ہوا

اجابت اوتری فلک سے اثر خدا نے دیا
جو ہاتھ یاس کا وقت دعا بلند ہوا

جناب علی حسین صاحب یکتا از للت پور شاگرد جناب یاس لکھنوی

دل و جگر تمھیں دے دے کے دردمند ہوا
نہ میں نے عذر کیا تمکو جو پسند ہوا

ابھی تو منع مجھے کر رہا تھا خود ناصح
کسی کے آتے ہی وہ آپ دردمند ہوا

مری پسند سے ناراض جو کہ ہوتا تھا — یہ انقلاب تو دیکھو وہ خود پسند ہوا
یہ میرا دل ہے یہ میرا جگر ہے او ظالم — ہزار رنج اوٹھائے نہ دردمند ہوا
جلیگا مہر حرارت سے دیکھنا یکتا — کبھی جو نالۂ سوزان مرا بلند ہوا

جناب میر لطف علی صاحب تنہا شاگرد جناب داغ دہلوی

پڑی وہ عالم بالا مین کھلبلی کہ نپوچھہ — مرا جو نالۂ آتش فشان بلند ہوا
ہزار شکر کہ پہونچا کسی کے دامن تک ؎ — غبار کا مرے رتبہ بہت بلند ہوا

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھبرامؤ

نہوتے ہم تو بھلا کون یہ لقب کہتا — ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا
مرے مزار پہ آئے وہ فاتحہ پڑھنے — ملا جو خاک مین رتبہ مرا بلند ہوا
مثال خار چھپے گا وہ تیری آنکھون مین ؎ — فلک غبار جو اپنا کہین بلند ہوا
غنی ہے در کا تمھارے گدا فقیر نہین — اوٹھا کے ناز تمھارے نیاز مند ہوا
گرا دیا اُسے نے الغفور ناتوانی سے — دہن سے اپنے جو نالہ کوئی بلند ہوا

جناب پنڈت شیونا تھہ صاحب شیدا کلارک آفس اجمیر برادر جناب عاشق

وہ سر ہے آپکی زلفون کا جسمین ہو سودا — وہ دل ہے حسن جسے آپ کا پسند ہوا
ستم ہوا کہ مجھے بزم سے نکلوایا ؎ — غضب ہوا کہ عدو آپ کو پسند ہوا

بی ولایتی جان صاحبہ قتال طوائف برودہ مقیم لکھنؤ

کبھی نہ وصل سے اُسکے مین بہرہ مند ہوا — نہ مہربان کبھی مجھپر وہ خود پسند ہوا
کسی کے حلقۂ گیسو پہ جب نگاہ پڑی — تو میرے طائر دل کے لیے کمند ہوا
نصیب وصل ہوا اگر تو اور عشق بڑھا — ملی جو دارو سے صحت مرض دوچند ہوا
شب وصال وہ اُٹھے یہ کہہ کے پہلو سے — ستارۂ سحری چرخ پر بلند ہوا
جو آپ سرو خرامان تو ہم بھی ہین قمری — ہمارے عشق سے نام آپ کا بلند ہوا
پس فنا بھی نچھوڑا عروج کو مین نے — غبار دشت صبا پر مرا بلند ہوا
تڑپ تڑپ کے شب ہجر جان دی قتال — مگر نہ حال سے واقف وہ خود پسند ہوا

؎ یہ غزلین دیر مین وصول ہوئین اسوجہ سے ردیف وار درج نہوسکین ۱۲

بی غریب از ہوشیار پور

ہوا نہ تجھکو اثر آہ کا سحری ورنہ ۔ دل آسمان پہ فرشتوں کا دردمند ہوا

غزلیات غیر طرح

جناب سید علی احمد صاحب اختر بھیرومی

الٰہی آہِ سوزان مین اثر دے ۔ عوض لینا ہے مجکو آسمان سے
لگا لین تیغ حاضر ہے مرا سر ۔ اگر خوش ہین وہ میرے امتحان سے
نہ لو بارِ محبت سر پر اختر ۔ نہ اوٹھے گا یہ جانِ ناتوان سے

جناب نذر محمد خانصاحب اختر خیرآبادی شاگرد جناب نیر خیرآبادی

تمھارے مبتلا کیونکر جیین گے ۔ برستی ہین جفائین آسمان سے
خمارِ عشق مین کھوئے ہوون کا ۔ پتا چل جائے گا پیرِ مغان سے

جناب محمد عظیم الدین صاحب اختر ساکن ہیاوشارم شاگرد جناب گوہر

یہ ظالم ہے ازل ہی سے ستمگر ۔ نہ کسکو رنج پہونچا آسمان سے

جناب سید بو علی صاحب آفت طالبعلم گورنمنٹ ہائی اسکول علیگڈہ

نہین انکار دل دینے مین ہمکو ۔ ذرا تم کہہ تو دو اپنی زبان سے

جناب صاحبزادہ محمد مرتضے خانصاحب بسمل رئیس رامپور شاگرد جناب جلال

بپا محشر ہوا آہ و فغان سے ۔ ہوئے آگاہ سب دردِ نہان سے
اثر کیا اوٹھہ گیا سارے جہان سے ۔ پھر آئی آہ اپنی لامکان سے
بنا ہی ہجر کی شب شمع کا فور ۔ مرا ہر استخوان سوزِ نہان سے
یہی ہے آرزو ٹکرا کے پھوٹے ۔ سرِ شوریدہ اوسکے آستان سے
مرے قاصد کو اونکا بنکے انجان ۔ پکار اوٹھنا یہ کون آیا کہان سے
مزے تیرِ نگہہ کے کوئی پوچھے ۔ ترے بسمل سے تیرے نیمجان سے
مزے کیا کیا ہی لوٹے کتنے بسمل ۔ کسی کے کچھہ لبون سے کچھہ زبان سے

جناب پنڈت رام کشن صاحب جوش ہیڈ ماسٹر مہاراجہ اسکول پرتاب گڈہ

رہائی ہوگئی قیدِ گران سے — جو نکلی روح جسمِ ناتوان سے
ہوا جو دریئے ایذائے بیحد — نہ تھی امید یہ اُس مہربان سے

جناب حافظ حسام الدین صاحب خلش ہیڈ کانسٹبل پولیس گورکھپور

مچی ہے آج میخانے مین کیون دھوم — گھٹا اوٹھی ہی شاید آسمان سے
نہ پوچھو حال مجھ تفتہ جگر کا — کلیجا جل گیا سوزِ نہان سے
مٹاؤنگا خطِ تقدیر کو مین — رگڑتا ہون جبین اُس آستان سے
شبِ وصل اسقدر وارفتگی تھی — نہ نکلا حرفِ مطلب تک زبان سے

جناب حکیم خادم الحق حسن خادم بختو پوری شاگرد جناب جوہر غازیپوری

غضب بیتابیِ دل نے یہ ڈھایا — وہ چونک اوٹھے مری آہ و فغان سے

جناب قاضی جہانگیر محمد صاحب ذرہ ساکن کہلاسہ شاگرد جناب داغ

جو واقف ہون حسینانِ جہان سے — اوترآئین فرشتے آسمان سے
نہ آئی نیند اسکو رات بھر بھی — سُنا قصہ جو میرا قصہ خوان سے
تجھے تو کھیل ہے اے دستِ وحشت — گریبان روز مین لاؤن کہان سے
بچھا کر دامِ گیسو تو نے صیاد — ہزارون مرغِ دل پھندے مین پھانسے

جناب میمن عبد اللطیف صاحب سائل ساکن بمبئی شاگرد جناب فدا

عطا ہو دولتِ دیدار مجھکو — یہی ہے عرض شاہِ انس و جان سے
دمِ نعتِ نبی آتی ہے مجھکو — صدائے مرحبا کون و مکان سے
شبِ معراج کا لکھتا ہون احوال — مضامین کی ہے آمد لامکان سے
لگے وہ چٹکیان لینے شبِ وصل — اوٹھا پردہ حیا کا درمیان سے
خدا جانے یہ کیا زاہد کو سوجھی — ہوا بیعت طلب پیرِ مغان سے
مرے سر کی قسم ایجان کہو تو — چلے آتے ہو گھبرائے کہان سے
نہ رکھا تار تک دامن مین باقی — جنون نے ہاتھ یہ پائے کہان سے
محبت دل مین لیجائے نبی کی — الٰہی جب اُٹھے سائل جہان سے

جناب بابو گوپی ناتھہ صاحب سرور کلرک آفس لاہیر شاگرد جناب عاشق

شبِ وعدہ ضرور آپ آئیے گا
کسی کا ہاے یہ کہنا زبان سے

اثر نالون سے رو کر کہہ رہا ہے
بھلا کیا فائدہ آہ و فغان سے

نہین دیر و حرم سے کچھہ بھی مطلب
غرض ہے ہمکو اسکے آستان سے

جناب سید محمد علی صاحب شکیل شاگرد و برادر خرد جناب قمر تعلقدار رسالت آباد

گلہ تم سے نہ شکوہ آسمان سے
شکایت ہے دلِ نا مہربان سے

کسی کا دم نکلتے دیکھہ لین گے
تو خود ڈرنے لگین گے امتحان سے

جگر پر داغ لب پر آہِ دلسوز
یہ تحفہ لائے ہم بزمِ بتان سے

جلا کر خاک کر اے آہ تو بھی
عوض لے اب ہمارا آسمان سے

جفا سہنے کی طاقت ہی نہین ہے
بس اب باز آؤ میرے امتحان سے

شبِ فرقت نہ جا اے صبر دل سے
تجھے اک ربط ہے دردِ نہان سے

وہین سے لا اثر اے آہ تو بھی
جگر کا درد آیا ہے جہان سے

شکیل اوس در پہ تم جانے لگے اب
بڑہائی دوستی کیا پاسبان سے

جناب فتح محمد خان صاحب شیفتہ غازیپوری شاگرد جناب مہر غازیپوری

تمہارے جوبنِ کا بوسہ لیکن
مگر ایسا کوئی لائے کہان سے

جناب محمد عبد الرحیم صاحب شعور خلف قاضی محمد نیاز صاحب ساکن دارالسلام

شعور آج اوس سے ہونگی دو دو باتین
ذرا نکلین تو وہ باہر مکان سے

جناب مولوی عبد الحق صاحب صفا رامپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

بگڑتے ہین جو وہ میری فغان سے
نکالونگا نہ اب اُف تک زبان سے

مرے پہلو مین درد اوٹھ کر یہ بولا
لیے جاتا ہے کوئی دل یہان سے

نظر آیا وہ ان پردون مین کیونکر
کوئی پوچھے نگاہِ ناتوان سے

کہا اس شوخ نے آنکھین لڑا کر
بچاؤ دل نگاہِ جانستان سے

کبھی پہلے نتھا یہ رنگِ تقریر
یہ باتین سیکھہ آئے ہو کہان سے

صدمہ قاصد کی باتون پر نجانا ناشاد — وہ لب کہتے ہین کچھہ اپنی زبان سے

جناب فدا حسین صاحب فدا خیرآبادی شاگرد جناب بسمل خیرآبادی

ہین تو کیا کہین اپنی زبان سے — بہت تنگ آئے ہین درد نہان سے
مقدرت شکایت سے فدا کو — گلا تم سے نہ شکوہ آسمان سے

جناب نواب آغا محمد علیخان بہادر عرف آغا بہادر صاحب قمر نیتاپوری

گئے تھے شوق مین ہم تو یہان سے — مگر یہ رشک اوٹھا لایا وہان سے
جو تم کہتے ہو اوٹھہ جاؤ یہان سے — تمھارا سا مین دل لاؤن کہان سے
گئے تھے سوچکر کیا کیا یہان سے — نہ نکلا اونکے آگے کچھہ زبان سے
مین توبہ کرکے شرمندہ ہون ایسا — نظر جھکتی ہے اب پیرِ مغان سے
قمر کیا رو رہے ہو دل کو دیکھو — جگر بھی پھنک گیا سوزِ نہان سے

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی برادر خرد جناب بسمل

جو بس چلتا تو ہم تقدیر اپنی — بدل لیتے نصیبِ دشمنان سے
وہ میری قبر پر رو رو کے بولے — ارے مضطر تجھے لاؤن کہان سے

جناب بابو سید اولاد احمد صاحب محشر مرادآبادی اسٹیشن ماسٹر خیرآباد

نہون لب آشنا آہ و فغان سے — کوئی واقف نہو رازِ نہان سے
نہین اوٹھتے شبِ فرقت کے صدمے — اوٹھا لے اے خدا مجکو جہان سے
دعائین تا سحر مانگین شبِ وصل — الٰہی اب نہ جائین وہ یہان سے

جناب میمن اسمعیل صاحب مائل خلف عثمان ساکن بمبئی

کہون کیا مین تمھین کہدو زبان سے — چلے آتے ہو گھبرائے کہان سے

حضرت ریاض

کچھہ آئینے نے اور ہی عالم دکھا دیا — دو نون کو ایکدوسرے نے کیا بنا دیا
آئے لحد پہ چاند سا چہرہ دکھا دیا — پوچھے کوئی چراغِ لحد کیون بجھا دیا
دیوانگی نے میری مجھے کیا مزا دیا — مجکو بھی ساتھہ اونکے تماشا بنا دیا

طاعت کا اِن بتون نے سلیقہ سکھا دیا
خود کیا ملے کہ مجکو خدا سے مِلا دیا

کہتے ہین کوس کوس کے وہ عندلیب کو
کمبخت کی فغان نے مرا دل دُکھا دیا

صیّاد کو بھی کچھ ترس آیا بہار مین
خود کھول کر قفس مجھے اُسنے اوڑا دیا

تجھسے دل کی چھوٹی سی تربت بنائی تھی
نقشِ قدم تھا جسے تُمنے مٹا دیا

کیسے یہ بادہ خوار ہین سُن سُنکے پی گئے
واعظ کو کچھ مزہ نہ کسی نے چکھا دیا

اولجھا وُ کِس سے ہو کہ وہ سامان ہی نہین
دیوانگی نے کانٹون سے دامن چھوڑا دیا

پہچان ہی لیا اونھین فتنون نے حشر کے
اونگلی اوٹھا کے دور سے اُنکو بتا دیا

شوخی سے ہر شگوفے کے ٹکڑے اوڑا دیے
جس غنچے پر نگاہ پڑی دل بنا دیا

اتنے لیے کہ آؤ بھگت بیکدے مین ہو
پوچھا جو گھر کسی نے تو کعبہ بتا دیا

مجکو ادب حجاب تھین پھر یہ کون تھا
آنکھون سے جسنے شرم کا پردہ اُٹھا دیا

اک قبر کا چراغ ہے اِک دل کا داغ ہے
اسکو جلا دیا کبھی اوسکو جلا دیا

ہم گِندسے جس طرف سے اودہر انگلیان اٹھین
دیوانہ اِن حسینون نے ہمکو بنا دیا

ساغر دیا کسی نے مگر کِس ادا کے ساتھ
یہ کہہ کے ہمنے زہر کچھ اِسمین ملا دیا

تم کیا مٹا سکوگے اِسے دل کا داغ ہے
نقشِ قدم نہین جسے تمنے مٹا دیا

بےاختیار دل مین مرے گُدگُدی ہوئی
کچھ اِس ادا سے آئے کہ مجکو ہنسا دیا

چکرائے میری باتون سے گم گشتگی مین بھی
جب مِل گئے تو خضر کو رستا بتا دیا

تھا حُسن اتفاق کہ پیہم شرر اُٹھے
وہ خوش ہوے کہ شمع کو ہمنے ہنسا دیا

دیکھا کوئی حسین کہ ہم مدعی ہوے
قاتل اوسی کو حشر مین اپنا بتا دیا

وہ تیرہ گور اور سیہ کاریان مری
اتنا ہوا فرشتون کو اندھا بنا دیا

اس بھولے پن کے ساتھ کہ لطف آگیا ہمین
اپنا فسانہ آپ ہی مین نے سُنا دیا

پاؤن تو ان حسینون کا مُنہ چوم لون ریاض
آج اُنکی گالیون نے بہت ہی مزا دیا

اطلاع

پہم پہونچتی ہی فورًا اس طرح مین (بیوفا تجھسے محبت کبھی نباہی کیسی) غزلیات بھیجنا چاہیئین - اور طرح یکم ماہ آئندہ تک - ورنہ درج ہونے سے رہجائینگی - تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا - مصرع طرح قافیہ - چھوڑ دیا - ردیف

جوبلی

یون تو اس دنیا کی حالت مین بھی ہمین اکثر خوشی نصیب ہوجایا کرتی ہے مگر وہ خوشی کچھ اور ہی لطف رکھتی ہے جو ایک زمانے کے بعد حاصل ہو۔ اولاد کی پیاری صورت اگرچہ روز ہی مان باپ کا کلیجا ٹھنڈا کرتی رہتی ہے لیکن پھر بھی سیکڑون ارمان سالگرہ پر اوٹھا رکھے جاتے ہین۔ مدتون کی آرزوئین جو فراق کی طول طویل راتون مین دل بیتاب مین جمع ہوتی رہتی ہین کب پوری ہوتی ہین جب کبھی قسمتون سے وصال نصیب ہوجاتا ہے۔ دیدار جانان کیون دلفریب ہے۔ اسلیے کہ جب مدتون آنکھین ترس لیتی ہین تب حاصل ہوتا ہے۔ وصال کیون جوش سرور سے بیخود کردیتا ہے اسلیے کہ برسہا برس کے انتظار کے بعد کہین نوبت آتی ہے۔ صبح وطن اسی لیے آنکھون کو بھلی معلوم ہوتی ہے کہ اوسے خدا جانے کن کن دشوار گذار منزلون مین یاد کیا تھا یاران وطن سے ملکر کیون خوشی ہوتی ہے اسلیے کہ خدا جانے کن کن پہاڑون کے دامن مین اور کیسے کیسے ریگستانی صحراؤن مین انکی صورتین نظر کے سامنے پھرا کرتی تھین۔

قاعدے کی بات ہے کہ جو آرزو کسی مدت مدید کے بعد غیر معمولی طور پر آکے وہ محو عشرت کردیتی ہے۔ موسم بہار کے رنگ برنگ پھول اسی تو بڑے شوق کے ساتھ دیکھے جاتے ہین کہ یاد اتنے مہینون پہلے ہین جو خزان کے زمانے پھر مایوسی کی تصویرین بن رہی تھین جوانی تو انسان کو ازخود رفتہ کردیتی ہے کہ خدا جانے کس طرح مرمر کے لوگ اس عمر کو پہونچتے ہین۔ بلکہ مسرت کی کمی و زیادتی بھی مدت کے انتظار کی کمی و زیادتی پر منحصر ہے۔ بچھڑے جتنی مدت کے بعد ملتے ہین اوتنی ہی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ جس قدر زیادہ فراق کے صدمے اوٹھائے ہون اوسی قدر زیادہ وصال مین مزہ آتا ہے۔ دوسرے تیسرے روز کی مسرت ایک معمولی چیز ہو جاتی ہے مگر جو سرور مہینون کے بعد حاصل ہو اوسکا دو چار روز پیشتر سے انتظار بھی کیا جاتا ہے۔ جو تقریب سال بھر کے بعد ہو اوسکی خوشی مین کچھ احباب بھی شریک کرلیے جاتے ہین۔ آگے بڑھکر اون تقریبون پر غور کرو جو دس بارہ برس کے بعد نصیب ہوتی ہین انمین مہینون اہتمام ہی کرتے گذر جاتے ہین۔ ان سب قسمون کی خوشیان ہمارے ہموطنون کو کبھی کبھی نصیب ہی ہوجاتی ہین مگر اس قسم کی خوشی اپنے ہوش مین کسی کو بھی نہ یاد ہوگی جو کہین پچاس برس انتظار کر کے ہاتھ آئی ہو۔

ہندوستانیون کی موجودہ مسرت کا درجہ سچ پوچھیے تو اوس مسرت سے بھی کہین بڑھا ہوا ہے جو پچاس برس کے بعد حاصل ہوتی ہو اسلیے کہ پچاس کیا پانسو برس مین بھی ایسی کامیابی کم حاصل ہوتی ہے کہ ایک ہی رعایا پرور عادل اور رحمدل بادشاہ کو اس کے ساتھ سلطنت کرتے ہوئے پچاس برس گذر جائین۔

دنیا مین شاذ و نادر ہی ایسے بادشاہ ہوئے ہونگے جنکو یہ عزت حاصل ہوئی ہو اور بہت کم ایسی خوش نصیب رعایا ہوگی جسکو اس قسم کی خوشی کی دھوم دھام سے جشن کرنا نصیب ہوا ہو۔

بادشاہون مین تو یہ عزت ہماری ہر دلعزیز اور رعایا پرور ملکہ وکٹوریہ لازالت بالدولۃ والاقبال کو حاصل ہوئی اور رعایا مین ہندوستان کی خوش نصیب رعایا کو جسنے لنگوٹی مین پھاگ کھیلنے سے اور سلطنتون تک کو اس جشن پر شرما دیا۔

ہماری امپرس وکٹوریہ کی عمر مین جو برکت دی گئی ہے وہ اور کسی بادشاہ کی عمر مین بہت کم دی گئی ہوگی۔ اس اعتبار سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ہندوستانیون کو اس موقع پر جتنی خوشی ہوئی اوس قدر کبھی نہ ہوئی ہوگی۔ خود اپنے کو تو ہم پہلے ہی مبارکباد دے چکے [illegible] کا ایک ادنے نمونہ [illegible] اہل [illegible] کو مبارکباد دیتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ خدا [illegible] ہند [illegible] کہ دوبارہ پھر ہم اسی ہر دلعزیز ملکہ کی [illegible] جوبلی [illegible] آمین۔

مہتمم پیام یار

اصلاح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جناب [illegible]

[illegible] فرمایا ہے۔ قیمت [illegible]

فی جلد محصول [illegible] ۳۔

المشتہر سید محمد مہدی۔ لکھنؤ محلہ منصور نگر

مکان جناب جلال

لکھنؤ کی مشہور چکن

کارخانہ محمد عبد الرحمن چکن فروش۔ مقام پارچہ والی گلی لکھنؤ

[illegible] کسی قدر عمدہ اور کفایت سے طیار ہوتے ہیں۔ لکھنؤ [illegible]

حضرات سے امید ہے کہ ضرور اس طرف توجہ فرمائینگے۔ [illegible]

قدردانی اور خریداری [illegible] ہو۔ کفایت اور

[illegible] قیمت کر فرمائش [illegible]

[illegible] امید کہ تمام [illegible]

[illegible] تحریر فرمادیں اور جوابی [illegible]

فہرست اسباب

[illegible]	[illegible]	نام جنس [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اسباب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ کے ملاحظہ

[illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

دلچسپ کا پہلا حصہ

[illegible]

قیمت فی جلد [illegible]

دلچسپ کا دوسرا حصہ

[illegible] عشق کی [illegible] جذبات کی اصلی تصویر

ایک [illegible] عاشق کی [illegible]

[illegible] ہندوستانی [illegible]

[illegible] نہایت [illegible]

[illegible]

قیمت فی جلد [illegible]

[illegible] راز

[illegible]

PAYAM-I-YAR

پیام یار

نمبر ۳ بابت ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء جلد ۵

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس و

پیام یار

قومی پریس واقع لکھنؤ میں بیجناتھ [illegible] چھپا

ضروری باتیں

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینہ کی ... کو شائع ہوتا ہے قیمت عام ہے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ گوالیان ممالک ... سے

پانچ روپیہ سالانہ۔

۲- بغیر قیمت پیشگی ادا کئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا نمونہ کے واسطے ۲/ بھیجنا چاہیے۔

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے ... یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ ... کی شکایت معاف۔

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر ہم ذمہ دار نہیں۔

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین "نثار" پرچہ اسپر پیام یار کے نام ہونا چاہیے۔

۶- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو کلام حسب کا طرح اور ... منتخب شائع ہوگا۔ غیر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل ... ہی شعر ہوں عمدہ ہوگی درج کر دی جائیگی۔ ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ ہاں اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہ ہوگا۔ انتخاب ... کرتی ہے پوری غزل بلا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲/ اجرت دینے پر درج ہو سکتے ہیں۔

۷- ہر غزل علیحدہ علیحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۸- اشتہارات دوا کرنے کے واسطے فی سطر ... زیادہ ... بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اجرت ہر حال میں پیشگی ... المشتہر محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و توس پریس و مہتمم پیام یار۔ چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر علمی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس ... کارخانہ کا ... معاملگی اور عمدگی ... ہندوستان کے اکثر ... اور نامی تاجر واقف ہیں۔ لکھنؤ کی ... اس کارخانہ کو ... اور ... بھی ظاہر زیادہ ... کی ضرورت نہیں۔

فہرست عطر موجودہ

[illegible]

کرتے ہیں۔ ... سینکڑوں مریضوں ... ہمسایگی ... ہم نہیں چاہتے کہ ... صحیح درد ... لہٰذا اختصار ... جن صاحبوں کو ضرورت ہو فوراً منگوا کر تجربہ کر لیں ... خط و کتابت کرتے ہیں اور امراض کے متعلق بھی ... جو حضرات ... خوراک ... خوراک ...

سفوف ... خوراک میں جریان کو ... فی خوراک ۲/ طلا جسنے ہماری ... ہزاروں مایوس العلاج لوگوں کو ... میں ... فائدہ کیا ... ہفتہ میں خواہ مخواہ اپنا فائدہ تسلیم کرا دیگا

فی تولہ ... حبوب ریاح اور قبض کے حق میں اکسیر ہیں فی خوراک ۳ حبوب ... کے لیے حکم اکسیر رکھتے ہیں۔ ... درخواست پر مل سکتی ہیں

المشتہر حکیم محمد احسن۔ لکھنؤ۔ منصور نگر

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت ... اور دیانتداری ... اسکی ... اور عمدگی مال کے متعلق ... کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود معلوم ہو جائیگا تعمیل فرمائش نقد روپیہ آنے پر یا ویلیو پے ایبل ہو سکتی ہے خط و کتابت ... کا ٹکٹ آنا چاہیے

فہرست اشیائے موسم گرما

نام جنس مع وضع و کام	طول	عرض	قیمت فی	محصول
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان چکن ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان چکن ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان چکن ... بوٹہ دار ہر وضع کے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
... چکن ... زنانہ و مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
... چکن بیل بوٹہ ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
... چکن ... خاص ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بیل بوٹہ دار ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
... چکن ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیائے موسم سرما و دیگر ...

[illegible]

مصرع طرح پیام یار

بیوفا تجھسے محبت بھی تباہی کیسی ہے

جناب سید محمد احمد صاحب احمد سنڈوری شاگرد جناب ذہین کنتوری

ہوگئی محو گناہون کی سیاہی کیسی ہے
کرگئی ہے دل پہ اثر حمد الٰہی کیسی

اوسکی نعلین کو ہی تاج سکندر پہ شرف
وہ شہنشاہِ دو عالم ہے یہ شاہی کیسی

...ست گیسو حضرت کا جو تنور ہوا
بوی گل شوق مین گل سے ہوئی راہی کیسی

رخ حضرت کی تصور سے ہوئی ایسی جلا
اوڑگئی دل سے گناہونکی سیاہی کیسی

جناب محمد احسان علیخانصاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

دیکھیے دل کو تڑپ شوخ نگاہی کیسی ہے
آج ہوتی ہے چمک اِن مین الٰہی کیسی ہے

عبرت انگیز ہے دارا و سکندر کا حال ہے
مل گئی خاک مین سب شوکتِ شاہی کیسی

غیر کشتہ سے مرنے کا یقین اونکو ہوا
کام آئی مری دشمن کی گواہی کیسی ہے

کیا تماشا ہے کہتا ہے کوئی دیکھین تو
بیقراری ہے تمھین صورتِ ماہی کیسی ہے

شب فرقت کی مصیبت نہین ٹلتی سر سے
یہ بلا آئی ہے ای میرے الٰہی کیسی ہے

کوئی اتنا بھی نہین پوچھنے والا اپنا
منزل عشق مین تجھپر ہے تباہی کیسی ہے

کہتے ہین دستِ حنائی مین وہ زلفین لیکر
دیکھ لو کھلتی ہے سُرخی مین سیاہی کیسی ہے

شکر ہے یار نے دل تھام کے اتنا تو کہا
آہ کھینچی ہے کسی نے یہ الٰہی کیسی ہے

ظلم اوٹھانیکی تو اور کوئی وجہ نہین ہے
ہمکو معلوم تو ہو ہمنے نباہی کیسی ہے

ہای اوس شوخ کا یہ عذرِ گنہ پر کہنا
ہم نہین سنتے کہ ناکردہ گناہی کیسی ہے

ایسے معشوق سی احسان نہ رکھو امید
جو وفا پر بھی کہے تمنے نباہی کیسی ہے

جناب مولوی میر سرفراز علی صاحب ایجاد دہلوی

عشق کرتے ہی نظر آئی تباہی کیسی ہے
حضرتِ دل نے خرابی مری چاہی کیسی ہے

دل سی شی کوے بتان مین جو گرا آیا مین
پڑگئی مجھپہ یہ افتاد الٰہی کیسی ہے

ہم فقیرون کو نہین جاہ وحشم سے مطلب | سلطنت کہتے ہین کس چیز کو شاہی کیسی
عشقِ ابرو سے مرے دل نے نہ مُنہ کو موڑا | مُنہ یہ کھایا کیا تیغین یہ سپاہی کیسی ؎

جناب شیوراج بہادر صاحب اخگر لکھنوی

عشق مین اونکے سوا غم کے نکچھ پاس رہا | تو نے اسے بخت دکھائی یہ تباہی کیسی ؎

جناب پانڈے تنی لال صاحب آزاد گورکھپوری ؎

جان دیدینا ہی عاشق جو تمھارا شبِ ہجر | مُنہ کو لگجاتی ہے غیرون کے سیاہی کیسی ؎

جناب سید محمد موسی رضا صاحب بیکل شاہجہانپوری طالعلم اسکول ورلی

دل کیا نذر ترے جان بھی تجھکو دیدی | بیوفا تجھسے محبت بھی نباہی کیسی ؎

جناب سید افضل حسین صاحب ثابت لکھنوی ناظر عدالت دیوانی لوٹہ

گو کہ نازل ہوئی الفت مین تباہی کیسی ؎ | بیوفا تجھسے مگر ہمنے نباہی کیسی ؎
سالہا سال مین مر مر کے اسے کاٹا ہے | منزلِ عمر بھی تھی سخت الٰہی کیسی ؎
جان و دل سے ترا مداح ہون آدردِ جگر | عمر بھر تو نے مری ساتھ نباہی کیسی ؎
شیخ کیون شرع کی تکلیف ہمین دیتا ہے | جسکو یاد اپنی نہو یاد الٰہی کیسی ؎
عمر بھر کاتبِ اعمال رہے ہین ہمدم ؎ | دیکھیے حشر مین دیتے ہین گواہی کیسی ؎
عمر بھر دل تو اُسی بُت کا طرفدار رہا | دیکھیے حشر مین دیتا ہے گواہی کیسی ؎

جناب محمد نواز صاحب ثاقب برادر شیخ رسول بخش صاحب سوداگر گورکھپور

جوشِ وحشت مین ہے عاشق پہ تباہی کیسی | وادیِ عشق کی منزل ہے الٰہی کیسی ؎
سیکڑون ظلم سہے راہِ وفا سے نہ ہٹے | اے بتو سچ کہو کیون ہمنے نباہی کیسی ؎
گر نہین ہے اثرِ آہِ شبِ ہجر اسے چرخ | چھا رہی ہے ترے مُنہ پر یہ سیاہی کیسی ؎
آفتابِ نبوی جب ہوا عالم مین طلوع | کفر کی مٹ گئی دنیا سے سیاہی کیسی
دست و پا چشم و زبان ہو گئی دشمن مرے آہ | دے رہے ہین مرے عصیان کی گواہی کیسی
تیری دیوار کا سایہ ہو تو کیا ظلِ ہما | تیرے در کی جو گدائی ہو تو شاہی کیسی ؎
گو کہ تم لاکھ گنہگار ہو ثاقب لیکن ؎ | رحمتِ حق ہے مگر نامتناہی کیسی ؎

جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

بولتا ہی نہین الفت کی گواہی کیسی
دل کو چپ لگ گئی عاشق کے الٰہی کیسی

بت بے مہر کہین وادنباہی کیسی
تیری مجھپر یہ عنایت ہے الٰہی کیسی

تن ہتنا اس مہ نے جو چمکا ہر ذرا کو بخت
پھر یہ جھلکی تھی ابھی آہین الٰہی کیسی

دیر تک دم مری آنکھون سے نہ نکلا دم نزع
راہ دیکھا کیا تیری کوئی راہی کیسی

سوچتے کیا ہو نہین بیان سے لوقت گرو
جرم کیسا مری ناکردہ گناہی کیسی

منتظر حشر کا تھا دیکھ لون اسکو اے دل
آج جھگڑے کی مری فیصلہ خواہی کیسی

قتل کر سکتی نہین دور سے کیا ترچھی نگاہ
بڑھ کے تلوار لگاتے ہین سپاہی کیسی

وہ تو آتے ہی نہین مجھکو تسلی دینے
بیقراری دیئے جاتی ہے گواہی کیسی

ہمکو اک جام نہ ساقی نے دیا وقت خمار
لیکے منہ رہ گئی اپنا سا جماہی کیسی

دل کو سینے سے پریشانی دل لے نکلی
آگئی حسرت تو نیرہائے تباہی کیسی

دم آخر تو نظر پھیر کے ادہر دیکھو تم
نیم جان کر چکے اب نیم نگاہی کیسی

دل مین مشکل نہین آنا کہ ہے عرش کی راہ
سہل فرما گئے محبوب الٰہی کیسی

خط مین حال دل پرآبلہ ہمنے جو لکھا
نامہ بر پھوٹ کے روئی ہے سیاہی کیسی

پردہ شرم مین بھی آنکھین تری کھل کھیلین
شوخیان کرتی رہی شوخ نگاہی کیسی

ایسی بگڑی ہے چھپا اس بت سے کہ کہتا ہے جلال
آبنی یہ ترے بندے پر الٰہی کیسی

جناب سید علی شمس القادری عرف شاہ مرشد علی صاحب جمال حنفی بغدادی شاگرد جناب جلال

دل لبہاتی ہے ادن آنکھونکی سیاہی کیسی
موہنی رکھتی ہے وہ سحر نگاہی کیسی

لیکے دل چھپ رہی دزدیدہ نگاہی کیسی
دی تری چشم سخن گونے گواہی کیسی

برق چمکی یہ سر طور الٰہی کیسی
ہوش موسی کی ہوئی مفت تباہی کیسی

خون سے میرے مکرنا ہوا ثابت ادنکا
جھوٹی مہندی نے یہ دی سچی گواہی کیسی

لکھدیا بحر محبت مین کوئی ڈوب مرے
تھی روان کلک مقدر کی سیاہی کیسی

مار اوتارا جو دوا درد جگر کی چاہی
دی یہ فریاد کی داد اوسنے الٰہی کیسی

سینہ دونا اُبھر آتا ہی اک انگڑائی سے
زیب تکمے کی بڑھاتی ہے جماہی کیسی

چپ مری بت کی ہوئی قدرتِ حق کی شاہد
دیکھی بیدہانی اوسکی گواہی کیسی

قتل ناحق سے وہ ٹھہرائے گئے خود مجرم
کام آئی مری ناکردہ گناہی کیسی

نظر آئے نہ سیہ کار نکیرین کو بھی
گور تاریک مین پھیلی ہے سیاہی کیسی

کی دعا حق سے بڑھے اور شرارت تیری
خیر خواہون نے ترے خیر بھی چاہی کیسی

مجھ سیہ کار کی لکھتے ہین ملک فردِ عمل
روشنائی کو ہوئی یان دلِ سیاہی کیسی

دل کو برباد کیا خانہ خراب آنکھون نے
کوے جانان مین ہوئی اسکی تباہی کیسی

مے و مینا کی محبت مین مرا دم ٹوٹا
توبہ شکنی [illegible] کیسی

کیسا برباد کیا دل کو حسینون نے جمال
ہوئی کمبخت جوانی کی تباہی کیسی

جناب مرزا محمد عباس علیخانصاحب جگر رئیس لکھنؤ [illegible]

غیر کے ساتھ جو عشرت مین نہین کاٹی رات
پھر یہ بیوقت دہان جماہی کیسی

کہتے ہو غیر سے ملنے کی شہادت کیا ہے
اپنی آنکھون ہی سے دیکھا تو گواہی کیسی

چین آتا ہی نہین اسکو کسی صورت سے
تنگی ہے مرے دل پر یہ الٰہی کیسی

نہ تمنا نظر آتی ہے نہ حسرت کوئی
آ گئی خانۂ دل پر یہ تباہی کیسی

دل کو تاریک تو ایسا نہ کبھی دیکھا تھا
روز فرقت مین ہے یارب یہ سیاہی کیسی

جب ادہر دیکھتا ہے درد جگر بڑھتا ہے
دشمن جان ہے تری شوخ نگاہی کیسی

جناب مفتی شریف حسین صاحب حسین کیرتوری شاگرد جناب ذہین کیرتوری

سحر کرتی ہے کوئی شوخ نگاہی کیسی
آتی ہے فتنہ گری اسکو الٰہی کیسی

خون جس تیغ سے عاشق کا بہایا تمنے
دیکھنا حشر کو دیتی ہے گواہی کیسی

اسکو زخمی کیا تاکا اوسے مارا مجکو
آفتین ڈہاتی ہے وہ شوخ نگاہی کیسی

جناب محمد خلیل الرحمن صاحب خلیل منڈاوری شاگرد جناب ذہین کیرتوری

ہجر کی رات قیامت ہے الٰہی کیسی
تیرہ بختی سے مری پھیلی سیاہی کیسی

اونکی چالون سے ہوئے فتنۂ محشر برپا
صدقے قامت پہ قیامت ہے الٰہی کیسی

زیرِ خنجر بھی نہ تڑپا یہ خلیل بیکس ہے
بیوفا تجھسے محبت بھی نباہی کیسی ہے

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

عشق میں عیش کے بدلے ہے تباہی کیسی
پھنس گئی جان مصیبت میں الٰہی کیسی

چاہتی ہو مری چاہت کا رقیبوں سے ثبوت
جب ہو مجرم کو خود اقرار گواہی کیسی

ابھی آئی ابھی چھائی شبِ ہجران ای چرخ
دوڑتی ہے ترے منہ پر یہ سیاہی کیسی

ترک خونخوار ترا غمزہ پھر اوس پر چالاک ہے
دل سے لڑتا ہے لڑائی یہ سپاہی کیسی

دل نہیں مال تو اسکا تمھیں لالچ کیسا
تم نہیں چور تو دزدیدہ نگاہی کیسی

متو دلدار وفادار ہو تو کیا کہنا
منصفی شرط ہے کیون ہمنے نباہی کیسی

کیا [illegible] جینے سے الفت کا برا ہو ای داغ
دل سے ہمدم نے برائی مری چاہی کیسی

جناب [illegible] الحسن صاحب ذہین یہ تورپی و مشہور ہیں شاگرد جناب غالب مرحوم

فتنہ زا ہی تری دزدیدہ نگاہی کیسی
لائی ہی مملکتِ دل پہ تباہی کیسی

کیا اسی رات سے ہے صبح قیامت کی نمود
شبِ فرقت میں ہی اللہ سیاہی کیسی

جان جان تمکو نہ آغوش میں پایا شبِ وصل
دردِ فرقت سے مری جان کراہی کیسی

مجھ سیہ بخت کا جب نام نکھار دزراز ہے
پھیلی تقدیر کے دفتر میں سیاہی کیسی

ستم و جور و جفا ظلم و تعدی ایذا
سب ہی ہمنے مگر تمنے نباہی کیسی

حسرت و یاس و الم ساتھ چلے قبر میں بھی
دیکھنا میرے رفیقوں نے نباہی کیسی

ہای یہ اندھیر کہ دیدار رہا حشر میں محال ہے
میرے اعمالوں کی پھیلی ہے سیاہی کیسی

جناب محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھپرامو

کس سیہ کار کا ہے نامۂ اعمال کھلا
چھا گئی عرصۂ محشر میں سیاہی کیسی

آج اس بت نے بلایا ہی مجھے جاتا ہون
کام آئی ہے مری یادِ الٰہی کیسی

قاتل اپنا ہی وہی جسکی نگہ قاتل ہے
زخم پنہان کے لیے اور گواہی کیسی

دل و دین ہوش و خرد چھوڑ گئے خانۂ تن
یک بیک آ گئی اس گھر پہ تباہی کیسی

میرے ہی خون سے لکھو میرا شہادت نامہ
روشنائی کسے کہتے ہین سیاہی کیسی

جناب قاضی خلیل الرحمان صاحب فہیم سنڈاوری شاگرد جناب فہیم کیرتوی

اے شہِ حسن ترے در کی گدائی بہتر ؎ ہم فقیرون کے لیے مسند و شاہی کیسی

حضرت ریاض

عمر بھر ساتھ فرشتون کے نباہی کیسی ؎ دیکھنا یہ ہے کہ دیتے ہین گواہی کیسی
وضع کے ساتھ رہی مست نگاہی کیسی ؎ دیکھ ساقی نہیں توبہ بھی نباہی کیسی
وصل کی رات نہین چین سے سونے کے لیے ؎ آرہی ہے یہ جماہی پہ جماہی کیسی
توبہ کے پاس نے روکا لبِ کوثر مجکو ؎ آج پینے کو طبیعت مری چاہی کیسی
رہگئی بات دمِ حشر سیہ رویون کی ؎ اوڑگئی خوف سے چہرے کی سیاہی کیسی
ہے زمانے مین محبت کی نظر کی تعریف ؎ حسد نے ان آنکھون کے یہ تیر نگاہی کیسی
ان حسینون سے ہو کوئی بھی کسی کا قاتل ؎ دیکھنا حشر مین دیتا ہون گواہی کیسی
ایک تو حضرتِ واعظ کی زبان کیسی نرم ؎ اوسپہ تقریر بھی ہے ناتماہی کیسی
جانتا تھا شبِ فرقت کو شبِ وعدہ ہے ؎ منہ مین دشمن کے لگی آج سیاہی کیسی
آسمان ٹوٹ پڑے آج تلے اوپر سے ؎ مجھپر آئی ہے تباہی پہ تباہی کیسی
بنگئے وصل مین وہ شرم و حیا کے پتلے ؎ چھیڑ کہتے ہین کسے شوخ نگاہی کیسی
قصد پر اپنے خجل ہون کہ دمِ حشر ریاض ؎ دیکھ کر اونکو طبیعت مری چاہی کیسی

جناب نواب مہدی حسن خانصاحب فغت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

خاک کوچے کے ہوا ہوگئی راہی کیسی ؎ تیرے کوچے مین ہوئی میری تباہی کیسی
مرتے دم تک نہ چھٹا ساتھ کبھی دونون کا ؎ دل سے بھی دردِ محبت نے نباہی کیسی
بوسہ لیکر دہنِ یار کو ثابت ہی کیا ؎ بات جو منہ سے کہی تھی وہ نباہی کیسی
اوسکی مٹھی مین کبھی بند ہے گہ زلف مین دل ؎ جان آفت مین پھنسی میری الٰہی کیسی
یاد کیا جان کے کرتا ہے بتون کی ہر دم ؎ ہوگئی بھول مرے دل مین الٰہی کیسی
کسکی میت پہ تری آنکھون سے نکلے آنسو ؎ آج پھیلی ہے یہ کاجل کی سیاہی کیسی
دیکھنا مہندی لگے ہاتھونکی شوخی دمِ حشر ؎ بیزبان دینگے مرے خون کی گواہی کیسی

دل نے دی تھی ترے آنیکی خبر شب دن ۔ آج سچ ہو گئی جھوٹے کی گواہی کیسی
اوسکی محفل مین نہ دشمن سے لڑے تم رفعت ۔ جان دیدیتے ہین لڑبھڑکے سپاہی کیسی

جناب حکیم رشید محمد صاحب رشید ساکن باندا

پس مردن بھی رہی خاک بگولون میں تیرے ۔ بیوفا شرط وفا تمنے نباہی کیسی
آجتک آگ لگائی نہ فلک مین اسنے ۔ ہو گئی سرد مری آہ الٰہی کیسی

جناب بہار رگھونا تھ پرشاد صاحب رگھو نائب رجسٹرار قانونگوئے نگام

کالے بالون مین چھپائے جو ہے وہ رشک قمر ۔ ماہ پر ابر کی چھائی ہے سیاہی کیسی

جناب میر شوکت حسین صاحب سحر لکھنوی شاگرد جناب یاس لکھنوی

بگڑی تقدیر عنادل کی الٰہی کیسی ۔ یک بیک آ گئی گلشن یہ تباہی کیسی
اعتنا تو نے نہ کی حال پر اوسکے ظالم ۔ تجھسے الفت ترے عاشق نے نباہی کیسی
ای سحر یہ شب ظلمات ہے یا ہجر کی رات ۔ ہر طرف چھائی ہے دنیا میں سیاہی کیسی

جناب شیخ چاند صاحب ثبقت از ناگپور

نقش ہوگا مری الفت کا جگر پہ تیرے ۔ بیوفا تجھسے محبت بھی نباہی کیسی
وائے افسوس کسی نے بھی خبر تجھکو نہ کی ۔ تیری فرقت مین ہوئی مجھپہ تباہی کیسی

جناب ابو المجد مولوی عبد الصمد صاحب شائق بہاری شاگرد جناب جلال لکھنوی

دیکھ پڑھ پڑھکے مری نامۂ اعمال کی سیاہی کیسی ۔ دیتی ہے میرے گناہونکی گواہی کیسی
رات نالون مین بسر ہوتی ہے دن آہونمین ۔ دی ہے عاشق کو مصیبت یہ الٰہی کیسی
دل کو ہم ڈھونڈھتے پھرتے ہین دل اسکا ہے چھپا ۔ دونون پر آئی ہے الفت مین تباہی کیسی
لاکھہ مانگا کیے اک بوسہ نہ نکلا دل سے ۔ اوس شہ حسن کی تھی ہمت شاہی کیسی
مٹ گئے مر گئے دنیا سے گئے خاک ہوے ۔ تم نہ بولے کہ وفا ہمنے نباہی کیسی
وَاتَّقُوا اللہ کے عامل نہ رہے اے شائق ۔ جبھی اسلام پر آئی ہے تباہی کیسی

جناب منشی کشوری لال صاحب شمع چٹھی رسان ڈاکخانہ کنتور

نام کو باغ مین اک پھول بھی باقی نہ رہا ۔ بلبلو آ گئی گلشن پہ تباہی کیسی

جناب شیخ علی حسین صاحب صبر از للت پور شاگرد جناب یاس لکھنوی

سیکڑوں ظلم سہے ایک نباہی کیسی ہے ۔ آفتیں جھیلیں مگر تجھسے نباہی کیسی

پس دیوار سنے اوسنے جو نالے میرے ۔ بولا آواز یہ آتی ہے [illegible] کیسی ہے

انکو پروا نہیں کچھ کوئی مرے یا کہ جیے ۔ ٹھان لی دل میں [illegible]

تجھپہ مرنے کا اب جاتے کیا اور ثبوت ۔ خستہ حالی مری [illegible]

نیچی نظروں سے مجھے دیکھتے ہو چھپ چھپ کر ۔ دیکھ لیتے ہو [illegible] نگاہی کیسی ہے

ظلم پر ظلم کیے تو نے ستم بعد ستم ۔ بیوفا دیکھ لیا [illegible] نباہی کیسی ہے

دیکھ لو آپ کہ کچھ حال نہیں صبر میں ہے ۔ [illegible] کیسی ہے

جناب جے نرائن صاحب [illegible] لکھنوی شاگرد جناب [illegible] لکھنوی

صبر دل میں نہ رہا اور نہ ہوش کا نام ۔ [illegible] عشق کی [illegible] الہی کیسی ہے

دیکھنا حشر میں یہ دامن خون آلودہ ۔ [illegible] دیتا ہے گواہی کیسی ہے

عشق کے نام سے آگاہ نہ تھا میں یارب ۔ [illegible] کیسی ہے

جناب میر ضامن علی صاحب ضامن عرائض نویس ڈپٹی کمشنری گونڈہ

دم نہ مارا ترے شیدا نے اٹھائے صدمے ۔ بیوفا تجھسے محبت بھی نباہی کیسی ہے

آنکھ غیروں سے سر بزم لڑانا ہردم ۔ پھیر مرے سمت یہ [illegible] نگاہی کیسی ہے

جناب سید ابن حسن صاحب طباع مصنڈاوری شاگرد جناب [illegible]

تیرے ہی قتل کا سامان ہے غضب تو دیکھو ۔ مجھسے لکھواتے ہیں محضر یہ گواہی کیسی ہے

جناب سید محمد ظفر الدین حیدر صاحب ظفر مدرس فارسی قصبہ [illegible]

آہنی بجان پہ الفت میں الٰہی کیسی ہے ۔ میری قسمت میں لکھی تھی یہ تباہی کیسی

ایک تاریکیٔ قسمت ہی مجھے کافی تھی ۔ شب فرقت کی ہے یارب یہ سیاہی کیسی ہے

تمنے اقرار محبت کا نوشتہ تو لکھا ۔ میں نہ مانونگا رقیبونکی گواہی کیسی

دیکھ تو تیری اک امید وفا پر ہمنے ۔ بیوفا تجھسے محبت بھی نباہی کیسی ہے

جناب منشی بندرابن پرشاد صاحب ظہور سب پوسٹماسٹر کنتور ضلع

یک بیک بادِ خزان آئی الٰہی کیسی
پڑ گئی بلبلِ نالان پہ تباہی کیسی

جناب شیخ فدا علی صاحب عیش لکھنوی

روبکاری میں یہ مشکل ہے الٰہی کیسی
دینگے اعضا مرے محشر میں گواہی کیسی

دل سے کیونکر نہ مجھے ابروِ قاتل ہو عزیز
قدر تلوار کی کرتے ہیں سپاہی کیسی

خانۂ دل کو مرے خوب بتوں نے لوٹا
آ گئی ہائے بھرے گھر پہ تباہی کیسی

ساتھ برسوں کا مرا چھوڑ دیا دم بھر میں
پیری آتے ہی جوانی ہوئی راہی کیسی

مجھ سیہ بخت کی محشر میں نہ آمد ہو کہیں
ہر طرف پھیل رہی ہے یہ سیاہی کیسی

میری تربت پہ ہے کیا سبزۂ نوخیز کا لطف
واہ خوش رنگ ہے یہ چادرِ کاہی کیسی

دربدر خاک بسر پھرتے ہیں تمسے ملکر
اور ہوتی ہے مری جان تباہی کیسی

قدر نعمت کی مثل سچ ہے کہ ہے بعدِ زوال
عیش اس عہد میں یاد آتی ہے شاہی کیسی

جناب منشی محمد مبین صاحب علیم مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

بعد مرنے کے مصیبت یہ الٰہی کیسی
میری تربت سے نمایاں ہے تباہی کیسی

خواہشِ وصل نہ کی اسنے کبھی جز غمِ ہجر
میری قسمت نے بُرائی مری چاہی کیسی

لے گئی چھین کے پہلو سے دلِ زار مرا
کر گئی کام تری شوخ نگاہی کیسی

اونکو بھی ہو گیا معلوم کہ ہے عشق کی چوٹ
دے گیا دردِ جگر اٹھکے گواہی کیسی

عیب بھی اوس بتِ کافر کے لیے ہے خوبی
اوسکی زلفوں کی جھلکتی ہے سیاہی کیسی

روبرو داورِ محشر کے ہمارا شکوہ
دے گئے حضرتِ دل آپ گواہی کیسی

عشقِ بُت میں نہیں دنیا کی خبر ہمکو علیم
کعبہ کہتے ہیں کسے یادِ الٰہی کیسی

جناب منشی احمد علی صاحب عشرت از ضلع گیا

آمدِ مرگ میں ہے چشم براہی کیسی
بن گئی اس دلِ نالان پہ الٰہی کیسی

کہتے ہو مجکو ترے دل کی ضرورت کیا ہے
پھر تمھیں کہدو یہ دُزدیدہ نگاہی کیسی

ابھی کم سن ہو بہت نامِ خدا کیا جانو
عشقِ صادق ہے کسے کسنے نباہی کیسی

جسم و جان دیدہ و دل سب تو ہیں قاتل کی طرف
دیکھیں محشر میں یہ دیتے ہیں گواہی کیسی

دل بیتاب ہوا جاتا ہے زخمی میرا | چوٹ کرتی ہے تری نیم نگاہی کیسی
در بدر خاک بسر پھرتے ہین مارے مارے | میری تقدیر مین لکھی تھی تباہی کیسی
میرے مرنیسے اوٹھین حسرت اتمام جفا | مجکو عشرت یہ مسرت کہ نباہی کیسی

جناب احمد علی صاحب علی منڈاوری شاگرد جناب ذہین کیرتپوری

ہی قیامت شب فرقت کی سیاہی کیسی | رات بھاری ہے یہ عاشق پہ الٰہی کیسی
وہ مری جان کے خواہان ہین فدا ہون اُنپر | اونکو بیوجہ یہ نفرت ہے الٰہی کیسی
صدمے کیا کیا نہ علی نے سہے تیری خاطر | بیوفا تجھسے محبت بھی نباہی کیسی

جناب محمد یحییٰ علی صاحب عاصی کاکوروی اہلکار منصفی بجنور

نالہ و داد نے ثابت ہی کیا عشق اونپر | جا کے ان دونون نے دی ہی یہ گواہی کیسی
یہ تمھین تھے کہ محبت مین کیے ظلم و ستم | یہ ہمین تھے کہ پھر اسپر بھی نباہی کیسی
حسن بت دیکھ کے سب کہتے ہین اللہ اللہ | تونے تصویر یہ کھینچی ہے الٰہی کیسی
ہجر مین موت ہی آتی ہے نہ وہ آتے ہین | پڑ گئی جان مصیبت مین الٰہی کیسی

جناب سید مظفر حسین صاحب عاقل منڈاوری شاگرد جناب ذہین کیرتپوری

چھائی گیسو کے تصور سے سیاہی کیسی | شب ہجران کی درازی ہے الٰہی کیسی
کہین جادو کہین اعجاز کہین فتنہ گری | چالین چلتی ہے تری شوخ نگاہی کیسی
محو سب نامۂ اعمال ہوا چھوٹ گئے | کام آئی مرے عصیان کی سیاہی کیسی

جناب سید احمد حسین صاحب عقیل منڈاوری شاگرد جناب ذہین کیرتپوری

شب فرقت کی مصیبت ہے الٰہی کیسی | ہائے مقدر مین لکھی میرے سیاہی کیسی
لب پہ جان آئی مگر نام زبان پر ہے ترا | بیوفا تجھسے محبت بھی نباہی کیسی

جناب مرزا عرفان علی بیگ صاحب عارف تحصیلدار باندا

مین تو سر دینے کو تیار ہون مین کیا جانون | کیسا محضر ہوا کرتا ہے گواہی کیسی

جناب محمد عبد الغنی خانصاحب غنی مرزاپوری مقیم رانچی

لگ گئی آگ مرے دل مین الٰہی کیسی | ہو گئی حسرت و ارمان کی تباہی کیسی

فرقتِ گیسوِ شب رنگِ صنم مین یارب — بڑھ گئی شامِ مصیبت کی سیاہی کیسی
سب تو ہین اوسکی طرف ایک ہی شوخی سیاہ — دیکھیے دیتی ہے محشر مین گواہی کیسی
ہم گدا ہین ہمین درکار ہے خاکِ دریار — بوریا چیز ہے کیا مسندِ شاہی کیسی
اُنکے گیسوے سیہ تاب کی الفت مین غنی — چھائی ہے گوشۂ تربت مین سیاہی کیسی

جناب محمد خان صاحب غریب سہارنپوری اہلمد پیشی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر

ہای ستمگار تری شوخ نگاہی کیسی — آنکھ لڑتے ہی ہوئی دل کی تباہی کیسی
مرغِ بسمل کی طرح مجکو تڑپنے کے لیے — نیم جان چھوڑ چلی نیم نگاہی کیسی
سب کو ہی گیسو و عارض کا تماشا مرغوب — دلربا ہے یہ سفیدی و سیاہی کیسی
ابروِ یار کو مژگان نے لیا آنکھون پر — قدر شمشیر کی کرتے ہین سپاہی کیسی

جناب منشی فدا حسین صاحب فدا خیرآبادی

پڑ گئی مجھپہ محبت مین تباہی کیسی — پھٹ پڑی مجھپہ مصیبت یہ الٰہی کیسی
اوٹھ گیا کون دمِ صبح مرے پہلو سے — چھا گئی دل پہ مرے ہاے سیاہی کیسی
غیر کے ساتھ کہین رات کو کیا جاگے ہو — تمکو آتی ہے جماہی پہ جماہی کیسی
گالیان دیتے جو خلوت مین تو عزت ہوتی — تمنے ذلت مری اغیار مین چاہی کیسی
تمسے بے رحم و ستمگار سے مینے اب تک — تمھین ایمان سے کہدو کہ نباہی کیسی

جناب فیض محمد صاحب فیض ساکن امروہہ وارد اودے پور

مرتے دم تک نہ تری یاد بھلائی ہمنے — بیوفا تجھسے محبت بھی نباہی کیسی

جناب منشی بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

عشق مین آج تلک ہمنے نباہی کیسی — دیکھین اب آگے گذرتی ہے الٰہی کیسی
ایکدم بھی نہ ملا چین تہِ چرخِ کہن — زندگی میری کٹی ہاے الٰہی کیسی
شام ہی سے وہ خفا ہوتے ہین مجھپر ناحق — دیکھین کٹتی ہے شبِ وصل الٰہی کیسی
قتل کی میرے ترا دامن خون آغشتہ — دیکھنا دے گا قیامت مین گواہی کیسی
کچھ ملی زلف کو اور کچھ شبِ ہجران کو مری — بٹ گئی بختِ سیہ تیری سیاہی کیسی

داغِ دل میرے منوّر ہین قمر مثلِ چراغ
میری تربت مین اُجالا ہے سیاہی کیسی

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال لکھنوی خلف الصدق جناب جلال

داد اُس بت کی ستم دیدہ نے چاہی کیسی
وا ورِ حشر سے یہ فیصلہ خواہی کیسی

کیا بگڑتے ہو جو کہتا ہون چرالے گئے دل
پھر یہ کیا بات ہے مین دُزدیدہ نگاہی کیسی

اور تو داغِ محبت کو ملا کچھ نہ فروغ
ہان دکھاتی ہے چمک اِسکی سیاہی کیسی

دل کہین جان کہین عقل کہین ہوش کہین
عشق نے ہمکو دکھائی ہے تباہی کیسی

جان عاشق کی گئی سجدہ ہی کرتے کرتے
ان بتون کی یہ خدائی ہے الٰہی کیسی

آنکھ اے دل صفِ مژگان سے نہ جھپکے کچھ ہو
بات پر بات لڑاتے ہین سپاہی کیسی

شب کو جاگے جو نہین ہو کہین تم ساری رات
جھوٹ کیون لیتے ہو آتی ہے جماہی کیسی

جو مرے دل نے لگایا تمھین باور آیا
معتبر ہو گئی جھوٹے کی گواہی کیسی

ڈھونڈھتی پھرتی ہے کھو کر کسی آوارہ کو
آ گئی آپ تباہی مین تباہی کیسی

دردِ تنہائی فرقت کی ترقی مین کمال
بیکسی میری مرے ساتھ کراہی کیسی

جناب محمد منظور احمد صاحب منظور بدایونی وکیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

نامہ بر لایا مری جان یہ کیسی آفت
خط مین دلبر کے رقیبون کی گواہی کیسی

غیرتِ گیسوے دلدار کہ رشکِ ظلمات
کیا کہون تھی شبِ ہجران کی سیاہی کیسی

صورتِ وصل ستمگر ہے نہ تابِ ہجران
اے دلِ زار پڑی تجھپہ تباہی کیسی

ہائے مری گردشِ تقدیر تری آنکھون سے
بختِ واژون کی سپیدی و سیاہی کیسی

جناب سید اولاد احمد صاحب محشر مرادآبادی اسٹیشن ماسٹر خیرآباد شاگرد جناب مضطر

آہ لی ہے مرے حصّے مین تباہی کیسی
تو نے دی ہے مجھے تقدیر الٰہی کیسی

جلوۂ روے بتان پیشِ نظر رہتا ہے
دلِ نادان شبِ فرقت مین سیاہی کیسی

آج تو وصل کا اقرار ہے سونا کیسا
خیر ہے تم سے لیتے ہو جماہی کیسی

کوے جانان مین ہمین خواہشِ مسند کیون ہو
جب ملی عیش فقیری مین تو شاہی کیسی

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتپوری ملازم فوجداری علی گڈھ

لوٹ کر کر دیا برباد بتون نے دل کو — یک بیک آگئی مجھپر یہ تباہی کیسی

حضرت عشق کی سرکار مین سب یکسان ہین — کسکو کہتے ہین فقیر اور ہے شاہی کیسی

کونسا ظلم نہ اُس بت نے کیا ہم پہ مجید — عاشقی اُس سے مگر ہمنے نباہی کیسی

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلہ

بیجا بانہ چلے آؤ مرا دل لیے لوٹ — یاد پڑ دے ہین یہ دزدیدہ نگاہی کیسی

گرچہ بدنام ہوا سارے جہانمین مائل — بیوفا تجھسے محبت بھی نباہی کیسی

جناب نواب سید کاظم حسنی خانصاحب بہادر مجنون از قصبہ کاکوری

ہم جو عاشق نہین تیرے تو بلا سے تیری — ہمین جھوٹے سہی پھر اسکی گواہی کیسی

جناب مولوی محمد عبدالرزاق صاحب ناچیز خورجوی شاگرد جناب عزیز

ہو تو لے دوسرا مجھسا بھی وفاداری مین — بیوفا تجھسے محبت بھی نباہی کیسی

جناب منشی محمد نصیر خانصاحب نصیر جودھپوری شاگرد جناب بیتاب

مرتے مرتے ترے عاشق نے تجھے یاد کیا — بیوفا تجھسے محبت بھی نباہی کیسی

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

وہ طلب کرتے ہین الفت کی گواہی کیسی — خود ہی انصاف کرین ہمنے نباہی کیسی

لٹ گیا دل یہ ہوئی ہاے تباہی کیسی — بنگئی مجھپہ محبت مین الٰہی کیسی

جنگ پر ہین جو وہ آمادہ کرین ہم کیون صلح — جان پر کھیلے تو پھر فیصلہ خواہی کیسی

اک نظر دیکھتے ہی دل کا ہوا کام تمام — برچھی ماری ہے اِسے تونے سپاہی کیسی

بے نکالے مری حسرت کے وہ ظالم جو گیا — رات بھر یہ دلِ ویران مین کراہی کیسی

آنکھ ملنے بھی نہ پائی تھی کہ دل کھو بیٹھا — کر گئی کام مرا نیم نگاہی کیسی

نشہ عشق سے ہم مست رہا کرتے ہین — کسکو کہتے ہین خمار اور جما ہی کیسی

ضعف مین زور مگر آہ کا دیکھے کوئی — دم مین جاتی ہے یہ تا عرشِ الٰہی کیسی

شامِ فرقت ترے اعمال ابھی سے ہین برے — دوڑی جاتی ہے ترے منہ پہ سیاہی کیسی

دلِ آزاد مرا اور بتون کا پابند — پڑگئی جان مصیبت مین الٰہی کیسی

عیش لکھا بھی مقدر مین تو وہ مٹ ہی گیا | تھی مری کاتبِ قسمت کی سیاہی کیسی
ہٹ تری مان گئے آج تو وہ بھی اے دل | بات رکھی ہے مری بانکے سپاہی کیسی
یاس کچھ خوف نہین نارِ جہنم سے ہمین | عفو کے سامنے بسیار گناہی کیسی

جناب محمد عبد الغفور صاحب یتیم ڈاکٹر حبیل گونڈہ

سرمگین چشم سے پہلے ہی چرائے گئے دل | اب دھرا کیا ہے یہ دزدیدہ نگاہی کیسی

جناب منشی عبد الکریم صاحب احقر مدرس جلگاؤن

مائل زلفِ دوتا دل تو نہ میرا تھا کبھی | آپڑی ہے یہ بلا سر پہ الٰہی کیسی
حرفِ مطلب ہی مرا مٹ گیا جو اے نصیبا | تھی یہ قسمت کے نوشتے کی سیاہی کیسی

جناب وقار احمد صاحب جعفر خیرآبادی برادر جناب انداز مالک ریاض الاخبار

درہم داغ ترے ہاتھون سے بیجا پائے | ہمکو دولت یہ ملی نا تناہی کیسی
بال کھولے ہوے وہ بت تو نہین آتا ہے | چھائی جاتی ہے یہ تربت پہ سیاہی کیسی
ایک عالم کو تمنائے شہادت ہے آج | تیغ کھینچی ہے یہ اے طفلِ سپاہی کیسی
اک نہ اک روز تمنا مری مرجاتی ہے | خانۂ دل پہ یہ آئی ہے تباہی کیسی

جناب بندہ علیخانصاحب زیبا لکھنوی شاگرد نواب محمد حسنخانصاحب شیدا مرحوم

آگئی دل پہ محبت مین تباہی کیسی | پڑگئی مجھ پہ مصیبت یہ الٰہی کیسی
دے کے دل آپکو ظلم آپ کے کیا کیا نہ سہے | یار انصاف سے کہیے گا جفا ہی کیسی
صبر عشاق کو بیداد بتون کو بخشی | کوئی بتلاے تو یہ دادِ الٰہی کیسی
دیکھو اچھی نہین ہوتی ہے غریب آزاری | ہم مٹے جاتے ہین یہ شوخ نگاہی کیسی
کوس کر مجھکو ستاتے ہو عبث بات اپنی | سنیے تو اپنی اجل آپ بھی چاہی کیسی
تیرہ بختانِ محبت کا پڑا شائد صبر | ورنہ خالون مین حسینون کے سیاہی کیسی
ہوئی آج بھی زیبا کو شہادت حاصل | تو نے دی تھی دلِ مضطر یہ گواہی کیسی

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

آتشِ عشق جلانے کو فقط کافی ہے | دلِ عاشق کے لیے برق نگاہی کیسی

+ غزلیات ذیل ہر مین وصول ہوئیں بے ترتیب درج ہوئین۔

صحبتِ غیر مین شب بھر جو نہین جاگے تم
پھر یہ انگڑائیان کیسی یہ جماہی کیسی

میٹھی نظرون کے جو خوگر ہین نہین کو گھورو
مجھ پر احبابِ جہان تلخ نگاہی کیسی

دھو چکا اشکِ ندامت سے مگر پھر بھی ہین داغ
الحذر ہے مرے نامے مین سیاہی کیسی

جانبِ دیر کبھی دل ہے کبھی سوئے حرم
راہ بھولا ہے دوراہے مین یہ راہی کیسی

بیجا با نہ مری جان لڑاؤ آنکھین
شرم رکھتے ہو تو یہ نیم نگاہی کیسی

غیر سے آنکھ لڑاتے ہو بھری محفل مین
چشمِ شمشاد سے دزدیدہ نگاہی کیسی

جناب نواب محمد سجاد علیخانصاحب بہادر ضبط لکھنوی شاگرد جناب جلال

شیخ اسوقت بھلا یادِ الٰہی کیسی
دیکھ تو جھوم کے گھٹا مین ہی سیاہی کیسی

ناصحو عشقِ بتان کی ہی مذمت بے سود
دل ہی قابو مین نہین یادِ الٰہی کیسی

آپ نے دیکھا مرے ہوشربا کو ناصح
اب بیان کیجیے ہی شانِ الٰہی کیسی

حیلہ کیون ڈھونڈھتے ہو جرم کو کیون پوچھتے ہو
قتل کرنے ہی پر آئے تو گواہی کیسی

سرخ آنکھون کا سبب پوچھ نہ مجھسے ہمدم
خون رونے مین سفیدی و سیاہی کیسی

قتل کیجے مجھے پر سوچ تو لیجے دل مین
عرصۂ حشر مین پہونچیگی گواہی کیسی

ضبطِ آشفتہ جگر سوختہ نے کیون ظالم
تو ہی انصاف سے کہدے کہ نباہی کیسی

جناب نواب آغا سید محمد علیخان عرف آغا بہادر صاحب قمر لکھنوی نشاپوری

اپنی بندون پہ یہ بیدادِ الٰہی کیسی
تو ہی منصف ہو فرشتون کی گواہی کیسی

داورِ حشر نے اونکو مجھے دلوا ہی دیا
آج کام آئی یہ ناکردہ گناہی کیسی

آگیا رحم اونھین دیکھ کے حالت میری
کام آئی مری اسوقت تباہی کیسی

حشر مین دل کا جلانا تمھین ہوگا معلوم
دیکھنا دیتا ہے دردِ اٹھ کے گواہی کیسی

وہ مصیبت کہ جو دم بھر بھی نہوئی تھی جدا
قبر مین رکھ کے مجھے ہو گئی راہی کیسی

حالِ عشاق پہ کیا ہنستے ہو تم کیا جانو
عشق کیا چیز ہے ہوتی ہے تباہی کیسی

مانگ لو اور قمر ساقیِ دریا دل سے
محفلِ مے مین یہ بیوقت جماہی کیسی

غزلیات غیر طرح

جناب منشی محمد نظیر صاحب نظیر وکیل فتحپور شاگرد جناب یاس لکھنوی

نہ کیون لذتِ رنج اے دل فغان سے
مجھے آتا ہے حظ دردِ نہان سے

نہ دنیا کی خبر ہے اور نہ دین کی
گئے الفت مین ہم دونون جہان سے

دمِ انکار وصلت کیا مزا ہو
نہین اونکی بدلجائے جو ہان سے

یہ اب کیون بوسہ لب سے ہے انکار
کہا تھا تمنے پہلے کس زبان سے

جفا اچھی ہے صاحب یا وفا خوب
نہین کہتا ہین کچھہ اپنی زبان سے

جناب محمد عبد الرحیم خانصاحب نزار شاگرد جناب فائز بنارسی از رانی ساگر

چنی ہے تمنے پیشانی پہ افشان
گرے پڑتے ہین تارے آسمان سے

یہ خوبی بختِ خوابیدہ کی دیکھو
وہ چونک اوٹھے مری آہ و فغان سے

جناب ولایت حسین خانصاحب انور ملازم بھرتپور شاگرد جناب نسیم

بعد از فنا بھی لے چلے ہمراہ قبر مین
رنج و غم و ملال و الم آپکا دیا

نالان ہر ایک شخص ہے اس سے جہان مین
یا رب نہ نامِ عشق کو تو نے مٹا دیا

آئیگی بعدِ مرگ مری قبر سے صدا
محفل سے کیا رقیب تو اوسنے اوٹھا دیا

جناب مولوی سید اکبر علی صاحب اکبر بنارسی

لب کو جو اوسنے ساغرِ مے سے لگا دیا
جامِ شراب چشمۂ حیوان بنا دیا

پامال کرکے قبر کو میری وہ کہتے ہین
ہمنے نشان جہان سے کسی کا مٹا دیا

جناب حکیم عزیز احمد صاحب عزیز حکیم آبادی شاگرد جناب بشیر پھلواروی

ٹھوکر لگا کے تمنے کسیکو جلا دیا
نقشِ قدم کی طرح کسی کو مٹا دیا

جناب محمد عبد الغنی خانصاحب غنی مرزا پوری مقیم رانچی

آکر مرے مزارِ شکستہ پہ ناز سے
ٹھکرا کے کہتے ہین اسے کسنے مٹا دیا

جناب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب نزار شاگرد جناب فائز بنارسی

فرماتے ہین مزار پہ عاشق کے ناز سے
نقشِ قدم کی طرح کسی کو مٹا دیا

یہ کیا کیا نزار رگِ گیسو کے عشق مین
بیٹھے بٹھائے مفت مین دل کو پھنسا دیا

جناب مولوی محمد یحییٰ خانصاحب احسن بنارسی شاگرد جناب نیّر بنارسی

دلربا اے دل رسولِ پاک کا افسانہ ہے
نظم میں جو بیت ہے وہ خلد کا کاشانہ ہے

دوست ہی اللہ کا جو آپ کا مخلص ہوا
دشمنِ معبود ہے جو آپ سے بیگانہ ہے

جناب سید محمد عظمت اللہ صاحب اقبال اورنگ آبادی

ہمنے کل اقبال کو مسجد مین بیٹھا دیکھا تھا
آج یہ مردِ خدا راہیِ سوئے بتخانہ ہے

جناب منشی محمد شفیع صاحب احقر دہلوی شاگرد جناب نیّر بنارسی

لیجیے بہرِ خدا اب بھی خبر اے جانِ جان
ہجر مین حالت ہمارے دل کی بیتابانہ ہے

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

خم سے بوتل مین گئی بوتل سے ساغر مین گئی
آج کچھ مے کی روش فرقت مین بیتابانہ ہے

خود بخود گردش کیا کرتی ہین دونون پتلیان
چشمِ فتّانِ صنم ہے یا کہ جادو خانہ ہے

جناب منشی احمد علی صاحب عشرت از ضلع گیا

کوئی بیخود کوئی محوِ نعرۂ مستانہ ہے
صحن میخانہ بھی گویا اِک عبادتخانہ ہے

آج جو موجود ہے کل خواب ہے افسانہ ہے
چشمِ عبرت کا تماشا یہ مسافرخانہ ہے

ساتھ مرقد مین نہ آئی جان باہر بیکسی
جسکو غمخواری کا دعوی تھا وہی بیگانہ ہے

نیند آتی ہے تمھین کہتا ہون میں رنجِ فراق
شرحِ حالِ دردِ دل بھی کیا کوئی افسانہ ہے

جناب منشی محمد صادق علی صاحب قیصر کانپوری مقیم اکبر آباد

مردمانِ چشم پر کیفیتِ مستانہ ہے
خندۂ ساقی جھوش خندۂ پیمانہ ہے

جناب محمد فصیح اللہ صاحب نیّر بنارسی شاگرد جناب فائز بنارسی

مہربانی کی توقع اُس ستم ایجاد سے
کیا خیالِ خام تجکو اے دلِ دیوانہ ہے

کل تو کس ذلت سے رسوائی سے نکلا وہانسے دل
آج پھر اسکو خیالِ محفلِ جانانہ ہے

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اورسیر مین پوری ڈویژن

بیٹھے ہین پہلو بہ پہلو چل رہا ہے دورِ مے
ہاتھ ایک گردن مین ہے اور ایک مین پیمانہ ہے

جناب منشی محمد نواز صاحب نواز گورکھپوری

اونکو یان آنے مین کیا کیا نازِ معشوقانہ ہے — ہجر مین حالت ہمارے دل کی بیتابانہ ہے

جناب منشی ہادی حسین صاحب ہادی اڈیٹر سروش سخن شاگرد جناب نجم

آج کل وہ حور پیکر رونق کاشانہ ہے — غیرت باغِ جنان عاشق کا خلوتخانہ ہے

جان و دید و عشق دلبر مین یہ ہے شرطِ وفا — آج ہادی امتحانِ ہمت مردانہ ہے

بی ملکہ جان صاحبہ ملکہ المشہور بہ بیگم مقیم کلکتہ شاگرد جناب نیر بنارسی

غم نہو مرنے کا پھر اظہار کرنا کیا ضرور — ہنس رہے ہو لاش پر کیا نازِ معشوقانہ ہے

تمکو نہین چھوڑون قیامت تک یہی ہے تمکو نہین — مدتون کا رابطہ ہے عشق ہے یارانہ ہے

ہی خود آرائی کا شوق اس بت کو ملکہ آجکل — آئینہ ہے سنبل تر ہے زیب گیسو شانہ ہے

جناب سید واجد حسین صاحب محبت تعلقدار رسولی شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

یہ کیون جامہ سے باہر ہو رہے گل — نسیم آئی تھی گلشن مین صبا کیا

وہ حسرت غیر کے دل کی نکالین — ہماری آرزو کیا مدعا کیا

نہایت مختصر تھی وصل کی شب — نکالتا دل نہ میرے حوصلا کیا

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی برادر خورد جناب بسمل

خطا آنکھون کی ہے دل کی خطا کیا — نہو تمین یہ تو اونکو دیکھتا کیا

سوائے رنج و اندوہ و مصیبت — فلک نے ہمکو دنیا مین دیا کیا

دل ناکام تک تھین سب امیدین — وہی جب مٹ گیا تو پھر رہا کیا

حسینو پر نہ جسنے جان دی ہو — وہ جانے زندگانی کا مزا کیا

جناب محمد ممتاز حسین صاحب ممتاز میرٹھی شاگرد جناب عشیر لکھنوی

وہ جاتے ہین کوئی لٹ دیکھے — مرا دل ساتھ اونکے ہو لیا کیا

جگر پکڑے ہوئے پھرتے ہو کیون آج — اثر نالون نے میرے کچھ کیا کیا

جناب قادر بخش صاحب مدرس از بیال ضلع انبالہ

بلائے جانِ عاشق ہر ادا ہے — تبسم کیا کرشمہ کیا ادا کیا

جناب امید علی صاحب ماتم خیرآبادی

پریشان کس لیے پھرتے ہو ماتم	نصیب دشمنان تمکو ہوا کیا

جناب محمد یوسف صاحب مسرور ساکن میسور

دل مہجور کو تو خوش کرو آج	شب وصل الصنم شرم و حیا کیا

جناب راج نراین صاحب مسطیر خلف راے کشن پرشاد صاحب تحصیلدار مہاراجگنج

کسی کروٹ کسی پہلو نہین چین	مرے اللہ دل کو ہو گیا کیا

جناب نواب میان محمد معصوم صاحب معصوم رئیس سیہورہ

محبت کی تو اے معصوم دیکھو	ہر اس کی ابتدا کیا انتہا کیا

جناب عبد الغفار خانصاحب ناطق ساکن مؤ قائم گنج

تجھے معلوم ہو اے بیوفا کیا	گذرتی ہے کسی کے دل پہ کیا کیا
محبت کرکے رسوائی اٹھائی	بھلا یہ حضرت دل نے کیا کیا
جفائے یار سے جو خوش نہین ہے	وہ ہو پھر لائق مہر و وفا کیا
جفائین جو تھین اس ظالم نے کر لین	کرے گا ظلم چرخ فتنہ زا کیا
وہ بیتابانہ آتے ہین جو ناطق	اثر کچھ کر گئی آہ رسا کیا

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اوورسیر مین پوری

مرے لاشے پہ وہ آ کر یہ بولے	ارے سچ مچ ہے ناظم مر گیا کیا

جناب پنڈت بھوانی شنکر صاحب ناگر خلف سیٹھ بابو شنکر صاحب انوپ شہری

فقط ہے ایک بوسے کی تمنا	ہماری آرزو کیا مدعا کیا

جناب پنڈت سکھدیو پرشاد صاحب نور انوپ شہری ماسٹر اسکول بھرتپور

سوائے حسرت و رنج و الم نور	حسینون سے تمہین ملکر ملا کیا

شاعرہ پردہ نشین جناب سلطان جہان بیگم صاحبہ حیا از جاورہ

مین حیران ہون کہ ہے یہ ماجرا کیا	ترے آتے ہی مجکو ہو گیا کیا
کرون جز وصل دلبر التجا کیا	سوا اوس بت کے مانگون اے خدا کیا
جگر مین ہے جلن پھکتا ہے سینہ	دکھاؤن داغ دل اے مہ لقا کیا

جو تھی مدت سے دامنگیر جانان	ہوئی وہ منتِ خاک اب الصبا کیا
بس اک دشنام دے کر مسکرا دو	شہیدِ تیغ لب کا خونبہا کیا
دیا دل اونکو میرے خط سے پہلے	الٰہی نامہ بر کو ہو گیا کیا
مصیبت دیکھہ لی ہجرِ صنم کی	دکھائے دیکھیے آگے خدا کیا
جو کچھہ دل مین ہے لکھہ دو صاف انکو	حیا عرضِ مطالب مین حیا کیا

بی خورشید جان صاحبہ خورشید طوائف کانپور حال وارد گورکھپور

چورا کرکے گیا دل کون ہائے ہائے	وہ میرا نازکا پالا ہوا کیا
چلی آتی ہے اٹھلاتی ہوئی کیون	کوئی پیغام لائی ہے صبا کیا
کرین شکوہ وہ دستِ نازنین کا	ہماری سخت جانی کا گلا کیا
طبیبو کیا دوا کرتے ہو میری	مریضِ عشق کو ہوگی شفا کیا

بی امراؤ جان صاحبہ ناز طوائف از اجمیر

تمھین ہم جانتے ہین بات یہ ہے	خدا جانے جفا کیا ہے وفا کیا
اجل بھی بیخبر ہے توبھی غافل	کوئی رکھے کسی کا آسرا کیا
پیامِ موت ہے بیماریِ دل	جسے ہو یہ مرض اوسکی دوا کیا
بتون نے توکیا اے ناز یہ کچھہ	اب آگے دیکھین کرتا ہے خدا کیا

اطلاع

پرچہ پہونچتے ہی فوراً اس طرح مین (تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا) غزلین بھیجنا چاہیین - اور طرح ذیل مین ۱۵- اپریل تک - ورنہ درج ہونے سے رہجا ئینگی -

کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار تھا

اختیار قافیہ - ہو ردیف

اور آخر اپریل تک ذیل کی طرح مین غزلین آنا چاہیین -

غیر پر لطف وکرم واہ ہمارے ہوتے

ہمارے قافیہ - ہوتے ردیف

عرضداشت

آپکی قدردانی اور عزت افزائی سے پیام یار نے جو کچھہ ترقی کی اوسکو زمانہ بہر جانتا ہے۔ اور رنگ سخن کہہ رہا ہے کہ آپ کی کوششون نے پیام یار کو کس حد تک اسکے موقر بناتھے کے قابل بنا دیا۔

اس موقع پر مجھے اسکی بہی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ پیام یار کا زر پیشگی یاد دلا کر آپ سے ارسال قیمت کا خواستگار ہون۔ ازراہ عنایت جس قدر جلد ہو سکے اپنا ذمگی روپیہ آپ لوگ بہت جلد ادا کردین کیونکہ پیام یار کے اصول ہی واقع ہوے ہین کہ ملک اوسکی ذات سے اپنا فائدہ دیکھہ کر اوسکی اغراض پوری کرنے مین تساہل اور سستی نہ کرے۔

اکثر معزز ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبرون کی نسبت پوچھتے رہتے ہین کہ کس قدر ہین اور کیا قیمت ہے۔ لہذا ہم تفصیل وار فہرست شائع کرکے امیدوار ہین کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائین پیام یار جون ۱۸۸۶ سے جاری ہے ۱۸۸۳ کا کوئی نمبر باقی نہین رہا۔ مندرجہ ذیل نمبر موجود ہین

بابت ۱۸۸۶ء

جون ۸۶ نمبر ۱ جولائی ۸۶ نمبر ۲ اگست ۸۶ نمبر ۳
اکتوبر ۸۶ نمبر ۱ نومبر ۸۶ نمبر ۱

بابت ۱۸۸۸ء

اپریل ۸۸ نمبر ۴ مئی ۸۸ نمبر ۵ جون ۸۸ نمبر ۶
جولائی ۸۸ نمبر ۷ اگست ۸۸ نمبر ۸ ستمبر ۸۸ نمبر ۹
اکتوبر ۸۸ نمبر ۱۰ نومبر ۸۸ نمبر ۱۱ دسمبر ۸۸ نمبر ۱۲
۱۸۸۸ کے پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین
قیمت ... ۸/

مہتمم پیام یار

ازاحۃ الاغلاط

یہ ایک مختصر رسالہ غلط الفاظ کے بیان مین ہے جو مشہور سیکڑون شعر شامل ہین۔ نایاب نایاب کتابون کا حوالہ ہے۔ یہ سون اسکی تالیف مین خرچ ہوا ... جن حضرات کو غلط اور صحیح پہچاننا ہو خصوصا شعرا و طلبہ ضرور اسکی خریداری کرین۔ قیمت فی جلد ۸/

اصلاح

اس رسالہ مین ناسخ و آتش کے زمانہ سے لیکر آجتک جتنے فصحا نے ترک کیے ہین اور عوام اونکو استعمال کرتے ہین۔ اون کا بیان ہے۔ اسکے علاوہ عمدہ عمدہ قاعدے لکھے گئے ہین جیسے تنقید شعر ... نظم کا پہلو۔ املا تانیث و تذکیر تشبیہ تعقید وغیرہ اردو نظم و نثر لکھنے والون کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔
قیمت فی جلد ۴/

ازاحۃ الاغلاط اور اصلاح دونون کی درخواست ہمارے نام آنا چاہیے

المشتہر محمد جلیل احسن ... محلہ ... متصل ...

اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات ... بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہو سکتی ہین۔

قوت باہ ... گولی ...

دوای ... گولی

کحل الجواہر ...

آدمی استعمال کرے ...

وغیرہ ...

دوای تاب ...

دوای کہانسی ...

دوای گنٹھیا ...

دوای ...

عرق بادیان ...

...

عمدہ اور جدید کتابیں

حضرات! آپ کو خوب معلوم ہے کہ کتابوں کی فہرست [illegible]
[illegible] دیکھیں کہ کوئی [illegible] کی [illegible]
[illegible] کتابیں طبع کی ہیں آپ کو ان کتابوں کو [illegible]
[illegible] کے علاوہ اس [illegible] کا آپ کو [illegible]
کتابوں کو عمدہ چھپوانے میں کیسا اہتمام کرتا ہے
ان کتابوں کی عمدگی وغیرہ آپ کے ملاحظہ
پر منحصر ہے۔

کلیات مذاق

یہ لاجواب دیوان جسکا ہر شعر دل کھینچنے کے ساتھ وہ کام کرتا ہے جو کسی
[illegible] ہے۔ اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ کے اعتبار سے
بھی کسی کے حسن نظر فریب سے کم نہیں۔ قیمت کچھ نہیں صرف ٹکٹ ۱۰ ؍

دلچسپ کا پہلا حصہ

ہندوستان کے معزز خاندانوں کی حالت کا آئینہ۔ انگریزی [illegible]
کا نمونہ [illegible] کی تصویر دکھانے کا آلہ۔ اردو کو ایک [illegible]
زبان بنانے کی [illegible] کی عملی قوت۔ یہ نہایت
عمدہ طبعی ناول کا پہلا حصہ [illegible] اور عمدگی [illegible]
[illegible] کے ساتھ ملک پر [illegible]
[illegible] طبع کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۔ ۶؍

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر۔ ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر۔
ایک پاکباز عاشق کی جیتا جاگتا [illegible]۔ ایک پاکدامن معشوقہ کا
عصمت [illegible]۔ ہندوستانی مردوں کے [illegible] دلوں کی
انتہا۔ ہماری عورتوں کی بے بسی اور پاکدامنی یعنی دلچسپ کا دوسرا
حصہ اور [illegible] عشق یہ نہایت موثر اور پر جوش [illegible] بلکہ
زبان میں [illegible] کے [illegible] نہایت اہتمام سے
چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۔ ۔ ۸؍

نغمۂ راز

[illegible] کا مجموعہ [illegible] کی ہو بہو تصویر [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible] عشق کی [illegible] حسن [illegible]
[illegible] عشق کی [illegible]
[illegible] نہایت [illegible] ہے۔ قیمت فی جلد ۔ ۴؍

ضرب الامثال

[illegible] اردو کی اکثر [illegible] زبان کی
[illegible] ترتیب حروف تہجی [illegible] دیے گئے ہیں
[illegible] ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے اردو زبان دانی کا
[illegible]۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۔ ۴؍

خیالات نادرہ

[illegible] لاجواب کتاب ہے قیمت فی جلد [illegible]
[illegible]

المشتہر [illegible] حسین [illegible] اردو [illegible]

[illegible] تاریخ

جسکو قواعد تاریخ گوئی میں جناب [illegible] علی صاحب جلال نے
تصنیف فرمایا ہے۔ قیمت بھی بغرض افادہ عام ابتک کم کر دی گئی
فی جلد مع محصول ۔ ۴؍

المشتہر سید محمد مہدی۔ لکھنؤ محلہ منصور نگر
مکان جناب سید جلال۔

لکھنؤ کی مشہور چکن

کارخانہ محمد عبد الرحمن چکن فروش مقام پارچہ والی گلی لکھنؤ
اشیاء ذیل کسی قدر عمدہ اور کفایت سے طیار ہوتے ہیں۔ ملک و دکن
حضرات سے امید ہے کہ ضرور اس طرف توجہ فرمائینگے۔ لندن میں صاحبوں کو
قدر دانی اور خریداری اسباب منظور ہو اطلاع دیں۔ کفایت اور
دیانت کے ساتھ تعمیل حکم کی جائیگی قیمت اگر فرمائش کے ساتھ [illegible]
[illegible] ورنہ ویلو پے ایبل روانہ ہو سکتا ہے [illegible] نام [illegible]
نشان صاف تحریر فرماویں اور جوابی تحریر کیلئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ ضروری ہے۔

فہرست اسباب

[illegible]	شرح قیمت	[illegible]	[illegible]	نام مع تفصیل و کام
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان چکن [illegible] نہایت [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان چکن بیل بوٹہ دار نہایت عمدہ [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دوپٹہ چکن [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اسباب سرمائی و دیگر متفرقات

[illegible]

المشتہر [illegible] عبد الرحمن چکن فروش [illegible]

۷۸۶

پیامِ یار

بابت ماہ اپریل [illegible]
جلد ۵

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر [illegible]

پیامِ یار

قومی پریس [illegible] میں [illegible] چھپا

ضروری باتیں

۱- پیام یار جو انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ شائع ہوتا ہے قیمت عام ہے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک و رؤسا سے پانچ روپیہ سالانہ۔

۲- بغیر قیمت پیشگی آئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا نمونہ کے واسطے ۲ بھیجنا چاہیے۔

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ جواب کی شکایت معاف۔

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ بصورت دیگر [illegible] ہم ذمہ دار نہیں۔

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین منشار پرو پرائیٹر پیام یار کے نام ہونا چاہیے۔

۶- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شائع ہوگا۔ غیر طرح کا کلام [illegible] اگر پوری غزل روانہ کرتے ہیں [illegible] شعر ہوں [illegible] کر دیا جائیگی۔ ایک شعر [illegible] ہوگا [illegible] درج ہوگا۔ [illegible] اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہ ہوگا۔ [illegible]

۷- پوری غزل بلا انتخاب یا غیر طرح غزلیات کی شعر ۲ر اجرت دینے پر درج ہو سکتے ہیں۔

۸- غزل [illegible] خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۹- اشتہارات [illegible] کے واسطے فی سطر [illegible] بذریعہ خط [illegible] فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اجرت ہر حال میں پیشگی لی جائیگی۔

المشتہر محمد نثار حسین منشار مالک [illegible]
[illegible] پرو پرائیٹر پیام یار۔ چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر محمد نثار الحسین لکھنؤ

[illegible] ہندوستان [illegible]

فہرست عطریات [illegible]

[illegible]

[illegible] سیکڑوں [illegible] ان [illegible]

[illegible] صاحبوں [illegible] خط و کتابت [illegible]

[illegible] خوراک میں جریان [illegible] ہزاروں مایوس العلاج لوگوں [illegible] میں بجلی [illegible] فائدہ تسلیم کرا دیگا

[illegible] مرض [illegible] اکسیر ہیں

[illegible] اکسیر رکھتے ہیں [illegible]

المشتہر حکیم محمد احسن۔ لکھنؤ۔ منصور نگر

چکن! چکن!! چکن!!!

[illegible] صاحب [illegible] معلوم ہو جائیگا [illegible]

فہرست [illegible]

[illegible]

مصرع طرح پیام یار

تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

دل او ر اغیر کا ناشاد کا جب گھر چھوڑ دیا
تمنے ایجان جہان تیر لحد پر چھوڑ دیا

رحم کی نیا کسی پر ہم سے رکھون امید
تونے رونا بھی تو اے دیدۂ تر چھوڑ دیا

دیدۂ تو رہنے دو دل کو بھی میرے بسمل کرکے
اسکو کسکے لیے اے تیر نظر چھوڑ دیا

قتلگہ مین بھی کوئی پوچھنے والا نہ ملا
تیر نے سینہ و دل تیغ نے سر چھوڑ دیا

دل ویران مین نہ گیسو کا تصور آیا
اس بلا نے بھی یہ اجڑا ہوا گھر چھوڑ دیا

مجکو جانا تھا مرے دل سے نکلوا کے ایسے
کسپر ارمان کو اے درد جگر چھوڑ دیا

دل مین آیا تو کسی اور طرف کو نہ پڑا
کیا سمجھ کر ترے ناوک نے جگر چھوڑ دیا

تپش مہر قیامت سے جلے محشر مین شیخ
زاہدون نے جو مرا دامن تر چھوڑ دیا

ہم وہ تھے دید کے مشتاق کہ برسون نہ ہٹے
اوسنے گو بین نظر پردۂ در چھوڑ دیا

فیصلہ خیر کا او میرا ہوا خوب احسان
ہاتھ ایک اونسے ادھر ایک ادھر چھوڑ دیا

جناب مرزا علی محمد صاحب ارم لکھنوی شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

ایسے زخمی تجھے او تیغ نظر چھوڑ دیا
اور اک ہاتھ نہ اوچھا سا ادھر چھوڑ دیا

یہ بڑی کافی ہے تڑپنے کے لیے اے غم یار
ضبط نے کر جو مرا درد جگر چھوڑ دیا

دشت غربت مین تصور سے یہ کہہ اٹھتا ہون
بیوفا نے ترے واسطے گھر چھوڑ دیا

بوسہ لینے پہ وہ کہتے ہین مرا منہ ملکر
تجھپہ غصہ ہمین آیا تھا مگر چھوڑ دیا

تیغ ابرو سے بچایا تھا کہ اسنے ناگاہ
تاک کر دل کی طرف تیر نظر چھوڑ دیا

در و دیوار سے ظاہر ہے ارم شکل ملال
وہ نہ آئے تو خوشی نے مرا گھر چھوڑ دیا

جناب میر سرفراز علی صاحب ایجاد ردولوی

خار پھولون سے جو کھائی ہے چمن مین بلبل
کیا شگوفہ کوئی وان اسے گل تر چھوڑ دیا

مار ہی ڈالنا تھا او ٹھہ کے مجھے فرقت مین
تو نے جیتا عبث اے دردِ جگر چھوڑ دیا

طفل اشک آتے تھے دل اونسے بہلجاتا تھا
تو نے رونا عبث اے دیدۂ تر چھوڑ دیا

دیر سے بیٹھے ہین مشتاق شہادت ہم بھی
ہاتھہ قاتل کوئی تو نے نہ ادہر چھوڑ دیا

پاس کچھہ صحبتِ دیرینہ کا تو نے نہ کیا
ساتھہ دل کا مرے کیون دردِ جگر چھوڑ دیا

لیچلا جوشِ جنون جانبِ صحرا آخر
اے پریرو ترے دیوانے نے گھر چھوڑ دیا

جناب حکیم احمد حسن صاحب احمد رئیس پورینی ضلع بھاگلپور

تو نے کاکل کو پھر اب تا بہ کمر چھوڑ دیا
ہاے پھر ایک بلا کو مرے سر چھوڑ دیا

خود فراموش وہ ہوئین کہ مرے نالون نے
بھول کر بابِ اجابت پہ اثر چھوڑ دیا

جناب سید محمد عظمت اللہ صاحب اقبال اورنگ آبادی

رات دن کوچۂ جانان مین پڑا پھرتا ہے
دلِ وحشی نے مرے خوف و خطر چھوڑ دیا

لیگیا صبر و قرارِ دلِ بیتاب تو وہ
اور بہلنے کو مرے دردِ جگر چھوڑ دیا

جناب منشی محمد بشیر صاحب بشیر رئیس بگاکوٹ شاگرد جناب شوق نیموی

دل چُرا کر تو لیا تو نے۔ جگر چھوڑ دیا
اسکو کسواسطے اے دزدِ نظر چھوڑ دیا

روؤن طولِ شبِ ہجران کو کہ تجکو کوسون
بولنا تو نے بھی اے مرغِ سحر چھوڑ دیا

اپنے ہی ہاتھون سے وہ شوخ مجھے کرتا قتل
ہاے جلاد کا کیون دستِ نگر چھوڑ دیا

اوڑکے کسطرح قفس سے مین چمن تک پونہچون
مجکو صیاد نے کیون باندھ کے پر چھوڑ دیا

کشمکش ایسی ہوئی دل مین ہجومِ غم سے
اوس پری وش کے تصور نے یہ گھر چھوڑ دیا

ہمنے اس ڈر سے کہ اپنی ہی نہ لگجائے نظر
دیکھنا بھی تجھے اے رشکِ قمر چھوڑ دیا

جناب عبدالرزاق صاحب بہار کھجرپوری شاگرد جناب نسیم

ناگہان کسنے غضب تیرِ نظر چھوڑ دیا
جسکے صدمے سے مرے دل نے جگر چھوڑ دیا

صورتِ یاس جو ہر دم نظر آتی ہے مجھے
کیا دعا نے مری دامانِ اثر چھوڑ دیا

چھوڑ کر عشقِ بتان جا چکے کعبے کو بہار
کفر کا چھوڑنا تھا مدِ نظر چھوڑ دیا

جناب سید محمد موسی رضا صاحب بیکل شاہجہانپوری طالبعلم اسکول اوری

کیا دکھانا تھا تمھین چاند گہن عاشق کو
رخ پہ کیون زلفون کو اے رشکِ قمر چھوڑ دیا

وہ قیامت مین بھٹکتا ہی پھرے گا ہر سو
جسنے اللہ کے محبوب کا در چھوڑ دیا

جناب حافظ محمد یوسف خانصاحب تشنہ بلند شہری شاگرد جناب ذوق مرحوم

کچھ تو ہوتی لحدِ تیرہ کی ظلمت زائل
تو نے آنا ہی ادہر رشکِ قمر چھوڑ دیا

جب نظر ہی سے ہو غائب تو کوئی کیا لکھے
ہمنے تحریر مین مضمون کمر چھوڑ دیا

جناب سید افضل حسین صاحب ثابت لکھنوی ناظر عدالت دیوانی گونڈہ

ہمکو مقتل مین بھی اے بانیِ شر چھوڑ دیا
کیون نہ اک ہاتھ سروہی کا ادہر چھوڑ دیا

اب شبِ ہجر مین آنسو بھی نکلتے نہین آہ
ساتھ تو نے بھی تو اے دیدۂ تر چھوڑ دیا

دلِ وحشی کی خبر پوچھتا ہے کیا اے شوخ
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

بلبلین اب ہین نواسنج نہ گل ہنستے ہین
کیا شگوفہ کوئی اے بادِ سحر چھوڑ دیا

کوچۂ یار سے تنہا جو چلی آتی ہے
دلِ بیتاب کو اے آہ کدہر چھوڑ دیا

جاتے جاتے بھی قیامت کی چلا چال وہ شوخ
دل کو ہمراہ لیا مجکو مگر چھوڑ دیا

میرا غمخوار ہے دل اور یہ دل کا ہمدم
تمنے کیون سینے مین دل لیکے جگر چھوڑ دیا

ساتھ دیتا نہین فرقت مین کوئی واے نصیب
شبِ غم نے بھی مجھے وقتِ سحر چھوڑ دیا

جان ثابت کی ہے اُس پردہ نشین پر قربان
دیکھ کر جسنے مجھے پردۂ در چھوڑ دیا

جناب محمد نواز صاحب ثاقب برادر شیخ رسول بخش صاحب سوداگر گورکھپور شاگرد جناب حسن

دل اور آیا مرا قاتل سے نے جگر چھوڑ دیا
اور بھی ایک نہ کیون تیرِ نظر چھوڑ دیا

ہاتھ اک اور بھی او ترکِ ستمگار لگا
نیم بسمل مجھے کیون بیبِ نظر چھوڑ دیا

ظلم گلچین نے کیا موسمِ گل مین مجھپر
پس دیوارِ چمن نوچ کے پر چھوڑ دیا

یہ بھی ہے گردشِ تقدیر ہماری ثاقب
عشق سے ہوتے ہی وحشت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

آستان بوس تھے ہم جسکے وہ در چھوڑ دیا
بھاری پتھر تھا فقط چوم ہی کر چھوڑ دیا

گرمیِ آہ نے کیا جلد اثر چھوڑ دیا
لب کو تو خشک کیا آنکھ کو تر چھوڑ دیا

آہیں کرنے میں بھی دیکھا جو ضرر چھوڑ دیا ‏— ہمنے وہ ہائے جگر ہائے جگر چھوڑ دیا
پھر گیا جب سے کوئی آ کے ہمارے در تک ‏— گھر کے باہر ہی پڑے رہتے ہیں گھر چھوڑ دیا
سیر کو مجمع عشاق کے نکلا جو وہ ترک ‏— اک ادھر ہاتھ لگایا اک ادھر چھوڑ دیا
دونوں آنکھیں نہ نکلوائے کوئی اس در سے ‏— دیکھ لینا وہ کبھی ایک نظر چھوڑ دیا
کسکا منہ دیکھ کے اوٹھتے تھے یہ کسکا غم ہے ‏— آئینہ دیکھنا کیوں وقت سحر چھوڑ دیا
مرغ گلشن سے یہ پر کاٹ کے بولا صیاد ‏— لے کیا رحم کہ ٹوٹا ہوا پر چھوڑ دیا
چھوڑ دے کوئی جو زلفوں کو تو پوچھوں اسنے ‏— اوس پھنسے دل کو مرے تم نے کدھر چھوڑ دیا
عشق میں چھوڑا ترے دامن کی ہوا نے مجھے ‏— اور تجھکو عرق شرم میں تر چھوڑ دیا
دل میں گھر کر گئی یہ خانہ خرابی کسکی ‏— در ہی پر ابتو پڑے رہتے ہو گھر چھوڑ دیا
بیٹھ جاتے اونھیں دل تھام کے دیکھا تھا جلالؔ ‏— چھوڑ دی دل نے فغاں اسنے اثر چھوڑ دیا

جناب سید علی شمس القادری عرف شاہ مرشد علی صاحب جمالؔ حنفی بغدادی شاگرد جناب جلالؔ

دل جسکا سینہ جلا کون سا گھر چھوڑ دیا ‏— تو نے باقی کسے اے سوز جگر چھوڑ دیا
اس جلے دل کی نہ لی تو نے خبر چھوڑ دیا ‏— ایسے دلسوز کو اے داغ جگر چھوڑ دیا
یہ تو ہی یاد کہ ہاں عشق میں گھر چھوڑ دیا ‏— بھولے بیٹھے ہیں مگر دل کو کدھر چھوڑ دیا
جب کیا زلف دوتا نے ادھر اپنا پابند ‏— کھل کے جوڑے نے ترے دل کو ادھر چھوڑ دیا
دل کہیں جان کہیں میں ہوں کہیں مرگ کہیں ‏— ساتھیوں نے مجھے ہنگام سفر چھوڑ دیا
عرش پر رہ کے تو کرتی تھیں بھلا آہیں تاثیر ‏— دل میں آتے ہی مرے ہائے اثر چھوڑ دیا
سر تسلیم جھکا تھا ترے آگے قاتل ‏— ہاتھ اک پاؤں بڑھا کر نہ ادھر چھوڑ دیا
خلد میں بولے یہ ہم اس کوچے کے مرنیوالے ‏— کیوں فرشتوں نے ہمیں لا کے ادھر چھوڑ دیا
یاس ہے رحمت غفار سے کفر اے زاہد ‏— رندوں نے خوف خدا ہو کے نڈر چھوڑ دیا
آپ میں آئے نہ محشر میں بھی ہم بیخود عشق ‏— بیخودی ہوش کو گم کر کے کدھر چھوڑ دیا
زرد رو عشق کے آگے نہ سمجھے ہونا تھا ‏— خشک لب کیوں مجھے اے دیدۂ تر چھوڑ دیا
تیر حسرت کے منہ پر بھی ہوائی چھوٹی ‏— گرم آہوں نے جو اک منہ سے شرر چھوڑ دیا

ہائے وہ نالۂ دل بیتاب کا یہ پہلو مین
عرش سے لا کے محبت نے کدہر چھوڑ دیا

ہوگئی مین اسکے چھپی گیسو و عارض کی پھبن
وہ کسو نا کہو کیون شام و سحر چھوڑ دیا

صورت سایۂ دیوار پڑا ہون پس در
کون کہتا ہے کہ مینے ترا گھر چھوڑ دیا

اپنا دربان بھی ہمین اونسے بنایا نہ جمال
اور ہمنے اسی امید مین گھر چھوڑ دیا

جناب منشی جواہر سنگھ صاحب جوہر از بلرامپور

پاس کیا عاشق شیدا کے بچا ہے تمنے
تمنے دل چھوڑ دیا ہے کہ جگر چھوڑ دیا

سینہ پھٹتا ہے نہین کوئی سمجھانے والا
رونا کیا تونے بھی اے دیدۂ تر چھوڑ دیا

دل ہی جائیگا کوئی زہرہ جبین جوہر کو
تمنے ملنا اگر اے رشک قمر چھوڑ دیا

جناب وقار احمد صاحب جوہر خیرآبادی

جا کے ہم مرقد مجنون پہ چڑہائینگے پھول
فصل گل مین ہمین صیاد نے گر چھوڑ دیا

فصل گل آئی بڑہا بادیہ گردون کا جنون
قیدی کاکل خمدار نے گھر چھوڑ دیا

الغرض اپنی شب ہجر اسی طرح کٹی
دل بیتاب کو تھاما تو جگر چھوڑ دیا

کون شاعر ہے کہ جسنے نہین باندہا جوہر
ہمنے اسواسطے مضمون کمر چھوڑ دیا

جناب حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری ملازم بندوبست گورکھپور

کوئی بسمل ہوا اور جان کسی کی لے لی
ستم ایجاد نے جب تیر نظر چھوڑ دیا

جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

دل کو تاکا تو مرے جان جگر چھوڑ دیا
اسطرف بھی نہ کوئی تیر نظر چھوڑ دیا

چھوڑتا مجھکو نہ بسمل وہ مگر چھوڑ دیا
سر پہ احسان رہے اسلیے سر چھوڑ دیا

یہ تلون مرے صیاد کا دیکھے کوئی
کہ ادہر دل کو پھنسایا تو ادہر چھوڑ دیا

مینے ناصح کے کیے جیب و گریبان ٹکڑے
شکر ہے اونسے مرا دامن تر چھوڑ دیا

کیا نزاکت کی شکایت ہے غنیمت جانو
ہمنے لپٹا کے گلے وقت سحر چھوڑ دیا

کام سب خانہ خرابی کے کیے ہین تونے
رحم کھا کر تجھے اے دیدۂ تر چھوڑ دیا

لیگیا تھا دل دیوانہ اوڑا کر مجھکو
نہین معلوم کہ جنگل مین کدہر چھوڑ دیا

غیر کے حال سے مطلب جو ہمارا نکلا — اوسنے وہ ذکر جو تھا آٹھ پہر چھوڑ دیا
نامہ بر زندہ نہ چھٹتا کبھی اوسکے ہاتھون — پڑہ کے خط سوچ کے کچھ سُنکے خبر چھوڑ دیا
آپ پھنس جائینگے ہم آپ نہ تکلیف کرین — یہ تو فرمائیے دو دن مین اگر چھوڑ دیا
اپنی خنجر سے ذرا پوچھہ تو کیا اسکا سبب — کھاتے کھاتے جو مرا خون جگر چھوڑ دیا
داغ وارفتہ طبیعت کا ٹھکانا ہے کہان — خانہ برباد نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھپرا مو

آج گل کسلیے بلبل سے ہے رخ پھیرے ہو — کیا شگوفہ کوئی اے باد سحر چھوڑ دیا
ٹھہرا اے دردِ جگر مین نہ جیون گا ہرگز — تو نے دم بھر کو مرا ساتھہ اگر چھوڑ دیا

جناب نواب مہدی حسنخانصاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

دل نے الفت مین بتون کی مجھے گر چھوڑ دیا — مین نے بھی کرکے خدا ہی پہ نظر چھوڑ دیا
قبر پر میری وہ بیٹھے یہ کہا کرتے ہین — گھر مین تم چین سے ہو ہمنے تو گھر چھوڑ دیا
سر ٹپکتا ہی مقدر کو وہین چین ملا — دربدر پھرتے ہین ہمنے جو وہ در چھوڑ دیا
اب خبر بھی نہین جیتا ہے کہ مرتا ہے کوئی — بیخبر چارہی دن لے کے خبر چھوڑ دیا
غیر کے ساتھہ کہین راہ مین تو ملجاتا — گھر سے ظالم نے نکلنا ہی مگر چھوڑ دیا
آستین میری ہی ہر بار بھگوئی تو نے — دامن اُس شوخ کا اے دیدۂ تر چھوڑ دیا
کوئی دیکھے تو ذرا تیر نگہہ کی شوخی — دل تو زخمی کیا ظالم نے جگر چھوڑ دیا
دل کو لیتے تو گئے تھے کہین اپنے ہمراہ — بیخودی یہ نہین معلوم کدہر چھوڑ دیا
آج کیا چین سے سوتا ہے لحد مین رفعت — تو نے بھی کیا اُسے اے دردِ جگر چھوڑ دیا

جناب محمد حسن صاحب سحاب چھپراوی شاگرد جناب برق سکندر آبادی

انکی وحشت مین نہ ہم چین سے بیٹھے دم بھر — کوچہ گردی کا ہوا شوق تو گھر چھوڑ دیا

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

اوس ستمگار نے خنجر دمِ نظر چھوڑ دیا — کرکے ٹکڑے مرے پہلو مین جگر چھوڑ دیا
آ چلا یار کی جب سنگدلی مین کچھہ فرق — آہ نے ہاتھہ سے دامانِ اثر چھوڑ دیا

تا دمِ مرگ نہ دیکھین گے ترا مُنہ ای سوت
تو نے ہمکو شبِ فرقت مین اگر چھوڑ دیا

میرے پہلو سے اگر اوٹھ کے تجھے جانا تھا
کیون نشانی کے لیے داغ جگر چھوڑ دیا

کیون نہین کرتے زبانون مین وہ پیدا تاثیر
جو یہ کہتے ہین دعاؤن نے اثر چھوڑ دیا

مجھکو اسطرح سراسیمہ و حیران دیکھا
کوچۂ عشق مین یارون نے گذر چھوڑ دیا

ہم سیہ بختون کی حیرانی و بربادی مین
کون درجہ ہے جو اسے رشکِ قمر چھوڑ دیا

اوسطرف شام سے غیرون کو جھنکائین گلیان
صبح ہوتے مجھے بیچین ادھر چھوڑ دیا

جناب ٹھاکر سری پال سنگہ صاحب شاداں نبیرہ ٹھاکر جواہر سنگہ صاحب تعلقدار

غیر کے گھر یہ گئے اور مرا گھر چھوڑ دیا
فتنے رستا ہی یہ اے رشکِ قمر چھوڑ دیا

محتسب توڑ کے شیشے کو سلامت جاتا
غصہ رندون کو تو آیا تھا مگر چھوڑ دیا

اب شبِ وصل جو بولا تو گلا گھونٹون گا
مینے سو بار تجھے مرغِ سحر چھوڑ دیا

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شوقی شاگرد جناب خیالی یکیوی ای بریلوی

رہ گیا تھام کے ہر ایک کلیجا اپنا
تو نے اکبار جدھر تیرِ نظر چھوڑ دیا

کیا ملا تجھکو ستانے سے مرے او صیاد
تو نے بیجرم جو یون کاٹ کے پر چھوڑ دیا

جناب شیخ فرزند علی صاحب شہیر ملازم قدیم ریاست نگرولی

ای شہِ حسن بھلا تجھکو تو خبر لی اسکی
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب کستوری لعل صاحب شمع چھپی رسان کنتور

تیرے کوچے کی ہوا جب سے سمائی دل مین
ہمنے فردوسِ برین اے گلِ تر چھوڑ دیا

جناب منشی علی حسین صاحب صبر از للت پور شاگرد جناب یاس لکہنوی

تو نے ظالم جو ادھر تیرِ نظر چھوڑ دیا
دل مین گھر اوسنے کیا اور جگر چھوڑ دیا

قفس تن مین پھڑکنے جو لگا طائرِ روح
ہائے کس شوخ نے یہ تیرِ نظر چھوڑ دیا

دل کسی کا نہ پسیجا نہ پسیجا اخر
نالۂ نیم شبی نے بھی اثر چھوڑ دیا

کس سے کہتے ہو کہ گھر بیٹھ تو اپنے جاکر
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

میرے صیاد کو تھا میرا تڑپنا جو پسند
سامنے اپنے مجھے باندھ کے پر چھوڑ دیا

مانتا ہو نہین رفاقت کو تری اے غمِ یار
ساتھ تو نے تو دیا اوسنے اگر چھوڑ دیا

چھوڑنا دامن محبوب نہ ہرگز اے صبر
کیا ہوا دل نے تجھے آج اگر چھوڑ دیا

جناب جے نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

گر کوئی ہجر مین غمخوار نہین ہے نہ سہی
تو نے کیون ساتھ مرا دردِ جگر چھوڑ دیا

کیا عجب تھا کہ جو اوس شوخ کو رحم آجاتا
گریہ کسواسطے اے دیدۂ تر چھوڑ دیا

اپنے عاشق کو ستاتے ہو تم ناحق
تمنے اللہ کا بھی خوف و خطر چھوڑ دیا

ایسی وحشت ہی کہ جنگل مین پھرا کرتا ہون
جب سے اُس شوخ نے صانع مرا گھر چھوڑ دیا

جناب ہر سروپ صاحب صادق دہلوی نائب اسٹیشن ماسٹر راج گڈھ

نہین ملتا ہمین پہلو مین پتا کچھ دل کا
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب نواب محمد سجاد علیخان صاحب ضبط لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

جذبِ الفت نے مرے دل کو اگر چھوڑ دیا
تو نے کیون نالہ دل اپنا اثر چھوڑ دیا

رحم اتنا مرے قاتل کا بہت ہے مجھپر
ذبح کے بعد تڑپنے کو اگر چھوڑ دیا

موت کب آئیگی فرقت مین بلانے سے مرے
زہر سی چیز نے جب اپنا اثر چھوڑ دیا

شاید آتا کوئی میت پہ مری رونے کو
زندہ کیون تو نے مجھے درد جگر چھوڑ دیا

کچھ خبر تجکو بھی او پردہ نشین اسکی ہے
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

خون رونے کے لیے رشک سے جلنے کے لیے
دل بھی یہ عنایت کہ جگر چھوڑ دیا

دیکھنا کیا ہی تڑپتا ہے یہ بسمل قاتل
کاٹ کر نصف گلا تو نے اگر چھوڑ دیا

جناب سید محمد ظفر الدین حیدر صاحب ظفر مدرس فارسی قصبہ سپل

بیکسی مین نہوا کوئی بھی ساتھی اپنا
گرد جانے بھی تو دامان اثر چھوڑ دیا

شوق مین دشت نوردی کی مثالِ مجنون
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

بتکدے ہی مین بسر اب تو کرینگے واعظ
لے مبارک ہو ترے کعبے کا در چھوڑ دیا

پھر بھلا کہیے کہ ہو کس سے وفا کی امید
دل سے مونس ہی نے جب تمکو ظفر چھوڑ دیا

جناب حکیم عزیز احمد صاحب عزیز حکیم آبادی شاگرد جناب حاجی محمد بشیر صاحب پھلواروی

مجھپر اوس ترک نے جب تیر نظر چھوڑ دیا
دل کو نخچیر کیا اور جگر چھوڑ دیا

میری آنکھوں میں نظر آتا ہے تاریک جہان
گھر مرا تونے جو اے رشک قمر چھوڑ دیا

دربدر خاک بسر دہر مین ہوگا وہ ضرور
جسنے اللہ کے محبوب کا در چھوڑ دیا

جناب سید محمود صاحب عشیر شاگرد جناب وفا ساکن بمبئی مقیم احمد آباد

شافع حشر کا جس روز سے دامن پکڑا
نار دوزخ کا جو تھا خوف و خطر چھوڑ دیا

دشت گردی مین ہے مجنون کیطرح خانہ بدوش
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب عبد القیوم صاحب عبد مدرس اول پرائمری سکول ہانسی ضلع حصار

قیس نے کوچۂ جانان کو مگر چھوڑ دیا
کوئی ویرانہ بسائیگا جو گھر چھوڑ دیا

جناب محمد یحیی علی صاحب عاصی اہلکار منصفی بجنور

تیری آنے ہی ہوا جو گل و بلبل مین نفاق
کیا شگوفہ یہ نیا اے گل تر چھوڑ دیا

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب عاصی مدرس اردو مدرسہ موضع اٹودرہ

محتسب کاہے کو تو پیچھے مرے پھرتا ہے
مینے مدت ہوئی میخانے کا در چھوڑ دیا

جناب محمد عبد الغنی خانصاحب غنی مرزا پوری مقیم رانچی

جل اٹھیگا وہین خورشید قیامت سر حشر
آہ سوزان کا اگر ہمنے شرر چھوڑ دیا

کچھ اثر اس بت بے درد کے دل مین نہین
ایخدا کیا مرے نالون نے اثر چھوڑ دیا

جناب فیض محمد صاحب فیض ساکن امروہہ وارد اودے پور

چھوڑ دینگے ترے میخانے کا آنا ساقی
منع کرنا ہمین ناصح نے اگر چھوڑ دیا

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

آپ تو اوٹھ گئے پہلو سے مرے وصل کی شب
بستر غم پہ مجھے وقت سحر چھوڑ دیا

تیرے عشاق تڑپنے لگے بسمل کی طرح
تونے پیکان نگہ آج جدہر چھوڑ دیا

میرے دشمن نے خدا جانے کہا کیا تجھسے
یکقلم تونے جو آنا ہی ادہر چھوڑ دیا

ذبح کر ڈالونگا بولیگا جو کل پھر شب وصل
آج تو مین نے تجھے مرغ سحر چھوڑ دیا

ہاے ظالم تجھے ابتک بھی خبر اسکی نہین
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

خانۂ تن میں مصیبت پہ مصیبت جو رہی   آج گھبرا کے مری روح نے گھر چھوڑ دیا
جذبۂ عشق اونھیں لا رہے گھر تک تو ہی   میرے نالوں نے تو دامانِ اثر چھوڑ دیا
قبر میں پاس تک اب پاس نہیں آتی ہے   ہمدمو تم نے مجھے لاکے کدھر چھوڑ دیا
وہ بلا تھا مجھے تنہا نہ کہا کچھ اُس سے   مین نے ناحق ہی اوسے آج قمر چھوڑ دیا

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال لکھنوی خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

دل کے اک چور کو پکڑا تھا مگر چھوڑ دیا   ہاتھ سے دامنِ دزدیدہ نظر چھوڑ دیا
دل بیتاب کو اے دردِ جگر چھوڑ دیا   یون کہیں جاتے ہیں مہمان کہ گھر چھوڑ دیا
شیخ سے ہے ہی یہ عشق بتان میں جھگڑا   فیصلہ اسکا بس اللہ ہی پر چھوڑ دیا
نہ رہی دل میں ہمارے وہ تڑپ اگلی سی   دردِ کمبخت نے بھی اپنا اثر چھوڑ دیا
جھونک اون چھوٹی ہوئی کاکلونکی کہتی ہے   بل نہ کر جا تجھے اوسوے کمر چھوڑ دیا
ہم ہیں بس اور شبِ ہجر کی تنہائی ہے   اب تو عاشق کا بلاؤن نے بھی گھر چھوڑ دیا
لو مرے دل نے بھی آئینے کی دیکھا دیکھی   اوسکی محفل یہ پسند آئی کہ گھر چھوڑ دیا
دامنِ یار یہ کیسے مرے آنسو پونچھے   کہ اوسی طرح مری آنکھ کو تر چھوڑ دیا
شوق نے تیری گلی کے کسی وارفتہ کو   گھر سے لیجا کے خدا جانے کدھر چھوڑ دیا
ساتھ لیکر اونھیں وہ جیسے یہ ارادہ تھا کمال   ڈر گئے ہاتھ لچکتے ہی کمر چھوڑ دیا

جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف از بمبئی

غیر سے تمتو لڑاتے ہی رہو گے آنکھیں   چھیڑ ہے یہ بھی جو کہتے ہو کہ شر چھوڑ دیا

جناب محمد منظور احمد صاحب منظور بدایونی وکیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

جیسے تو نے ہمین اور رشکِ قمر چھوڑ دیا   دشت آباد کیا ہم نے بھی گھر چھوڑ دیا
آپ کا تیرِ نظر بھی ہے بڑا نا انصاف   رہ گیا آکے مرے دل میں جگر چھوڑ دیا
وصل میں شوق سے اوس گل کی بلائیں لیتے   اے غمِ ہجر ہمیں تو نے اگر چھوڑ دیا
آپ کا تیرِ نگہ بھی ہے غضب کا سفاک   صف کی صف ہو گئی مجروح جدھر چھوڑ دیا
کچھ خطر دونکو نہیں دردِ جگر کی افسوس   آجکل آہ نے کیا اپنا اثر چھوڑ دیا

پھر ٹھکانا نزہا دو نون جہان مین اُسکا — جسنے اے ختم رسل آپ کا در چھوڑ دیا
اب ملے دیکھیے منظور سا گم گشتہ کہان — آیا مدت ہوئی دیوانے نے گھر چھوڑ دیا

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی برادر خورد جناب بسمل

یار آتا ہے مرے گھر نہ بلاتا ہے مجھے — اہو یا کل سے نالون نے اثر چھوڑ دیا
سب چلے آتے ہین اب کوے بتان مین مضطر — ہر مسلمان نے اللہ کا گھر چھوڑ دیا

جناب سید اولاد احمد صاحب مختشم مرادآبادی اسٹیشن ماسٹر خیرآباد

کیا مری آہ نے الشد اثر چھوڑ دیا — آج کل یار نے آنا جو ادہر چھوڑ دیا
پھر شب وصل جو بولا تو گلا کاٹون گا — ایک ہین سنتے تجھے اے مرغ سحر چھوڑ دیا
یا الٰہی درِ دلدار کہان چھوٹ گیا — بیکسی نے مجھے لیجا کے کدہر چھوڑ دیا

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس قصبہ برلہ

جان بلب لاکھون ہوے سیکڑون مجروح ہوے — اے صنم تیر نظر تو نے جدہر چھوڑ دیا

جناب نواب سید کاظم حسنخان صاحب بہادر مجنون از قصبہ ٹیکاری

تیری جانب کوئی کہدے یہ اس سے جاکر — تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب محمد عبدالواحد صاحب محزون تھانوی ہیڈ ڈیشل کلرک گوڈوار از بالی

یا نبی اپنی اگر مجکو محبت دی تھی — کسلیے ہند مین پھر خاک بسر چھوڑ دیا
عاصیو پھر کہین بخشش کا سہارا ہی نہین — دامن شافع محشر کو اگر چھوڑ دیا
جنتی ہونے مین کیا شبہ ہے اسکے محزون — جسنے عشق شہ کونین مین گھر چھوڑ دیا

جناب شیخ عبدالمجیب صاحب مشتاق رئیس گورکھپور

جوش سودا مین کیا وادی وحشت آباد — تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب جگیشر پرشاد صاحب مقتول میر منشی راجہ صاحب بہادر سنگرولی

اوٹھ کے پہلو سے مرے جب وہ گئی وصل کی صبح — دل تو خود لیتے گئے دردِ جگر چھوڑ دیا

جناب منشی محمد حسین صاحب منشی از احمد آباد

ہوگیا عشق مین وہ قید مکان سے آزاد — تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خانصاحب نیر بنارسی شاگرد جناب فائز

ای پری دامن صحرا مین رہا کرتا ہے
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

میری فریاد بھی ہے میری طرح سودائی
ایک عالم مین پھری باب اثر چھوڑ دیا

منتظر ہم تھے مگر تاک لیا قلب عدو
دل یار نے یون میرا جگر چھوڑ دیا

مین نے بوسہ جو لیا اسنے یہ جھنجھلا کے کہا
جرم تعزیر کے لائق تھا مگر چھوڑ دیا

دل بہلنے کے لیے شغل تھا اچھا نیر
شعر کہنا عبث اے خستہ جگر چھوڑ دیا

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اورسیر کھبو نگا م

جسطرح تونے مجھے بانی شر چھوڑ دیا
آہ نے میری اسی طرح اثر چھوڑ دیا

اکتفا دل ہی پہ کی اسنے چلو خیر ہوئی
یہ بھی احسان ہے اسکا کہ جگر چھوڑ دیا

خون دل آنکھون سے بلبل نے بہایا ناظم
اوسکو صیاد نے جب نوچ کے پر چھوڑ دیا

جناب محمود علیخانصاحب ناز متوطن قصبہ ڈاسنہ ٹھیکہ دار ریلوے للت پور

شومی بخت سے عاشق کی شب فرقت مین
بولنا تونے بھی اے مرغ سحر چھوڑ دیا

جستجو مین تری ہے بادیہ پیما ای شوخ
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب سید جہانگیر میان صاحب تیر از بندر منگلور

ہاتھ پھر تیغ کا قاتل نے ادہر چھوڑ دیا
سر نے پھر جسم تو پھر جسم نے سر چھوڑ دیا

دشت وحشت مین پھرا کرتا ہے مجنون کیطرح
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب مولوی عبد الرزاق صاحب ناچیز خورجوی شاگرد جناب عنبر دہلوی

قیس کیطرح ترے عشق مین ای رشک پری
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب محمد خانصاحب نادر امین محکمہ سروی بندوبست بدایون

کچھ خبر ہے کہ نہین جوش جنون مین ای شوخ
تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

کیون تڑپتا ہے او تیر نظر چھوڑ دیا
لیچلا دل کو تو سینے سے جگر چھوڑ دیا

کون ہوگا مرا ہمدم شب تنہائی مین
ساتھ تونے بھی جو اے درد جگر چھوڑ دیا

ای حسین خوف جو تھا تیری نزاکت سی انھین — میرے نالون نے محبت مین اثر چھوڑ دیا
ہای ہم جاتے ہین دنیا سے عدم کو تنہا — ساتھیون نے ہمین ہنگام سفر چھوڑ دیا
ہجر مین مجکو نور دا نہین کچھ صدمونکی — تو نے جی کسلیے اے درد جگر چھوڑ دیا
دل مین آتا تھا کسی کا کہ ہوے ہم بیخود — ایسے گھبرائے کہ مہمان پہ گھر چھوڑ دیا
نگہہ ہوش ربا نے خرد و صبر و حواس — یہ تو سب لے لیے اک درد جگر چھوڑ دیا
عرش سے تو نہ پھرے ہونگے کبھی یہ محروم — پھر کے رستے مین دعاؤن نے اثر چھوڑ دیا
کی محبت مین جفا کسنے وفا کی کسنے — ہمنے یہ فیصلہ اوس شوخ ہی پر چھوڑ دیا
دیکھنا ہنسنے لگین گے مرے روتے ہوے زخم — تیغ قاتل نے شگوفہ کوئی گر چھوڑ دیا
ہو گیا آپ سے باہر جو سنا مژدہ وصل — آپ ادہر آئے اودہر یاس نے گھر چھوڑ دیا

جناب محمد عبد الغفور صاحب یتیم ڈاکٹر جیل گونڈہ

جب ہوا تیر نظر پھینکنے پر لیس وہ ترک — ہمنے بھی دل وہین بیخوف و خطر چھوڑ دیا

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی مدرس گورنمنٹ مدرسہ ہنسور*

اسقدر گم ہوئی آنکھون سے کہ سمجھا معدوم — ہر سخنگو نے ترا وصف کمر چھوڑ دیا

جناب رگھناتھ پرشاد صاحب شاد نائب رجسٹرار تحصیل بھونگام

ہو گیا صاف گمان چاند گہن کا سبکو — رخ پہ زلفون کو جب ای رشک قمر چھوڑ دیا
آج تمنے یہ سنا شاد گیا صحرا کو — تیرے دیوانے نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جناب محمد ناصر علی صاحب ناصر خلف مولوی عبد الغنی صاحب وکیل سیتاپور

حسرت و یاس و تمنا نے جگہہ کی دل مین — میرا پیچھا غم دلدار نے گر چھوڑ دیا
مین تو روتا ہی رہا تو ہوئی خاموش افسوس — ہاے کیون ساتھ مرا شمع سحر چھوڑ دیا

غزلیات غیر طرح

جناب محمد عظیم الدین صاحب اختر ساکن سیلونشارم شاگرد جناب گوہر دہلوی

دل عشاق سے معلوم ہوا انداز اسکا — کام کرتی ہے کوئی نیم نگاہی کیسی

جناب محمد عبد الرزاق صاحب بہار بھرتپوری شاگرد جناب نسیم

* یہ غزلین دیر مین وصول ہونیسے بے ترتیب درج ہوئین —

آج کس شوخ کا ہے صدمۂ فرقت اسکو | بیقراری ہے مرے دل کو الٰہی کیسی
جائیگا سوے فلک نالۂ دلکش کیونکر | چھا رہی ہے شبِ فرقت کی سیاہی کیسی
قبر تک ساتھ دیا بل بے محبت تیری | دل سے پیکان نے رفاقت بھی نباہی کیسی

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی مدرس گورنمنٹ مدرسہ منشورہ

مین نے مانا کہ نہین حسن کو کچھ عشق سے کام | پھر کشش دونون طرف سے ہی آہی کیسی

جناب حکیم محمود صاحب شفا شاگرد جناب رسا ملازم والی منگلور

اور کا دھیان نہ آنے دیا دل مین اپنے | تمنے الفت تری ہم شوخ نباہی کیسی

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیر آبادی برادر خرد جناب بسمل

قامتِ یار کو سنتے تھے وہ ہم دیکھ چکے | دوسری اور قیامت ہے آہی کیسی
قابلِ پرسشِ تعریفِ ستم تو ہم تھے | آپ نے دادِ جفا غیر سے چاہی کیسی
ایک عالم ہے کہ پھرتا ہے بتون کے پیچھے | یہ قیامت مین قیامت ہے الٰہی کیسی

جناب محمد عبد الواحد صاحب محزون تھانوی جوڈیشل کلرک پرگنہ گوڈوار

ہجرِ احمد ہے کہین دورہی ہے تیرب ہی کہین | آفتین مجھپہ یہ نازل ہین الٰہی کیسی

جناب فیض محمد صاحب فیض ساکن امروہہ وارد اودے پور

سوئے تھے روتے روتے ابھی ہجر یار مین | پھر بیقرار دل نے تڑپ کر جگا دیا
ملتا نہین قرار دلِ بیقرار کو | گردش نے چشمِ یار کی حیران بنا دیا
اللہ رے رعب جلوہ جانان کے سامنے | از خود سرِ نیاز کو ہمنے جھکا دیا

جناب فیض محمد صاحب فیض ساکن امروہہ وارد اودے پور

ابھی رندون پہ ہو فضلِ الٰہی | جو برسے ابرِ رحمت آسمان سے
مرے قابو مین جو ہوتا مرا دل | نہ کہتا رازِ الفت مین زبان سے

جناب سید نظیر حسن صاحب لائق جنارتی شاگرد جناب فائز بنارسی

دل سے رہ رہ کے روز اوٹھتا ہے | کی جگہ درد نے کہین نہ کہین
آنکھ سے میری آپ لاکھ چھپین | ڈھونڈھ لیگی نظر کہین نہ کہین

شاعرۂ پردہ نشین سلطان جہان بیگم صاحبہ حیا از جاورہ

چھپ سکیگا وہ تیر نگین نہ کہین / ڈھونڈہ ہی لینگے ہم کہین نہ کہین
حسرتین تیرے وصل کی تا زیست / چھوڑکر دل مرا گئین نہ کہین
بچ مرے خونِ گرم سے قاتل / جل اوٹھے تیری آستین نہ کہین
اب تو مان ہر ایک بات پہ ہے / کہہ اوٹھو پھر نہین نہین نہ کہین
جستجو تو نہ چھوڑ اوسکی حیا / مل رہیگا وہ بت کہین نہ کہین

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب حقیر رودلوی شاگرد جناب فائز بنارسی

دمِ محشر بھلا فریاد سے کس کس کو روکونگا / ہزارون حسرتون کا ساتھ میرے دم نکلنا ہے
نہین معلوم یہ کس فتنۂ محشر کا کوچہ ہے / جدہر سے حشر بھی کرتا ہوا ماتم نکلتا ہے

جناب محمد عبد الاحد صاحب قدس رئیس اعظم و تعلقدار کلان بہرسا شاگرد جناب

اے درد یہ بغل مین دلِ بیقرار ہے / یا میرے صبرِ کشتہ غم کا مزار ہے
افسوس کر کے یاس بہت اشکبار ہے / حسرت برس رہی ہے یہ کسکا مزار ہے
یہ بھی ہے اک اثر مری بختِ سیاہ کا / خاموش جو چراغِ شبِ ہجرِ یار ہے
کسنے کہا کہ پھول مین توڑین وہ چوڑیان / مرقد مین میری روح بہت بیقرار ہے
اوٹھتا ہے اسمین درد جو رہ رہ کے نیم شب / پھوڑا بغل مین ہے کہ دلِ بیقرار ہے
اللہ ری بیوفائی احباب بعدِ مرگ / دو پھول قبر پر اونھین لانا بھی بار ہے
بلبل کی تھی چمن مین ہوا خواہ اک یہی / پھولون مین اوسکے آج نسیمِ بہار ہے

حضرت ریاض

رنگ کیا کیا شام کو لائینگے آنے کے لیے / صبح سے بیٹھے ہین جو مہندی لگانیکے لیے
یہ سمجھکر کم نہین آفت اوٹھانے کے لیے / دل مجھے دیتے گئے میرے ستانیکے لیے
ایسے بھولے نیند سمجھے ہین وہ میری موت کو / آئے ہین کس ناز سے مجھکو اوٹھانیکے لیے
ہم غریبون کا اندھیرے مین نکل جائیگا کام / آئین تو وہ شمعِ تربت کو بجھانے کے لیے
صدقے اس فریاد کے کہتے ہین دیکھو عندلیب / نالے کرتی ہے ہمارا دل دکھانے کے لیے

نجد سے اوٹھہ اوٹھہ کے آجاتی ہین اکثر گرد باد
سیری اوجڑی گور پر بھی خاک اوڑانیکے لیے

حشر کے دن وعدہ کِسکا کون کرتا ہی وفا
تہین یہ باتین مجھکو دیوانہ بنانیکے لیے

تم بھی خوش ہو جاؤگے مجکو بھی لطف آجائیگا
ڈہنگ مجھسی سیکھہ لو میرے ستانیکے لیے

یہ خبر یارب نتھی قیدِ قفس سے چھوٹ کر
تنکے ہم چُنتے پھرینگے آشیانے کے لیے

خوش ہین سبزہ زرستان سے کہ ہمنے دیکھہ لین
ایسی آنکھین جو بنین آنسو بہانیکے لیے

ساتھہ اونکے ہی ہزارون عندلیبون کا ہجوم
آئے ہین دو پھول تربت پر چڑہانیکے لیے

نزع کِسکی موت کیسی اب مرے دشمن مرین
پاس آ بیٹھے ہین وہ باتین بنانے کے لیے

چھیڑ دیکھو سوے گلشن مجکو آتے دیکھہ کر
کہہ گیا غنچون سے کوئی مسکرانے کے لیے

کاتبِ اعمال سے خوش اہلِ عصیان کیون نہون
ساتھہ دو فرد ور بھی ہین بوجھ اوٹھانیکے لیے

کوثر و تسنیم و حور و خلد کے ہوتے ہوے
جائینگے ہم آگ دوزخ مین لگانے کے لیے

آستانِ یار سے کوئی اوٹھائے کیون ہمین
ہم بھی آ بیٹھے ہین قسمت آزمانے کے لیے

بزمِ خم کے بیٹھنے والو ادہر بھی اک نگاہ
ایک ساغر چاہیے پینے پلانے کے لیے

اس نزاکت پر ہمارے قتل کا دعوے چہ خوش
کیون کمر کستے ہین وہ بیڑا اوٹھانیکے لیے

چھیڑ کیسی بات کہتے روٹھہ جاتے ہین ریاض
اک حسین ہر وقت ہو انکے منانے کے لیے

جناب صدر الدین صاحب خرد تعلقدار مہرونڈہ شاگرد جناب صغیر لکھنوی مرحوم

جوبن اوبھار شباب نکلا
لاکھون مین وہ انتخاب نکلا

آگے ترے رخ کے اے شہِ حسن
ذرہ صفت آفتاب نکلا

تقوی تو ٹوٹا بہار آئی
زاہد پی کر شراب نکلا

اطلاع

پرچہ پہونچتے ہی فوراً اِس طرح مین (کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار ہو)
غزلین بھیجنا چاہیین۔ اور طرح ذیل مین ۱۵ مئی تک۔ ورنہ درج ہونیسے رہ جائینگی۔
غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے — ہمارے قافیہ۔ ہوتے ردیف
اور آخر مئی تک ذیل کی طرح مین غزلین آنا چاہیین۔
جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین — وفا قافیہ۔ مین۔ ردیف

حضرات!

آپکی قدردانی اور عزت افزائی سے پیام یار نے جو کچھ ترقی کی اوسکو زمانہ دیکھ رہا ہے۔ اور رنگ سخن کہہ رہا ہے کہ آپ ہی کی کوششوں نے پیام یار کو کس حد تک سکہ بنانے کے قابل بنا دیا۔

اس موقع پر ہمکو اسکی بھی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ پیام یار کا ندیشگی یاد دلا کر آپ سے ارسال چندہ کا خواستگار ہوں۔ ازراہ عنایت جس قدر جلد ہو سکے اپنا [illegible] آپ لوگ بہت جلد ادا کر دیں کیونکہ پیام یار کے اصول ہی واقع ہوئے ہیں کہ ملک اوسکی ذات سے اپنا فائدہ دیکھ کر اوسکی اغراض پوری کرنے میں تساہل اور سستی نہ کرے۔

اکثر معزز ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبروں کی نسبت پوچھتے رہتے ہیں کہ کس قدر ہیں اور کیا قیمت ہے۔ لہذا ہم تفصیل وار فہرست شائع کرکے امیدوار ہیں کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائیں

پیام یار جون [illegible] سے جاری ہے [illegible] کل نمبر [illegible] مندرجہ ذیل نمبر موجود ہیں

بابت [illegible]

جون [illegible] جولائی [illegible] اگست [illegible]

اکتوبر [illegible] نومبر [illegible]

بابت [illegible]

[illegible]

اناخة الاغلاط

یہ ایک عمدہ رسالہ اغلاط اللغات کے بیان میں ہے جسمیں [illegible] کے سیکڑوں شعر مستند ہیں۔ [illegible] نایاب کتابوں کا حوالہ ہے۔ [illegible] تالیف [illegible]

جن حضرات کو [illegible] شوق ہو ضرور اسکی خریداری کریں۔ قیمت فی جلد [illegible]

اصلاح

اس رسالہ میں [illegible] فصحائے [illegible] بیان ہے۔ اسکے علاوہ عمدہ عمدہ فائدے لکھے گئے ہیں [illegible] تنقید شعر [illegible] وغیرہ اردو نظم و نثر لکھنے والوں کے لیے نہایت مفید ہے۔

قیمت فی جلد [illegible]

اناخة الاغلاط اور اصلاح دونوں کی درخواست ہمارے نام آنا چاہیے

المشتہر محمد ظہیر حسین شوق [illegible]

[illegible]

اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات [illegible] حاصل [illegible] سکتی ہیں۔

قوت باہ [illegible]

[illegible]

دوائی [illegible]

دوائی [illegible]

دوائی [illegible]

دوائی [illegible]

[illegible]

[illegible]

مثنوی کے مشہور ... [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

کلیات ... [illegible]

[illegible]

دلچسپ ... [illegible]

ہندوستان کی ... [illegible]

قیمت فی جلد [illegible]

دلچسپ کا دوسرا حصہ

[illegible]

[illegible]

پیام یار

نمبر ۵ بابت ماہ ذی قعدہ جلد ۵

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد شاہ حسین نہال مالک کارخانہ مطبع ... پریس

بمقام

[illegible] میں چھپا

[illegible]

۲- [illegible] چاہیے [illegible]

۳- [illegible]

۴- [illegible] چاہیے [illegible]

۵- [illegible] حسین [illegible]

[illegible] آفتاب [illegible]

[illegible] چاہیے

[illegible] حسین [illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible]

فہرست مطبوعہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

المشتہر محمد حسن [illegible]

چکن ا چکن ۱۱ چکن ۱۱۱

[illegible]

فہرست رسالے [illegible]

[illegible]

مصرع طرح پیام یار

کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار ہو

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

ہم کیا ہین اک زمانہ بتون پر نثار ہو
انکو کسی کے مرنے کا تو اعتبار ہو

اک رنج عمر بھر جو رہے مبتلائے ہجر
ممکن نہ دو گھڑی بھی اُسے وصل یار ہو

ابتر ہے نبض سی مری حالت فراق مین
ایدل ٹھہر ٹھہر کے ذرا بیقرار ہو

وعدے کی شب برا اپنے تصور کو بیخود و
آؤ خیال ہی مین نہ بوس و کنار ہو

بیتاب دیکھ کر مجھے کہنے لگا کوئی
مر جائے وہ جو وصل کا امیدوار ہو

خلوت مین خوب غیر سے باتین کرین حضور
اوٹھ جائین ہم یہان سے اگر ناگوار ہو

اللہ رے حوصلے کہ یہ کہتی ہے آرزو
سینے سے اُسکے بڑھکے ہمارا ابھار ہو

تڑپا دیا کبھی کبھی چٹکی سے مل دیا
مجبور کس کا دل ہو کسے اختیار ہو

تم ہنسکے دیکھ لو مجھے ترچھی نگاہ سے
حسرت فدا ہو دل کی تمنا نثار ہو

احسان آجکل ہے یہ مصرع زبان پر
میری طرح نہ کوئی غریب الدیار ہو

جناب مرزا علی محمد صاحب ابتر لکھنوی شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

کہتے ہین مضطرب ہو نہ تم بیقرار ہو
کیا فکر کیجیے کہ اونھین اعتبار ہو

اونکی سی حشر مین بھی کہیگا یہ بیوفا
کیا دل کی دوستی کا ہمین اعتبار ہو

جنت مین پہنچے حور کی جانب نہ کی نظر
ڈر تھا نگاہ شوق نہ بے اعتبار ہو

دردِ فراق کہکے سنا اون سے یہ جواب
اوس سے کہو یہ حال جسے اعتبار ہو

واعظ ہمین کلام نہین حسن حور مین
پر وہ ادا نہین کہ جو دل بیقرار ہو

حسرت تری خیال ترا رنج و غم ترے
جس دل مین یہ رہین اُسے کیونکر قرار ہو

پہلو مین اکدم بھی ٹھہرتے نہین کبھی
تم بھی نہ ہو کسی کا دل بیقرار ہو

محشر مین دیکھ دیکھ کے ہو زاہدونکو رشک
میری طرف جو رحمت پروردگار ہو

تقدیر کا گِلہ تو بہت ہے مگر ارم شہ
ڈرتا ہون مین نہ یہ بھی اُسے ناگوار ہو

جناب منشی سید امیر علی صاحب امیر سب اورسیر درجۂ اول نہر گنگ ازیطم

صحن چمن ہو یار ہو فصلِ بہار ہو
اوس وقت ہی مزہ ہے جو مے خوشگوار ہو

وعدہ خلاف تمسے کوئی تمسا ہو اگر
فرمائیے پھر اوسکا تمھین اعتبار ہو

واعظ جو طولِ روزِ قیامت ہی اسقدر
ایسا نہو کہ وہ بھی شبِ ہجرِ یار ہو

مجرم تو مین ہون بوسہ اگر مینے لے لیا
میری خطا پہ تم کہو کیون شرمسار ہو

دل کر چکے ہین نذرِ بتان ہمتو اے امیر
اب آگے جو مشیتِ پروردگار ہو

تم لڑکھڑا کے اوسکے قدم پر گرے امیر
مستِ شراب ہوکے بڑے ہوشیار ہو

جناب سید محمد عظمت اللہ صاحب اقبال حسینی اورنگ آبادی

کیا وصف تجھسے اے شہِ رفرف سوار ہو
مداح جبکہ آپ کا پروردگار ہو

گر جلوہ گر نہ باغ مین وہ گلعذار ہو
بد تر خزان سے مجکو عروسِ بہار ہو

کیا خاک بند ہونگی وہ آنکھین مزار مین
جن آنکھو نمین کہ حسرتِ دیدارِ یار ہو

جس طرح راہِ عشق مین ہم ہوگئے تباہ
ایسا نہ کوئی اور غریب الدیار ہو

پہیلتی یہ چلسے یہ ہو حق یہ جمگھٹے
اقبال ہم سمجھتے تھے پرہیزگار ہو

جناب حکیم سید قاسم علی صاحب اجلال لکھنوی برادرزادہ و شاگرد جناب جلال

وہ شوخ فصلِ گل مین جو آئے بہار ہو
دل میرا باغ باغ ہو غیرون کو خار ہو

جانے سے اُسکے جائے نہ کسطرح میری جان
کیونکر نہ اُسکے آنے سے دل کو قرار ہو

اجلال کو تامل کا ہو ابتدا مین لطف
تیرا کرم جو اے مرے پروردگار ہو

جناب محمد امیر حسن صاحب امیر سہارنپوری ملازم پولیس سررشتہ کورٹ شاگرد جناب

افسوس ہمتو رشک سے خونِ جگر پئین
غیرون کو جامِ بادہ عطا بار بار ہو

عاشق مزاج ہے جو ہمیشہ سے اے امیر
کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار ہو

جناب مولوی میر سرفراز علی صاحب ایجاد ردولوی

مشکل ہے گو کہ صبر و سکون ہجر مین مگر
اتنا تو مضطرب نہ دلِ بیقرار ہو

اوس بانیٔ جفا سے جو کرتے ہو عشق تم
ایجاد دشمنِ دلِ امیدوار ہو

جناب منشی مرزا محمد مصطفےٰ بیگ صاحب الم ازرا ئی چیٹہ

وہ رند ہون کہ پیرِ مغان ہاتھ چوم کر
بولا کہ یار تم بھی بڑے بادہ خوار ہو
تاثیرِ عشق رنگ یہ لائے تو بیشک
خواہان مرے وصال کا وہ گلعذار ہو

جناب قاضی مولوی علی ارشد حسین صاحب ارشد اڈیٹر امجد الاخبار بدایون

ناصح تمھین بتاؤ کہ سمجھاؤن کس طرح
قابو مین اپنے جب نہ دلِ بیقرار ہو

جناب پانڈے منشی لال صاحب آزاد گورکھپوری

آزاد اپنے دل پہ ہو جب خود اختیار
کیا شکوہ اوسکے دل کا جو بے اختیار ہو

جناب الٰہ بخش خانصاحب الٰہ یار انسپکٹر پولیس پنشنر سرکار متوطن سلطانپور

کیون اسکے اضطراب سے ہوتے ہو تم خفا
کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار ہو

جناب نواب غلام احمد صاحب انجم رئیس رنجن گڈہ

تسبیح سرِ مزار جو گل ہو تو غم نہین
مرقد مین میرے ساتھ دلِ داغدار ہو

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

پائے جسے حسین اوسی پر نثار ہو
کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار ہو
اوس بیوفا سے دھر کے آنے کا انتظار
دشمن کو بھی نصیب نہ اے کردگار ہو
اے برق عجز داورِ محشر کو ہے پسند
پاتا ہے وہ عروج جسے انکسار ہو

جناب محمد عبد الرزاق صاحب بہار پھپھوندوی شاگرد جناب نسیم بھرتپوری

پھر دل مین میرے لیکے کوئی چٹکیان
پھر اے خیالِ یار مرے ہمکنار ہو
ہان پھر نصیب ہون مجھے اختر شماریان
سیماب وار پھر مرا دل بیقرار ہو

جناب خواجہ مرتضی حسین صاحب تبسم شاگرد جناب داغ دہلوی

اے دل تو اسقدر بھی نہ بے اختیار ہو
ایسا نہو کہ راز کہین آشکار ہو
کیونکر گمان تم پہ کرین لوگ قتل کا
اے رشکِ حور تم تو مرے سوگوار ہو
بدبخت یہ نصیب یہ عز و شرف کہان
میرا بھی زائرون مین نبیؐ کے شمار ہو

ہے جلوہ بخش دل مین محمد کا داغِ عشق
کیون بعد مرگ حاجتِ شمعِ مزار ہو

آغوش یار کا ہو تبسم مجھے گمان
مرنے کے بعد اگر تہِ مرقد فشار ہو

جناب حافظ محمد یوسف خانصاحب تشنہ بانبہ شہری شاگرد جناب فوق ودیع

غیرون سے ہمکلام سرِ بزم آپ ہون
مایوس پھر نہ کیون دلِ امیدوار ہو

بیگانہ وار ہی سہی وہ مجھکو دیکھہ لین
اتنا اثر تو آہ مین پروردگار ہو

صدمے ہزار جان پہ ہر روز ہون تو ہون
لیکن غمِ فراق نہ اسے کردگار ہو

جناب سید افضل حسین صاحب ثابت لکھنوی ناظر عدالت دیوانی گورکھپور

آغوش مین اگر نہ مرا گلعذار ہو
یکسان ہے پھر خزان ہو کہ فصلِ بہار ہو

کب تک تمہارے وعدے پہ دو جان بلب رہے
اپنی ہی زیست کا نہ جسے اعتبار ہو

عاشق کو اونکے ہجر مین ایسا مزہ ملا
وہ دل سے چاہتا ہے نہ اب وصلِ یار ہو

طرزِ جفا تمہاری جدا ہے جہان سے
دشمن اوسی کے بنتے ہو جو دوستدار ہو

زندہ اوٹھے تو آپ سے مل لینگے روزِ حشر
موت آئے اب تو ختم کہین اضطرار ہو

قاتل نہ ہر قدم پہ قیامت کی چال چل
تیرے شہید کا نہ کسی جا مزار ہو

پابندِ وضع رہتے ہو آزادگی مین بھی
ثابت تم اختیار مین بے اختیار ہو

جناب محمد نواز صاحب ثاقب سوداگر گورکھپور شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

ناصح ترا کلام نصیحت بجا درست ہے
کمبخت دل کو کیا کرون جب بیقرار ہو

وہ شوخ مجھکو مضطرب الحال دیکھہ کر
کہتا ہے آج تم تو بہت بیقرار ہو

کرتا نہین جو چارۂ دردِ جگر کوئی
کہتی ہے موت میرا ہی امیدوار ہو

توبہ کے ساتھہ منہ بھی گرا ٹوٹ ٹوٹ کر
کس منہ سے شکرِ رحمتِ پروردگار ہو

پھر اوسکی شانِ عفو کے تو دیکھہ حوصلے
ثاقب گنہ کے بعد جو تو شرمسار ہو

جناب شاہ رجب علی صاحب قمر متوطن اعظم گڈھہ

اچھا ملا دے خاک مین اے آسمان مگر
دامن ہو اوسکا اور ہمارا غبار ہو

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

جسکی نگاہِ یاس تمھین ناگوار ہو
کیا تم سے چشم لطف کا امیدوار ہو

کہتے ہین وہ مرے کس ادا پر نثار ہو
مجھسے تو کہدو تم جو مرا اعتبار ہو

جھوٹون ہی سے نہ کبھی کوئی امیدوار ہو
وعدہ تو کر لو کیسا ہی بے اعتبار ہو

ای دردِ عشق کوئی کسی کا نہین شریک
دیکھے جگر تماشے جو دل بیقرار ہو

جبتک کہ بس چلیگا نہ دیگا بتون کو دل
آئندہ جو مشیت پروردگار ہو

عاشق کے دل کو رکھیے کہان سے اگر یہ فکر
دیدو مجھی کو پھر جو مرا اعتبار ہو

اچھا ملا دے خاک مین او آسمان مگر
دامن ہو اوسکا اور ہمارا غبار ہو

نعش اوٹھتی ہے ہماری سر مارو تم اپنے گھر
ہم بھی سوار ہوتے ہین تم بھی سوار ہو

آخر نکالنی ہی پڑی آرزوے وصل
کام اون سے نکلے ہم سا جب امیدوار ہو

کرتا ہون بوسہ لے کے مین تصویر یار کی
کچھ بول اوٹھ تجھے بھی اگر ناگوار ہو

عالم کا خون کرکے مرے دل مین آچھپین
کیا ڈر ہے پھر جو حشر مین اونکی پکار ہو

پتھرا بھی جائین پھر بھی کھلین الصنم ہی
آنکھین ہون میری اور ترا انتظار ہو

جانے نہ پائے یار تری بانکپن کی نوک
ہر بات صلح مین بھی چھری ہو کٹار ہو

آنکھون مین دم بتاتے ہو عاشق کا بعدِ مرگ
کیونکر مرے کوئی کہ تمھین اعتبار ہو

پہچان کر لحد مری ٹھوکر لگاؤ تم
ایسا نہو کہ اور کسی کا مزار ہو

پہونچا ہی دیگا دل ہمین کوچے مین یار کے
پھر ہے وہ خضر لاکھ غریب الدیار ہو

اتنا تو ہو کہ وصل مین وہ کہدین اوترپ
گستاخیان معاف بہت بیقرار ہو

دشتِ جنون کی گرد تو اے قیس بیٹھ جائے
پیدا عجب نہین کوئی محمل سوار ہو

جس رخ بروے آنکھ لڑی اپنی اے جلال
کیسا ہی اشنا ہو گھڑی بھر مین یار ہو

جناب منشی محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

سب تمکو جانتے ہین کہ غفلت شعار ہو
پھر خاک کوئی وصل کا امیدوار ہو

سامانِ وصل یا مرے پروردگار ہو
یا یہ کہ میرے دل پہ مجھے اختیار ہو

کس ناز سے وہ لیتے ہین سر کو جھکا کے دل
دل مجکو دیجیے جو مرا اعتبار ہو

دیکھا جو مجھکو نزع مین کہنے لگا وہ شوخ
کیا وجہ ہے کہ آج بہت بیقرار ہو

عادت جفا اوٹھانیکی ایسی ہوئی مجھے
تیر آئے کوئی اوسکا تو دل کو قرار ہو

پوچھین مزاج حضرتِ ناصح کا ہم بھی پھر
جب تیرِ عشق اونکے جگر سے بھی پار ہو

گر ہون گناہگار تو دوزخ مین ڈالدے
کچھ حکم مجھکو اے مرے پروردگار ہو

شوخی کسی کی کہتی ہے اسکو مٹائیے
کیا اسکا پوچھنا ہے کسی کا مزار ہو

اے دردِ عشق دونوپہ یکسان کرم رہے
بیتاب ہو جگر بھی جو دل بیقرار ہو

ہم دل مین داغِ عشق کو لیجائینگے جلیس
محشر مین بھی تو پاس کوئی یادگار ہو

جناب منشی جواہر سنگہ صاحب جوہر از بلرام پور

آؤ نہ فاتحے کو تو دل بیقرار ہو
تڑپون مین اسقدر تہ و بالا مزار ہو

مجبور آپ ہے جو گرفتارِ یار ہو
کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار ہو

ایسا سبب کوئی مرے پروردگار ہو
مجبور وہ ہون اونپہ مجھے اختیار ہو

ممکن نہین کشش سے نہ دل بیقرار ہو
مین آہ کھینچتا ہون بس اب ہوشیار ہو

یہ دیکھنے کا شوق ترے اے نگار ہو
تصویرِ پشتِ آئنہ بھی بیقرار ہو

جناب سید آل محمد صاحب جیون محرر دفتر صدر بھرتپور

پہچان کر مٹائیے للّٰہ قبر کو
ایسا نہو صنم یہ عدو کا مزار ہو

اے جذبِ دل مزہ تو محبت کا ہے جبھی
وہ شوخ بھی ہماری طرح بیقرار ہو

جناب وقار احمد صاحب جوہر خیرآبادی برادر جناب انداز مالک ریاض الاخبار

بیتابیِ فراق کا مٹ جائیگا مزا
یارب کبھی نہ دل پہ مجھے اختیار ہو

جانے سے عرش تک ترے کچھ فائدہ نہین
اے آہ یار بھی تو کبھی بیقرار ہو

جناب حسن رضا خان صاحب حسن بریلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

پردے سے گر تجلیِ یار آشکار ہو
پروانہ بزم مین نہ چمن مین ہزار ہو

کہتے نہ تھے کہ کوئی برا مان جائیگا
لے اور بیقرار دلِ بیقرار ہو

جب اپنی جان آپ کو سارا جہان کہے
کہیے پھر آپ کا ہمین کیا اعتبار ہو

پہلو مین بیٹھتے نہین اک لحظہ چین سے میرے لیے تو تم بھی دلِ بیقرار ہو
دشمن مجھے برا نہ کہین گر تو کیا کہین شکوہ یہ ہے کہ دوست کو کیون اعتبار ہو
اظہارِ حالِ ہجر سے امیدِ وصل تھی یہ کون چاہتا تھا کہ تم شرمسار ہو
جب اپنی ضد پہ آتے ہو پھر مانتے نہین تم آدمی ہو یا دلِ بے اختیار ہو

جناب نواب حامد حسین خان عرف چھبن صاحب حامد لکھنوی شاگرد جناب یوسف

کیا عاصیون کو حشر مین عریان تنی کا خوف جب پردہ پوشِ رحمتِ پروردگار ہو
جاؤن جو شکلِ نکہتِ گل باغِ دہر سے بعدِ فنا کسی پہ جنازہ نہ بار ہو
یہ چاہتی ہے ہمتِ عالی پسِ فنا گردون سے بھی بلند ہمارا غبار ہو
یہ شوقِ ہمکناریِ دلبر ہے اسے لحد سمجھون وہ ہم بغل ہے جو مجھکو فشار ہو

جناب حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری ملازم بندوبست گورکھپور

اے نامہ بر سنا دے جو پیغامِ یار ہو شاید اسی بہانے سے دل کو قرار ہو
اک نقدِ دل تھا وہ تمھین پہلے ہی دیدیا اب حکم ہو تو جان بھی تمپر نثار ہو
تلوار کیا اوٹھائینگے وہ دستِ نازنین جنپر حنا کا رنگ نزاکت سے بار ہو
اے درد اونکے سامنے بیتاب کر مجھے اچھا تو ہے کہ حال مرا آشکار ہو
محبوب بنکے قتل کیا ہے حبیب کو تجسے وفا کا کیا کوئی امیدوار ہو

جناب سید محمد ابو الحسن صاحب حسن ساکن بخشی گنج پرگنہ تلاڈہہ

ممکن نہین جو راز کوئی آشکار ہو الفت مین میرا دل پر اگر اختیار ہو
حسرت ہمارے دل مین رہی مرتے دم حسن کوچے مین اس حسین کے ہمارا مزار ہو

جناب خلیل الدین احمد صاحب خاکی ولد مولوی نذیر احمد صاحب ساکن قصبہ متھرا

مین دیکھ چکا ہون تجھکو گریبان کا تار تار اب اے جنون تو میرے گلے کا نہ ہار ہو
کیا جانے حال اوسکا ہو کیا اضطراب مین میرا سا جسکے پاس دلِ بیقرار ہو
خاکی کسی کے جبر کا کیا کیجیے گلہ اپنے ہی دل پہ جب نہ ہمین اختیار ہو

جناب حافظ محمد اسمعیل خانصاحب خستہ بھیرہوری

کس بھولے پن سے کہتے ہین مجھ سے کہ دیدہ و جان
مدت سے سن رہے ہین کہ تم جان نثار ہو

کیا خیر ہے سنی ہے خبر مرگ غیر کی
کیون آج سچ بتاؤ صنم بیقرار ہو

جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

کیون میری آہ سرد اونھین ناگوار ہو
یہ وہ ہوا نہین جو کلیجے کے پار ہو

یون میرے ساتھ دفن دل بیقرار ہو
چھوٹا سا اک مزار کے اندر مزار ہو

وعدے سے پیشتر یہ دعا مانگ لیجیے
یارب مری قسم کا اونسے اعتبار ہو

وہ دن اپنی دل کو رنج یہ شرط وفا نہین
اس سے اگر پھیر دن تعین کیا اعتبار ہو

تمکو تو شوخیون سے نہین چین رات دن
مین جانتا ہون میرے لیے بیقرار ہو

تیرے غضب سے رتبہ قیامت کو کونسا
یہ لاکھ بار ہو وہ اگر ایک بار ہو

آسودگان خاک سے قاتل کو لاگ ہے
اے سونیوالو جاگ اوٹھو ہوشیار ہو

اترا رہے ہین حشر کو وہ تیرے لطف پر
ایسا غضب نہ اے مرے پروردگار ہو

ایسے کو تو خدا کی قسم چھوڑنا ہے کفر
تجسا حسین ہو اور نہ دل بیقرار ہو

ناصح کی گفتگو سے ہوئین بدگمانیان
ایسا نہو رقیب کا در پردہ یار ہو

کرتا ہی اس سے شکوۂ فرقت یہ ہے لحاظ
تصویر یار بھی نہ کہین شرمسار ہو

جھپکی جو آنکھ ہجر کی شب آئی یہ ندا
ای ننگ عشق مر نہ گیا ہوشیار ہو

یہ داغ پارسائی کی شہرت ہے اندنون
لاکھون مین ہو نہو وہی پیر ہنہ گار ہو

جناب حکیم مرزا فدا احمد صاحب داتش لکھنوی

کیا بار بار کہتے ہو کیون اشکبار ہو
بیدید ہو کمال تغافل شعار ہو

آہین بھی کھینچ نالے بھی کر اشکبار ہو
ایدل یہاں اثر ہے کہ وہ بیقرار ہو

بجلی کو آنکھ بھر کے نہ دیکھہ او ستم شعار
ایسا نہو کسی کا دل بیقرار ہو

ہون میری چشم تر کو مبارک لہو کے اشک
رنگ حنا تمھارے لیے سازوار ہو

ناز اک طرف اشارہ ابرو کا ذکر کیا
دل ہو دو نیم اوس سے اگر آنکھ چار ہو

ایدل تری خطا ہے نہ میرا ہی کچھہ قصور
اوسکی خوشی یہی ہے کہ تو بیقرار ہو

ہم حسن اعتقاد سے سمجھیں چڑہانے پھول — گل اوسکے ہاتھ سے جو چراغ مزار ہو
یہ انتظار کیا ہے ابھی کیا ہے اضطراب — وعدے کا اوسکے اور ہمین اعتبار ہو
والنش کی قبر راہ مین ہے باگ روک لو — ہم جانتے ہین تمکو بڑے شہسوار ہو

جناب نواب مرزا مہدی حسینخانصاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال

وہ شکل کونسی ہو جو دل کو قرار ہو — یا موت آئے یا مرے پہلو مین یار ہو
دہڑکن سے دل کی تیر نگہ نے بھی کی خطا — زد پر اگر نہو تو وہ کیونکر شکار ہو
ہے اک ستانے والے کا شکوہ ہمین ضرور — اب آہمین تم ہو یا فلک کجمدار ہو
یہ رشک ہو کہ دل کو تڑپنے نہ دون ہی — میری طرح رقیب اگر بیقرار ہو
بوسے زیادہ ہوتے ہین یا گالیان بہت — دونون کا آج میرے تمھارے شمار ہو
ہان روز حشر کیجیے وعدہ وصال کا — یہ جھوٹ بولیے تو مجھے اعتبار ہو
سینے پہ رکھو ہاتھ تڑپنے نہ دون کبھی — لیکن جب اپنے دل پہ مرا اختیار ہو
کسطرح کھینچ لاؤن مین اے جذب دل اوسے — کیونکر پرائے دل پہ مرا اختیار ہو
جھونکے نہ اے صبا اسے چشم عدو مین تو — برباد او‌ڑکے یون مرا مشت غبار ہو
دونون کھٹکے مین مجھسے زمانے مین منحل بخت — وہ آنکھ ہو کہ گردش لیل و نہار ہو
بیتاب دیکھ کر مجھے حیرت مین کیون ہوے — جس دل مین آپ ہون اسے کیونکر قرار ہو
ہرگز خدا کے گھر بھی نہ کمبخت جاسکے — وعدہ خلاف جسکو ترا انتظار ہو
رفعت کسی کے عشق مین جیتے ہے تو کیا — مرنا تو ہے ضرور کہ تم جانثار ہو

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی مدرس گورمنٹ مدرسہ منصورہ

قابو مین جی نہین ہے تو ہو صبر کسطرح — سنبھلے وہ اپنے دل پہ جسے اختیار ہو

جناب بندہ علیخانصاحب زیبا لکھنوی شاگرد نواب محمد حسینخانصاحب تسلیم مرحوم

سیماب و زلزلہ ہو کہ برق و شرار ہو — دل سے سوا نہین ہے کوئی بیقرار ہو
زاہد رہے تجھی کو مبارک تری جنان — کوے صنم ہو اور ہمارا مزار ہو
تاثیر اگر کرے مری آشفتہ خاطری — گیسو کشادہ ساتھ جنازے کے یار ہو

خندان ہین گل بھی غنچے بھی ہین مسکرا رہے
صاحب بھی ہنس پڑین تو پھر اچھی بہار ہو

صاحب سمجھ کے گرد نہ دامن کو جھاڑیے
لپٹا ہوا کہین نہ کوئی خاکسار ہو

باتین مری تمھاری سخن سازیان نہون
کچھ حال دل کہون جو تمھین اعتبار ہو

صاحب جھجک جھجک کے نہ بجلی کو کوسیے
ایسا نہو کسی کا دل بیقرار ہو

محفوظ ہے دل آپ کا خاطر سے آپکی
کہیے تو آہ عرش الٰہی کے پار ہو

زیبا اگر جہان مین آئے ہو دم تو لو
تم تو ہوا کے گھوڑے پہ گویا سوار ہو

جناب محمد شرف الدین صاحب زخمی جائسی شاگرد جناب عشق مانکپوری

زخمی یہ کسکے ہجر مین تم بیقرار ہو
کچھ خیر ہے بتاؤ تو کیون سوگوار ہو

ہرگز ملون نہ اُس سے اگر اختیار ہو
پر کیا کرون جو دل ہی مرا بیقرار ہو

تیر نگہ سے اپنے نشانہ اڑائیے
مدِ نظر جو طایرِ دل کا شکار ہو

زخمی اوسی طرح سے تو یہ بھی ہے بیوفا
کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار ہو

جناب رحمت حسین صاحب ستم محرر دفتر صدر بہرائچ شاگرد جناب نسیم بہرائچی

کیون ایفلک عدو سے وہ بت ہمکنار ہو
انصاف ہے یہی کہ ستم بیقرار ہو

کوئی بتلائے دو ن انھین اسکا جواب کیا
وہ ہنسکے پوچھتے ہین کہ کون بیقرار ہو

اے دل شبِ وصال نہ کر شکوۂ جفا
ایسا نہو وہ شوخ کہین شرمسار ہو

جناب جوالا ناتھ صاحب سعد منیب قانونگو اجمیر و نائب وکیل جے پور

ابتو ارادہ یہ ہے کہ ہم دیدین مفت دل
گر حور پر ریون مین سے کوئی خواستگار ہو

جناب مولوی محمد عبید الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

غصہ چڑھا ہو نشۂ مے کا اوتار ہو
اوسوقت محتسب سے جو بگڑے بہار ہو

رہ رہ کے چھیڑنے سے انھین فائدہ ہی کیا
ہونا ہو اُسطرف سے جو کچھ ایکبار ہو

صورت بناہ کی نظر آنا محال ہے
جب دل کے آئینے مین سراسر غبار ہو

آپسمین آؤ کرلین یہین پر معاملہ
محشر مین کیون وفا و جفا کا شمار ہو

مخمور وہ ہون آج کہ اے ساقیِ الست
کوثر کو بھی چڑھا کے نہ دفع خمار ہو

مین صاف گو رقیب سخن چین وہ خود پرست
اونکی جناب مین مجھے کسطرح بار ہو

دلدادہ ہون مین اک متلون مزاج کا
مجبور نہ کس طرح ستم روزگار ہو

تجھسے جو موت سیکھ لے شیرین ادائیان
تلخی مرگ میرے لیے خوشگوار ہو

دل پاش پاش ابروِ خمدار نے کیا
تیرِ نگاہ بھی تو کلیجے کے پار ہو

یارب نہ کوئی خلق مین ہمسا ہو بیخبر
مجسا نہ مبتلاے غم انتظار ہو

کوتہ نظر سمجھتے ہین شمشاد اوسکو ہم
جسکی نگہ مین سروِ چمن قدِ یار ہو

جناب سید محمد احسن صاحب شوقی شاگرد جناب خیالی رائے بریلوی

دیکھا جو مجکو روتے ہوے ہنسکے یون کہا
دل وصل کے سخن کیون کسی کو کوئی بیقرار ہو

کچھ حالِ دل بتاؤ تو شوقی یہ آج تم
کیسے ہو خیر تو ہے یہ کیون بیقرار ہو

جناب حکیم عبد الغنی صاحب شفا الہ آبادی

دعوی کرین خدائی کا بنتیک بت وہ ہین
کچھ بھی جو حسن پر بخدا اختیار ہو

جناب منشی علی حسین صاحب صبر از ملت پور شاگرد جناب یاس لکھنوی

انسان کو اسکی نعت پہ کب اختیار ہو
مداح جس رسول کا پروردگار ہو

یارب تصدق اپنے محمد کی آل کا
عاصی کا بھی جوارِ نبی مین مزار ہو

حامی ہون جسکے احمدِ مرسل جہان مین
محشر مین کیون نہ اسکی طرف کردگار ہو

آنکھین کھلی ہی رہگئین عاشق کی بعدِ مرگ
اتنا تو دیکھنے کا ترے انتظار ہو

اے صبر کسلیے ہو پریشان و مضطرب
دل کیا ہوا یہ کسلیے تم بیقرار ہو

جناب محمد صدیق صاحب صدیق سہارنپوری

اسجان کبھی نہ وصل کا وعدہ وفا کیا
کس طرح آپ کا ہمین اب اعتبار ہو

گرمِ خرام شب کو جو ہو میری گور پر
ہر نقشِ پاے یار چراغِ مزار ہو

فریاد و دردِ عشق مین تاثیر ہو اگر
ہر آہ تیر بنکے کلیجے کے پار ہو

صدیق اسکے ہاتھ سے مین تنگ ہون مگر
کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار ہو

جناب جے نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

اے نالہاے خاطر پُر درد کیون نہو
وہ آپ پوچھتے ہین کہ کیون بیقرار ہو

کس ناز سے وہ پوچھتے ہین مجھسے نزع مین
کیون مضطرب ہو کسلیے بے اختیار ہو

جناب ہرسروپ صاحب صادق دہلوی نائب اسٹیشن ماسٹر راجگدہ

ساقی ہو مئے ہو باغ ہو فصل بہار ہو
ساماں یہ ہو پاس کوئی گلعذار ہو

جناب پنڈت بندرابن پرشاد صاحب طہور سب پوسٹ ماسٹر کشن پور

وعدہ تو کر چلے ہو ابھی وصل کا مگر
کیونکر تمھارے قول کا کچھہ اعتبار ہو

جناب منشی عاشق حسین صاحب عاشق لکھنوی ایڈیٹر اختر اودہ شاگرد جناب تسلیم

آنکھین لگی ہین جانب در بعد مرگ بھی
اتنا تو ہو کسی کو اگر انتظار ہو

آنکھون نمین تم پھرے بھی تو کیا ہمکو فائدہ
پہلو مین آکے بیٹھو کہ دل کو قرار ہو

مرنے مین وہ نہ آئے تو کسنے گلہ کیا
پھولون مین بھی نہ آئین اگر پہ مزار ہو

ایسے تو نالے ہون کہ دکھادین کسی کا دل
ایسی تو آہ ہو کہ کلیجے کے پار ہو

تربت ہماری دیکھہ کے ٹھکرائیے گا آپ
ایسا نہو کہ اور کسی کا مزار ہو

آفت ہین دونون عاشق ناشاد کیلیے
روز فراق ہو کہ شب انتظار ہو

جناب امیر احمد صاحب عشرت ساکن نانوتہ ضلع سہارنپور

اکدم مین خاک کر دے جلا کر تجھے فلک
آہ رسا ہماری اگر شعلہ بار ہو

قاتل نے ہاتھہ کھینچ لیا تیغ کھینچکر
مایوس کیون نہ یہ دل امیدوار ہو

جناب محمد یحیی علی صاحب عاصی کاکوروی اہلکار منصفی بجنور

کافر ہو جو بہشت کی پھر آرزو کرے
گلزار ہو وہ حور ہو فصل بہار ہو

عاصی تم اونکی ترچھی نظر سے بچے رہو
ایسا نہو یہ تیر کلیجے کے پار ہو

جناب حاجی عاشق علی شاہ صاحب عاشق شاگرد جناب آغا رئیس نگہر

ایسا بھی دن نصیب ہو عاشق کو اے خدا
جام شراب ہاتھہ مین پہلو مین یار ہو

جناب محمد عبد العزیز خان صاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

کیا یہ خبر تھی کہ زخود رفتہ ہوگا یہ
کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار ہو

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس اول اسکول چارسدہ ضلع پشاور شاگرد جناب یار

عشرت اگرچہ چھوڑ کے لی اسنے راہِ دشت — کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار ہو

جناب محمد خانصاحب غریب سہارنپوری اہلمد منشی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس سہارنپور

میری تڑپ کو دیکھ کے یہ بیقرار ہو — رخصت سحر سے پہلے شبِ انتظار ہو
ای شوقِ دل مزا تو جبھی ہے شبِ وصال — اوس بت کو صبر ہو نہ مجھی کو قرار ہو
گھبرا رہے ہو طائرِ بسمل کو دیکھ کر — کیسی بنے کسی کا جو دل بیقرار ہو
نازک بہت ہے اسے اثرِ عشق دیکھنا — عاشق کے دل کی طرح نہ وہ بیقرار ہو
افتادگان کو بے صنم کو ملا غریب — وہ دل کہ جو بہشت مین بھی بیقرار ہو

جناب محمد عبد الغنی خانصاحب غنی مرزاپوری مقیم رانچی

اس شوخی نگاہ سے ظالم مجھے ہے خوف — محشر مین بھی کہین نہ کوئی بیقرار ہو
اس چشمِ مستِ ناز کو دیکھا ہے جو اک نظر — زاہد بھی ہے یقین کہ پھر بادہ خوار ہو
تبسم زار اشکون مین یون ہے چھپا ہوا — جس طرح رشتہ گہر آبدار ہو

جناب فیض محمد صاحب فیض ساکن امروہہ وارد اودے پور

وہ دل ہے تیری یاد مین جو بیقرار ہو — وہ آنکھ ہے کہ جسکو ترا انتظار ہو
لوگون نے مجھسے ہاے اونھین بدگمان کیا — مرنے کا میرے خاک اونھین اعتبار ہو
شرطِ وفا یہ ہے کہ نہ منہ پھیرئیے کبھی — تیرِ نگاہِ یار جو سینے کے پار ہو

جناب فیاض خان صاحب فیاض امروہوی شاگرد جناب شاعر امروہوی

ہو دن کو یادِ رخ تو ہو شب کو خیالِ زلف — عاشق کا مشغلہ یہی لیل و نہار ہو
اقرارِ وصل کرکے وہ انکار کر گئے — فیاض ایسی باتون کا کیا اعتبار ہو

جناب حکیم حاجی سید محمد فضل حق صاحب فضل سہارنپوری شاگرد جناب ساقی

عاشق تمھارا ہو گئے رہتے جو کہ ہند مین — مولا انھین کہو اسے کیونکر قرار ہو

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

ایسا نہو کہ رازِ نہان آشکار ہو — میت پہ میری ہاے نہ تم اشکبار ہو

کیونکر نہ میرے سینے مین دل بیقرار ہو
جب عنقریب وعدۂ دیدارِ یار ہو

کیا فائدہ کرین جو شکایت ستم کی ہم
اپنے کیے پہ جب کوئی خود شرمسار ہو

بیحد ستم کیے ہین بہت تو نے دُکھ دیے
اب تجھ سے کیا وفا کا دل امیدوار ہو

مٹھی مین تم چھپائے ہوے کچھ تو ہو ضرور
دیدو مجھے جو میرا دلِ بیقرار ہو

حاجت نہین ہے شمع کی عاشق کی قبر پر
روشن اگر چراغِ دلِ داغدار ہو

شکرِ خدا کہ مجھسے کوئی پوچھتا ہے آج
بولو تو کچھ زبان سے کیون بیقرار ہو

خواہش کرون نہ کوچۂ دلدار کی کبھی
ناصح جو اپنے دل پہ مجھے اختیار ہو

محشر مین اسلیے مین نہین چاہتا ہون داد
ایسا نہو کہ دل مین کوئی شرمسار ہو

اتنا تو آج رونے کا میرے ہوا اثر
وہ مجھسے پوچھتے ہین کہ کیون اشکبار ہو

اوسکا بھی دل کسی پہ جو آئے تو ہم ہون خوش
وہ شوخ بھی ہماری طرح بیقرار ہو

آہین نہ کھینچ ہجر مین تو اسلیے اے قمر
ایسا نہو کہ عشق ترا آشکار ہو

جناب منشی محمد وزیر حسین صاحب قیصر گورکھپوری

تم تو ابھی سے حضرتِ دل بیقرار ہو
آگے خدا نخواستہ کیا حال زار ہو

دیکھا نہین جو جلوہ کسی بت کا تم نے شیخ
پھر وجہ کیا جو آج بہت بیقرار ہو

ہے زندگی تو فصلِ گل آئیگی لاکھ بار
کہدو نہ سوگوار عروسِ بہار ہو

تاریکی لحد کا ذرا بھی رہے نہ نام
جب داغِ دل بجائے چراغ مزار ہو

جناب سید یوسف حسین صاحب قیاس لکھنوی خلف اکبر جناب یاس شاگرد جناب جلال

تو روز وعدے کرتا ہے آتا نہین مگر
اے یار تیرے قول کا کیا اعتبار ہو

کیون ٹکٹکی بندھی نہ رہے اسکی سوے در
آنے کا تیرے یار جسے انتظار ہو

مین چند بوسے مانگتا ہون کچھ بہت نہین
دل پھیر دو مرا جو تمھین ناگوار ہو

جناب سید شاہ قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی

صدمہ فراق کا کہ غم بے شمار ہو
یہ سب ہین جو دل پہ بھی کچھ اختیار ہو

ہنستے ہو دیکھ دیکھ کے آثارِ مرگ کو
اچھے مریضِ عشق کے تیمار دار ہو

جناب حکیم سید محمد مهدی صاحب کمال لکھنوی خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

کہتے ہین نگاہیون کے جو امیدوار ہو
بوسہ طلب کرو کہ ہمین ناگوار ہو

عاشق ہزار جان سے تم پر نثار ہو
اس لطف کی نگہ کا تو کچھ اعتبار ہو

بیخود بھی ہوتے وصل کی شب تم تو لطف تھا
تھوڑی سی آج پی ہے بہت ہوشیار ہو

بولے جو اونکو دیکھ کے ہینے اوٹھائے ہاتھ
اسکی دعا قبول نہ پروردگار ہو

کہتے ہین وہ کہ آئینگے کل شب کو ہم ضرور
دل بھی قرار دے چکے پھر بیقرار ہو

میرے تو بس مین حضرت دل تم نہین رہے
اب جسکے چاہو ہو رہو با اختیار ہو

ارمان وصل دشمن جان کا نکال دے
اے آسمان تو ہی مراد و ستدار ہو

حسرت ہی بیٹھ کر سر بالین کہے کوئی
غفلت مین کیا پڑے ہو ذرا ہوشیار ہو

یہ پوچھ پوچھ کر کوئی تڑپا رہا ہے اور
کیا دل کا حال ہے کہو کیون بیقرار ہو

دل مین وہ آچھپین تو نکلنے نہ دون کبھی
ممکن نہین یہ راز نہان آشکار ہو

خود گم کیا ہے جلوہ دیدار یار نے
کیا سیر ہے جو حشر مین اپنی پکار ہو

شاید وہ کچھ تمھارے ستم سے بچا رہے
جسپر تو عنایت پروردگار ہو

اک روز بوسہ لیتے ہی دل پھیر لو کمال
اتنا تو سمجھے یار کہ مطلب کے یار ہو

جناب محمد بشیر الدین صاحب کامل پرشین اسسٹنٹ ٹیچر ہائی اسکول فرخ آباد

منہ کو چھپا مین زلف سے عاشق کے روبرو
لازم نہین کہ ظلم یہ لیل و نہار ہو

کامل نہ بچنے پائے سلامت تو بات ہے
تیر نگہ سے بچ گیا ابرو کا وار ہو

جناب منشی محمد کریم بخش صاحب کریم رئیس و زمیندار موضع [illegible] ندولی

باد سموم ہی جو نہ ہمراہ یار ہو
کیونکر ہوائے صحن چمن خوشگوار ہو

عالیجناب شیخ احمد حسینی نصاحب بہادر مذاق تعلقدار بریانوان اودہ

ساقی ہو مے ہو باغ ہو فصل بہار ہو
آغوش مین وہ حور وش و گلعذار ہو

دانا اگر ہے شیخ تو پھر بادہ خوار ہو
بیہوش خود ہے جو ذرا ہوشیار ہو

کچھ کھا کے نذر عشق کرون جان ناتوان
مرنے کا بھی مرے جو اسے اعتبار ہو

واعظ مئے طہور کی کرتے ہو تم صفت
ثابت اسی سے ہی کہ بڑے بادہ خوار ہو

مر جائین اوسکے کوچے مین ہی آرزو یہی
معشوق کی گلی مین ہمارا مزار ہو

بے اختیار یونپہ تو اونکے ہین یہ ستم
کیا جانے کیا کرین جو ذرا اختیار ہو

یارب دعا مذاق کی یہ ہے کہ حشر مین
بندہ ترانہ آگے ترے شرمسار ہو

جناب عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نوازش حسن مونگیری

تیر نظر نہ کیون مرے سینے کے پار ہو
سرمہ جو تیری آنکھون مین دنبالہ دار ہو

کیا اوسکے آگے شکوہ بیداد کیجیے
گردن جھکائے جب کوئی خود شرمسار ہو

کیا پوچھتے ہو حال مزاج اس مریض کا
مدت سے اپنی زیست جسے ناگوار ہو

وقت شباب کٹ گیا غفلت مین اے مجید
جاگو اوٹھو اخیر شب ہوشیار ہو

جناب منشی سید اولاد احمد صاحب محشر مرادآبادی اسٹیشن ماسٹر خیرآباد

یا آجکل نصیب ہمین وصل یار ہو
یا بیقرار دل کو الٰہی قرار ہو

ٹھنڈا نہ کر مرے دل سوزان کو شمع رو
شاید یہی چراغ شب انتظار ہو

دشمن کو اپنے پاس بلانے کے واسطے
وہ جھوٹ بھی کہین تو ہمین اعتبار ہو

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی برادر خورد جناب بسمل

افسوس ہی کیا جو سنا قصہ رقیب
میری اگر سنین تو کلیجا فگار ہو

مضطر یہ پھیر ہے مری قسمت کا آجکل
نیکی بھی مین کرون تو بدی مین شمار ہو

جناب لالہ سون لال صاحب مفتون زمیندار خیرآباد شاگرد جناب مضطر

طول شب فراق مٹے وصل یار ہو
ایسا بھی دن کوئی مرے پروردگار ہو

کچھ بولتے نہین وہ سوال وصال پر
مایوس کس طرح دل امیدوار ہو

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس قصبہ برلہ

اپنی ہے دوستون سے وصیت یہ بعد مرگ
کوچے مین یار ہی کے ہمارا مزار ہو

جناب نواب سید کاظم حسنین صاحب بہادر مجنون از قصبہ [illegible]

یارب یہ التجا ہے تری بارگاہ مین
بندہ نہ روز حشر کسی [illegible] شرمسار ہو

جناب میر عبد الرحیم صاحب محو از اجمیر

غیرون کے ساتھ باغ مین وہ گلعذار ہو ۔ حسرت سے دل ہمارا نہ کیون خار خار ہو

جناب عبد المجید صاحب مشتاق گورکھپوری شاگرد جناب فوق گورکھپوری

بیشک وہی ہی وصل کی لذت سے بہرہ ور ۔ ہر وقت جسکے پاس کوئی گلعذار ہو

جناب محمود بیگ صاحب ممتاز متعینہ پل مونگ ڈاکخانہ گھرونده

مجھ کو بھی خدا کرے کہ وہ دن ہو ہمین نصیب ۔ صحن چمن ہو ابر ہو فصل بہار ہو

جناب محمد منیر الدین صاحب منیر حیدرآبادی شاگرد جناب شیفتہ کنتوری

امید مغفرت بھی تو ایمان کی ہے شرط ۔ ہی خوف کفر کا جو نہ امیدوار ہو
حاجت چراغ کی نہو مرنے پہ اے خدا ۔ سینے کا داغ صورت شمع مزار ہو

جناب نعمت اللہ صاحب نعمت میرٹھی منیجر کمپنی دی اسٹار تھیٹریکل ٹروپ آف لکھنؤ

گردن جھکی ہے شوق شہادت مین دیر سے ۔ پہلے ترے شہیدون مین میری پکار ہو
بعد فنا بھی ہے مجھے پامالیون کا شوق ۔ اے کاش کوے یار مین میرا مزار ہو
بے اعتبار یونہی تو دل دے دیا تھین ہے ۔ دیدون مین جان تک جو ذرا اعتبار ہو
آتے ہین غیر روز جو محفل مین آپ کی ۔ یہ بات کسطرح نہ ہمین ناگوار ہو
اس درجہ درد ہجر مرے دل کو ہے پسند ۔ معشوق وہ کرون جو تغافل شعار ہو
نعمت جہان مین تو بھی وہ ہجران نصیب ہے ۔ آئے نہ وہ جو موت کا بھی انتظار ہو

جناب مولوی محمد ناصر حبیب صاحب ناصر خلف مولوی عبد الغنی صاحب وکیل سیتاپور

قابو مین اپنے جب نہ دل بیقرار ہو ۔ پھر کس طرح کسی پہ بھلا اختیار ہو
اوجڑے وہ دل کہ جسمین محبت کی بو نہو ۔ پھوٹے وہ آنکھ جو نہ کبھی اشکبار ہو
مجکو فراق یار مین راحت ہو کسطرح ۔ کیونکر قرار پائے جو دل بیقرار ہو
ناصر مین کیا بتاؤن شب انتظار مین ۔ ہر ایک پوچھتا ہے کہ کیون بیقرار ہو

جناب شیخ نذر محمد صاحب نذر لکھنوی شاگرد جناب یاس لکھنوی

مئی ہو ہوا ہو باغ ہو وہ گلعذار ہو ۔ ایک اسی طرح کی الٰہی بہار ہو

اگر مری لحد کو جو روندے وہ مہ جبین
نقش قدم ہی ہو جو وہ چراغ مزار ہو

شاکی نہین مین داورِ روزِ حساب سے
تم آج سب کے سامنے کیون شرمسار ہو

اس سادگی نے اور بھی لاکھون کے خون کیے
کسنے کہا تھا تمسے مری سوگوار ہو

سو بار پھر کے پیرِ خرابات سے ملے
توبہ کا تذکر آپ کی کیا اعتبار ہو

جناب محمود علیخانصاحب نازؔ ساکن قصبہ دسنہ ضلع پٹنہ شاگرد جناب یاسؔ لکھنوی از ملک بہار

آرام درد کو ہو نہ پہلو مین یار ہو
پھر بیقرار دل کو مرے کیا قرار ہو

دل کی جو حسرتین ہین وہ نکلینگی بعد مرگ
تیری گلی مین یار جو اپنا مزار ہو

وعدہ خلاف راہ تری دیکھون حشر تک
آنکھین ہون میری اور ترا انتظار ہو

ای نازؔ ہی یقین کہ نہ لین پھر وہ اُسکا دل
بوسے کا اُنسے جو کوئی امیدوار ہو

جناب سید محمد کاظم صاحب نشانؔ لکھنوی شاگرد جناب وحیدؔ لکھنوی

یا جائے جان ہجر مین یا وصلِ یار ہو
ہونا ہو جو وہ اے مرے پروردگار ہو

مانع ہی رعبِ حسن ادہر اوسطرف حیا
کسطرح لطفِ صحبتِ بوس و کنار ہو

طولِ شبِ فراق سے گبھرا رہا ہون مین
آئے خیالِ یار مرا غمگسار ہو

جناب محمد عبد الرحمن صاحب نیرؔ وکیل رہلی شاگرد جناب یاسؔ لکھنوی

کیا لطف ہو جو اُنکی بسر یون بہار ہو
بلبل کو وصلِ گل ہو ہمین وصلِ یار ہو

بھولے سے بکسی بھی نہ آئے کبھی ادہر
حسرت نصیب کا ترے جسجا مزار ہو

اکثر یہ باتین کرتا ہون راتو تنہ چاندسے
تم بھی کسی کے عشق مین کیا داغدار ہو

ہم ہین وفا پسند ہین دونون ایکسان ہین
اچھا کسی کا وصل نہو انتظار ہو

جناب مولوی محمد فصیح اللہ صاحب نیرؔ بنارسی شاگرد جناب فائزؔ بنارسی

جسکو لگائین تو نے سرِ راہ ٹھوکرین
شاید قتیلِ ناز کا تیرے مزار ہو

حسرت یہی ہے اپنے دلِ بیقرار کی
ساقی ہو مئی ہو ابر ہو پہلو مین یار ہو

نیرؔ خدا سے اپنی دعا ہے یہ روز و شب
کوچے مین اوس قمر کے ہمارا مزار ہو

جناب محمد عبد الرزاق صاحب ناچیزؔ خورجوی شاگرد جناب عزیزؔ دہلوی

ناچیز دلبر نہین وفا نام کو نہین | ان بیوفاؤن کے لیے کیون دل فگار ہو

جناب نصیر الدین صاحب نصیر بلوی محرر نہر گنگ واسکندرہ راؤ

گر آہ بے اثر کو اثر اے خدا عطا | طرز جفا کو چھوڑ کے وہ شرمسار ہو

جناب منشی نور محمد خانصاحب نور خلف منشی شہامت خان صاحب

ادسنی تو روے یار کو کعبہ سمجھ لیا | کیا شکوہ ایسے دل کا جو بے اختیار ہو

جناب منشی عبد الوحید صاحب واحد شاگرد جناب ... الہ آباد

زاہد اگر نصیب مجھے کوے یار ہو | خواہش ارم کی دل مین نہ زنہار ہو
ایفا ہوا نہ ایک بھی وعدہ وصال کا | پھر آپ قول کرتے ہین کیا اعتبار ہو
اے ضعف تیرا زور اگر ہے پس فنا | کیا خاک پھر بلند ہمارا غبار ہو
آتا رہے خیال کہ رسوا نہو کوئی | اے چشم تر نہ راز نہان آشکار ہو
اللہ ایک بوسہ پہ وہ ہوگئے خفا | پھر کیجیے اور کیا کوئی امیدوار ہو
فرقت کی کیون اٹھائے مصیبت جو سر پڑے | واحد دل اپنے پھیر لو گر شرمسار ہو

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس شاگرد جناب جلال لکھنوی

مجکو بھی مثل غیر کبھی وصل یار ہو | میری طرح اسے بھی کبھی انتظار ہو
یون ہیر سوز عشق کی ہر سو پکار ہو | شعلے جو دل تو بوے فغان آشکار ہو
سینے سے کسطرح نہ کلیجا مین چیر تین | کیا کر سکے وہ عشق مین جو دلفگار ہو
اپنا ہی دل مگر نہین قابو کچھ اسپہ بھی | کس کام کی وہ چیز جو بے اختیار ہو
الفت جتا مین کیون جو کسی کے خلاف ہے | کیون کیجیے وہ بات کہ جو ناگوار ہو
ہم تم ہون آج وصل مین بیباک اسطرح | شرما ہین دونون دل جو کبھی ہمکنار ہو
دل مین کسی حسین کے رسائی نہ ہو سکی | کس کام کی وہ آہ جو گردون گذار ہو
آئی نہ اسطرف کو ہوا کوے یار کی | کمبخت جس طرف کو ہمارا غبار ہو
سینے مین دل نہین تو تری یاد ہی سہی | کوئی تو میرے پاس شب انتظار ہو
کیا خوب اسنے ساتھ دیا مجھ غریب کا | دنیا ہو اور تیری شب انتظار ہو

حسرت کی قبر کیلیے اچھی جگہ ہو | معشوق کی طرف سے جو دل مین غبار ہو
وہ گالیان جو دین تو مین ہون سہی ہی انکا | فاصل مین ہون جو کسی کی شکار ہو
کیا کیا تمہارے ہجر مین صدمے گذر گئے | مین سب بیان کرون جو تمہین اعتبار ہو
غیرون کا ذکر کرتے تو پہلے لاؤ یا | پھر دل اٹھا کے کہتے مین کیون انکسار ہو
گھر چلتے وقت کہدو ... مجنون نام کو | کوئی بچا کچھا جو گریبان مین تار ہو
مین یاس خاکسار ہون اسکا عجب کیا | تقدیر کا جو خط ہے وہ خط غبار ہو

جناب محمد عبد الغفور صاحب یتیم ڈاکٹر جیل گونڈہ

تیغ نظر ہو سرمہ دنبالہ دار ہو | کوئی ہو مجھے یار کسی کا تو دار ہو
گریبان نہ جیب لحد مین تو ہی یار ہو | پھر کون بیکسی پہ بتا اشکبار ہو
اٹکھیلیون کی چال چلے گر وہ حشر مین | محشر فدا ہو فتنۂ محشر نثار ہو

جناب سید غوث الدین صاحب انور حیدرآبادی شاگرد جناب رسا

مقبول یہ دعا مری پروردگار ہو | سر القب بھی وصل نصیب ایکبار ہو
صبح شب وصال جو لیجائے شام سے | یون انقلاب گردش لیل و نہار ہو
دامن چھوڑا کے ہاتھ سے وہ شوخ چل بسا | جب قرار و صبر کیون تار تار ہو
بیچین ہو کے دوڑتے اپنی وہ ... | آنا تو بیقرار دل بیقرار ہو
انور خیال رخ سے لحد مین پس فنا | روشن مثال شمع دل داغدار ہو

جناب منشی محمد اسمعیل صاحب آزاد مدرس مدرسہ سرکاری فارسی

بعد از فنا بھی ہو یہی کشتون کو آرزو | اسکی رکاب پاک سپ مین اپنا غبار ہو

جناب نواب محمد وجیہ الدینخان صاحب انصار ساکن حیدرآباد شاگرد جناب ...

مہمان جو اسکے سینے مین پیکان یار ہو | صدقے ہو دل جگر ہو فدا جان نثار ہو
یون ہی کبھی گردش لیل و نہار ہو | مجبور وہ ہون اور ہمین اختیار ہو
لیسا کبھی تو اے مرے پروردگار | مجھسے عدو کے ہوکے مین وہ ہمکنار ہو
اس ہو کی گفتگو پہ نہ کیون دل نثار ہو | وہ پوچھتے مین کس لیے تم بیقرار ہو

چونکہ یہ غزلین دیر مین وصول ہوئین کیوجہ سے بے ترتیب درج ہوئین

پہر وہ سبکے سامنے آئے وہ کسطرح | جو آئینے میں عکس سے بہی شرمسار ہو
پہلے تو دل اسلئے میں نہیں دیگئے | پہر پوچھتے ہیں کسلیے تم بیقرار ہو
گستاخیاں جو تنہا میں کیں منہ سے یوں کہا | بیہوش تم نہیں ہو بڑے ہوشیار ہو
رکھ لی کچھ آبرو مری چشم پر آب نے | وہ پوچھتے ہیں کسلیے تم اشکبار ہو
انداز عشوہ ناز کرشمہ جفا ستم | کس کس پہ ایک امر ایما نیا ہو
انگڑائیاں وہ لیتے ہیں تن تن کے بار بار | کیونکر نہ دل میں حسرت بوس و کنار ہو
خاموش بیٹھے بیٹھے تڑپنے لگے رسا | کیا کوئی یاد آگیا یوں بیقرار ہو
سچ بہی کہوں تو جانتے ہیں جہوٹ وہ رسا | ایسا کسی کا تو نہ بے اعتبار ہو

یہ بات تو بجا ہے کہ دلبر ہے کوئی چیز | تم بہی خدا کرے کہ یہیں بیقرار ہو
منہ پہیر اوس کی طرف سے چلے کوئی | جو اک نگاہ لطف کا امیدوار ہو
قدرت خدا کی دیکھو تو اسکے بسط امتحن | اس شکل پر نصیب تجہے وصل یار ہو

جناب منشی محمد حسن صاحب عجیب گورکھپوری

تیغ ادا وہ جس سے نہ سینہ فگار ہو | تیر نظر وہی جو کلیجے کے پار ہو
آپ اور وعدہ وصل کا ایفا کریں کبھی | اوس کا نہیں حضور جسے اعتبار ہو
عاشق وہی نہیں کہ جسے عشق ہو عجیب | طالب نہیں جو طالب پروردگار ہو

جناب محمد خان صاحب عطا شاگرد جناب رسا رئیس حیدرآباد

اسکی لحد پہ یاس کیوں اشکبار ہو | ارمان جسکی قبر پہ شمع مزار ہو
دشمن کے سامنے مجہے پہلو میں دے جگہ | یارب کہیں وہ تم مرے دوستدار ہو

جناب علی خطیب صاحب فخر رسا کن قصبہ ہمیرپور شاگرد علامہ

اسکی خبر نہیں ہے کہ یوں اشکبار ہو | وہ کون تہا کہ جسکے لیے سوگوار ہو
اوس بدگمان سے اتنی بہی امید تہی کسے | بے اعتبار یہ دن کا مری اعتبار ہو

جناب محمد عابد علی صاحب عابد ملازم بندوبست گورکھپور

عابد نہ آہ کھینچ کسی کے فراق میں | ڈر ہے کہ یہ از دل نہ کہیں اشکبار ہو

جناب محمد علی خان صاحب شفا متصدی حیدرآباد دکن شاگرد جناب رسا

رہتی ہے جان سے اسکی نہ کیوں دل فگار ہو | یہ تیر کسطرح نہ کلیجے کے پار ہو
لینے لگے جب اسکا خیال آگئیں ہچکیاں | کیونکر نہ تڑپے جان و دل بیقرار ہو
جوڑے میں پہول رکہتے ہیں تنہا نہ آز جا | نازک بہت ہیں انکی کمر پر نہ بار ہو
اسنے تو لاکہ بار نہیں دیں تسلیاں | قاصد سے قول کا مجہے کیا اعتبار ہو
حاصل صفا قلب سے اتنا تو ہو صفا | اس آئینے میں عکس فلک رنگبار ہو

جناب حکیم عزیز احمد صاحب عزیز حکیم آبادی شاگرد جناب بشیر

ای دل نہ درد ہجر سے یوں بیقرار ہو | فضل خدا سے وصل کا امیدوار ہو

جناب ڈاکٹر عبدالرسول صاحب فہیم شاگرد جناب رسا رئیس حیدرآباد

اوسکی گلی سے اوڑ کے بنجائے بجا خاک | برباد بعد مرگ نہ مشت غبار ہو
آنسو نکل کے آنکہ سے یارب اثر کرے | بے آبرو نہ گوہر آبدار ہو

جناب مولوی ابوالبرکات محمد خیر الدین صاحب صابر شاگرد

رو رو کے مدتوں ہی اسنے بہایا اشک | ممکن نہیں جو یار کے دل میں غبار ہو
بیتابی و قلق میں کیوں اسکی ہو بسر | آرام کیا ہو جسکو غم انتظار ہو

جناب قاضی احمد علی صاحب فخر اسکول ماسٹر نوساری ضلع سورت

میری تڑپ کو دیکھ کے بولے وہ ناز سے | ای فخر کسلیے یہ واسطے تم بیقرار ہو

جناب نواب محمد سجاد علی خان صاحب ضبط لکھنوی شاگرد جناب جلال

وہ دن خدا کرے کہ کسی پر نثار ہو | پہر تسپر میں بہی پوچھوں کہ کیوں بیقرار ہو
گو فرط شوق سے مرا دل بیقرار ہو | لیکن خدا کرے نہ ترا انتظار ہو

اطلاع

پرچہ پہونچتے ہی فوراً اس طرح میں غزلیں بر لطف و کرم واہ ہمارے ہو سکتے غزلیں بہیجنا چاہییں اور طرح ذیل میں ۱۵ جون تک - ورنہ درج ہونے سے رہجائینگی۔ ردیفانہ ہو سکتا ہم و قافیہ ... اور آخر جون تک ذیل کی طرح میں غزلیں آنا چاہییں۔

کوئی پرسان نہیں میرے دل کا

دل قافیہ۔ کا ردیف

[illegible]

اور عورتوں کو [illegible] ایسی [illegible]

[illegible] آپ کی [illegible]

[illegible] بہت [illegible]

[illegible] انسا [illegible]

ہوئے [illegible] آپ لوگ بہت [illegible] کریں

کیونکہ [illegible] ان کے اصل [illegible]

اور ان کی ذات سے اپنا فائدہ [illegible] اور ان کی [illegible]

اور [illegible] میں [illegible] اور [illegible] نہ کرے۔

[illegible] پیام [illegible] کے گذشتہ [illegible]

[illegible] ہیں کہ کس قدر [illegible] اور

کیا [illegible] ہے [illegible] اور بہت [illegible]

[illegible] کہ جن حضرات کو ضرورت ہو

[illegible] کے حساب سے قیمت [illegible] طلب فرمائیں

[illegible] سے بیماری [illegible]

[illegible] نہیں [illegible]

[illegible]

پیام یار

جلد ۵ — نمبر ۶

بابت ماہ جون [illegible]

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر و مہتمم قومی پریس و پیام یار

قومی پریس لکھنؤ چوک مین چھپا

ضروری باتیں

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینے کی یکم کو شایع ہوتا ہے۔ قیمت عام سے ایکروپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک و رؤسا سے پانچ روپیہ سالانہ۔

۲- بغیر پیشگی قیمت آئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا۔ نمونہ ۲ ر وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے۔

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف۔

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر ہم ذمہ دار نہیں۔

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین "نثار" کے نام ہونا چاہیے۔

۶- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو۔ کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شایع ہوگا۔ غیر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہوں) عمدہ ہوگی۔ درج کر دیجائیگی۔ ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ نہ اچھا ہوگا غزل کی اصلاح ہو جائیگی۔ ہاں اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہوگا۔ انتخاب کمیٹی کرتی ہے۔ پوری غزل بلا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲ ر اجرت دینے پر درج ہو سکتے ہیں لیکن صحت کا لحاظ ضرور ہوگا۔

۷- ہر غزل علیحدہ علیحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۸- اشتہارات دو انگریزی کے واسطے فی سطر ۲ ر یا زیادہ کے لیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اجرت ہر حال میں پیشگی لیجائیگی۔

العبد - محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و قومی پریس۔ و مہتمم پیام یار۔ چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس پتے کے کارخانے کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور نامی تاجر واقف ہیں۔ لکھنؤ کی نمایشگاہ سے اس کارخانہ کو تمغا اور سرٹیفکٹ بھی ملا ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

فہرست عطر موجودہ

عطر حنائی تولہ ۱ ر، ۲ ر، [illegible]، و ۱۲ ر عطر موتیا [illegible] عطر چنبیلی [illegible] عطر جوہی [illegible] عطر کیوڑہ [illegible] عطر سہاگ [illegible] عطر گلاب بصرہ فی تولہ [illegible] عطر گلاب [illegible] عطر روح خس [illegible] عطر خس [illegible] عطر کھتا زہ [illegible] عطر مجموعہ [illegible] عطر روح [illegible] عطر گل [illegible] عطر عروس [illegible] عطر فتنہ [illegible] برگ حنا [illegible] عطر مولسری [illegible] عطر اگر [illegible] عطر اگر کہنہ [illegible] عطر ایجاد بندہ نازبو فی تولہ [illegible] روغن حنا [illegible] روغن بیلا و چنبیلی [illegible] سفوف خضاب [illegible]

المشتہر کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین

جھوٹ ہو تو گنہگار

[illegible]

کرتے ہیں۔ ہماری مطب میں سیکڑوں مریضوں نے ان سب کا ملِ صحت پائی۔ ہم نہیں چاہتے کہ نفع محدود رہے۔ لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ جن صاحبوں کو ضرورت ہو فوراً منگوا کر تجربہ کر لیں۔ بیچ سے طور پر فند و شکایت رہے نے اور امراض کے متعلق بھی مجرب دوا مل سکتی ہیں بخوف تطویل اس اشتہار میں نہیں ظاہر کیں۔ عرق دردسول دو خوراک میں قطعاً دافع مرض فی خوراک [illegible] سفوف دمہ ۲ خوراک میں دمہ کو بالکل نیست و نابود کرتا ہے۔ فی خوراک ۳ ر

سفوف جو ملے خوراک میں [illegible] کھودے۔ فی خوراک ۳ ر

طلا [illegible] ہزاروں مایوس العلاج لوگوں کو قوت باہ میں بے مثل فائدہ کیا۔ دو ہفتہ میں خواہ مخواہ اپنا فائدہ تسلیم کراویگا

فی تولہ ۱ ر حبوب بار ریاح اور قبض کے حق میں اکسیر ہیں۔ فی خوراک ۳ ر۔ حبوب جو دوا کے لیے حکیم [illegible] مفت دریافت کر سکتے ہیں۔

المشتہر۔ حکیم محمد حسین۔ لکھنؤ منصور نگر

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ [illegible] صفائی اور دیانتداری کے ساتھ جاری ہے اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے اونکو خود معلوم ہو جائیگا۔ تعمیل فرمائش نقد روپیہ آنے پر یا ویلیو پے ایبل ہو سکتی ہے۔ خط جواب طلب کے لیے ٹکٹ آنا چاہیے۔

فہرست اشیائے موسم گرما

نام اشیاء مع وضع و کام	طول	عرض	نرخ قیمت	محصول
تھان کاملی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱۰ گز	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کاملی سنہری [illegible] بوٹہ دار نفیس	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بلیدار [illegible] نہایت نفیس	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان [illegible] ساخت لکھنؤ نہایت باریک	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان [illegible] بوٹہ دار [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار عرض طول برابر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] زنانہ مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] داہل [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن زنانہ مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] بوٹہ دار سنے ہوئے [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible] چکن [illegible]	[illegible]	۱۵	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible] چکن [illegible] ریشموں کے قابل	[illegible]	۱۵	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیائے موسم سرما و دیگر متفرقات

[illegible] جالدار [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] نہایت [illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۲
[illegible] جالدار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	۲
کلاہ زربفت و کمخواب بیلدار نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible] کار [illegible] کے قابل	[illegible]	۱۲	[illegible]
[illegible] نہایت [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] فی روپیہ ۲ قد

[illegible] فی تولہ [illegible]

[illegible] نہایت عمدہ [illegible]

[illegible] نہایت عمدہ [illegible]

فی روپیہ ۳- تولہ [illegible] محصول ایک تولہ [illegible]

المشتہر محمد عاشق علی و حافظ محمد یوسف علی کارخانہ دار چکن لکھنؤ [illegible]

مصرع طرح پیام یار

غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے

جناب حاجی محمد امیر حسن صاحب امیر سہارنپوری شاگرد جناب ساقی سکندر آبادی

رشک سے گور کے تم کیون نہ کنارے ہوتے
غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے

نہ ہوس حور کی کرتا نہ کبھی خلد کی وہ
بُت مہرو کے جو زاہد کو نظارے ہوتے

سوز الفت کو نہ مین دل مین اگر کرتا ضبط
آسمان تک مری آہون کے شرارے ہوتے

جناب منشی سید امیر علی صاحب امیر سب اوورسیر نہر گنگ ازاٹیہ

شانہ کرنے سے گرے سیکڑون الجھے ہوئے دل
کاش گیسو نہ ستمگر نے سنوارے ہوتے

بیوفائی کی ادا کاش نہوتی تم مین
اور تو جتنے ہین انداز یہ سارے ہوتے

جناب پنڈت ہرکھبر ناتھ صاحب مٹو آرزو از سیتاپور

مجکو صورت نہ دکھاتے نہ دکھاتے لیکن
غیر سے بھی تو نہ در پردہ اشارے ہوتے

جذب اتنا تو اثر تو نے دکھایا ہوتا
ہمتو اونکے تھے مگر وہ بھی ہمارے ہوتے

جناب فدا احمد صاحب اکسیر دہلوی شاگرد جناب فوق دہلوی

تھا جو پھندے سے تباہی مین اکسیر کا لانا منظور
بال احباب جہان تمنے سنوارے ہوتے

جناب حافظ محمد اصغر صاحب اصغر دہلوی شاگرد جناب عزیز دہلوی

غم ہے یہ کسکا شب وصل مین کچھ تو کہیے
ایسے خاموش ہو کیون آج ہمارے ہوتے

جناب محمد خلیل صاحب اختر باشندہ موضع سرولی ضلع غازی پور

سیکڑون بلبل دل دام بلا مین پھنستی
گیسو اپنے جو کبھی تمنے سنوارے ہوتے

جناب صاحبزادہ مرزا محمد آغا جان صاحب آغا رئیس سونگڑھ شاگرد جناب بلیغ دہلوی

تجھ جوانی کا مزہ دیکھتے تم اے آغا
ہائے دنیا سے ابھی تو نہ سدھارے ہوتے

جناب پانڈے منی لال صاحب آزاد گورکھپوری

کیا خطا آنکھ کی کیا دل کا کسی سے شکوہ
جب یہ اپنے نہوئے خاک ہمارے ہوتے

جناب الٰہ بخش خانصاحب الٰہ یار انسپکٹر پولیس نشیندار سرکار متوطن سلطانپور

آنکھ ڈالی نہ کبھی حور و پری پر اُن دن
جی لگایا نہ کہین تمنے تمھارے ہوتے

جناب سید عبدالکریم صاحب انگریز سپاہی رجمنٹ مدراسی از مانڈلہ

اونکے بیساختہ پن پر تو چھٹے لاکھون دل
قہر ہوتا وہ اگر زلف سنوارے ہوتے

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

کہین خورشید کے ہمرتبہ ہین تارے ہوتے
آرزو کیا کرین حورون کی تمھارے ہوتے

حال دل کہتے یہی دل سے نکلتی حسرت
کاش دم بھر ہی وہ مہمان ہمارے ہوتے

میری پہلو سے اوٹھے تھے تو تمھین لازم تھا
ساتھ لے کر دل مضطر کو سدھارے ہوتے

بخت ناساز فلک برسر کین یار خفا
پورے کسطرح پھر ارمان ہمارے ہوتے

یہ نہ پوچھو کہ شب وصل مین کیا کیا کرتے
بوسے لیتے کبھی قربان تمھارے ہوتے

برق کی طرح وہ بیرحم بھی ہوتا بیتاب
گر رسا نالۂ جانکاہ ہمارے ہوتے

جناب عبدالرزاق صاحب بہار شاگرد جناب نسیم بھرت پوری

تیرے وعدونکا جو دل کو نہ سہارے ہوتے
کل شب غم مین صنم ہمتو سدھارے ہوتے

مانع دادرسی رعب تھا تیرا ورنہ
داور حشر کو مظلوم پکارے ہوتے

جناب منشی محمد کبیر صاحب تحصیل شاگرد جناب داغ دہلوی

حسن سے عشق کو ہوتی نہ اگر لاگ ایجان
آپ سے ہم نہ کبھی آپ ہمارے ہوتے

ہائے یاد آتا ہے کہنا یہ کسی کا تحصیل
غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

کچھ ترستے جذب کے ایدل جو اشارے ہوتے
غیر منہ تکتے وہ پہلو مین ہمارے ہوتے

تھا گوارا ہمین نشتر بھی جو مارے ہوتے
چٹکیان غیر کے لیتے نہ ہمارے ہوتے

آئے ہم پر اگر آتی ہے بلائے شب ہجر
آپ تو گھر کو سویرے سے سدھارے ہوتے

بد دعا ہی کوئی دو تم جو دعا گو کہتا
کوسنے بوسون سے بڑھکر انھین پیارے ہوتے

کھینچے لیتی ہے مرے دل کو ذرا منع کرو
دیکھو تقدیر تمھاری یہ تمھارے ہوتے

سر ترا گوندھ کے صدقے ہوئی مشاطہ تو کیا
ان بلاؤن کے لیے ہاتھ ہمارے ہوتے

قبر پر میری چڑھا جاتی نسیم سحری
رات کے ہار جو اس گل نے اوتارے ہوتے

خوش نصیبی کبھی ہم پر بھی عنایت کرتی
کہتے کمبخت ہی اکدن وہ پکارے ہوتے

چھلکے افشان نکل آتے جو کسی شب وہ ادہر
قابل دید ہمارے بھی ستارے ہوتے

چھپکے رویا کیے تم اس سے تو مین خوش ہوا
نالے سن سنکے مرے قہقہے مارے ہوتے

پیار کر لیتے اگر ہم کبھی لپٹا کے جلال
دیکھتے آپ کہ وہ اور بھی پیارے ہوتے

جناب محمد حسین صاحب جلیس مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

اوچکی آہون کے ہمارے جو شرارے ہوتے
کہین تجلی نظر آتے کہین تارے ہوتے

ہمت عشق یہ کہتی ہے نہ مرنا تھا ابھی
چار دن اور مصیبت کے گذارے ہوتے

ایکدن منزل مقصود کو ہم پا جاتے
گر رہ عشق مین ہمت کو نہ ہارے ہوتے

اوٹھ کے جوبن نے کہا حسن تو دونا تیرا
حوصلے بھی دل عاشق کے اوبھارے ہوتے

خود ہی منصف ہو بتاؤ یہ ستم ہے کہ نہین
مورد لطف و کرم غیر ہمارے ہوتے

جان عاشق پہ ہزارون ہی بلائین آتین
بال اگر اوس بت کافر نے سنوارے ہوتے

لطف جب تھا کہ نظر دونو پہ یکسان رہتی
کبھی مجھسے کبھی غیرون سے اشارے ہوتے

شوق دیدار شراتنا تو دکھلا دیتا
بند آنکھین مری اور اونکے نظارے ہوتے

خلد مین بھی نہ لگے گا کبھی دل عاشق کا
نہ پسند آئینگی حورین بھی تمھارے ہوتے

اونسے شکوہ جو کیا درد جگر کا مین نے
ہنسکے فرمایا کہ دنیا سے سدھارے ہوتے

اس طرف بھی نگہ لطف جو کرتے ترے تیر
آکے مہمان کبھی دل مین ہمارے ہوتے

بیوفا سارے زمانے کے تھے یہ حضرت دل
جب ہمارے نہوے کب تمھارے ہوتے

دل یہ کہتا ہی اگر بیچتے تم ہمکو جلیس
سب سے پہلے وہ خریدار ہمارے ہوتے

جناب منشی جواہر سنگہ صاحب جوہر از بلرام پور

اے مسیحا مرکے مرقد سے نکل آتا مین
قبر پر نام جو تم لے کے پکارے ہوتے

زاہدون کو اثر عشق جو ہوتا بخدا
اے بتو یہ بھی طرفدار ہمارے ہوتے

جناب حاجی رفیع الدین صاحب جاہ اکبرآبادی وارد حال للت پور

ہم بھی مقتولون مین ایجان تمھارے ہوتے ۔۔۔ آگے دو ہاتھ جو تلوار کے مارے ہوتے
دفن کرنے وہ مجھے آئے تو بولے ای جاہ ۔۔۔ سیکڑون دیکھے ہین یون گور کنارے ہوتے

جناب سید آل محمد صاحب جنون محرر دفتر صدر ججھرت پور

کیفیت ہجر کی صاحب نہ جنون سے پوچھو ۔۔۔ بچ گئے ورنہ عدم کو یہ سدھارے ہوتے

جناب محمد حمید اللہ خانصاحب حمید ولد حافظ محمد حبیب اللہ خانصاحب شاگرد جناب مونس

سچ جو پوچھو تو ہے آئینہ بنائے بیداد ۔۔۔ نہ یہ ہوتا نہ رقیب آپ ہمارے ہوتے
سختی نزع گذر جاتی بڑی آسانی سے ۔۔۔ آخری وقت جو آپ کے نظارے ہوتے

جناب خلیل الدین احمد صاحب خاکی ولد مولوی نذیر الدین احمد صاحب ساکن چھتیرہ

چین آئے دل مضطر کو تو کیونکر آسے ۔۔۔ اور گھڑی بیٹھ کے پہلو مین سدھارے ہوتے
دل لگانے کا نتیجہ نہ ملا یا اللہ ۔۔۔ یہ آپ رو برو دشمن ہی ہمارے ہوتے
دشت گردی پہ کمر باندھتے اگر ہم خاکی ۔۔۔ قیس کا نام نہ لے کوئی ہمارے ہوتے

جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

وقت انصاف جو تم پاس ہمارے ہوتے ۔۔۔ روبرو داور محشر کے اشارے ہوتے
بزم دشمن مین ترے ہمکو نظارے ہوتے ۔۔۔ اور اوس بات کی آنکھون مین اشارے ہوتے
کسنے یون پیار کیا کسنے وفا کی ایسی ۔۔۔ کیون کرین قتل کسی کو وہ ہمارے ہوتے
شب فرقت مین دھوان دھار گھٹا چھائی ہے ۔۔۔ یہی گنتے جو نمودار ستارے ہوتے
قیس و فرہاد بھلے کو نہوئے آج کے دن ۔۔۔ وہ بھی سو جان سے قربان تمھارے ہوتے
پھول تھے غیر کی قسمت مین اگر اے ظالم ۔۔۔ تو نے پتھر ہی مجھے پھینک کے مارے ہوتے
تارے گن گن کے شب ہجر گذاری ہمنے ۔۔۔ کیا مصیبت تھی جو دو چار ستارے ہوتے
نامہ بر رہ کے وہان تجھکو خبر لانی تھی ۔۔۔ چار دن اور مصیبت کے گذارے ہوتے
جور کے لطف تھے جب بدمزگی کے تھے مزے ۔۔۔ جو تمھارے تھے وہی ڈھنگ ہمارے ہوتے
زلفین بکھری ہوئین تمنے جو سنوارین تو کیا ۔۔۔ کام بگڑے ہوئے عاشق کے سنوارے ہوتے

کیون رہے پاس تڑپنے کو یہ تنہا بیدل
آپ بھی حضرت دل ساتھ ہمارے ہوتے

بے نیازی کی ادا انمین نہوتی ہرگز
داغ یہ بت جو نہ اللہ کے پیارے ہوتے

جناب حکیم مرزا فدا احمد صاحب دانش لکھنوی

آپکے بالون مین جو افشان کے ستارے ہوتے
میری آنکھون مین شب وصل کے تارے ہوتے

مہربان تمھین لازم تھی عدو پر کہ ستم
ورنہ اوسپر یہ قیامت کہ ہمارے ہوتے

بیرخی پر تری محفل مین تو دل بیخود ہے
ہوش مین اپنے مین رہتا جو اشارے ہوتے

کھب گئے آنکھون مین رہی طرز جفا قاتل کا
ٹھہرے پیکان ستم دل مین ہمارے ہوتے

آکے دیکھو سحر وصل کی بیتابی کو
اور تسکین ہمین دیکے سدھارے ہوتے

کیسے معشوق ہو تم تمکو ذرا رشک نہین
درد پہلو مین ہمارے ہو تمھارے ہوتے

تمھین مجروح کرو تیر ستم سے ہمکو
تمھین فرماؤ کہ ہمکو تو پکارے ہوتے

رقص بسمل پہ اسے قہقہے جب زیبا تھے
پہلے تلوار کے دو ہاتھ تو مارے ہوتے

بات کہنے مین تو آئی تمھین تعجیل بھی کیا
لاش اوٹھ لیتی ہماری تو سدھارے ہوتے

بچ گیا تیغ ستم سے تری دانش ورنہ
دل کے ٹکڑے کہین ہوتے کہین پارے ہوتے

جناب نواب مہدی حسنخان صاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال

تمکو سنکر یہ عدو اور ہمارے ہوتے
حضرت دل بھی طرفدار تمھارے ہوتے

کیون جنازے پہ مرے آئے پریشان لیے
آج تو بگڑے ہوئے بال سنوارے ہوتے

وصل کی شب جو نکلتی تھے نکلنے دیتا
دل کو او سرور تو ارمان نہ پیارے ہوتے

غیر کے ساتھ اسے یون چین سے سونے دیتے
اے فلک بخت جو بیدار ہمارے ہوتے

دل کو کل بزم مین اونکی مجھے چھوڑ آنا تھا
دیکھتا اونسے جو غیرون سے اشارے ہوتے

غش پڑے ہوتے کہین حضرت موسیٰ کی طرح
طالب دید اگر ہم بھی تمھارے ہوتے

جاگتا بخت یہان سوتی عدو کی تقدیر
تم شب وصل جو پہلو مین ہمارے ہوتے

تمنے کاندھا نہ دیا چھوڑ گئے میت کو
میرے گھر تک مجھے پہونچا کے سدھارے ہوتے

لے ہی لینا تھا ہمین بوسہ تیغ ابرو
جان پر کھیل کے ہمت تو نہ ہارے ہوتے

ہوش مین آؤ جو اتنا کوئی کہتا شبِ وصل ۔ ہم کہین ہوتے کہین ہوش ہمارے ہوتے
پھونکتے چرخ کو بھی خانۂ دشمن کی طرح ۔ کچھ تو اونچے مری آہون کے شرارے ہوتے
ارنی گوے سرِ طور کا دیتا وہ جواب ۔ چڑھ کے کوٹھے پہ جو رفعت کو پکارے ہوتے

جناب مولوی محمد عبد الرؤف خانصاحب راز رئیس آندور وارد بھوپال ؎

پیار کے لطف تو حاصل جبھی پیار ہوتے ۔ جیسے تم آپ کے ہین آپ ہمارے ہوتے
جھوٹی باتون سے مجھے چڑھ ہی گواہی کیسی ۔ ہمنے دیکھے ہین رقیبون سے اشارے ہوتے
پوچھتے کیا ہو تم اورون کی پریشانی کو ۔ اپنے گیسو تو ذرا پہلے سنوارے ہوتے
آپ کے سر کی قسم جھوٹ غلط محض دروغ ۔ راز اور غیر پہ مفتون ہو تمھارے ہوتے

جناب سید مستجاب حسین صاحب رشک خلف میر سجاد حسین صاحب اہلکار بھوپال

عشق کے ساتھ ہین یاس و الم کاہش جان ۔ یہ نہوتا تو نہ جھگڑے ہی یہ سارے ہوتے
فرش کرتی ورق گل کا ہر اک جا یہ صبا ۔ باغ کی سیر کو گر آپ سدھارے ہوتے
کیون جلائے نہ مجھے آتش حسرت اے رشک ۔ یار ہو غیر کے پہلو مین ہمارے ہوتے

جناب قادر بخش صاحب راسخ دہلوی شاگرد جناب ذوق دہلوی ؎

بال زلفون کے اگر تمنے سنوارے ہوتے ۔ لاکھون عشاق ابھی گور کنارے ہوتے

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی مدرس گورنمنٹ مدرسہ ہنسور ؎

دین گیا عقل گئی نام گیا ننگ گیا ۔ دل نہ دیتے تو یہ کاہیکو خسارے ہوتے

جناب محمد شرف الدین صاحب زخمی جائسی شاگرد جناب عشق مانکپوری

حضرت دل ہی جو کہنے مین ہمارے ہوتے ۔ کام بگڑے ہوے سب اپنے سنوارے ہوتے
تھی یہ حسرت نہ اگر گل کے نظارے ہوتے ۔ کاش اوس شوخ سے در پردہ اشارے ہوتے
صدمہ جورِ بتان کس لیے سہتے ہر دم ۔ حضرت دل ہی جو قابو مین ہمارے ہوتے
مثل موسیٰ کے جو زخمی کو نہ غش آ جاتا ۔ خوب جی بھر کے ترے رخ کے نظارے ہوتے

جناب جوالا ناتھ صاحب سعد منیب قانونگوے اجمیر و نائب وکیل راج جے پور

آپ ہی غور کرین یہ بھی ہے انصاف کوئی ۔ غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے تو

زلفین وہ اپنی بناتے ہین یہ دیکھو اہم پیار
آئینہ غیر دکھاتا ہے ہمارے ہوتے

جناب رحمت حسین خانصاحب ستم محرر دفتر بھرتپور شاگرد جناب نسیم بھرتپوری

کچھ مرے نالون نے کچھ جذبۂ دل نے روکا
ورنہ گھر آج عدو کے وہ سدھارے ہوتے

اپنے نالے ترے وعدے جو نہ تسکین دیتے
کب کے ہم تو مری جان گور کنارے ہوتے

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

تیری گردن مین اگر ہاتھ ہمارے ہوتے
ہاسی کی رون کی طرح تو نے اوتارے ہوتے

کیون نہ قاتل سے گلا ہو ہمین اسکی تیغ ادا
غیر پر وار ہون مقتل مین ہمارے ہوتے

جنکو تم غصے مین ہر روز نکلواتے ہو
لطف ہوتا جو وہ ارمان ہمارے ہوتے

لختِ دل لختِ جگر کیلیے کرتے ہمراہ
ناز پر درد وہ جو آنسو نہ ہمارے ہوتے

روز روشن سے بھی بڑھ جاتی ہماری شب تار
آہ سوزان مین جو دو چار شرارے ہوتے

گات پر ہاتھ جو ہم ڈالدین مجرم ٹھہرین
گالیان ہونٹ ترے چومین ہمارے ہوتے

جس طرح ذرہ و خورشید مین ہی تارِ شعاع
میرے اونکے بھی اسی طرح اشارے ہوتے

اسقدر ہمسے عبث رہتے ہو ہر دم بدظن
نقدِ دل غیر کو دیدینگے تمھارے ہوتے

امتیازِ غم و اندوہ نہ دیتا تکلیف
ساتھ ہی دل کے اگر ہوش سدھارے ہوتے

فقرہ بازی جو رقیبون کی کہین چلجاتی
ہمسے تم سے تو بگڑتی وہ کنارے ہوتے

سیر کرتے چمنِ مہر و وفا کی تم اگر
پارہائے دلِ شمشاد نہارے ہوتے

جناب سید ولایت احمد صاحب نسیم سب انسپکٹر ترکلوا شاگرد جناب امیر لکھنوی

نزع کے وقت بھی آنکھون سے اشارے ہوتے
مرتے مرتے بھی حسینون کے نظارے ہوتے

بزم ماتم مین مری آئے ہو کیون بن ٹھن کر
سوگ تھا فرض تو گیسو نہ سنوارے ہوتے

مثلِ دل کیون انھین سینے مین جگہ مین دیتا
داغِ الفت جو مجھے دل سے نہ پیارے ہوتے

رہنے دیتے مری تربت پہ انھین رات کی رات
پھول ہار دن کے چڑھا کر نہ اوتارے ہوتے

ہنس کے اوس شوخ نے یون حضرتِ واعظ سے کہا
آرزو حور کی کرتے ہو ہمارے ہوتے

میرے لینے کے لیے غلد سے حورین آتین
دمِ مردن بھی حسینون کے نظارے ہوتے

جناب علی خطیب صاحب نشتر ساکن قصبہ ہیبڑی شاگرد جناب جلال عظیم آبادی

وہ نظر چھپ کے تڑپاتا ہے تا صبح مجھکو
کاش قاتل نے مجھے تیر ہی مارے ہوتے

نام کو بھی مرے نالون مین جو ہوتی تاثیر
دل سے مرغوب مجھے جان سے پیارے ہوتے

قدرت تون کی تری خضر جو دیکھے تو کہے
کاش ہم بھی نگہ ناز کے مارے ہوتے

جناب صاحبزادہ محمد مشرف یار خان صاحب اشرف گلشن آبادی

شرم سے شمس و قمر گھٹ کے ستارے ہوتے
گر کسی کے رخ روشن کے نظارے ہوتے

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شوقی شاگرد جناب خیالی رائے بریلوی

ہائے کیون چھوڑ دیا مجھکو ستاتا قاتل
اور دو ہاتھ ادھر تیغ کے مارے ہوتے

جناب سید قوت علی صاحب سوزش شاگرد جناب صفیر بلگرامی از جمولی

مہربان اب بھی جو تم مجھپہ نہ پیارے ہوتے
آسمان پر مری آہون کے شرارے ہوتے

یار پہلو مین ہے کشتی شراب آگے ہے
لطف تھا آج جو دریا کے کنارے ہوتے

جناب حکیم عبد الغنی صاحب شفا الہ آبادی

ای شفا رام نہوا کبھی وہ بت مجھسے
میرے طالع کے نہ گر نیک ستارے ہوتے

جناب رگھوناتھ پرشاد صاحب شاد نائب جسٹرار قانونگوے تحصیل بھونگام

جو نہ تو شاد سہین اور مزے لوٹین رقیب
غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے

جناب علی حسین صاحب صبر از للت پور شاگرد جناب یاس لکھنوی

شب تاریک جدائی کے ستارے ہوتے
گر بلند اس دل سوزان کے شرارے ہوتے

دیکھتا پھر جگر و دل کا تڑپنا قاتل
تیغ ابرو کے جو دو ہاتھ بھی مارے ہوتے

ہم کبھی بھول کے دل اپنا نہ دیتے تمکو
ظلم پہلے سے جو معلوم تمہارے ہوتے

یہ نہ سمجھو کہ نہین بزم مین کوئی واقف
دیکھتا ہون مین رقیبون سے اشارے ہوتے

ڈوب کر قلزم الفت مین نہ ابھرتے تا زیست
ہم سمندر مین بھی گرتے تو کنارے ہوتے

تو نہ آیا مرے گھر آج کی شب گر اے ماہ
آنکھین ہوتین مری اور چرخ کے تارے ہوتے

صبر تمسے جو یہ بت پھر گئے شکوہ کیا
آجتک کسکے ہوئے یہ جو تمہارے ہوتے

جناب جے نرائن صاحب صائغ لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

ذکر کرتا نہ کبھی حور کا تو پھر واعظ
حسنِ محبوب کے گر تجکو نظارے ہوتے

تا دمِ مرگ رہی دل میں یہ حسرت میری
کچھ تو ارمان نکلتے جو نظارے ہوتے

کسطرح ہائے شبِ ہجر ہماری کٹتی
آسمان پر نہ اگر آج ستارے ہوتے

پھونک دیتا میں سیہ بخت فلک کو صائغ
گر بلند اور ذرا دل کے شرارے ہوتے

جناب ابو البرکات مولوی محمد خیر الدین صاحب صبا بہشتی ملتانی شاگرد جناب داغ

کھیلتے بازیِ عشق اس سے جو فتان کبھی
سب نے دل اپنے وہاں بیٹھ کے ہارے ہوتے

زخمِ دل کیوں نہ ہنسیں کشتۂ امید پہ جب
ہنستے اغیار سے بولیں وہ ہمارے ہوتے

جناب پنڈت بندرابن پرشاد صاحب ظہور سب پوسٹماسٹر کشن پور

ہجر میں خاک اوڑاتے تو پھرین ہم ہر سو
آپ غیروں سے ملیں واہ ہمارے ہوتے

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی مختار عام ریاست رامپور متہرا شاگرد جناب امیر

ماہ و خورشید مقابل جو تمھارے ہوتے
یار تم چاند ٹھہرتے وہ ستارے ہوتے

وعدے کو بیش خدا ٹال سکوگے کیونکر
تم قیامت پہ کوئی قول نہ ہارے ہوتے

گھر سے باہر کے نکلنے کی نہ عادت پڑتی
کاش ارمانِ دلی آپ ہمارے ہوتے

جان ہی جائیگی دم بھر میں کہ ہے نزع کا وقت
ساتھ ہی لے کے اسے آپ سدھارے ہوتے

اپنی جانب سے سنو اس غم میں کوئی نہ ہی
حضرتِ دل تو طرفدار ہمارے ہوتے

سچ ہی شب کوئی نہ آیا نہ کسی آپ کہیں
منہ پہ بکھرے ہوئے گیسو تو سنوارے ہوتے

شام تک صبح سے رہتے وہ یہاں اے عابد
راتیں غیروں کی ہوئیں دن تو ہمارے ہوتے

جناب محمد عابد علی صاحب عابد وارد گورکھپور شاگرد جناب جلیل مچھلی شہری

دلِ بیتاب کی جا یار مرے پہلو میں
کاش پیکان ہی دو ایک تمھارے ہوتے

بے نقاب آتا مرے قتل کو غصے میں جو یار
اسی حیلے سے دمِ ذبح نظارے ہوتے

کوچۂ یار سے کیا تمکو غرض تھی عابد
خیر سے تم تو سوئے خلد سدھارے ہوتے

جناب محمد عاشق علی شاہ صاحب عاشق شاگرد جناب آغا رئیس سونگھڑہ

دونون گھر آپ کے ہین آپ کو ڈر کسکا ہی — آپ آنکھون سے مرے دل مین سدا رہتے ہوتے
رشک سے اپنا گلا کاٹ ہی لین گے دیکھو — ذبح کیون غیر کو کرنے ہو ہمارے ہوتے
تمتو ہو مین نظر اونکے کسنے دیکھا — کون حورون پہ مرے یار تمہارے ہوتے

جناب محمد یحییٰ علی صاحب عاصی کاکوری اہلکار منصفی بجنور

لطف ہوتا جو کسی روز بھری محفل مین — دیکھتے غیر مرے اونکے اشارے ہوتے
غیر پر ظلم و ستم اونکا ستم ہے مجھپر — رشک کہتا ہے نہو یہ بھی ہمارے ہوتے

جناب منشی محمد حسن صاحب عجیب گورکھپوری

مرض عشق نحافت سے جو کرتا نہ نحیف — ہم جوانی مین نہ یون گورکنارے ہوتے

جناب محمد خانصاحب غریب سہارنپوری اہلمد پیشی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس

تم شب وصل جو مہمان ہمارے ہوتے — داغ دل وقت سحر صبح کے تارے ہوتے
ایک یوسف ہی پہ کیا حصر تھا نقاش ازل — اوسکی صورت کے کئی نقش اوتارے ہوتے
سامنے آپ کے پریون کی حقیقت کیا ہے — آنکھ پڑتی نہین حورون پہ تمہارے ہوتے
اوٹھکے کعبے سے اگر دیر کو چلتا تو غریب — رہنما سیکڑون اللہ کے پیارے ہوتے

جناب محمد عبد الغنی خانصاحب غنی مرزاپوری مقیم رانچی

کام آتے وہ شہادت کو مری روز جزا — خون کے چھینٹے جو دامن مین تمہارے ہوتے

جناب فیاض خانصاحب فیاض امروہوی شاگرد جناب شاعر امروہوی

ہوتی در پردہ اگر لطف تمہارے ہوتے — میرے ہوتے تو نہ غیرون سے اشارے ہوتے
میرے سرکی نہ قسم کھاؤ چلو بیٹھو بھی — مین نے خود دیکھے ہین غیرون سے اشارے ہوتے

جناب قاضی احمد علی صاحب فخر اسکول ماسٹر نوساری شاگرد جناب فدا ازٹین

رشک سے دل مین مرے آگ سی لگجاتی ہے — غیر پر لطف و کرم جب ہین تمہارے ہوتے

جناب عبد الرحیم خانصاحب فوق عرف نواب شاگرد جناب ذوق دہلوی

وصل جانان کا مجھے رشک بجا تھا گردون — ہجر کے جینے نہ دن گرچہ گذارے ہوتے

جناب فیض محمد صاحب فیض ساکن امروہہ وارد اودے پور

ہر گھڑی کیسلیے احباب کے طعنے سہتے — شرط الفت ہین جو ہم دل کو نہ ہارے ہوتے
دل کے ہاتھون سے جو مجبور نہوتے ہم فیض — بر ملا غیرون سے یون اُنکے اشارے ہوتے

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

تمھین انصاف کرو دل مین مناسب یہ تھا — غیر پر لطف کرو ہائے ہمارے ہوتے
یا الٰہی کہین جلدی سے قیامت ہوتی — خوب جی بھر کے حسینون کے نظارے ہوتے
جان دیدیتا گلا کاٹ کے مرجاتا مین — تمسے محفل مین عدو سے جو اشارے ہوتے
ہم اسی رشک سے مرجاتے گلا کاٹ کے آج — غیر کے قتل پہ گر اونکے اشارے ہوتے
موسم گل ہی مئے ناب نہ ہو پر اے ساقی — لطف جب تھا جو وہ پہلو مین ہمارے ہوتے
ہان شب وصل مین تا کوئی پریشان نرہے — آج تو بکھرے ہوئے بال سنوارے ہوتے
مل ہی جاتا وہ قمر تمکو جو تم کرتے تلاش — ڈھونڈھنے جاتے اسے ہمت تو نہ ہارے ہوتے

جناب منشی محمد وزیر حسین صاحب قیصر گورکھپوری

دشمن اغیار کے اور یار ہمارے ہوتے — دل کی راحت مرے جان آنکھون کے تارے ہوتے
ہمنے بھی دیکھ لیا کیون سر محفل کیسا — نیچی نظرون مین رقیبون سے اشارے ہوتے
تمھین مانو مرا کہنا تمھین لو دل میرا — ہان کسی اور کو کیون دون مین تمھارے ہوتے
مے بھی ہی یار بھی مینا بھی ہی مطرب بھی ہے — بس کمی ہی یہی دریا کے کنارے ہوتے
ضبط کس دل سے مین کرتا جو عدو سے تمسے — روبرو میرے سر بزم اشارے ہوتے
دینی منظور تھی گر پیر مغان مے کی زکوٰۃ — پاس مسجد مین تو زاہد تھا پکارے ہوتے
آتش رشک سے دل کیون نہ جلے اے قیصر — غیر پر لطف و کرم ہون جو ہمارے ہوتے

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال لکھنوی خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

ہم نہ دل دیتے کے اگر دوست تمھارے ہوتے — یون کبھی دشمن جان تم نہ ہمارے ہوتے
وہ اگر دوست نہ در پردہ ہمارے ہوتے — ہم سے چھپ چھپ کے نہ دشمن سے اشارے ہوتے
سچ ہی لیتا ہی خبر کون کسی کی شب غم — جگر و دل کبھی ہمکو تو پکارے ہوتے
دل کی بگڑی ہوئی تقدیر بناتے پھر تم — پہلے بکھرے ہوئے گیسو تو سنوارے ہوتے

آپ کرتے نہ کنارہ جو ہم آغوشی سے — کیوں شبِ وصل میں ہم گور کنارے ہوتے
مر ہی کے ساتھ ترے عشق کا سودا جاتا — نہ اوترتا یہ جنون لاکھ اوتارے ہوتے
غیر نے پھینکے تھے گلگشت میں تیرے جو پھول — تمنے پتھر عوض اونکے مجھے مارے ہوتے
مر مٹا ابتو کہا پھر نہ عدو کو کہنا — تم کسی اور کو کیوں کوسو ہمارے ہوتے
وہ بتِ پردہ نشین آنکھوں میں رہتا جو کرم — جذب اللہ کی قدرت کے نظارے ہوتے

جناب منشی محمد کریم بخش صاحب کریم زمیندار موضع اندولی و وکیل فتحپور

غیر پر لطف وہ فرماتے ہیں تم ہمارے ہوتے — ایسے جینے سے تو ہم گور کنارے ہوتے
بیوفائی سے حسینوں کی جو تھے نہ واقف — خوب ہوتا جو ہم ان سب سے کنارے ہوتے

جناب محمد بشیر الدین صاحب کامل پنشنر اسسٹنٹ ہیڈماسٹر ہائی اسکول اورنگ آباد

کیوں پریشانی دل ہے کسی کی ایسی — اپنے الجھے ہوئے گیسو جو سنوارے ہوتے

جناب مولوی کمال الدین ناظم صاحب کمال ہلدوی شاگرد جناب جلال عظیم آبادی

غیر اندر سے سر بزم کرے گستاخی — اور پھر اوسپہ یہ تہمت کہ ہمارے ہوتے

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرپوری ملازم فوجداری علیگڈھ

لطف اسوقت ملاقات کا تھا اے مجید — ہوتے ہم آپ کے اور آپ ہمارے ہوتے
آسمان پھٹ نہ پڑے حشر نہ ہو جائے بپا — نہ رقیبوں سے ملیں آپ ہمارے ہوتے
زندگی تھی جو حسینوں سے جدا ہوتی نہ کی — ورنہ اب تک تو زمانے سے سدھارے ہوتے

جناب محمد عماد الدین صاحب مائل ساکن امروہہ

شکوہ جور سے وا لب نہ ہمارے ہوتے — گر نہ ملحوظ رقیبوں سے اشارے ہوتے
تھی نہ امید صنم تیری وفا سے ہمکو — غیر پر جور و ستم آہ ہمارے ہوتے
دل دیا آپ کو پہلو سے جدا ہو کے بیگانہ — مہرباں اب بھی نہیں آپ ہمارے ہوتے

جناب سید سعد الدین احمد صاحب محو جلیسری وارد کاسگنج شاگرد جناب داغ

کچھ جلانا ہی مرا یار نہیں مشکل تھا — تم با ذنی کی صدا دے کے پکارے ہوتے
اونکے آنے کی خبر سن لی وگرنہ اے محو — ہم تو مدت کے زمانے سے سدھارے ہوتے

جناب محمد منیر الدین صاحب منیر حیدرآبادی شاگرد جناب شیفتہ کنتوری

بازی عشق مرے سامنے ہارے ہوتے — قیس و وامق جو زمانے مین تمہارے ہوتے
دیکھیے جسکو گرفتار پریشانی ہے — اس طرح گیسوے پرخم نہ سنوارے ہوتے

جناب محمود بیگ صاحب ممتاز شعینہ ریل مونک ڈاکخانہ گھر وندہ

نظر لطف سے گر اونکے اشارے ہوتے — رنج و اندوہ و غم و درد کنارے ہوتے
بیوفا شرط محبت نہین کہتے اسکو — غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے

جناب نواب سید کاظم حسنی صاحب بہادر مجنون از قصبہ نگاری

یہ مناسب تو نتھا آپ کو اے جان جہان — غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے

جناب سید اولاد احمد صاحب محشر مرادآبادی اسٹیشن ماسٹر خیرآباد شاگرد جناب مضطر

اگر اونچے مری آہون کے شرارے ہوتے — نہ یہ گردون نظر آتا نہ یہ تارے ہوتے

جناب محمد ابراہیم صاحب مداح جودہپوری

ہم جو ایجان بھلا آپ سے پیارے ہوتے — جانب غیر نہ اسطرح اشارے ہوتے

جناب شیخ عبد المجید صاحب مشتاق گورکھپوری شاگرد جناب نور گورکھپوری

ہمیہ مشتاق خدا جانے کہ کیا کیا ہوتا — ہم لحد مین جو نہ احمد کو پکارے ہوتے

جناب پنڈت شام لال صاحب منیر دہلوی ہیڈ ماسٹر مشن سکول نرسنگھہ گڈہ

عرش اور فرش کے قلابے ملا دیتے منیر — غم فرقت سے کبھی ہم جو نہ ہارے ہوتے

جناب منشی محمد عبد الرحمن صاحب منیر وکیل ریلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

ملک الموت کو نام اونکا رہتا کبھی یاد — آپ کی تیغ تغافل کے جو مارے ہوتے
لیتے ہم ہجر کی شب کچھ بھی تسلی کی اگر — آہ سوزان کی سر چرخ شرارے ہوتے
دل کو پالا ہے بڑے ناز و نعم سے منیر — کسکے پہلو مین اسے چھوڑون تمہارے ہوتے
چشم عاشق مین نظر آتا زمانہ اندھیر — آپکے بال جو غیرون نے سنوارے ہوتے
عشق کے معرکے مین ہمسے بن آتے سب کام — حضرت دل جو طرفدار ہمارے ہوتے
کیون نہوتا ہمین اندھیر زمانہ منیر — جب نہ اوس چاند سے چہرے کے نظارے ہوتے

جناب محمود علیخانصاحب نازؔ ٹھیکہ دار ریلوے از للت پور شاگرد جناب یاسؔ لکھنوی

غیر کو تم جو بلاتے ہو ہمارے ہوتے
ہمپہ یہ ظلم گذرتے ہین تمھارے ہوتے

طائرِ دل کا پھنسانا ہی اگر تھا منظور
اپنے گیسو کبھی بل دے کے سنوارے ہوتے

عشقبازی سے خدا نے ہمین رکھا محفوظ
دل تو کیا جان بھی اس کھیل مین ہارے ہوتے

دل و دین ہوش و خرد نازؔ کے سب کھو جاتے
چشمِ فتان سے کسی کی جو اشارے ہوتے

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خانصاحب نیرؔ بنارسی شاگرد جناب فائزؔ بنارسی

لطف ملتا وہ کنایے وہ اشارے ہوتے
عین محفل مین جو اس بت کے نظارے ہوتے

بیقراری دلِ نالان کی نہ دیکھی جاتی
تم کسی شب کو اگر پاس ہمارے ہوتے

جناب محمد ناصر حبیب صاحب ناصرؔ خلف مولوی عبد الغنی صاحب وکیل سیتاپور

غیر اگر ہے نہ اس شوخ کو پیارے ہوتے
اونکو کیون پوچھتا محفل مین ہمارے ہوتے

کوے جانان مین تمھین کیون ہوئی وحشت ناصرؔ
زندگی کے وہین دن اپنے گذارے ہوتے

جناب لالہ نتھو لال صاحب نادانؔ خلف ہردیو بخش صاحب لاہرپوری

دلِ گم گشتہ کا میرے بھی پتا ملجاتا
بال جوڑی کے اگر تونے سنوارے ہوتے

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیمؔ خیرآبادی شاگرد جناب امیرؔ لکھنوی

داغِ الفت مرے سینے مین جو پیارے ہوتے
کسی محبوب کی آنکھون ہی کے تارے ہوتے

لن ترانی کا مزا دیکھتے کیون اے موسےٰ
ارنی طور پہ گر تم نہ پکارے ہوتے

اپنے گر میری طرح جان فدا کرتے تم
حضرتِ دل نہ تو میرے نہ تمھارے ہوتے

آپ ہی اپنا گلا کاٹ کے مرجاینگے ہم
تیغ اُٹھانے کا سہین دکھ وہ ہمارے ہوتے

تھک کے کیون بیٹھ گئے راہروِ منزلِ عشق
خضر کی طرح سے ہمت تو نہ ہارے ہوتے

چڑھتے نظرون پہ حسینون کی اگر اسنے وسیمؔ
اپنے جوبن پہ مرے داغ اوتارے ہوتے

جناب منشی عبد الوحید صاحب واحدؔ شاگرد جناب قوسؔ دہلوی از الہ آباد

نام دیوانہ و شیدا نہ ہمارے ہوتے
عاشق زار اگر ہم نہ تمھارے ہوتے

یہ نہ امید تھی اے مشفق من تم سے ہمین
آنکھ دکھلائے عدو ہمکو تمھارے ہوتے

جناب محی الدین صاحب قادری ولی ساکن جیگری مقیم سنگمنڈہ

بھید اسکا نہین معلوم ولی یہ کیا ہے — سنگدل بت ہین جو اللہ کے پیارے ہوتے

جناب ہدایت اللہ صاحب ہدایت ابن عبدالرحمن صاحب ساکن متھرا

دیکھو دیکھو یہ ستم کرتے ہو کیسا صاحب — غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے

جناب شیو نرائن لال صاحب ہوش ساکن قصبہ جرول ضلع بہرائچ

ہو پری بھی جو پرستان کی دیکھون نہ اوسے — حور جنت کو بھی چاہون مین تمھارے ہوتے

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

ایسے دن بھی کبھی اے چرخ ہمارے ہوتے — حسن محبوب کے راتون کو نظارے ہوتے

نہ اگر دیدہ و دانستہ نظارے ہوتے — آنکھون ہی آنکھون مین عاشق کو اشارے ہوتے

جسطرح کاٹی تھی مین ہجر کے ایام شب وصل — ہجر کے دن بھی اسی طرح گذارے ہوتے

اے فلک تیرے ستم کے بھی نئے پہلو ہین — غیر ہو یار کے پہلو مین ہمارے ہوتے

غرق اگر بحر محبت مین ہوا تھا اے دل — ڈوبتے ڈوبتے دو ہاتھ تو مارے ہوتے

تارون کے بدلے اونھین گنتے شب وصل کے بعد — اوسکی افشان کے جو بستر پہ ستارے ہوتے

اوسمین کس بات کی خوبی ہے ذرا بتلا دو — غیر کو پیار جو کرتے ہو ہمارے ہوتے

ہجر کی رات ہمارے دل بیتاب کے ساتھ — ڈوبنے والے بھی دو چار ستارے ہوتے

پھیر لاتی نگہ لطف تری وہان سے اونھین — تیرے بیمار اگر گور کنارے ہوتے

کاش اسی بات مین تو غیر کو کرتا نہ شریک — مجکو اندازِ جفا ہی ترے پیارے ہوتے

بیکسی چھا کے مری قبر کی چھت بنجاتی — اوسپر احباب کی آہون کے منارے ہوتے

اسی تخصیص سے دیتے کبھی دل کو ڈھارس — غیر پر ظلم نہ کرتے وہ ہمارے ہوتے

اتفاق ایسا بھی ہوتا کبھی تقدیر سے یار — دل سے ہم آپکے اور آپ ہمارے ہوتے

سنکے پر درد صدا مین کوئی بیشک آتا — عرش پر چڑھکے یہ نالے جو پکارے ہوتے

دیکھ ہی لیتے اونھین ایک نظر دور سے ہم — غیر کے گھر اسی رستے سے سدھارے ہوتے

بڑھکے جاتی نہین معلوم کہان دل کی امنگ — وہ اگر سامنے سینے کو ابھارے ہوتے

اپنی آراستگی مین وہ اودھر ہین مصروف — میری قسمت نے مرے کام سنوارے ہوتے
بھول جاتے انھین تربت سے اٹھانا بھی ملک — یار کی تیغ تغافل کے جو مارے ہوتے
بجلیان کتنی تڑپتی نظر آتین اے یاس — ایکبار گر دل بیتاب سے پارے ہوتے

جناب میر سرفراز علی صاحب ایجاد رودولوی

ہم اگر عاشق شیدانہ تمھارے ہوتے — کیسے یون جور و ستم اے مرے پیارے ہوتے
کیون یہی شیوہ ارباب وفا ہی صاحب — غیر پر لطف و کرم داد ہمارے ہوتے
قیس و لیلے کا فسانہ تو ہراک بھول گیا — چرچے اب تو ہین ستم میرے تمھارے ہوتے
اور بڑھ جاتی پریشانی طبع ایجاد — کتنے الجھے ہوئے گیسو جو سنوارے ہوتے

جناب شمس الہدے صاحب شمس بہاری ناظر عدالت منصفی ہوبجی

آپ فرماتین یہی شرط وفا ہے صاحب — غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے

شاعرہ پردہ نشین چھوٹی بیگم صاحبہ عروس ازگورکھپور

ہوسکے کس سے مرا چارہ درد ہجران — شکوہ اے یار کرون کس سے تمھارے ہوتے

غزلیات غیر طرح

جناب سید ولایت احمد صاحب تسنیم سب انسپکٹر لکھنؤ شاگرد جناب امیر لکھنوی

آنا تو فاتحے کو ترا بار بار ہو — دشمن کا میرے میرے برابر مزار ہو
کیونکر نہ جاؤن کیون نہ مجھے انتظار ہو — وعدے کا تیرے گر نہ مجھے اعتبار ہو
دیکھو تو انکی چھیڑ کہ دشمن کے روبرو — وہ مجھسے پوچھتے ہین کہ کیون بیقرار ہو
تربت مین بھی نہ چین ملیگا پس فنا — مدفون نہ میرے ساتھ دل بیقرار ہو
ایسی مری تڑپ سے وہ خوش ہین کہتے ہین — دنیا ہو اور کسی کا دل بیقرار ہو
ٹھکرا کے میری گور کو کہتے ہین نازسے — سوئے بہت ہو اب تو ذرا ہوشیار ہو

اطلاع

پرچہ بہو پختی ہی فورًا اس طرح مین (صفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین) غزلین بھیجنا چاہیئین - اور طرح نومبر مین ١٥ جولائی تک - ورنہ درج ہونے کے رہجائینگی

(کوئی پرسان نہین مرے دل کا) دل قافیہ - کا ردیف

† یہ غزلین دیر مین وصول ہوئین - اس سبب سے ردیف وار درج نہو سکین ١٢

نادرہ اور جدید کتابیں

حضرات! آپ قومی پریس کے کتابوں کی فہرست بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اردو جیسی قومی پریس نے مختلف علم و فن کی کتابیں شائع کی ہیں۔ آپ کو ان کتابوں کے دیکھنے سے کتابوں کی عمدگی کے علاوہ اس امر کا بھی اندازہ ہوگا کہ قومی پریس کتابوں کے عمدہ چھپوانے میں کیسا اہتمام کرتا ہے

ہدایت مذاق

... عمدہ ... آتشک ... موسومہ ... اس کا عمدہ ... عجیب ... ترتیب سے ... قیمت ... صرف ... ۹

دلچسپ کا پہلا حصہ

ہندوستان کے فرمانرواؤں کی حالت کا آئینہ۔ انگریزی ... انشا پردازی کا عمدہ ... تصویر ... اس کو ایک بانزاکت زبان ... دلچسپ عمدہ ... عشق و محبت ... اس نہایت ہی عمدہ طبعی ناول کا پہلا حصہ ... خوشنما ... اور بیش قیمت کاغذ پر بہت پاکیزہ ... اہتمام کے ساتھ ... مہذب ... کے لیے طبع کیا گیا ہے قیمت فی جلد

دلچسپ کا دوسرا حصہ

... عشق کی ... حالت ... جذبات کی اصلی تصویر ... ایک پاکباز عاشق کی ... ایک پاکدامن معشوقہ کا ... عصمت کا ضبط۔ ہندوستانی پردوں کے خون انگیز ... جاننے کے لیے ... اور ... دلچسپ کا دوسرا ... عشق ... نہایت ... اردو میں بلکہ ... میں ... کہنے سے پیدا ... نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے قیمت فی جلد ۹

نغمۂ راز

... تصویریں۔ دل شکستہ ... مایوس ... آہ عالم سوز ... کی جگر سوز داستان حسن کے ... بیتاب کردینے والے ... عشق کی اندوہناک سرگذشتیں یعنی ... نغمۂ راز مع شب وصل و شب غم نہایت اہتمام سے چھپی ہے
قیمت فی جلد ۴

ضرب المثل

اسمیں اردو کی اکثر مثلیں اور چھوٹے چھوٹے چٹکلے جو ... اہل زبان کی زبانوں پر چڑھے ہوئے ہیں بترتیب حروف تہجی جمع کردیے گئے ہیں یہ رسالہ ان لوگوں کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جو اردو زبان کا شوق رکھتے ہیں۔ قیمت فی جلد ۲

خیالات نادرہ

نصیحہ فارسی میں تصوف کی لاجواب کتاب ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر یہ بہت بڑا کمال نظر آتا ہے کہ ایک وسیع فن ایک مختصر رسالے میں بہت مختصر بیان کردیا گیا ہے
قیمت فی جلد ۲
جن کتاب کی درخواست آئے مع قیمت یا باجازت ویلیو پے ایبل۔ ورنہ تعمیل نہوگی ؎

المشتہر
محمد نثار حسین نثار مہتمم پیام یار و قومی پریس لکھنؤ

تلاش

ایک نوجوان مسلمان ... کی تلاش ہے۔ انگریزی میں انٹرنس ... اور فارسی میں منشی کا امتحان ... قدر ... کچھ دے سکتا ہے۔ ... نویسی اور ترجمہ اخبارات میں بھی مشق رکھتا ہے ... تعلیم میں ملازم ہے ریاست کی ملازمت کو ترجیح دے گا۔ مفصل حال ... بھیجنے پر معلوم ہوگا ؎

راقم
عبدالواحد منیجر اختر۔ گولہ گنج۔ لکھنؤ ؎

البرٹ بل

عجیب و غریب پولیٹکل ڈراما اردو میں پہلی پولیٹکل تصنیف ... دیکھنے قابل ہے ہمارے احباب ضرور منگائیں۔
قیمت فی جلد مع محصول ۶

درگیش نندنی

(نہایت بلطف ناول)

اس ناول کی عمدگی کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ قریب قریب دنیا کی سب مہذب زبانوں میں اسکا ترجمہ ہوا ہے۔ چنانچہ اب اردو میں چھپا ہے۔ قیمت فی جلد ۸ مع محصول
البرٹ بل اور درگیش نندنی کی درخواست ہمارے نام بھیجنا چاہیے
المشتہر۔ محمد حسین۔ دفتر پیام یار لکھنؤ ؎

سرمایۂ زبان اردو

یہ بے مثل جامع تمام مفردات و مرکبات اردو مولفہ سرآمد اہل کمال جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی طبع ہوا ہے اسکی خوبی دیکھنے پر منحصر۔ دو جلدوں میں ہے چنانچہ پہلی جلد تیار ہے۔ دوسری جلد زیر طبع۔ پہلی جلد کی قیمت ... علاوہ محصول و دونو جلدوں کی قیمت ...
افادۂ تاریخ جسکو قواعد تاریخ گوئی میں جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال نے تصنیف کیا ہے قیمت بھی بغرض افادۂ عام ایک ... کردی ہے۔ فی جلد مع محصول
المشتہر۔ سید محمد مہدی۔ لکھنؤ۔ محلہ منصور نگر مکان ...

حضرات!

آپکی قدر دانی اور عزت افزائی سے پیام یار نے جو کچھ ترقی کی اوسکو زمانہ بھر جانتا ہے اور زمانہ ابتک کہہ رہا ہی کہ آپ کی کوششون نے پیام یار کو کس حد تک اسکے موقر بنانے کے قابل بنا دیا۔
اس موقع پر مجھے اسکی بھی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ پیام یار کا نذر ہیگی یا دو لاکر آپ سے ایسال قیمت کا خواستگار ہون۔ ازراہ عنایت جس قدر جلد ہوسکے اپنا ذمگی روپیہ آپ لوگ بہت جلد ادا کردین کیونکہ پیام یار کے اصول ہی واقع ہوئے ہین کہ ملک اوسکی ذات سے اپنا فائدہ دیکھکر اوسکی اعراض پوری کرنے مین تساہل اور سستی نہ کرتے۔
اکثر معزز ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبرون کی نسبت پوچھتے رہتے ہین کہ کس قدر ہین اور کیا قیمت ہے۔ لہذا ہم تفصیل وار فہرست شایع کرکے امیدوار ہین کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائین پیام یار جون ۱۸۸۴ء سے جاری ہے ۱۸۸۴ کا کوئی نمبر باقی نہین رہا۔ مندرجہ ذیل نمبر موجود ہین

بابت ۱۸۸۴ء

جولائی ۱۸۸۴ نمبر ۷۔ اگست ۱۸۸۴ نمبر ۸۔ نومبر ۱۸۸۴ نمبر ۱۱۔

بابت ۱۸۸۵

اپریل ۱۸۸۵ نمبر ۴۔ مئی ۱۸۸۵ نمبر ۵۔ جون ۱۸۸۵ نمبر ۶۔ جولائی ۱۸۸۵ نمبر ۷۔ اگست ۱۸۸۵ نمبر ۸۔ ستمبر ۱۸۸۵ نمبر ۹۔ اکتوبر ۱۸۸۵ نمبر ۱۰۔ نومبر ۱۸۸۵ نمبر ۱۱۔ دسمبر ۱۸۸۵ نمبر ۱۲۔ ۱۸۸۶ کے پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین جنکی قیمت ۱۲ ار ہے

مہتمم پیام یار

ازاحۃ الاغلاط

یہ ایک عمدہ رسالہ غلط الالفاظ کے بیان مین ہے۔ جسمین سند کے سیکڑون شعر مندرج ہین۔ نایاب نایاب کتابون کا حوالہ ہے۔ برسون اسکی تالیف مین خون جگر کھانا پڑا ہے جن حضرات کو غلط الالفاظ سے بچنا ہو خصوصاً شعرا و طلبہ ضرور اسکی خریداری کرین۔ قیمت فی جلد ۸ ر

اصلاح

اس رسالے مین ناسخ و آتش کے زمانے سے لیکر آج تک جتنے الفاظ فصحا نے ترک کیے ہین اور عوام اون سے واقف ہین اون سب کا بیان ہے۔ اسکے علاوہ عمدہ عمدہ فائدے لکھے گئے ہین جیسے تعقید۔ شتر گربہ۔ ذم کا پہلو۔ املا تانیث و تذکیر حشو۔ مقدرات۔ وغیرہ اردو نظم و نثر لکھنے والون کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت فی جلد ۲ ر

ازاحۃ الاغلاط اور اصلاح۔ دونون کی درخواست مہتمم پیام یار کے نام بھیجنا چاہیے۔

المشتہر محمد ظہیر احسن شوق نیموی عظیم آبادی

اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات راقم سے بذریعہ قیمت یا قیمت طلب پارسل کے دستیاب ہوسکتی ہین۔

قوت باہ۔ جس وقت یہ گولی کھانے سے بیران شکستہ دل کے رگ و پیٹھون کو مثل نوجوان کے تیز کرکے عالم جوانی دکھاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیا (۱۶) گولی ۔ ۔ ۔ عــہ

لعل الجواہر۔ آنکھون کی ۱۰۰ قسم کی بیماری میں مفید اور مجرب ہے کہ شب کوری والا آدمی استعمال کرے تو رات کو نظر آنے لگے۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ خارش۔ وغیرہ۔ دیکھتے دیکھتے کافور ہو جاتے ہیں۔ فی ڈبیا (۲م) ماشہ ۔ ۔ ۔ عــہ

دوای تاب تلی۔ چاہے کیسی پرانی ہو اسکی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ رنگ سرخ۔ ہاضمہ تیز اور صحت کو قائم رکھتی ہے (۲۰) گولی عــہ

دوای کھانسی۔ بلغمی ہو۔ یا خشک۔ اسکو دفع کرتی ہے دمہ کو فائدہ دیتی ہے (۱۶) گولی ۔ ۔ ۔ عــہ

دوای کھیا و جھولا۔ (۱۰) گولی ۔ ۔ ۔ عــہ

دوای بواسیر۔ خونی ہو یا بادی۔ قیمت (۱۶) گولی عــہ

عرق ماء اللحم عنبری۔ خارش کیسی ہی خراب کیون نہو اوسکو رفع کرتا ہے۔ بدن میں طاقت دیتا ہے خون کو صاف کرتا ہے۔ قیمت فی بوتل ۔ ۔ ۔ عــہ

مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ اور بھی ہر قسم کی دوائیں وغیرہ بیماریون کے لیے موجود ہین۔ ۔ ۔ زنانہ ضمہ بھی موجود ہے

راقم ستھرام حکیم بستی گنگ لاہور

PAYAM-I-YAR

پیام یار

جلد ۵ — بابت ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء — نمبر ۱

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس و

پیام یار

قومی پریس لکھنؤ چوک مین چھپا

ضروری باتین

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینے کی یکم کو شایع ہوتا ہے- قیمت عام سے ایکروپیہ سالانہ مع محصول ڈاک- والیان ملک و روساسے پانچروپیہ سالانہ-

۲- بغیر پیشگی قیمت آئے ہرگز کسی کو روانہ نہین ہوتا- نمونہ ۲/ وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے-

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف-

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر ہم ذمہ دار نہین-

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین "نثار" کے نام ہونا چاہیے

۶- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو- کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شایع ہوگا- غیر طرح کا کلام بشرط گنجایش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہون) عمدہ ہوگی- درج کر دیجایگی ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا- نہ ایسا ہوگا غزل کی اصلاح ہو جایگی- ہان اپنی طرف سی بغیر اجازت ایک نقطہ کا بھی تصرف نہوگا- انتخاب کیٹی کرتی ہے- پوری غزل بلا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲ اجرت دینے پر درج ہو سکتے ہین لیکن صحت کا لحاظ ضرور ہوگا-

۷- ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے-

۸- اشتہارات دو ایکبار کے واسطے فی سطر ۲ سے زیادہ کیلیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے- اجرت ہر حال مین پیشگی لیجایگی-

العبد- محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و قومی پریس- و مہتمم پیام یار- چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس تیجے کارخانے کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر روسا اور نامی تاجر واقف ہین- لکھنؤ کی نمائشگاہ سے اس کارخانہ کو تمغا اور سرٹیفکٹ بھی ملا ہے- زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین-

فہرست عطر موجودہ

عطر حنائی تولہ عہ، للعہ، عہ ۱۲؍، و عہ، و ۱۲؍ عطر موتیا عہ و عطر چنبیلی ۲ عہ، ۳ عطر جوہی عہ عطر کیوڑہ عہ، عطر سہاگ ۲ عطر گلاب بصرہ فی تولہ ۶ عطر گلاب عہ، عطر روح خس عطر خس عہ، عطر شہناز عہ، عطر مجموعہ عہ، عطر روح بازی عطر گل عطر عروس عہ، عطر فتنہ عہ، برگ حنا عہ، عطر مولسری عہ، عطر اگر عہ، عطر اگر کہنہ عہ- عطر ایجاد ونہد و ناز بو فی تولہ روغن حنا عہ، عہ- عہ، فی سیر روغن بیلہ و چنبیلی و کیوڑا فی آثار عہ، عہ، سفوف خضاب فی آثار عہ- گولیان نشاط فی تولہ

المشتہر- کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

جھوٹ ہو تو گنہگار

ادویہ ذیل ہمیشہ خانگی مجرب اور مفید ثابت ہو چکی ہین تمام ملک مین مشہور ہین

کرتے ہین- ہماری طبابت مین سیکڑون مریضون نے ان سب کا علاج کر کے صحت پائی- ہم نہین چاہتے کہ نفع محدود رہے- لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ضرورت ہو فوراً انکو اک تجربہ کرلین- نیچے کے طور پر خط و کتابت کرنے سے اور امراض کے متعلق بھی مجرب ادویہ مل سکتی ہین جو بخوف طوالت اشتہار مین نہین ظاہر کیگئین عرق درد سول درد گردہ مین قطعاً دافع مرض فی خوراک سفوف دمہ ۲ خوراک مین دمہ کو بالکل نیست و نابود کرتا ہے- فی خوراک ۳

سفوف جو سوا خوراک مین جریان کو جڑ سے کہودی- فی خوراک ۳

طلاء حسینی ہماری ساختہ ہزارون مایوس العلاج لوگون کو قوت باہ مین بیمثل فائدہ دیا- دو ہفتہ مین ذرا و خواہ اپنا فائدہ تسلیم کر لیگا فی تولہ ۱۰ حبوب ریاح- اور قبض کے حق مین اکسیر ہین- فی خوراک ۳ حبوب جو دوا کے لیے حکم اکسیر رکھتی ہین- مفت درخواست پر مل سکتی ہین- المشتہر حکیم محمد علی حسن- لکھنؤ منصور نگر

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ بہت پرانا ہے اور دیانتداری سے چلتا ہے اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب طلب فرمائینگے انکو خود معلوم ہو جائیگا- تعمیل فرمائش بقدر روپیہ آنے پر یا ویلیو پے ایبل ہو سکتی ہے خط جواب طلب کے لیے ٹکٹ آنا چاہیے-

فہرست اشیائے موسم گرما

محصول	شرح قیمت	عرض	طول	نام جنس مع وضع و کام
۹/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان کا مدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ
۹/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار نفیس
۹/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان چکن جالی دار چکن بیل بوٹہ نہایت نفیس
۴/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان شربتی سلطنت لکھنؤ نہایت باریک
۴/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تھان چکن صرف بوٹہ دار ہر وضع کے
۴/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار
۴/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار و قسم قسم کا بیلدار
۴/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پائجامہ چکن مجرد سنہری زنانہ و مردانہ
۹/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	قبا چکن جعفری خاص برائے لڑکیان و اہل محمد
۴/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار
۴/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کرتہ چکن بیل بوٹہ دار ہر سائز کے مہیا
۴/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کلاہ چکن سنہری پسند و مہیا
۹/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کلاہ فرشی چکن عمدہ رئیسون کے قابل
۴/	[illegible]	[illegible]	[illegible]	الفنا سوزنی قیمتی دار

فہرست اشیائے موسم سرما و دیگر متفرقات

محصول	شرح قیمت	نام جنس
۹/	[illegible]	فرد رضائی زربفت جالیدار بوٹہ دار [illegible]
۱۲/	[illegible]	کلاہ فرشی مخمل کارچوب عمدہ کامدار نہایت [illegible]
۴/	[illegible]	کلاہ پشمینہ جالیدار نہایت عمدہ
۴/	[illegible]	کلاہ زربفت کمخواب بیلدار نفیس
۴/	[illegible]	کلاہ مخمل کامدار دبیز و قیمتی
۴/	[illegible]	کلاہ مخمل مع کار کلابتون [illegible]
۴/	[illegible]	گولیان تنباکو خوردنی نہایت لذیذ و خوشبودار مشہور و عمدہ

مسیان یکہ- فی روپیہ ۲ تولہ

۴/ گوٹہ نقرہ و طلائی ہر قسم کا فی تولہ عہ سے ۱۲ تک فی تولہ ۲ تک

۴/ بوٹ زردوزی مخملی نہایت عمدہ رئیسون کے قابل فی جوڑا سے تک

۴/ گولیان تنباکو خوردنی نہایت عمدہ و قیمتی فی روپیہ ۳ تولہ- محصول ایک تولہ سے ۱۲ تولہ تک

المشتہر- محمد عاشق علی و حافظ محمد یوسف علی کارخانہ چکن لکھنؤ

مصرع طرح پیام یار

جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین ہے

جناب محمد احسان علیخانصاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکہنوی

نہ آئے وہ کنارِ مدعا مین ہے
تمنا رہگئی شرم و حیا مین ہے

بنے ہو شاہدِ رنگین ادا تم ہے
ہمارا خون کمل کر دست و پا مین ہے

تصور اونکا کہتا ہے شبِ ہجر
یہ کون آیا کنارِ مدعا مین ہے

کیا جسنے ہمین بیتاب اکثر ہے
وہ اندازِ ستم ہے کس ادا مین ہے

وہ وقتِ صبح اونکی سیرِ گلشن ہے
وہ بھینی بھینی بو بادِ صبا مین ہے

تمھارے کوسنے آجاتے ہین یاد ہے
مین جب مصروف ہوتا ہون دعا مین

شروعِ عشق مین لڑتی تہین آنکھین ہے
خبر تھی ابتدا کی انتہا مین ہے

غریبون نے ستم اونکے اوٹھائے
جفائین بٹ گئین اہلِ وفا مین ہے

تسلی ہے نہ دلداری نہ اُلفت ہے
دلِ مضطر کو کس پہلو سے تھامین ہے

محبت کا مزہ جب تھا کہ اے چرخ
عدو میری طرح پڑتا بلا مین ہے

وہ دل لے لیتے ہین دم بھر مین احسان
لگاوٹ ہے حسینون کی ادا مین ہے

جناب نواب تجمل حسین خانصاحب یمان رئیس مدراس شاگرد جناب جلال لکہنوی

اثر ہوتا جو کچھہ اپنی وفا مین ہے
کمی کرتا وہ ظالم کیون جفا مین

کہین مجھہ سخت جان کو آچکے موت
الٰہی دے اثر اونکی دعا مین ہے

یہ وعدے ہو رہے ہین کیا شبِ ہجر ہے
اجل مین میرے دردِ لا دوا مین ہے

گریبان پھاڑیے صحرا کو چلیے ہے
جنون طاقت ہے جبتک دست و پا مین

نہین مدت سے دل پہلو مین ایمان
بتون کو دیدیا راہِ خدا مین ہے

جناب مرزا علی محمد صاحب ارم لکھنوی شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

نہین کچھہ ایک شوخی دلربا مین ہے
کرشمے ہین ہزارون ہر ادا مین ہے

مرا سر کاٹ کر کہتا ہے قاتل — ہوئے ہین آج کامل ہم جفا مین
یہ کیا اندھیر ہے کھولے ہو گیسو — شہید ناز کی بزم عزا مین
بت ناآشنا سے دل لگایا — نہ کچھ انجام سوچے ابتدا مین
یہ مطلب ہی کہ تڑپے روح عاشق — سنور کر آئے ہین بزم عزا مین
ارم ہوتی رہی تکرار شب بھر — ہمارے شوق مین اونکی حیا مین

جناب منشی سید امیر علی صاحب امیر سب اورسیر نہر گنگ از اٹیہ

پھنسا دل الفت زلف دوتا مین — الٰہی پڑ گیا مین کس بلا مین
مزا دیتی ہے چشم سرمہ سا مین — ملی ہو کچھ جو شوخی بھی حیا مین
نہین اسلام سے خالی مرا کفر — بتون کو دل دیا راہ خدا مین

جناب خواجہ محمد اکبر صاحب اکبر لکھنوی

کہان ہین حضرت پیر خرابات — قدم لغزش مین آیا ہاتھ تھامین
کہین ایسا نہو بگڑی بنے بات — مجھے دہر کا ہے عرض مدعا مین
بتون کی بے نیازی توبہ توبہ — رہا کیا فرق انمین اور خدا مین
قضا کا ہی ہماری صاف پیغام — ستم ایجاد تیری ہر ادا مین

جناب شیخ فیض الدین صاحب اثر شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان

گنوائی جان ہجر دلربا مین — قدم ثابت رہا راہ وفا مین
دل پرداغ کیون کمہلا گیا آج — یہی اک پھول تھا باغ وفا مین
کہنچی رہتی ہے بسمل کرکے مجھکو — لگاوٹ تک نہین تیغ ادا مین

جناب امیر حسن صاحب امیر سہارنپوری کلرک پولیس ضلع سہارنپور

بتون کی یاد کو دل سے بھلا کر — ہوے مصروف ہم یاد خدا مین
تہ و بالا نہ کیون ہو جائے عالم — کیا شوخی نے گھر چشم حیا مین
شب فرقت تو کٹتی ہے تڑپ کر — گذر جاتا ہے دن آہ و بکا مین

جناب مولوی میر سرفراز علی صاحب ایجاد ردولوی

غم جانان کا کیون ممنون نہون مین ... رہا برسون دل درد آشنا مین

جناب ولایت حسین صاحب انور ملازم بھرتپور شاگرد جناب نسیم بھرتپوری

زمانے مین نہین دونون کا ثانی ... جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین
کسی کا خون مل آئے ہو شاید ... بھلا سرخی کہان ایسی حنا مین

جناب مرزا قاسم علی بیگ صاحب اخگر حیدرآبادی شاگرد جناب جولان

جسے کہتے ہین اعجاز مسیحا ... وہی انداز ہے تیری ادا مین

جناب پانڈے منی لال صاحب آزاد گورکھپوری

ترے ہاتھون کی سرخی دیکھ کر یار ... نہین باقی رہی نکہت حنا مین

جناب الٰہی بخش صاحب آگہ یار انسپکٹر پولیس پنشندار سرکار قنوطن سلطانپور

مرے تار نگہ کا گل مین اولجھے ... پھنسا گیا دل مرا دام بلا مین

جناب محمد خلیل صاحب اختر باشندہ موضع سرولی ضلع غازی پور

جگہ یاد ان جو اوسنے زیر دیوار ... کبھی بھون نہ مین ظل ہما مین

جناب پنڈت ہر بھر ناتھ صاحب تمنا آرزو ازسیتاپور

الٰہ العالمین اب کیا کرون مین ... خفا بت ہوگئے مجھسے ذرا مین

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

جگر کا داغ چمکا مثل خورشید ... ملی دولت یہ عشق مصطفےٰ مین
مثال برق دل رہتا ہے بیتاب ... تڑپتا ہے فراق مصطفےٰ مین

جناب منشی سید تفضل حسین صاحب بسمل خلف جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شاد نائب کوتوال

برائے سیر آیا بام پر وہ ... اثر کچھ آگیا میری دعا مین
ستم تمنے کیے ہمنے اوٹھائے ... جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین

جناب شیخ بنیاد علی صاحب بنیاد شاگرد جناب عاجز ساکن امروہہ

مجھے وہ کوستے ہین ہاتھ مل کر ... مین اونکو یاد کرتا ہون دعا مین

جناب منشی کبیر صاحب تحصیل ساکن تریگڑہ شاگرد جناب داغ دہلوی

مریض عشق کو مرنا شفا ہے ... ملا دو زہر کچھ میری دوا مین

جناب سید افضل حسین صاحب ثابت لکھنوی ناظر عدالت صدر دیوانی گونڈہ

ہمارا امتحان کرتا وفا مین ... ابھی کامل تو ہو جا و جفا مین
نمازِ فرض زاہد نے قضا کی ... عجب شوخی ہے کافر کی ادا مین
کبھی یاد آہی جاؤن گا مین اے جان ... گرہ دے لیجیے بندِ قبا مین
وہ ہین خنجر بکف مین سر بکف ہون ... اٹھی دیر اب کیا ہے قضا مین
پریشان ہو گئے دل عاشقون کے ... سکھائے بال یہ کس نے ہوا مین
چھٹا ہی قافلے سے کون بیکس ... کہ شورِ آہ ہے بانگِ درا مین
تمنا ہے کہین احباب باہم ... ہوا مدفون ثابت کربلا مین

جناب شیخ محمد اصغر صاحب ثاقب گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

رہین یارب یہ دونون اک بلا مین ... تمنا دل مین دل زلفِ دوتا مین
بہ ہجوم یاس و حسرت ساتھ لیکر ... گئے ہم دھوم سے ملکِ بقا مین
خدا کا شکر ہی آئے ہین وہ بھی ... شہیدِ ناز کی بزمِ عزا مین
تڑپتے ہین فرشتے وہ اثر ہے ... مرے ٹوٹے ہوے دل کی صدا مین
موا بیمارِ غم بھر کر دمِ سرد ... مزے سے سو رہا ٹھنڈی ہوا مین
تڑپنا کم نہین ہوتا کسی دن ... ٹھہر جاے جو دل کو آب تھا مین

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

کرشمے لاکھ اوس کی ہر ادا مین ... ہزارون شوخیان ہین اک حیا مین
کسی کی شوخیان دیکھین حیا مین ... کہ تجھکو او دلِ بیتاب تھا مین
صنم کی بے نیازی کہہ رہی ہے ... نہین کچھ فرق بندے مین خدا مین
بہت پچھتائے اک بیدرد کو ہم ... جگہ دے کر دلِ درد آشنا مین
ہم آدھے رہ گئے گو اے غمِ ہجر ... مگر کیا غم کہ پورے ہین وفا مین
کمی کرتا ہے تڑپانے مین کیون شوق ... ابھی طاقت بہت ہے دست و پا مین

مین جی جاتا جو وہ کہتے کہ مر جائیے — بھلا ہوتا مرا اِس بد دعا مین
مرا دل اب نہ سے کر بھولیے گا — گرہ دے لیجیے زلفِ رسا مین
ہمین کہتا ہے تو زاہد سیہ کار — گرے بجلی نہ تجھپر اِس گھٹا مین
ہمین دیتی نہین دل کی تڑپ چین — اسی آفت نے ڈالا ہے بلا مین
جلال اپنی تمنائین تھین جتنی — وہ سب بر آئین ترکِ مدعا مین

جناب منشی محمد یسین صاحب جلیس مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

اُتر آنے لگا جب سے دعا مین — بڑی ہلچل ہے بزمِ دلربا مین
وہ ابر آیا فلک کو دیکھ ساقی — چلے خوب آج اس کالی گھٹا مین
نکلجائے نہ مٹھی سے مرا دل — کہین رکھ لو اسے اپنی قبا مین
جگر بھی مضطرب ہے دل بھی بیتاب — سنبھالین ہم اِسے یا اُسکو تھامین
دعا مرنے کی اپنے مانگتا ہون — شریک آکر ہو تم بھی اِس دعا مین
علاج اپنے کیے کا کچھ نہین ہے — پھنسا مین آپ دل دے کر بلا مین
الٰہی کسقدر حسرت بھری ہے — کسی ٹوٹے ہوئے دل کی صدا مین
مرے مرنے کی اُنکو اک خوشی ہے — وہ کیون آنے لگے بزمِ عزا مین
تعلی تھی مرے دل کے تڑپ کی — ابھی چمکی تھی جو بجلی گھٹا مین
بلاتے ہی نظر دل لے گئے وہ — لگاوٹ ہے حسینون کی ادا مین
جلیس خستہ دل کی لاش افسوس — ہوئی مدفون نہ کوے دلربا مین

جناب مولوی سید الٰہی بخش صاحب جلال عظیم آبادی شاگرد جناب داغ دہلوی

قیامت ہی کے دن وہ پاک ہوگا — جو کچھ جھگڑا ہے رند و پارسا مین
دمِ رخصت رہی جاتی ہین افسوس — تمنائین دلِ درد آشنا مین
وہ دل تھامے ہوئے آئے مرے پاس — اثر آیا جو آہِ نارسا مین

جناب منشی جواہر سنگھ صاحب جوہر از بلرامپور

لپٹ کر آئی کس گل پیرہن سے — عجب خوشبو ہے دامانِ صبا مین

جناب مولوی محمد حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

ہزارون دل لیے ہین اک ادا مین
بتون کی دہوم ہے خلقِ خدا مین

ہین وہ غمناک ہون آہ و بکا مین
کہ ہی اک درد پیدا ہر صدا مین

بتون کے ہاتھ سے ہوتا ہون مین قتل
فدا کرتا ہون سر راہِ خدا مین

کسی سے یار نے وعدہ کیا ہے
لگا ئی ہے گرہ بندِ قبا مین

ہوس دل کو ستم کی ہو نہ کیونکر
مزہ پاتے ہین ہم جور و جفا مین

تبسم کرکے سینہ تانتے ہین
پھٹا پڑتا ہے جوبن ہر ادا مین

تمھارے پاؤن کی مہندی نہ چھٹتی
اگر آتے مری بزمِ عزا مین

حبیب اب ان بتون کو چھوڑ کر تم
گذارو عمر سب یادِ خدا مین

جناب منشی سید ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فارغ بناری

نظر آیا وہ یکتا ہر ادا مین
طرحداری مین شوخی مین حیا مین

حقیقت جب دلِ مضطر کی لکھی
تڑپ کر اوڑ گیا کاغذ ہوا مین

شفاعت خواہ ہے بیتابیِ دل
پڑی کیا بحث شوخی و حیا مین

وہ آتی ہین بلائین آسمان سے
پھنسایا دل کو کیون زلفِ دوتا مین

جناب حکیم مرزا فدا احمد صاحب دانش لکھنوی

بھر آتے اشک چشمِ بیوفا مین
جو ہوک اوٹھتی دلِ درد آشنا مین

نہین چھوٹا کوئی پہلو جفا مین
جگر پکڑین کہ دل ہاتھون سے تھامین

نئی داغ آج اے دل جلوہ گر ہین
گئے تھے شب کو بزمِ مہ لقا مین

کہان تھے تم سنو تو دل کی آہین
پسینا خشک ہو آؤ ہوا مین

وہ میرے حال پر ہنستے ہین بہتر
تو اے دل کیون بگڑتا ہے ذرا مین

دلِ پرسوز ٹھنڈا ہو گیا آہ
اسی سے آج خنکی ہے ہوا مین

جناب حکیم احمد حسین صاحب دانش شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

الم مین درد مین آہ و بکا مین
پڑا ہے ایک دل کس کس بلا مین

عجب تشویش مین ہون کس سے پوچھون | وہ دل کو لے گئے تھے کس ادا مین
نہ وہ آئے نہ ہم پہونچے کسی دن | یہی لکھا تھا بخت نارسا مین
ابھی اوٹھو نہ پہلو سے ٹھہر جاؤ | ہوئی جاتی ہے تسکین اک ذرا مین
چلو ملک عدم کو یان سے داغ | بہت کچھ رہ چکے دار فنا مین

جناب نواب مرزا مہدی حسین خانصاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

جو شوخی ہے کسی کی ہر ادا مین | یہ بیبا کی کہان میری قضا مین
صراحی مے کی دست پارسا مین | بڑا اندھیر ہے کالی گھٹا مین
چھپانا دست و پا روز جزا تم | لہو کا رنگ ملتا ہے حنا مین
گلی مین اوسکی خاک اپنی رہی خاک | اوڑا دینے کی عادت ہے صبا مین
اب اوسنے حشر کا وعدہ کیا ہے | یہ پایا عمر بھر کی التجا مین
خدا ہی جانے میکش تھے کہ واعظ | سبھون نے پل کے پی کالی گھٹا مین
مری میت پہ رویا کوئی ظالم | جزا اسکی ملی روز جزا مین
برا کوئی نہین دنیا مین رفعت | وفا مین میری ظالم کی جفا مین

جناب محمد حیات بخش صاحب رسا محرر جوڈیشل شکوہ آباد

کلیجہ دونون ہاتھون سے وہ تھامین | اثر اتنا تو ہو آہ رسا مین
نہین بڑھ کر کوئی خلق خدا مین | جفا مین آپ سے ہمسے وفا مین
دغا کی میرے نالون کے اثر نے | ملا کمبخت غیرون کی دعا مین
رسا کا کیا ٹھکانا پوچھتے ہو | پڑا ہوگا کسی وحشت سرا مین

جناب خلیل الدین احمد صاحب رضی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب ساکن قصبہ تلہر

جگر کو دل کو جان مضطرب کو | الٰہی ہجر مین کس کس کو تھامین
خدا کے واسطے ناصح نہ تو چھیڑ | پھنسے ہین آپ ہم اپنی بلا مین

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی مدرس مدرسہ گورنمنٹ سہسور

پتا گم ہے مرا عشق دہن مین | مین ڈوبا چشمہ آب بقا مین

جناب متھرا پرشاد صاحب راغب سررشتہ دار ہمرحمن شاگرد جناب ساقی

کمی کرنا نہ تم جور و جفا مین / ہمین دینا ہے سر راہِ وفا مین

لیے بوسے منانے کے بہانے / نہ چوکے ہم حصولِ مدعا مین

تڑپتا ہے دل مضطر کسی کا / نمایان حشر ہے ارض و سما مین

جناب شیخ علی حسن صاحب زیبا لکھنوی شاگرد نواب محمد حسن خانصاحب شیدا مرحوم

ہمارا خون ملیے دست و پا مین / کہ رنگِ بیوفائی ہے حنا مین

کسی بیدرد نے شاید کیا یاد / جو ہوک اوٹھی دلِ درد آشنا مین

ادا ہی یہ کسی کی بھیس بدلے / کہان یہ شوخیان تیری قضا مین

عجب بو ہے کسی مین بھینی بھینی / ہین کلیان پھولون کی گویا قبا مین

ہوئے آخر اک آہِ سرد بھر کے / ہمین نیند آ گئی ٹھنڈی ہوا مین

بڑی اکسیر اے زیبا یہی ہے / ملے خاک اپنی خاکِ کربلا مین

جناب راجہ دیبا پرشاد صاحب زیبا شاہجہاپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

وہ بت مگر مرے نہ عرضِ مدعا مین / دعا مانگی ہے درگاہِ خدا مین

تری رفتار سے فتنے جو اوٹھا / بلائین چھپ رہین زلفِ دوتا مین

فقیرون سے بھی ملتا وہ شہِ حسن / اثر ہوتا جو نقشِ بوریا مین

کوئی آ کر ہمارے دل سے پوچھے / کڑوڑون لذتین ہین اک جفا مین

جناب سید زاہد حسین صاحب زاہد از انجمن شائقین بہار نورہ

پریشان ہون کہ یہ اندھیر کیا ہے / پھنسا دل کسکے گیسوے رسا مین

جناب سید غوث پیران صاحب سید متوطن احسن شاگرد جناب رشید

سنبھل اے دل کہانتک بت پرستی / بس اب مصروف ہو یادِ خدا مین

بھلا سید کو ہو کیا خوفِ دوزخ / کہ وہ ہی امتِ خیر الورا مین

جناب جوالا ناتھ صاحب سعد از کوہ آبو

بہت کچھ بڑھ چلے ہین وہ جفا مین / ترقی دے مجھے یارب وفا مین

جناب مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی

اگر یکتا ہو تم جور و جفا مین
تو مین بھی ایک ہون مہر و وفا مین

مین جب سمجھون اثر ہوتا ہے اتنا
بھلائی ہو برائی کی دعا مین

کہین بہتر ہے اس سے بیحجابی
بناوٹ ہو اگر شرم و حیا مین

اب اس سے بڑھکے کیا ہو حسرت دید
ہزار آنکھین ہین میرے نقش پا مین

نہین حاصل اگر جائے بھی تا عرش
اثر باقی نہین آہِ رسا مین

لگا مین کسلیے اس شوخ سے دل
پڑین کیون جان کے ایسی بلا مین

جدائی پر عبث بھولے ہو شمشاد
فنا مضمر ہے ہر نشو و نما مین

جناب صاحبزادہ محمد مشرف یار خانصاحب شرف گلشن آبادی عرف جاورہ

رہین رہتے ہین جو بطلِ ہما مین
یہان اچھے ہین کوے دلربا مین

چلے آتے ہین وہ تھامے ہوئے دل
اثر کیا آگیا آہِ رسا مین

نگہ نیچی ہے خندہ ہے لبون پر
حیا شوخی مین ہے شوخی حیا مین

کسی کا پوچھنا انجان بنکر
شرف تم مبتلا ہو کس بلا مین

جناب حکیم میر احمد علی صاحب شفا رئیس حیدرآباد دکن شاگرد جناب احسان

تھے جور و ستم تہ ابتدا مین
بہت فرق آگیا مہر و وفا مین

ہنسی ہوتی نہین ہونٹون سے باہر
نزاکت ہے تمھاری ہر ادا مین

کبھی رو دئے کبھی تڑپے شب ہجر
ہوا کیا کیا فراقِ مہ لقا مین

دکھا دے انقلاب اے چرخ تو بھی
عدو رہتے ہین کوے دلربا مین

ہزارون فتنے لاکھون سحر و جادو
بھرے ہین اونکی چشم فتنہ زا مین

جناب محمد احسان اللہ خانصاحب مہکری شباب رئیس میسور شاگرد جناب نسیم

مریضِ عشق اچھا ہو نہ یارب
اثر ہو زہر قاتل کا دوا مین

تمھین گر فخر ہے ہمکو بھی ہے ناز
جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین

مرا مرنا وہ کب سے مانگتے ہین
خدایا دے اثر اونکی دعا مین

جناب قوت علی صاحب شورش شاگرد جناب صفیر بلگرامی از جموں

قصور اونسے کیا کس دن جفا مین
نہ آیا فرق پر اپنی وفا مین
نہ کیون لے لیجیے عالم کے دل کو
غضب ہے آپ کی شوخی حیا مین
چلو بس انتہا کر دی ستم کی
تم ایسے تو نہین تھے ابتدا مین

جناب علی خطیب صاحب خضر رساکن قصبۂ بہیڑی شاگرد جناب جلال عظیم آبادی

ہمارا ہی دلِ شیدا ہو وہ
کچھ اولجھا ہے تری زلف دوتا مین
ہزارون ہین جلو مین اونکے فتنے
کرورون سحر چشم فتنہ زا مین

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شوق شاگرد جناب خیالی

نہین دونون کا ہمسر کوئی اے جان
جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین

جناب جوگل کشور صاحب شوق اہلمد فوجداری سہارنپور شاگرد جناب تابان سکندرآبادی

وہ خود بیتاب آئینگے مرے پاس
اثر کچھ ہے اگر آہِ رسا مین
بنے گی خوب اونسے حضرت شوق
وفا مین تم ہو یکتا وہ جفا مین

جناب سید شمس الہدی صاحب شمس ناظر عدالت منصفی مدہوبنی

نرالے لطف ہین تیری ادا مین
نئے انداز ہین تیری جفا مین

جناب مرزا وارث علی صاحب صبیح لکھنوی شاگرد جناب عشق مرحوم

جو وہ مشتاق ہین ظلم و جفا مین
تو کامل ہم بھی ہین مہر و وفا مین
گذر کر اسطرح دارِ فنا مین
مسافر جیسے رہتا ہے سرا مین
جو نازک طبع ہین رہتے ہین برباد
اوڑا کرتی ہے بوئے گل ہوا مین
غش آیا پھرتے پھرتے سروا مین
ہمین نیند آگئی ٹھنڈی ہوا مین
تڑپتا ہے خیالِ زلف مین دل
چمک بجلی کی ہے کالی گھٹا مین
جلایا ہے کسی نے شمع کا دل
جو یون مصروف رہتی ہے بکا مین
قدِ جانان مین رخ تو اک سحر ہے
کمی اس صبح کی لیکن ہین شا مین
صبیح زار حق سے دعا کر
کہ مدفن ہو میسّر کربلا مین

جناب علی حسین صاحب صبرؔ از للت پور شاگرد جناب یاسؔ لکھنوی

اوٹھا رکھہ کچھہ نہ تو ہم پر جفا مین ۔ صنم راضی ہین ہم تیری رضا مین
دعا کرتا ہون جب وہ کوستے ہین ۔ خدا تاثیر بخشے اس دعا مین
عیادت کو کبھی آنا اونسے چھوڑا ۔ تامل ہے مجھے اپنی شفا مین
پہونچتی ہے فلک سے لامکان تک ۔ رسائی ہے یہ آہ نارسا مین
بتون کے عشق سے اے صبرؔ باز آ ۔ بسر کر زندگی یاد خدا مین

جناب ابوالبرکات مولوی خیرالدین صاحب برؔ حنفی چشتی ملتانی شاگرد جناب داغؔ دہلوی

حسینان جہان سے ہین انوکھے ۔ جو ہین انداز میرے دلربا مین
مرا دل بیٹھے بیٹھے گم ہوا ہے ۔ ذرا تم ڈھونڈھنا زلف دوتا مین

جناب جے نراین صاحب صانعؔ لکھنوی شاگرد جناب قمرؔ لکھنوی

اگر کامل ہو تم طرز جفا مین ۔ تو ہم بھی کم نہین تمسے وفا مین
مجھے ہے ہاے اوس سے چشم امید ۔ وفا کی بو نہین جس بیوفا مین
وہ مجھسے ناز سے فرما رہے ہین ۔ وفا مین تم ہو یکتا ہم جفا مین

جناب سید ابوالبرکات محمد فخرالدین صاحب صوفیؔ میر منشی ہائی اسکول وٹنیڈ

عجب کچھہ رمز تھے معراج کی شب ۔ خدا مین اور محبوب خدا مین

جناب نواب محمد سجاد علیخان صاحب ضبطؔ لکھنوی شاگرد جناب جلالؔ لکھنوی

کوئی شرمایا عرض مدعا مین ۔ کسی کا کام کچھہ نکلا حیا مین
مزہ کیا خاک ہو مہر و وفا مین ۔ عنایت جب ہوئی شامل جفا مین
دوپٹا سر کھلے بالون پہ ڈالو ۔ چمک بجلی کی ہے کالی گھٹا مین
لگا منہ پر طمانچے اپنے زاہد ۔ گھٹا مین توبہ اور کالی گھٹا مین
کرم سکا اوسکے کر رندو نہین کچھہ ذکر بس ۔ ڈرا واعظ نہ اس کالی گھٹا مین
بھرو خم میکشو پیر مغان نے ۔ لٹایا میکدہ راہ خدا مین
نگاہ شرمگین یہ کہہ رہی ہے ۔ ہزارون شوخیان ہین اک حیا مین

دلون مین چٹکیان لین سر جھکا کر | نیا انداز شوخی ہے حیا مین
گلہ غیرون کا اونسے ڈرتے ڈرتے | کیا رک رک کے عرض مدعا مین
مین چھوٹا آپ سیچے سب عیان ہے | نشان جانے کا چھپکر نقش پا مین
کسیکا ہائے چھپکر ہے سونا | وہ اٹھلائے ہوئے ٹھنڈی ہوا مین
نکلجاتے ہین جس کوچے سے ہوکر | مہینون رہتی ہے خوشبو ہوا مین
دعا مانگین گے اب سے ہجر کی ہم | اثر آخر تو الٹا ہے دعا مین
تحیر سے سب انکو دیکھتے ہین | وہ کیون آئے مری بزم عزا مین
جو پوچھا اونسے عاشق کے نشان کو | اوڑادی خاک کچھ لیکر ہوا مین
تڑپنے کا مزہ پھر کسکو اوٹھتا | اثر ہوتا اگر آہ رسا مین
کہان ہے ضبط کو جوش محبت | بہت ہوتا ہے ناصح ابتدا مین
ہزارون مین ہے یکتا ضبط کا دل | جو کچھ بھی ٹک گیا ظلم و جفا مین

جناب سید محمد ظفر الدین حید صاحب ظفر مدرس فارسی پرگنہ اسکول تیل

نہین ڈھنا خیال زلف دل سے | پھنسا ہون یا الٰہی کس بلا مین
تم اپنے فن مین لاثانی ہم اپنے | جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین
گر گیا تو کہانتک بت پرستی | ظفر مصروف ہو یاد خدا مین

جناب پنڈت بندراین پرشاد صاحب ظہور ٹیلیگراف ماسٹر کروی

دکھائی جب سے تونے آنکھ او شوخ | پڑا ہے تہلکہ ارض و سما مین

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی مختار عام امیٹو متھرا شاگرد جناب امیر لکھنوی

جو کچھ شوخی بھی شامل ہو حیا مین | ہزارون دل وہ لے لین اک ادا مین
وہ میرا چھیڑنا ذوق جفا مین | وہ اونکا بیمزہ ہونا ذرا مین
مرے تھامے سے جو تھمتے نہ تھے کل | وہی آج آئین آکر دلکو تھا مین
وہ دو باتون مین لاکھون دل لبھانا | وہ صد ہا خون کرنا ہر ادا مین
قیامت خیز وہ رخصت کی صبحین | بلا انگیز وہ فرقت کی شامین

ذرا تم بھی کہو آمین للہ
کہ پیدا ہو اثر میری دعا مین

طلبگار ستم کیونکر نہو دل
مزہ بیحد ملا عذر جفا مین

دعا کیا مانگیے مرنے کی عابد
اثر ہی جب نہو اپنی دعا مین

جناب شیخ فدا علی صاحب عیش لکھنوی

جھلک رخ کی ہے یون زلف دوتا مین
کہ بجلی جسطرح کوندے گھٹا مین

پلا مے عشق گیسوے دوتا مین
کہ لطف بادہ ہے ساقی گھٹا مین

کیا ہے آپ نے آنے کا وعدہ
گرہ دے لیجیے بند قبا مین

مجھے عشق حسینان کا مرض ہے
طبیبو حسن یوسف ہو دوا مین

شب فرقت بھرو مین سرد آہین
کہ نیند آجاتی ہے ٹھنڈی ہوا مین

خدا سے مین فراق یار مانگون
اثر آخر تو الٹا ہے دعا مین

دکھاتے ہین وہ روئے عالم آرا
کلیجے عاشق بے صبر تھا مین

بلا رکھے تمھاری سوگ میرا
لگاؤ بھی حنا تم دست و پا مین

ملک بہر زیارت روز آتے
جو قبر عیش ہوتی کربلا مین

جناب شیخ محمد سمیع صاحب عاقل غازی پوری شاگرد جناب بقا غازیپوری

رخ روشن ہے یون زلف دوتا مین
نہان خورشید جیسے ہو گھٹا مین

بڑھی بیتابی دل دید سے اور
ہوئی تاثیر الٹی اس دوا مین

خدا کے واسطے اے جذب الفت
مجھے پہونچا دے کوئے دلربا مین

وہ ذوق درد دے عاقل کو یارب
مزا آئے حسینوں کی جفا مین

جناب سید ابرار حسین صاحب عاجز فتحپوری شاگرد جناب نسیم بہری

ہوا ہے عشق مجھکو ابتدا مین
سنبھالو پھنس گیا یارو بلا مین

ارے ساقی مزا ہے میکشی کا
ہوا مین باغ مین کالی گھٹا مین

ستم تمنے کیا مین نے وفا کی
جفا مین تم ہو یکتا مین وفا مین

سمجھ لونگا بتون سے حشر کے روز
جو ہے انصاف درگاہ خدا مین

جناب پنڈت دوارکا ناتھ صاحب عاشق کشمیری دہلوی کلرک ایکزامنر آفس اجمیر

کہین گے حق سے یہ روز جزا مین — جفا مین وہ ہین یکتا ہم وفا مین
ہزارون ناز مین اک اک ہے غمزہ — ہزارون غمزے ہین اک اک ادا مین
عدو کے ساتھ وہ جاتے ہین افسوس — یہی ہے کیا اثر میری دعا مین
کسی عاشق کا خون اسمین ملا ہے — یہ شوخی ہو نہین سکتی حنا مین

جناب محمد یحیی علی صاحب عاصی اہلکار منصفی بجنور

اجل آئے تو جی جاؤن شب غم — کہ مرتا ہون تمنائے قضا مین
دکھا کر تیغ ابرو مار ڈالا — قضا عاصی کی تھی اونکی ادا مین

جناب حکیم عزیز احمد صاحب عزیز شاگرد جناب بشیر پھلواروی

جو کیف مے مین کیفیت ہے اے خضر — نہین وہ لطف ہے آب بقا مین
پس مردن بھی تیری جستجو مین — اوڑا کرتی ہے خاک اپنی ہوا مین

جناب میر واحد علی صاحب عاصی از ملتان

رنگین وہ کیون نہ میرے خون مین تھا — کہان شوخی ہے یہ رنگ حنا مین

جناب محمد خانصاحب غریب سہارنپوری اہلمد پیشی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہاولپور

شرارت اپنی شوخی کی تو دیکھو — لگا دی آگ دامان حیا مین
اجابت کو یہ کسپر رحم آیا — اثر کا ہاتھ ہے دست دعا مین
غضب کرتی ہین وہ نیچی نگاہین — حیا آفت ہے چشم سرمہ سا مین
کسی کا کام نکلے وصل کی رات — اگر حل جائے شوخی و حیا مین

جناب محمد عبد الغنی خانصاحب غنی مرزا پوری مقیم رانچی

ازل سے اے بتو حسن خدا مین — جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین
پسیجے کچھ تو دل میرے صنم کا — الہی دے اثر اتنا دعا مین
نہ دے تکلیف جنت مجھکو واعظ — پڑا رہنے دے کوے دلربا مین
ہمین آہو نسے اپنی خوف جان ہے — نہ گل یہ شمع ہو جائے ہوا مین

جناب سید عباس حسن صاحب فصاحت لکھنوی خلف جناب امانت مرحوم

ملا جو خط ہمین تیری جفا مین — مزا یہ کب ہے اورون کی وفا مین
الٰہی دفن ہون مین کربلا مین — ملے یہ خاک بھی خاکِ شفا مین
مرے گھر آتے ہی وہ ہنس کے بولے — بڑی تاثیر ہے تیری دعا مین
ہمارے ویسے پوچھے کوئی اسکو — مزا جو ہے تری اک اک ادا مین
نقاب اوٹھنے لگی اب چھپیے اونکے — مری آہون کی شرکت ہی ہوا مین
خط اوسکو بھیج کر کین منیے آمین — کبوتر کی تباہی ہے ہوا مین
اوٹھے ہین پاس سے وہ کیا کرین ہم — کلیجے کو سنبھالین دل کو تھامین
چھپائے ہو گا واعظ مے کی بوتل — عمامہ دیکھکر دیکھو ردا مین
اونھین اچھی طرح کیا کوئی دیکھے — ابھی ہین پردۂ شرم و حیا مین
ابھی تک ہاتھ مین رکھے ہوئے دل ہے — بھرا تھا درد سائل کی صدا مین
فصاحت رعب سے تھرّائے اعضا — پہنچکر روضۂ شبیر خدا مین

جناب محمد فدا علیخان صاحب فدا بریلوی خلف نواب ہادی حسن خان صاحب ہادی مرحوم

زبانِ حال سے کہتی ہے یہ شمع — بقا کا لطف آتا ہے فنا مین
ہزارون بیکسون کا خون ہو گا — لگانا تم نہ مہندی دست و پا مین
وہ کیونکر آئین لاشے پہ ہمارے — ابھی مہندی ملی ہے دست و پا مین
نہ گھبراؤ ابھی اے حضرتِ دل — رہو ثابت قدم راہِ وفا مین
ہنسی کی بات تھی بوسہ جو مانگا — بگڑ جاتے ہو تم تو اک ذرا مین

جناب میرزا باقر حسین صاحب فغان لکھنوی شاگرد جناب مونس مرحوم و یاس لکھنوی

مزا تھا عشق کی جو ابتدا مین — ملا ہمکو نہ وہ پھر انتہا مین
فزون ہے مہر سے رخسارِ جانان — چمک مین نور مین ضو مین ضیا مین
چلے آئین وہ خود تھامے ہوئے دل — اثر کچھ ہو جو آہِ نارسا مین
زمانہ موت کا نزدیک آیا — فغان چل کر رہو اب کربلا مین

جناب فیاض خان صاحب فیاض امروہوی شاگرد جناب شاعر امروہوی

سنا ہو جفا جی چاہے تم اسے جان | عوض ہونگا نہیں روز جزا مین
وہ شوخ آتا ہے کہدو عاشقون سے | طبیعت کو سنبھالین دلکو تھامین

جناب سید عبد الغنی صاحب فخر بہاری سول کورٹ امین ترہٹ

کف دست رسول پاک و بہ حق | ید بیضا سے بڑھ کر ہین صفا مین

جناب فیض محمد صاحب فیض ساکن امروہہ وارد او دیپور

کسی کی کچھ نہین یارب شکایت | پھنسا مین آپ ہی لف دوتا مین
نہ سمجھا تھا کہ ہے یہ عشق کیا چیز | خبر یارب نہ تھی کچھ ابتدا مین

جناب بابو فیض محمد صاحب فیض کلارک دفتر کلکٹری بہار شاگرد جناب ساقی

ہمارا خون ملو تم دست و پا مین | کہ یہ سرخی نہین رنگ حنا مین
وہ کافر بے بلائے آئے اے فیض | اثر کچھ ہو اگر میری دعا مین

جناب قاضی احمد علی صاحب فخر سابق ماسٹر نوساری حال مقیم شہر پٹن

نہین کچھ خوف ہمکو امتحان کا | جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین

جناب بانکے شن صاحب تمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

مرا بھی نام ہو اہل وفا مین | وہ آئے اسلیے بزم عزا مین
نہین کچھ تمسے کم عاشق تمھارا | جفا مین تم ہو یکتا وہ وفا مین
یہی کہتا ہی اونکا اوٹھتا جوبن | کہ رہ سکتے نہین ہم اب قبا مین
وہ شرماتے ہین اپنے عکس سے بھی | نہو یون کوئی قابو ئے حیا مین
یہ چتون اوسکی کہتی ہے کہ شوخی | چھپی بیٹھی ہے پہلوے حیا مین
وہ کہتے ہین کرے کیون شکوہ ظلم | جو ہو ثابت قدم راہ وفا مین
غم فرقت کی بھانسین مدتون سے | کھٹکتی ہین دل درد آشنا مین
مزہ تمکو دکھاتا ظلم کا مین | اثر ہوتا جو آہ نارسا مین
ہمارے حوصلون کو کچھ نہ پوچھو | سما سکتے نہین ارض وسما مین

جناب منشی محمد وزیر حسن صاحب قیصر گورکھپوری

اوچھلتا ہے جگر بیتاب ہے دل
سنبھالین اسکو ہم یا اوسکو تھامین

دعائے وصل جانان مانگتا ہون
اثر آجائے یارب اس دعا مین

نہین ملتا مرا ارمان بھرا دل
گرا آیا ہون کوئے دلربا مین

ہوئین گستاخ وہ نیچی نگاہین
شرارت آگئی کچھ کچھ حیا مین

کہان ہین اب شکیب و صبر قیصر
کمائی لٹ گئی راہ وفا مین

جناب میر عبد القادر صاحب قادر مرزا مولوی مقیم بنارس شاگرد جناب حقیر

نہ چھوٹیگا چھڑانے سے کسی کے
پھنسا ہے دل تری زلف دوتا مین

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

ستم بیجا ہین یہ جب ابتدا مین
قیامت ڈھائیے گا انتہا مین

وہ کہتے ہین ہمارے دل مین آکر
اثر لے آگیا تیری دعا مین

غضب کے بیحجاب آخر وہ نکلے
چھپین تھین شوخیان چشم حیا مین

کلیجا ہی بتا دے منہ کو آکر
اثر کسطرح آتا ہے دعا مین

مین کب کا جان دیکر ہو گیا سرد
وہ ہین سرگرم ابھی ناز و ادا مین

جدا ساقی سے ہم ہین جیسے ساقی
یہ کیا اندھیر ہے کالی گھٹا مین

کوئی کافر صنم یون ہمکو بھولا
کہ اب ہر وقت ہین یاد خدا مین

وہ مستی مل کے کوئی مسکرایا
وہ کوندین بجلیان کالی گھٹا مین

جفا مین اوسنے کین تمنے نہ کی اف
کمال البتہ کامل ہو وفا مین

جناب شیخ احمد علی صاحب کامل بنارسی مقیم لکھنو شاگرد جناب فاخر بنارسی

ٹھہر جاؤ یہین تم رات کی رات
کہان جاؤگے اس کالی گھٹا مین

کوئی نازک لبون سے کوستا ہے
اثر آجائے یارب بد دعا مین

نہ مانگونگا کبھی پھر مین خدایا
اثر آجائے گرا بکی دعا مین

رقیبون ہی کی قسمت مین ہے یہ بھی
اثر کیون ہو مری آہ رسا مین

وہ بلوا بھیجیں مجھکو غیر کے ہاتھہ | اثر اتنا تو ہو آہِ رسا مین
یہ کون آیا مری تربت پہ اے مرگ | یہ کیسا شور اوٹھا اہلِ عزا مین
بھلا کیا لطفِ مے طوبےٰ کے نیچے | مزہ پینے کا ہے کالی گھٹا مین
خیالِ ناامیدی دور بھی ہو | خلل پڑتا ہے عرضِ مدعا مین
نکیون اوس نشۂ مے کے ہون صدقے | کہ لغزش ہو مجھے وہ مجھکو تھا مین
کیا ہے کل کا وعدہ یاد رکھنا | گرہ دے تو ذرا بندِ قبا مین
عیادت کو وہ کب آئے تھے کامل | جو آئینگے مری بزمِ عزا مین

جناب مولوی کمال الدین خانصاحب کمال دہلوی شاگرد جناب جلال عظیم آبادی

تری وعدہ فراموشی کی حد تھی | گرہ دے رکھ ذرا بندِ قبا مین

جناب منشی محمد کریم بخش صاحب کریم وکیل و زمیندار موضع اندولی

ہوئے رفتار سے لاکھون ہی پامال | ہزارون پھنس گئے زلفِ دوتا مین

جناب سری کرشن لال صاحب گوہر طالب علم ضلع سکول للت پور

نکالے تیغ وہ سر پر کھڑے ہین | لگا یہ پھل مرے نخلِ وفا مین

جناب اولاد احمد صاحب محشر مرادآبادی اسٹیشن ماسٹر خیرآباد شاگرد جناب مضطر

اثر اتنا تو ہو یارب دعا مین | کہ وہ بیتاب ہو کر دل کو تھا مین
وفا کیسی ستم یہ ہے کہ اب وہ | کمی کرنے لگا جور و جفا مین
پئے وصل بتان محشر نے برسون | دعائین کی ہین درگاہِ خدا مین

جناب عبدالمجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نوازش مونگیری

ستم ایجاد تم مین ہون جفاکش | جفا مین تم ہو یکتا مین وفا مین
ابھی وہ مضطرب ہو کر چلے آئین | خدا گر دے اثر آہِ رسا مین
مجید اب تا کجا یہ بت پرستی | کوئی دم تو کٹے یادِ خدا مین

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس قصبہ برلہ

اثر ہو اسقدر آہِ رسا مین | چلے آئین وہ گھر سے دلکو تھا مین

نچھیڑو اونکو پچھتاؤگے مائل
بگڑ جائینگے وہ دیکھو ذرا مین

جناب احمد حسین صاحب مجروح رانوائی شاگرد جناب امیر لکھنوی

ہین اپنے اپنے فن مین دونون مشتاق
جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین

بتون کی بیوفائی کا مین شکوہ
کرونگا جاکے درگاہ خدا مین

جناب سید سعد الدین احمد صاحب محو جلیسری ارگانج شاگرد جناب داغ دہلوی

بنایا ہے خدا نے تمکو بے مثل
ادا مین ناز مین شرم و حیا مین

قیامت تک نہ پھر چھوٹیگا اے دل
اگر تو پھنس گیا زلف دوتا مین

جناب مقیم الدین صاحب مسکین ساکن فتحپور سیکری

مقام عشق مین سب ہین برابر
نہین کچھ فرق یہان شاہ و گدا مین

نہ مقصد کچھ ہوا اوس بت سے حاصل
کٹی سب عمر مسکین التجا مین

جناب قاضی مظفر حسین صاحب مظفر رئیس قصبہ ٹپل ضلع علی گڈھ

نہو قابو مین جب خود دل ہی اپنا
بھلا کیونکر اثر ہو پھر دعا مین

کمر تک اوسنے بکھرائے ہین گیسو
پھنسے کیونکر نہ دل کالی بلا مین

جناب رام سنگھ صاحب مضطر ٹیواری تحصیل راولپنڈی

وہ آئے ہاتھون سے تھامے جگر کو
الٰہی دے اثر آہ رسا مین

مرا مرنا ہوا جینے سے افضل
وہ آئے ہین مری بزم عزا مین

جناب شیخ عبد المجید صاحب مشتاق گورکھپوری شاگرد جناب فوق

ہوا ثابت پریشانی سے میری
پھنسا ہے دل تری زلف دوتا مین

جناب سالار بخش صاحب محو فرخ آبادی ملازم بندوبست گورکھپور

وہ آئین بے بلائے میرے گھر پر
رسائی ہو جو بخت نارسا مین

جناب منشی مظہر علی بیگ صاحب منظور راز حسین پٹن ملک مہسور

مقابل اس حسین کے ماہ کیا ہو
تجلی مہر کی ہے نقش پا مین

جناب پنڈت شام لال صاحب مشیر دہلوی ہیڈ ماسٹر سٹیٹ اسکول نرسنگ گڈھ

ہمارے خون سے ہاتھ اونسنے رنگے ہین ‏ ‏ یہ شوخی ہے کہان رنگ حنا مین

جناب محمد میان جان صاحب میان دوکاندار قصبہ ٹپل

بلا کا پیچ ہے زلف دوتا مین ‏ ‏ چھٹے گا دل نہ پھنسکر اس بلا مین

جناب منشی محمد عبد الرحمن خان صاحب نیر وکیل دہلی شاگرد جناب آہن لکھنوی

نیا یا لطف کچھہ ناز و ادا مین ‏ ‏ بناوٹ ہے بتان دلربا مین
یہین رہ جاؤ آخر یہ بھی گھر ہے ‏ ‏ کہان جاتے ہو اس کالی گھٹا مین
نہ بر آئی تمنا دل کی کوئی ‏ ‏ اثر آیا نہ اے نیر دعا مین

جناب نواب محمد نیاز الدین خانصاحب نیاز شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان

تجھے رنگ محبت دست و پا مین ‏ ‏ ملا لو خون عاشق بھی حنا مین
وہ آئے ہین مگر کہتی ہے تقدیر ‏ ‏ چلے جائین گے اوٹھہ کر اک ذرا مین
وہ رہ جاتے ہین مجھپر کھینچ کر تیغ ‏ ‏ نیاز اونکو تکلف ہے جفا مین

جناب منشی نور محمد خانصاحب نور خلف منشی شہامت خان از لاہور

وہ بولین کسطرح تجھسے بت نور ‏ ‏ سراپا غرق ہین شرم و حیا مین

جناب پرتاب سنگہ صاحب نسیم طالبعلم ہائی اسکول گورداسپور

جنون مین ہمسا مجنون بھی نہوگا ‏ ‏ نہوگی تمسی لیلی بھی ادا مین

جناب عبد الوحید صاحب واحد الہ آبادی شاگرد جناب قوس

دل الجھا یار کی زلف دوتا مین ‏ ‏ پھنسا نادان جاکر کس بلا مین
مرے گھر تک وہ آکر پھر گئے حیف ‏ ‏ اثر الٹا ہوا میری دعا مین
کسیدن تو وہ آتے میرے گھر تک ‏ ‏ جو ہوتا کچھہ اثر میری دعا مین
کبھی تو دل کی بر آئے گی امید ‏ ‏ نہین تاثیر واحد گو دعا مین

جناب مسٹر ولیم برویٹ صاحب ولیم از چھاؤنی فیروزپور

یہی ہین عاشق و معشوق کے وصف ‏ ‏ جفا مین یار یکتا ہم وفا مین
مئے دیدار کے پیاسے ہین ولیم ‏ ‏ مزا کیا پائین گے آب بقا مین

جناب محی الدین صاحب قادری ولی تمکین حیدری مقیم ہنگنڈہ

بتون کے عشق سے مجھکو بچانا | دعا کرتا ہون درگاہ خدا مین

جناب مرزا عطاء اللہ صاحب وفا شاگرد جناب تنہا از مدراس

جگر تھامے ہوئے پھرتا ہے دلبر | اثر کیا آگیا آہ رسا مین

جناب نواب مومن علیخان صاحب تحریر رئیس شاہ آباد شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

چھپایا اوسنے دل زلف دوتا مین | کہان کمبخت کو ڈالا بلا مین
جفا تیری وفا میری ستمگر | مقابل ہوگی میدان جزا مین

جناب ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

یہ بیتابی ہے یاد دلربا مین | جگر تڑپے جو دل ہاتھون سے تھامین
پسند آیا کسی بت کو مرا دل | ہزارون شکر درگاہ خدا مین
بت کر سینے کو بولا مرا دل | نہان ہے غنچہ کچھ اونکی قبا مین
کہان مین اور کہان گیسو کی الفت | پھنسایا ہائے دل نے کس بلا مین
مرے نالون پہ وہ بولے تڑپ کر | غضب تاثیر ہے اسکی صدا مین
مجھے ڈر ہے نہ پہونچے رنج کوئی | وہ آئے ہین دل درد آشنا مین
مری آہین ہوئین آوارہ ایسی | نہین جنکا پتا ارض و سما مین
بھلا دو دل سے یاس الفت بتونکی | بس اب بیٹھے رہو یاد خدا مین

جناب محمد عبد الغفور صاحب یتیم نیٹو ڈاکٹر جیل گونڈہ

ہلا دیتی تھی پہلے عرش اعظم | اثر اب وہ کہان آہ رسا مین

جناب منشی سید ولایت احمد صاحب شمیم سب انسپکٹر تکلوا شاگرد جناب امیر لکھنوی

مزہ اے دل ہے کیا اوسکی وفا مین | وفا سے بڑھ کے لذت ہے جفا مین
ہوا فرقت مین دم رخصت یہ کہکر | مرے دشمن پڑین ایسی بلا مین
خوشی تو دیکھیے آئے ہین ہمدم | وہ بن ٹھن کر مری بزم عزا مین
رہ الفت مین خود ہے شوق رہبر | پھرین کیون جستجوئے رہنما مین

* یہ غزلین دیر مین وصول ہونے سے بے ترتیب درج ہوئین —

دم محشر بھی میں اونسے کہون گا	کہ اب کیا دیر وعدے کی وفا مین
اوڑاکر خاک کیا عاشق کی آئے	بھری ہے خاک دامانِ قبا مین
ہمارے حسرت وارمان ہوئے ساتھ	چلے تنہا جو ہم راہِ وفا مین
ہمارے جذب دل کی ہے یہ تاثیر	چلی آتی ہین تاثیرین دعا مین
قیامت دل پہ کرتی ہے شب وصل	وہ دزدیدہ نگاہی بھی حیا مین

جناب محمد ابوسعید صاحب انصاری قمر ابن جناب مولوی محمد حسن صاحب مرحوم رئیس سہارنپور

ترے آگے سرِ تسلیم خم ہے	قدم جیسے رکھا راہِ رضا مین

جناب سید احمد حسین صاحب منظور لاہرپوری شاگرد جناب تسیم خیرآبادی

نہ دیکھا جائیگا ہنسنا بتون کو	چمک برق کا کالی گھٹا مین
نہ وہ جلوے جو چشم دل مین ہین منظور	سما سکتے نہین ارض و سما مین

جناب جگیشر پرشاد صاحب مقتول مختار عام راجہ صاحب بہادر شنکرپلی

نہوں مشہور کیون خلقِ خدا مین	جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین

بی حسن جان صاحبہ حسن طوائف ملتان

یہ حُسن و عشق کا دیکھو تفاوت	جفا مین تم ہو یکتا ہم وفا مین
ور دلدار تک پہونچا دے ای حسن	یہ طاقت ہے کہان بختِ رسا مین

بی مہندی جان صاحبہ ساغر طوائف سہارنپور

وفاداری مین شہرت ہے ہماری	ہوئے مشہور تم اہلِ جفا مین
ہوئی شہرت کسی پردہ نشین کی	کسیکا نام نکلا ہے حیا مین

اطلاع

پرچہ پہونچتے ہی فوراً اس طرح مین (کوئی پرسان نہین مرے دل کا) غزلین بھیجنا چاہیئین اور طرح ذیل مین ۱۵ اگست تک - ورنہ درج ہونے سے رہ جائینگی۔ وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی

تُربت قافیہ - ہو کسی کی ردیف

عمدہ اور جدید کتابیں

حضرات! یہ آپ قومی پریس کے کتابوں کی فہرست ملاحظہ فرما کر ضرور منگوائیے اور دیکھئے کہ قومی پریس نے کس محنت اور جانفشانی سے یہ کتابیں طبع کی ہیں آپ ان کتابوں سے دیکھئے کہ کتابوں کی عمدگی کے علاوہ اس امر کا بھی اندازہ ہوگا کہ قومی پریس کتابوں کے عمدہ چھپوانے میں کیسا اہتمام کرتا ہے

کلیات مذاق

یہ لاجواب دیوان جسکا ہر شعر دل بیتاب کے ساتھ ... جو کسی کی ترچھی نگاہ کرتی ہے - اور چھپائی اور لکھائی کے اعتبار سے بھی کسی کے حسن نظر فریب سے کم نہیں قیمت صرف لاگت ۹

دلچسپ کا پہلا حصہ

ہندوستان کے معزز خاندانوں کی حالت کا آئینہ۔ انگریزی ناول انشاپردازی کا نمونہ حرفوں کے ذریعے سے تصویر دکھا دینے کا ... اردو کو ایک باعزت زبان بنانے کی کل - دونو عمدہ ... عملی قوت - یہ اس نہایت ہی عمدہ طبعی ناول کا پہلا حصہ ... عمدہ ہی - خوشرنگ اور بیش قیمت کاغذ بہت پاکیزہ ... اہتمام کے ساتھ ملک پر مہذب شرفا کے لیے طبع کیا گیا ہے قیمت فی جلد

دلچسپ کا دوسرا حصہ

نتیجے عشق ... دلگداز تاثیر ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ امنگیں - ایک پاکدامن معشوقہ کا عصمت تاضبط - ہندوستانی مردوں کے خون انگیز ولولوں کی انتہا ہماری عورتوں کی بیبسی اور پاکدامنی یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ ... اور اسکا عشق وہ نہایت موثر اور پرجوش اردو میں ... نازکخیالیوں کے نئے نئے پیرائے پیدا کر کے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۹

نغمہ راز

حسرتوں کی مجسم صورتیں - مایوسیوں کی ہو بہو تصویریں - دل شکستہ کے بکھرے ہوئے ٹکڑے - چشم مایوس سے ٹپکے ہوئے خون کے قطرے - آہ و نالہ سوزاں کے بھڑکتے شعلے - آتش عشق کی جگر سوز چنگاریاں حسن کے بیتاب کر دینے والے فوٹو - عشق کی اندوہناک سرگذشتیں یعنی مثنوی نغمہ راز مع شب وصل و شب غم نہایت اہتمام سے چھپی ہے قیمت فی جلد ۴

ضرب المثل

اسمیں اردو کی اکثر مثلیں اور چھوٹے چھوٹے جملے جو عموماً اہل زبان کی زبانوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ بترتیب حروف تہجی جمع کر دیئے گئے ہیں یہ رسالہ اون لوگوں کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جو اردو زبان کا شوق رکھتے ہیں - قیمت فی جلد ۲

خیالات نادرہ

فصیح فارسی میں تصوف کی لاجواب کتاب ہے قیمت فی جلد ۲

جس کتاب کی درخواست آئیگی مع قیمت یا باجازت ویلیو پے ایبل روانہ کی جائیگی فقط

المشتہر - مینجر پیام یار - لکھنؤ - چوک

اشتہار

مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کی ایک نئی تالیف مرزا نوشہ غالب کی اردوئے معلیٰ کی ہم پلہ و ہم ردیف

موعظۂ حسنہ

(نصیحۃ ترجمان نامہ و پیام)

موعظہ حسنہ یعنی مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کی نصیحۃ ترجمان نامہ و پیام اور لطائف ... تجربات کا مجموعہ یا یوں کہئے کہ مرزا نوشہ غالب کی اردوئے معلیٰ کا دوسرا حصہ ... زبان کی شستگی طرز ادا کی پختگی محاورات کی خوبی ... کی خوشنمائی ... مضامین کی عمدگی ... مصالح کی ... لطائف کی شیرینی ظرافت کی رنگینی ساری صفتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہیں ... کاغذ خوش ... لکھائی ... خوشخط چھپائی ... حصہ ... مشتہر کے پاس سے طلب فرمالیں فقط

المشتہر - سید محمد عبد الغفور ... عبدالعزیز - ...

خزانۂ خیال

... صاحب ... لکھنوی کا دیوان قومی پریس میں چھپا ہے حجم قریب ۱۶ جزو قیمت مع محصول ۱۲ ناظرین اس کامل دیوان کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

المشتہر - مینجر پیام یار لکھنؤ

البرٹ بل

یہ عجیب و غریب پولیٹکل ڈراما جو اردو میں پہلی پولیٹکل تصنیف دیکھنے کے قابل ہے ہمارے احباب ضرور منگائیں -

قیمت فی جلد مع محصول ۱۰

ورکیش نندنی

(نہایت دلفریب ناول)

اس ناول کی عمدگی کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ قریب قریب دنیا کی سب مہذب زبانوں میں اسکا ترجمہ ہوا ہے - چنانچہ اب اردو میں چھپا ہے - قیمت فی جلد ۱۲ مع محصول

البرٹ بل اور ورکیش نندنی کی درخواست ہمارے نام بھیجنا چاہیے

المشتہر - محمد حسین - دفتر پیام یار لکھنؤ

سرمایۂ زبان اردو

یہ بیمثل کتاب جامع تمام مفردات و مرکبات اردو کا مولفہ سرگروہ اہل کمال جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی طبع ہو گیا ہے اسکی خوبی دیکھنے پر منحصر - دو جلدوں میں ہے چنانچہ پہلی جلد تیار ہے - دوسری جلد زیر طبع - پہلی جلد کی قیمت ۸ علاوہ محصول دونوں جلدوں کی قیمت ۱۶

افادۂ تاریخ جسکو قواعد تاریخگوئی میں جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال نے تصنیف کیا ہے قیمت بھی بغرض افادہ عام کم کر دی - فی جلد مع محصول

المشتہر - سید محمد مہدی - لکھنؤ - محلہ منصور نگر مکان ...

حضرات!

آپکی قدردانی اور عزت افزائی سے پیام یار نے جو کچھ ترقی کی اوسکو زمانہ بھر جانتا ہے اور رنگ سخن کہہ رہا ہے کہ آپ کی کوششون نے پیام یار کو کس حد تک اسکے موثر بنانے کے قابل بنا دیا۔

اس موقع پر مجھے اسکی بھی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ پیام یار کا نذر پیشگی یاد دلا کر آپ سے ارسال قیمت کا خواستگار ہون۔ ازراہ عنایت جس قدر جلد ہوسکے اپنا ذمگی روپیہ آپ لوگ بہت جلد ادا کردین کیونکہ پیام یار کے اصول یہی واقع ہوئے ہین کہ ملک اوسکی ذات سے اپنا فائدہ دیکھ کر اوسکی اغراض پوری کرنے مین تساہل اور سستی نہ کرے۔

اکثر معزز ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبرون کی نسبت پوچھتے رہتے ہین کہ کس قدر ہین اور کیا قیمت ہے۔ لہٰذا ہم تفصیل وار فہرست شایع کرکے امیدوار ہین کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ر کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائین پیام یار جون ۱۸۸۶ء سے جاری ہے ۱۸۹۲ء کا کوئی نمبر باقی نہین رہا۔ مندرجہ ذیل نمبر موجود ہین

بابت ۱۸۹۴ء

جولائی ۹۴ء نمبر ۷۔ اگست ۹۴ء نمبر ۸۔ نومبر ۹۴ء نمبر ۱۱۔

بابت ۱۸۹۵ء

اپریل ۹۵ء نمبر ۴۔ مئی ۹۵ء نمبر ۵۔ جون ۹۵ء نمبر ۶ جولائی ۹۵ء نمبر ۷۔ اگست ۹۵ء نمبر ۸۔ ستمبر ۹۵ء نمبر ۹ اکتوبر ۹۵ء نمبر ۱۰۔ نومبر ۹۵ء نمبر ۱۱۔ دسمبر ۹۵ء نمبر ۱۲ ۹۶ء کے پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین جنکی قیمت ۱۲ ارہے ۔

مہتمم پیام یار

ازاحۃ الاغلاط

یہ ایک عمدہ رسالہ غلط الفاظ کے بیان مین ہے جسمین سند کے سیکڑون شعر مندرج ہین۔ نایاب نایاب کتابون کا حوالہ ہے۔ برسون اسکی تالیف مین خون جگر کھانا پڑا ہے جن حضرات کو غلط الفاظ سے بچنا ہو خصوصاً شعرا و طلبہ ضرور اسکی خریداری کرین۔ قیمت فی جلد ۸ر

اصلاح

اس رسالے مین ناسخ و آتش کے زمانے سے لیکر آجتک جتنے الفاظ فصحا نے ترک کیے ہین اور عوام اون سے واقف نہین اون سب کا بیان ہے۔ اسکے علاوہ عمدہ عمدہ ضروری امور لکھے گئے ہین جیسے تعقید۔ شتر گربہ۔ ذم کا پہلو۔ املا۔ تانیث و تذکیر حشو۔ مقدمات۔ وغیرہ اردو نظم و نثر لکھنے والون کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت فی جلد ۲ر

ازاحۃ الاغلاط اور اصلاح۔ دونون کی درخواست مہتمم پیام یار کے نام بھیجنا چاہیے ۔

المشتہر محمد ظہیر احسن شوق نیموی عظیم آبادی

اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات راقم سے بذریعہ زر قیمت یا قیمت طلب پارسل کے دستیاب ہوسکتی ہین۔

قوت باہ۔ بیس روز متواتر ایک گولی کھانے سے پیران شصت سالہ کے رگ و پٹھون کو مثل نوجوان کے صحیح کرکے لطف جوانی دکھاتا ہے قیمت فی ڈبیا (۱۶) گولی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عسہ

کحل الجواہر۔ آنکھون کی دوا اس قسم کی مفید و مجرب ہے کہ شب کوری والا آدمی استعمال کرے تو رات کو نظر آنے لگے۔ دھند غبار۔ جالا پھولا۔ خارش۔ وغیرہ۔ دیکھتے دیکھتے کافور ہو جاتے۔ فی ڈبیا (۲) ماشہ ۔ ۔ ۔ ۔ عسہ

دوای تاپ تلی۔ چاہے کیسی پرانی ہو اسکی جڑ کاٹی جاتی ہے۔ رنگ سرخ۔ ہاضمہ تیز اور صحت کو قایم رکھتی ہے (۲۰) گولی عسہ

دوای کھانسی۔ بلغمی ہو۔ یا خشک۔ اسکو دفع کرتی ہے۔ دمہ کو فائدہ دیتی ہے (۱۶) گولی ۔ ۔ ۔ عسہ

دوای کھجیا و جھولا۔ (۱۰) گولی ۔ ۔ ۔ ۔ عسہ

دوای بواسیر۔ خونی ہو یا بادی۔ قیمت (۱۶) گولی۔ عسہ

عرق ماء الجبن۔ خارش کیسی ہی خراب کیون نہو اوسکو دفع کرتا ہے۔ بدن مین طاقت دیتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ قیمت فی بوتل ۔ ۔ ۔ عہ

مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ اور بھی ہر قسم کی دوائی آنک وغیرہ بیماریون کے لیے موجود ہے۔ چورن ہاضمہ بھی موجود ہے ۔

راقم سکھرام جو ہیٹھ بستی بھگت لاہوری دروازہ ۔

توبۃ المخمورین

یہ رسالہ انگریزی سے اردو مین ترجمہ ہوا ہے اسمین شرابیون کی پچھتاوے سوانح عمریان ہین ان سچے اور عبرت انگیز قصون کے پیرایے مین شراب خوری کی ترک اور پرہیزگاری کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ قیمت مع محصول ۲ر

درخواستین میرے نام آنی چاہیین۔

المشتہر چالیا پرشاد سکریٹری اودھ اخبار لکھنؤ۔

PAYAM-I-YAR

پیام یار

جلد ۵ — نمبر ۸

بابت ماہ اگست سنہ ۱۸۸۱ع

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر و مہتمم قومی پریس و
پیام یار

قومی پریس لکھنؤ چوک مین چھپا

ضروری باتیں

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینے کی یکم کو شایع ہوتا ہے- قیمت عام سے ایکروپیہ سالانہ مع محصول ڈاک- والیان ملک و رؤسا سے پانچ روپیہ سالانہ-

۲- بغیر پیشگی قیمت آئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا- نمونہ ۲/ وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے-

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے ریپلائی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف-

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر ہم ذمہ وار نہیں

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین نثار کے نام ہونا چاہیے

۶- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو- کلام سب کا درج اور غیر طرح منتخب شایع ہوگا- غیر طرح کو کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہوں) عمدہ ہوگی درج کر دیجائیگی- ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا- [illegible] ہوگا غزل [illegible] ہو جائیگی- [illegible] کسی طرف سے [illegible] ایک نقطہ کا بھی تصرف نہوگا- انتخاب کمیٹی کرتی ہے- [illegible] انتخاب اغیر طرح غزلیات کی شعر ۲/ اجرت دینے پر درج ہو سکتے ہیں ملین صحت کا لحاظ ضرور ہوگا-

۷- ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے

۸- اشتہارات دوا کمیٹی کے واسطے فی سطر ۲/ اور پانچ بار چھپیگے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے- اجرت ہر حال میں پیشگی لیجائیگی

العبد- محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و قومی پریس- و مہتمم پیام یار- چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنو

اس کارخانے کی خوشبو معالگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور نامی تاجر واقف ہیں- لکھنؤ کی نمائشگاہ سے اس کارخانہ کو تمغا اور سرٹیفکیٹ بھی ملا ہے- زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں-

فہرست عطر موجودہ

عطر حنا فی تولہ ۸/ ،۱۰/ ، ۱۲/ ، ۱/ ، ۱۲/ عطر موتیا ۱۲/ و ۱/ عطر چنبیلی ۸/ ، ۱۲/ ، ۱/ عطر جوہی ۱۲/ عطر کیوڑہ ۱۲/ ، ۱/ عطر سہاگ ۱/ عطر گلاب بصرہ فی تولہ ۱/ عطر گلاب ۱۲/ ، ۱/ عطر روح خس ۱/ عطر خس ۱۲/ عطر شمامہ ۱/ ، ۱۲/ عطر مجموعہ ۱۲/ عطر روح پان ۱/ عطر گل ۱/ عطر عود ۱۲/ عطر فتنہ ۸/ ، ۱۲/ برگ حنا ۱۲/ عطر مولسری ۱۲/ عطر اگر ۱/ عطر اگر کہنہ ۱/ عطر ایجاد بندہ نازبو فی تولہ روغن حنا ۸/ ، ۱۲/ فی سیر- روغن بیلہ و چنبیلی و کیوڑہ فی آثار ۸/ ، ۱۲/ سفوف خضاب فی آثار ۸/ گولیاں نشاط خوردنی فی تولہ ۸/

المشتہر سکریٹری کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین

جھوٹ ہو تو گنہگار

ادویہ ذیل ہمیں حکما مفید معلوم ہوئیں جن ہم دعوے کے ساتھ [illegible]

آرہے ہیں- ہماری مطب میں سیکڑوں مریضوں نے ان سب کا مل صحت پائی- ہم نہیں چاہتے کہ فیض محدود رہے- لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ جن صاحبوں کو ضرورت ہو فوراً منگوا کر تجربہ کریں- بیچ کے طور پر خط و کتابت کرنے سے اور امراض کے متعلق بھی مجرب ادویہ مل سکتی ہیں- جو مجموعہ مطول اس اشتہار میں نہیں ظاہر کی گئیں عرق قند دعمل وغیرہ میں قطعاً واقع مرض فی خوراک ۲/ سفوف جواہر خورسال میں دینے کو بالکل قیمت ونا بود کرتا ہے- فی خوراک ۳/

سفوف جو سولہ خوراک میں جریان کو جڑ سے کھو دیتی ہے فی خوراک ۳/

طلا جس نے ہماری سالہا سال کی صدہا روز یوں کی اصلاح لوگوں کو قوت باہ میں تعجیل فائدہ دیا- ہم نے اکثر دوا و خوراک اپنا فائدہ [illegible] فی تولہ ۱/ حبوب ریاح اور قبض کے دفع میں اکسیر ہیں- فی خوراک ۳/ حبوب جو وادکے دفع کو اکسیر ہیں [illegible] منگوا سکتے ہیں

المشتہر حکیم محمد حسین لکھنؤ

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ [illegible] اور دیانتداری کے [illegible] اور عمدگی مال کے لحاظ سے صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ حسب الطلب فرمائش منگوانے سے خود معلوم ہو جائیگا- تعمیل فرمائش نقد روپیہ آنے پر [illegible] وی پی ہو سکتی ہے- خط جواب طلب [illegible] کارڈ [illegible]

فہرست اشیاے موسم گرما

نام چکن مع وضع وکام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کاڑھی شہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کا مداقی شہری کی صرف بوٹے دار- نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بیلدار کسیر کی بیل بوٹہ نہایت نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان چکن سلفت لکھنؤ نہایت باریک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بوٹہ دار ہر وضع کے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ قندیل اشمیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹے دار عرض فعل کا بہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتا [illegible] نہایت دیدہ زیب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] بلاکی نقاش قابل دید	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن زنانہ و مردانہ بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بیل بوٹہ دار سلے ہوئے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ چکن [illegible] پسند	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ فرنگی چکن جدید دستوں کے قابل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رومال [illegible] بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

زردوزی کام کی ٹوپیاں [illegible] ۸/
[illegible] ۱۲/
[illegible] نہایت عمدہ ۴/
کلاہ زربفت و کمخواب بیلدار نفیس ۴/
کلاہ مخمل کی [illegible] ۴/
کلاہ [illegible] قابل [illegible] ۴/
[illegible] نہایت عمدہ [illegible]
جیبیان [illegible] فی روپیہ ۲ عدد ۴/
[illegible] فی تولہ [illegible] ۴/
بوٹ زر دوزی [illegible] نہایت عمدہ [illegible] ۴/
[illegible] ۴/
فی روپیہ ۳ تولہ- محصول ایک تولہ سے [illegible]

المشتہر- محمد عاشق علی و حافظ محمد یوسف علی کارخانہ دار چکن [illegible]

مصرع طرح پیام یار

کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب نواب تجمل حسینخان صاحب ایمان رئیس مدراس شاگرد جناب جلال لکھنوی کا

دیکھو ڈھنگ اُس پری شمائل کا
روز خواہان ہر اک نئے دل کا

گذرا سینے سے تیر قاتل کا
نہ جگر کا ہوا نہ وہ دل کا

بوسہ ملجائے روے قاتل کا
خونبہا ہے یہی مرے دل کا

برق مین اسقدر تڑپ کب تھی
رنگ اوڑایا ہے کچھ مرے دل کا

مضطرب دیکھکر وہ ہنستے ہین
ہمکو رونا ہی حالت دل کا

کچھ وہ مٹھی مین ہین چھپائے ہوئے
مجکو دھوکا ہے اپنے ہی دل کا

یا الٰہی کہین یہ غارت ہو
نازک تک اوٹھاؤن مین دل کا

بھولکر بھی کسی نے لی نہ خبر
کوئی پرسان نہین مرے دل کا

لے کے دل اور سینے کہتے ہین
کون خواہان تھا آپ سے دل کا

غیر مجسے جگر بھی یون ہوجائے
کچھ نہ کچھ اسمین میل ہے دل کا

حسرت دل کا مین تو قائل ہون
درد بنکر رہے مرے دل کا

بس زبان بند کرکہ اے ایمان
قافیہ تنگ ہوگیا دل کا

جناب محمد سعید صاحب اثیر برادر جناب حلیم مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

سینے مین اک خیالِ قاتل کا
رہگیا رازدان مرے دل کا

جسکو دیکھا حسین یہ لوٹ گیا
کچھ عجب حال ہے مرے دل کا

جو خوشی آپ کی وہی بہتر
مدعا کچھ نہین مرے دل کا

تھام کر اپنا دل جو رہ گئے وہ
تھا اثر میرے نالۂ دل کا

پہلے جی بھر کے ظلم ختم کرلو
ضبط پھر دیکھنا مرے دل کا

لیکے اسکو کہان کہان مین پھرا
کوئی پرسان نہین مرے دل کا

چوکے تم کیسے وقت قتل آتینہ — دم لینا تھا ہاتھ قاتل کا

جناب مولوی شیخ علی باقر صاحب باقر عظیم آبادی شاگرد جناب شاد عظیم آبادی

قتل کرتا ہی شوق ہی دل کا — صفت مین نام بد ہے قاتل کا
کیون نہ دون شوق کو جگہہ دل مین — رہنما ہے یہ تیری منزل کا
صاف کہتا ہی حال دشمن و دوست — دل ہے آئینہ حق و باطل کا
میری آنکھون سے دیکھ اے مجنون — پردہ اوٹھا ہوا ہے محمل کا
دم نہ نکلا فراق مین باقر — یہی شاید تھا مدعا دل کا

جناب حاجی سید احمد صاحب احمد مدراسی مہتمم جلوۂ سخن

خون ہوتا ہے حسرت دل کا — کیا قیامت ہے رحم قاتل کا
ذبح کے بعد بھی نہ تڑپا مین — کتنا پاس ادب تھا قاتل کا
آپ آئین کہ مجکو موت آئین — نکلے ارمان کسی طرح دل کا
کھیل سمجھے ہو عشق کو احمد — دل لگانا ہے کام مشکل کا

جناب سید محمد زکی صاحب الم لکھنوی شاگرد جناب مونس مرحوم

ہاتھ اوٹھکر رکا جو قاتل کا — بڑھ گیا اضطراب بسمل کا
خط مرا تھام کر جگر کو پڑھو — حال ہے بیقراری دل کا
توڑیے پھول دست نازک سے — بے چھری خون ہو گیا دل کا
قیس ناقے کے ساتھ ہے لیلی — دیکھ پردہ اولٹ کے محمل کا
مل رہے ہین خنادہ غیر کے ساتھ — خون ہوتا ہے حسرت دل کا

جناب حافظ امیر الدین صاحب امیر ساکن ٹونک مقیم پرتاب گڈہ

چین دن کو نہ رات کو آرام — حال ہے یہ امیر بیدل کا

جناب منشی محمد علی انعم صاحب انعم مقیم مندسور

رہنا انعم تو عشق مین ثابت — کام ہے یہ اگرچہ مشکل کا

جناب الہ بخش خان صاحب آلہ یار انسپکٹر پولیس پنشنر متوطن سلطانپور

وہ مجھے یاد کرکے روتے ہین — یہ نتیجہ ہے عشق کامل کا

جناب نواب سید عبدالحسن خان عرف چھجو نواب صاحب برق شاگرد جناب کمال عظیم آبادی

کیا مقدر ہے واہ بسمل کا — چلا ہے رکتا ہے ہاتھ قاتل کا
اور کس سے بھلا وہ کرتے بحث — نادانی تک آئینہ تھا مقابل کا
ناامید انہ تھک کے بیٹھ رہے — جب نہ پایا نشان منزل کا
رشک نے مجکو بیٹھنے نہ دیا — رنگ دیکھا جو اونکی محفل کا
اُف ری تاثیر نالۂ مجنون — پردہ اودھر اوٹھ گیا ہے محمل کا
آج میرا ہے کل تمہارا ہے — کیا ٹھکانا ہے بیوفا دل کا
ضبط کی آہ مرحبا اے قیس — دیکھ لیا تونے پردہ محمل کا
دیکھ لیتے تھے اُنکی صورت ہم — صاف جبتک تھا آئنہ دل کا
کم کرو برق مشق شعر وسخن — کہ زمانہ عدو ہے کامل کا

جناب محمد منظور احمد صاحب برق بدایونی وکیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ دہلوی

دم تڑپ کر نکلتا بسمل کا — کاش رک جاتا ہاتھ قاتل کا
کونسا ارمان نہ نکلا تا دم مرگ — رہ گیا دل مین حوصلہ دل کا
شمع خاموش اور وہ چپ ہین — طور بیطور کچھ ہے محفل کا
واہ رے بخت واہ ری تقدیر — کوئی پرسان نہین مرے دل کا
زخم ہنسنے لگے نزاکت پر — وار اوچھا پڑا جو قاتل کا
تیغ کا ہون نہ تیر کا مارا — ہون مین کشتہ اداے قاتل کا
ہائے ہنسکر کسی کا یہ کہنا — کون پرسان ہے برق کے دل کا

جناب بشیر الدین صاحب بشیر رئیس مندسور

بیوفائی حسینون کی دیکھو — کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب پنڈت شمشیر ناتھ صاحب بصیر دہلوی مقیم ریٹی

حال کسکو سناؤن بسمل کا — کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب سید تفضل حسین صاحب بسمل خلف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب د

کس سے یارب مین عرض حال کرون — کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب منشی بدرالدین صاحب بیتاب ساکن بندر بھروچ

دست نازک اٹھا نہ قاتل کا — دل مین ارمان رہگیا دل کا

جناب سید تفضل حسن صاحب بیتاب برادر سید علی حسن صاحب سلخوان سیالکوٹ

ہجر مین اسپہ کیا گذرتی ہے — کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب منشی محمد کبیر صاحب تحصیل ساکن تریکرہ شاگرد جناب داغ دہلوی

کیا لڑکپن کہون مین قاتل کا — کھیل سمجھا تڑپنا بسمل کا

ایک بوسے پہ لے لیا تمنے — کیا ہی مول تھا مرے دل کا

وصل مین ہائے اونکا یہ کہنا — تھا یہی مدعا ترے دل کا

اودھر اچھا ہوا جو زخم جگر — داغ تازہ ہوا ادھر دل کا

جز غم یار ہجر مین تحصیل — کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب منشی سری نواس صاحب تیز ساہوکار چلاسنی

سر کے دینے کی آرزو ہے مجھے — شوق ہے دل کو تیغ قاتل کا

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

چپ ہی کچھ خون کرکے بسمل کا — واہ کیا پوچھنا ہے قاتل کا

شوق کہتا ہے اوسکی محفل کا — سیکھہ رکھو سنبھالنا دل کا

شوق مجنون نے وہ لگاوٹ کی — اوٹھہ گیا آپ پردہ محمل کا

ہم بھی اک بندہ کا خدا تھے بتو — عشق نے بندہ کردیا دل کا

چلکے اگر رکجائے حلق پر خنجر — اب ترحم غضب ہے قاتل کا

رگ جان سے ہو تم قریب تو کیا — دل سے ہے بعد لاکھہ منزل کا

کھینچ لائے اگر اوسے مجھہ تک — کیا ہے نقصان جذب کامل کا

ٹپکین آنکھون سے اشک سرخ مگر — دیکھہ کر رنگ اوسکی محفل کا

کہہ کے وہ اٹھ گئے کہ مشکل ہے
سہل کرنا تمھاری مشکل کا

چٹکیاں لے کے آف تو کرنے دو
یونہیں بر آئے مدعا دل کا

نام اُس بیوفا کا لو نہ جلال
ذکر اب کیا گئے ہوئے دل کا

جناب محمد عمر ابن مولوی محمود میان صاحب جنون وکیل ریاست گنگو شاگرد جناب جلال

یہ اشارہ ہے وحشتِ دل کا
سلسلہ توڑ لے سلاسل کا

پہلوے غیر مین وہ ہون بیچین
یہ کرشمہ ہے جذبِ کامل کا

وہ جگر تھام کر چلے آئین
جب مین قائل ہون نالۂ دل کا

جب وہ زلفِ سیہ ہو طوقِ گلو
کون پابند ہو سلاسل کا

تیر مژگان کو آنکھون مین رکھا
دل جگر دیکھ اپنے بسمل کا

کیا سبکدوش کر دیا مجھکو
سر پر احسان ہے تیغِ قاتل کا

خود ہی اظہارِ سوزِ عشق کرے
منہ سے پھوٹے کچھ آبلہ دل کا

کیا وہ شب کو چڑھے تھے کوٹھے پر
چہرہ اوترا ہے ماہِ کامل کا

ناز سے اُٹھ کھڑا ہوا جو وہ شوخ
اوڑ گیا رنگ ساری محفل کا

اونکا شرمانا اور وہ شبِ وصل
چھیڑنا بیقراریِ دل کا

کیون نہ بے نقص ہو کلامِ جنون
ہے وہ پیرو جلال کامل کا

جناب منشی محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

جا کے پہلو دبا یا قاتل کا
حوصلہ دیکھنا مرے دل کا

تیغِ ابرو نہ تیر قاتل کا
کوئی پرسان نہین مرے دل کا

وہ مسافر ہون نقشِ پاسے بھی
پوچھتا ہون نشان منزل کا

وصل کی شب یہ کہتا ہے ارمان
مین نکالا ہوا ہون محفل کا

قیس کے جذب کا اثر دیکھو
اوٹھ گیا آپ پردہ محمل کا

خون کے قطرے آنکھ سے ٹپکے
رنگ اچھا نہین مرے دل کا

سخت جان مین ہون اُسپر یہ آفت
کند خنجر ہے میرے قاتلِ کا

غیر کا رشک اگر جگہہ پائے
داغ بنکر رہے مرے دل کا

نشترِ غم کی ہے یہی جو خلش
پھوٹ جائے گا آبلہ دل کا

ناوکِ ناز سے کہو صاحب
میہمان آکے ہو رہے دل کا

طور پر جاتے ہین جنابِ جلیس
جلوہ دیکھین گے حُسن کامل کا

جناب منشی جواہر سنگھ صاحب جوہر از بلرام پور

پھر کہوگے کہ مین مسیحا ہون
کیا مداوا کیا مرے دل کا

کس سے فریاد یا نصیب کرون
نہین سُنتے وہ مدعا دل کا

یا خدا تو ہی سُننے والا ہے
کوئی فریاد رس نہین دل کا

جناب محمد یونس صاحب جرار خلف قاضی محمد یوسف صاحب ثنا رئیس منڈیاہو

چاندنی مین جو دیکھتا ہون اُنھین
دھوکا ہوتا ہے ماہ کامل کا

قتل کرتے ہو اور پھر کہتے ہو
ساتھہ دیتے ہو اپنے بسمل کا

جناب منشی سید ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فاخر بہاری

چھیڑنا اُس پری شمائل کا
اور دیوانہ پن بڑہا دل کا

خون ہوتا جو حسرتون کا مری
رنگ جمتا نہ تیری محفل کا

میکشو جوش پر ہے فصلِ بہار
کیون نہ انگور شق رہے دل کا

دُخترِ رز کھنچ کے آئی مستون مین
کچھہ اثر ہے یہ جذبِ کامل کا

اور کچھہ سبقرار کرنے کو
پوچھتے ہین مزاج وہ دل کا

سارے انداز تجسے سیکھے ہین
حشر کیا ہو ترے مقابل کا

آنکھہ اوٹھا کر وہ دیکھتے کیونکر
کام تھا اے حقیر مشکل کا

جناب سید محمد تقی عرف محمد نواب صاحب حشم لکھنوی خلف اکبر و شاگرد جناب الم

جانِ جان جس قدر تھی شبِ وصل
حوصلہ اوسقدر بڑہا دل کا

کیون وہ مخفی کیے ہین حالِ رقیب
یہ بھی کیا راز ہے مرے دل کا

تیری طرزِ گلِ سخن سے حشم
رنگ اوڑا نغمہ عنا دل کا

جناب محمد بشیر الدین صاحب حسین امین سرحدات متعلقہ اجمیر

حال کس سے کہون مین یا الٰہ
کوئی پرسان نہین مرے دل کا

بزم دشمن سے اب حسین چل دو
رنگ بدلا ہوا ہے محفل کا

جناب حسن علی صاحب حسن مہونوی حال افسر مدرسہ پلی پور

وہ خفا ہوکے اوٹھ گئے جب سے
رنگ بگڑا ہوا ہے محفل کا

سرو قد نازنین و گل اندام
یہ نشان ہی احسن کے قاتل کا

جناب مولوی سید ضیا حسین صاحب ذوالقدر برادرزادہ جناب ظریف

وصل مین بھی لپٹ کے سوئے نہم
حوصلہ دل مین رہگیا دل کا

خود ہی سرکاٹ کے قدم پہ رکھین
کیون ہم احسان اوٹھائین قاتل کا

جناب نواب مہدی حسنخان صاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

ہی یہ حال اضطراب مین دل کا
دم نکلتا ہے جیسے بسمل کا

خاک سینے مین جی لگے دل کا
رہنے والا ہے اوسکی محفل کا

جسکو پہلو ملا ہو قاتل کا
کیا ٹھکانا لگے پھر اوس دل کا

اوٹھے دشمن کسی کے پہلو سے
درد بنکر رہے مرے دل کا

تم نہ مانو تو بات بھی جائے
دل مین رکھتا ہون حوصلہ دل کا

اوٹھے تعظیم کو ترے کیونکر
درد پہلو دبائے ہے دل کا

تمنے پہلو مین کیا جگہہ دی ہے
ابتو عالم ہے اور ہی دل کا

حسرت وصل مین یہ بکٹرا ہے
کچھہ پتا تو ملا مرے دل کا

دم نکل لے تو شوق سے جاؤ
سہل کردو یہ وقت مشکل کا

دہن زخم ہنس پڑے بیسکر
جب لیا بوسہ تیغ قاتل کا

اسے فلک دربدر پھیرکر روتا
ہے منینے والا کسی کی محفل کا

دم نکلتا ہی کب بھلا رفعت
یہ بھی ارمان ہے مرے دل کا

جناب خلیل الدین احمد صاحب راحتی شاگرد جناب داغ دہلوی

پوچھتا ہے مزاج بسمل کا ۔ مین تو قائل ہون ایسے قاتل کا
کل اوٹھائی جہان پشیمانی ۔ آج پھر عزم ہے وہین دل کا
چرخ بدبین کی آنکھ مین رکھنی ۔ ایک ہونا غضب ہے دو دل کا

جناب محمد میرا خان صاحب راقم ساکن موضع احمدپور شاگرد جناب قوس الہ آبادی

ہین طپان رات دن جدائی مین ۔ دل پہ عالم ہے مرغ بسمل کا
دے کے دم رہ گئے جو تم مجسے ۔ داغ ہے آجتک مجھے دل کا
جتنا جی چاہے بک تو اے ناصح ۔ ہے خموشی جواب جاہل کا

جناب سید محمد حسین صاحب رسا جھالاواڑی

کیا نشانہ اوڑایا ہے دل کا ۔ چوم لون ہاتھ اپنے قاتل کا
تیر آیا اودھر سے قاتل کا ۔ درد اوٹھا ادھر مرے دل کا

جناب متھرا پرشاد صاحب راغب سررشتہ دار نہر جمن شاگرد جناب ساقی

تھا مقولہ یہ ایک فاضل کا ۔ ہے خموشی جواب جاہل کا

جناب بندہ علیخان صاحب زیبا لکھنوی شاگرد نواب محمد حسنخان صاحب نقیب مرحوم

فیصلہ کیا ہو جان بسمل کا ۔ موت رخ دیکھتی ہے قاتل کا
حسرتین اس پتے پر آتی ہین ۔ داغ دل ہے چراغ منزل کا
بے نقاب اپنے کرکے دیکھ لیا ۔ رنگ فق ہے جو ماہ کامل کا
آپکو کھوکے تمکو ڈھونڈھ لیا ۔ حوصلہ تھا یہ میرے ہی دل کا
پھرکے آیا ہے کوے جانان سے ۔ لٹ کے آیا ہے قافلہ دل کا
مجھپہ ہنستے ہو کیا خدا سے ڈرو ۔ ہے یہ ایجان معاملہ دل کا
جو بن اونکا ابھر کے کہتا ہے ۔ یون نکلتا ہے حوصلہ دل کا
ذکر غم بزم یار مین زیبا ۔ رنگ بھی دیکھتے ہو محفل کا

جناب سید زاہد حسین صاحب زاہد از انجمن شایقین سہارنپور

زخمیہ شیدا فریفتہ قاتل کا ۔ تو ہی حافظ ہے اے خدا دل کا

کیسا بیقدر ہو گیا افسوس — کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب سید ولایت احمد صاحب شمیم سب انسپکٹر ککوا شاگرد جناب امیر لکھنوی

ہاتھ اوچھا پڑا ہے قاتل کا — شوق پورا ہوا نہ بسمل کا
رنگ فق ہو گیا ہے قاتل کا — کیا اثر ہے نگاہِ بسمل کا
سخت جان کا ہو برا یا رب — ہاتھ دکھنے لگا ہے قاتل کا
چھیڑ کرتے ہین ان حسینون سے — مشغلہ ہے یہ حضرتِ دل کا
قیس ہے بیقرار او لیلی — دیکھ پردہ اولٹ کے محمل کا
ہو نہ بیتاب زیرِ تیغ اے دل — کٹ ہی جائیگا وقت مشکل کا
کچھ نہین اسپہ احتیاجِ چراغ — شمع مدفن ہے داغ ہی دل کا
دامنِ حشر مین ہے کیا وسعت — ایک گوشہ ہے دامنِ دل کا
پھر چلو محفلِ بتان مین شمیم — ہان یہ ارشاد حضرتِ دل کا

جناب محمد رشید صاحب شمیم مچھلی شہری برادر خرد و شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری

تر کرے منہ کو خون سے میرے — لب ہی کچھ خشک تیغ قاتل کا
کسکا دل ہے سوا مرے ہمدم — کون اوٹھائے گا ناز قاتل کا
وہ نہ مہندی ملین شبِ وصلت — خون ہوتا ہے حسرتِ دل کا
مہر کہتے ہین جسکو لوگ شمیم — کوئی شعلہ ہے نالۂ دل کا

جناب سید محمد تقی عرف محمد وزیر صاحب شمیم لکھنوی خلف و شاگرد جناب آلم

باتون باتون مین کٹ گئی شبِ وصل — رہ گیا دل مین حوصلہ دل کا
جلد یا دشمن بخیر آ ساقی — رنگ جمتا نہین ہے محفل کا

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شوقی شاگرد جناب خیالی

سر جھکائے ہوئے ہین دیر سے ہم — تم نکالو تو حوصلہ دل کا
بیٹھ جاتا ہے قیس تھام کے دل — پردہ اوٹھتا ہے جبکہ محمل کا

جناب محمد اسمعیل صاحب شہید مچھلی شہری خواہرزادہ جناب جلیس مچھلی شہری

وہ شب وصل گوش دل سے سنین | ہم سنا ئین گے ماجرا دل کا
آئنہ دیکھ کر وہ حیران ہین | سامنا پڑ گیا ہے مشکل کا

جناب سید شمس الہدی صاحب شمس ناظر عدالت منصفی مدہوبنی

شومی بخت دیکھیے تو ذرا | کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب مرزا وارث علی صاحب صبیح لکھنوی شاگرد جناب عشق مرحوم

ہای گلہ تیغ تیز قاتل کا | حال کہنے نہ پائے کچھ دل کا
حال دیکھا کچھ ایسا بسمل کا | قدم اوٹھتا نہین ہے قاتل کا
دل عاشق وہ چھین کے بولے | یہ بھی تھا کوئی کام مشکل کا
وہ تلون مزاج ہین بیتاب | فیصلہ ہو چکا مرے دل کا
لشکر حسن نے کیا تاراج | لٹ گیا ہائے قافلہ دل کا
ہو چکا خانۂ خدا مشہور | اور کیا ہوگا مرتبہ دل کا

جناب جی نرائن صاحب صائغ لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

حال سنکر تمہاری محفل کا | بڑھ گیا شوق اور بھی دل کا
ہین کہ ہر درد و صدمۂ فرقت | کوئی پرسان نہین مرے دل کا
پہلے ہی جھک گئی مری گردن | ہاتھ اوٹھنے نہ پایا قاتل کا
سر کے جانے سے درد سر تو گیا | مجھپہ احسان ہے تیغ قاتل کا

جناب سید ابوالبرکات محمد فخرالدین صاحب صوفی سپرنٹنڈنٹ ہائی اسکول اوکمیٹ مدہوبنی

مائل قلب ہے اسلیے شاید | کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب پنڈت بندرابن پرشاد صاحب ظہور ٹیلیگراف انچارج ڈاکخانہ کروی

مین ہون قربان ہزار جان سے مگر | کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب شیخ فدا علی صاحب عیش لکھنوی شاگرد جناب عرش مرحوم

ہای تڑپنے مین حال یہ دل کا | وہ جو عالم ہو مرغ بسمل کا
رحم اسدم نہ تو کرم فرما | ہاتھ رکتا ہے میرے قاتل کا

یار کا گھر کسی سے کیون پوچھین ہم — آپ رہبر ہے شوق منزل کا
تیرے رخ سے مقابلے کا خیال — سنہ تو دیکھو مین ماہ کامل کا
آ دِ مجنون اگر تو دکھا دیئے — آپ پردہ اوٹھے گا محمل کا
لیگیا سامنے سے آنکھون کے — کون شاہین چور تھا دل کا
کوئی قصہ نہ پھر پسند آئے — آپ افسانہ گر سنین دل کا
باغ مین عیش بھی وہین ہوگا — آشیان ہے جہان عنا دل کا

جناب حکیم عزیز احمد صاحب عزیز حکیم آبادی شاگرد جناب بشیر پھلواروی

زخم کھایا جو تیغ قاتل کا — مٹ گیا آج حوصلہ دل کا
چاک کرتا ہے گل کے سینے کو — نالہ پُر اثر عنا دل کا
سامنے میرے ماہرو کے عزیز — رنگ پھیکا تھا ماہِ کامل کا

جناب محمد یحیی علی صاحب ناجی کاکوروی اہلکار منصفی بجنور

زور ہے اب یہ وحشتِ دل کا — کھیل ہے توڑنا سلاسل کا
چھوڑتا ہی نہین مرے دل کو — درد کیا غمگسار ہے دل کا
اونکے دل مین بھلا اثر نہ کرے — نالہ اور وہ بھی پھر مرے دل کا

جناب سید محمد عابد صاحب عابد از قصبہ سانڈی تحصیل لکھنؤ

اے صبا شوقِ دید قیس کو ہے — تو ہی پردہ اولٹ دے محمل کا
کوے جانان کی سیر ہو عابد — ولولہ ہے یہ آجکل دل کا

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس ورنیکل اسکول چار سدہ شاگرد جناب ملک

دم نکلجائے جس سے بسمل کا — بانکپن ہے وہ میرے قاتل کا
جب سے پہلو مین دی جگہہ تمنے — حوصلہ بڑھ گیا مرے دل کا
کسکو جا کر سناؤن مین عشرت — کون پُرسان ہے حالتِ دل کا

جناب محمد معین صاحب عقیل مچھلی شہری برادر عمزاد جناب جلیس مچھلی شہری

چال مستانہ وہ وہ نیچی نظر — اُف رے انداز میرے قاتل کا

سخت جانی یہ کہہ رہی ہے عقیل ؎ — پوچھہ لینگے مزاج قاتل کا

جناب میوا لال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربہنگہ

وائے اس درد کو کہون کس سے — کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب عاصی مدرس سرکاری مدرسہ موضع الوّدرہ

مرغ بسمل کی طرح ہے پریشان — کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب محمد عبد الغنی خانصاحب غنی مرزاپوری مقیم رانچی ؎

وائے قسمت کہ بزم خوبان مین ؎ — کوئی پرسان نہین مرے دل کا
رحم کچھہ دل مین آگیا شاید — ہاتھہ اوچھا پڑا جو قاتل کا
کوئی کشتہ نہ تڑپا جو دم ذبح — اوسکو منظور ادب تھا قاتل کا
گریۂ چشم منتظر سے غنی ؎ — راز سربستہ کھل گیا دل کا

جناب سید عباس حسن صاحب فصاحت لکھنوی خلف جناب امانت مرحوم

رہ گئے پیکان تیر قاتل کا — دل مین ارمان بنگیا دل کا ؎
اپنی آنکھین بچھائے ہین عشاق — ہے عجب فرش اونکی محفل کا
ذبح ہو جاؤن نہین تو میری عوض ؎ — چوم لے کوئی ہاتھہ قاتل کا
اشک بن بنکے آنکھہ سے نکلا ؎ — پھوٹ کر آبلہ مرے دل کا ؎
ہائے جب احتیاج گھیرتی ہے — پھیل جاتا ہے ہاتھہ سائل کا
حشر مین کیا کرون مین دعوے خون — ہوگیا سہو نام قاتل کا ؎
کیون نہ خودبین و خودپسند ہون وہ — پاس ہے آئنہ مرے دل کا ؎
پیش منعم بیان کرتا ہے — مطلب دل سکوت سائل کا
ایک عالم تو کیا دو عالم پر — قبضہ ہے تیغ ناز قاتل کا
بزم مین اونکی کون ہو گستاخ — کہ ادب منتظم ہے محفل کا ؎
اے شباب اسکو بھی تو لیتا جا ؎ — ابھی باقی ہے ولولہ دل کا

جناب فدا حسین صاحب فدا خیرآبادی

اب ہمین صرف یہ تمنا ہے ۔ حال ہی پوچھ لے کوئی دل کا

جناب منشی رتن لعل صاحب فوق از پرتاب گڈھ شاگرد جناب جوش

ایک فریاد رس ہے تو یارب ۔ کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب منشی فیض محمد صاحب فیض متوطن امروہہ از اودے پور

یہ چمک برق کی فلک پر ہے ۔ یا نمونہ ہے تیغ قاتل کا

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

ہائے عبث شکوہ جور قاتل کا ۔ جب کہ دعوے ہے عشق کامل کا
ہجر مین حال کیا کہون دل کا ۔ طور ہے مرغ نیم بسمل کا
غم نے بھی تیرے ساتھ چھوڑ دیا ۔ کوئی پرسان نہین مرے دل کا
مین یہ سمجھا بہشت کی ہے صفت ۔ ذکر سنکر تمھاری محفل کا
آفرین تجھکو دیدۂ گریان ۔ ابر کب ہے ترے مقابل کا
اپنی گردن جھکائے بیٹھا ہون ۔ حوصلہ دیکھتا ہون قاتل کا
بے اثر کیون کہون مین نالون کو ۔ موم دل کر دیا ہے قاتل کا
ساتھ پروانون کے جلی وہ بھی ۔ دیکھیے حال شمع محفل کا
اے ستم پیشہ تیرے کوچے مین ۔ لٹ گیا ہائے قافلہ دل کا
قبر کہتے ہین جسکو لوگ قمر ۔ ہے وہ دروازہ پہلی منزل کا

جناب مرزا محبوب علی صاحب قوس شاگرد جناب ترکی دہلوی

دم نکلنے نہ دے گا بسمل کا ۔ چلنا رک رک کے تیغ قاتل کا
دونون عالم سے کھو دیا مجھکو ۔ ہو برا بیقراری دل کا
وصل مین رکھکے منہ پہ منہ بولے ۔ نکلا کچھ ابتو حوصلہ دل کا
دل کے دشمن ہین سطرح یہ بت ۔ اب نگہبان ہے خدا دل کا
ہین حسین سیکڑون مگر اے قوس ۔ کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال لکھنوی خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

کٹ بھی جائے جو ہاتھ بسمل کا ۔۔۔ کبھی دامن نچھوٹے قاتل کا
آنکھ سے راز کھل گیا دل کا ۔۔۔ اوٹھ گیا آج پردہ محمل کا
بہہ چلا خون ہو کے آنکھون سے ۔۔۔ کوئی دم مین ہے فیصلہ دل کا
خضر خود گم ہین آپ مین ان سے ۔۔۔ کیا پتا پوچھون اپنی منزل کا
سخن ناتمام پر دشنام ۔۔۔ سن لو پورا سوال سائل کا
دیکھ لو آئنہ جو کہتے ہو تم ۔۔۔ نہین کوئی مرے مقابل کا
تھا جو راحت طلب بہت وہ دل ۔۔۔ اک جفاکش ہے اوسکی محفل کا
ہاتھ رکھدیتے پہلے سینے پر ۔۔۔ پھر تڑپنا وہ دیکھتے دل کا
عشقبازون مین رہگیا ہے کمال ۔۔۔ یادگار ایک عشق کامل کا

جناب محمد وحید صاحب کلیم مچھلی شہری برادر خورد جناب جلیس مچھلی شہری

دم نکلتے جو دیکھا بسمل کا ۔۔۔ فق ہوا رنگ روے قاتل کا
کوچہ یار مین بسا تا ہے ۔۔۔ کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب منشی محمد کریم بخش صاحب کریم وکیل عدالت فتحپور رئیس اندولی

مجکو پہونچا گئے لحد تک سب ۔۔۔ کوئی ساتھی ہوا نہ منزل کا

جناب محمد خلیل صاحب لائق شاگرد جناب نقطہ غازیپوری

آرزوؤن کا خون ہوا بیداد ۔۔۔ پاک رکھنا حرمکدہ دل کا
سمجھین وہ یا نہ سمجھین اسے لائق ۔۔۔ جان دینا ہے کام مشکل کا

جناب آغا محمد مہدی صاحب مہدی عظیم آبادی شاگرد جناب آہ عظیم آبادی

ہو اشارہ یہ چشم بسمل کا ۔۔۔ مر کے دیکھا جمال قاتل کا
رو دئے وہ ہمارے رونے پر ۔۔۔ اور بھی خون ہو گیا دل کا
انجمن ہم بلاکشون کی بھی دیکھ ۔۔۔ یون تو کیا کہنا تیری محفل کا
آئینہ دیکھ کر نہ الجھین آپ ۔۔۔ کون ہے آپ کے مقابل کا
خاک سے بھی اسے چھپا تا جا ۔۔۔ کام کر دے تمام بسمل کا

رکھتی ہی چشم قیس کو حیران ۔ شرر لیلی کی پردہ محمل کا
خون ہو ہو گئے یہ گلئے دونون ۔ چک گیا قصہ دیدہ و دل کا
آ پڑے جب وہ بال کھوئے ہوئے ۔ اوڑ گیا رنگ ساری محفل کا
شرم الفت کی رکھ لی ہمدمی نے ۔ نام ظاہر کیا نہ قاتل کا

جناب سید واجد حسین صاحب محبت تعلقدار رسولی شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

دیکھ کر خون اپنے بسمل کا ۔ زرد ہے رنگ روے قاتل کا
نتل شمشیر میرے قتل کے بعد ۔ سر ندامت سے خم ہے قاتل کا
تیر آیا تھا اونکا سوے جگر ۔ مفت مین خون ہو گیا دل کا
آگے پروانون کے و دھنکتے ہین ۔ سر جدا کر کے شمع محفل کا
گوش گل تک پہونچ نہین سکتا ۔ کیسا نالہ ہے یہ عنا دل کا
ہنس پڑا کھل کھلا کے زخم بدن ۔ وار اوچھا پڑا جو قاتل کا
میرے کہنے کا ہو اگر نہ یقین ۔ پوچھ لو دل سے ماجرا دل کا
پھر جگر مین ہے ہوک رہ رہ کر ۔ پھر تپکتا ہے آبلہ دل کا
برق پہلے نہ یون تڑپتی تھی ۔ طرز سیکھا ہی اسنے بسمل کا
قبر مین بڑھ گئی جو تاریکی ۔ داغ روشن ہوا مرے دل کا

جناب سید احمد حسین صاحب منظور لاہرپوری شاگرد جناب وسیم خیرآبادی

منہ جو چوما ہے تیغ قاتل کا ۔ زخم دل ہنس رہا ہے بسمل کا
تیغ کو شوق قتل بسمل کا ۔ موت منہ دیکھتی ہے قاتل کا
پھول توڑا نہین ہے او گلچین ۔ تو نے توڑا ہے دل عنا دل کا
اسکو چھیڑے نہ نشتر مژگان ۔ پھوٹ جائے گا آبلہ دل کا
غیر کو بزم سے نکالو تم ۔ وہ تو ارمان نہین مرے دل کا
ان حسینون کے پاس رہنے سے ۔ عرش پر اب مزاج ہے دل کا
وہ خجل ہوگا حشر مین منظور ۔ تم پکڑ نا نہ ہاتھ قاتل کا

جناب منشی محمد عبدالمجید صاحب مجید کیرتوری ملازم فوجداری علیگڈھ

آئینہ دیکھا تو جھجک کے کہا
کون ہے یہ مرے مقابل کا

برق کہتا ہے جسکو سب عالم
اک کرشمہ ہے وہ مرے دل کا

سخت جانی ذرا سمجھ رکھنا
دل نہ تھوڑا ہو میرے قاتل کا

غیر سے پہلے مجھکو قتل کیا
چوم لون ہاتھہ اپنے قاتل کا

لیے پھرتا ہون اے مجید اسے
کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب احمد حسین صاحب مجروح رانوالی شاگرد جناب امیر لکھنوی

دیکھا عالم جو سوزش دل کا
کٹ گیا رنگ شمع محفل کا

برق کہتے ہین جسکو اہل جہان
ایک شعلہ ہے سوزش دل کا

بگڑے رہتے ہین کچھ نہین معلوم
کیا ارادہ ہے حضرت دل کا

ہوکے بیتاب خود چلے آئے
کیون اثر دیکھا جذب کامل کا

حسرت وصل ساتھہ لے کے گئے
رہا دل ہی مین حوصلہ دل کا

مفت بھی دیتا ہون پر اے مجروح
کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب سید اولاد احمد صاحب محشر مرادآبادی اسٹیشن ماسٹر خیرآباد شاگرد جناب مضطر

حال سنکر کہا کہ پھر کہیے
کیا تغافل ہے میرے غافل کا

کون آیا ہے پھول چننے کو
باغ مین شور ہے عنادل کا

ایک گل کی تلاش مین محشر
مدتون سے پتا نہین دل کا

جناب شیخ عبدالمجید صاحب مشتاق شاگرد جناب وفور گورکھپوری

آج کل مجمع حسینان مین
کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلہ

مفت دیتا ہون ہائے اسپر بھی
کوئی پرسان نہین مرے دل کا

دل تڑپ جائیگا خدا کی قسم
درد دل گر سنوگے مائل کا

جناب رام سنگہ صاحب مضطر سوداگر راولپنڈی

حسرت و درد و رنج و غم کے سوا | کوئی پرسان نہین مرے دل کا
ہون وہ مجنون کہ آہ دل سے مری | خود الٹ جاے پردہ محمل کا

جناب شیخ رحیم بخش صاحب مغفور گورکھپوری

مثل مجنون ہوا ہون آوارہ | ڈھونڈھتا ہون نشان منزل کا
مسکراتے ہین دیکھ کر مجکو | اب نکالین گے حوصلہ دل کا

جناب عبد الغفور صاحب مخمور ساکن کچھ مانڈوی شاگرد جناب وفا

دی تڑپنے کی جو مجھے مہلت | یہ بھی احسان ہے میرے قاتل کا

جناب مقیم الدین صاحب مسکین ساکن فتحپور سیکری مقیم دہولپور

بیٹھا جس وقت آکے وہ سر بزم | جمگیا رنگ ساری محفل کا

جناب لالہ منوہن لال صاحب مفتون زمیندار خیرآباد شاگرد جناب مضطر

پوچھتے ہین دبی زبان سے وہ | حوصلہ کیا ہے آپ کے دل کا

جناب جگیشر پرشاد صاحب مقتول مختار عام راجہ صاحب بہادر سنگرولی ازدیوان

کب سے پھرتا ہون مین حسینون مین | کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب عبد الرحمن خانصاحب نیر وکیل دہلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

رک گیا اوٹھ کے ہاتھ قاتل کا | بوجھ اوترا نہ سر سے بسمل کا
دل مین نالے جگر مین بیتابی | دل جگر کا رفیق وہ دل کا
جب سے اپنی وفا کی شہرت ہے | شور کم ہے جفاے قاتل کا
ہو نہین بیچین بیٹھو پہلو مین | کم ہو کچھ اضطراب تو دل کا

جناب غلام محمد صاحب ناظم کلرک ریلوے اگزیمنر اوفس لاہور

جان سے مین تو دھو چکا ہون ہاتھ | کیا ارادہ ہے میرے قاتل کا
اے نکیرین پوچھتے کیا ہو | ہون تھکا ماندہ پہلی منزل کا

جناب پرتاب سنگہ صاحب نسیم طالب علم جماعت چہارم ہائی اسکول گورداسپور

حال پوچھو نہ ہجر مین دل کا | رنگ پیدا کیا ہے بسمل کا

جناب عبدالوحید صاحب واحد الہ آبادی شاگرد جناب قوس دہلوی

امتحان لو جو غیر کے دل کا — جان کھلجائے حق و باطل کا
دل نے بھی مجکو ہجر مین چھوڑا — کوئی ساتھی نہین ہے مشکل کا
آج وہ بے طلب جو آتے ہین — ہی اثر میرے جذب کامل کا
مین کہین کا رہا نہ دنیا مین — تمپر آجانا تھا دل کا
ہائے حسرت نہ نکلی کوئی بھی — حوصلہ دل مین رہگیا دل کا
حال دل کس سے مین کہون واحد — کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب محمد ہادی عشرت محمد جان صاحب ہادی مصطفےٰ آبادی ضلع چپرہ

آپ گم کردہ کاروان ہو نہین — کیا بتاؤن نشان منزل کا

جناب دلیپ سنگہ صاحب ہوش خلف حکیم جرنجی لال ساکن قصبہ تھانہ بہون

یاس بسمل سے ہے دیدنی دم قتل — ہاتھہ اوٹھتا نہین ہے قاتل کا
مضطرب دردمند پرارمان — حال پوچھو نہ کچھہ مرے دل کا

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

شکوہ ہی جان سخت بسمل کا — ہاتھہ شل ہوگیا ہے قاتل کا
یاس الفت مین تھا منا دل کا — ہی نہایت ہی کام مشکل کا
زخم اوچھے ہین اسلیے تن کے — ہاتھہ نازک تھا میرے قاتل کا
دیکھیے ہمپہ کیا گذرتی ہے — رنگ ہے اور اسکی محفل کا
بیکسی کے سوا نہین کچھ وہان — یہ پتا ہے ہماری منزل کا
ناتوان تھی جو آہ مجنون کی — گرپڑا اوٹھکے پردہ محمل کا
گدگدا کر مجھے کیا بسمل — چوم لون ہاتھہ اپنے قاتل کا
صبر مین آج فرد ہے یہ بھی — واہ کیا پوچھنا مرے دل کا
جان الفت مین خود ہی دی مینے — کون لیتا تھا نام قاتل کا
صبر ہمکو سکھا گیا جلکر — یار پروانہ تیری محفل کا

بہ گیا خون ہوکے اشک کے ساتھ ہجر مین فیصلہ ہوا دل کا
یاس جس سے کمال کو بھی ہے فخر ہون مین شاگرد ایسے کامل کا

جناب منشی محمد یسین صاحب یسین ساکن باڑہ مقامی ہوگلی

ہے تصور جو تیغ قاتل کا حال اپنا ہے مرغ بسمل کا
کسی پہلو نہین قرار آتا کیا کہون تمسے ماجرا دل کا
مل گئین خاک مین تمنائین کوئی نکلا نہ حوصلہ دل کا
صف محشر مین ڈہونڈہ کر یسین تھام لونگا مین ہاتھ قاتل کا

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب تبسم ازگونڈہ

آج بھی آیا وہ نہ غیرت گل غنچہ کھلاکے رہ گیا دل کا
آئنہ دیکھکر ہو کیون حیران کوئی دیکھا ہے کیا مقابل کا
آج تو شیخ جی نے بھی پی ہے رنگ اچھا ہے آج محفل کا

جناب شیخ محمد نواز صاحب ثاقب گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

ہجر مین دونون ساتھ نکلین گے دم مرا اور مدعا دل کا
سخت جانی سے اپنی ڈر ہے مجھے حوصلا پست ہو نہ قاتل کا
منہ سے ظاہر ہے عشق کی تکلیف حال آئینہ ہے مرے دل کا
پوچھ لو تمسے صاف کہدیگی آرزو میری مدعا دل کا

جناب خواجہ رزاق بخش صاحب حشمت شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

خاک پر لوٹنا وہ بسمل کا ناز سے دیکھنا وہ قاتل کا
مائل حسن تو ہوئین آنکھین نام بدنام ہوگیا دل کا
شب وصلت جو گھٹتی جاتی ہے بڑھتا جاتا ہے ولولہ دل کا
وہ تو کانون پہ ہاتھ دھرتے ہین حال کس سے بیان کرون دل کا

جناب حبیب الحق خانصاحب حبیب شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

گریہ کہتا ہے شمع محفل کا آج ماتم ہے حسرت دل کا

* یہ غزلین درمین وصول ہونے سے بلا ترتیب درج ہوئین۔

میری حسرت لحد مین بھی جائے ؎ | کوئی مونس تو چاہیے دل کا

جناب حکیم مرزا فدا احمد صاحب دانش لکھنوی ؎

خون کیا دل نے انکے بسمل کا | کیون نہ شہرہ ہو جور قاتل کا
وصل معشوق خون ہجر کے ساتھ | نکلے کیا حوصلہ مرے دل کا
چار دن ہے نشان قبر کا بھی | کیا بتا دین ہم اپنی منزل کا
رہی محمل نشین بجا لیلیٰ ؎ | رہ گیا پردہ قیس کے دل کا
دل پر آرزو سنبھل کر بیٹھ ؎ | چاہیے پاس اسکی محفل کا
مجکو تجسے بڑی ندامت ہے ؎ | غیر تھا حال ابھی مرے دل کا
دانش اسمین ہین حسرتین لاکھون | دل ہے کشکول دست سائل کا

جناب شیخ عبدالرحیم صاحب راغب برادر و شاگرد جناب ثاقب گورکھپوری

مجھسے بگڑو نہ بوسہ لینے پر ؎ | جان من یہ قصور ہے دل کا

جناب مولوی دہومن صاحب سحر ساکن قصبہ باڑہ مقیم ہوگلی

کیا ہوئین وہ شباب کی باتین | کیا ہوا ہائے ولولہ دل کا
ای سحر ہے گلا مرا مشتاق ؎ | ایک مدت سے تیغ قاتل کا

جناب مولوی محمد خیرالدین صاحب صابر ملتانی شاگرد جناب داغ دہلوی

کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے | ہے عجب رنگ اوسکی محفل کا

جناب نواب سید کاظم حسین خانصاحب مجنون از قصبہ ٹیکاری

مین حسینون مین جا کے پچتایا | کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب موسیٰ بھائی صاحب موسیٰ واچ میکر برما بنور ؎

درد و غم کا سناؤن حال کسے | کوئی پرسان نہین مرے دل کا

اطلاع

پرچہ پہونچتے ہی فوراً اس طرح مین (وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہاے کسی کی) غزلین بھیجنا چاہیین اور طرح ذیل مین ۵ استمبر تک ورنہ بے رنگ ہونے رہجائینگی —

ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

خبر قافیہ بھی ہے ردیف

عمدہ اور جدید کتابین

حضرات! - آپ قومی پریس کے کتابون کی فہرست ملاحظہ فرمائین اور دیکھیے کہ قومی پریس نے کسقدر محنت و جانفشانی سے یہ کتابین طبع کی ہین آپ کو ان کتابون سے دیکھنے سے کتابون کی عمدگی کے علاوہ اس امر کا بھی اندازہ ہو گا کہ قومی پریس کتابون کے عمدہ چھپوانے مین کسقدر اہتمام کرتا ہے

کلیات مذاق

یہ لاجواب دیوان بیسکاہر شعر ...ساتھ ... خوبی کی ترتیب ... کرلی ہے - اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ ... اعتبار سے بھی کسی کے ... نظر فریب ہے کہ ... قیمت صرف لاگت

قیمت ... ۸

دلچسپ کا پہلا حصہ

ہندوستان کے فرمانروا خاندانون کی حالت کا آئینہ - انگریزی ... انشاپردازی کا نمونہ ... کے ذریعے سے تصویر دکھادینے کا ... اردو کو ایک باعزت زبان بنانے کی کل - دلپذیر عمدہ ... عکس فوٹو - ... نہایت ہی عمدہ ... ناول کا پہلا حصہ ... خوشنما ... قیمت کا ... بہت پاکیزہ خط ... اہتمام کے ساتھ ... مہذب ... کے لیے طبع کیا گیا ہے قیمت ...

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر - ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر ایک پاکباز عاشق کی ... انگیز - ایک پاکدامن معشوقہ کا عصمت ... ہندوستانی مردون کے ... انگیز ... ہماری عورتون کی بیکسی اور پاکدامنی ... دلچسپ کا دوسرا ... فرخ اور اسکا عشق ... نہایت موثر اور ... اردو مین ... مین ناز کخیالیون کے نئے پیرایے پیدا کرکے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے - قیمت فی جلد ... ۹

نغمہ راز

حسرتون کی مجسم صورتین - مایوسیون کی ہوبہو تصویرین - دل شکستہ اکر کمھرے ہوے ٹکڑے - چشم مایوس سے ٹپکے ہوئے خون کے قطرے - اور عالم سوز کے ... شعلے - آتش عشق کی ... جگر سوز چنگاریان - حسن کے بچھے ... بیتاب کردینے والے لولو ... عشق کی اندوہناک سرگذشتین یعنے مثنوی نغمہ راز مع خضب دل ... نہایت اہتمام سے چھپی ہے

قیمت فی جلد ... ۴

ضرب المثل

اسمین اردو کی اکثر مثلین اور چھوٹے چھوٹے جملے جو ہمارا اہل زبان کی زبانون پر چڑھے ہوے ہین ترتیب حروف تہجی جمع کردیے گئے ہین یہ رسالہ ان لوگون کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جو اردو زبان کا شوق رکھتے ہین - قیمت فی جلد ... ۲

خیالات نادرہ

تصنیف فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے قیمت فی جلد ۲

جن ... درخواست ... مع قیمت یا اجازت وی پی ... ارسال ...

المشتہر ... منیجر پیام یار - لکھنؤ ...

اشتہار

مولوی ... صاحب دہلوی کی ایک نئی تالیف ... کتاب ... سے ... دیباچہ ...

... العشرہ

(... ترجمان نامہ وپیام)

... مولوی ... کی ... ترجمہ ... اور ... مکتوبات ... کے ... اشکال ... نفیس ... عالی مضمون ... تفصیل ... ... قیمت ... خط ...

... منیجر ... قیمت فقط

المشتہر سید محمد عبد الغفور ... صدر بازار ...

خزانہ خیال

مولوی محمد عبد الاحد صاحب ... لکھنؤ کا دیوان قومی پریس مین چھپا ہے ... قیمت مع محصول ۱۳ ... ناظرین ...

المشتہر منیجر پیام یار لکھنؤ

البرٹ بل

یہ عجیب وغریب پولیٹکل ڈراما جو اردو مین پہلی پولیٹکل تصنیف دیکھنے کے قابل ہے - ہمارے احباب ضرور منگائین -

قیمت فی جلد مع محصول ... ۸

دریش تمدنی

(نہایت دلفریب ناول)

اس ناول کی عمدگی کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ قریب قریب دنیا کی سب مہذب زبانون مین اسکا ترجمہ ہوا ہے - چنانچہ اب اردو مین چھپا ہے - قیمت فی جلد ... مع محصول

البرٹ بل اور دریش تمدنی کی درخواست ہمارے نام بھیجنا چاہیے

المشتہر - محمد حسین - دفتر پیام یار لکھنؤ

سرمایۂ زبان اردو

یہ بے نظیر کتاب مع تمام مفردات و مرکبات اردو کا مولفہ سر آمد اہل کمال جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی طبع ہوا ہے اسکی خوبی دیکھنے پر منحصر - دو جلدون مین ہے - چنانچہ پہلی جلد تیار ہے - دوسری جلد زیر طبع - پہلی جلد کی قیمت ... علاوہ محصول دونون جلدون کی قیمت ...

افادہ تاریخ جسکو تواعد تاریخ گوئی مین جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال نے تصنیف کیا ہے - قیمت بھی بغرض افادہ عام ... کردی - فی جلد مع محصول ...

المشتہر - سید محمد مہدی - لکھنؤ - محلہ منصور نگر مکان ...

حضرات!

آپکی قدر دانی اور عزت افزائی سے پیام یار نے جو کچھہ ترقی کی اوسکو زمانہ بھر جانتا ہے اور زمانۂ سخن کہہ رہا ہی کہ آپ کی کوششون نے پیام یار کو کس حد تک اسکے موثر بنانے کے قابل بنا دیا۔

اس موقع پر مجھے اسکی بھی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ پیام یار کا زندہ رہنا یا دو لاکر آپ سے ارسال قیمت کا خواستگار ہون۔ ازراہ عنایت جس قدر جلد ہوسکے اپنا ذمگی روپیہ آپ لوگ بہت جلد ادا کردین کیونکہ پیام یار کے اصول ہی واقع ہوئے ہین کہ ملک اوسکی ذات سے اپنا فائدہ دیکھہ کر اوسکی اغراض پوری کرنے مین تساہل اور سستی نہ کرے۔

اکثر اعزز ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبرون کی نسبت پوچھتے رہتے ہین کہ کس قدر ہین اور کیا قیمت ہے۔ لہذا ہم تفصیل وار فہرست شایع کرکے امیدوار ہین کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ر کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائین پیام یار جون ۱۸۹۳ء سے جاری ہے ۱۸۹۳ء کا کوئی نمبر باقی نہین رہا۔ مندرجہ ذیل نمبر موجود ہین

بابت ۱۸۹۴ء

جولائی ۱۸۹۴ء نمبر ۵ - اگست ۱۸۹۴ء نمبر ۶

بابت ۱۸۹۵ء

اپریل ۱۸۹۵ء نمبر ۴ - مئی ۱۸۹۵ء نمبر ۵ - جون ۱۸۹۵ء نمبر ۶ جولائی ۱۸۹۵ء نمبر ۷ - اگست ۱۸۹۵ء نمبر ۸ - ستمبر ۱۸۹۵ء نمبر ۹ اکتوبر ۱۸۹۵ء نمبر ۱۰ - نومبر ۱۸۹۵ء نمبر ۱۱ - دسمبر ۱۸۹۵ء نمبر ۱۲ ۱۸۹۶ء کے پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین جنکی قیمت ۱۲ ار ہے ؎

مہتمم پیام یار

ازاحۃ الاغلاط

یہ ایک عمدہ رسالہ غلط الفاظ کے بیان مین ہے جسمین سند کے سیکڑون شعر مندرج ہین۔ نایاب نایاب کتابون کا حوالہ ہے۔ برسون اسکی تالیف مین مغز خالی کرنا پڑا ہے جن حضرات کو غلط الفاظ سے بچنا ہو خصوصاً شعرا و طلبہ ضرور اسکی خریداری کرین۔ قیمت فی جلد ۹ر

اصلاح

اس رسالہ مین ناسخ و آتش کے زمانہ سے لیکر اب تک جتنے الفاظ فصحا نے ترک کیے ہین اور عوام اون سے واقف نہین اون سب کا بیان ہے۔ اسکے علاوہ عمدہ عمدہ فوائد لکھے گئے ہین جیسے تعقید۔ تنافر۔ ذم کا پہلو۔ املا تانیث و تذکیر حشو۔ مقدمات۔ وغیرہ اردو نظم و نثر لکھنے والون کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت فی جلد ۲ر

ازاحۃ الاغلاط۔ اور اصلاح۔ دونون کی درخواست مہتمم پیام یار کے نام بھیجنا چاہیے ؎

المشتہر محمد ظہیر احسن۔ شوق نیموی عظیم آبادی

اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات ہم سے بذریعہ ویلیو پی ایبل یا قیمت طلب کرنے سے دستیاب ہوسکتی ہین۔

قوت باہ۔ جس وزن کی التواتر ایک گولی کھانے سے پیران ستر سالہ کے رگ اور پٹھون کو مثل نوجوان کے صحیح کرکے لطف جوانی دکھاتا ہے قیمت فی ڈبیا (۱۲) گولی ۔ ۔ ۔ ۱ر

کحل الجواہر۔ آنکھون کی دوا اس قسم کی مفید اور مجرب ہے کہ شب کوری والا آدمی استعمال کرے تو رات کو نظر آنے لگے۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ خارش۔ وغیرہ۔ دیکھتے دیکھتے کافور ہوجاتے۔ فی ڈبیا (۲ر) ماشہ ۔ ۔ ۔ ۱ر

دوای تاپ تلی۔ چاہے کیسی پرانی ہو اسکی جڑ کاٹ جاتی ہے۔ رنگ سرخ۔ ہاضمہ تیز اور صحت کو قائم رکھتی ہے (۲۰) گولی ۱ر

دوای کھانسی۔ بلغمی ہو۔ یا خشک۔ اسکو دفع کرتی ہے دمہ کو فائدہ دیتی ہے (۱۲) گولی ۔ ۔ ۔ ۱ر

دوای گٹھیا وجھولا۔ (۱۰) گولی ۔ ۔ ۔ ۱ر

دوای بواسیر۔ خونی ہو یا بادی۔ قیمت (۱۶) گولی ۱ر

عرق ماء اللحم۔ سفارش کیسی ہی خراب کیون نہو اوسکو رفع کرتا ہے۔ بدن مین طاقت دیتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ قیمت فی بوتل ۔ ۔ ۔ ۱ر علاوہ محصولڈاک

مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ اور بھی ہر قسم کی دوائی آنکھ وغیرہ بیماریون کے لیے موجود ہے۔ چورن ہاضمہ بھی موجود ہے ؎

راقم سکھرام جو ہٹہ بستی بھگت لاہوری دروازہ ؎

پیام یار

نمبر [illegible] بابت ماہ [illegible] جلد ۵

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر

اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر و مہتمم قومی پریس و

پیام یار

قومی پریس لکھنؤ میں چھپا

ضروری باتیں

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینے کی یکم کو شایع ہوتا ہے- قیمت عام سے
ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک- والیان ملک و روسا سے
پانچ روپیہ سالانہ-

۲- بغیر پیشگی قیمت آئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا- نمونہ
[illegible] وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے-

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے [illegible] یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے
ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف-

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر
تلف ہونے رقم کے ذمہ دار نہیں [illegible]

۵- [illegible] کی تحریر محمد نثار حسین [illegible] کے نام ہونی چاہیے
[illegible] خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو- کلام سب کا صحیح اور عمدہ
منتخب شایع ہوگا- غیر صحیح کا کلام بشرط [illegible] ناشر [illegible]
غزل خواہ کتنے ہی شعر ہوں [illegible] عمدہ ہونگے- درج کردیے جاینگے
ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا- [illegible] ہوگا [illegible]
ہو جایگی- [illegible] ایک لفظ کا [illegible]
ہوگا- انتخاب [illegible] کرتی ہے- پوری غزل بلا انتخاب [illegible]
غزلیات کی شعر [illegible] درج ہو سکتے ہیں [illegible]
صحت کا لحاظ ضرور ہوگا-

۶- ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر [illegible] خط بھیجنا چاہیے-

۷- اشتہارات دوا [illegible] کے واسطے فی سطر [illegible]
بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے- اجرت [illegible] پیشگی لیجائیگی-
العبد- محمد نثار حسین [illegible] مالک کارخانہ عطر و
[illegible] پریس- [illegible] پیام یار- چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس [illegible] کارخانہ کی [illegible] اور عمدگی مال سے ہندوستان
کے اکثر روسا اور [illegible] تاجر واقف ہیں- لکھنؤ کی نمائشگاہ
سے اس کارخانہ کو تمغہ اور سرٹیفکٹ بھی ملا ہے- زیادہ
لکھنے کی ضرورت نہیں-

فہرست عطر موجودہ

عطر حنا فی تولہ [illegible] ۱۲ عطر موتیا [illegible] عطر
چنبیلی [illegible] عطر جوہی [illegible] عطر کیوڑہ [illegible] عطر سہاگ [illegible]
عطر گلاب بصرہ فی تولہ [illegible] عطر گلاب [illegible] عطر روح خس [illegible]
عطر خس [illegible] عطر [illegible] عطر شمامہ [illegible] عطر روح [illegible]
عطر گل [illegible] عطر عروس [illegible] عطر فتنہ [illegible] برگ حنا [illegible] عطر [illegible]
[illegible] عطر اگر [illegible] عطر [illegible] عطر [illegible] فی تولہ
روغن حنا [illegible] روغن بیلہ و چنبیلی [illegible] آثار
[illegible] سفوف خضاب فی [illegible] گوریان [illegible] فی تولہ
المشتہر [illegible] کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین [illegible]

[illegible]
[illegible]

آرتے ہیں- ہماری ملیں سیکڑوں انھیوں نے ان سب کا مل
صحت پائی- ہم نہیں چاہتے [illegible] محدود رہے لہذا اشتہار دیا
ہے کہ جن صاحبوں کو ضرورت ہو فوراً منگوا کر تجربہ کرلیں [illegible]
خط و کتابت کرنے سے اور امراض کے متعلق بھی [illegible] دوا مل سکتی ہیں
جو بخوف [illegible] اشتہار میں نہیں ظاہر [illegible] ق [illegible]
میں قطعاً [illegible] سفوف [illegible] میں [illegible] کو
بالکل [illegible] فی خوراک ۳
سفوف [illegible] فی خوراک ۳
طلا [illegible]
[illegible]
[illegible] ریاں [illegible]
[illegible]
[illegible] اشتہار [illegible]

[illegible]

[illegible]

فہرست اشیاے موسم [illegible]

[illegible]

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

[illegible] عمدہ
پیلپوش جالی [illegible] عمدہ
[illegible] زربفت کمخواب [illegible]
[illegible]
[illegible] کے قابل
[illegible]
دوپیان [illegible] فی روپیہ ۲ [illegible]
[illegible] تولہ [illegible]
[illegible] نہایت عمدہ [illegible] کے قابل [illegible]
[illegible] عمدہ [illegible]
[illegible] محصول ایک تولہ [illegible]
المشتہر محمد [illegible] کارخانہ [illegible]

مصرع طرح پیام یار

وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت کو کسی کی

جناب سید محمد زکی صاحب آلم لکھنوی شاگرد جناب مونس مرحوم

جب پیش نظر چاند سی صورت ہو کسی کی
رہ رہ کے فزون کیون نہ محبت ہو کسی کی

وا نزع مین ہین طالب دیدار کی آنکھین
مرتا ہی یہ اسپر کہ زیارت ہو کسی کی

بے درد کو حال دل عاشق کی خبر کیا
جانے وہی جس دل مین محبت ہو کسی کی

لاتا ہی نہین صدمہ فرقت کو زبان پر
ڈرتا ہون کہ یہ بھی نہ شکایت ہو کسی کی

ای شوق شب وصل وہی لطف دکھا پھر
انکار کسی کا ہو تو منت ہو کسی کی

ہر بار جھٹکتے ہو جو تم خاک سمجھ کر
لپٹی ہوئی دامن سے نہ حسرت ہو کسی کی

درتک مرے وہ آکے پلٹ جاتے ہین الٹے
برگشتہ مری طرح نہ قسمت ہو کسی کی

بسمل کو ہی پھر خنجر بران سے گلا کیا
مانع جو دم ذبح نزاکت ہو کسی کی

اس شوق مین دیتا ہون آلم جان حزین مین
شاید کہ دم نزع زیارت ہو کسی کی

جناب سید سرفراز علی صاحب ایجاد ردولوی

بس دل ہی وہی ہی جسمین کہ الفت ہو کسی کی
پتھر ہے وہ جسمین نہ محبت ہو کسی کی

دونون مین مزہ ہی جو محبت ہو کسی کی
ای دل خفگی ہو کہ عنایت ہو کسی کی

غیرون سے حنا ہاتھ مین ای شوخ نہ ملوا
ایسا نہو خون رشک سے حسرت ہو کسی کی

بیٹھے ہین امید نگہ لطف و کرم پر
کب دیکھین ادھر چشم عنایت ہو کسی کی

دیکھا جو کہین کوئی حسین بن گئی بس لوٹ
میری سی نہ زنہار طبیعت ہو کسی کی

ای باد صبا شب کو نہ آندھی کی طرح چل
خاموش نہ شمع سر تربت ہو کسی کی

ہر وقت رہی پیش نظر یار کی صورت
ایجاد جو وا چشم حقیقت ہو کسی کی

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد خلف جناب شاد از اجین

در پردہ نہ جو آپ کو الفت ہو کسی کی
اسطرح سے کیون لب پہ شکایت ہو کسی کی

یہ لطف و عنایت نہین موقوف کسی پر
وہ ناز سے ٹھکرا ئینگے تربت ہو کسی کی

جناب میر واجد علی صاحب الفت نبیرہ جناب صوبہ دار نیپال شاگرد جناب کوثر

کیا لطف ہو جب سامنے صورت ہو کسی کی
اور دل مین تڑپتی ہوئی حسرت ہو کسی کی

جاتے تو ہو منہ پھیر کے عشاق سے اپنے
لپٹی ہوئی دامن سے نہ حسرت ہو کسی کی

رسوا نہ کرے حشر مین بھی یہ دل مضطر
ڈرتا ہون نہ وان سامنے صورت ہو کسی کی

جناب محمد شفیع صاحب احقر سوداگر دہلی شاگرد جناب نیر بنارسی

اس سنگدلی کا بھی ٹھکانا ہے جہان مین
وہ ناز سے ٹھکرا ئینگے تربت ہو کسی کی

جناب پانڈے منشی لال صاحب آزاد گورکھپوری

عشاق کو امید وفا کیا ہو پس مرگ
وہ ناز سے ٹھکرا ئینگے تربت ہو کسی کی

جناب محمد فصیح الدین صاحب افصح شاگرد جناب ظریف از منڈیا ہو

مجکو ترے کوچے سے رقیبون نے نکالا
ضائع کہین اسطرح نہ محنت ہو کسی کی

جناب سید افضل حسین صاحب افضل پھپھسری

تربت کو دکھا کر مری غیرون سے وہ بولے
اسطرح بھی برباد نہ محنت ہو کسی کی

جناب محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری شاگرد جناب تمنا دلکھنوی

انسان کو لازم ہے محبت ہو کسی کی
کچھ لطف دکھا جائیگی الفت ہو کسی کی

ہی حاجب دیدار فقط حسن کی ہیبت
اٹھ جاے یہ پردہ تو زیارت ہو کسی کی

کہتے ہین ہم سے گلا درد جگر کا
عادت نہین سننے کی شکایت ہو کسی کی

بولے وہ دم نزع مجھے دیکھ کے مایوس
ہمکو تو رلا دیتی ہے حسرت ہو کسی کی

ڈرتا ہون سناتے ہوئے حال غم فرقت
ایسا نہو در پردہ شکایت ہو کسی کی

اے ناصحو یہ عشق کچھ ایسی ہی بلا ہے
رہتی نہین قابو مین طبیعت ہو کسی کی

دشمن کی طرح بے اثر اپنا نہین قصہ
کچھ ہم بھی سنائین جو اجازت ہو کسی کی

بیشک کوئی لذت ہے نصیب دل عاشق
وہ وصل کسی کا ہو کہ فرقت ہو کسی کی

یون خاتمہ بالخیر بقا کا ہو الٰہی
آنکھین ہون کھلی سامنے صورت ہو کسی کی

جناب پنڈت بشیشر ناتھہ صاحب نصیر دہلوی وکیل رہتکی

کیا خوب لڑے آنکھہ بلا دل پہ ہو نازل — آفت مین پڑے کوئی شرارت ہو کسی کی
ہر وقت نصیر اپنی یہی اب تو دعا ہے — دشمن کو بھی یارب نہ محبت ہو کسی کی

جناب محمد نواز صاحب ثاقب گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

آئین جو دبے گھر تو دو بستر سے نہ اٹھین — اتنی بھی تو اللہ نزاکت ہو کسی کی
ہمراہ نہ ہو غیر عیادت کو جو آئے — بیمار پر اتنی تو عنایت ہو کسی کی
دل مین نہین آتے ہین تو آنکھون ہی مین آئین — مجکو اسی پردے مین زیارت ہو کسی کی
بوسہ جو مین لیتا ہون تو کہتے ہین جھڑک کر — یون گالیان کھانے کی نہ عادت ہو کسی کی
ثاقب مین اسے برقِ سرِ طور ہی سمجھون — مجکو جو لبِ بام زیارت ہو کسی کی

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

دل ہے وہی دل جسمین محبت ہو کسی کی — آنکھین ہین وہ آنکھین جنھین حسرت ہو کسی کی
کیا صبح شبِ وصل شکایت ہو کسی کی — جب شام سے سو رہنے کی عادت ہو کسی کی
یاد آتے ہین ہم جب ستم آتا ہے کوئی یاد — احباب پر اتنی تو عنایت ہو کسی کی
بگڑے کوئی اور ان سے بنے جان پر اپنی — عاشق ہی کے سر آتی ہے آفت ہو کسی کی
خود چھیڑ کے سنتے ہین شبِ وصل وہ ہمسے — اپنی کہ پرائی ہو شکایت ہو کسی کی
آگ آتشِ فرقت نے لگائی ہے جگر مین — رسوا ہو گئی دل کی شرارت ہو کسی کی
مہمان بلا کر یہ سناتا ہے وہ ہمکو — شب باش مرے گھر ہو جو شامت ہو کسی کی
کسطرح چلے آتے ہو پھر دل مین کسی کے — تم کو ہی تمنا ہو نہ حسرت ہو کسی کی
کیا چھیڑے تو گالی نہین دے بیٹھے معشوق — خود ہی نہ یہ شوخیِ طبیعت ہو کسی کی
دل یار کا وہ دل ہے کبھی جس سے نہ نکلے — کینہ ہو کسی کا کہ محبت ہو کسی کی
بوسہ جسے دیچکتے ہین کیا پھر نہین دیتے — اچھا جو مکر جانیکی عادت ہو کسی کی
وہ سیدھی نگاہین بھی جلال آئین نہ کچھہ کام — ایسی بھی نہ الٹی ہوئی قسمت ہو کسی کی

جناب منشی محمد حسین صاحب جلیس مچھلی شہری پروپرائٹر بہار سخن شاگرد جناب

وہ آنکھ ہی جس آنکھ مین صورت ہو کسی کی
وہ دل ہے کہ جس دل مین محبت ہو کسی کی

ارمان ترے اور دلِ بیتاب نکالون
مجکو جو میسر کبھی خلوت ہو کسی کی

گھبرا کے شبِ ہجر یہ کہتا ہے مرا دل
اللہ کسی کو نہ محبت ہو کسی کی

کوچے کو ترے دیکھ کے دل میرا پکارا
اچھی یہ جگہ ہے یہین تربت ہو کسی کی

دل چھیڑ کے کہتا ہی شبِ وصل یہ ہمسے
منہ پر بھی چلیں آج شکایت ہو کسی کی

جناب حسن رضا خانصاحب حسن بریلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

الفت ہو کسی کی نہ محبت ہو کسی کی
پہلو مین نہ دل ہو نہ یہ حالت ہو کسی کی

دل تمنے لیا ہجر نے دم عشق نے راحت
برباد نہ اسطرح بھی دولت ہو کسی کی

ہم یون دلِ مظلوم کو بہلاے ہوئے ہین
شاید کہ ستانے ہی کی عادت ہو کسی کی

دشمن کی بھی آئی مجھے آجاے الٰہی
پوری کہین مانی ہوئی منت ہو کسی کی

قابو مین ہمارے نہ ٹھہرنا تھا نہ ٹھہرے
تم بھی کوئی بیچین طبیعت ہو کسی کی

آئینے مین کیا دیکھنے دون حسن و ادا کو
ڈرتا ہون کہ میری سی نہ حالت ہو کسی کی

ناصح ستمِ یار سے کیا خوف دلاتا ہے
گر جور اٹھانے ہی کی نیت ہو کسی کی

کیون دل سے نکلتے نہین اے ہجر کے صدمو
ارمان ہو تم یا کوئی حسرت ہو کسی کی

جب دیکھو حسن کو ہے وہی ذکر وہی فکر
اتنی بھی کسی کو نہ محبت ہو کسی کی

جناب مولوی حبیب الحق خانصاحب حبیب شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

وہ آنکھ نہین جسمین نہ صورت ہو کسی کی
وہ دل نہین جسمین نہ محبت ہو کسی کی

امیدِ شبِ وصل مین سب عمر گذاری
اسطرح بھی ناکام نہ حسرت ہو کسی کی

یہ گھر ہی تمھارا ہی تکلف نہین اچھا
آ بیٹھو مرے دل مین جو دہشت ہو کسی کی

جناب سید محمد تقی صاحب حشمت لکھنوی خلف اکبر و شاگرد جناب الم لکھنوی

صادق دلِ انسان مین جو الفت ہو کسی کی
شکوہ ہو کسی کا نہ شکایت ہو کسی کی

عاشق تو مرین قاتلِ عالم ہون وہ مشہور
دے جان کوئی خلق مین شہرت ہو کسی کی

نقدِ دل و جان مفت حشمت عشق مین کھویا
برباد مری طرح نہ دولت ہو کسی کی

...ب محمد خادم حسین صاحب خادم شاہجہانپوری ہیڈ محرر پولیس سرشتہ

...ترکِ محبت کریں اس شوخ سے نا ہم — پر آپ کی سی عقل بھی حضرت ہو کسی کی
...م ہی پہ کچھ حصر نہیں آنکے ستم کا — وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی ؒ

اپنے ہی سر لیں گے مصیبت ہو کسی کی — آئیگی اسی جان پر آفت ہو کسی کی
...ا ہو کوئی حسن سے شہرت ہو کسی کی — ماتم ہو کسی کا شبِ عشرت ہو کسی کی
...ہ قتل کیا اُسنے یہ شہرت ہو کسی کی — کیا لطف ہو محشر میں بھی تہمت ہو کسی کی
...لبی ہے وہ شوخی کہ یہ دل چاہ رہا ہے — مٹی کے بھی پتلے میں شرارت ہو کسی کی
...احت طلبی نے مجھے رکھا نہیں کا — طاعت ہو کسی کی نہ اطاعت ہو کسی کی
...و نامہ بر احوالِ غمِ ہجر تو لکھدوں — ایسا نہو میری ہی سی حالت ہو کسی کی
...رنا کبھی ملنا کبھی آنا کبھی جانا — تم شوخ ہو یا شوخ طبیعت ہو کسی کی
...اتا ہے مجھے نرگسِ حیران سے یہی وہم — کمبخت کی آنکھوں میں نہ حسرت ہو کسی کی
...ای داورِ محشر نظرِ رحم کسی پر — مجکو نہیں منظور کہ ذلت ہو کسی کی
...ا نامرے مطلب کی دعا ناصحِ مشفق — تیرے ہی سبب سے کوئی صورت ہو کسی کی
...لور نہے دو تسکین کے لیے غیر کی تصویر — شاید جو نہوں میں تو ضرورت ہو کسی کی
...بر باد کرے بادِ صبا یوں زرِ گل کو — گلچھرے اڑائے کوئی دولت ہو کسی کی
...پیغام دیا تھا کوئی مرتا ہے خبر لو — قاصد سے کہا گر یہی عادت ہو کسی کی
...آتی ہے یہی مرقدِ فرہاد سے آواز — برباد نہ اسطرح سے محنت ہو کسی کی
تم ظلم کیے جاؤ یہ ذمہ ہے ہمارا — پرسش بھی جو فردائے قیامت ہو کسی کی
وہ صدمے اٹھائے ہیں کہ دل سے یہ دعا ہے — دنیا میں کسی کو نہ محبت ہو کسی کی
بیدل ہیں یہ معشوق بھی عاشق سے زیادہ — دل ہو تو ضرور اسمیں محبت ہو کسی کی
کیوں وصل کی شب ہاتھ لگانے نہیں دیتے — معشوق ہو یا کوئی امانت ہو کسی کی
انصاف اسی روز پہ ٹھہرا ہے ہمارا — ایسا نہو شرمندہ قیامت ہو کسی کی

اے نامہ بر انداز سخن سیکھ لے ہمسے — تعریف کے پہلو مین شکایت ہو کسی کی
اُس انجمنِ عیش مین گھبرانے لگا داغ — وارفتہ نہ ایسی بھی طبیعت ہو کسی کی
یہ داغ ہماری نہین سنتا نہین سنتا — ایسی بھی الٰہی نہ بُری ہت ہو کسی کی

جناب حکیم مرزا فدا احمد صاحب داؔنش لکھنوی

کچھ شمع کے جلنے سے ہی پروانے کو نسبت — اے سوزِ دلِ زار طبیعت ہو کسی کی
گر جیسے ہوا کوئے محبت مین دلِ زار — ہم فاتحہ پڑھ لیتے ہین تربت ہو کسی کی
سو بار کیا منع کہ تڑپے نہ دلِ زار — پر کیا کرین اے درد جو عادت ہو کسی کی

جناب حکیم سید باقر علی صاحب دیوانہ خلف حکیم سید جعفر علی صاحب رئیس مرحوم متوطن قصبہ

جب جور و جفا کرنے کی عادت ہو کسی کی — نادان ہی پھر جسکو شکایت ہو کسی کی
انگشت نما کرنے لگا مجھکو زمانہ — اتنی بھی نہ رسوائی و شہرت ہو کسی کی
اللہ بچائے نگہِ ناز و ادا سے — شیدا نہ حسینوں پہ طبیعت ہو کسی کی

جناب مولوی ضیا حسین صاحب ذوالقدر برادر زادہ جناب لطیف رئیس سندیلہ

بے حشر بپا حشر کا سامان کرینگے — وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی

حضرت ریاض

لپٹی کہین تربت سے نہ حسرت ہو کسی کی — ٹھکراتے ہوئے ڈرتے ہین تربت ہو کسی کی
بیچین شبِ وصل نزاکت ہو کسی کی — ایسی بھی نہ بیتاب طبیعت ہو کسی کی
دینا غضب آلودہ نگاہون پہ مٹی ہے — کیا ہو جو ان آنکھون مین مروت ہو کسی کی
دیکھے ہی نہین فتنہ خرامی کے یہ انداز — ٹھکراتے ہوئے جائینگے تربت ہو کسی کی
بیمار کے بالین سے یہ کہتے ہوئے گذرے — دیکھی نہین جاتی ہے مصیبت ہو کسی کی
چھائی ہوئی ہی چھاؤنی اُجڑے ہوئے گھر مین — کام آتی ہے میری شبِ فرقت ہو کسی کی
محشر ہی مین کیا دیکھ کے بگڑی ہے طبیعت — پہلے سے جو بدلی ہوئی نیت ہو کسی کی
بن ٹھن کے چمکتے ہوئے آئے ہو شبِ وصل — تم آج تو چمکی ہوئی قسمت ہو کسی کی
وحشت کا بُرا ہو کہ بنانے کو گریبان — لے لیتے ہین ہم گردشِ قسمت ہو کسی کی

ن یونتو ریاض اور بھی دنیا مین مخمور
مشکل ہے تمھاری سی طبیعت ہو کسی کی

ناب نواب مرزا مہدی حسنخانصاحب نخت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

ٹکرانے چلے جاتے ہین وہ تربت ہو کسی کی
یا اور کبھی پھوٹی ہوئی قسمت ہو کسی کی

وہ دن ہو کہ دیکھے وہ دم آنکھون سے نکلتے
مجھپر بھی ذرا چشم عنایت ہو کسی کی

رنج اٹھانیکی پڑی ہجر مین عادت
لیلون ابھی کیسی ہی مصیبت ہو کسی کی

دل بھی تو ہی کمبخت طرفدار اسی کا
فرمائیے پھر کس سے شکایت ہو کسی کی

ظالم وہ فلک سے ہی فلک اس سے ہی ظالم
پھر کس سے بھلا جاکے شکایت ہو کسی کی

لے جان نہ میری اسے آلینے دے ای موت
دیدون تجھے کیونکر جو امانت ہو کسی کی

بت پھر گئے کیا مجھسے خدا پھر گیا گویا
برگشتہ نہ اسطرح بھی قسمت ہو کسی کی

پھر خوب ہی تم سمجھو جفا کیا ہے وفا کیا
جب میری طرح تمکو محبت ہو کسی کی

دونون کو محبت مین نکلتے نہین دیکھا
ارمان کسی کا ہو کہ حسرت ہو کسی کی

مین بوسہ لیے جاؤن دیے جاے وہ گالی
کیون باز رہے اس سے جو عادت ہو کسی کی

کیا صبح شب وصل برا وقت ہی نخت
گھر اپنے سدھارے کوئی رخصت ہو کسی کی

جناب سید فیاض احمد صاحب راز برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

قسمت مین ہماری ہی مصیبت ہو کسی کی
ایسی بھی زمانے مین نہ قسمت ہو کسی کی

چپ چاپ الگ سب سے وفا ہوتے ہون وہ
دور انجمن حشر سے خلوت ہو کسی کی

گلگشت مین کیون سایۂ دامن کو وہ کھینچے
لپٹی ہوئی دامن مین نہ وحشت ہو کسی کی

اللہ کرے چین سے کٹجائین مرے دن
ارمان کسی کا ہو نہ حسرت ہو کسی کی

ارزان بھی نہ پوچھے کوئی پھر جنس گنہ کو
گر اسکی خریدار نہ رحمت ہو کسی کی

اب شغل ہمارا ہے یہی جوشش جنون مین
دو پھول چڑھا دیتے ہین تربت ہو کسی کی

اب راز کی باتین نہین کھلتین نہین کھلتین
چپ ہین نہ گلا ہو نہ شکایت ہو کسی کی

جناب جلیل الدین احمد صاحب راضی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب ساکن قصبہ ملہر

آنے ہی تصور مین بدلجاتی ہی رنگت
ایسی بھی نہ اللہ نزاکت ہو کسی کی

اپنے دلِ گم گشتہ کو ہم ڈھونڈھ تو لائے — پر ڈر ہے کہین پھر نہ عنایت ہو کسی کی
مرنے کی تمنا ہے سُنا ہے یہ جب سے — وہ ناز سے ٹھکرا ئینگے تربت ہو کسی کی
اب ہجر کے صدمے نہین اُٹھتے ہین خدایا — یا آئے اجل یا کہ عنایت ہو کسی کی

جناب منشی عبدالرحیم صاحب راغب شاگرد و برادر جناب ثاقب گورکھپوری

سچ کہہ فلکِ پیر کہ انصاف یہی ہے — میری شبِ ماتم شبِ عشرت ہو کسی کی
گھبرا کے ہجومِ غمِ عشاق سے بولے — میری سی بھی اللہ نہ صورت ہو کسی کی

جناب سید نورالدین صاحب زیدی ظفرآبادی از جونپور

ڈرتا ہون کہ برہم نہ طبیعت ہو کسی کی — شکوہ کرون دل سے تو شکایت ہو کسی کی
زاہد تمہین کیا رند بُرے ہین کہ بھلے ہین — یہ بھی کوئی طاعت ہے کہ غیبت ہو کسی کی
کھینچے لیے جاتی ہے حسینون کی لگاوٹ — رُکتی ہوئی کیسی ہی طبیعت ہو کسی کی
کھلجائیگی خود آپ کو غیرون کی حقیقت — ہم کیون کہین وہ بات جو غیبت ہو کسی کی
وہ بھی کوئی معشوق کہ چھونے سے غش آئے — کس کام کی ایسی جو نزاکت ہو کسی کی
زیدی کہین اغیار کے فقرون مین نہ آنا — بدنام تمہین ہوگے شرارت ہو کسی کی

جناب سید زاہد حسین صاحب زاہد سہارنپوری

اُس ترک سے مینے جو کہا ترکِ ستم کو — کہنے لگا چھٹتی ہے جو عادت ہو کسی کی

عالیجناب نواب سید سرفراز علیخان بہادر سرفراز رئیس دکن شاگرد جناب آنس لکھنوی

وہ لب نہین جس لب پہ شکایت ہو کسی کی — وہ دل نہین جس دل مین کدورت ہو کسی کی
وہ سر نہین جس سر مین نہ سودا ہو صنم کا — وہ دل نہین جس دل مین نہ الفت ہو کسی کی
دیکھا جسے بھرتا ہے محبت کا تری دم — ظالم ترے دل مین بھی تو الفت ہو کسی کی
کیا جنّ و بشر او سپہ ملک تک بھی ہین مائل — ہے کون جو آئی نہ طبیعت ہو کسی کی
ارمان بھرے خلق سے اُٹھ جائیگی عاشق — نکلے گی نہ تجھسے وہ جو حسرت ہو کسی کی
اے دل تو منائے سے کسی کے نہین منتا — نادان پذیرا تو نصیحت ہو کسی کی
ہے چشمۂ بے فیض وہ انسان سرفراز — دنیا مین روا جس سے نہ حاجت ہو کسی کی

جناب میر شوکت حسین صاحب سحر لکھنوی شاگرد جناب یاس لکھنوی

اللہ رے مجکو نہ الفت ہو کسی کی
ہی موت کا سامان جو چاہت ہو کسی کی

اللہ ری شوخی عوض فاتحہ خوانی
وہ ناز سے ٹھکرا ئینگے تربت ہو کسی کی

یاد آتا ہی اُس شوخ کو عاشق کا جو مرنا
رو دیتا ہی وہ دیکھ کے تربت ہو کسی کی

شب ہجر کی ہوتی ہے بسر مجکو تڑپ کر
کسطرح پڑے چین جو فرقت ہو کسی کی

جناب سید ولایت احمد صاحب نسیم سب انسپکٹر ترکلوا شاگرد جناب امیر لکھنوی

میری سی نہ غم دوست طبیعت ہو کسی کی
مین شوق سے لیتا ہون مصیبت ہو کسی کی

بیچین ہی جس طرح مرے ساتھ یہ ہمدم
ایسی نہ مصیبت مین مصیبت ہو کسی کی

کس ناز سے بولے وہ مجھے دل کو دکھا کر
لے لے کوئی ہمسے جو امانت ہو کسی کی

مین وصل کی شب ہاتھ لگا بھی نہین سکتا
ڈرتا ہون نہ بیچین نزاکت ہو کسی کی

پھر دیکھیے میرے دل بیتاب کی حالت
اسپر جو کبھی چشم عنایت ہو کسی کی

جیسی مرے دل سے ہی غم دوست کو الفت
ایسی نہ کسی کو بھی محبت ہو کسی کی

دل ڈھونڈے کوئی پھرتا ہے اسطرح پریشان
جیسے کوئی کھوئی ہوئی دولت ہو کسی کی

گھبراؤن نہ فردوس مین حوران جنان سے
ای دوست اگر تیری سی صورت ہو کسی کی

پائی ہی نسیم آپنے جو شوخ طبیعت
ایسی نہ ہزارون مین طبیعت ہو کسی کی

جناب مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی

ہم دل سے کرینگے جو اجازت ہو کسی کی
الفت ہو کسی کی کہ عداوت ہو کسی کی

میری رگ گردن مین یہ کثرت ہی لہو کی
آتا ہی مجھے جوش شہادت ہو کسی کی

کیا خوش ہون نہین وارثونِ تقدیر عدو سے
دیکھی نہین جاتی کبھی غربت ہو کسی کی

ممکن ہے کہ اُس ہاتھ سے کٹتی رگ گردن
ڈر تھا کہ نہ بدنام نزاکت ہو کسی کی

جو اصل حقیقت کے طلبگار ہین اُنکو
دل دینے سے مطلب ہی محبت ہو کسی کی

بدظن جو رہا کرتے ہو تم صلح مین ہمسے
ممکن ہے کہ اسمین بھی شرارت ہو کسی کی

اللہ کو منظور یہی ہے تو گلا کیا
کلفت جو ہماری ہو وہ راحت ہو کسی کی

کسطرح منائین ہم اُسے کیا عذر کرین ہم
ناحق جو بگڑ جانیکی عادت ہو کسی کی

تم پردہ الفت مین بھی کرتے ہو عداوت
خالق نکرے ایسی طبیعت ہو کسی کی

شمشاد نے دیکھے چمن دہر کے سب گل
واللہ جو تیری سی طبیعت ہو کسی کی

جناب سید محمد علی صاحب شکیل برادر خرد جناب قمر لکھنوی تعلقہ دار ملک اودھ

کیا فائدہ اے دل جو شکایت ہو کسی کی
ایسا نہو آزردہ طبیعت ہو کسی کی

ڈرتا ہون کہ آئین نہ کہدے کہین دشمن
کیونکر کہون اُنکو بھی محبت ہو کسی کی

کہتے ہین کہ فرقت مین تڑپنا نہین اچھا
یہ جب ہو کہ اُنکی سی طبیعت ہو کسی کی

رندون سے قسم لیجیے اے حضرتِ زاہد
بے آپکے پینے کی جو نیت ہو کسی کی

اسکا تو یقین ہے کہ تمھین رحم نہ آئے
مجھسے بھی زیادہ جو مصیبت ہو کسی کی

گردش سے ڈر و چرخ کی کیا ہنستے ہو مجپر
ایسا نہو کل تمکو بھی الفت ہو کسی کی

جتنا مین مناتا ہون خفا ہوتے ہین وہ اور
ایسی بھی نہ بگڑی ہوئی قسمت ہو کسی کی

جس طرح ہے کہدو شکیل اپنی تمنا
ابکی جو میسر تمھین خلوت ہو کسی کی

جناب شیخ محمد جان صاحب شوخ عظیم آبادی

دنیا مین کسی کو نہ محبت ہو کسی کی
مرجائے مگر دل کو نہ الفت ہو کسی کی

سُنتا ہی نہین حال کو میرے وہ ستمگر
ایسی بھی الٰہی نہ طبیعت ہو کسی کی

مٹ جائے نشان قبر کا یا روح ہو بیچین
وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی

مُنہ موڑ لیا خنجرِ قاتل نے دمِ ذبح
برگشتہ ہماری سی نہ قسمت ہو کسی کی

جیسا دلِ بیتاب نے رسوا کیا مجکو
اسطرح سے اے شوخ نہ ذلت ہو کسی کی

جناب محمد نقی صاحب شمیم خلف اصغر و شاگرد جناب آلم لکھنوی

پوچھین کبھی نہ وہ غیر جو حالت ہو کسی کی
ممکن ہی نہین اُنکو محبت ہو کسی کی

گھبرا کے مری روح نکل آئی لحد سے
آمد جو کسی دن سر تربت ہو کسی کی

سچ کہتا ہون واقف ہے خدا حال شمیم سے
او بت جو سوا تیرے محبت ہو کسی کی

جناب سید اسحاق حسن صاحب ثمر پیرزادہ شاگرد جناب علیش مارہروی

ایسی تو بُرائی پہ نہ قسمت ہو کسی کی
ہم آنپہ مرین اُنکو محبت ہو کسی کی
دل ضبط کرین آہ کو آنکھ اشک کو روکے
منظور نہین عشق مین شہرت ہو کسی کی

جناب منشی علی حسین صاحب صبر از للت پور شاگرد جناب یاس لکھنوی

ای کاش کہین ایسی بھی قسمت ہو کسی کی
کوچے مین کسی شوخ کے تربت ہو کسی کی
کچھ عشق کی چالین ہین زمانے سے نرالی
عاشق ہو کوئی خلق مین شہرت ہو کسی کی
دل دیکھتے ہی اُنکو مچلتا ہے پئے وصل
ضد کرنیکی ایسی بھی نہ عادت ہو کسی کی
یکجائی احباب فلک کو نہین بھاتی
کرتا ہی پریشان یہ صحبت ہو کسی کی
آئے ہو تو جانے کا نہ لو نام مریجان
ایسا نہو رخصت ہی مین رخصت ہو کسی کی

جناب بجے نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

وہ آنکھ ہی جسمین کہ مروت ہو کسی کی
وہ دل ہے کہ جس دل مین محبت ہو کسی کی
دل آئنے سے صاف زیادہ ہے ہمارا
کیون عکس فگن اسمین نہ صورت ہو کسی کی
کسطرح سے اُمید وفا اُس سے ہو صانع
جسکو نہ مروت نہ محبت ہو کسی کی

جناب سید خدا بخش صاحب صادق ساکن منگلسی ضلع فیض آباد

اللہ کرے ایسی نہ عادت ہو کسی کی
وہ ناز سے ٹھکرا ئینگے تربت ہو کسی کی

جناب نواب محمد سجاد علیخان صاحب ضبط لکھنوی

کیا ہنستے ہو میری سی نہ حالت ہو کسی کی
معلوم ہو تمکو بھی جو اُلفت ہو کسی کی
ہو جائیگی ظاہر دل بیتاب کی حالت
اللہ کرے تمکو محبت ہو کسی کی
آئے بھی ادھر وہ تو لیے غیر کو ہمراہ
باز آیا مین ایسی نہ عنایت ہو کسی کی
سُنیے تو ذرا کیسی ہے یہ درد کی آواز
کہتا ہی کوئی ہای نہ اُلفت ہو کسی کی
اب قدر ہوئی عاشق جانباز کی شاید
رو دیتے ہین وہ دیکھ کے تربت ہو کسی کی
انصاف ذرا شرط ہی اے حضرت ناصح
ہو سکتا ہی ضبط ایسی جو صورت ہو کسی کی
محفل مین اشارے سے بُلایا ہے کئی بار
ایسا تو نہو اسمین شرارت ہو کسی کی
ہر ایک چلا دیکھنے قاتل کی ادا کو
کشتہ ہو کوئی ناز کا شہرت ہو کسی کی

کیا جانو مرے حال کو اے حضرتِ ناصح ۔۔ وہ جانے جسے کچھ بھی محبت ہو کسی کی
نشتر کا ہی مشتاق بہت خونِ رگِ جان ۔۔ ہان وحشتِ دل شوق سے دعوت ہو کسی کی
جست آہونکی ہو یا کہ تری آنکھونکی گردش ۔۔ ہمکو تو بھلی لگتی ہے وحشت ہو کسی کی
بیساختہ رو دیتے ہو کچھ پوچھتے ہی ضبط ۔۔ افسوس کہ ایسی بھی نہ حالت ہو کسی کی

جناب منشی سید زوار حسین صاحب طرار مترجم اودہ اخبار مصنف فرہنگ فرنگ

اپنی ہی طرح پھوڑینگے قسمت کو کسی کی ۔۔ ٹھکرائین گے وہ ناز سے تربت ہو کسی کی
دُنیا ہو کمائی ہوئی دولت ہو کسی کی ۔۔ ہم کرسی پہ ہون چوک مین اوجھت ہو کسی کی
ٹکڑے ہو نہ جس دل مین محبت ہو کسی کی ۔۔ پھوٹین نہ جن آنکھونمین مروت ہو کسی کی
یہ آنکھین ہون اور نوری صورت ہو کسی کی ۔۔ اپنا سا دل اور پاک محبت ہو کسی کی
کافر ہو کہ ملحد ہو مسلمان ہو کہ ہندو ۔۔ ہم مرنے پہ تیار ہین صورت ہو کسی کی
پھر کعبہ دل ڈھانیکے ہوتے ہین ارادے ۔۔ ایسا نہو اک روز مرمت ہو کسی کی
یہ قطرۂ شبنم ورقِ گل کے کنارے ۔۔ ایدل نہ ٹپکتی ہوئی حسرت ہو کسی کی
بلبل نہ گرا بکھریان زور سے گل کی ۔۔ گلبن کے تلے ہائے نہ تربت ہو کسی کی
طرار غزل کہہ کے ہے کہنا ہی پڑتا ۔۔ برباد نہ اسطرح سے محنت ہو کسی کی

جناب منشی حسن علی صاحب ظریف از منڈیاہو

وہ بولے کبھی عاشقِ گیسو کو جو دیکھا ۔۔ ایسی کبھی پریشان نہ صورت ہو کسی کی
بہتر ہے زبان بند رکھون ایدل مضطر ۔۔ کچھ منہ سے نکالون تو شکایت ہو کسی کی

جناب شیخ فدا علی صاحب عیش لکھنوی شاگرد جناب عرش مرحوم

ایسی بھی نہ جلتی ہوئی قسمت ہو کسی کی ۔۔ وہ مجکو جلائینگے شرارت ہو کسی کی
جاتی نہین اے عیش جو عادت ہو کسی کی ۔۔ وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی
بتلاؤ تمھین کیا ہی علاج ایسی سمجھ کا ۔۔ تم اپنی سمجھتی ہو شکایت ہو کسی کی
میرا تو یہ ہے قول کہ خالی نرہے دل ۔۔ تم ہو کہ کوئی اور محبت ہو کسی کی
محشر مین اگر حشر بپا کرنا ہو منظور ۔۔ رفتار مین شاگرد قیامت ہو کسی کی

* یہ ایک نیا رنگ ہے اسمین سوشل حالت کے دکھانیکی کوشش کی گئی ہے۔ ناظرین فرمائین کہ کس حد تک پسند کرنے مین ۱۲

نظارے کا ہر وقت تقاضا ہے یہ مجھسے — بس میں نظر چاند سی صورت ہو کسی کی
نوچندی کو مین جاتا ہون عشق اسلیے دگنا — چھٹ جاؤن الم سے جو زیارت ہو کسی کی

جناب محمد یحییٰ علی صاحب عاصی کاکوروی اہلکار منصفی بجنور

سو دل ہون تو کیا جبکہ نہ ہو عشق بتون کا — اک دل ہو مگر اسمین محبت ہو کسی کی
رفتار مین اک یہ بھی قیامت کی ادا ہے — وہ ناز سے ٹھکرا ہین گے تربت ہو کسی کی
دشوار ہے آنا جو شب ہجر اجل کو — ایسا ہو اسمین بھی نزاکت ہو کسی کی

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس سکول چارسدہ شاگرد جناب یاس لکھنوی

کوچے مین جگہ انکے جو مانگی تو وہ بولے — ہان ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی
عشرت کہو تم لاکھ کہ یہ کام برا ہے — وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی

جناب حکیم عزیز احمد صاحب عزیز حکیم آبادی شاگرد جناب بشیر پھلواروی

اعجاز مسیحا سے بھی صحت نہین ممکن — وارفتہ کسی پر جو طبیعت ہو کسی کی
گر بھول گئے قبر عزیز جگر افگار — وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی

جناب میوا لال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین دربھنگہ

ڈر ہے کہ ہو جائے کسی روز بپا حشر — وہ ناز سے ٹھکرا دین تربت ہو کسی کی

جناب وارث علی صاحب عاجز ساکن اتھونہ ضلع رائے بریلی

عاجز نے سنا ہے کہ کسی روز نکل کر — وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی

جناب محمد خانصاحب غریب اہلمد پیشی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس سہارنپور

ہر صبح نہ کیون نزع کی حالت ہو کسی کی — جب جان کی خواہان شب فرقت ہو کسی کی
الفت مین فرا دیتی ہین ہر قسم کی باتین — ہو شکر کسی کا کہ شکایت ہو کسی کی
حورون مین بہلجائے کوئی دم دل مضطر — ملتی ہوئی اس بت سے جو صورت ہو کسی کی
آفت ہے مری دل کو مری جان کو بلا ہے — شوخی ہو کسی کی کہ شرارت ہو کسی کی
جادو ہین غریب جگر افگار کے اشعار — یہ ذہن رسا ہو یہ طبیعت ہو کسی کی

جناب محمد فدا علیخان صاحب فدا ولد جناب نادی مرحوم بریلوی

رسوا ہو کوئی عشق مین شہرت ہو کسی کی
اللہ کسی کو نہ محبت ہو کسی کی

ناصح ہی عبث مانع مینوشیِ زندان
ہرگز نہین چھٹتی ہی جو عادت ہو کسی کی

برباد مجھے دیکھ کے کہتی ہے خدائی
برگشتہ نہ اسطرح سے قسمت ہو کسی کی

کیون ہمنے فدا تمسے کہا تھا نہ کئی بار
وہ چاہتے ہین یہ کہ فضیحت ہو کسی کی

جناب ابو فیض محمد حسن صاحب فیض سہارنپوری کلرک کلکٹری شاگرد جناب ساقی

سُنکر مری فریاد کو کہتا ہے وہ ظالم
کیا کیجیے رونے کی جو عادت ہو کسی کی

رکتی نہین فریاد و فغان ضبط سے اے فیض
چھپتی نہین گر دل مین محبت ہو کسی کی

جناب قاضی احمد علی صاحب فخر ماسٹر مدرسہ پیران پٹن ضلع احمد آباد

خواہش نہین مجھکو شب وصلت ہو کسی کی
جز عشق نبی مجھکو نہ الفت ہو کسی کی

جناب سجاد حسین صاحب فسون طالب علم چھپرہ ضلع سارن

زاہد ابھی تو حال سے میرے نہین آگاہ
جب جانین ترا زہد جو الفت ہو کسی کی

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب اسیر لکھنوی

کہتا ہی کوئی قتل نہ عاشق کو کرونگا
یہ بھی کوئی کمبخت نہ حسرت ہو کسی کی

دنیا مین کہین اور ٹھکانا ہی نہین ہے
آتی ہے مرے سر پہ مصیبت ہو کسی کی

بکنے کے سوا اور کی سنتا ہی نہین تو
ناصح نہ تری طرح بری مت ہو کسی کی

کوئی انھین چھیڑے وہ بگڑتے ہین مجھی سے
آتی ہے مری جان پر آفت ہو کسی کی

خط ہی مجھے لکھین جو نہ آئین وہ مرے گھر
اتنی ہی قمر مجھپہ عنایت ہو کسی کی

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

شاید ستم و جور عنایت ہو کسی کی
کچھ چھیڑ چلی جائے یہ عادت ہو کسی کی

گو جان لبون پر شب فرقت ہو کسی کی
تھم جائے نکل آئے جو حسرت ہو کسی کی

تڑپا ہی بہت کوئی اٹھی کہین دی چپک
تھوڑی سی جو تقدیر کی راحت ہو کسی کی

دل کی تڑپ آہونکی شرر کچھ تو دکھائین
شوخی ہو کسی کی کہ شرارت ہو کسی کی

ٹھوکر سے جِلاتا ہی وہ مُردے تو عجب کیا
اعجاز یہ شاید نہو عادت ہو کسی کی

من ہی مگر دل کی ہی تکلیف ہمین شاق | سچ ہی کہ کسیکو نہ محبت ہو کسی کی
جھے غم ہو غلط ہجر مین باتین وہ کرا دین | غیبت ہو کسی کی نہ شکایت ہو کسی کی
تی ہی کہین سے یہ صدا ہائے دل زار | رو ئی نہ کسی کو کوئی حسرت ہو کسی کی
ہتے ہین وہ بے اذن کوئی کیون کہین آئے | دل ہمین کسی کا کہ طبیعت ہو کسی کی
اوٹھجا ئے وہ پہلو سے ہم اوٹھجا ئین جہان سے | گھر اپنے سدا رہے کوئی رخصت ہو کسی کی
ظالم کے تغافل کا تو چارہ ہی نہین کچھ | بیداد ہمین کیون نہ غنیمت ہو کسی کی
وہ اور کمال آپ کو تعظیم نہ دیتا | اوٹھنے ہی کی مانع جو نزاکت ہو کسی کی

جناب شیخ احمد علی صاحب کامل بنارسی شاگرد جناب فائز بنارسی نسیم لکھنو

تیری سی بھی ظالم نہ طبیعت ہو کسی کی | بیدرد ذرا بھی تو مروت ہو کسی کی
الفت کا مزا یہ ہے کہ گو جان پہ بن جائے | پر منہ سے ذرا بھی نہ شکایت ہو کسی کی
اللہ کرے آپ ہی کی دید کو ترسون ؎ | دل مین جو سوا آپکے الفت ہو کسی کی
رو دیتے نہ کیون دیکھ کے وہ نزع مین مجکو | دیکھی ہی نہین جاتی مصیبت ہو کسی کی
شرما کے یہ اس شوخ کا کہنا سحر وصل ؎ | گھر جائین نہ اب ہم جو اجازت ہو کسی کی
سچ پوچھو تو آتا ہے یوہین لطف تصور | بند آنکھین ہون اور سامنے صورت ہو کسی کی
تو نزع مین تھا پھر گئے بالین سے وہ کامل | کمبخت نہ تیری سی بھی قسمت ہو کسی کی

جناب پنڈت گوری ناتھ صاحب گوہر غزنوی مقیم گوجرانوالہ ؎

بہتر ہی نہ انسان کو الفت ہو کسی کی ؎ | مرجائے بلا سے نہ محبت ہو کسی کی ؎

جناب محمد نبی داد خان صاحب مشتاق ساکن مارہرہ ؎

اک حشر بپا دل نے کیا صبح سے پہلے | ایسی بھی نہ یارب شب وصلت ہو کسی کی
دیکھا کوئی گلرو تو ہوا جامے سے باہر | میری سی بھی یارب نہ طبیعت ہو کسی کی
کشتون کو تہ خاک بھی دم لینے نہ دینگے | وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی
آ جاؤ جو آنا ہے ذرا پہلے اجل سے | منظور اگر تمکو عیادت ہو کسی کی
آ جاتی ہی حصے مین مرے وا ئے مقدر | مشتاق جہان مین شب فرقت ہو کسی کی

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتوری ملازم فوجداری علی گڈھ

یہ مجھسے کدورت ہی مری قبر سمجھ کر
ٹھکراتے ہین غصے سے وہ تربت ہو کسی کی

جیسی نظرِ لطف عدو پر ہے الٰہی
مجھپر بھی اسی طرح عنایت ہو کسی کی

جس طرح مرے دل کی تمنا کا ہوا خون
برباد نہ اسطرح سے حسرت ہو کسی کی

جناب حیدر خان صاحب محب لکھنوی شاگرد جناب حکیم لکھنوی

ہر بات پہ عاشق سے بگڑ جاتا ہے وہ شوخ
ایسی بھی الٰہی نہ طبیعت ہو کسی کی

دل اور جگر ہون ہدفِ تیر برابر
ہمین نہ خبردار رعایت ہو کسی کی

دل صاف محب ہی تو نہ بے عشق اسے رکھ
لازم ہے اس آئینے مین صورت ہو کسی کی

جناب موسیٰ بھائی صاحب موسیٰ واچ میکر برہانپور شاگرد جناب یاس لکھنوی

اُس دل کی بری آہ سے ڈرنا فلک پیر
اُسکو نہ ستانا جسے الفت ہو کسی کی

اِک جام مئے وصل پلائے گا نہ کوئی
ممکن نہین پوری کبھی حسرت ہو کسی کی

دیکھے نہ حسینون کو تو وہ آنکھ ہے پُر نور
وہ خاک ہے دل جسمین نہ الفت ہو کسی کی

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلہ

پھر مجکو لیے جاتا ہے کوچے مین بتون کے
پھر چاہتا ہے دل کہ محبت ہو کسی کی

کاٹے نہین کٹتی یہ کسی حال سے کمبخت
ایسی تو نہ یارب شبِ فرقت ہو کسی کی

فرماتے ہین وہ دیکھ کے بیمار کو اپنے
اللہ کرے ایسی نہ حالت ہو کسی کی

جناب سید اولاد احمد صاحب محشر مرادآبادی اسٹیشن ماسٹر خیرآباد شاگرد مضطر

ہم مرتے ہین لیکن وہ خبر بھی نہین ہوتے
آنکھ سی آلہی نہ طبیعت ہو کسی کی

محشر مری مرقد کا گمان کرکے ہمیشہ
ٹھوکر وہ لگا جاتے ہین تربت ہو کسی کی

جناب پنڈت شام لال صاحب منیر دہلوی ہیڈ ماسٹر سٹیٹ اسکول سنگھ گڈھ

اندھی ہون وہ آنکھین جو نہین طالبِ دیدار
ہو خون وہ دل جسمین نہ الفت ہو کسی کی

ٹھوکر نہ لگا بہر خدا تو دمِ رفتار
پنہان نہ کہین خاک مین تربت ہو کسی کی

جناب جگیشور پرشاد صاحب کنول مختار عام راجہ صاحب بہنا سنگر ولی ازرنوان

مقتول کی جب انکو خبر کچھ بھی نہین ہے — وہ ناز سے ٹھکرا ئینگے تربت ہو کسی کی

جناب نواب سید کاظم حسینخانصاحب مجنون از قصبۂ ٹیکاری

تقدیر سے ہر فرد بشر اپنی ہے مجبور — ہم چاہین انھین انکو محبت ہو کسی کی

جناب سید عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نوازش ہوگیری

برباد مرے دل کی طرح کرتا ہے کوئی — رکھی ہوئی جو چیز امانت ہو کسی کی

جناب عبد المجید صاحب مشتاق گورکھپوری شاگرد جناب وفور

ہر گام پہ کہتی ہین یہ اٹکھیلیان انکی — ٹھکرا ئینگے ہم ناز سے تربت ہو کسی کی
اے شافع محشر یہ تمنا ہے دلی ہے — مشتاق سے پہلے نہ شفاعت ہو کسی کی

جناب سید احمد حسین صاحب منظور برادر و شاگرد جناب وسیم خیر آبادی

کچھ پیچ ہوا اور دھیان مری منہ مین لگا ہے — اے شیخ تمھاری سی نہ نیت ہو کسی کی
یہ لطف نہ ہو ہمکو نہ اعدا کو ملے وہ — دوزخ نہ کسی کا ہو نہ جنت ہو کسی کی
چپ چاپ ہو کیون حشر مین کچھ بات ہے ایسی — چل داور محشر سے شکایت ہو کسی کی

جناب علی احمد صاحب مضطر سہارنپوری

یارب نہ کسی دل کو محبت ہو کسی کی — الفت مین حسینون کی نہ ذلت ہو کسی کی
یارب کسی گیسو مین پھنسے دل نہ کسی کا — الفت مین پریشان نہ طبیعت ہو کسی کی
فرمانے لگے دیکھ کے یون مرقد عاشق — حسرت بھری ایسی بھی نہ تربت ہو کسی کی
رہتا ہی سدا شاد جہان مین وہی مضطر — کینہ ہو نہ جسکو نہ عداوت ہو کسی کی

جناب منشی سید نیاز احمد صاحب نیاز برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر

اے ضبط سنبھلنا کہ نہ شہرت ہو کسی کی — رسوا نہ حسینون مین محبت ہو کسی کی
دیکھ آئے ہو تم جسکو نہ تربت ہو کسی کی — تربت پہ جو گریان ہے نہ حسرت ہو کسی کی
گل ہو کے نہ جلتی جسے ہمنے کبھی دیکھا — ایسی بھی نہ شمع سر تربت ہو کسی کی
پامالون سے محشر مین ذرا کام پڑیگا — اچھا ہی طرفدار قیامت ہو کسی کی
امید کرے ہمکو غم عشق سے آزاد — اللہ کرے تجکو محبت ہو کسی کی

کچھ بات ہی شرماتے ہین کھلکر نہین کہتے
کہتے ہین کہ ایسی بھی نہ عادت ہو کسی کی

ہین رند نیاز ایسے کہ خود کام مین لائین
جُبہ ہو کہ دستارِ فضیلت ہو کسی کی

جناب سید آل محمد صاحب نشتر شاگرد ایم آیچ نیرنگ چھپرسری

پہنچ شہیدان ہے ذرا دیکھ کے چلنا
دیکھو۔ کہین پامال نہ تُربت ہو کسی کی

حالِ دلِ پُر درد یہ کرتا ہون تاسف
کہدیجیے۔ گر یہ بھی شکایت ہو کسی کی

کچھ ذکر تمھارا نہین قسمت کا گِلا ہے
تمکو تو بگڑنا ہے شکایت ہو کسی کی

برباد ہون مین آپ ہون مشہور ستمگر
ملجائے کوئی خاک مین شہرت ہو کسی کی

برباد جو ہوتا ہے کوئی اُنکی بلا سے
وہ ناز سے ٹھکرائینگے تُربت ہو کسی کی

ملجائے عوض طولِ شبِ ہجر کا یارب
میری شبِ وصلت شبِ فرقت ہو کسی کی

احباب بھی نشتر کے ہوے دشمن جانی
ایسی بھی زمانے مین نہ قسمت ہو کسی کی

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خانصاحب تیر شاگرد جناب فار بناری

بے سود ہے ایدل جو شکایت ہو کسی کی
کیا کیجیے جب ایسی ہی عادت ہو کسی کی

ہو جائیے اس سادہ مزاجی کے تصدق
وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی

دہشت مین بھی ہمنے نہ کبھی خاک اوڑائی
ڈر تھا کہ مکدر نہ طبیعت ہو کسی کی

ہر چند کہ ہو جسم مین ایجان تو دلِ زار
تمکو یہ سمجھتا ہون امانت ہو کسی کی

ڈر جاؤگے جاؤ نہ سوے گورِ غریبان
بیتاب سرِ قبر نہ حسرت ہو کسی کی

جناب منشی محمد عبدالرحمٰن خانصاحب نیر وکیل ہلی شاگرد جناب یاس لکہنوی

گو قبر پہ روتی ہوئی حسرت ہو کسی کی
وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی

حسرت کی نگاہون سے نہ کیون دیکھے وہ بسمل
کمبخت کی آنکھو مین جو صورت ہو کسی کی

ایسی کہین دیکھی ہے ہماری سی بھی قسمت
صدما ہین ہوتا ہے مصیبت ہو کسی کی

جناب شیخ حیدر حسین صاحب نادان کلرک چیف اکونٹنٹ آفس نظام اسٹیٹ ریلوے

کہتا ہے شرارت سے مری قبر پہ وہ شوخ
ٹھکرائینگے ہم ناز سے تربت ہو کسی کی

آرائشِ گیسو سے فقط کام اُنھین ہے
آشفتہ بلا سے جو طبیعت ہو کسی کی

جو حال ہمارا غم الفت مین ہوا ہے
نادان نہ اسطرح کی حالت ہو کسی کی

جناب مولوی نوازش حسین صاحب نوازش از مونگیر

ہی جی مین کرون ذکر قدامت کو بٹھا کر
سجدہ ہو کسی سمت عبادت ہو کسی کی

آگاہ وہ تب سوز درون ہی ہون نوازشؔ
آنکو بھی مری طرح جو الفت ہو کسی کی

جناب پرتاب سنگھ صاحب نسیم دہاروالوی طالب علم ہائی اسکول گورداسپور

ہم پلہ نہ آسکے کبھی قسمت ہو کسی کی
کوچے مین ترے یار جو تربت ہو کسی کی

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیم خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

تم وصل کی شب خوبی قسمت ہو کسی کی
پہلو مین جو آجاؤ طبیعت ہو کسی کی

گر جمع سہت گرد کدورت ہو کسی کی
پھر دل ہی کے پہلو مین نہ تربت ہو کسی کی

جاتے ہو اگر آکے تو آتے نہین برسون
تم جانے مین آنے مین طبیعت ہو کسی کی

ٹھوکر بھی قیامت تھی کہ دونون کو اُٹھایا
ممنون مرے ساتھ قیامت ہو کسی کی

لیلی سے کہو نجد مین بے پردہ نہ آئے
جامے سے نہ باہر کہین وحشت ہو کسی کی

مُنہ ڈھانپ کے روتی ہی جو کوچے مین کسی کے
ارمان بھری کوئی نہ حسرت ہو کسی کی

پہلو مین مرے تم تو عدو گور مین سوئے
مدفن مین کسی کے شب فرقت ہو کسی کی

مُنہ چوم لون کیا بات شب وصل کہی ہے
پھر کیا ہو جو تمہین نزاکت ہو کسی کی

دیوانہ وسیمؔ آئے تو ذمہ ہے ہمارا
پرسش بھی اگر روز قیامت ہو کسی کی

جناب میرزاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

کیون دن کو تصور مین نہ صورت ہو کسی کی
شب کو جو میسر مجھے خلوت ہو کسی کی

پھر کہیے تو ہی عاشق و معشوق مین کیا فرق
پیدا جو نحافت مین نزاکت ہو کسی کی

رندون نے جو کچھ حضرت واعظ کا کیا حال
ایسی بھی نہ دنیا مین مری گت ہو کسی کی

کچھ یاد کر دن اور ہنسون صبح شب وصل
شرمائی ہوئی سامنے صورت ہو کسی کی

دیوا بھی آسکی نہ پھندا دی طپش دل
ایسی بھی نہین پست نہ ہمت ہو کسی کی

تیرا بھی یہی حال ہو جو حال ہے میرا
اللہ کرے تجکو بھی الفت ہو کسی کی

پامال تہِ خاک ہو کوئی اُنھیں کیا کام
وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی

گھر غیر کے جانے کو ہے کوئی اسی رستے
آجائے ادھر بھی جو عنایت ہو کسی کی

نالوں کو یہاں حضرتِ دل روکے ہی رہنا
ہاں دیکھو پریشاں نہ صحبت ہو کسی کی

ہر بات پہ ہر بار مچلتا ہے مرا دل ؎
بگڑی ہوئی ایسی بھی نہ عادت ہو کسی کی

وہ جان کا جانا ہے تو یہ جان جہاں کا
کیوں نزع سے بھی بڑھ کے نہ رخصت ہو کسی کی

سر پاؤں پہ ہم رکھیں وہ منہ پھیر کے ٹھکرائیں
ایسی بھی نہ پھوٹی ہوئی قسمت ہو کسی کی

گر ایک کہے غیر تمھیں لاکھ سناؤ
کیوں دبتے ہو تم پاس رعیت ہو کسی کی

جناب منشی محمد یسین صاحب یسینؔ ساکن قصبہ باڑہ مقامی ہوگلی ؎

فرقت میں الٰہی نہ یہ حالت ہو کسی کی
جیسی مری قسمت ہے نہ قسمت ہو کسی کی

سب کچھ مجھے منظور ہے دنیا کی مصیبت
لیکن مرے اللہ نہ فرقت ہو کسی کی ؎

دشمن کی اذیت بھی گوارا نہیں مجھکو
رو دیتا ہوں میں سُنکے مصیبت ہو کسی کی

وہ سر نہیں جس سر میں نہ سودا ہو کسی کا
وہ دل نہیں جسمیں نہ محبت ہو کسی کی

آتی ہیں یہی گورِ غریباں سے صدائیں
یارب نہ کسی شخص کو الفت ہو کسی کی

بیجرم ہوا قتل مگر دل سے دعا ہے
اللہ کے آگے نہ خجالت ہو کسی کی

بسمل کے تڑپنے پہ ہنسی آتی ہے تجھکو
قاتل نہ تری طرح طبیعت ہو کسی کی

آجائے قیامت نہ کہیں سنتے ہیں یسیں
وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو کسی کی

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب یتیم از گونڈہ

جس طرح کہ غیروں میں رہا کرتا ہی کوئی
یارب یونہیں ہم پر بھی عنایت ہو کسی کی

جناب عبد الرب صاحب عدیل طالب علم گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور ؎

عشاق جگہہ دیتے نہیں اور کو خبر عشق ؎
دل میں نہیں رکھتے وہ عداوت ہو کسی کی

اطلاع

پرچہ پہونچتے ہی فوراً اس طرح میں (ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے) غزلیں بھیجا کیجئے ۔ اور طرح ذیل میں ۱۵ اکتوبر تک ۔ ورنہ درج ہونے سے رہجائینگی

ستم اسکے ہم اٹھائیں میں کہاں تک
کہاں قافیہ تک ردیف ؎

؎ یہ غزل دیر میں آنے کے سبب بے ترتیب درج ہوئی ؎

حضرات!

آپکی قدردانی اور عزت افزائی سے پیام یار نے جو کچھ ترقی کی اوسکو زمانہ بھر جانتا ہے اور زبان سخن کہہ رہا ہے کہ آپ کی کوششوں نے پیام یار کو کس حد تک اسکے موثر بنانے کے قابل بنا دیا۔

اس موقع پر مجھے اسکی بھی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ پیام یار کا زر پیشگی یاد دلاکر آپ سے ارسال قیمت کا خواستگار ہوں۔ ازراہ عنایت جس قدر جلد ہو سکے اپنا اپنا بقایا روپیہ آپ لوگ بہت جلد ادا کریں کیونکہ پیام یار کے اصول ہی واقع ہوئے ہیں کہ ملک اوسکی ذات سے اپنا فائدہ دیکھکر اوسکی اغراض پوری کرنے میں تساہل و سستی نکرے۔

اکثر معزز ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبروں کی نسبت پوچھتے رہتے ہیں کہ کس قدر ہیں اور کیا قیمت ہے۔ لہذا ہم تفصیل وار فہرست شایع کرکے امیدوار رہتے ہیں کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائیں

پیام یار جنوری ۹۳ء سے جاری ہے ۹۳ء کا کوئی نمبر باقی نہیں رہا۔ مندرجہ ذیل نمبر موجود ہیں

بابت ۹۴ء

جولائی ۹۴ء نمبر ۷ - اگست ۹۴ء نمبر ۸

بابت ۹۵ء

اپریل ۹۵ء نمبر ۴ - مئی ۹۵ء نمبر ۵ - جون ۹۵ء نمبر ۶
جولائی ۹۵ء نمبر ۷ - اگست ۹۵ء نمبر ۸ - ستمبر ۹۵ء نمبر ۹
اکتوبر ۹۵ء نمبر ۱۰ - نومبر ۹۵ء نمبر ۱۱ - دسمبر ۹۵ء نمبر ۱۲
۹۵ء کے پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہیں جنکی
قیمت ۱؎ ہے

مہتمم پیام یار

ازالۃ الاغلاط

یہ ایک مجموعہ رسالہ غلط الفاظ کے بیانات میں ہے جس میں سند کے سیکڑوں اشعار سند میں نایاب نایاب کتابوں کا حوالہ ہے۔ برسوں اسکی تالیف میں مغز خالی کرنا پڑا ہے جن حضرات کو غلط الفاظ سے بچنا ہو خصوصاً شعرا و طلبہ ضرور اسکی خریداری کریں۔ قیمت فی جلد ۸؎

اصلاح

اس رسالہ میں ناسخ و آتش کے زمانہ سے لیکر آجتک جتنے الفاظ شعرا نے ترک کیے ہیں اور محاورات سے واقف ہیں ان سب کا بیان ہے اسکے علاوہ عمدہ عمدہ فوائد ہیں جیسے تنقید شعر و اوسکا پہلو [illegible] متفرقات وغیرہ۔ اردو نظم و نثر لکھنے والوں کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت فی جلد [illegible]

ازالۃ الاغلاط اور اصلاح۔ دونوں کی درخواست مہتمم پیام یار کے نام بھیجنا چاہیے

المشتہر محمد ظہیر احسن شوق نیموی عظیم آبادی

اشتہار

[illegible] فہرست بذریعہ [illegible] قیمت [illegible] طلب [illegible]

قوت باہ [illegible] آپ [illegible]
[illegible] قیمت فی [illegible] (۱۲) گولی [illegible]

کحل الجواہر۔ [illegible] آنکھوں کی [illegible] کے لیے مفید [illegible] استعمال سے [illegible] دھند [illegible] جالا [illegible] خارش وغیرہ۔ دکھنے [illegible] دور ہو جاتی [illegible] (۱۲) ماشہ

دوائی تاپ تلی۔ جاڑے کیسی ہی پرانی ہو اسکی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ [illegible] تیز اور صحت [illegible] (۲۵) گولی [illegible]

دوائی کھانسی۔ [illegible] یا خشک اسکو دفع کرتی ہے [illegible] (۱۲) گولی [illegible]

دوائی کھمبا اجھولا۔ (۱۰) گولی [illegible]

دوائی بواسیر۔ خونی ہو یا بادی۔ قیمت (۱۲) گولی [illegible]

عرق مارا بعین۔ خارش کیسی ہی خراب کیوں نہو اوسکو [illegible] بدن میں طاقت دیتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ قیمت فی بوتل [illegible]

مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ اور بھی ہر قسم کی دوائی [illegible] وغیرہ بیماریوں کے لیے موجود ہے۔ چورن کا نسخہ بھی موجود ہے

راقم [illegible] بستی بھگت
لاہور [illegible] دروازہ

پیام یار

نمبر   بابت ماہ   ۱۸۹۶ء   جلد ۵

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس

پیام یار

قومی پریس لکھنؤ چوک مین چھپا

ضروری باتیں

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینے کی یکم کو شایع ہوتا ہے۔ قیمت عام سے ایکروپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک و رؤسا سے پانچروپیہ سالانہ۔

۲- بغیر پیشگی قیمت آئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا [illegible] وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے۔

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے [illegible] ورنہ بیرنگ کی شکایت [illegible]

۴- قیمت [illegible] تلف ہونے [illegible]

۵- ہر قسم کی تحریر [illegible]

۶- خریدار اور غیر خریدار [illegible] منتخب شایع ہوگی [illegible] غزل خواہ کتنے ہی شعر [illegible] ایک شعر عمدہ ہوگا [illegible] ہو جائیگی [illegible] نہ ہوگا۔ انتخاب [illegible] کرتی ہے [illegible] غزلیات کی شعر [illegible] صحت کا لحاظ ضروری ہوگا۔

۷- ہر غزل علیحدہ علیحدہ کاغذ پر خوشخط لکھنا چاہیے۔

۹- اشتہارات [illegible] نرخ [illegible] بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے [illegible]

العبد - محمد نثار حسین [illegible] مالک کارخانہ عطر
قومی پریس - و مہتمم پیام یار - چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس سچے کارخانے کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور نامی تاجر واقف ہیں [illegible] سے اس کارخانہ کو تمغا اور سرٹیفکٹ بھی ملا ہے [illegible] لکھنے کی ضرورت نہیں۔

فہرست عطر موجودہ

عطر حنائی تولہ [illegible] عطر [illegible] عطر موتیا [illegible] عطر چنبیلی [illegible] عطر جوہی [illegible] عطر بیلا [illegible] عطر سہاگ [illegible] عطر گلاب [illegible] فی تولہ [illegible] عطر گلاب [illegible] عطر روح خس [illegible] عطر خس [illegible] عطر شمامہ [illegible] عطر روح بادرنج [illegible] عطر گل [illegible] عطر عود [illegible] عطر فتنہ [illegible] عطر مولسری [illegible] عطر اگر [illegible] عطر [illegible] روغن حنا [illegible] روغن بیلا و چنبیلی کیوڑا [illegible] سفوف خضاب [illegible] گولیاں نشاط [illegible]

المشتہر - کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین

جھوٹ ہو تو [illegible]

ادویہ ذیل [illegible] سلسلہ [illegible]

آرہے ہیں - ہمارے مطب میں سیکڑوں مریضوں نے ان سے [illegible] صحت پائی ہم نہیں چاہتے [illegible] لہذا اشتہار دیتا ہے [illegible] صاحبوں کو ضرورت ہو فوراً منگوا کر تجربہ کرلیں [illegible] آنے سے اور امراض کے متعلق بھی [illegible]

[illegible] گولی عرق [illegible]

[illegible] سوب ریاح [illegible]

[illegible]

فہرست اشیاء [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاء موسم سرما و دیگر متفرقات

[illegible] زربفت [illegible] کلاہ [illegible] بنارسی [illegible] کلاہ زربفت بخواب [illegible] کلاہ مخملین [illegible] کلاہ [illegible] گولیاں [illegible] فی روپیہ ۲ تولہ

[illegible] فی تولہ [illegible] گولیاں [illegible] فی روپیہ ۳ تولہ - محصول ایک تولہ [illegible]

المشتہر - محمد عاشق علی و حافظ محمد یوسف علی کارخانہ [illegible] لکھنؤ

مصرع طرح پیام یار

ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اوستاد حضور نواب صاحب رامپور خلد آشیان

بتون ہی مین ہی وہ بت کچھ تجھے خبر بھی ہے ۔ چھپا ہوا انھین فتنون مین فتنہ گر بھی ہے
یہان تو جان بھی ہے دل بھی ہے جگر بھی ہے ۔ تری نگاہ مین کچھ جذب کا اثر بھی ہے
لپٹ کے بت سے تصور مین کوئی سوتا ہے ۔ کہ یہ خیال تمھارا ہے کچھ خبر بھی ہے
یہ بیخودانِ محبت پہ طعن است و اعظ ۔ مزے سے بیخبری کے تجھے خبر بھی ہے
وہ تیغ میان مین کرتے ہین کوئی یہ کہہ دے ۔ کہ اک غریب سا مشتاقِ قتل ادھر بھی ہے
گئے جہان سے منعم مگر تزک نہ گیا ۔ کہ بعدِ مرگ سنہری مزار پر بھی ہے
عجب رفیق ہے یہ بیکسی کہ بعدِ فنا ۔ سرِ مزار مجاور بھی نوحہ گر بھی ہے
جو تیر دل کی طرف اس کمان سے چلتا ہے ۔ پکارتا ہے وہین سے کہین جگر بھی ہے
ہوائے شوقِ احبا ابھارتی ہے امیر ۔ وگرنہ مجھ مین کہین طاقتِ سفر بھی ہے

جناب حافظ نظام احمد صاحب انداز مالک ریاض الاخبار شاگرد جناب امیر لکھنوی

بتون کے پاؤن کی ٹھوکر بھی سنگِ در بھی ہے ۔ اس آستانے کے قابل کسی کا سر بھی ہے
کہین ہون میری تمنا کا خون ہوتا ہے ۔ کہین ہون ساتھ مرے ایک نوحہ گر بھی ہے
کسی نے ہو کے پریشان کیا دعا مانگی ۔ دعا کے ساتھ پریشان کچھ اثر بھی ہے
کسک کمر کی بتا دے گی نازنینون کو ۔ کسے پڑی ہے جو کوئی کہے کمر بھی ہے
لگا بجھا کے ہمیشہ بھلا یہ بنتا ہے ۔ برا ہو دل کا ادھر بھی ہے اور ادھر بھی ہے
ذرا ادب سے چلے اس گلی مین بادِ صبا ۔ کسی کے نقشِ قدم پر کسی کا سر بھی ہے
بڑھی ہوئی ہین حسینون مین شوخیان انکی ۔ وہ بات یہ ہے کہ انداز کچھ نڈر بھی ہے

جناب حمید الدین صاحب اشہر شاگرد منشی جمیل احمد صاحب سہسوانی وارد حال بھوپال

ہائے جیسے درد مین دل مبتلا جگر بھی ہے ۔ ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

ہماری آہ کا تم دیکھو امتحان نہ لو — جتائے دیتی ہین ہم آہ مین کچھ اثر بھی ہے
نہین ہی خون مرا ثابت کچھ ایک ابرو پر — شریک قتل تری چشم فتنہ گر بھی ہے
وہ باتون باتون مین جل دیکے پھسلاؤ لگو — ہو کس خیال مین اشہر تمہین خبر بھی ہے

جناب میر سرفراز علی صاحب ایجاد دردولوی

ہجوم رنج ہے اور درد دل و جگر بھی ہے — ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے
نگاہ مہر سے دیکھا ادہر تو غیرون کو — نہ سمجھے تم کوئی امیدوار ادہر بھی ہے
تم آج پوچھتے ہو داد حالت عشاق — تڑپ کے مر گئے کب کے تمہین خبر بھی ہے
لگاتے دل تو ہو ایجاد پر سنو تو سہی — مآل کار محبت پہ کچھ نظر بھی ہے

جناب مولوی محمد احسن اللہ صاحب احسن اہلمد دیوانی نظامت رینی

ادہر تو ناوک مژگان سے دل ہے بسمل — تپ فراق سے مضطر ادہر جگر بھی ہے

جناب سید احمد میان صاحب اختر ابن سید ہاشم میان صاحب منگلوری

کسی کے عشق مین کیا کیا ہم آفتین جھیلین — ہمارے حال کی اس شوخ کو خبر بھی ہے

جناب پانڈے منی لال صاحب آزاد گورکھپوری

کوئی یہ جا کے ذرا انسے پوچھے اے آزاد — کسی کے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

جناب محمد اظہر حسین صاحب اظہر ساکنہ کانگڑہ از ضلع مظفر گڈہ

جگر مین درد ہی لب خشک چشم تر بھی ہے — ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے
ستانے ہو دل اظہر کو بیگنہ ناحق — تمہارے دل مین سنو کچھ خدا کا ڈر بھی ہے

جناب محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

یہ کس سے کہتے ہو کچھ عشق مین اثر بھی ہے — تمہارے دل مین ہین ہم تمہین خبر بھی ہے
یہ ہم نے مان لیا عشق مین ضرر بھی ہے — کچھ اختیار دل ناصبور پر بھی ہے
نوید اے شب فرقت کے جاگنے والو — چلی ہے سرد ہوا آمد سحر بھی ہے
وہ دل مین آئے تو میرے جگر نے دی آواز — کہ دیر سے کوئی امیدوار ادہر بھی ہے
چلے ہو نانسے لیکن ذرا خیال رہے — کہ راہ مین کوئی افتادہ نظر بھی ہے

ادبھار قامت نوخیز مین ہے جوبن کا ۔۔۔ عجیب بات ہے اس سرو مین ثمر بھی ہے
سنا ہے وہ غمِ دوری مین جان بلب ہے آج ۔۔۔ بقا کے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

جناب پنڈت تغیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی وکیل ریئی

مین انکے کوچے مین جا کے جو رو زر روتا ہون ۔۔۔ تو ہنسکے کہتے ہین کیون جی تمھارے گھر بھی ہے

جناب کھوری شیونندن پرشاد صاحب بہار گوروی ہیڈ ماسٹر اسکول ارول

کسی کے عشق مین جیتے ہین اور نہ مرتے ہین ۔۔۔ ہمارے حال کی اس شوخ کو خبر بھی ہے

جناب منشی بدرالدین صاحب بیتاب ساکن بندر بھڑوچ

لبون پہ نالہ ہے اشکون سے چشم تر بھی ہے ۔۔۔ ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

جناب منشی محمد کبیر صاحب تحصیل شاگرد جناب داغ دہلوی

غضب ہے دل ہی نہین مضطرب جگر بھی ہے ۔۔۔ ستم ہے درد ادہر بھی ہے اور ادہر بھی ہے
کچھ ایک دل ہی نہین ہے قتیل تیغ نگاہ ۔۔۔ نشانہ تیر نظر کا مرا جگر بھی ہے

جناب مولوی محمد خیرالدین صاحب تابش ملتانی شاگرد جناب داغ دہلوی

تڑپ وہ دل کی ہے جسپر نثار ہے بجلی ۔۔۔ مری وہ آہ ہے جسپر فدا اثر بھی ہے

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکہنوی

لگی ہے دل ہی کو کیا مضطرب جگر بھی ہے ۔۔۔ ادہر بھی شور ہے آفت بپا ادہر بھی ہے
اثر کا تیرے کہین اے فغان اثر بھی ہے ۔۔۔ زمین پر تو نہین آسمان پر بھی ہے
ہماری سامنے بیباکیان ہین غیرون سے ۔۔۔ یہ کیا غضب ہے تمھین کچھ کسی کا ڈر بھی ہے
ہم آنکھین بند کیے سب تماشے دیکھتے ہین ۔۔۔ کچھ اپنے بیخبرون کی تمھین خبر بھی ہے
کسی طرح انھین ٹھہرالے او تڑپ دل کی ۔۔۔ ترے شریک یہ حسرت بھری نظر بھی ہے
بہت اٹھا کے ستم کچھ پکار اوٹھے نہ کوئی ۔۔۔ ڈرا ہوا ہے جو تمسے بڑا نڈر بھی ہے
تمھین ہے شکوہ دل تنگ کا مرے بیجا ۔۔۔ کہ پھیل پھیل کے رہنا جو ہو تو گھر بھی ہے
خدا سمجھتے ہین بت کو بھی عاشق بیخود ۔۔۔ یہ سجدے کرتے ہین جسکو وہ اک بشر بھی ہے
جلال سے جو نہ پھر جائے ایسے دل اسکا ۔۔۔ دکھا دو پہلے ان آنکھون نہین وہ نظر بھی ہے

جناب محمد عمر صاحب جنون ابن مولوی محمود میان وکیل بنگلور شاگرد جناب جلال لکھنوی

تپان فراق مین دل کی طرح جگر بھی ہے / گواہ نالہ بھی ہے آہِ پُر شرر بھی ہے
اُلجھ کے دل ہی کسی کا نہ رہ گیا ہو مین / گرہ یہ زلف مین کیسی ہے تجھ کو خبر بھی ہے
وہ بولے سینہ پہ رکھ کر مرے حنائی ہاتھ / کہو وہ پہلی سی اب شورشِ جگر بھی ہے
یہی تو دینا ہے اوڑ کر اسے خبر دل کی / یہ میرا ہوش مرا مرغِ نامہ بر بھی ہے
کسی سے مجکو ہم آغوش دیکھ کر شبِ وصل / فلک پکارا کہ اس رات کی سحر بھی ہے
خرامِ ناز سے ہو دیکھیے نہ حشر بپا / قیامت آنے کو ہے تجھ کو نہین خبر بھی ہے
کسی کا جی نہین لگتا جو غیر کے گھر مین / مگر جنون تری دشت کا کچھ اثر بھی ہے

جناب منشی محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری پروپرائٹر بہارِ سخن شاگرد جناب یاس

تپان ہے دل بھی ترے ہجر مین جگر بھی ہے / ادھر بھی دردِ محبت ہے اور ادھر بھی ہے
مین انکے غم مین وہ غیرون کے غم مین ہین مضطر / وہی جو حال اِدھر ہے وہی ادھر بھی ہے
دکھایا طور پہ جلوہ یہ کس قیامت کا / غش آیا موسیِ عمران کو کچھ خبر بھی ہے
یہ مجھ سے کہتی ہے فرقت مین میرے دل کی تپک / عبث ہین نالے تمھارے کہین اثر بھی ہے
کسی کی زلف سی بھی طول بڑھ گیا اسکا / شبِ فراق کی یارب کہین سحر بھی ہے

جناب سلطان علیخان صاحب حشر لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

کبھی تو اسکا طرفدار ہے کبھی میرا / ادھر بھی ہے دلِ بیتاب اور ادھر بھی ہے
وہ دیکھ کر آگیا تسکین دینے کو کوئی / ارے تجھے دلِ بیتاب کچھ خبر بھی ہے
ہماری آگے کنکھیون سے دیکھتے ہو جو تم / نگاہِ لطف و کرم کچھ رقیب پر بھی ہے
لحد پہ فاتحہ پڑھ کر مری وہ کہتے ہین / ہم آئے ہین ارے غافل تجھے خبر بھی ہے
نہ آئے وہ تو کچھ اسکا گلا نہین اے حشر / ہمارے مرنے کی انکو کہین خبر بھی ہے

جناب حکیم سید محمد فضل حق صاحب حق سہارنپوری شاگرد جناب ساقی سکندر آبادی

بنا تو دی ہمین اے گردشِ فلک اسدم / ہمارے نخلِ تمنا مین کچھ ثمر بھی ہے
سفر جہان کے ہین سب صورتِ سقر یارو / مگر سفر مین مدینے کے ہان ظفر بھی ہے

نظر پھر آئے اگر مجھکو روضۂ انور
تو سمجھوں مین کہ مری آہ مین اثر بھی ہے

قبول کرتے ہین جن و بشر جو حکم نبی
سبب یہ ہے کہ وہ حق کا پیامبر بھی ہے

جناب حسن علی صاحب حسن موہونوی ہیڈ ماسٹر چھاؤنی اسکول ضلع لکھنؤ

تڑپ تڑپ کر گذرتی ہین ہجر کی راتین
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

مرا دماغ تو بک بک کے کھا گیا ناصح
ترے کلام مین ناصح کہین اثر بھی ہے

جناب محمد خادم حسین صاحب خادم شاہجہانپوری از جلسۂ احباب میرٹھ

بغیر اسکے نہ جنت مین جاؤنگا مین کبھی
یہ دیکھ لو کہین وہ غیرت قمر بھی ہے

جناب حکیم مرزا فدا احمد صاحب دا آسش لکھنوی

مرا یہ حال ہے پر کوئی چشم تر بھی ہے
کہ دل مین درد بھی ہے سوزش جگر بھی ہے

سمجھ کے ظلم کرو غیر سے بہت نہ ملو
ہماری آہ شرر بار با اثر بھی ہے

کھلی جو آنکھ مری غش سے ہنسکے فرمایا
ابھی یہ سر مرے زانو پہ تھا خبر بھی ہے

شب فراق ستارون سے تا سحر پوچھا
اس انجمن مین مرا غیرت قمر بھی ہے

اب اور درد محبت کی ہو علامت کیا
لبون پر آہ بھی ہے سوزش جگر بھی ہے

نہ بیٹھ کر مرے پہلو مین اشک پاک کرو
او وہ ہر سو مرے دل کی تمھین خبر بھی ہے

بغیر یار کٹی بھی شب فراق تو کیا
کہ درد دل سے فزون صدمۂ سحر بھی ہے

بیان درد ہے ایک اور درد آ دا آسش
سنا ہے وہ ستم ایجاد بیخبر بھی ہے

جناب مولوی سید عبد الحی صاحب ذبیح متوطن قصبۂ دربھنگہ

تپان فراق مین یہان دل بھی ہے جگر بھی ہے
کچھ اپنے عاشق مہجور کی خبر بھی ہے

دماغ انکا فلک پر نہ کسطرح ہو ذبیح
حسین ایسا کوئی غیرت قمر بھی ہے

جناب قاضی جہانگیر محمد صاحب ذرہ ساکن کہلاسہ شاگرد جناب داغ دہلوی

ہمین کو خوب ہے معلوم جو گذرتی ہے
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

حضرت ریاض

کسی کے شب کے جگانے کا کچھ اثر بھی ہے
خمار ہی نہین آنکھون مین درد سر بھی ہے

نگاہِ شوق نے سوتے میں کیا اُبھار رکھا
یہ کام کر گئی اپنا تمھیں خبر بھی ہے

یہ ہاتھ کیوں مرے ٹوٹیں کوئی قصور بھی ہو
کمر کے . . . د کا شکوہ کہیں کمر بھی ہے

نہ اشک ہوں تو ایسے رات دن لہو رونا
ہماری خون کی پیاسی یہ چشمِ تر بھی ہے

گری ہے خار و خسِ آشیانہ پہ برق ضرور
کبھی تو گردِ قفس حلقۂ شرر بھی ہے

وہ شب بھی آئی جو سنوا دے ان حسینوں کی
الٰہی آج کی شب کی کہیں سحر بھی ہے

بہت ڈرا نہ گناہوں سے مجھکو اے زاہد
مزاج میں مرے مالک کے درگذر بھی ہے

سمجھ نہ شورِ عنادل مری فغان ظالم
ارے یہ آہ ہے اِس آہ میں اثر بھی ہے

ریاض ہوش میں آؤ نہ جاؤ زنداں کے
ہوائے گرم بھی ہے اور دوپہر بھی ہے

جناب نواب مہدی حسن خانصاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

پکارتے ہیں یہ کس کو اُسے خبر بھی ہے
شبِ فراق کے نالوں میں کچھ اثر بھی ہے

کسی کے دردِ محبت کا گھر ہے دل میں بھی
وہاں سے اُٹھئے تو جانئے دراِ جگر بھی ہے

وفا یہ کہتی ہے میری قبول ہوں کیونکر
تری زبان میں کمبخت کچھ اثر بھی ہے

کہا جو مینے محبت ہے آپ سے مجھکو
تو ہنسکے بولے کہ یہ اسمیں کچھ اثر بھی ہے

چلی ہے ساتھ مرے گھر سے میری تنہائی
یہی رفیق یہی میری ہمسفر بھی ہے

قیامت آئی تو پوچھوں کہ تو تو جلد آئی
شبِ فراق کی پیدا کہیں سحر بھی ہے

وہ اور پوچھیں مرے آنسو اپنے دامن سے
وہ اور ہنسکے کہیں تیری آنکھ تر بھی ہے

بہت ہی حضرت دل خوش ہیں وصل میں رفعت
تڑپتے ہونگے یہ کل کی انھیں خبر بھی ہے

جناب خلیل الدین احمد صاحب راضی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب تلہری

کہاں تک اے دلِ بیتاب مجھکو سمجھائیں
شبِ فراق کی نادان کہیں سحر بھی ہے

نگاہِ یار بھی کیا توڑ کر گئی دل میں
جو ایک زخم اِدھر ہے تو اک اُدھر بھی ہے

جناب سید زاہد حسین صاحب زاہد سہارنپوری

جو پوچھی وجہ نزاکت کی ہنسکے فرمایا
یہ دیکھتا تھا دعا میں تری اثر بھی ہے

ہر ایک چیز کا زاہد جواب ہے حاضر
نہاں دہن کی طرح یار کی کمر بھی ہے

جناب سید نورالدین صاحب سیدی ظفرآبادی از جونپور

کہین فسانون سے اچھی ہے داستان میری
سنو تو طول کہون ورنہ مختصر بھی ہے

جناب میر شوکت حسین صاحب سحر لکھنوی شاگرد جناب یاس لکھنوی

عبث دوپٹے سے مُنہ چاند سا چھپایا ہے
ضیائے حسن اودہر بھی ہے اور ادہر بھی ہے

لبون پہ جان ہے مرتا ہے دم نکلتا ہے
کچھہ اپنے عاشق جانباز کی خبر بھی ہے

دکھاؤ آکے کسی رات جلوۂ رُخ کو
تمہاری دید کا مشتاق اب سحر بھی ہے

جناب سخاوت اللہ صاحب سخاؔ شاگرد جناب ناظم میرٹھی مہ

لگا ہے تیر وہ سینے مین اک ستمگر کا
کہ جس سے دل بھی ہے بیتاب اور جگر بھی ہے

وہ کوئی دم کا ہے مہمان جاکے دیکھہ آؤ
سخا کے حال کی کچھہ آپ کو خبر بھی ہے

جناب منشی جوالا ناتھہ صاحب از کوہ آبو

ذلیل و خوار ہین الفت مین ایک مدت سے
ہمارے حال کی کچھہ آپ کو خبر بھی ہے

جناب مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی

وہ رحم کیا کرے اسکو مری خبر بھی ہے
خبر بھی ہو تو کرم پر اُسے نظر بھی ہے

پئے فنا ہے فقط ایک ہی سبب کافی
مجھے تو عشق دہن الفت کمر بھی ہے

کوئی بتلائے مین تارے گنا کرون کبتک
شب فراق کی آخر کبھی سحر بھی ہے

جسے وہ چاہے بنائے ہدف مجھے کیا عذر
برائے تیر نظر دل بھی ہے جگر بھی ہے

لحاظ و شرم ہے دونون طرف سے مانع وصل
جو اضطراب ادہر ہے وہی ادہر بھی ہے

وہ پوچھتے ہین مری حسرتون سے مرقد پر
سوا تمہارے کوئی اور نوحہ گر بھی ہے

تم آب اشک سے کیون سینچتے ہو اے شمشاد
نہال عشق سے حاصل کوئی ثمر بھی ہے

جناب آغا مرزا صاحب شاغل برادر جناب داغ دہلوی مہ

کدہر چلے ہو یہ دل لیکے کچھہ خبر بھی ہے
ہمارے پاس سوا اسکے اک جگر بھی ہے

عجب طرح کی کشاکش مین جان آئی ہے
خدا کا خوف بھی ہے کچھہ بتون کا ڈر بھی ہے

مری دعا نے فرشتون کے کان کھائے ہین
فلک پہ پوچھتی پھرتی ہے یان اثر بھی ہے

شرر نثار ریاضِ آئین شوق سے شاغل
فقیر خانے مین تیّار ماحضر بھی ہے

کہان چلے ہو یہ بن ٹھن کے حضرتِ شاغل
کدھر خیال ہے وہان آپکا گذر بھی ہے

جناب منشی شیخ احمد علی صاحب شوق مالک اخبار آزاد لکھنؤ

جو دل لیا تو یہ سوچی ابھی جگر بھی ہے
نگہ ٹٹول رہی ہے کہ کچھ ادھر بھی ہے

ہنسو نہ کھول کے کاکل بلا نصیبون پر
بلا نصیب جہان مین تمھارا سر بھی ہے

چمک کے برق ہو رخ ہی فقط نہین ایسا
لچک کے بال کمانی ہو وہ کمر بھی ہے

وہ بانٹنے لگے ٹکڑے جو سبکو داغون کے
تو دل پکار اُٹھا اک غریب ادھر بھی ہے

کہین جو چین کو پاؤن تو اسقدر کہدون
کبھی تو آ ارے دنیا مین میرا گھر بھی ہے

جو ہمنے چوس لیے لب تو کیون بگڑتے ہو
ابھی تو دانت تمھاری زبان پر بھی ہے

ستا نہ ہجر کی شب ناصحا بتا پہلے
ترے خدا کی خدائی مین اک سحر بھی ہے

دو رنگیان تری آنکھون کی کیا کہی جائین
کہ جن سے شام بھی چکر مین اور سحر بھی ہے

دیا تو نامۂ شوق اسقدر نہ سمجھے ہم
کہ اُسکے چاہنے والون مین نامہ بر بھی ہے

جناب شیخ محمد جان صاحب شوخ عظیم آبادی

کسی کی خستہ دلی پر تمھین نظر بھی ہے
کسی کے حال کی افسوس کچھ خبر بھی ہے

ہماری دردِ جگر سے کبھی آپ ہین واقف
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

بھلا ہو کیا مجھے امیدِ زندگی اے شوخ
خلاف ہمسے مقدر بھی وہ قمر بھی ہے

جناب محمد رشید صاحب نسیم برادر و شاگرد جناب جلیس مچھلی شہری از گورکھپور

تڑپ رہی ہین شبِ ہجر نیم جان کی طرح
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

نہ کیون ہو فخر مجھے اپنی موت آنے پر
شریکِ بزمِ عزا وہ مرا قمر بھی ہے

جناب رگھناتھ پرشاد صاحب شاد نائب قانونگوے تحصیل بھوگانو

نگاہِ ناز کے مارے ہوئے تڑپتے ہین
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

جناب سید اسحاق حسن صاحب شرر پیرزادہ ساکن مارہرہ شاگرد جناب عیش مارہروی

صبا حضور مین حضرت کی عرض یہ کرنا
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

جناب سید شمس الہدیٰ صاحب شمسؔ ناظر عدالت منصفی مدہوبنی ؒ

بصد نیاز و تمنا یہ شمسؔ کہتا ہے
ہمارے حال کی کچھہ آپ کو خبر بھی ہے

جناب منشی علی حسین صاحب صبرؔ از للت پور شاگرد جناب یاسؔ لکہنوی

لبوں پہ آہ بھی ہے اور چشم تر بھی ہے
تپ فراق سے سوزان مرا جگر بھی ہے

ستا نہ ہجر کے ماروں کو اے فلک تو اور
ضرور آہ میں مظلوموں کی اثر بھی ہے

تمام رات رقیبوں نمین کاٹی ہنس ہنس کر
نہ سمجھے اتنا کہیں کوئی نوحہ گر بھی ہے

یہ کیا کہا کہ کسی اور سے لگاؤ دل
جہان میں تمسا میں دوسرا بشر بھی ہے

وہ قتل کرکے مجھے ڈھونڈتے ہیں قاتل کو
جہان میں آشنا کوئی اور بیخبر بھی ہے

بنور دونون جہان میں نگاہ کی ہمنے
ادہر بھی یار کا جلوہ ہے اور ادہر بھی ہے

حضور کہتے تھے جسکو کہ صبرؔ کا دل ہے
وہ آج ہوگیا بے صبر کچھہ خبر بھی ہے

جناب سید خدا بخش صاحب صادقؔ ساکن بنگلسی ضلع فیض آباد

تپ فراق بد نہیں ہے درد سر بھی ہے
ہمارے حال کی کچھہ آپ کو خبر بھی ہے

جناب پربھو نرائن صاحب صادقؔ مختار راکھی ضلع لوہردگا

غم فراق اٹھانے کو ایک دل ہی نہیں
کہ ساتھہ دینے کو اسکا مرا جگر بھی ہے

جناب نواب محمد سجاد علیخان صاحب ضبطؔ لکھنوی ؒ

جفا شعار کچھہ انصاف پر نظر بھی ہے
نگاہ مہر اسی طرح غیر پر بھی ہے

دل انکو ہمنے دیا ہاتھہ جان سے دہولر
کسی کا اور زمانے میں یہ جگر بھی ہے

نہیں یہ کعبے کا پتھر جو چوم لیں جا کر
کسی کا سنگ در یار تک گذر بھی ہے

یہ اضطراب یہ گستاخیاں سر محفل
کسی کا او دل خانہ خراب ڈر بھی ہے

خدا کی شان کہ وہ دیکھنے کو آئے ہیں
ہمارے جذبۂ الفت میں یہ اثر بھی ہے

رقیب پر بھی عنایت ہے اور مجھپر بھی
ادہر بھی ہے نظر لطف اور ادہر بھی ہے

مرے غبار کو پہونچائیگی وہان کیا خاک
صبا کا کوچۂ دلدار تک گذر بھی ہے

بغیر صبر نہیں چارہ ہجر میں اے دل
کرے گا کیا ترے نالوں میں کچھہ اثر بھی ہے

کہان ہو ضبط کسے ڈھونڈتے ہو پہلو مین
دل انکے ساتھ گیا تمکو کچھ خبر بھی ہے

جناب سید ضامن علی صاحب ضامن از گونڈہ

لگائین شوق سے تلوار میرے سینے پر
جو تیغ پاس ہے آنکے یہان سپر بھی ہے

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس مڈل سکول چارسدہ شاگرد جناب یار

تڑپ رہا ہے دل زار انھین خبر بھی ہے
ہماری آہ و بکا مین کہین اثر بھی ہے

ہر ایک عاشق بدنام مجکو کہتا ہے
ہوا ہون خلق مین رسوا انھین خبر بھی ہے

مزا ہے سیر کا اسوقت باغ مین عشرت
کہ مے کشی ابر ہے و ذخیرت ثمر بھی ہے

جناب میوا لال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین درھبنگہ

اگر کہو تو ابھی پھونکدین فلک کو ہم
ہمارے نالۂ دلسوز مین اثر بھی ہے

شب فراق مین دم آگیا ہے ہونٹون پر
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

جناب محمد یحییٰ علی صاحب عاصی کاکوروی اہلکار منصفی سنجہ ریٹ

وصال مین انھین چھیڑا تو بولے شرما کر
نہ دو ستم کوئی کمبخت تمکو ڈر بھی ہے

کمر کو کہتے ہو کیا میرے قتل پر ہر دم
ذرا کمر کو تو دیکھو کہین کمر بھی ہے

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب عاصی مدرس سرکاری اردو عربی الہ دو

دم آیا آنکھو نمین اب کوئی دم کے مین مہمان
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

جناب رام روپ داس صاحب عاشق از لذت پور

دعا عاشق ناشاد مین اثر بھی ہے
کسی کے حال کی کچھ یار کو خبر بھی ہے

جناب سید نذیر احمد صاحب عروج ساکن موضع کامگار شاگرد جناب حیا

مریض ہجر کی اب کوئی دم مین رحلت ہے
لبون پہ جان ہے کچھ آپ کو خبر بھی ہے

عروج خاک نشین کی نہ لی خبر ابتک
تمہارا سا کوئی بپھرا ہے قمر بھی ہے

جناب محمد عبد الغنی خانصاحب غنی مرزاپوری مقیم رانچی

نہین ہے دل ہی فقط تیغ ناز پر صدقے
تمہارے تیر ادا پر فدا جگر بھی ہے

سنبھالے رہنا دل سخت اپنا او ظالم
ہمارے نالۂ بیتاب مین اثر بھی ہے

گلا وہی ہے جو منظور تیغ قاتل ہو
پسند تیر جفا ہو وہی جگر بھی ہے

جناب فیروز شاہ خان صاحب فیروز رامپوری شاگرد جناب داغ دہلوی

تم ایسے ہو گئے دنیا کے اب تو اہل کھیلے
نہ ڈر کا خوف بھی ہے کچھ نہ کسی کا ڈر بھی ہے

رہی نہ پسند اب انکی وہ جو پسند کرین
ہمارے پاس تو دل بھی ہے اور جگر بھی ہے

نہ کھینچ سر ہی کو اک تن پہ یہ ارادہ ہی
کہ جو ہو عرش پہ جبتک تو در پہ سر بھی ہے

گلہ عبث ہی کہ وہ راہ پر نہیں آتا
تمہاری باتون مین فیروز کچھ اثر بھی ہے

جناب سجاد حسین صاحب فسون طالب علم چھپرہ ضلع سارن ؎

تسلیان یہی کہہ کہہ کے دل کو دیتا ہون
کہ ظلم و جور جو تجھ پر ہے غیر پر بھی ہے

جناب فضائل سنگہ صاحب فضائل ساکن چونیان ضلع لاہور

ہمارے غم کا بیان تیرے خال و خط کی طرح
نہین ہے طول نہین یار مختصر بھی ہے

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

تمھارے ہجر مین مضطر کوئی ادھر بھی ہے
کسی کے حال کی تمکو صنم خبر بھی ہے

تڑپ تڑپ کے شب ہجر مین بسر کی ہے
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

کیا ہے دل کو مرے جس نگاہ سے گھایل
اسی نگاہ کا طالب مرا جگر بھی ہے

کہ جسکے نالون سے ہوتا تھا روز حشر بپا
وہ مر گیا تمھین ایجان کچھ خبر بھی ہے

کبھی ادھر بھی عنایت ہو دو گھڑی کے لیے
قریب غیر کے گھر کے ہمارا گھر بھی ہے

انھین ہے بعد مرے ایسی جستجو میری ؎
ہر اک سے پوچھتے ہین یان کہین قمر بھی ہے

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

چھپے ہین دل مین وہ کیون دل کو کچھ خبر بھی نہی
حجاب بھی ہے کسی سے کسی کا ڈر بھی ہے

وہ ہنس تو دیتی ہین روتے جو ہمکو دیکھتے ہین
ہمارے اشکون مین کچھ اثر بھی ہے

فقط ادا کی شوخی ہی لیگئی نہین دل کو
کسی قدر تری چالاکی نظر بھی ہے

مری بغل سے اٹھا لیگیا یہ کون اسے ؎
کچھ احتمال مجھے دل کے جذب پر بھی ہے

بچانے پائے کوئی امی دراز دستی شوق
فقط وہ گوشہ دامن نہین کمر بھی ہے

یہ پوچھتے ہوے اُٹھینگے ہم قیامت کو — کہ حشر مین کہین وہ شوخ فتنہ گر بھی ہے
پکارتے ہین اُسے کہہ کے خوبرو بدبخت — کمالِ اہلِ وفا مین نصیب ور بھی ہے

جناب سید عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب ارشؔ نگینوی

اُٹھاو تیغ کہ گردن جھکا چکا ہون مین — لگا و تیر کہ حاضر مرا جگر بھی ہے
رہینگی ہاے یہ اختر شماریان کب تک — شبِ فراق کی یا رب کہین سحر بھی ہے

جناب محمد نبی داد خانصاحب مشتاق وکیل عدالت دیوانی علیگڈہ

نگارِ تیرِ نگہ دل بھی ہے جگر بھی ہے — ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے
ہوئے تھے اُس سے خدا جانے کیا سوال و جواب — کہ بد حواس مری طرح نامہ بر بھی ہے

جناب سید احمد حسین صاحب منظور لاہر پوری شاگرد جناب وسیم خیرآبادی

تمام عمر ہوئی تو مگر نہین جاتی — شبِ فراق بتادے تری سحر بھی ہے
رقیب شیفتۂ حسن ہو یقین ہین — اُٹھاے جور ترے اُسکا یہ جگر بھی ہے
تڑپ رہا ہی پس مرگ گور مین عاشق — وہ خوابِ ناز مین ہین اُنکو کچھ خبر بھی ہے

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتپوری ملازم فوجداری علیگڈہ

حسین لاکھ ہو اپنی تمھین خبر بھی ہے — تمھین بتاؤ کہ تمسا کوئی بشر بھی ہے
وہ پاس آئین ہمارے تو کس طرح آئین — ہمارے جذبۂ دل مین کہین اثر بھی ہے

جناب محمد بشیر رشاد صاحب مقتول مختار عام جناب راجہ صاحب بہادر سنگرولی

نگہ کی تیغ سے کرتے ہو قتل مجکو بتو — بھلا کہو تو تمھین کچھ خدا کا ڈر بھی ہے

جناب عبد المجیب صاحب مقصور گورکہپوری شاگرد جناب وفور گورکہپوری

تمھارے حسن پہ اے مہ جبین خدا کی قسم — جو دل فدا ہے تو صدقے مرا جگر بھی ہے

جناب عبد القادر صاحب مشہور خلف محمد فاضل صاحب متوطن بھڑوچ

گذرتی ہے دلِ مجبور پر صنم کیا کیا — ہمارے حال کی کچھ آپکو خبر بھی ہے

جناب حکیم محمد نعیم الزمان خانصاحب نعیم لکھنوی شاگرد جناب اسیر لکھنوی

غرورِ حسن کو اس بت کے یہ خبر بھی ہے — کہ میرے عشق مین کچھ جذب کا اثر بھی ہے

کہان سے لاؤن شہادت مین بیگناہی کی
الٰہی تو ہی بتا دے کوئی ادھر بھی ہے

یہ کہہ رہی ہے قضا تیغِ ناز سے اُسکی
تڑپ رہا ہے وہ بسمل تجھے خبر بھی ہے

خیالِ یار سے لپٹی ہے آرزو میری
سوائے میرے کسی اور سے حذر بھی ہے

مزا یہ درد کا لیتا ہے اونکے ناوک سے
کہ دل بھی نذر ہے تجھپر فدا جگر بھی ہے

کہا جو مینے بتون مین وفا نہین تو کہا
کہ باوفا بھی ہین انمین تمھین نظر بھی ہے

غرض فغان سے ہماری فقط یہی ہے نعیم
کہ اپنی آہ مین دیکھین تو کچھ اثر بھی ہے

جناب منشی محمد عبد الرحمن خانصاحب نیتر وکیل دہلی شاگرد جناب یاس لکہنوی

بتون کے کوچے مین اے دل کہین گذر بھی ہے
اگر گذر ہے تو سو طرح کا خطر بھی ہے

وہ اور دن تھے کہ سنتے ہی دَوڑتا تھا کوئی
ہمارے نالون مین اے دل کہین اثر بھی ہے

نگاہِ لطف سے وہ مجھکو دیکھتا بھی نہین
بھری ہوئی ستم ایجاد کی نظر بھی ہے

ہوئے ہین گور کنارے غمِ جدائی سے
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اورسیر متوطن میرٹھ

وہ میری لاش پہ سر کھول کر یہ کہتے ہین
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

دعائین مانگتے ہو تم جو روز اے ناظم
بتاؤ پہلے مجھے انمین کچھ اثر بھی ہے

جناب نوازش حسین صاحب نوازش مونگیری

وہ جتنا دور ہے اُتنا قریب تر بھی ہے
نہان نظر سے ہے پر دل مین جلوہ گر بھی ہے

ہمیشہ پوچھتے رہتے ہین غیر کا احوال
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

شہیدِ تیغ تغافل مجھے کیا جسنے
سرِ مزار وہی آ کے نوحہ گر بھی ہے

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خانصاحب نیتر بنارسی شاگرد جناب فائز بنارسی

قرار دل کو نہین مضطرب جگر بھی ہے
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

گلے کو کاٹتے ہین خود بخود یہ کیون عشاق
ضرور الفتِ ابرو مین کچھ اثر بھی ہے

یہ حال ہے رہے جان تن مین باقی ہے
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

ضرور آپ ہین عاشق مزاج اے نیتر
اسی سے آپکا ہر شعر پُر اثر بھی ہے

جناب غلام محمد صاحب ناظم کلرک دفتر ریلوے اگزیمنر لاہور

تمھاری تیغ ادا سے جو وار کو روکے | سوا سے سینۂ ناظم کوئی سپر بھی ہے

خاکسار محمد نثار حسین نثار مہتمم پیام یار

خدا ہی نے تو بنایا دل و جگر بھی ہے | ستانیوالو حسین کچھ خدا کا ڈر بھی ہے
بتون کے پاؤن کی کھائی ہین ٹھوکرین ہا کیا | اب اُسکے سجدے کے قابل کسی کا سر بھی ہے
نہ دستِ ناز مین رکھین تو کیا کرین آخر | وہ تیغ کاہے مین باندھے ہین کمر بھی ہے
جھٹک کے ہاتھ وہ جھنجھلا کے ناز سے کہنا | نہ دیکھے کوئی تجھکو کسی کا ڈر بھی ہے
ہین ایسے بھولے کہ وہ عکس سے نہین واقف | ہٹا کے آئنہ دیکھا کوئی اُدھر بھی ہے
مزہ نہ دیتی تھین بیچینیان کبھی مجھکو | شریک اُنمین تری شوخیِ نظر بھی ہے
قدم سنبھال کے رکھنا رہِ محبت مین | نثار دیکھ کے یہ راہ پُرخطر بھی ہے

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

خیالِ دل بھی ہے مدِ نظر جگر بھی ہے | نگاہِ یار اِدھر بھی ہے اور اُدھر بھی ہے
خدا بچائے محبت مین جان کو میری | عدو بھی تاک مین ہے چرخ فتنہ گر بھی ہے
جو میرے قتل پہ تو باندھنے کو کہتا ہے | تو اِس سے ہوتا ہے ثابت ترے کمر بھی ہے
ہمارے دل کی حسین کیا لگا ئینگے قیمت | وہ کیا خریدینگے اس مال کو نظر بھی ہے
نکلکے سینے سے پھر کیا کرے گی تو اے آہ | کسی حسین کے دل تک ترا گذر بھی ہے
کہا یہ صبحِ شبِ وصل ہوش نے آکر | وہ کوئی جاتا ہے کچھ آپ کو خبر بھی ہے
جو دیکھو غور سے چھائی ہے بیکسی ہر سو | یہ شامیانہ ہمارے مزار پر بھی ہے
نگاہِ ناز کسی کی جو دل کو لوٹ چلی | جگر تڑپ کے پکارا کہ کچھ اِدھر بھی ہے
تم اپنے دل ہی کے جانے سے یاس حیران ہو | تمھارے ہوش بھی جاتے رہے خبر بھی ہے

جناب محمد عبد الغفور صاحب یتیم نیٹو ڈاکٹر جیل گونڈہ

مجھی کو داغِ محبت ملا مجھے تھا یہ ناز | مگر رقیب مرا ہاے یہ قمر بھی ہے
یتیم کچھ نہ لکھو خط مین اُنکو یہ لکھدو | ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

جناب سید فیاض احمد صاحب راز برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

عبث تلاش ہی پہلو مین کچھ خبر بھی ہے
جدھر ہے تیر ادھر دل بھی ہی جگر بھی ہے

مرے خیال مین اک مہ جمال پھرتا ہے
ترے فرشتون کو اے آسمان خبر بھی ہے

منا کو چل کے تمھین ناز سے خدا کے لیے
دعا کی گود مین مچلا ہوا اثر بھی ہے

بنی ہے موم کی لیکن وہ سخت جان ہے شمع
کہ جان تھوڑی سی باقی پس سحر بھی ہے

مین گردباد کو صحرا مین دیکھ کر سمجھا
کہ میری طرح سے چکر مین یہ اکثر بھی ہے

تم اپنی راز سے واقف نہین وہ نادان ہو
تمھارے دل مین چھپا ہی تمھین خبر بھی ہے

جناب سید محمد احسن صاحب شوق از کھیہ کلان ضلع راے بریلی

تڑپ تڑپ کے شب ہجر صبح کرتے ہین
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

دم آہ مین تھامے ہوئے دل ابھی ہار کہا
ہماری آہ مین لیکن کہین اثر بھی ہے

جناب بجے نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

شب فراق مین مر مر کے کی سحر ہمنے
ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

تڑپ تڑپ کے کیا دل نے اور کہا ہمین
بتا تو شمع شب ہجر کی سحر بھی ہے

جناب سید نیاز احمد صاحب نیاز برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

نہ پوچھ کوئی پس مرگ نوحہ گر بھی ہے
کہ نوحہ گر مرا دل ہی نہین جگر بھی ہے

نبیرہ صبح وصال انکو دو دو دل دیگا
کہ رات تھوڑی سی باقی پس سحر بھی ہے

مین بیقرار ہون تو بیقرار ہین یہ بھی
شریک درد مرا دل بھی ہے جگر بھی ہے

تمھاری چاند سی صورت پہ چھٹکی رہتی ہے
تمھاری زلف نقاب رخ سحر بھی ہے

نیاز عکس سے آئینے مین وہ کہتے ہین
جو مجھپہ رات کو گذری تجھے خبر بھی ہے

جناب سید ضامن حسین صاحب ناظر برادر و شاگرد جناب وسیم خیرآبادی

نثار تجھپہ مرا دل بھی ہی جگر بھی ہے
مرے عدو ہین یہ دونون تمھین خبر بھی ہے

کسی پہ قہر کسی پر عتاب کرتے ہین
جناب شیخ کو عقبے کی کچھ خبر بھی ہے

جفائے ناوک مژگان مری طرح سے اٹھاے
کلیجے کا ہے یہ دل دل کا یہ جگر بھی ہے

یہ غزلین دیر مین وصول ہوئین اس سبب سے ردیف وار درج نہوگئین ؎

کہین سے پی کے مگر شیخ آئے ہین ناظر	کہ آج بات مین حضرت کی کچھ اثر بھی ہے

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیم برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر مینائی

ہے آئینے مین ترا مثل مجھ کو خبر بھی ہے	کہ شوخ تیرے برابر یہ سیم بر بھی ہے
بغل مین ڈھونڈھتے ہو کیا تمھین خبر بھی ہے	خبر کو دل کی گیا دیر سے جگر بھی ہے
یہ التزام کیا ہے کہ میرے رونے کو	جدھر مین جاؤن مرے ساتھ نوحہ گر بھی ہے
خیال کوہکنی کوہکن کو ہے اے قیس	جنون ہی نہین اسکو یہ درد سر بھی ہے
بلاکے اپنی شب وصل کو سزا دی تم نے	تمھاری عاشق رخ عاشق سحر بھی ہے
چھپاکے کیا نہ کیا عالم تصور مین	ہمارے کاتب اعمال کو خبر بھی ہے
وسیم کوئی کسی کا نہین فلک سا رفیق	کہ ہموطن بھی یہ سب کا ہے ہمسفر بھی ہے

بی گلاب ولی صاحبہ اختر از دہلی

ہمارے حال پہ کچھ آپ کو نظر بھی ہے	کہ بیقرار ہے دل بھی تپان جگر بھی ہے
بتائے غیر کہ ہے فوق کیا اسے ہم پر	کرم جو اسپہ ہے غصہ تو کچھ ادھر بھی ہے
جفا و ظلم جو کرتا ہے مجھپہ وہ اختر	کسی حسین کو روز جزا کا ڈر بھی ہے

غزلیات غیر طرح

جناب مولوی محمد خیر الدین صاحب تابش ملتانی شاگرد جناب داغ دہلوی

آشفتگی حال کی میری ادسے کیا قدر	جس شخص کے دل مین نہ محبت ہو کسی کی

جناب محمد احسان علیخانصاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

آج رخصت نہ اگر ہوش ہمارے ہوتے	بام پر آئے تھے وہ خوب نظارے ہوتے
دلکو تھامے ہوئے ہم ساتھ تمھارے ہوتے	سحر وصل کو تنہا نہ سدھارے ہوتے
جلوہ گہ مین تھے ترے ساتھ ہزارون جلوے	چشم مشتاق سے کس کسکے نظارے ہوتے
دیکھنے پاتے نہین تیرا ہی خال عارض	توڑ لاتے ہم اگر عرش کے تارے ہوتے
توبہ توبہ مین کرون آرزو سے حور وپری	دل مین ارمان بھی ہوتے تو تمھارے ہوتے
یہ بھی ممکن تھا کہ گھر سے نہ نکل آتا مین	چاہنے والا مجھے کہہ کے پکارے ہوتے

مدّعی شوق شہادت کہ یہ ہے شرم کی بات — غیر کو ذبح کرے یار ہمارے ہوتے
پیار کا نام بھی ہوتا ہے جہان مین آدم — مجھکو احسان ہی کہکر وہ پکارے ہوتے

جناب مرزا علی محمد صاحب آرم لکھنوی شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

بُرا اثر نالۂ فرقت جو ہمارے ہوتے — پھر یہ ممکن تھا کہ دشمن تمھین پیارے ہوتے
بکھری زلفون نے پریشان کیا عالم کو — حشر ہوتا جو کہین بال سنوارے ہوتے
دل بیتاب نہ کہنے مین نہ قابو مین جگر — مدعی عشق کے ہم کسکے سہارے ہوتے
صف ماتم سے چلے جاتے ہو کیا عجلت ہے — نعش اُٹھ لیتی ہماری تو سدھارے ہوتے
کہتے ہین وصل کی شب چھیڑتے اتنا نہ کبھی — اے آرم تجھے بھی اگر ہم تمھین پیارے ہوتے

جناب مرزا قاسم علی بیگ صاحب آخگر حیدرآبادی شاگرد جناب جولان

کیون تڑپتے ہوئی چھوڑا مرے پہلو مین اسے — دل کو ای کاش کہ تم لے کے سدھارے ہوتے
منصفی خیر طاہر انصاف کی جا ہے کہ نہین — غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے

جناب سید محمد عظمت اللہ صاحب اقبال حسینی اورنگ آبادی

تیرے ابرو جو طرفدار ہمارے ہوتے — غیرون کے واسطے چلتے ہوئی آرے ہوتے
مژدۂ وصل دیا ہجر مین جان بخشی کی — ورنہ ہم سوے عدم کب کے سدھارے ہوتے
کیسلیے جور بتان سہ گئے کیسے اقبال — چار دن اور مصیبت کے گزارے ہوتے

جناب مولوی محمد حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان

شمع کی طرح تھا منظور جلانا مجھکو — ورنہ غیرون سے نہ محفل مین اشارے ہوتے
دل مضطر کو اسی طرح مین سمجھا لیتا — غیر کے نام سے تم مجھکو پکارے ہوتے
چھیڑ کرتا ہون تو وہ کوس کے کہتے ہین حبیب — یہی اچھا تھا کہ تم گور کنارے ہوتے

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد حکیم فائز بنارسی

سر کے دینے مین نہ ہمت کبھی ہاری ہوتے — چشم جوہر سے جو خنجر کے اشارے ہوتے
حور کہتے ہین کسے اور پری کیا شے ہے — کوئی نجچتا نہین نظرون مین تمھارے ہوتے
ہاتھ اوچھا مرے قاتل کا جو پڑتا ہے حقیر — قہقہے کیون دہن زخم نے مارے ہوتے

جناب بندہ علیخانصاحب زیبا لکھنوی شاگرد نواب محمد حسنخان شید امرحوم

کیا ملاتا کوئی آنکھ اُنسے ہمارے ہوتے ... غیر ممکن تھا کہ غیروں سے اشارے ہوتے
سوچکر کچھ تو کسی دن وہ ہمارے ہوتے ... اپنا جانباز کبھی کہہ کے پکارے ہوتے
ای کلیم آپ کو حاصل نہوا لطفِ مذاق ... ہمکلامی سے تو بہتر تھا اشارے ہوتے
وعدہ جھوٹا ہی پھر آنیکا وہ فرما جاتے ... کچھ تو تسکین ہمیں دیکے سدھارے ہوتے
کیسے انصاف سے مر جانیکی جا ہی کہ نہیں ... قتل کا حکم ہو اور وں کو ہمارے ہوتے
یہ بھی غیرت نہیں آتی تمھیں ای رشکِ مسیح ... جان بلب عاشقِ صادق ہو تمہارے ہوتے
صاعقہ بنکے اجل آگئی جانبازوں کی ... تھے اور حضور آپ نے مارے ہوتے
میرے ہی قلب و جگر تھے جو بھی سوزِ عشق ... کانپ کانپ اُٹھتے جو دوزخ کے شرارے ہوتے
اُسنے گر تشنۂ دیدار کہا تھا زیبا ... آپ بھی ساقی کوثر کو پکارے ہوتے

جناب حکیم عزیز احمد صاحب عزیز حکیم آبادی

گر نہ اس ماہ سے بچے پر دو اشارے ہوتے ... جگر کے نہ دل اسکے پارے ہوتے
اپنا شیدائی و جانباز سمجھتے جو مجھے ... جانبِ غیر بھلا کیوں یہ اشارے ہوتے

جناب فدا حسین صاحب فدا نیر آبادی

اب نہ کرنا کسی عاشق سے دیا کا وعدے ... غیر سے دیکھ لیے ہمنے اشارے ہوتے
بعد مدت کے یہ صحرا میں ہوا دھیان فدا ... ہائے یہ دن اسی کوچے میں گذارے ہوتے

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلہ

کیا یہی شرطِ محبت ہے بتاؤ صاحب ... غیر پر لطف و کرم واہ ہمارے ہوتے
بے سبب گالیاں ہر روز نہ کھاتے ہرگز ... ہم اگر عاشقِ صادق نہ تمہارے ہوتے
بڑھکے رکھنا تھا قدم حضرتِ مائل تمکو ... منزلِ عشق میں ہمت تو نہ ہارے ہوتے

جناب سید احمد حسین صاحب منظور شاگرد و برادر جناب تسیم خیرآبادی

شیخصاحب جو غمِ عشق کے مارے ہوتے ... خواہشِ حور میں جنت کو سدھارے ہوتے
جاگ اُٹھتا میں ابھی خوابِ اجل سے ریحان ... نام لے کر جو مرا آپ پکارے ہوتے

جناب سید اولاد احمد صاحب مختصر مرادآبادی اسٹیشن ماسٹر خیرآباد شاگرد جناب مضطر

اگر او نجھے مری آہون کے شرارے ہوتے ۔ نہ یہ گردون نظر آتا نہ یہ تارے ہوتے
سامنے آسکے ہولی بات تو کیا بات ہوئی ۔ بات جب تھی کہ تصور مین اشارے ہوتے

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیم خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

لا کھہ احسان اگر اپنے تمھارے ہوتے ۔ حضرتِ دل نہ تمھارے نہ ہمارے ہوتے
اور ہوتا ترے دیوانہ گیسو کا دماغ ۔ تو نے دو پھول اگر ناز سے مارے ہوتے
پا کے ہجو مجھے وہ طعن سے فرماتے ہین ۔ بعد نعمت کے ری آپ سدھارے ہوتے

جناب حمید علی صاحب حمید محرر پیشی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سیتاپور

لب شیرین سے مجکو گالیان دین ۔ ملا کر زہر دیتے ہو دوا مین

جناب سید مولوی مقصود علیخان صاحب ضیا دہلوی مدرس ریتی

لگا ہو خون عاشق دست و پا مین ۔ کہ وہ شوخی کہان رنگِ حنا مین
سنبھالنا اس ذلِ بیکس کا معلوم ۔ چلا ہے اسطرح کالی گھٹا مین
حسینون کا وہ انبوہ وطلاطم ۔ تماشا سا تھا اک مرگِ ضیا مین

جناب امتیاز حسین صاحب ممتاز محرر لین پولیس ضلع سیتاپور

عجب لذت ہے تیری ہر جفا مین ۔ نہ ایسی شوخیان ہین ہر ادا مین

جناب ناصر خانصاحب ناصر تخلص قلندر از بنگلور

پھنسا ہی جب سے دل زلفِ رسا مین ۔ پڑی ہے جان مصیبت مین بلا مین
رقیبون مین ہوئے ہین سرخرو وہ ۔ نہو مل کر ہمارا دست و پا مین
پئے آلِ نبی ہو دفن ناصر ۔ پسِ مردن الٰہی کربلا مین

جناب مولوی محمد خیرالدین صاحب تابش ملتانی شاگرد جناب داغ دہلوی

کیون ہمکو دستبوسِ لالہ زار ہو ۔ رشکِ چمن جو اپنا دلِ داغدار ہو
ناصح تجھے ہو قدر مرے اضطراب کی ۔ جس دم کہ تیغ عشق سے تو دلفگار ہو
کل آپ نے جو وعدہ کیا اور نہ آئیے ۔ فرمائیے کہ آج کسے اعتبار ہو

صابر نہ عرض حال کر اس مست ناز سے	وہ کیا سنے گا بات جو غفلت شعار ہو

جناب منشی محمد کبیر صاحب تحصیل شاگرد جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

لالہ کی طرح دل نہ کوئی داغدار ہو	یارب یہ گل کسی کے گلے کا نہ ہار ہو
ہوجاے اک زمین نئے آسمان پر	گر ای صبا بلند ہمارا غبار ہو
دونون کا نام لیتے ہوئے کانپتا ہے دل	روز شمار ہو کہ شب انتظار ہو

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اورسیر مین پوری

تیر نظر تمھارا جو سینے کے پار ہو	ہمراہ دل کے جان حزین بھی شکار ہو
آتا ہی یار تیری تسلی کے واسطے	ای دل تڑپ کے اور ذرا بیقرار ہو
اسکی تڑپ مین ملتا ہے کچھ اور ہی مزا	اللہ میرے دل کو نہ دم بھر قرار ہو
آواز شب کو سنکے مری چونک کر کہا	ایسا نہو یہ ناظم سینہ فگار ہو

جناب محمد حسین صاحب جلیس مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

یہی کہتا ہی چراغ سر بالین مزار	مجکو رونے کے لیے تا بہ سحر چھوڑ دیا
پاک ہوجاتا بکھیڑا ہی جو دونوں جاتے	یار نے لے لیا دل آہ جگر چھوڑ دیا
وصل مین ہاتھ بڑھایا تو بگڑ کر بولے	انھین باتون سے تو آنا ترے گھر چھوڑ دیا
درد کی دیکھی جو آمد یہ ہٹا پہلو سے	میہمان کے لیے دل بندرے گھر چھوڑ دیا
مہربانی مین بھی صیاد کی ہی ظلم شریک	صحن گلشن مین مجھے باندھ کے پر چھوڑ دیا
ساتھ ہی دل کے جلانا تھا اسے بھی لازم	کیون مری سوز محبت نے جگر چھوڑ دیا
یہ کھٹک کر مجھے فرقت مین تسلی دیتا	تو نے سینے مین نہ کیون تیر نظر چھوڑ دیا
تجسا دنیا مین نہوگا کوئی نادان جلیس	راہ مین پاکے اکیلا اسے گر چھوڑ دیا

اطلاع

پرچہ پہونچتے ہی فوراً اس طرح مین (ستم اٹھنے اٹھاؤن مین کہان تک) غزلین بھیجنا چاہیین اور طرح ذیل مین ۱۵ نومبر تک — ورنہ درج ہونے سے رہجائینگی —

کم مری جان ذرا درد جگر ہونے دو

جگر قافیہ — ہونے دو ردیف۔

عمدہ اور جدید کتابین

حضرات! - آپ قومی پریس کے کتابون کی فہرست [illegible] ان [illegible] کو ضرور منگوائیے اور دیکھیے کہ قومی پریس نے کس محنت و جانفشانی سے یہ کتابین طبع کی ہین - آپ لوگ ان کتابون کے [illegible] سے کتابون کی [illegible] کے علاوہ [illegible] کا بھی اندازہ ہو گا [illegible] قومی پریس کتابون کے عمدہ چھپوانے مین جیسا اہتمام [illegible]

کلیات مذاق

یہ لاجواب دیوان جسکا مشہور [illegible] ہے [illegible] خوبصورتی کی ترتیب بھی نکالا گیا ہے - اور چھپائی اور کتابت [illegible] عمدگی کے اعتبار سے بھی [illegible] کے حسن نظر فریب سے کہیں [illegible] قیمت [illegible] لاگت ۹

دلچسپ کا پہلا حصہ

ہندوستان کے فرقہ [illegible] ندوات [illegible] کا آئینہ [illegible] [illegible] کو [illegible] کے ذریعے سے تصویر کھینچی [illegible] ار دو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خوشرنگ اور بیش قیمت کاغذ پر [illegible] اہتمام سے ساتھ [illegible] [illegible] گیا ہے قیمت مجلد

دلچسپ کا دوسرا حصہ

[illegible] ہمارے دلی جذبات کی [illegible] ایک پاکباز عاشق کی بیتاب [illegible] ایک [illegible] عصمت ناضبط - ہندوستانی مردون کے جنون انگیز [illegible] ہماری عورتون کی بیتابی اور پاکدامنی غرض دلچسپ کا دوسرا [illegible] اور اسکا عشق نہایت موثر اور پر جوش [illegible] مین [illegible] مین نازکخیالیون کے نئے نئے پیرایے پیدا کر کے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے - قیمت فی جلد ۹

نغمۂ راز

حسرتون کی مجسم صورتین - مایوسیون کی ہو بہو تصویرین - دل شکستہ کے بکھرے ہوئے ٹکڑے - چشم مایوس سے ٹپکے ہوئے خون کے قطرے - آہ سوزاں کے بھڑکتے شعلے - آتش عشق کی جگر سوز چنگاریان حسن کے جلوے بیتاب کر دینے والے لوٹ عشق کی اندوہناک سرگذشتین یعنے مثنوی نغمۂ راز مع شب وصل و شب غم نہایت اہتمام سے چھپی ہے قیمت فی جلد ۴

ضرب المثل

اسمین اردو کی اکثر مثلین اور چھوٹے چھوٹے جملے جو عموماً اہل زبان کی زبانون پر چڑھے ہوے ہین بترتیب حروف تہجی جمع کر دیے گئے ہین یہ رسالہ اون لوگون کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے جو اردو زبان کا شوق رکھتے ہین - قیمت فی جلد ۲

خیالات نادرہ

تصنیف فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے قیمت فی جلد ۲

جس [illegible] کی درخواست [illegible] قیمت یا اجازت وغیرہ [illegible] [illegible]

المشتہر منیجر پیام یار لکھنؤ چوک۔

اشتہار

[illegible]

المشتہر [illegible]

البرٹ بل

یہ عجیب و غریب پولیٹیکل ڈراما جو اردو مین پہلی پولیٹیکل تصنیف دیکھنے کے قابل ہے - ہمارے احباب ضرور منگائین - قیمت فی جلد ۲ مع محصول ۹

ڈگریس نندنی

(نہایت دلفریب ناول)

اس ناول کی عمدگی کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ قریب قریب دنیا کی سب مہذب زبانون مین اسکا ترجمہ ہوا ہے - چنانچہ اب اردو مین چھپا ہے - قیمت فی جلد عہ مع محصول

البرٹ بل اور درگیش نندنی کی درخواست ہمارے نام بھیجنا چاہیے

المشتہر - محمد حسین - وقت - پیام یار لکھنؤ

سرمایۂ زبان اردو

یہ مبسوط لغت جامع تمام مفردات و مرکبات اردو مولفہ [illegible] جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی طبع ہوا ہے اسکی خوبی دیکھنے پر منحصر - دو جلدون مین ہے - اور دونون جلدین بالکل چھپ گئی ہین -

قیمت [illegible] محصول -

افادۂ تاریخ جسکو قواعد تاریخ گوئی مین جناب حکیم سید ضامن علی صاحب جلال نے تصنیف کیا ہے - قیمت بھی بغرض افادہ عام اسکی کم کر دی - فی جلد مع محصول

المشتہر - سید محمد مہدی - لکھنؤ - محلہ منصور نگر - مکان جناب جلال

حضرات!

آپکی قدردانی اور عزت افزائی سے پیام یار نے جو کچھہ ترقی کی اوسکو زمانہ بھر جانتا ہے اور زنگ مین کہہ رہا ہی کہ آپ کی کوششون نے پیام یار کو کس حد تک اسکے موثر بنانے کے قابل بنا دیا۔

اس موقع پر مجھے اسکی بھی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ پیام یار کا زر پیشگی یاد دلا کر آپ سے ارسال قیمت کا خواستگار ہون۔ ازراہ عنایت جس قدر جلد ہوسکے اپنا ذمگی روپیہ آپ لوگ بہت جلد ادا کر دین کیونکہ پیام یار کے اصول ہی واقع ہوئے ہین کہ ملک اوسکی ذات سے اپنا فائدہ دیکھہ کر اوسکی اغراض پوری کرنے مین تساہل اور سستی نہ کرے۔

اکثر معزز ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبرون کی نسبت پوچھتے رہتے ہین کہ کس قدر ہین اور کیا قیمت ہے۔ لہذا ہم تفصیل وار فہرست شایع کرکے امیدوار ہین کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائین

پیام یار جون ۱۸۸۳ء سے جاری ہے ۱۸۸۳ کا کوئی نمبر باقی نہین رہا۔ مندرجہ ذیل نمبر موجود ہین

بابت ۱۸۸۴ء

جولائی ۱۸۸۴ نمبر ۷۔ اگست ۱۸۸۴ نمبر ۸

بابت ۱۸۸۵

اپریل ۱۸۸۵ نمبر ۴۔ مئی ۱۸۸۵ نمبر ۵۔ جون ۱۸۸۵ نمبر ۶
جولائی ۱۸۸۵ نمبر ۷۔ اگست ۱۸۸۵ نمبر ۸۔ ستمبر ۱۸۸۵ نمبر ۹
اکتوبر ۱۸۸۵ نمبر ۱۰۔ نومبر ۱۸۸۵ نمبر ۱۱۔ دسمبر ۱۸۸۵ نمبر ۱۲

۱۸۸۶ کے پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین جنکی قیمت ۱۲ ار ہے

مہتمم پیام یار

[illegible] اسلام و مسلمان

[illegible] مولوی سید محمد حسین صاحب [illegible] [illegible] صلعم کی سوانح عمری [illegible] [illegible] کے الزام [illegible] اسلام [illegible] ہندکی ترقی و تنزل [illegible] عبرت انگیز [illegible] اسباب بخوبی بیان کیے ہین۔ اور [illegible] سلطنت [illegible] ثانی [illegible] طبع ثانی مین [illegible] [illegible]

پیام یار

نالہ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

[illegible]

چکن ! چکن ! چکن !!

[illegible]

مصرع طرح پیام یار

ستم انکے اٹھاؤن مین کہان تک

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد والی رامپور خلد آشیان

نہین ممکن رسائی لامکان تک
نشان کس طرح پہنچے دلستان تک

تری سفاکیان پہنچین یہان تک
کہ زہر ہے حیاتِ جاودان تک

کرون ضبطِ نفس ہمدم کہان تک
لگی ہے آگ اک دل سے زبان تک

پہنچ جائے اگر مجھ سخت جان تک
تو مانگے موت مرگِ ناگہان تک

مین ہون وہ ناتوان جب آہ کھینچی
تو مری سو جگہ دل سے زبان تک

کڑی ہے اسقدر منزل عدم کی
کہ مر مر کر پہنچتے ہین وہان تک

بہار آخر ہے اور مین بے پر و بال
قفس سے ڈال بیٹھے آشیان تک

مین ہون اس انجمن مین شمعِ تصویر
کہ سوزِ دل نہین آتا زبان تک

ہزارون حسرتون کا ہو گیا خون
کہان تک پاس رسوائی کہان تک

مری واماندگی کہتی ہے مجھسے
پہنچنا ہو چکا اب کاروان تک

غش آیا ہے مجھے مسجد مین بے مے
چلو لے کر مجھے پیرِ مغان تک

ترے قربان اے بیتابیِ دل
مجھے پہنچا دے اسکے آستان تک

مکان یار تک قاصد نہ پہنچا
گئے کیونکر پیمبر لامکان تک

مین وہ دل سوختہ ہون اس چمن مین
جلے بجلی جو آئے آشیان تک

نہین کچھ تیغ و قاتل ہی کشیدہ
خفا ہی ہمسے مرگِ ناگہان تک

نہ پائی گرد نالون نے اثر کی
زمین سے خاک چھائی آسمان تک

جو یون آنے نہ دی اسکی گلی مین
تو پہنچون خواب بنکر پاسبان تک

کہان ہم ای امیر اب اور کہان داغ
یہ جلسے ہو چکے خلد آشیان تک

جناب میر سرفراز علی صاحب امجد ردولوی

بڑھا ضعف دل رنجوریان تک — کہ آہیں بھی نہیں آتیں زبان تک
چھپے درد دل عاشق کہان تک — فغان آجاتی ہے اکثر زبان تک
خدا مالک ہے پہونچا شوق آگے — مجھے تو لے تو چل کوئے بتان تک
دل شیدا نے کیا ہی بات رکھ لی — نہ آیا شکوۂ جانان زبان تک
بھلا کچھ جا بھی ہے ہو جنت کی — کرو گے تم ستم آخر کہان تک
جسے دیکھو وہی طالب ہے اسکا — بچا ہیں دل حسینوں سے کہان تک

جناب شاہ امداد احمد صاحب امداد از بان رودہی

نہیں معلوم میرے دل کی وحشت — اڑا کر لیکے پہونچے کہان تک
جو چاہے ظلم کر تو مجھپہ اے شوخ — نہ آئے گا کبھی شکوہ زبان تک
اثر یہ جذب الفت میں کہان ہے — کہ لائے کھینچکر اسکو یہان تک

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد خلف جناب شاد از اوجین

کسی مجبور کی آہ و فغان سے — اٹھا رکھا ہے سر پر آسمان تک

جناب عبد الیاسین خانصاحب آزاد ٹانک پلیٹن شاگرد جناب خار

زمانے بھر کی میں نے خاک چھانی — نہ پہنچا میں انکے مکان تک

جناب عبد الرحیم خانصاحب اسد پروفیشنل کلارک پوسٹ آفس کیمپ ایلچپور

کوئی کہدے کہ اب مرتا ہے عاشق — مسیحائی کریں آ ئیں یہان تک

جناب محمد آصف علیخان صاحب آصف شاگرد جناب کلامی

جلے ہونگے دل اغیار کیا کیا — وہ آئے ہونگے جب میرے مکان تک

جناب مولوی محمد اظہر حسین صاحب اظہر از مظفر گڈھ

اسی جلوے کی ہر جا روشنی ہے — نظر اپنی پہونچتی ہے جہان تک

جناب سید افضل حسین صاحب افضل پھپھسری رضوی

وہ آئے آپ اپنے دل کو تھامے — اثر نالوں نے دکھلایا یہان تک

جناب الٰہی بخش خانصاحب الٰہی یار سلطانپوری انسپکٹر پولیس شیدا رسالہ

دل اشکار رہِ الفت بہت سے ہیں — کوئی پہنچا نہیں کوئے بتان تک

جناب حافظ امید علی صاحب امید نظام آبادی شاگرد جناب جلیل

خدا کے واسطے اک دن تو آؤ — ہے مضطر ہمارا دل کہان تک

جناب شیخ محمد خان صاحب استاد شاگرد جناب کلامی از اورنگ آباد دکن

قیامت ہوگئی اے استاد برپا — جو وہ آئے مزارِ عاشقان تک

جناب غلام یسین صاحب امین وزیر آبادی اسٹیشن ماسٹر ایجی نگر بلوچستان

زمین جو کوئے یار کی … — نہ جاؤن پھر کبھی باغِ جنان تک

جناب محمد عبد الرحمن صاحب بقا خانپوری شاگرد جناب شاد لکھنوی

برنگ جام ہے گردش کہان تک — کہین پہنچون درِ پیرِ مغان تک

قفس مین کسنے کھینچی آہ سوزان — لگی ہے آگ صحنِ بوستان تک

طفیلِ عشق اس منزل مین پہنچے — ٹھہر جائے جہان عمرِ روان تک

… تقدیر کو … — ہے گردش مین دورِ آسمان تک

محبت کی وہ لذت … چوٹ — کہ چپکا جو رہے ہر استخوان تک

گھٹا جاتا ہے دم … اندر — کرین ضبطِ غمِ پنہان کہان تک

بہت اچھا نہ باز آؤ ستم سے — ہمین گے ہم بھی رفاقت ہو جہان تک

بقا سمجھے … تم پہنچے لب گور — سمجھ لو عشق کی حد ہے یہان تک

جناب منشی … الدین صاحب بیتاب ساکن بندر بہسٹرو

براقِ مصطفی کی کیا نشان ہو — زمین سے چل دیا پہنچا وہ کہان تک

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی وکیل ریئ

خدایا آخر اس کی انتہا بھی — ستم انکے اٹھاؤن مین کہان تک

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

وہ خود گم ہون نہین سیر انشان تک — خدائی ڈھونڈھ آئی لامکان تک

کرینگے جستجو ہوگی جہان تک — کبھی تو پہنچین گے جانِ جہان تک

حباب آسا مٹے ہم آپ بنکر ٭ امیدِ مرگ مین جیتے کہان تک
قفس سے چھوٹ کے پھر آئے قفس مین ٭ پہنچنے بھی نپائے آشیان تک
پہنچ جاینگے ہم بھی گرتے پڑتے ٭ درِ میخانۂ پیرِ مغان تک
کڑی تھی اسقدر منزل عدم کی ٭ کہ پہنچے خاک مین ملکر یہان تک
ہماری زندگی امید پر ہے ٭ فقط جیتے ہین مرگِ ناگہان تک
یہی ہی قتل کا وعدہ تو ظالم ٭ ہزارون مر مٹین گے امتحان تک
جلاتی ہے خموشی صورتِ شمع ٭ کبھی دل کی نہین آتی زبان تک
بہارِ دامنِ عاشق کہان اب ٭ یہ گلکاری بھی چشمِ خونفشان تک
پئے فریاد کیا کیا حوصلے تھے ٭ نہ کام آئی دمِ محشر زبان تک
وہ بیکس ہون کہ مثلِ شمعِ کشتہ ٭ نہین بالین پہ میرے نوحہ خوان تک
بسر کیونکر کرین ایسے چمن مین ٭ جہان دشمن ہوا اپنا باغبان تک
وہی ہے اوج بربادی مین حاصل ٭ ہماری خاک پہنچی آسمان تک
سحر ہے اب وہ کیا آینگے تسلیم ٭ امیدین سب تھین ہنگامِ اذان تک

جناب منشی محمد لبیر صاحب تحصیل شاگرد جناب داغ دہلوی

کہو تھی کونسی وہ بات ایسی ٭ نہ نکلی منہ سے جو آکر زبان تک
نہین آتا ہے کچھ میری سمجھ مین ٭ تو سمجھائے گا اے ناصح کہان تک

جناب سید ذاکر علی صاحب تمکین برادر جناب ایجاد دردولوی

یہ اپنی بختِ برگشتہ کا ہے پھیر ٭ پلٹ جاتے ہین وہ آکر یہان تک
یہ چھایا رعبِ حسنِ یار تمکین ٭ نہ آیا مدعائے دل زبان تک

جناب سید محمد تقی صاحب تقی بھرسہری مرثیہ خوان

کرون تقدیر کے شکوے کہانتک ٭ ہوا ہی دشمنِ جان آسمان تک

جناب سید افضل حسین صاحب ثابت لکھنوی ناظر عدالت دیوانی کوٹہ

مری وحشت ہی رو رون پر یہانتک ٭ کہ ڈرتی ہے بلائے ناگہان تک

تمھارے نازِ بیجا کیا ہین اے جان ٭
اُٹھا لین ہم تو سر پر آسمان تک

شبِ فرقت مین سب نے مُنہ چھپایا
نہان ہونے لگا دردِ نہان تک

دلِ وحشی نہین سُنتا نصیحت ٭
مین اِس نادان کو سمجھاؤن کہان تک

ہماری آہ کی تاثیر دیکھو ٭
وہ دل تھامے چلے آئے یہان تک

ہمیشہ سے ہون مین وقفِ حسینان ٭
ستا لے جسکا جی چاہے جہان تک

کبھی نکلو بھی دل سے بنکے ارمان ٭
چھپے بیٹھے رہو گے تم کہان تک

چلی کچھ حضرتِ دل کی نہ تابت
شکایت رہ گئی آ کر زبان تک

جنابِ حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی ٭

مری شاکی ہے خود میری فغان تک
کہ تالو سے نہین لگتی زبان تک

نہ لانا نامِ یار اے دل زبان تک ٭
نہ بتلانا جو پوچھے راز دان تک

کوئی حسرت ہی لے آئے منا کر ٭
مرے روٹھے ہوئے دل کو یہان تک

رہا سینے پر اُسکا ہاتھ تا دیر
نہ پہنچا ہاے پھر دردِ نہان تک ٭

فلک تیرے جگر کے داغ ہین ہم ٭
مٹائے جا مٹاتا ہے جہان تک ٭

وہ آہین نارسا کیونکر نہ ٹھہرین ٭
نہ آ سکتی ہون جو دل سے زبان تک

جگہ کیا درد کی بھی چھین لے گا
جگر کا داغ پھیلے گا کہان تک

اثر نالون نے جو تھا وہ بھی کھویا
بہت پچھتائے جا کر آسمان تک ٭

کوئی مانگے تو آ کر منتظر ہے ٭
لیے تھوڑی سی جان اک نیم جان تک

مری بیتابیون کا دیکھ کر رنگ ٭
وہ کچھ بھولے ہین اپنی شوخیان تک

رہی تیرا قفس آباد صیاد ٭
کبھی بجلی اُس اُجڑے آشیان تک

اودھر بھیجا ہے قاصد کو یہ کہکر
خدا تجھکو نہ پہنچائے وہان تک

جنون تنگ آ گیا ہون دے اجازت
کہان سے جیب کو پھاڑون کہان تک

وہ کیا پہلو مین بیٹھے اُٹھ گئے کیا
نہ لین جلدی مین دو اک چٹکیان تک

جلال نالہ کش چپکا نہو گا ٭
وہ دے کر دیکھ لین مُنہ مین زبان تک

جناب محمد عمر صاحب جنون ابن مولوی محمود میاں صاحب وکیل بنگلور شاگرد جناب جلال

یہ آ پہنچا اثر کس کی فغان تک
کہ اک غل ہے زمین سے آسمان تک

بس آہ آتشین اتنی تسلی
لگا دی آگ تو نے آسمان تک

ہوئے جب خاک ہم حاصل ہوا اوج
[illegible] ابھر کے پہنچا آسمان تک

بلاؤں سے شب ہجران کی ڈر کر
اجل آئی نہیں [illegible] تک

نہیں چھپتا یہ کمبخت اُٹھتا جوبن
دوپٹے سے چھپاؤ گے وہ کہاں تک

مزا کیا خاک اُٹھے اُنسے شب وصل
[illegible] ایسا نہیں منہ میں زبان تک

کسی کا درد دل سنتا وہ [illegible]
[illegible] رونا تو کہاں تک

گھٹا گھنگھور وہ آئی ہے ساقی
پہنچنا چاہیے کوے مغان تک

جنون کو دیکھ کر محفل میں بولے
[illegible]

جناب محمد حسین صاحب جلیس پھپھلی شہری [illegible]

پہنچ اے آہ یار دلستان تک
[illegible] تک

کبھی تو وہ کریں تکلیف یہاں تک
[illegible] تک

وہ بادہ خوار ہوں مر جاؤں میں گر
کریں ماتم مرا پیر مغان تک

غبار قیس بھی ناتوان ہے
بھلا پہنچیگا کیونکر کاروان تک

سبب یہ ہی جلیس اتنا جو خوش ہوں
رسائی ہوگئی اس نوجوان تک

جناب میر ولایت حسین صاحب تپہ بردولوی شاگرد جناب ناز بنارسی

جما دل میں یہ رنگ بے نیازی
نہ حرف مدعا آیا زبان تک

جو ہیں واماندگان کوے الفت
نہ پہنچے مر گئے گرد کاروان تک

نہ نکلیگی کوئی حسرت ہماری
ہجوم یاس ہے دل میں یہاں تک

جناب ناظر حسین صاحب حکیم مقیم سہارنپور

جدائی میں تمھاری جان بلب ہوں
خدا کے واسطے آؤ یہاں تک

نہیں باقی سوائے ذات خالق
کہ چشم غور سے دیکھا جہان تک

کہان ہین قیصر و خاقان و فغفور
نہین اب کہین نام و نشان تک

جناب محمد غفار اللہ صاحب حسرت شاگرد جناب تنہا مدراسی

ہوئی یہ ضعف سے حالت ہماری
نہ آیا یار کا شکوہ زبان تک

جناب محمد خادم حسین صاحب خادم شاہجہانپوری از میرٹھ

نہ پہنچی کچھ جو پہنچی لامکان تک
مری آہ رسا اور آسمان تک

جناب مولوی سید [illegible] صاحب ذوق متوطن قصبہ دربھنگہ

مکین تھا خانۂ دل ہی مین وحدت
جسے ڈھونڈھا کئے تا لامکان تک

ستائے اب نہ درد دل زیادہ
نہین ہے ضعف سے تاب فغان تک

جناب قاضی جہانگیر محمد صاحب ذرہ ساکن کلکتہ شاگرد جناب داغ دہلوی

لبون تک آ نہین سکتی ہے فریاد
کیا ہے ضعف نے لاغر یہان تک

حضرت ریاض

اڑا اے خاک دور آسمان تک
پھر آخر گردش قسمت کہان تک

مجھے پینا پڑے وہ غم کے آنسو
جو بھر جائے زمین سے آسمان تک

ریاض آنے مین انکے ہے ابھی دیر
چلو ہو آئین مرگ ناگہان تک

جناب سید فیاض احمد صاحب راز برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

اثر آتو ہی آہ ناتوان تک
اسے مشکل ہے جانا آسمان تک

ہمیشہ اوڑکے ہو آتا ہون صیاد
تصور مین قفس سے آشیان تک

دم محشر نہو خاموش یہ بھی
تمہاری ہی کہی میری زبان تک

یہی کہتی ہے ان آنکھونکی گردش
رہو چکر مین دور آسمان تک

مجھے دیکھا تو بولے ناز سے وہ
چھپاؤن راز کو دل مین کہان تک

جناب مہراج بینی مادھو صاحب زمزم شاگرد جناب زخمی کاکوروی

سوا انکے نہ دیکھون آنکھ اٹھاکر
جو آئے سامنے حور جنان تک

ہوا ہون ناتوان فرقت مین ایسا
لبون پر اب نہین آتی فغان تک

خدا نالون مین اپنا تو اثر دے — وہ دل تھامے چلے آئین یہان تک
دعا مقبول یارب رزم کی ہو — پہنچ جائے کبھی کوے بتان تک

جناب خلیل الدین احمد صاحب راضی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب مہری

زمین سے خاک اوڑائی آسمان تک — مگر پہنچے نہ اسکے آستان تک
شہادت دوست مین وہ تشنۂ خون — قضا پھر کیون نہین آتی میان تک
چلا صیاد بلبل کو ستانے — دہ پہنچے ہاتھ یارب آشیان تک
بلاسے اب گرفتار بلا ہو — دل مضطر کو سمجھاتے کہان تک

جناب عترت حسین صاحب رہبر گوپاموی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

تڑپ کر ہجر مین اے رشک عیسے — تصدق تجھپہ کردی میں نے جان تک
مگر تجھکو نہ آیا رحم محبوب — نہ آیا تو مرے اجڑے مکان تک

جناب شیخ محمد میر صاحب راقم الہ آبادی شاگرد جناب فروغ

نہ تاک اے محتسب بنت العنب کو — کہ پہنچے گی خبر پیر مغان تک

جناب محمد حبیب اللہ صاحب راغب شاگرد جناب تنہا مدراسی

مین اب جنت مین جا کر کیا کرونگا — رسائی ہو گئی کوے بتان تک

جناب محمد شفیع صاحب رشید ساطانپوری شاگرد جناب حقیر دہلوی

کیے ظلم و ستم اُسنے یہان تک — کہ آخر آگیا شکوہ زبان تک

جناب راج بہادر صاحب زخمی کاکوروی مہتمم نالۂ زخمی شاگرد جناب طاہر مونانی

جُدائی مین ہوئی آفت یہان تک — کہ رخصت ہو گئی تاب و توان تک
گلا تک کٹ گیا تیغ ستم سے — نہ آیا شکوہ قاتل زبان تک
اُٹھائے وہ ستم در پر تمھارے — کہ بھولے ہم جفائے آسمان تک
سر محفل لبان شمع اے دل — نہ آئے حال سوز غم زبان تک
وہ باز آتے نہین جور و جفا سے — کچھ اسکی انتہا بھی ہے کہان تک
نہوگی کارگر مجھکو نصیحت — تجھے سمجھاؤن اے ناصح کہان تک

جناب سید زاہد حسین صاحب زاہد سہارنپوری شاگرد جناب امیر لکھنوی ؒ

ضرورت کیا ہمین تم بھیجو پیغام	انھین دل کی کشش لائیگی یہانتک
نہ رنج رفتگان کر! رفتہ رفتہ	پہنچ جائیگا تو بھی کاروان تک

جناب سالک رام صاحب سالک محافظ دفتر جھالاواڑ

چھپایا عشق کو ہمنے یہانتک	نہ آئی آہ بھی اپنی زبان تک
نکلجائے ابھی سب حسرت دید	وہ آجائین اگر مجھ ناتوان تک
شکایت ضعف کی کرتے ہو سالک	چلے جاتے ہو پھر کیونکر وہان تک

جناب منشی جوالا ناتھ صاحب سعد از کوہ آبو

رسائی اپنی ہو کیونکر وہان تک	کہ دشمن ہو رہے ہین پاسبان تک
خدارا اب تو رحم اے گردش چرخ	ستم انکے اٹھاؤن مین کہان تک

جناب شیخ سخاوت حسین صاحب سخا تلہری خواہرزادہ جناب راضی

کہین تارے بنی جاکر کہین برق	گئی جب آہ اپنی آسمان تک

جناب محمد عبد الغفور صاحب سوز طالب علم ہائی اسکول گورداسپورہ

عجب برگشتہ ہے قسمت ہماری	پلٹ جاتے ہین وہ آکر مکان تک

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

پھنکے سوز درون سے جسم و جان تک	کرین ضبط و تحمل اب کہان تک
گئے معراج مین حضرت وہان تک	نہ پہنچا طائر قدسی جہان تک
ہوے خاک رہ میخانہ لیکن	نہ پہنچے پھر بھی ہم پیر مغان تک
وہ تھا عزلت گزین خلوت دل	جسے ہم ڈھونڈہ آئے لامکان تک
گنہ سے بھاگ کر آئے لحد مین	ندامت ساتھ ہے لیکن یہان تک
تڑپنے کا مزا دم بھر تو لیتا	چھوڑا اسنے مجکو نیمجان تک
کہان ممکن ہے عاشق کی رسائی	نہ پہنچے جسجگہ آہ و فغان تک
نہین اب اٹھتے اے ظالم ترے جور	تسلی تھی گمان امتحان تک

وہ کیا شمشاد کے اشعار سمجھے ۔ پڑھا ہو جو گلستان بوستان تک

جناب منشی سید ولایت احمد صاحب شمیم سب انسپکٹر ترکاو شاگرد جناب امیر لکھنوی

گئی گو آسمان سے لامکان تک ۔ مگر آہ رسا پہنچی نہ وان تک
تمھاری دوستی کا یہ مزہ ہے ۔ مرا دشمن ہوا ہے آسمان تک
یہ رعب حسن غالب تھا شب وصل ۔ نہ آیا حرف مطلب کا زبان تک
وہ میری قبر کو ٹھکرا کے بولے ۔ رہو گے خواب غفلت مین کہان تک
وہ کس انداز سے بولے شب وصل ۔ نکالو مین ترے ارمان کہان تک
رہا صیاد کرنا فصل گل مین ۔ قفس مین اور رہنے دے خزان تک
ہوائے شوق مین میرے پر و بال ۔ گئے اڑ کر قفس سے آشیان تک
شمیم بوئے گل لے کر چمن سے ۔ صبا آنا شمیم ناتوان تک

جناب سید محمد سلطان حسین صاحب شفا غازیپوری شاگرد جناب بقا غازیپوری

اٹھا نیکے لیے بیٹھے ہین ہم بھی ۔ ستم کرتے ہین وہ دیکھین کہان تک
مین بے کھٹکے کرون کیا سیر گلشن ۔ عدو ہے جان ہی میرا باغبان تک
بہار کوچہ دلدار دیکھے ۔ گزر جسکا نہین باغ جنان تک
شفا نے کچھ نہ کی جنت کی خواہش ۔ پہنچکر رہ گئے کوئے بتان تک

جناب محمد مشرف یار خان صاحب شرف گلشن آبادی عرف جاورہ

نحیف و زار ہون مین کیا کرون آہ ۔ جو آئی بھی تو آئیگی زبان تک
برا ہو تیرا اے قسمت برا ہو ۔ وہ آ کر پھر گئے میرے مکان تک
مری میت کو ٹھکرا کر وہ بولے ۔ ارے کمبخت سوئیگا کہان تک

جناب محمد ارتضی خان صاحب شیدا دہلوی تحصیلدار جوروبرکانیر

سگ جانان سے ہے کیسی ندامت ۔ نہ چھوڑین ہاے غم نے ہڈیان تک
نہ باز آئینگے وہ جور و جفا سے ۔ ستم انکے اٹھاؤن مین کہان تک

جناب چودھری اشفاق رسول صاحب شفق ردولوی خلف جناب عزیز ردولوی

اُٹھاے ہون وہ بارِ عشق سر پر
نہ لائے تاب جسکی آسمان تک

رہی اُفتادگی بعدِ فنا بھی
نہ پہنچی اوڑکے گردِ کاروان تک

جناب سید محمد احسن صاحب شوقی از تکیہ کلان ضلع راے بریلی

الٰہی آ بھی جائے موت اب تو
ستم اُنکے اُٹھاؤن مین کہان تک

خدارا جان کیون دیتے ہو شوقی
رسائی ہو چکی کوئے بتان تک

جناب مولوی عزیز الدین صاحب صادق بدایونی شاگرد جناب غالب مرحوم مغفور

گذر کیونکر ہو ایسے آستان تک
تصور بھی نہین جاتا جہان تک

ہمین بھی سخت جانی ہے دکھانا
کرو تم وار کرتے ہو جہان تک

نہ لاؤن کب تلک شکوہ زبان پر
اُٹھاؤن صدمۂ فرقت کہان تک

ستم کی آزمائش کا ہے ارمان
اجل رہنے دے اُنکے امتحان تک

نہین ہے طاقتِ پرواز اتنی
کہ پہنچون مین قفس سے آشیان تک

یہی گر آہ و نالہ ہے تو صادق
رہیگا دم نہ تاثیرِ فغان تک

جناب پربھو نرائن صاحب صادق مختار عدالت رانچی

تعجب کچھ نہین ہل جائے گر عرش
پہنچتے ہین یہ نالے لامکان تک

جناب الٰہ بخش صاحب صادق شاگرد جناب محمد علی صاحب طلیق ہانسوی

ہمین الفت نبی کی بعدِ مردن
تعجب کیا جو لیجائے جنان تک

جناب محمد صدیق صاحب صدیق سہارنپوری شاگرد جناب غریب سہارنپوری

خدا کے واسطے ملجاؤ آکر
رہینگی رنجشین تمسے کہان تک

جناب ابنا پرشاد صاحب طرب شاگرد جناب تسکین ساکن ایلچپور

نہین ہے دوسرا جز غم مرے پاس
نہ شرماؤ چلے آؤ یہان تک

جناب محمد یحییٰ علی صاحب عاصی کاکوروی اہلکار منصفی بجنور

بڑھا ہی ضعف فرقت مین یہانتک
کہ نالے بھی نہین آتے زبان تک

گئی جب روح اُجڑا خانۂ تن
یہ گھر آباد تھا اِس میہمان تک

خدا کی شان یون بن آئی عاصی
وہ بگڑین غیر سے اور آئین یہان تک

جناب شیخ محمد سمیع صاحب عاقل غازیپوری شاگرد جناب بقا غازیپوری

برنگ بو رہے برباد ہر سو
نہ پہنچے ہم کبھی کوئے بتان تک

مٹایا دل سے ذوق آشنائی
جفائین ان بتون نے کین یہان تک

اسے کہتے ہین عاقل ضبط الفت
نہ کی بھولے سے فریاد و فغان تک

جناب چودھری محمد عباس صاحب عباس شاگرد جناب حقیر ردولوی

ز فور ناتوانی ہی یہان تک
نہ اٹھہ سکتا نہین ناز بتان تک

شب وصلت یہ رعب حسن چھایا
نہ آیا حرف مطلب بھی زبان تک

چلا عباس پھر اسکی گلی مین
دل مضطر کو سمجھاؤن کہان تک

جناب میوا لال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین دربھنگہ

شب ہجران ہمارے نالہ و آہ
عجب کیا ہے ہلا دین آسمان تک

دل نادان سمجھتا ہی نہین کچھ
بھلا مین اسکو سمجھاؤن کہان تک

جناب نذیر احمد صاحب عروج ردولوی

نزاکت مانع رفتار ہوگی
نہین تو وہ ضرور آتے یہان تک

شرارت دیکھیے لیکر عدو کو
وہ آتے ہین عروج ناتوان تک

جناب محمد عبدالعزیز خان صاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب فائق دہلوی

وہ قصہ سنتے ہین اس شرط کے ساتھ
نہ آئے مدعا دل کا زبان تک

عزیز اچھا ہی شوق شعر گوئی
کہے جاؤ یہ نبھ جائے جہان تک

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس اول مڈل سکول چارسدہ شاگرد جناب یاس

ستم کی حد بھی ہے کوئی ستمگر
کرے گا ظلم تو مجھپر کہان تک

ستم کیا کیا کیے عشرت پر اسنے
نہ لایا وہ گلا لیکن زبان تک

جناب اودھ بہاری لال صاحب عاصی طالب علم مڈل کلاس آگرہ کالج

نہین ہے طاقت اب مجھ مین ذرا بھی
اٹھاؤن ناز مین نکلے کہان تک

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب عاصی رئیس قصبہ جمبوسر

بلالو جلد مجھکو یا نبی تم ۔۔ رہون مین ہند مین نالان کہان تک

جناب محمد معین صاحب عقیل مچھلی شہری

الٰہی دل بہت گھبرا گیا ہے ۔۔ ستم آنکے اٹھاؤن مین کہان تک
نقاب اُلٹی یہ کسنے رُخ سے اپنے ۔۔ کہ روشن ہے زمین سے آسمان تک

جناب محمد عبد الغنی خان صاحب غنی مرزا پوری مقیم رانچی

ملا یا خاک مین جھکر اُسکے تربت ۔۔ نہ رکھا نام کو باقی نشان تک
غنی اُلٹا اثر دیکھا دعا مین ۔۔ وہ آکر پھر گئے میرے مکان تک

جناب محمد عبد الرحمٰن خان صاحب فروغ کورٹ انسپکٹر مرزا پور

یہ دل بسمل صفت تڑپے کہان تک ۔۔ نسیم تو ہی اسے پہنچا دے وان تک
تڑپنے کی بھی کوئی حد ہے آخر ۔۔ کہان تک او دل بسمل کہان تک
معاذ اللہ! یہ کافر ادائین ۔۔ بچا یگا کوئی ایمان کہان تک
نہ جانے پائے ہان اے سخت جانی ۔۔ ہماری جان وقت امتحان تک
قفس کا لطف کہتا ہے نہ جانا ۔۔ تصور مین بھی ہرگز آشیان تک
زمین کو آسمان کہنے لگی خلق ۔۔ بڑھی مشق ستمگاری یہان تک
فدا کیسپر کرون اس نقد جان کو ۔۔ نہین ملتا قدم کا بھی نشان تک
نہین آتا ہون مین تنہا وہان سے ۔۔ مرے ساتھ آئی ہر حسرت یہان تک
بہت باتین بنائین تو نے واعظ ۔۔ ذرا چل حضرت پیر مغان تک
فروغ اس ضعف کے دیکھو تو تم زور ۔۔ نہ آ ٹھا آتش دل سے دھوان تک

جناب قاضی احمد علی صاحب فخر ماسٹر اسکول نوساری

ٹھہر جا اے اجل حسرت ہے دل مین ۔۔ پہنچ لون مصطفےٰ کے آستان تک

جناب سید فدا حسین صاحب فدا طالب علم مشن اسکول اوجین خلف جناب

عوض پاؤن کے وہان سر سے چلے ہم ۔۔ ادب تھا کوے جانان کا یہان تک

جناب سجاد حسین صاحب فنون طالب علم چھپرہ

نہوتا تھا مجھے اسکا گمان تک | مٹا دینگے وہ تربت کا نشان تک

جناب شیخ فصیح الدین صاحب فصیح تلہری

رہے حسرت نہ دل میں کوئی باقی | ستا لو ہو سکے تمسے جہان تک

جناب میر سید حسن صاحب فوق رامپوری شاگرد جناب داغ دہلوی

شب وصل اُنکو شرمایا یہان تک | کہ سُن لین اُنکے مُنہ سے گالیان تک
حقیقت مین مرا پتھر کا دل ہے | کہ پہنچا اُسکے سنگِ آستان تک
کسیکو حشر مین دیکھا جو محبوب | شکایت پھر گئی آکر زبان تک
سُنے جائینگے ہم بھی وصل کی شب | کہیے جاؤگے تم شکوے جہان تک
تری صورت سے چڑھ کیونکر ہو فوق | ترا دُکھڑا سُنے کوئی کہان تک

جناب فضائل سنگھ صاحب فضائل محرر چونگی قصبہ چونیان

وہ سُنتے ہی نہین ہین کان دہر کے | مین دردِ دل سُناؤن اب کہان تک

جناب فیض محمد صاحب فیض امروہوی سارجن میجر اودے پور

تری غفلت غضب ہے اسکے حق مین | دلِ مضطر کو بہلاؤن کہان تک

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

بڑی مشکل سے آتے ہین زبان تک | پہنچتے تھے جو نالے آسمان تک
گلہ بھی مین نہ لاؤنگا زبان تک | ستم آخر کرے گا تو کہان تک
نہ اُٹھونگا مین نقشِ پا کے مانند | اگر پہنچا تمھارے آستان تک
تصدق تیرے مین اے جذبۂ دل | اُنھین تو کھینچ لا اکدن یہان تک
جگر کی تاب جان و دل کا آرام | نہ چھوڑو جو ملے تمکو جہان تک
سسکتا ہی ستمگر تیرا عاشق | اجل آتی نہین اُس نیمجان تک
نکلجاتی ہے بچکر ہاے تاثیر | نہین آتی مرے آہ و فغان تک
کوئی پردہ نشین آتا ہے دل مین | نہ آئین اب غم و حسرت یہان تک

رہا بیخود کچھ ایسا مین شبِ وصل ؎ نہ آیا حرفِ مطلب بھی زبان تک
شبِ خلوت مین اسکا کام کیا ہے حیا آنے نہ پائے آج یان تک
برا ہو ناتوانی کا الہی ؎ چھٹا جاتا ہی مجھسے کاروان تک
کہو تو کچھ قمر کسپر ہو عاشق ؎ کروگے رازِ یہ مخفی کہان تک ؎

جناب غلام قادر صاحب قادر از برہانپور

نیا اک ظلم وہ کرتے ہین ہر روز ستم انکے اٹھاؤن مین کہان تک

جناب میر عبدالقادر حسین صاحب قادر ردولوی مقیم بنارس شاگرد جناب حقیر

جفا بے انتہا کرتا ہے وہ شوخ کرون مین ضبط اے قادر کہان تک

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

کسی کا شہرۂ حسن آسمان تک کسی کا مٹگیا نام و نشان تک
کیا ہی پست صدمون نے یہانتک نہین ہوتی بلند اپنی فغان تک
دعائین میری انکی بددعائین ؎ الٰہی دونون پہنچین آسمان تک
خبر کرتا ہی درد اٹھ اٹھکے دل مین کہ لے وہ آگئے تیرے مکان تک
یہ دل سے پوچھتی ہین میری آنکھین کہ او کمبخت ہم روئین کہان تک
ہمین دیتی ہین راحت یہ جفائین ستاؤ تم ستانا ہو جہان تک ؎
گلے مین ڈال بھی دین ہاتھ اٹھکر کسی سے بوسہ مانگین گے کہان تک
گیا ہی قاصد اس بت کی خبر کو خدا ہی پھیر کر لائے یہان تک
نہ پوچھے یہ کوئی آئے کدہر تم کسی کو جاکے ہو آنا وہان تک
کمال آج اٹھ گئے خود ہی وہ شکر نہ حرفِ شکوہ آیا تھا زبان تک

جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف متوطن بمبئی شاگرد مولوی ایت اللہ صاحب

عجب ہی دخترِ رز کا بھی جوبن ؎ کہ جسپر مرتے ہین پیر و جوان تک ؎
تقاضا ہے وفا کا ان سے کاشف کرو تم ظلم ہو ممکن جہان تک

جناب محمد اکبر خان صاحب کلامی مدرس فارسی اردہاپور ملک دکن

یہ سُنتے ہین وہ آئین گے لب بام ۔ نگاہین جا رہی ہین آسمان تک
یہ مجھسے صبر میرا کہہ رہا ہے ۔ کرینگے وہ ستم آخر کہان تک

جناب منشی محمد کریم بخش صاحب کریم وکیل فتحپور رئیس موضع اندولی

لبِ گور آرہا ہون اے کریم اب ۔ ستم اُٹھے اُٹھاؤن مین کہان تک

جناب کنور کشن صاحب کنور دہلوی ڈسٹرکٹ فنڈ کلرک مظفر گڈھ

کنور مین حال دل اپنا سناؤن ۔ اگر تشریف وہ لائین یہان تک

جناب سید محمد غلام ربانی صاحب لیاقت رئیس کھرسر

اثر نالون نے دکھلایا یہان تک ۔ چلے آئے وہ خود میرے مکان تک
نگاہِ یاس سے دیکھا کیے وہ ۔ مری میت نظر آئی جہان تک

جناب میر محمد نظر صاحب مقال شاگرد و خویش جناب جلال لکھنوی

وہ جلکر لا سکے کیا اُف زبان تک ۔ نہ اُٹھے جس جلے دل سے دھوان تک
صبا نے مندسی میری خاک اُڑا دی ۔ جب اُٹھتی بیٹھتی پہنچی وہان تک
وہ کیا ہمسے پھرے ہین اوسقدر ۔ مخالف ہو گیا کچھ آسمان تک
نگاہِ شوق سے دل پوچھتا ہے ۔ وہان تیری رسائی ہے کہان تک
نہ کہنا رازِ عشق اے دل کسی سے ۔ نہو آگاہ اِس سے رازدان تک
تمھین کو چاہیے انصاف کرنا ۔ تمھارے جور اُٹھائین ہم کہان تک
وہ پہلے گالیان دین بعد بوسہ ۔ ہمین منظور ہے اے دل یہان تک
وہ غم شاکی ہوگا کیا تیرے ستم کا ۔ نکلتی ہو نہ جس مُنہ سے فغان تک
رہین باتین بہت کچھ اُنسے شب کو ۔ نہ حرفِ مدعا آیا زبان تک
ہمارے گھر وہ آئین بے بُلائے ۔ مقال اِسکا نتھا وہم و گمان تک

جناب سید احمد حسین صاحب منظور برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

اُنھین ہے دشمنی مجھسے یہان تک ۔ مٹایا میری تربت کا نشان تک
کہا رومال کو آنکھون پہ رکھکر ۔ کوئی آنسو ترے پوچھے کہان تک

نحیف و ناتوان قیس اوڑ کر — کبھی پہنچا نہ گرد کاروان تک
اشارون مین ہوا ہے وعدۂ وصل — نہین واقف کسی کا رازدان تک
ہمین نقش قدم آنکھین نہ دکھلائین — پہنچ جانے دین انکے آستان تک
پچھیڑیگا کوئی کبتک شب وصل — نزاکت کام آئیگی کہان تک
رہا پوشیدہ میرے دل مین برسون — نہ حرف آرزو آیا زبان تک
بھٹکتے آسمان پھر پھر کے منظور — ہمارا ساتھہ دینگے یہ کہان تک

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی برادر خرد جناب بسمل ؔ

بھلا ہم کسطرح پہنچین وہان تک — تصور بھی نہین جاتا جہان تک
رہائی پا گئے ہم قید قفس سے — اوڑے تو بھی نہ پہنچے آشیان تک
وہ کہتے ہین ستائینگے تمھین ہم — ستایا جائیگا ہم سے جہان تک
وفا کردو اگر وعدہ کیا ہے — بہانے روز کے آخر کہان تک

جناب بابو چندربلی رائے صاحب مہجور رئیس نڈیر شاگرد جناب منظور لاہرپوری

قدم لو شیخ کے اب چل کے رندو — رسائی انکی ہے تا پیر مغان تک
کہو تم تیر سے اپنے کہ باز آئے — جگر سے چھیڑ رکھیگا کہان تک
رسائی میرے نالون کی تو دیکھو — پہنچ جاتے ہین دم مین آسمان تک
مرا قصہ ہوا اس خوف سے وہ — نہین سنتے کسی کی داستان تک
کسی کی خاک تربت آج مہجور — بگولا بنکے پہنچی آسمان تک

جناب مہاراج گنگا بشن صاحب متوج شاگرد جناب طاہر موہانی اہلمد کلکٹری

جدائی مین فغان کب تک کہان تک — صدا نالون کی پہنچی آسمان تک
ہماری قبر کو ٹھکرا کے اسنے — نہ رکھا نام کو باقی نشان تک
خیال یار مین اختر شماری — کہان تک اے شب ہجران کہان تک

جناب شیو منگل پرشاد صاحب متوج لکھنوی

نہین ہے ضعف سے چلنے کی طاقت — کوئی پہنچادے انکے آستان تک

ہوا یون قافلہ یارون کا راہی	نظر آئی نہ گردِ کاروان تک
اُٹھائے ظلم لاکھون مینے اے موج	نہ آیا لفظِ شکوہ بھی زبان تک

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس قصبہ برلہ

ستائیگا بھلا مین بھی تو دیکھون	کہان تک او بتِ کافر کہان تک
کرو عشقِ حسینان ترک مائل	سہو گے روز دردِ دل کہان تک

جناب موسیٰ بھائی صاحب موسیٰ گھڑی ساز شاگرد جناب یاس لکھنوی

وہ دل کو روز اک دیتے ہین صدمہ	ستم اُنکے اُٹھاؤن مین کہان تک
بگڑتے ہین سوالِ بوسہ پر وہ	مین کیا لاؤن کوئی مطلب زبان تک

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتپوری ملازم فوجداری علی گڈھ

اوڑائی خاک میری آسمان تک	نہ رکھا گور کا نام و نشان تک
فلک تو کیا ہے یہ نالے ہمارے	اگر جاہین تو جائین لامکان تک

جناب سید عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نوازش

بچھائے فرشِ رہ آنکھین بچھا دون	کوئی آئے اگر میرے مکان تک

جناب حکیم غلام حسین صاحب مسیحا ردولوی شاگرد جناب جعفر ردولوی

گذر ہوگا وہان بھی رفتہ رفتہ	ابھی پہنچے ہین اُنکے پاسبان تک

جناب عبد القادر صاحب مشہور خلف محمد فاضل صاحب متوطن ہریچ

سنایا عشق نے مجکو یہان تک	نہین باقی مرا نام و نشان تک

جناب عبد المجیب صاحب مقصور از گورکھپور

بچھاؤن فرش آنکھون کا سرِ راہ	کوئی آئے اگر میرے مکان تک

جناب جگیشور پرشاد صاحب مقتول مختارِ عام راجہ صاحب بہادر سنگرولی

غمِ ہجران سے پھٹتا ہے کلیجا	ستم تیرے اُٹھاؤن مین کہان تک

جناب محمد منیر الدین صاحب منیر محمودی از حیدر آباد دکن

گئی ہے آہ میری آسمان تک	وہان سے دیکھیے جائے کہان تک

جناب پنڈت شام لال صاحب منیر دہلوی ہیڈ ماسٹر سٹیٹ اسکول رینگہ گڈہ

یہ ضد ہے قبر کو ٹھوکر لگا کر
مٹاتے ہین مرا نام و نشان تک

جناب حکیم نعیم الزمان خانصاحب نعیم لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

ستم کی حد بھی ہے ظالم کہان تک
نہ آجائے کہین نوبت فغان تک

اثر کو اور اب ڈھونڈ ہے کہان تک
دعا پھر آئی جاکر لامکان تک

بڑھائی وصل کی لذت یہ کہکر
نہ چھیڑو اب ہمین جاگین کہان تک

حسد ہو غیر کو قسمت پہ میری
جو پہنچے سر مرا اُس آستان تک

کریگی روح استقبال اُنکا
وہ آئین تو کہین مجھ ناتوان تک

خدا کے سامنے انصاف ہوگا
ستاؤ اسے بتو چاہو جہان تک

یہ اندازِ جفا سیکھے ہین کس سے
نہ آئی موت جو مجھ نیمجان تک

امیدِ وصل کہتی ہے یہ اُنسے
اُٹھاؤن صبر کے صدمے کہان تک

نعیم افشا ہو کیونکر رازِ الفت
زبان کانون اگر آئے زبان تک

جناب سید ضامن حسین صاحب ناظر برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

نہ لیجا شیخ اگر پیرِ مغان تک
تو پہنچا دے مجھے مے کی دکان تک

جرس دیتا ہے واماندون کو آواز
چلو اب جلد پہنچو کاروان تک

قیامت ناز سے سو بار آئی
نہ آئے تم مزارِ بیکسان تک

ہماری خاک اوڑکر خاک پہنچی
اگر پہنچی غبارِ کاروان تک

ہمارے نقشِ پا دشتِ جنون مین
ہمین آنکھین دکھا ئینگے کہان تک

زبان جلجائیگی فرقت مین ناظر
نہ لانا سوزِ غم دل سے زبان تک

جناب سید نیاز احمد صاحب نیاز برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

اثر کہتا ہی مین پہنچون فغان تک
فغان کا قصد جاؤن لامکان تک

کہا حسرت سے رخصت ہوکے دل نے
ہمارا ساتھ دے گی تو کہان تک

مذاق ایسا تو ہو الفت مین پیدا
مزہ دیجا مین اُنکی گالیان تک

مرے گھر آ کے آفت مین پڑی ہے
بلا تو کیا بلائے ناگہان تک

نیاز اب آپ کو ملجائین واعظ
تو لیجا نا اُنھین پیرِ مغان تک

جناب نواب مرزا خان* صاحب داغ دہلوی

نہ آئی بات جو دل سے زبان تک
وہ پہنچی بدگمان تک رازدان تک

یہ سب جھگڑے ہین جانِ ناتوان تک
رہیگا دم کہان تک غم کہان تک

تغافل مرنے والون سے کہان تک
ہمین جینا پڑا ہے امتحان تک

چلے آئے وہ جھونکے مین صبا کے
نزاکت اُنکو لے آئی یہان تک

زبان سے تھا نہ ممکن شکوۂ جور
اشارون سے کہا آخر کہان تک

دل اُسکی بزم سے کسطرح اُٹھے
ٹھہر جائے جہان عمرِ روان تک

ہمین بادِ خزان سے بھی ہے آفت
کہ تنکے اوڑ کے آئے آشیان تک

کنارہ کر گیا دامن بھی تب ا
نہ آیا میری چشمِ خون فشان تک

زمین ٹلجائے ٹلنے کے نہین ہم
کہ اب تو آ گئے اس آستان تک

دمِ رخصت ہوا اندیشہ غیب
گئے ہمراہ اُنکے ہم مکان تک

کہون کیا طالعِ واژون کی تاثیر
گرا ہون مین پہنچکر آسمان تک

مزے کی ہی ہماری بھی کہانی
کوئی پہنچا دے اُنکے قصہ خوان تک

رہی کیا مصطفےٰ آباد مین داغ
وہ مارے اہلنت ہر خلد آشیان تک

جناب ناصر از سیتاپور

برا ہو ناتوانی کا خدایا
کہ آہین رک گئین آ کر زبان تک

مین سمجھا تھا کہ پہنچے دور نالے
نہ کچھ پہنچے جو پہنچے آسمان تک

فرشتون نے بھی رکھے کان پر ہاتھ
مرے نالے جو پہنچے آسمان تک

جو گھر غیرون کے جاتے ہو ادھر سے
کبھی بھولے سے آ جاؤ یہان تک

دل ناصر بہل جاتا ہے اُسدم
تصور مین جو آ جاتے ہین یہان تک

جناب سید آل محمد صاحب نشتر شاگرد ایم۔ ایچ۔ نیرنگ پھر سری

* افسوس ہے کہ حضرت داغ کی غزل اسوقت موصول ہوئی جبکہ یہانتک چھپ چکا تھا اور صفحے زیادہ چھپ چکے تھے مجبوراً یہان درج کرنی پڑی

کبھی جاتی نہیں آہیں لامکاں تک — خبر ہوتی نہیں اب آسماں تک
بھر دستے مجھے نالہ پنہاں تک — زمیں کو بھی بادوں آسماں تک
نہ دو ہو دل کیجئے چھپنے کا تشتر — سمجھے بہت چھپاؤں کہاں

جناب منشی شیو دیال صاحب ناجی خیرآبادی انّاؤ

جسے جاناہو وہ جنت کو جائے — میں جاؤنگا فقط کوئے بتاں تک
نہ میسر ہی کبھی اٹھوں رہا ہاں — پہنچ جاؤں جو ہے کے آستاں تک
تحیت ایسا ہو افرقت میں ناجی — اجل پاتی نہیں اسکا نشاں تک

جناب منشی محمد عبد الرحمن خاں صاحب نیر ذکیل ہائیکورٹ

ہتھیلی پر ہیں اپنا سر لیے ہوں — وہ کہتے ہیں ستم دیکھیں کہاں تک
نہ سمجھوں آئنہ کیوں دل کو نیر — کہ ہے جس میں عیاں رازِ نہاں تک

جناب تارا سنگھ صاحب نسیم دنارو والوی

رہی جو دل ہی دل میں ہی دہی تک — نسیم اس سے نہ واقف ہو زباں تک

جناب سید محمد عسکری صاحب نسیم برادر حضرت رضا شاگرد امیر گورکھ

چھپاؤں تابہ غم دل میں کہاں تک — تمھیں آئیں نہ یہ کانٹے زباں تک
اثر ای جذب دل دکھلا یہاں تک — کہ خود کھنچ آئیں تاثیریں فغاں تک
بتا تا ہے تمھیں جلوہ تمہارا — تمھیں تم ہو زمیں سے آسماں تک
نکل آئیگا سینے سے تڑپ کر — جگر پر ہاتھ رکھینگے کہاں تک
بلا ہی ناگہاں ہے عشق گیسو — نہ جانا ہیں بلائے ناگہاں تک
مری ٹوٹی ہوئی تربت پہ ٹوٹا — قیامت ساتھ لیکر آسماں تک
پھر ینگے اب نسیم اس شہر کے دن — سنا ہے یہ امیر آئینگے یاں تک

جناب شیخ عبد الواحد صاحب واحد الہ آبادی شاگرد جناب اکبر

شفق بنجائیگا خون اپنا واحد — پہنچ جائیگی سرخی آسماں تک

جناب ماجد علی صاحب ماجد ساکن لسوان مقیم کیجر بسٹ

کبھی آئے پہ شکوہ نہ ان کا — ستم انکے اٹھاؤں میں کہاں تک

جناب دیپ سنگھ صاحب ہوش جاعت ہشتم ہرنجی کالج اناؤ

خلاف … سر ابھی در دوست — لگائے جاؤ نہیں چندل کہاں تک
یہ ہے شرط وفا لکھوں تم ہوت — نہ آئے حرف شکوہ بھی زباں تک

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال

کریں ظلم انکا جی چاہے جہاں تک — نہ آئیگا کبھی شکوہ زباں تک
کسی کے بام تک جب بھی پہنچیں — پہنچیں آہیں ہماری آسماں تک
جفائیں ہم کی ہے ترتیب ہو تیں — کہاں تک اے دلِ مضطر کہاں تک
مجھے تو ہو گیا سکتے کا عالم — دلِ بیتاب تڑپیگا کہاں تک
مرا سینہ بھی ہر دل بھی جگر بھی — کریگا توڑ تیر انکا کہاں تک
وہ بولے دیکھ کر ضد میرے دل کی — کوئی اسکو تسلی دے کہاں تک
زبانوں پہ وہ جو میں کریں یاس — کہ خود دیدہ ہی نہیں جنکی زباں تک

جناب محمد عبد الغفور صاحب تبسم ڈاکٹر گونڈہ

تحمل کیوں سخت جانی کہ میں ہاں — گلے پر رک گئی تیغ رواں تک

جناب محمد یوسف صاحب یوسف از گنگ

کسی کا ہے بسمل اب تھا یوسف — نہ حرف مدعا آیا زباں تک

جناب گنگا پرشاد صاحب انور ساکن ضلع فرخ آباد

ستائیں مجھکو وہ چاہیں جہاں تک — شکایت پر نہ آئیگی زباں تک

جناب حبیب الحق صاحب حبیب جہانپوری شاگرد جناب احسان

ہمارا ضعف پہنچا ہے یہاں تک — کہ ہم تھم سکتا نہیں دردِ نہاں تک
اڑا دی ٹھوکروں سے قبر کی خاک — نہ رکھا آپنے تربت کا نشاں تک
اجل ہی رہ پہ تیرا ہجر آ جائے — ہم اٹھاؤں ہجر کے صدمے کہاں تک
عدو کے دل میں وہ جا کر چھپے ہاں — یہ مطلب ہے نہیں پہنچوں وہاں تک

غزلیات ذیل دیر میں وصول ہوئیں لہٰذا بے ترتیب درج ہوئیں۔

ہماری آہ کو سمجھے ہو کیا تم / یہی پہنچی ہے اکثر لامکان تک	پکاری ناتوانی مرکے اٹھنا / جو پہنچے ہم کسی کی آستان تک
یہ مانا میری قسمت مین نہین وصل / کبھی چھوٹون کبھی تشنہ دہان تک	اثر تک بھی نہ پہنچے نالۂ دل / کیا کیا جا کے آخر آسمان تک
اجل جلدی نکل آتے ہین وہ بھی / ٹھہر جا اور وقتِ امتحان تک	خطِ قسمت مٹا دونگا جبین سے / اگر پہنچا تمھاری آستان تک
حبیبِ خستہ دل پر رحم کر رحم / ارے ظالم یہ بے مہری کہان تک	جناب عزیز احمد صاحب عزیز حکیم آبادی شاگرد جناب بشیر
جناب عبد الرحمان صاحب شریف از ملک بنگلور	فغانِ دل نہ کیون آئے زبان تک / ستم اتنے اٹھاؤن مین کہان تک
نہین قصرِ جنان کا مین طلبگار / رسائی ہو کہین اسکے مکان تک	دوبارہ ہو میسر زندگانی / چلے آئین جو وہ مجھ نیم جان تک
پسندِ خاطرِ جانان اگر ہو / یہ دل کیا چیز ہے حاضر ہے جان تک	عزیزِ خستہ کی حق سے دعا ہے / کہ پہنچا دے نبی کی آستان تک
جناب رگھناتھ پرشاد صاحب شاد نائب جیلر اربنگام	بی گلاب دلی صاحبہ اختر از دہلی
مبادا پھر نہ وہ رنجیدہ ہو جائین / نہین لاتا شکایت مین زبان تک	اثر جب تھا نہ آہِ نارسا تک / نہ پہنچی آہ وہ انکے مکان تک
جناب جی نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب تم لکھنوی	یہ کیا اندھیر ہے زلفین سنبھالو / پڑھین گر اور یہ کافر کہان تک

اطلاع

پرچہ پہنچتے ہی فوراً اِس طرح مین (کم مری جان ذرا دردِ جگر ہونے دو) غزلین بھیجنا چاہیین۔ اور طرح ذیل مین ۱۵ دسمبر تک۔ ورنہ درج ہونے سے رہجائینگی۔

ہزارون حسرتون کو لے کے میرا دل نکلتا ہے

مچل و نکل قافیہ۔ تا ہے ردیف

۱۵ جنوری تک اس طرح مین۔ (دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا)

مزا قافیہ۔ جاتا رہا ردیف

تحفۂ جوبلی

یہ کتاب قابلِ دید ہے۔ اسمین قیصرِ ہند کی دلکش لائف اور پرنس آف ویلز کی دلچسپ سوانح عمری اور ہند اور دیگر اُن والیان ملک اور رؤسا کے حالات اور تصویرین (جو جشنِ جوبلی مین شریک ہوئے) نہایت عمدگی اور صفائی کے ساتھ درج ہین۔

قیمت عہ مع محصول۔

درخواست مصنف منشی عبد الکریم صاحب مدرس پیشکار انجمن احباب بمبئی کے نام بھیجنا چاہیے۔

پیام یار

جلد ۵
نمبر ۱۲
بابت ماہ دسمبر ۱۸۸۸ء

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر و مہتمم قومی پریس

پیام یار
قومی پریس لکھنؤ میں چھپا

ضروری اطلاع

۱- یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ... کو شائع ہوتا ہے۔ قیمت ... ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک ... سے ... روپیہ سالانہ۔

۲- بیرنگ قیمت آنے پر کسی کو رسالہ نہیں ہوگا۔ ... وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے۔

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے ... جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے اور دیر تک کی شکایت معاف۔

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ ... تلف ہونے پر ہم ذمہ دار نہیں۔

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین ... کے نام ہونا چاہیے۔

۶- خریدار اور غیر خریدار کا کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شائع ہوگا ... پوری غزل ... ایک شعر ... درج ہوگا ... اچھا ہوگا ... انتخاب ... پوری غزل بلا انتخاب ... غزلیات ... درج ہو سکتے ہیں لیکن ... کا لحاظ ضرور ہوگا۔

۷- غزل ... خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۸- اشتہارات ... [illegible]

المشتہر محمد نثار حسین ... کارخانہ عطر ... پریس ... لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس کارخانہ کی ... ہندوستان کے اکثر ... تاجر واقف ہیں ... اس کارخانہ کو ... ملا ہے۔ ... کی ضرورت نہیں۔

فہرست عطر موجودہ

[illegible]

[illegible]

... ہو کر ... نہایت ... کی ... خوراک ...

سفوف ... خوراک ...

چلن! چلن! چلن!!!

یہ کارخانہ ... اور ... کی ... سے ... اس قدر ... ہے کہ ... معلوم ہو جائیگا ...

فہرست اشیاء ...

نام جنس ...				
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاء ...

[illegible]

مصرع طرح پیام یار

کم سِر جان ذرا دردِ جگر ہونے دو

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد والی رامپور خلد آشیان

وصل کی رات تو راحت سے بسر ہونے دو
شام ہی سے ہے یہ دھمکی کہ سحر ہونے دو

ناوکِ ناز کا پہلو میں گذر ہونے دو
کب سے برباد ہے آباد یہ گھر ہونے دو

دیکھنا کیسی برابر کی پڑینگی چوٹیں
یار کا آئنہ خانے میں گذر ہونے دو

وصل ہو قتل ہو جو مدِ نظر ہو ہو جائے
یا اِدھر ہونے دو یا مجکو اُدھر ہونے دو

مین غریب اور غریبون کا خدا والی ہے
ہونے دو سارے زمانے کو اُدھر ہونے دو

جسنے یہ درد دیا ہے وہ دوا بھی دیگا
لا دوا ہے جو مرا دردِ جگر ہونے دو

تلملانے مین تڑپنے مین کمی کی کس دن
ہائے جو اسپر بھی خفا دردِ جگر ہونے دو

کبر سب خاک مین ملجائیگا مغرورون کا
اِک ذرا گورِ غریبان مین گذر ہونے دو

ذکرِ رخصت کا ابھی سے نکرو بیٹھو بھی
جانِ من رات گذرنے دو سحر ہونے دو

ہم تصور مین نہ کھینچین یہ نہوگا ہمسے
لاکھ نازک ہو حسینون کی کمر ہونے دو

تو سہی مجھسے سوا صبر تڑپ کر جینچے
میرے دل تک تو ذرا اسکا گذر ہونے دو

شوق سے تم ہو در و بام پہ سرگرمِ خرام
دونون عالم ہون اگر زیر و زبر ہونے دو

وصلِ دشمن کی خبر مجھسے ابھی کچھ نہ کہو
ٹھہرو ٹھہرو مجھے اپنی تو خبر ہونے دو

ہائے وہ وصل کی شب انکا ادا سے کہنا
باندھنے دو مجھے جوڑے کو سحر ہونے دو

دل سی بھی بڑھکے تڑپ کا یہ دکھائیگا مزہ
آشنا درد کی لذت سے جگر ہونے دو

آنے دو آنے دو زلفون کو ذرا گالون تک
شاہدِ شب کو ہم آغوشِ سحر ہونے دو

جاگ کر کاٹتے ہین ہجر مین ہم بھی راتین
رتجگے ہوتے ہین گر غیر کے گھر ہونے دو

خواب مین آکے وہ بولے بھرے ارمانون سے
بیخبر کو نہ خبردار خبر ہونے دو

چھیڑتے کیون ہو جوانی مین حسینون کو امیر
رات ہی بھر کا یہ جوبن ہے سحر ہونے دو

جناب فیض محمد خان صاحب اُستاد شاگرد جناب کلامی از اورنگ آباد دکن

اپنے گھر آپ چلا آئے گا وہ شوخ اُستاد — کشش دل مین ذرا اپنے اثر ہونے دو

جناب محمد آصف علیخان صاحب آصف شاگرد جناب کلامی تعلقہ رنگا پور

کوچۂ یار تک اب میرا گذر ہونے دو — رو گئے دا لو سری اُنکو خبر ہونے دو
آ دُ پہلو مین کہ تھم جاے یہ کمبخت کہین — کم مری جان ذرا دردِ جگر ہونے دو

جناب الٰہی بخش صاحب الٰہ یار سلطانپوری انسپکٹر پولیس پنشندار سرکار

غمِ فرقت مین نہین تابِ بیانِ حالت — کم مری جان ذرا دردِ جگر ہونے دو

جناب محمد بشیر الدین صاحب بشیر امین تصفیہ سرحدات متعلقۂ اجمیر

سب اُٹھا لونگا ستم اور جو کچھ باقی ہین — کم مری جان ذرا دردِ جگر ہونے دو
خود چلے آئینگے گھبرا کے مری نعش پہ وہ — میرے مرنے کی ذرا اُنکو خبر ہونے دو
دن مین سو بار چلے آئینگے وہ میرے گھر — اُنکے دل مین مری اُلفت کا اثر ہونے دو

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی وکیل ریئس

ٹھہرو ٹھہرو چلے جانا ابھی جلدی کیا ہے — کم مری جان ذرا دردِ جگر ہونے دو
امتحان کے لیے جب تیغ اُٹھائی اُسنے — دل پکارا کہ مجھے بڑھ کے سپر ہونے دو

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

کاہشِ تن سے رگِ تارِ نظر ہونے دو — مجکو اُسے چارہ گرو اُنکی کمر ہونے دو
دشتِ غربت بھی مزا دیگا وطن کی صورت — بے گھرون کا کسی ویرانے مین گھر ہونے دو
اُنسے کہہ لونگا اشارون مین حقیقت دل کی — آج وہ چشمِ سخن ساز ادہر ہونے دو
سچ ہی مین کون ہون کیا فکر نزاکت کی مجھے — شوق سے زلفِ رسا بارِ کمر ہونے دو
آئے دنیا مین چلے عالمِ بالا کی طرف — تھی یہی عمر دو روزہ مین سفر ہونے دو
امتحان آج ہی مرجائینگے لاکھون دم مین — جان نثارانِ محبت کو خبر ہونے دو
مین ہون بیچین کہ تم صدمہ مجھے ہی کہ تمھین — ٹکڑے دل ہونے دو صد چاک جگر ہونے دو
اب تمھین کام مرے حال زبون سے کیا ہے — جس طرح ہوتی ہے اوقات بسر ہونے دو

شام ہی سے نہیں کیا ہٹ ہے کہ ہم جائینگے
جاؤ جاؤ مگر ایجان سحر ہونے دو

سببِ خندہ ہے تکلیف مجھے صورتِ زخم
چین چاہو تو یونہیں دردِ جگر ہونے دو

اتنی جلدی دمِ ناوک مگنی خوب نہیں
ٹھہرو تسلیم کو بھی سینہ سپر ہونے دو

جناب منشی محمد نواز صاحب ثاقب گورکھپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانی

ایک سا دردِ محبت کا اثر ہونے دو
بیکلی تھوڑی ادھر تھوڑی ادھر ہونے دو

دیکھ لینا وہ چلے آئینگے دل تھامے ہوے
میری آہون کو تو مانوس اثر ہونے دو

لذتِ دردِ محبت نہ طبیبو پوچھو
کیون دوا کرتے ہو تم۔ دردِ جگر ہونے دو

نالے بڑھ بڑھ کے پکارا کیے انکو شبِ غم
وہ یہ کہتے رہے آتے ہین سحر ہونے دو

یا مجھے دیدو مرا ناز کا پالا ہوا دل
یا وہین چین سے دن اسکے بسر ہونے دو

ہاتھ سینے سے اٹھاؤ نہ ابھی بہرِ خدا
کم مرے جان ذرا دردِ جگر ہونے دو

شبِ فرقت مین سلامت رہین میرے نالے
بیخبر مجسے ہے وہ شوخ اگر ہونے دو

دیکھو کیا کہنے کو آیا ہے کہان سے ثاقب
اک نگہ دیکھ لو ترچھی نہ نظر ہونے دو

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

درد دل کا ہے ترقی پر اگر ہونے دو
جاؤ تم حال مرا نوعِ دگر ہونے دو

جوشِ گریہ کی ہے تاکید مرے آنسوؤن کو
تمکو کہنے سے غرض خون جگر ہونے دو

ہے ابھی بزم مین ملتی رہین دونون آنکھین
انہین تم خانہ خرابون کا بھی گھر ہونے دو

سنکے چپ آج ہوے روئینگے کل چیخ کے وہ
تھوڑا تھوڑا مرے نالون کا اثر ہونے دو

کچھ اشارے دلِ بیتاب سے عاشق کرینگے
اور آنکھون کو ابھی شوخ نظر ہونے دو

یہی بہتر کہ ہماری نہ سنے داورِ حشر
ہم تو ڈرتے ہین بہت انکو نڈر ہونے دو

ہاے کہنا شبِ وصل انکا تسلی کو مری
شام کیا پھر نہیں آنیکی سحر ہونے دو

گفتگو ہے کسی بیدید سے کچھ حضرتِ دل
تم ادھر ہی رہو آنکھون کو ادھر ہونے دو

لڑکے تقدیر سے شب بھر مری خواہش بولی
اور یونہین کوئی دو چار پہر ہونے دو

ہم جو گھبرائے شبِ ہجر کی تنہائی سے
غم پکارا کہ بلاؤن کو خبر ہونے دو

گھسگئے ناخن غم فکرت سے کیا اسکی جلال
کہین اچھا تو کوئی زخم جگر ہونے دو

جناب محمد عمر صاحب جنون ابن مولوی محمود میان صاحب وکیل منگلور شاگرد جناب جلال

ناصحو چپ رہو نالون کا اثر ہونے دو
بیخبر ہین وہ انھین میری خبر ہونے دو

شوق کہتا ہی شب وصل ہے لے لو چٹکی
وہ بناوٹ سے جو ہون مائل شر ہونے دو

دیکھیے زاہد نافہم کی کیا گت ہو وہان
رندون کی بزم مین حضرت کا گذر ہونے دو

سر نہ زانو سے ہٹے سہل ہو جب مشکل نزع
اپنے جانباز کا یون معرکہ سر ہونے دو

گرمی مہر قیامت سے بچالے گا یہی
حشر مین ساتھ مرے دامن تر ہونے دو

تھام کر ہاتھون سے دل خود ہی چلے آوینگے
کچھ تڑپ کا مری ظاہر تو اثر ہونے دو

نہ بنو نشتر اے یاد نگاہ و مژگان
ابھی چھوڑا تو کہین پار کے جگر ہونے دو

تو سہی قیس بھی دیوانگی اپنی بھولے
دشت وحشت مین جنون کا تو گذر ہونے دو

جناب منشی محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری مالک بہار سخن شاگرد جناب آہ

مضطرب دل کو بھی ہمراہ جگر ہونے دو
جو ادھر ہے وہی انداز ادھر ہونے دو

نالۂ دل مین ابھی رنگ اثر آئے گا
میری آنکھون سے روان خون جگر ہونے دو

ہم سنادینگے تمھین قصۂ شبہاے فراق
کم مسیحان ذرا درد جگر ہونے دو

اٹھتا جوبن نہ کہین کردے تمھین بے پردہ
اتنا خودسر نہ اسے رشک قمر ہونے دو

طور پر جلوہ دکھانا ابھی جلدی کیا ہے
پہلے موسیٰ کو تو کچھ تاب نظر ہونے دو

ہاتھ سینے سے اٹھاؤ نہ ابھی بہر خدا
کم مسیحان ذرا درد جگر ہونے دو

چھیڑتا ہون جو شب وصل تو کہتے ہین جلیس
آج کی رات تو راحت سے بسر ہونے دو

جناب مولوی حبیب الحق خانصاحب حبیب شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

اے غم و یاس ابھی سے نہ خلش مجھسے کرو
انکے پیکانون کا دل مین مرے گھر ہونے دو

شاید آجائین کبھی فاتحہ پڑھنے سر قبر
میرے مرنے کی حسینون کو خبر ہونے دو

حسرت دید کا ایما ہے کہ جلوہ دیکھو
آنکھ کہتی ہے ذرا تاب نظر ہونے دو

سر گریبان مین ڈالے گا وہ مانند ہلال
روبرو مہ کو تو اے رشک قمر ہونے دو

جناب شیخ حبیب اللہ صاحب حبیب فیض آبادی شاگرد جناب اوج ردولوی

بے طلب آپ چلے آؤ گے دل کڑے تم
اے بتو لیجہ مرے نالوں مین اثر ہونے دو
الفتِ چشم سے کیون روکتے ہو دل کو حبیب
تم اسے بسملِ شمشیرِ نظر ہونے دو

جناب حسن علی صاحب حسن مہونوی ہیڈ ماسٹر اسکول ہنڈیاؤن

آپ چھد جائینگے دونون جگر و دل اے یار
پار سینے سے مرے تیرِ نظر ہونے دو
تم نہ خود آؤ مرے گھر تو نہ لون نامِ وفا
رفتہ رفتہ مری آہون مین اثر ہونے دو

جناب حسن الدین صاحب حسن برادرزادۂ محمد امین الدین صاحب انجم اوردیہ وجیلخانہ

کشش عشق نہین کھینچ کے خود لائیگی
میرے نالون کا ذرا دل مین اثر ہونے دو
لاش کو میری عزیزو نہ ابھی دفناؤ
میرے مرنے کی انھین بھی تو خبر ہونے دو

جناب حکیم مرزا فدا احمد صاحب دانش لکھنوی

بارِ گردن غم فرقت مین یہ سر ہونے دو
کبھی تلوار کو بھی زیبِ کمر ہونے دو
تمسا بے درد بھی اشک آنکھو نمین بھر لائیگا
آہِ بیجر قلق آگین مین اثر ہونے دو
دوستو تم نہین واقف کہ کیا ہی سے آئین مزا
عمر میری غمِ فرقت مین بسر ہونے دو
میرے پہلو سے نہ اُٹھو نہین تعجیل ہے کیا
اور شدت سے ابھی دردِ جگر ہونے دو
دیکھو آتا ہی وہ انگشت بدندان کہ نہین
بیخبر کو مرے مرنے کی خبر ہونے دو
ٹھنڈی سانسین نہ بھرو ضبط کرو کہتا ہون
دیکھو دیکھو مری آہونکا اثر ہونے دو
خون کیون روتے ہو فرقت مین کہان انکا خیال
درد ہوتا ہی تو اے دیدۂ تر ہونے دو
بیقراری دلِ عاشق کی بہت دیکھ چکے
اے ستارو شبِ فرقت کی سحر ہونے دو
خندۂ گل ہو کہ ہو گریۂ شمعِ سوزان
حالِ پروانہ و بلبل کی خبر ہونے دو
میرے نزدیک ستم اسکے ہین بہتر دانش
دیکھ لینا نظرِ لطف ادھر ہونے دو

جناب سید عبد الحئی صاحب ذبیح متوطن قصبہ دربھنگہ

رات بھر چین سے وصلت مین بسر ہونے دو
نہ ابھی جانے کا لو نام سحر ہونے دو
پھر وہی روزِ جدائی کی مصیبت ہوگی
وصل کی رات گذر نے دو سحر ہونے دو

رابطہ اُس سے ذبیح آپ ہی ہو جائیگا — دل مین اُس شوخ کے الفت کا اثر ہونے دو

جناب نواب مہدی حسنخانصاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

دیکھہ لو یار ذرا سیر نظر ہونے دو — دل مین ٹھنے تو کیا اسکا ابھی گھر ہونے دو
اسطرح چھپ کے بھلا غیر کے گھر پر جاؤ — جب مین جانون مرے دل کو نہ خبر ہونے دو
تھم گئے پوچھتے ہی اسکے ابھی لے آنسو — خوب دامن کسی بیرحم کا تر ہونے دو
امتحان ضبط کا تم شوق سے جب چاہو کرو — ہون جو بیچین مرے قلب و جگر ہونے دو
جب پلٹتا ہون شب وصل تو کہتا ہی کوئی — خیر ہم تم سے سمجھ لینگے سحر ہونے دو
دل یہ کہتا ہے چلو پاس مسیحا کے چلو — ضبط کہتا ہے ابھی درد جگر ہونے دو
نہ نکلنے دو مرے جان نہ اچھا ہی کرو — نہ ادھر ہونے دو مجھکو نہ ادھر ہونے دو
پھیر کر میری دعاؤن کو یہ کہتا ہی فلک — دل مین رہنے دو ابھی انمین اثر ہونے دو
غیر کے گھر پہ پکارو نہ کسی کو نالو — چین سے آج شب وصل بسر ہونے دو
قبر پر بھی وہ چلا آئیگا رفتہ رفتہ — دل مین رفعت کسی بیرحم کے گھر ہونے دو

جناب سید فیاض احمد صاحب راز برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

در میخانہ پہ میرا ابھی گذر ہونے دو — ابھی گذریگی یہین عمر بسر ہونے دو
جو تڑپنے مین مزہ ہی وہ تسلی مین کہان — بیقراری مین مری عمر بسر ہونے دو
گفتگو وصل مین آنکھون کے اشارون سے کرو — راز دل کی نہ زبان کو بھی خبر ہونے دو
خوف سے چیخ کے یہ آپ نکل بھاگیگی — سیر صحرا مین قیامت کا گذر ہونے دو
دو کلید در میخانہ مرے ہاتھہ مین تم — بادہ خوارون کو مرادست نگر ہونے دو
اپنے ارمان کی طرح تم مرے دل مین آجاؤ — جاؤ یون دل سے کہ دل کو نہ خبر ہونے دو
دل مین دیتے ہین حسین اسکو جگہ نام ہی راز — اپنے دل مین بھی کبھی اسکا گذر ہونے دو

جناب خلیل الدین احمد صاحب راضی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب ملہری

جانا جانا نگر یار سحر ہونے دو — ایک شب چین سے عاشق کی بسر ہونے دو
شرم و غیرت ہی کا آباد نہ گھر ہونے دو — شوخیون کا بھی ان آنکھون مین گذر ہونے دو

نہ سہی میری محبت تو عداوت ہی سہی	دل نازک مین کسی کا تو گذر ہونے دو
آپ ہو جائیگی موقوف یہ فریاد و بکا	کم مریجان ذرا درد جگر ہونے دو
ہاے چالین یہ تمھاری یہ تمھارے انداز	دل مین تو آو نظر کو نہ خبر ہونے دو
جذبہ دل کا دکھاؤن گا تماشا راغبی	نگہ یار کا رُخ اپکے ادھر ہونے دو

جناب منشی نورالحسن صاحب روشن سررشتہ دار پولیس گورکھپور شاگرد جناب وسیم

کھول کر بال پریشان پھر نکلے کیا کیا	میرے مرنے کی حسینون کو خبر ہونے دو
تم نہ بیمار کی بالین سے اُٹھو ورکے	یہ شگون نیک نہین آنکھہ نہ تر ہونے دو
لے کے جاتے ہو کہان آرزوون کو اپنی	میرے ارمان بھرے دل مین گذر ہونے دو
اپنے در پر مجھے دیکھا تو یہ غیرون سے کہا	میرے کوچے مین روشن کا نہ گذر ہونے دو

جناب عبدالرحیم صاحب راغب شاگرد و برادر جناب ثاقب گورکھپوری

لذت درد بتاؤن تمھین کیا اے ہمدم	نکرو فکر دوا درد جگر ہونے دو
آنکھین ہو جائین بہم تیری شب وصل اے چرخ	کہہ رہا ہے کہ ذرا وقت سحر ہونے دو
ابھی جانے مین خدا کے لیے جلدی نکرو	کم مریجان ذرا درد جگر ہونے دو

جناب سید محمد حسین صاحب رسا رضوی جھالاواڑی از علیگڈھ

دیکھون کسطرح سے وہ رحم نہین کرتے ہین	میری صورت تو ذرا پیش نظر ہونے دو

جناب راحت علیخان صاحب راحت متوطن قصبہ تلہر

جانتا ہون کہ ستاؤگے مجھے پھر لیکن	کم مریجان ذرا درد جگر ہونے دو

جناب شیخ سخاوت حسین صاحب سخا تلہری خواہرزادہ جناب راحتی

دیکھنے ہی دل مضطر کی تڑپ گر تمکو	اپنی محفل مین کسی روز گذر ہونے دو
گفتگو حضرت ناصح یہ چلو رہنے دو	دل لگانے مین ضرر ہے تو ضرر ہونے دو

جناب سید ولایت احمد صاحب شمیم سب انسپکٹر ترکلوا شاگرد جناب امیر لکھنوی

دل مین عشق رخ روشن کا گذر ہونے دو	جلوہ مہر سے آباد یہ گھر ہونے دو
کم نہ ایجان کرو دست تسلی رکھکر	لطف آئیگا سوا درد جگر ہونے دو

ٹالتے رات پہ ہین صبح کا وعدہ ہر روز — شام ہوتی ہے تو کہتے ہین سحر ہونے دو
زخم اس تیغ کے کھاؤنگا یہ کہتا ہے جگر — دل یہ کہتا ہے مجھے سینہ سپر ہونے دو
درد و حسرت سے کہا یاس نے آکر دل مین — پڑ رہونگی کہین میرا بھی گذر ہونے دو
مین جو کہتا ہون کہ ہو درد جگر چار پہر — دل یہ کہتا ہے نہین آٹھ پہر ہونے دو
کیا قیامت ہے رہے غیر تمھارے دل مین — اپنے کوچے مین بھی میرا نہ گذر ہونے دو
چھپ کے یون آؤ تصور مین مرے غیر تو کیا — تم فرشتون کو بھی اسکے نہ خبر ہونے دو
دیکھنا دل کو اگر ہاتھ سے تھامے نہ پھرو — میری فریاد مین پیدا تو اثر ہونے دو
دل نازک مین تم اپنے نہ جگہ دو نہ سہی — میری آہون کا اثر تک تو گذر ہونے دو
راہ مین خاک اڑاتے مجھے دیکھا تو کہا — ہی سزا اور اسے خاک بسر ہونے دو
دل یہ کہتا ہی کہ مین شوق سے جاؤنگا وہان — کوچۂ عشق کو پر خوف و خطر ہونے دو
ابر روتا ہی ذرا ہجر مین تم بھی رو لو — آبرو خاک نہ اے دیدۂ تر ہونے دو
ہین ادھر آرزو و حسرت و ارمان تسلیم — غمزہ و عشوہ و انداز ادھر ہونے دو

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

تم مری سمت رخ تیر نظر ہونے دو — خون ہو جائین اگر قلب و جگر ہونے دو
پتلیان غسل مین رہین موسی عمران کی طرح — دل کی لذت سے جو آنکھون کو خبر ہونے دو
خود چلے آئینگے وہ مجھکو بلانا کیسا — میری آہون مین ذرا اور اثر ہونے دو
اتنی جلدی نکرو اٹھ کے چلے جانے مین — دو گھڑی اور ٹھہر جاؤ سحر ہونے دو
خوب کرتے ہو جو تم آتے ہو دل مین چھپکر — آفتین ڈھائین جو آنکھون کو خبر ہونے دو
دل سے آنکھون مین چلے آؤ کوئی دم کے لیے — شور و ہنگامہ جو ہوتا ہے ادھر ہونے دو
تم بڑھاتے ہو عبث دل کی جگر سے کاوش — فیصلہ دونون مین ہو جائے اگر ہونے دو
تم رقیبون مین کرو عیش تمہین کیا مطلب — جس طرح ہوتی ہے عاشق کی بسر ہونے دو
ہاتھ آتا ہے ابھی لطف ترنج پر وزر — سرو نو خیز مین شمشاد ثمر ہونے دو

جناب میرزا محمد اشرف یار خان صاحب اشرف جاوروی شاگرد جناب داغ دہلوی

نہیں سچ مری جان جھوٹ ہی وعدہ کرلو
کسی صورت تو تسلی جگر ہونے دو

جناب عبد الرحمن صاحب شریف ساکن تنٹور ضلع مٹکورٹہ

فاتحہ پڑھنے چلے آئیں تو کچھ دور نہیں
مرگ کی میری ذرا انکو خبر ہونے دو

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

حضرت دل شب وصلت تو بسر ہونے دو
ہم بھی باندھیں مجادینگے سحر ہونے دو

آنکھ کیا دل سے نہ لڑ جائیں تو کچھ بات نہیں
ان بڑی آنکھوں مین تاثیر نظر ہونے دو

ابھی زندان سے نکل چلتا ہون یا حضرت دل
ٹکرون سے مری دیوار مین در ہونے دو

میرا حال اب وہ نہیں جس سے کہ چین آجائے
دوڑے آتے ہین ذرا انکو خبر ہونے دو

تم سے مشتاق کو دل اپنا دکھا دینا کیا
چاک سینے کو مرے تا بجگر ہونے دو

اسطرف غیر بھی ہین جانتے ہین ہم بھی صفیر
دیکھینگے انکی ذرا ترچھی نظر ہونے دو

جناب منشی علی حسین صاحب صبر شاگرد جناب یاس لکھنوی از للت پور

اپنے شیدا پہ عنایت کی نظر ہونے دو
چین سے عاشق صادق کی بسر ہونے دو

جس سے نفرت ہے تمہین ہوگی اسی سے رغبت
دل مین پیدا تو محبت کا اثر ہونے دو

حال فرقت بھی سنا دینگے جو کچھ گذرا ہے
کم مری جان ذرا درد جگر ہونے دو

قتل عاشق پہ یہ پھر باندھنا پھر کس لینا
پہلے ثابت تو ذرا اپنی کمر ہونے دو

کہنے دو حال جو کہتے ہین مرا جاکے رقیب
انکے شیدا کی یوہین انکو خبر ہونے دو

دل سے اب یاد حسینوں کی بھلا دو اے صبر
کچھ دنون یاد الٰہی مین بسر ہونے دو

جناب مولوی عزیز الدین صاحب صادق بدایونی مصنف چھپر اموشاگرد جناب عاجز

مجکو تم کشتۂ شمشیر نظر ہونے دو
پارہ پارہ مرے سینے مین جگر ہونے دو

حوض کوثر مین بھی باقی نہ رہے گا قطرہ
واعظو خلد مین رندون کا گذر ہونے دو

جناب پربھو نرائن صاحب صادق مختار عدالت رانچی

شب کو مینے جو کہا زلف ہٹا دو رخ سے
ناز سے ہنسکے یہ بولے کہ سحر ہونے دو

جناب عبد القیوم صاحب طہارت ہنسوی شاگرد جناب طلیق

زندہ ہو جائینگے مُردے ابھی سب قبروں میں | میرے اُس رشکِ مسیحا کا گذر ہونے دو

جناب محمد عبد العزیز خانصاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

دوستو تم مری الفت میں بسر ہونے دو | کوئی دن اور اِسی طرح گذر ہونے دو
بل ابھی جائیگا وہ اے حضرتِ ناصح ہم کو | کعبہ و دیر کے دو چار سفر ہونے دو
کیسے پچھتائینگے تم کھائینگے شرمائینگے | میرے مرنے کی ذرا اُنکو خبر ہونے دو
آپ ہی آپ وہ گھر [illegible] سے آجائینگے | جذبۂ دل کا مرے اُنپہ اثر ہونے دو
ہمنشین کام اشارون [illegible] نکل جائیگا | میری نظرون سے دو چار اُنکی نظر ہونے دو

جناب میواللال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس فوج لین دربھنگہ

بس کرو تیغِ نگہ کے [illegible] | کم مرے جان ذرا دردِ جگر ہونے دو

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب عاصی مدرس مدرسہ موضع الوورہ

کیسلیے کرتے ہو تم تیرِ نگہ سے گھائل | کم مرے جان ذرا دردِ جگر ہونے دو

جناب منشی محمد فیروز شاہخانصاحب فیروز رامپوری شاگرد جناب داغ دہلوی

رات باقی ہے زیادہ [illegible] | پھر چلے جانا مرے جان سحر ہونے دو
لوگ بھرے پہ کھڑے رہتے ہیں [illegible] | حکم یہ ہے نہ اِدہر اُسکا گذر ہونے دو
شیخ جی راہ پر آجائینگے رفتہ رفتہ | میکدے میں کسی دن اِنکا گذر ہونے دو
بیکسی دیکھ کے آجائیگا رحم اُنکو ضرور | حال پر میرے ذرا اُنکی نظر ہونے دو
ہی جو تقدیر میں نظارہ تو ہوگا فیروز | بند ہوتا ہے جو وان روزنِ در ہونے دو

جناب شیخ فصیح الدین صاحب فصیح تلہری

پھر سنا لینا ٹھہر جاؤ یہ جلدی کیون ہے | کم مرے جان ذرا دردِ جگر ہونے دو
خود بخود گھر مرے اِک روز چلے آؤگے | رفتہ رفتہ مری آہون مین اثر ہونے دو

جناب کاشی ناتھ صاحب فغان طالب علم درجہ دوم ضلع اسکول للت پور

شاید آجائین وہ ماتم کو جنازہ پہ مرے | میرے مرنے کی ذرا اُنکو خبر ہونے دو
اے فغان دل کو وہ تھامے ہوئے خود آئینگے | کششِ دل کا ذرا اُنپہ اثر ہونے دو

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب اسیر لکھنوی

توڑ کر سینے کو تیرون کا گذر ہونے دو | آرزوون کے نکلجانے کو در ہونے دو
نالہ و آہ و بکا غیر کے گھر ہونے دو | آج تم آؤ یہان عید اِدہر ہونے دو
دو گھڑی اور ٹھہر جاؤ چلے جانا پھر | کم مریجان ذرا درد جگر ہونے دو
کیا ضرورت ہے شب وصل مین ہمگانے کی | آج خلوت مین حیا کا نہ گذر ہونے دو
دو گھڑی ہجر مین دل اس سے بہلجائیگا | غم جانان کا مرے سینے مین گھر ہونے دو
اُنکے دامن سے لپٹ جائیگی حسرت میری | میری تربت کی طرف اُنکا گذر ہونے دو
رازِ دل اُنسے اشارون مین کہونگا مین قمر | آج محفل مین اِدہر اُنکی نظر ہونے دو

جناب قمر الدین حیدر صاحب قمر از آرہ

شکوۂ سنگدلی پر وہ یہی کہتے ہین | تم تو بیدرد نہین دردِ جگر ہونے دو
مہربان غیر تو کیا اپنے بھی ہوجائین عدو | اک ذرا اُنکی عنایت کی نظر ہونے دو
دمِ اخفاے محبت جو کلیجا امڈے | تم نہ رسوا مجھے اے دیدۂ تر ہونے دو
نالۂ نیم شبی کیسے دعائین کیسی | اے قمر شعر مین تم اپنے اثر ہونے دو

جناب منشی محمد کریم بخش صاحب کرم وکیل فتحپور رئیس اندولی

زاہدو جانب کعبہ نہ مجھے لیجاؤ | بت پرستی ہی مین اوقات بسر ہونے دو
رحم کھا کر وہ مجھے سینے سے لپٹا لینگے | آہ کا میری تو کچھہ دل مین اثر ہونے دو

جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف متوطن بمبئی شاگرد جناب مولوی آیت اللہ صاحب

یاد آئیگی محبت وہ بہت روئینگے | میری تربت سے کبھی انکا گذر ہونے دو
رشک کہتا ہے عداوت سے مین سمجھونگا ضرر | عشق دشمن کا دلِ یار مین گھر ہونے دو

جناب محمد اکبر خانصاحب کلامی مدرس تعلقہ اردہاپور ضلع ناندیر

صدمۂ ہجر نہی مین تو مجھے راحت ہے | لاکھہ ہوتا ہے اگر دردِ جگر ہونے دو

جناب مرزا امتاز الدین احمد خانصاحب مائل نبیرہ نواب ضیاء الدین احمد خان مرحوم شاگرد جناب داغ دہلوی

خانہ ویران ہون کہین میری بسر ہونے دو | دل مین گھر ہونے نہ دو آنکھون مین گھر ہونے دو

ہی عجب بیخودیِ شوق مگر ہونے دو
بے خبر ہو کے مجھے اپنی خبر ہونے دو

شمع محفل کا مری سوزِ جگر کا احوال
تم پہ کھل جائیگا سب وقتِ سحر ہونے دو

خوبیاں اپنی چھپاتے ہوئی چوری ہے
نہ دہن ہونے دو بیدا نہ کمر ہونے دو

منتظر ہم درِ جانان کو کھڑے تکتے ہین
وہ بلائینگے تو جائینگے خبر ہونے دو

دل تو جاتا ہی رہا اسکی جگہہ بھی یا آ
چاہییے ہین مرے پہلو مین جگر ہونے دو

دل سے دل گو نہ ملے آنکھ سے تو آنکھ لڑے
یہ لڑائی بھی مزے کی ہے مگر ہونے دو

رات بھر وصل کی باتون سے نہین اِن بہر
آنکھون آنکھون مین جو ہو جا سحر ہونے دو

آج اک شخص نے مائل سے کیا ہے وعدہ
تمکو بلواؤنگا میرا تو گذر ہونے دو

جناب منشی سید باقر حسین صاحب مائل گرد آور سر رشتہ عمارت بہرتوریر

نہ کوئی آج خدا کے لیے شر ہونے دو
وصل کی رات تو راحت سے بسر ہونے دو

پھر کبھی زہد کی اے شیخ تو میرا ذمہ
چار اس دشمنِ ایمان سے نظر ہونے دو

وہ نہ گھبرائے ہوئے آئین یہ ممکن ہی نہین
میرے مرنے کی ذرا انکو خبر ہونے دو

پھیر لی کیون مری جان آنکھ ادہر سے تمنے
دل جگر کو ہدفِ تیرِ نظر ہونے دو

مے کوثر کے مزے رند بھلا دینگے اسے
میکدے مین کبھی واعظ کا گذر ہونے دو

پوچھو تم حالِ عدو مجھسے تمھین مطلب کیا
ہی غم و رنج و الم مجکو اگر ہونے دو

دوست وہ دشمنِ جان ہو گیا اپنا مائل
ہی فلک بر سرِ پرخاش اگر ہونے دو

جناب منشی سید احمد حسین صاحب منظور لاہرپوری برادر و شاگرد جناب وسیم

دل مین زلفون کی تصور کا گذر ہونے دو
اِن بلاؤن ہی سے آباد یہ گھر ہونے دو

تم نہ آمین کہو وقتِ دعاے دشمن
آہ کو اسکی نہ گلچین اثر ہونے دو

شرم کہتی ہے کہ دو آئینے سے بھی پردہ
حسن کی ابتدا نہ اسکو بھی خبر ہونے دو

داغِ دل دو تمہین محشر مین گواہی میری
ہو تمہین آج اِدہر دل کو اُدہر ہونے دو

خون رو کر غمِ ساقی مین اسے تر رکھو
خشک دامن نہ مرا دیدۂ تر ہونے دو

رکھو تصویرِ وطن پیشِ نظر اے منظور
نہ جدا آنکھ سے یہ وقتِ سفر ہونے دو

جناب موسی بھائی صاحب مآل گھڑی ساز از برہانپور

اپنی الفت کا ذرا اور اثر ہونے دو
یا رحسرت بھری عاشق کی نظر ہونے دو

ظلم کرنا ہے تو پھر شوق سے کرنا ٹھہرو
کم مسیحا ان ذرا درد جگر ہونے دو

غیر کو مین تو برا کہتا ہون بے شبہہ مآل
خوف کیا اسکو جو ہوتی ہے خبر ہونے دو

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتوری ملازم فوجداری علیگڈہ

آپ سے آپ چلا آئیگا وہ میرے لئے
جذبۂ دل کا ذرا اسپہ اثر ہونے دو

ایک بوسے کے عوض دو کے وہ دلینگے
دل مرا انکے ذرا پیش نظر ہونے دو

چاہیے سیدھی نظر اسکی ذرا ہمپہ مجید
اک زمانے کو عداوت ہی اگر ہونے دو

جناب پنڈت شام لال صاحب بتیر دہلوی ہیڈ ماسٹر ٹیٹ اسکول نرسنگھ گڈہ

تم کدہر اٹھ کے چلے رات بہت باقی ہے
اے مرے ماہ لقا ٹھہر و سحر ہونے دو

حال دل میرا ہے جو تجھسے مین بیان کرونگا
کم مسیحا ان ذرا درد جگر ہونے دو

جناب منشی شیخ محمد ابراہیم صاحب مداح جودھپوری

آرزو پوری ہو دل کی مرے حسرت نکلے
نظر مہر جو تم اپنی ادہر ہونے دو

جناب کالیچند ر پرشاد صاحب مختار از گورکھپور

کل تو ہی خون کے اشکون سے رلائیگا ہمین
آج یہ لطف و محبت ہے اگر ہونے دو

جناب مظہر علی بیگ صاحب منظور از منجرآباد ملک میسور

دیکھو تم نشتر مژگان سے نہ چھیڑو دل کو
کم مسیحا ان ذرا درد جگر ہونے دو

رند مینوش کوئی دن مین وہ ہوجائیگا
محتسب کو مری صحبت کا اثر ہونے دو

جناب بابو چیندر بلی رائے صاحب مہجور شاگرد جناب منظور لاہرپوری

نہ کرو روکے غم ہجر مین رسوا مجھکو
راز دل فاش نہ اے دیدۂ تر ہونے دو

گل سے بلبل کو یہ کمبخت لڑا دیتی ہے
اب صبا کا نہ گلستان مین گذر ہونے دو

اسکو دل پیار سے ارمان کی طرح رکھیگا
اپنے پیکان کا تم اسمین گذر ہونے دو

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس قصبۂ بریلہ

مین بھی دیکھون تو بھلا سنکے وہ کیا کہتے ہین — میرے مرنے کی ذرا انکو خبر ہونے دو
کون مانع ہے تمھین شوق سے جانا لیکن — کم مرے جان ذرا دردِ جگر ہونے دو

جناب عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نوازش مونگیری

دم نکلنے کا بھرے جائینگے ہم تا دمِ مرگ — وہ جفا جو ہے آمادہ شر ہونے دو
دلِ بیتاب کا احوال سناؤنگا تمھین — کم مرے جان ذرا دردِ جگر ہونے دو

جناب محمد منیر الدین صاحب منیر محمودی از حیدر آباد دکن

بیٹھا جاتا ہے مرا دل نہ اٹھو پہلو سے — کم مرے جان ذرا دردِ جگر ہونے دو
تیغ کھینچے ہوے جلاد چلا آتا ہے — آگے بڑھنے دو مجھے سینہ سپر ہونے دو

جناب گنجینہ پرشاد صاحب مقتول مختار عام جناب راجہ صاحب بہادر سنگر دلی

آہ خود وہ چلے آئینگے دل کو تھامے — انکے دل مین مری آہون کا اثر ہونے دو

جناب منشی سید نیاز احمد صاحب نیاز برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

آفتِ خانہ خرابی کا گذر ہونے دو — ان سے آباد ہو تم مرا گھر ہونے دو
تم کسی وقت نہ کم دردِ جگر ہونے دو — دردِ دل دردِ جگر آٹھ پہر ہونے دو
کرسکے وہ دل کی شب بات کوئی کیا انسے — شام سے رٹ یہ لگی ہے کہ سحر ہونے دو
دشت مین خاک اڑانے دو بگولون کی طرح — عشقِ گیسو مین ہمین خاک بسر ہونے دو
بسملو تیر کو یون دل مین چھپا دو وہ اگر — ڈھونڈھنے آئین تو انکو نہ خبر ہونے دو
گدگداتا ہون جو مین چھیڑ کے انکو شبِ وصل — ہنسکے کس ناز سے کہتے ہین سحر ہونے دو
لطف جینے کا تڑپنے مین ہے ایجان کبھی — کم نہونے دو سوا دردِ جگر ہونے دو
یادِ دشمن کی طرح تم نہین آتے ہو اگر — درد کا بھی نہ مرے دل مین گذر ہونے دو
خون مین رونیگی منہ ڈھانک کے سینے مین تمنا — باہر آنکھون سے نہ تم لختِ جگر ہونے دو

جناب سید ضامن حسین صاحب ناظر برادر و شاگرد جناب وسیم خیرآبادی

مصحفِ روے صنم پیشِ نظر ہونے دو — دلِ وحشی کو مرے زیر و زبر ہونے دو
ناز سے آؤ مرے دل مین تمنا بنکر — یاس و حسرت کا نہ تم اسمین گذر ہونے دو

لیچلو وہان مجھے ای بیخودی و بیہوشی
راہ مین گم نہ مجھے مثلِ خبر ہونے دو

بابِ توبہ کی طرح اُسکو بھی ہنسے دو کھلا
واعظو بند نہ میخانے کا در ہونے دو

عمر بھر ساتھ نہ چھوڑینگے یہ حسرت کی طرح
درد و غم کا مرے دل مین تو گذر ہونے دو

رُخ پُر نور سے تم زلفِ سیہ کو سرکاؤ
عاشقون کی شبِ فرقت کو سحر ہونے دو

دیکھنا پیرِ مغان آپ ہمین ہنگے واعظ
تم خرابات مین حضرت کا گذر ہونے دو

مثلِ آئینہ اسے سامنے رکھو ناظرؔ
دل کو اُس شوخ کا منظورِ نظر ہونے دو

جناب منشی شیو دیال صاحب نامیؔ خیرآبادی از مقام اُناو

آبرو ابر کی ملجائیگی سب مستی مین
چشمِ گریان کو مری اشک سے تر ہونے دو

خود ہی ارمان مرے دل سے نکل جائینگے
ناوکِ ناز کا سینے مین گذر ہونے دو

ابھی ہو جائیگا ہنگامۂ محشر برپا
یار کا گورِ غریبان مین گذر ہونے دو

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیمؔ برادر حضرت ریاضؔ شاگرد جناب امیرؔ مینائی

وصل مین چھیڑ بہم رشکِ قمر ہونے دو
شرم و شوخی مین یونہین تا بسحر ہونے دو

اپنے ہمراہ نہ سایے کا گذر ہونے دو
دل مین یون آؤ نہ آنکھونکو خبر ہونے دو

تم تصور مین بُلا کر مجھے لپٹا و گلے
اور فرشتون کو بھی میری نہ خبر ہونے دو

جلوۂ ہوشربا شوق سے دکھلاؤ مجھے
پر مری بیخبری کو نہ خبر ہونے دو

گل جو ہنستے ہین مزارِ شہدا پر شب کو
شمع رو رو کے یہ کہتی ہے سحر ہونے دو

خاک کہتی ہے مری راہِ فنا مین ہر صبح
جانے والون کی مجھے گردِ سفر ہونے دو

اُسکی تاثیر سے پہلے تم اِدہر آجاؤ
نہ مری آہ کو ممنونِ اثر ہونے دو

کرم و لطف ہو تم آج طرفدارِ وسیمؔ
حشر مین ساری خدائی کو اُدہر ہونے دو

جناب واجد علی صاحب وحیدؔ ساکن لسوان مقیم کہجہٹ

وہانتک کر منہ کو دوپٹے سے بہت روئینگے
دیکھ لینا مرے مرنے کی خبر ہونے دو

آپ دوڑے ہوے آئینگے وہ انشاء اللہ
رفتہ رفتہ مرے نالون مین اثر ہونے دو

جناب مرزا عطاء اللہ بیگ صاحب وفاؔ شاگرد جناب تنہاؔ مدراسی

ہاتھ رکھ رکھ کے مرے سینے پہ تم دو تسکین
کم مری جان یونہین دردِ جگر ہونے دو

بال کھولے ہوئے آئینگے مری میت پر
میری مرنے کی ذرا اُنکو خبر ہونے دو

جناب سید محی الدین صاحب ولی قادری ساکن چھپ گری مقیم بنگلور

دُکھ یہ دُکھ دیتے ہو کاہے کو مجھے تابہ کہن
کم مری جان ذرا دردِ جگر ہونے دو

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

تا بہ دل اپنی خدنگون کا گذر ہونے دو
درد ہے سینۂ عاشق مین اگر ہونے دو

دیکھون پھر بیٹھتے ہین چین سے گھر مین کیونکر
میرے مرنے کی ذرا اُنکو خبر ہونے دو

تو بھی میری طرح تم بھی جو بےچین نہو
اپنے دل مین مری الفت کا اثر ہونے دو

تمکو کیا کام کرو غیر کے گھر تم آرام
جان بلب ہے کوئی فرقت مین اگر ہونے دو

ہوگی مجھسے بھی سوا غیر کی حالت بدتر
اسطرف اُنکی عنایت کی نظر ہونے دو

منتظر ہوگا کوئی جاؤ نہ کچھ فکر کرو
ہائے اگر حال مرا نوعِ دگر ہونے دو

ہاتھ سینے پہ کوئی رکھ کے اُٹھائے کیا تاب
جذب کا دل مین مرے یاس اثر ہونے دو

جناب محمد یسین صاحب یسین از ہوگلی

نام جانے کا نہ لو رات بسر ہونے دو
کیون یہ جلدی ہے مری جان سحر ہونے دو

صورتِ شمع ہون شب بھر کا مین مہمان یارو
خود مین ہو جاؤنگا خاموش سحر ہونے دو

منچلا مین بھی ہون یسین نہ منہ موڑونگا
اسکی شمشیر کا رُخ بھی تو اِدھر ہونے دو

جناب میر سرفراز علی صاحب ایجاد ردولوی

دل مین یاس غمِ جانان کا گذر ہونے دو
ابتو آباد یہ اُجڑا ہوا گھر ہونے دو

تم اِسے لو بھی وہ نالان ہے اگر ہونے دو
فرقتِ دل مین جو ہو حالِ جگر ہونے دو

ضبط کہتا ہے کہ آنکھون کو نہ تر ہونے دو
دیکھو ظاہر نہ محبت کا اثر ہونے دو

ہمدمو نعش اُٹھانے مین یہ جلدی کیسی
شاید آجائین اُنھین بھی تو خبر ہونے دو

شاید آئین تو نہ ڈر جائین کہین دیکھ کے لاش
اُنکو مرنے کی ہماری نہ خبر ہونے دو

کہتی ہے ہمت مردانہ دل غم کیا ہے
راہِ الفت مین جو ہے خوف و خطر ہونے دو

* یہ غزلین دیر مین وصول ہونے سے بے ترتیب درج ہوئین ۱۲

تیغ کھینچے ہوے آیا جو خیالِ ابروٗ — دل یہ بولا کہ مجھے سینہ سپر ہونے دو
دل مین رنج و غم و حسرت ہی سہی خیر ابھی — انھین دو چار سے آباد یہ گھر ہونے دو

جناب مولوی محمد اظہر حسین صاحب اظہر از مظفر گڈھ

شمع رخسار سے روشن مرا گھر ہونے دو — ہون عدو خاک سیہ جلکے اگر ہونے دو
شیخ جی دیتے ہو کیون خلد کی ترغیب مجھے — کوے جانان مین مری عمر بسر ہونے دو
قبر پر آئینگے پامال وہ کرنے مجھکو — میرے مرنے کی ذرا انکو خبر ہونے دو
تیغ کھینچے ہوے مقتل مین کھڑا ہے قاتل — دوستو تم مرے سینے کو سپر ہونے دو

جناب الٰہی بخش صاحب انجم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈہورہ

ہاتھ رکھکر مرے سینے سے اٹھاؤ نہ ابھی — کم مسیحا ان ذرا دردِ جگر ہونے دو
رک نہین سکتا ہے اب نالۂ جان سوز انجم — ہون اگر ارض و سما زیر و زبر ہونے دو

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد خلف جناب شاد از فتح آباد ملک اودھ

شام سے تمکو یہ جلدی ہے کہ جاؤن جاؤن — بعد مدت کے تو آئے ہو سحر ہونے دو
وہ چلے آئینگے ارشاد تمھارے گھر تک — آہ کا دل مین ذرا انکے اثر ہونے دو

جناب شیخ محمد جان صاحب شوخ عظیم آبادی

ابھی للہ نہ پہلو سے ہمارے اٹھو — کم مسیحا ان ذرا دردِ جگر ہونے دو
دیکھ لینگے اسے آئینۂ دل مین اپنے — بند ہوتا ہے اگر روزنِ در ہونے دو
اے عزیزو ابھی میت نہ اٹھاؤ للہ — میرے مرنے کی انھین بھی تو خبر ہونے دو
مجھسے خود عذر کرینگے وہ جفا کا اپنی — میری فریاد مین پیدا تو اثر ہونے دو
نام فردوس کا دوزخ سے بدلوا دونگا — کوے جانان مین رقیبون کا گذر ہونے دو
دوڑے آئینگے وہ تھامے ہوے دل کو بیتاب — آہ مین تو مری اے شوخ اثر ہونے دو

جناب جے نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

وصل کی رات اسی طرح بسر ہونے دو — لطف کے ساتھ مسیحا ان سحر ہونے دو
میرے پہلو سے نہ اٹھو ابھی تم بہرِ خدا — کم مسیحا ان ذرا دردِ جگر ہونے دو

کھینچ لائیگا انھین جذب محبت یا نتک
میرے مرنے کی ذرا انکو خبر ہونے دو

شل نقش کف پا مین نہ اٹھونگا تا حشر
کوے جانان مین ذرا میرا گذر ہونے دو

کہین ایسا نہ کہین ضبط نتھا صانع کو
انکو اس آہ و بکا کی نہ خبر ہونے دو

جناب عبدالمجیب صاحب مقصور شاگرد جناب وفور گورکھپوری

جمع کچھ دامن مقصد مین گہر ہونے دو
اہل دولت ہمین اسے دیدۂ تر ہونے دو

میرے گھر آپ چلا آئیگا وہ گھبرا کر
حسرتو کچھ مرے نالون کا اثر ہونے دو

میرے ارمان دلی یار سے بولے شب وصل
ابھی کیون جاتے ہو للہ سحر ہونے دو

حسرت و یاس سے غم کہتا ہے دل مین آکر
مین بھی مہمان ہون میرا بھی گذر ہونے دو

دیکھ لو زلف کو چہرے سے ذرا سرکا کر
رات باقی ہے ابھی وقت سحر ہونے دو

غزلیات غیر طرح

حضرت ریاض

دم وعدہ نہ نکلی منہ سے ہان تک
زبان تھک جاے جو آئے زبان تک

گلا بھی کیا کسی کا تھا کوئی راز
کہ آکر رہگیا میری زبان تک

مری بیداریان بیکار کیون جائین
انھین پہنچا دو چشم پاسبان تک

سلامت ہین اگر میرے پر و بال
قفس جائیگا اڑکر آشیان تک

یقین آیا جو تم پہنچے لب بام
تمھاری دوڑ ہے ہان آسمان تک

جنون تجھسے نہ کوتاہی کریگے
ہمارا ہاتھ پہنچے گا جہان تک

سہارا کچھ تو واماندون کو ہوتا
پہنچ جاتے جو گرد کاروان تک

مری فریاد سنکر چپ رہینگے
وہ پہنچا دینگے اسکو آسمان تک

مجھی پر چھوڑ دو میری مے تلخ
مزا اسکا ہے میری ہی زبان تک

کلیسا و حرم دونون ہین آباد
مری ناقوس تک میری اذان تک

کچھ ایسا ربط ہے صیاد کے ساتھ
ہمین ہم ہین قفس سے آشیان تک

کوئی جاے ہمین ٹھکرا کے جائے
پہنچ جائین کسی کے آستان تک

تھکی ہمراہی اہل عدم سے ۔ یہیں اڑتی ہے گردِ کارواں تک
معاصی کے سوا دو دو فرشتے ۔ انھیں لادے پھرو ں یارب کہاں تک
ٹھکانا کیا خدا جانے کب آئے ۔ جیے گا کون مرگِ ناگہاں تک
مزہ پایا نہ تیری چتونوں کا ۔ جگر پر ہنسے کھائیں برچھیاں تک
وہ خو گر نالۂ دشمن کا ہو جائے ۔ نہ سنتا ہو جو میری داستاں تک

جناب قاضی غالب علی صاحب غالب وزیرآبادی

وہ مجکو قتل کرکے ایسے سہمے ۔ کہ اب گویا نہیں منہ میں زباں تک
مرے گھر آکے غصے سے کہا یہہ ۔ تمھارا جذبِ دل لایا یہاں تک

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

شکستہ دل ہے تو خستہ مرا جگر بھی ہے ۔ اُدہر جو درد ہے ہمدم وہی اِدہر بھی ہے
بنا ہوں گردشِ قسمت سے موجِ دریا میں ۔ ہمیشہ عینِ وطن میں مجھے سفر بھی ہے
میں کس امید پہ منہ کھولوں شرم آتی ہے ۔ کہ نارسا بھی مری آہ بے اثر بھی ہے
وہ کہتے ہیں مجھے ہر وقت دیکھ کر در پر ۔ کہیں ترا ارے خانہ خراب گھر بھی ہے
بہت ہیں قبر میں دو غمگسارِ تنہائی ۔ دلِ حزیں بھی مرے ساتھ ہے جگر بھی ہے
چھپا لیا ہی نزاکت نے رشتہ سی ورنہ ۔ دہن بھی ہے بتِ نوخیز کی کمر بھی ہے
کروں میں کس سے وفادار بیوفا کا ذکر ۔ بھلے برے کی انھیں آجتک خبر بھی ہے
برنگِ شعلۂ شمع اپنی حق پرستی ہے ۔ شریکِ بزم بھی ہیں لو لگی اُدہر بھی ہے
درازیِ شبِ فرقت میں زندگی کیسی ۔ یہی ہے طول تو پھر قصۂ مختصر بھی ہے
فراق میں رخِ روشن کے ہم کہاں تسلیم ۔ فروغِ مہرِ جہانتاب تک قمر بھی ہے

مصرع طرح

پرچہ پہنچتے ہی فوراً اِس طرح میں (ہزاروں حسرتوں کو لے کے میرا دل نکلتا ہے) نکلتا قافیہ
غزلیں بھیجنا چاہییں ۔ اور طرح ذیل میں ۱۵ جنوری تک ۔ ورنہ درج ہونے سے رہجائینگی ۔

دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

مزا قافیہ ۔

۱۹۰۷ء

جس کسی کا چند روز ساتھ ہو جاتا ہے اُس سے چھٹتے وقت خواہ مخواہ دل کو ایک صدمہ ہوتا ہے۔ دشت آوارگان غربت سے پوچھو کہ دو دن بھی بیکسی میں جس آفت نصیب کا ساتھ ہو گیا تھا اس سے جدا ہوتے وقت اُنکے دل پر کیا گذری۔ ایک کو دوسرے سے رخصت ہوتے وقت جنگل کے آثار و خاردار درختوں کے نیچے بیٹھ کر دونوں کس طرح آنسو بہا بہا کے ملے تھے اور کس قدر پھوٹ پھوٹ کے روئے تھے۔ موجودہ زمانے کے سراپا راحت ریل کے سفر ہی کو دیکھو۔ جب دو مسافروں میں اُنس ہو گیا ہو گا اگرچہ دو ہی چار گھنٹے ساتھ رہا اور چند ہی باتیں کرنیکی نوبت آئی مگر خدا جانے کیا بات ہے کہ جدا ہوتے وقت دونوں کا دل بھر آیا اور دونوں حسرت آلود نظر سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

جب دو گھڑی کی صحبت اور رہ واردی کی ملاقات دل میں اسقدر محبت کی گرمی پیدا کر دیتی ہے تو خیال کرنا چاہیے کہ جسکا مہینوں ساتھ رہا ہو گا اور جس سے اُنس پیدا ہوئے ایک زمانہ گذر گیا ہو گا اسکی جدائی میں دل کا کیا عالم ہوتا ہوگا افسوس ۱۹۰۷ سے تھوڑے دنوں ربط ضبط نہیں رہا تھا۔ پورے تین سو ساٹھ دن یوں گذرے کہ ہم کوئی کام بے اسکی مدد کے نہیں کرتے تھے۔ دن بھر میں بیسیوں دفعہ اسکا نام قلم سے نکلتا تھا اور خدا جانے کتنی مرتبہ زبان پر آتا تھا۔ ہر خط کی پیشانی پر ۱۹۰۷ء لکھدیا کرتے تھے اور ہر رسالے کے آخر میں یادگار قائم رہنے کی غرض سے اسکا نام تحریر کر دیا کرتے تھے۔ ہائے۔ یہ لفظ کسقدر ہماری زبان اور قلم پر چڑھ گیا ہے کہ اب دو ہی چار روز میں اسے چھڑائین گے اور نہ چھوٹے گا۔ بھلائینگے اور نہ بھولے گا۔ کہان تک نہ صدمہ ہو۔ ۱۹۰۷ ہماری بڑی رفاقت کرکے چلا ہے۔ گذشتہ بارہ مہینوں سے گذرے ہوئے حالات میں سے جب کوئی بات یاد آجاتی ہے دل پر ایک چوٹ لگتی ہے۔

زمانے کا گذرنا کوئی خوشی کی بات نہیں ہے۔ مگر اسکو کیا کیا جائے کہ دنیا میں سالگرہ کی ایک رسم پڑ گئی ہے۔ جو لوگ یہ رسم کرتے ہین اُنھیں رونا چاہیے۔ اس منحوس رسم کے ذریعے سے اصل میں وہ بچپن ہی سے انسان کا جنازہ بنا کے لے چلتے ہین کہ رفتار عمر کے ساتھ ساتھ دھوم سے لیجائین اور قبر میں پھینک آئین۔ ہائے اسی پر ہمکو خوش ہونا چاہیے! ہائے یہی سامان اس بات کے ہین کہ ہم ۱۹۰۷ کے گذر جانے پر خوش ہوں!۔

ہائے ۱۹۰۷ ہمیں بہت غمگین کرکے چلا ہے۔ اب تو بابا تیرا نام بھی ہم سے نہیں لیا جاتا۔ جب تیرا نام زبان پر آتا ہے دل میں ایک چوٹ لگ جاتی ہے۔ ہائے ہم بڑی درد و حسرت سے تجھے رخصت کرتے ہین تو خدا کے پاس جا۔ اور اسکے مقدس دربار میں عرض کر دے کہ "ہم آئے اور ہمارا غمگین دوست بھی عنقریب آئے گا"۔

ناظرین! اب ہمیں تاب نہیں کہ اس جان بلب سنہ کا نام زبان پر لائین۔ آپ معاف کیجیے اور کوشش کیجیے کہ ہمکو دوبارہ اسکا نام نہ لینا پڑے۔ اس سنہ کا حساب جس قدر جلد ہو سکے پاک کر دیجیے۔ اور ایسا کیجیے کہ آپکی باقی قیمت کے ساتھ ہمیں آپکے دست ۱۹۰۷ کو بھی بھیجا تھا تم سے یاد کرنا پڑے ہمپر بڑا احسان کیجیے اگر آپ کی کوشش سے ہمیں یہ جانکاہ غم پھر نہ یاد آئے +

مہتمم پیام یار

کلیات داغ

[illegible]

دلچسپ کا پہلا حصہ

ہندوستانی مشہور ناولوں کی حالت کا آئینہ ... [illegible]
... [illegible] ... کا دیر ۱۲ لے
اردو کا ایک باعزت ... [illegible]
... [illegible] ... دل کا ہر حصہ ... [illegible]
... [illegible] ... قیمت کا ... [illegible]
... [illegible] ... کیا گیا ہے قیمت ... [illegible]

دلچسپ کا دوسرا حصہ

یہ عشق کی ... [illegible] ... دلی جذبات کی اصلی تصویر
ایک پاکباز عاشق کی ... [illegible] ... ایک ... [illegible]
عصمت ... [illegible] ... ہندوستانی ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... نہایت ... [illegible]
... [illegible] ... کرتا ہے ... [illegible]
... قیمت ... [illegible]

تحفۂ راز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انتخاب ... [illegible]

[illegible]

الیٹ ... [illegible]

یہ عجیب و غریب ... [illegible] ... اردو میں ... [illegible]
... قابل ہے ہمارے احباب ... [illegible]
قیمت فی جلد ... [illegible]

دلچسپ ... [illegible]

... [illegible] ... کی بہت ... [illegible]
... [illegible]
اردو میں ... [illegible] ... قیمت فی جلد ... [illegible]
[illegible]

سرمایۂ زبان اردو

[illegible]

حضرات!

آپکی قدر دانی اور عزت افزائی سے پیام یار نے جو کچھ ترقی کی اوسکو زمانہ بھر جانتا ہے اور دنیا بخوبی دیکھ رہا ہے کہ آپکی کوششون نے پیام یار کو کس حد تک اسکے موجد بنانے کے قابل بنا دیا۔

اس موقع پر مجھے اسکی بھی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ پیام یار کا زندگی یا دوام آپ سے ارسال قیمت کا خواستگار ہون۔ لہذا عنایت جس قدر جلد ہوسکے اپنا ذمگی روپیہ آپ لوگ بہت جلد اور اگر ... کیونکہ پیام یار کے اصول ہی واقع ہوئے ہین کہ ملک اوسکی ذات سے اپنا فائدہ دیکھکر اوسکی اغراض پوری کرنے مین تساہل اور سستی نہ کرے۔

اکثر معزز ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبرون کی نسبت پوچھتے رہتے ہین کہ کس قدر ہین اور کیا قیمت ہے۔ لہذا ہم تفصیل وار فہرست شائع کرکے امیدوار ہین کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائین پیام یار جون [illegible] سے جاری ہے [illegible] کا کوئی نمبر باقی نہین رہا۔ منجملہ ذیل نمبر موجود ہین

بابت [illegible]

جولائی [illegible] نمبر - اگست [illegible] نمبر

بابت [illegible]

[illegible]

[illegible]

اسلام و ہندستان

[illegible]

پیام یار

نمبر ۱ بابت ماہ جنوری ۱۸۸۸ء جلد ۶

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس

پیام یار

قومی پریس لکھنؤ میں چھپا

ضروری باتیں

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینے کی تجم کو شایع ہوتا ہے- قیمت عام ایکروپیہ سالانہ مع محصول ڈاک- والیان ملک و روساسے پانچروپیہ سالانہ-

۲- بغیر پیشگی قیمت آئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا- نمونہ ۲/ وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے-

۳- ہر تحریر جواب طلب کیلیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف-

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت گم تلف ہونے کے ہم ذمہ دار نہیں-

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین "نثار" کے نام ہونا چاہیے-

۶- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو کلام سب کا طرحی اور غیر طرحی منتخب شایع ہوگا- غیر طرح کا کلام بشرط گنجایش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہوں) عمدہ ہوگی- درج کردیجایگی ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا- نہ اچھا ہوگا فضل داخل دفتر ہو جایگی- ہماری طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہ ہوگا- انتخاب کمیٹی کرتی ہے- پوری غزل بلا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲/ اجرت دینے پر درج ہوسکتے ہیں لیکن صحت کا لحاظ ضرور ہوگا-

۷- ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے-

۸- اشتہارات دو ایک مرتبہ کیواسطے فی سطر ۲/ زیادہ کیلیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہوسکتا ہے- اجرت ہر حال میں پیشگی لیجائیگی

العبد- محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و قومی پریس- و مہتمم پیام یار- چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس سچے کارخانے کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر روسا اور نامی تاجر واقف ہیں لکھنؤ کی نمائشگاہ سے اس کارخانے کو تمغا اور سرٹیفکیٹ بھی ملا ہے- زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں-

فہرست عطر موجودہ

عطر حنا فی تولہ ۸/ ۱/ ۲/ و ۴/ و ۸/ ۱۲/ ۱/ عطر موتیا ۴/ و ۸/ عطر چمیلی ۲/ ۴/ ۸/ عطر جوہی ۸/ عطر کیوڑہ ۴/ ۸/ عطر سہاگ ۸/ و ۱۲/ ۱/ عطر گلاب بصرہ- فی تولہ ۵/- عطر گلاب ۴/ ۸/ عطر روح خس ۲/ عطر خس ۴/ عطر شمامہ ۲/ ۴/ عطر مجموعہ ۴/ عطر روح پانڑی ۸/ عطر گل ۸/

عطر عود ۸/ عطر فتنہ ۸/ ۱/ عطر برگ حنا ۴/ عطر مولسری ۵/ عطر اگر ۲/ عطر شمامۃ العنبر ۸/ عطر ابجاد بندہ نازبو فی تولہ ۱/- روغن حنا ۲/ ۸/ فی سیر- روغن بیلہ و چمیلی و کیوڑا- فی آثار ۸/ سفوف خضاب فی آثار ۸/

گوریان تمباکو خوردنی- فی تولہ- /۸

المشتہر کارندہ کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ- چوک-

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے- اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود حال معلوم ہو جائیگا- تعمیل فرمائش نقد روپیہ آنے پر یا ویلیو پی ایبل ہو سکتی ہے- خط جواب طلب کے لیے ٹکٹ آنا چاہیے-

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع و کام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱ گز	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار	″	″	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل کی نہایت نفیس	″	″	[illegible]	[illegible]
تھان خر ستی ساخت لکھنؤ نہایت باریک	″	″	[illegible]	[illegible]
تھان چکن صرف بوٹہ دار ہر وضع کے	″	″	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار عرض کوئی بیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پائجامہ چکن خر دھری زنانہ و مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عبا چکن [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بیل بوٹہ دار [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible] چکن [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible] جدید [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

رو دومالی [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] بیلدار نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گوریان تمباکو خوردنی نہایت عمدہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] فی تولہ- محصول ایک تولہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

المشتہر [illegible] کارخانہ [illegible]

مصرع طرح پیام یار

ہزاروں حسرتوں کو لے کے میرا دل نکلتا ہے

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد والی رامپور خلد آشیان

یہ کس بیدرد کس ظالم پہ میرا دم نکلتا ہے
یہ رہ رہ کر کلیجا چٹکیوں سے کون ملتا ہے

ترے بیمار کا کام اب بڑی مشکل سے چلتا ہے
کہ درد اٹھکر بدلتا ہے تب کروٹ بدلتا ہے

ذرا سی جان ہے پر دل جگر پروانے کا دیکھو
کہ جلتی آگ مین کس شوق سے گر گر کے جلتا ہے

بہار آ پہنچی ہے شاید کہ دامان و گریبان مین
ہم یہ بحث ہے دیکھین تو کون آگے نکلتا ہے

تمھاری گرمیان آفت ہین ہجر و وصل دونون مین
کوئی دوزخ مین جلتا ہے کوئی جنت مین جلتا ہے

ضرور آفت کوئی آئی ہے دلبر ورنہ اے ہمدم
تڑپتا لوٹتا کیون آنکھ سے آنسو نکلتا ہے

جو مین کہتا ہون میرا دم نکلتا ہے تو کہتے ہین
ہمارے وصل کا ارمان تو یون ہین نکلتا ہے

یہ مطلب ہی فقط اپنا صنم خانے مین جانے سے
کہ اچھی صورتون کو دیکھ کر کچھ جی بہلتا ہے

ذرا تو نشہ کم ہو تو بہ پڑھوا تا ہے کیا واعظ
کہ بیہوشی مین کچھ کہتا ہون منہ سے کچھ نکلتا ہے

ہم اتنی بات پر خوش ہین کہ مذکور اپنی الفت کا
ہمیشہ ذکر حسن یار کے ہمراہ چلتا ہے

الٰہی آگ پر پارا ہے یا اسپند ہے کیا ہے
کہ دل سینے مین بیتابی سے دو دو ہاتھ اچھلتا ہے

چھڑکتے ہین وہ افشان گیسوئے پر خم پہ ہو دل کی
مسافر چھاؤن مین تارون کی گھر سے چل نکلتا ہے

حنا کیون دیکھ کر اسکو ہری جاتی ہے گلشن مین
لہو عشاق کا ملتا ہے مہندی کب وہ ملتا ہے

عجب تقدیر پائی ہے امیر اس دار دنیا نے
نہین آتا پھر اس گھر مین جو اس گھر سے نکلتا ہے

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

اچھلتا ہی نہیں یارب جو میرا دل اچھلتا ہے
کہ اسمین تو مرے مطلب کا اک پہلو نکلتا ہے

غنیمت ہے زمین کوی جانان پھر بھی گلشن سے
دل وحشت زدہ میرا وہین جا کر بہلتا ہے

جو تیری چشمِ جادو تھام لے دل کو تو ظاہر ہو
نگاہون سے کوئی گرتا ہوا کیونکر سنبھلتا ہے

نہ پہلو مین کوئی حسرت نہ سینے مین کوئی خواہش
وہی تجکو بتا دین پھر کلیجا کون ملتا ہے

ہماری پاس سے اُٹھتے ہی جا بیٹھے رقیبون مین
یہ کیا انصاف ہے یون بھی کوئی پہلو بدلتا ہے

تماشا دیکھنے آئے ہین وہ بیتابیِ دل کا
ہماری جان جاتی ہے کسی کا جی بہلتا ہے

کسی کروٹ کسی پہلو تسلی ہو تو کیونکر ہو
شبِ فرقت مین اکثر درد اُٹھ اُٹھ کر ٹہلتا ہے

کوئی دم رہ گئے وقتِ نزع اس بے مہر کو جا کر
ذرا دیکھے تو مرنے والون کا دم یون نکلتا ہے

ترے وعدے نے میرے دل مین جسکو روک رکھا تھا
وہی ارمان آنسو بنکے آنکھون سے نکلتا ہے

زمانہ وصل کا آیا تو دشمن کو بھی یہ سوجھی
کہ میرے بخت سے اپنے مقدر کو بدلتا ہے

کلیجے کی طرف دیکھو چلا تھا آ پڑا دل پہ
خدنگِ ناز بھی انکھیلیون کی چال چلتا ہے

تلاشِ احسان وارفتہ کی ہے کیون اسقدر تمکو
وہ کیا بیٹھا ہوا دربر کفِ افسوس ملتا ہے

جناب سید سرفراز علی صاحب ایجاد ردولوی

یہ چرخِ فتنہ گر کیا کیا کفِ افسوس ملتا ہے
دلِ پُر آرزو کا گر کوئی ارمان نکلتا ہے

لحاظِ صحبتِ دیرینہ کرکے ساتھ چلتا ہے
خیالِ یار کے ہمراہ میرا دل نکلتا ہے

شبِ وصلِ صنم ہے دل کا آج ارمان نکلتا ہے
چراغِ آرزو میرے سیہ خانے مین جلتا ہے

وہ طالب دل کے۔ دل انکا ہی خواہان کیا تماشا ہے
اُدھر وہ بھی مصر ہین اسطرف یہ بھی مچلتا ہے

ہر اک ہوتا ہے سُنکر وصفِ چشمِ مست کو بیخود
مثالِ جامِ مَے یہ ذکر بھی محفل مین چلتا ہے

مین وہ پامالِ دستِ جورِ گردون ہون زمانے مین
کہ مجپر اپنا بیگانہ کفِ افسوس ملتا ہے

جو اُٹھا دل سے گھبرا کر جگر کے پاس آ بیٹھا
انھین دونون مین جی کچھ دردِ فرقت کا بہلتا ہے

ارے او دردِ دل کچھ انتہا بھی ہے تحمل کی
بشر ہون ضبط کب تک منہ سے اب نالہ نکلتا ہے

پڑھا ایجاد مضمون روئے رنگین صنم ایسا
صدائے خندۂ گل بنکے ہر نالہ نکلتا ہے

جناب حکیم محمد مہدی صاحب ثاقب لکھنوی مقیم عظیم آباد

سنا ہی آج وہ خنجر بکف گھر سے نکلتا ہے
شہادتگاہ مین ہان سرفروشو کون چلتا ہے

نہین ہمکو گوارا آپکی اکدم کی بھی فرقت
چلے جاؤ یہ منہ سے آپ کے کیونکر نکلتا ہے

کرین کسطرح عرض مدعا ایسے ستمگر سے
زبان کٹتی ہے منہ سے حرف جب کوئی نکلتا ہے

ہمارا وصل ہی دم توڑتا ہی رشک سی دشمن
عجب کچھ نیک ساعت ہے کہ اسکا دم نکلتا ہے

نہ پوچھو حال فرقت کا کہ کیا دل پر گذرتی ہے
کوئی بیٹھا ہوا پہلو مین گویا دل مسلتا ہے

کسی پہلو نہ پایا چین دل کی بیقراری سے
ترے ناوک کے آجانے سے کچھ کچھ جی بہلتا ہے

اثر پہلے لیا دل ہاتھ مین پھر پھینک کر بولا
کوئی چھالا نہ پڑ جائے بہت اُف اُف یہ جلتا ہے

جناب سید امیر علی صاحب امیرؔ سب اورسیر نہر گنگ از ایٹہ

اداسی وہ سوے گور غریبان جب نکلتا ہے
بپا اک حشر ہوتا ہے قیامت چال چلتا ہے

خدا جانے تمہاری یاد ہی یا میری مایوسی
کلیجے مین کوئی بیٹھا ہوا دل کو مسلتا ہے

انھین جب دیکھتے ہین غیر ہمکو رشک آتا ہے
وہ جب گھر سے نکلتے ہین ہمارا دم نکلتا ہے

جسے بھونچال کہتے ہین زمین صدمی سے ہلتی ہے
لحد مین عاشق بیتاب جب کروٹ بدلتا ہے

وہ جب سینے پہ میرے ہاتھ رکھتے ہین تسلی کو
تو دل فرط خوشی سی اپنا دو دو ہاتھ اچھلتا ہے

اثر ہی سوز الفت کا ہر اک معشوق و عاشق پر
کہ پہلے شمع جلتی ہے تو پھر پروانہ جلتا ہے

جناب سید غوث الدین صاحب انورؔ شاگرد جناب نواب سا[?]حیدرآبادی

نہ یہ مجھسے سنبھلتا ہے نہ وہ مجھسے سنبھلتا ہے
ادہر دل یا الٰہی اور ادہر وہ بت مچلتا ہے

عدو سی گرمجوشی دیکھ کر سینے مین دل میرا
تمہاری بزم مین خاموش مثل شمع جلتا ہے

تری تصویر فرقت مین رہا کرتی ہے سینے پر
اسی غمخوار سے ایجان میرا جی بہلتا ہے

نہین تلوار کے چلنے سے کم رفتار قاتل کی
گلے کٹتے ہین لاکھون کے جو وہ دو گام چلتا ہے

تفاوت دیکھیے گو ایک جا ہین بزم مین اسکو
کف افسوس ہم ملتے ہین دشمن عطر ملتا ہے

جناب الٰہی بخش صاحب اثیمؔ انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈہورہ

نظر آتا ہے ہمکو مثلِ موسیٰ طور کا عالم — کہ بے پردہ وہ بت جب اپنے کوٹھے پر ٹہلتا ہے
ستانیکی بھی کچھ حد ہے یہ اچھا ناز ہے صاحب — ہماری جان جاتی ہے تمھارا دل بہلتا ہے

جناب الہ بخش صاحب آلہ یار سلطانپوری انسپکٹر پولیس نشیندار سرکار

جسے صورت دکھا دیتے ہو وقتِ نزع اے دلبر — تو اُسکا تن سے ایجان نکلے ارمان دم نکلتا ہے

جناب لکھوری شیو نندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول اردل شاگرد جناب داغ

قیامت ہجر کی شب مین ہراں دو نو نکو بیتابی — اگر تنہا مین کلیجے کو تو دل تھوں اچھلتا ہے
ہے وقتِ نزع انکو بھی بلالو یاں کہ خود دیکھین — اسی صورت سے ہر عاشق کا اکثر دم نکلتا ہے

جناب حافظ ضامن حسین صاحب بینا ساکن بہنی شاگرد جناب ایجاد دہلوی

وہ سر زانو پہ ہین رکھے ہوے اور ہاتھ سینے پر — زہے قسمت عجب صورت سے اپنا دم نکلتا ہے
بڑھی بینا یہانتک حسرتِ دیدارِ خوش چشمان — کہ مثلِ اشک آنکھوں کی طرف سے دم نکلتا ہے

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی

بصیرِ دہلوی لاغر ہوا ہے اسقدر اب تو — کہ اُسکے حال پر دشمن کفِ افسوس ملتا ہے

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

جگر ہو دل ہو سینے مین مقرر کوئی جلتا ہے — کہ جس دم سانس لیتا ہوں دھوان بجنے نکلتا ہے
نہ کھینچو تیر پہلو سے کہ آخر وقتِ تنہائی — یہی تو ایک مونس ہے اسی سے دل بہلتا ہے
اثر دکھلا رہا ہے ہجر مین سوزِ محبت بھی — شرر بنکر مری آنکھوں سے ہر آنسو نکلتا ہے
شبِ فرقت کا دھڑکا وصل مین پوچھو مرے دل کی — کلیجا تھام لیتا ہوں وہ جس وقت کروٹ بدلتا ہے
پشیمان ہے ستمگر آج وقتِ نزع بالین پر — کہ مین دم توڑتا ہوں وہ کفِ افسوس ملتا ہے
تبِ غم سے دمِ پیری ہین لاکھوں آبلے دل کے — خزان مین سبز ہو کر یہ نہالِ خشک پھلتا ہے
رواں راہِ طلب مین طفلِ اشک بے کو پاتا ہوں — تماشا ہے مرا نورِ نظر بے پاؤں چلتا ہے
اب آؤ یا نہ آؤ موت سے نقرہ نہین چلتا — کہین اے یار وقت آیا ہوا و عدون سے ٹلتا ہے

جوانی لیگئی ساتھ اپنے جنسِ حُسن کی رونق
زوالِ مہر ہے دن گرم بازاری کا ڈہلتا ہے

نصیحت بیخودِ الفت کو کیونکر کارگر ہوگی
کہین باتون سے اے ناصح زخودرفتہ سنبھلتا ہے

گوارا خاک مین ملنا برنگِ نقشِ پا لت ہے
کرین کیا ناتوانی سے کچھ اپنا زور چلتا ہے

طبیعت سے مین ہون مجبور ورنہ ضعف سے با غیر
کسی کا ناز اُٹھانا بھی مجھے تسلیم کھلتا ہے

جناب منشی محمد نواز صاحب ثاقب گورکھپوری شاگرد جناب وسیم و احسان شاہجہانپوری

وہ لاغر ہون ذرا جنبش سے میرا دم نکلتا ہے
مسیحا نبض کو چھوکر کفِ افسوس ملتا ہے

جو تم ہے تو سنبھلجائے بچے عاشق اس آفت سے
دلِ مضطر کہین اسکے سنبھالے سے سنبھلتا ہے

زمین ہلجائیگی اوڑجائیگا گردون دھوان بنکر
ذرا تم بھی سنبھلنا مُنہ سے اب نالہ نکلتا ہے

تمھاری طرح آتی ہین تمھارے غم کو بھی چھیڑین
کہ پہلو مین مرے بیٹھا ہوا دل کو مسلتا ہے

اِسی دیکھا اسے تا کا اِدہر بیٹھے اُودہر ٹھہرے
دلِ بیتاب محفل ہین حسینون کے بہلتا ہے

جو یاد آتا ہے وہ جوبن وہ شوخی اُنکی چتون کی
تو دو دو ہاتھ پہلو مین دلِ مضطر اُچھلتا ہے

تمنا تیری۔ دل میرا ترا غم اور جگر میرا
کوئی اِس سے بہلتا ہے کوئی اُس سے بہلتا ہے

مین وہ برگشتہ قسمت ہون شہیدون مین بھی گر قاتل
کہ میرے حلق پر مُنہ پھیر کر خنجر بھی چلتا ہے

یہ ہے تاثیرِ عشقِ گیسوے پُرخم کہ راتون کو
دھوان دل سے نکلتا ہے تو بل کھا کر نکلتا ہے

اگر تقدیر کا بگڑا ہو تو بیشک سنبھلجائے
گرا جو تیری نظرون سے بھلا وہ کب سنبھلتا ہے

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

خفا ہو کر ترے چپ بیٹھنے پر دم نکلتا ہے
ہمارا گردشِ تقدیر ہی سے کام چلتا ہے

کلیجا دل ہین کیا بیٹھا کوئی بیدید ملتا ہے
نکلکر دیکھیے کیونکر ہمارا دم نکلتا ہے

اکیلے کا کہین دو سرکشون سے زور چلتا ہے
دوپٹا لاکھ سینے پر سنبھالو کب سنبھلتا ہے

کسی حسرت بھرے دل کو مقرر آج مل ڈالا
کہ مُنہ سے کچھ نہین کہتا وہ چپکا ہاتھ ملتا ہے

وہ ہمکو بیٹھکر پہلو مین بھی کب چین دیتے ہین
پھڑکتا ہے کلیجہ ہر ادا پر دل اُچھلتا ہے

عدو آسائشِ عشاق کا ہر نفس ہی ارکا
کلیجا ہو ذرا ٹھنڈا تو دل کمبخت جلتا ہے

طریقِ دلبری پردہ نشینوں کا الگ پایا
فقط اِک ہاتھ دل لینے کو پردے سے نکلتا ہے

کسے وہ دلربا بدبخت ہم کہلائیں خوش قسمت
بدلجاتے ہیں یوں پہلو مقدر جب بدلتا ہے

ادا سے سامنے انکو دمِ آخر ہی آنا تھا
قضا کا وقت جب آتا ہے کب ٹالے سے ٹلتا ہے

میں بہلاتا ہوں تلووں دل کو وہ پامال کرتے ہیں
کسی کا ہاتھ چلتا ہے کسی کا پاؤں چلتا ہے

وہ دل بے چین کردے جسکو شوخی اُن نگاہوں کی
کہیں روکے سے رُکتا ہے کہیں سنبھالے سے سنبھلتا ہے

مبادا اُف ہی کر بیٹھے تو او ظالم غضب ہوگا
بہت چپ رہ چکے ہم اب تو کچھ منہ سے نکلتا ہے

جلال اچھا وہ دل میں چٹکیاں لیتا ہے لینے دو
تمہارا غم غلط ہوتا ہے اُسکا جی بہلتا ہے

جناب محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری مالک بہارِ سخن شاگرد جناب امیر لکھنوی

کسی کی بیرخی سے کب کوئی ارمان نکلتا ہے
چھپا لیتے ہیں سینہ جب ہمارا ہاتھ چلتا ہے

کبھی تو آکے سینے پر ہمارے ہاتھ تم رکھو
دکھا دیں ہم تمہیں کیونکر دلِ مضطر اچھلتا ہے

ہجومِ یاس و غم سے جبکہ گھبراتا ہے رہ رہ کر
شبِ غم درد اُٹھ اُٹھ کر مرے دل میں ٹہلتا ہے

چلو رندو ذرا دیکھو تو واعظ ہے کہ زاہد ہے
یہ میخانے سے منہ اپنا چھپا کر جو نکلتا ہے

رکاوٹ کا اثر انکی دمِ مردن بھی ہے باقی
کہ رُک رُک کر مرے سینے سے میرا دم نکلتا ہے

پکڑ کر دامنِ محبوب کہتا ہے ارے دیدے
حضورِ داورِ محشر دلِ نادان مچلتا ہے

خوشی ہوتی ہے کیا آوارگانِ دشتِ غربت کو
کبھی کوئی جو یارانِ وطن سے آ نکلتا ہے

شبِ وصل اُس بتِ کمسن کا یہ ہر مرتبہ کہنا
یہ کیسی رات ہے یارب کہ میرا جی دہلتا ہے

جلیسِ بے نوا ہے یا کوئی دیوانہ ہے
کوئی تو بھیس بدلے اُسکے کوچے سے نکلتا ہے

جناب محمد عمر صاحب جنون ابن مولوی محمود میاں صاحب وکیل منگرول شاگرد جناب جلال لکھنوی

شبِ وعدہ یہاں آنکھوں سے خونِ دل اُبلتا ہے
لبِ بام میں جناب بیٹھا ہوا وہ شوخ ملتا ہے

تماشا بخت کی برگشتگی کا دیکھ لیتا ہوں
خفا ہو کر وہ مجھسے شب کو جب کروٹ بدلتا ہے

دکھاتا لغزشِ مستانہ آ جائے جو وہ ساقی
کوئی بیخود ابھی کچھ ہوش مین آکر سنبھلتا ہے

رکاوٹ سخت جانون سے وہی قاتل کو ہے اب تک
کہ رگ رگ کر گلے پر اپنے خنجر اسکا چلتا ہے

نہین پہلوے دشمن مین اگر وہ دوست ای ہمدم
دلِ بیتاب کیون اپنا یہ دو دو ہاتھ اچھلتا ہے

مگر ذکر وصل کی شب انکا ضد سے ہای یہ کہنا
ترا ارمان کیونکر آج دیکھین تو نکلتا ہے

کسی کا ناز سے دستِ حنائی سینے پر رکھنا
ادا سے پھر یہ کہنا کیون ترا دل اب بھی جلتا ہے

جناب میر دولت حسین صاحب جگر مرثیہ خوان امام باڑہ ہوگلی نبیرۂ میر قیس مرحوم

تصور رنگ لایا ہے ترے دستِ حنائی کا
لہو رہ رہ کے سینے مین جگر کا کھولتا ہے

جگر اسکو نہ دل دے بے وفا ہے وہ پری پیکر
عبث اسکے لیے تیرا دلِ نادان مچلتا ہے

جناب حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری شاگرد جناب تسلیم خیرآبادی

وہ قاتل ناز سے مقتل مین جب تیور بدلتا ہے
ہزارون بسملون کا اِس ادا پر دم نکلتا ہے

کسی محبوب کی جب بھولی صورت یاد کرتا ہے
تو پہلو مین دلِ نادان مرا کیا کیا مچلتا ہے

برا ہو دردِ ہجرِ یار و رشکِ غیر کا یارب
یہ تڑپاتا ہے دل کو وہ جگر چٹکی سے ملتا ہے

وہ وقتِ نزع بالین پر مرے غیرون سے کرتے ہین
انھین تو دل لگی سوجھی ہے میرا دم نکلتا ہے

چلے کیا اپنا قابو اِن بتانِ ماہ طلعت پر
جب اپنا بس نہین اپنے دلِ مضطر پہ چلتا ہے

نہین اٹھتا ہی کوئے یار سے یون تو کوئی عاشق
نکلتا ہے تو ہان اسکا جنازہ ہی نکلتا ہے

دلِ روشن مین ہے میرے خیالِ عارضِ روشن
کہ یارب طورِ سینا پر چراغِ طور جلتا ہے

جناب حسن الدین صاحب حسن برادر زادہ داروغہ جیل ودیور شاگرد جناب یاس

ہمارا فتنۂ محشر قیامت چال چلتا ہے
کوئی لیتا ہے دل اُسپر کسی کا دم نکلتا ہے

کبھی ہے وصل کا اقرار گہہ انکار ہے مجھسے
اگر سچا ہے وعدے کا زبان پھر کیون بدلتا ہے

غضب غیرون سے ملواتے ہو تم یہ کیا قیامت ہے
تمھارا عاشقِ شیدا کفِ افسوس ملتا ہے

دلِ نادان کی عادت ای حسن بگڑی ہے کچھ ایسی
حسینون کو جہان یہ دیکھ لیتا ہی مچلتا ہے

جناب حیات النبی صاحب حیات شاگرد جناب عاشق لکھنوی

نرالی دشمنی ہے اس عداوت کا ٹھکانا کیا — تمھاری سرد مہری پر بھی دشمن مجھسے جلتا ہے
حیات الفت مین مرنا بھی حیات جاودانی ہے — وفاداروں کا مطلب جان دینے سے نکلتا ہے

جناب طالب علیخان صاحب حکیم رئیس مؤ قائم گنج ضلع فرخ آباد

حکیم اک آگ بھڑکا دی ہے سوز غم نے سینے مین — دل اس پہلو مین پھکتا ہے جگر اس سمت جلتا ہے

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

مرے زخم جگر کا بوسہ لیکر جب نکلتا ہے — لب سوفار کو غصے سے وہ چٹکی مین ملتا ہے
وہ ظالم غیر کے ہمراہ بن ٹھن کر نکلتا ہے — بن آتی بھی نہین کچھ اور اپنا جی بھی جلتا ہے
ملے محشر مین گر مجھکو یہ کافی ہے عذاب اسکو — کہ یارب وہ بت کافر مرے سایے سے جلتا ہے
پڑا ہون سنگ راہ دوست بنکر کوی دشمن مین — سنا ہے آدمی کچھ ٹھوکرین کھا کر سنبھلتا ہے
ادہر ٹھہرے اودہر ٹھہرے اسے دیکھا اسے دیکھا — تماشا گاہ محشر مین ہمارا دل بہلتا ہے
وہ خلوت دوست ہون گھبرا کے مین تعظیم دیتا ہون — اگر دشمن بھی اسکی بزم مین زانو بدلتا ہے
ترا کوچہ ہے محشر یا ہے جنت کیا کہین اسکو — وہ جی اٹھتا ہے جو اس راہ سے مردہ نکلتا ہے
جو انداز جفا کل تھا نہ دیکھا آج وہ یارب — نیا روز اک فلک میرے ستانے کو بدلتا ہے
وہ سنکر نالہ گھبرائے تو غیرون نے تسلی دی — نہین یہ داغ کی فریاد کوئی راہ چلتا ہے

جناب حکیم مرزا فدا احمد صاحب دانش لکھنوی

یہی کہہ کہہ کے گرد شمع ہر پروانہ جلتا ہے — کہان بجھتی ہے دل کی آگ گو لہو نکلتا ہے
نہین معلوم شکل شمع و گل کیون بزم جانان کا — کوئی گریان نکلتا ہے کوئی خندان نکلتا ہے
کہا درد محبت نے مرے پہلو نہین قاتل سے — کوئی بزم طرب مین بھی کف افسوس ملتا ہے
جنون خیز انہ ضد آپس کی دیکھا اے چارہ گر میری — گریبان مین اگر بخیہ ہو تو دامن نکلتا ہے
شریک شمع ہو کر تو بھی رو اے شمع رو میرے — کہ دل کے ساتھ تیری بزم مین پروانہ جلتا ہے

شب وصل اور لیل ہجر دونون ہیں قاتل مین — کسی پر جان دیتا ہون کسی پر دم نکلتا ہے

کسی کے اٹھتے جوبن سے کوئی گستاخ کہدیتا — کہین آیا ہوا دل بھی سنبھالے سے سنبھلتا ہے

کٹی جاتی ہے عمر و النس مغموم فرقت مین — زمانہ ہجر کا کب دیکھیے کروٹ بدلتا ہے

جناب نواب مہدی حسنخانصاحب رفعت شاگرد جناب جلال لکھنوی

نکلتے دیکھتے ہو دم تمہارا دل بہلتا ہے — بھلا ہو سخت جانی کا مرا ارمان نکلتا ہے

خوشا وہ قبر جسپر یار آ کر ٹہلتا ہے — زہے اس سر کی قسمت وہ جسے ٹھکرا کے چلتا ہے

سلامت تم یہ کہنے والے خوش ہو ہو کے دشمن سے — چلو دیکھہ آئین سنتی ہین کسی کا دم نکلتا ہے

تڑپتا ہی یہان بیچین کوئی بستر غم پر — وہان دشمن کے پہلو مین کوئی کروٹ بدلتا ہے

ہماری پاس تو دم بھر نہین آتا قرار اسکو — تمہارے ہاتھہ مین جا کر یہ دل کیونکر بہلتا ہے

مرا دم بھی کسی کے وصل کا ارمان ہے شاید — نہ یہ دل سے نکلتا ہے نہ وہ تن سے نکلتا ہے

کف افسوس کیون ملتا ہی وہ میرے جنازے پر — مرا دل رنج کرنے پر کسی ظالم کے ملتا ہے

وہ میری خون کی مہندی ہی لگاتا ہی جو قاتل — وہ میرا دل ہی جسکو دست نازک سے وہ ملتا ہے

کسی نے ہاتھہ رکھا ہی وہان دشمن کے سینے پر — یہ بیتابی ہے اسکو دل مرا ہاتھون اچھلتا ہے

کسی کوچے کی ایسی راہ بھولا ہون مین ای رفعت — بھٹک جاتا ہے خضر اکثر جو میرے ساتھ چلتا ہے

جناب نواب محمد وجیہ الدینخانصاحب رسا رئیس حیدرآباد دکن شاگرد جناب مائل

عدو کی داستان سننے سے اسکا جی بہلتا ہے — اڑا دیتا ہے باتون مین جو میرا ذکر چلتا ہے

مسیحا ان کیا کہون فرقت مین نالہ کیون نکلتا ہے — خیال آ کر ترا سینے مین دل چٹکی سے ملتا ہے

تجلی گاہ مین دوڑے ہوی جانا تمھا موسے — مثل مشہور ہے گرتا ہی وہ جو دوڑ چلتا ہے

وہ ابھرا جوبن چٹکیان لیتا ہی سینے مین — دوپٹا انکا چلنے مین اگر شانے سے ڈھلتا ہے

ترا خنجر بھی تیری طرح مجسے ہی خفا قاتل — گلے سے جب لگا لیتا ہون میں رک رک کے چلتا ہے

نیاز و ناز کا ہی کیف میخانے مین ساقی کے — کہ شیشہ جھکتا ہی اور ساغر تنکے چلتا ہے

یکایک کیا خیال آیا جو یون بے چین ہی یار
کہ ہاتھون آج پہلو مین دلِ مضطر تڑپتا ہے

مقدر اپنا اپنا ہی گلا کیا ہی شکایت کیا
کسی سے وہ گلے ملتا ہی کوئی ہاتھ ملتا ہے

اگر پیرِ مغان کا یہ نہین اعجاز اے ساقی
تو میخانے مین ساغر کیا سبب پاؤن چلتا ہے

پھر آئے کس طرح دل کوچۂ دلدار مین جا کر
کہ مومن داخلِ فردوس ہو کر کب نکلتا ہے

وہ کہتے ہین بصد شوق آئنے مین عکس سے اپنے
مرے ہمسر تو گھر سے کیون نہین باہر نکلتا ہے

جگر تیری شراکت اے دلِ پُر داغ کیون کرتا
سمجھ نادان پرائی آگ مین کوئی بھی جلتا ہے

اگر تعمیل حکمِ ضبطِ گریہ ہو تو کیونکر ہو
لگی ہے چوٹ دل پر آنکھ سے آنسو نکلتا ہے

کڑی ہی عشق کی منزل سمجھ کر رکھ قدم اے دل
کہ اس رستے مین رہرو ٹھوکرین کھا کر سنبھلتا ہے

عمل تسخیر کا رکھتا ہی وہ یا موہنی کوئی
کہ جب دیکھو حسینون مین رسا کا ذکر چلتا ہے

جناب خلیل الدین احمد صاحب رضی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب ملہری

گدائی مین جو لذت ہی نہین وہ بادشاہی مین
ہماری کاسۂ سر جمشید جام اپنا بدلتا ہے

بھرا ہی اسقدر شوقِ شہادت میری رگ رگ مین
کہ ہوتا ہے کسی کا خون میرا خون ابلتا ہے

عجب ضد ہی ہماری ساتھ دل کو بزمِ جانان مین
کہ اٹھتے ہین تو ہٹ کرتا ہی بیٹھین تو مچلتا ہے

الٰہی کونسا ارمان باقی رہ گیا دل مین
کہ نکلا اشک حسرت وہ مری آنکھون سے ڈھلتا ہے

اثر ہمین بھی شاید آگیا ہے تیری محبت کا
کہ تیرا تیر کچھ میری طرف رک رک کے چلتا ہے

الٰہی کون سی ایسی بلا نے مجکو گھیرا ہے
کہ جسکو دیکھو سائے سے مرے بچ کر نکلتا ہے

کچھ آنکھون نے تو دیکھا بھی ہے جو یون خون روتی ہین
دلِ مضطر نے کیا دیکھا ہی جو ہاتھون اچھلتا ہے

سراپا ہو رہا ہون حسرت و افسوس کی صورت
جو مجکو دیکھ لیتا ہی وہ پہرون ہاتھ ملتا ہے

جناب سید فیاض احمد صاحب راز برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

کبھی میری طرف گر تیر بھی قاتل کا چلتا ہے
یہ نفرت ہی کہ وہ منہ پھیر کر مجھ سے نکلتا ہے

بھلا امید کیا دیدار کی ہو دیکھیے نفرت
وہ آنکھین طالبِ دیدار کی تلوون سے ملتا ہے

چھپے گی اب کہان تاثیر شب کو ورش پر اپنے
کہ شعلہ ہا تھہ مین لیکر ہر اک نالا نکلتا ہے

تصور دیدہ دربان کا پھر جاتا ہے نظرون مین
فرشتہ موت کا جب نزع مین آنکھین بدلتا ہے

مجھے محفل مین دیکھا تو لگے وہ ہنس کے فرمانے
ہمارا راز بھی دیکھو کبھی دل سے نکلتا ہے

جناب محمد حبیب اللہ صاحب راغب اسٹوڈنٹ گورنمنٹ محامڈن نارمل اسکول آگرہ

کسی کا خنجر خونخوار اور عاشق کی ہو گردن
بہت دن بعد دردِ کسی کمبخت سے نکلتا ہے

ہوئی ہین دفن میری ساتھہ آہ و نالہ درد و غم
انھین دو چار سے مدفن مین میرا جی بہلتا ہے

جناب عبد الرحیم صاحب راغب برادر ثاقب شاگرد جناب نور گورکھپوری

کسی کو ڈھونڈھتے ہین گھبرا کے پہلو سے نکلتا ہے
دل حسرت زدہ کو پھر کوئی چٹکی سے ملتا ہے

جناب منشی راج بہادر صاحب زخمی شاگرد جناب طاہر مہتمم نالۂ زخمی

جگر نوحہ کنان ہے دل کفِ افسوس ملتا ہے
ہزارون حسرتون کے ساتھہ میرا دم نکلتا ہے

ہمین جب یاد آتی ہے کسی کے گورے گالون کی
برنگِ شمع کافوری ہمارا جسم جلتا ہے

شبِ فرقت کی جب مجکو مصیبت یاد آتی ہے
لرزتا ہے کلیجا اور میرا دل دہلتا ہے

عزیز خاطرِ عشاق ہو کیونکر نہ اے زخمی
پیامِ یار سے بہتر کوئی پرچہ نکلتا ہے

جناب شیخ سخاوت حسین صاحب سخا تلہری خواہر زادہ جناب راضی

بتون کے ظلم کا جب تذکرہ محشر مین آئیگا
زبان سے میری اس دم دیکھنا کیا کیا نکلتا ہے

مصیبت شمع پر جو کچھہ گذرتی ہے سحر تک ہے
یہ دل ہی ہے کہ جو بجھتا نہین دن رات جلتا ہے

نصیحت ہمکو کس امید پر کرتا ہے اے ناصح
کہین بگڑا ہوا دل بھی سنبھالے سے سنبھلتا ہے

ہوئی ہے آہ یہ حالت فراقِ یار مین ابتر
کہ مجھے پر ابتو دشمن بھی کفِ افسوس ملتا ہے

سنا ہے آج جانبازون کا روزِ آزمائش ہے
سخا ہم بھی تو دیکھین کون سر دینے کو چلتا ہے

جناب سالک رام صاحب سالک محافظ دفتر فوجداری جھالاواڑ

نہ ہوگا مجھہ سا ناکامِ محبت کوئی دنیا مین
کہ جسپر دم نکلتا ہے وہی صورت سے جلتا ہے

بتانِ سنگ دل پر کچھ اثر ہوتے نہیں دیکھا ہمیں کیا فائدہ گر آہ سے پتھر پگھلتا ہے
نظر پر بے ثباتی دہر کی کیونکر نہو ظاہر زمانہ رنگ اپنا رات دن کیا کیا بدلتا ہے

جناب مولوی داہومن صاحب سحرؔ ساکن قصبۂ باڑہ مقامی ہوگلی

کبھی سینہ کبھی یہ توڑ کر پہلو نکلتا ہے دلِ بیتاب کیا کیا اندنون پہلو بدلتا ہے
مزا ہی آج گلشن مین نہایت دل بہلتا ہے بغل مین یار ہے دورِ شرابِ ناب چلتا ہے

جناب منشی سید ولایت احمد صاحب تسنیمؔ سب انسپکٹر ترکلو اشتاگرد جناب امیر لکھنوی

نہین تنہا مرے غم مین چراغِ گور جلتا ہے جو گل ہے میری تربت کا کفِ افسوس ملتا ہے
پسند آئی ہین اس ظالم کو ایسی شوخیان اسکی کہ وہ میرے دلِ مضطر سے اپنا دل بدلتا ہے
نہ کیون بسمل کا دل سینے مین بسمل ہو کہ وہ قاتل دمِ قتل اک نئے انداز سے تیور بدلتا ہے
مجھے فرصت نہین اکدم کی بھی اے ہمنفس اس سے گریبان کو رفو کرتا ہون تو دامن نکلتا ہے
طبیعت سنبھلے مین سنبھلون یہ ہی ممکن مگر تا حشر یہ دل کمبخت بیتابی کا مارا کب بہلتا ہے
برا ہو ناتوانی کا کوئی کیا حوصلہ نکلے کہ جب کمبخت نالہ دل سے رک رک کر نکلتا ہے
مقلد ہی تمہارا آسمان بیداد کرنے مین ستمگر تم ہو ایسے وہ تمہاری چال چلتا ہے
نہایت تنگ ہون سزاوارِ ترحم دیکھ کر مجکو مری حالت پہ دشمن بھی کفِ افسوس ملتا ہے
لگا دی یاس بسمل نے تسنیمؔ ایسا کیا نادم اٹھا کر وہ گلے سے تیغ کو اب ہاتھ ملتا ہے

جناب منشی احمد علی صاحب شوقؔ مالک اخبار آزاد

ستم کے واسطے ظالم نئے پہلو بدلتا ہے جو فتنہ نیکے اٹھتا ہے تو خنجر بناکے چلتا ہے
کسی کی آتشِ غم سے تمہارا دل بھی جلتا ہے دھوان سر سے تمہارے کا کلین بنکر نکلتا ہے
بگڑ کر لوٹ جاتا ہی مرا دل اچھی صورت پر کھلونے کے لیے جیسے کوئی لڑکا مچلتا ہے
قیامت سی نہین کم مجکو روزِ وصل کا ڈھلنا کسی معشوق کا جوبن ہے گویا دن کہ ڈھلتا ہے
تڑپتا ہے جو دل میرا تو فرماتے ہین وہ ہنسکر اسے یونہی تڑپنے دو کہ میرا دل بہلتا ہے

نہ چھپا کر دل مین اُس پردہ نشین کا وہ بیان کیا کرو
قفس میں ہے یہ ہی اور رات دن ظالم ٹہلتا ہے

نہ کوئی کیونکر چھپائی راز آتا آخر اُنسے ملنے کا
کہ مین اُٹھکر جو چلتا ہون تو سایہ ساتھ چلتا ہے

مری آغوش کے حلقے مین ای شوق آئی سمجھے وہ
یہ ہی وہ جنتری جسمین کمر کا بل نکلتا ہے

جناب محمد ارتضٰی خانصاحب شیدا تحصیلدار پرگنہ جورو ریاست بیکانیر

ہوا ہی حال یہ میرا کسی کے دردِ فرقت مین
مجھے جو دیکھتا ہی وہ کفِ افسوس ملتا ہی

سہارا ہی عصائی آہ کا اک ناتوانی مین
کہ جسکی دستگیری سے ذرا کچھ دم سنبھلتا ہے

لبوں پر آگئی ہے جان جسکے دردِ فرقت مین
اُسے یہ بھی نہین پروا کہ کسکا دم نکلتا ہے

ہمارا جل چکا شاید دلِ پُرسوز اے شیدا
دھوان سینے سے جو آہستہ آہستہ نکلتا ہے

جناب شیخ غلام حیدر صاحب حسین شیدا محرر سنٹرل جیل لاہور شاگرد جناب آزاد دہلوی

تڑپتا ہی دلِ مضطر جگر ہاتھوں مین چھلتا ہے
خبر لے جلد ہی ظالم نہین تو دم نکلتا ہے

گئے صبر و تحمل چھوڑ کر یون خانۂ دل کو
مسافر چھوڑ کر جس طرح سے منزل کو چلتا ہے

عجب عالم ہی لوگون کا ترے شیدا کی میت پر
کوئی روتا ہے اور کوئی کفِ افسوس ملتا ہے

جناب مرزا محمد مشرف یار خانصاحب مشرف خلف مرزا محمد اسد یار خانصاحب مرحوم

وہ میکش ہون کہ دخترِ رز خود اُٹھکر تھام لیتی ہے
قدم جب لڑکھڑا کر جوشِ مستی مین پھسلتا ہے

تصور اور تصور بھی وہ کسکا اُس پریرو کا
یہ جم جاتا ہی جب دل مین تو کیا ٹالی سے ٹلتا ہے

جناب شیخ محمد عفران صاحب شاد رئیس قصبہ بیگماں آباد برادرزادہ شیخ محمد حسن صاحب

ہوا ہون جب سے عاشق شاد اُس شوخِ ستمگر کا
طبیعت ہی نہ قابو مین نہ دل میرا سنبھلتا ہے

جناب مولوی شفاعت حسین صاحب شباب شاگرد جناب انعام کانپوری

سوے گورِ غریبان جب کبھی وہ آ نکلتا ہے
تو ٹھکراتا ہوا تربت کو کچھ بکتا ہوا چلتا ہی

فغان و آہ سے مانع نہو اے ہمنشین مجھکو
شبِ فرقت مین میرا تو اسی سے دل بہلتا ہے

جناب سید شمس الہدی صاحب شمس بہاری ناظر عدالت منصفی مدھوبنی

کہون ای ہمدمو کیا تمسے مین حالِ دلِ ناداں
حسینون کو جہان یہ دیکھ لیتا ہے مچلتا ہے

جناب شیخ رسول بخش صاحب شمسی سوداگر گورکھپور

وہ ہنس ہنس کر تماشا دیکھتے ہین میرے مرنیکا
کسی کی دل لگی ہے اور کسی کا دم نکلتا ہے

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی نہ

بنی ہی جان پر حسرت سی نکل آنکھون سے دیکھتا ہے
دلِ زخمی سے کسیکے تیر کا پیکان نکلتا ہے

نہ تو ہی یہان تک آتا ہی نہ مجکو وان سمائی ہے
ستم پرور نہ قسمت سی نہ تجھسے زور چلتا ہے

الگ سوئے تجھے ہم سے روٹھ کر آخر یہ کہہ اٹھے
بغل مین سو رہو آکر ہمارا جی دہلتا ہے

تمہارے گھر مین کیا آؤن وہان اغیار بیٹھے ہین
تمنا اسکو ہوتی ہے کہ جسکا جی بہلتا ہے

شبِ وصلت کی چالون کو نہ پوچھو گو مگو کی ہین
کسی کا ہاتھ چلتا ہے کسی کا پاؤن چلتا ہے

صفیرِ خستہ کو اے ناصحو معلوم ہے سب کچھ
ٹھہر جاؤ کوئی دن مین ہمارا دل سنبھلتا ہے

جناب منشی علی حسین صاحب صبر شاگرد جناب یاس لکھنوی از للت پور

سنبھالی سی ہمارے پھر نہین ہرگز سنبھلتا ہے
دلِ ناداں کسی کے دیکھنے کو جب مچلتا ہے

ہوا ہی حال یہ میرا ترے ہاتھون سے او ظالم
جو مجکو دیکھتا ہے وہ کفِ افسوس ملتا ہے

وہ دیکھیں بزم مین کسپر اٹھاتے ہین نظر پہلے
نشانہ کون ہوتا ہی یہ ناوک کسپہ چلتا ہے

بلا تھا یہ کہ پھر جاؤ مقدر کی طرح تم بھی
بھلا تقدیر کے آگے کسی کا زور چلتا ہے

تاسف سے نہین جب ہاتھونکو ملتا ہون تو کہتی ہین
یہ کسکا غم ہے تمکو کیون کفِ افسوس ملتا ہے

حسینانِ جہان کا واعظو کچھ تذکرہ چھیڑو
بھلا حورون کے قصے سے مرا دل کب بہلتا ہے

خدا سے جب نہین ڈرتے تو انسان کی حقیقت کیا
کسی کا ان بتون سے زور کب اے صبر چلتا ہے

جناب جی نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

کباب آسا یہان دل آتشِ فرقت مین جلتا ہے
وہان ساغر پہ ساغر غیر سے ہر وقت چلتا ہے

قیامت مین کسی روکینگے ہم فریاد کرنیسے
ہمارے ساتھ لاکھون حسرتون کا دم نکلتا ہے

بجھا دیتی ہے نرگس فرش کی جا اپنی آنکھونکو
وہ گل صحنِ چمن مین ناز سے جس دم ٹہلتا ہے

الٰہی خیر کرنا اس گلی مین کیا قیامت ہے
کہ جسکو دیکھیے تھامے ہوے دل کو نکلتا ہے

قدم رکھتا ہے راہِ عشق مین جو شخص اے صاؔ
کفِ افسوس نادانی پہ وہ آخر کو ملتا ہے

جناب پربھو نرائن صاحب صادق مختار رانچی

تسلی کسکو دون اور کسکو سمجھاؤن مین اے ہمدم
دلِ بیتاب میرا کب سنبھالے سے سنبھلتا ہے

مرض وہ عشق کا ہے جس سے صحت ہی نہین ممکن
مسیحا تک مرے بالین پہ بیٹھا ہاتھ ملتا ہے

جناب محمد ظہور صاحب ظہور گورکھپوری شاگرد جناب وفور گورکھپوری

کبھی عاشق تڑپ جاتا ہے جب گلشن مین گھبرا کر
تو اسکی آہ سنکر بلبلون کا دم نکلتا ہے

جناب منشی رامچندر صاحب عیش نائب فوجدار جھالاوار

شبِ وعدہ دلِ مضطر کو دستِ شوق ملتا ہے
ہمارا دم نکلتا ہے کہ یہ ارمان نکلتا ہے

خدا آباد رکھے مجمع ارمان و حسرت کو
شبِ غم کچھ اسی جلسے مین اپنا دل بہلتا ہے

تڑپتا ہے دلِ مضطر اِدھر شوقِ شہادت سے
اودھر دامن سنبھلتا ہے ابھی خنجر سنبھلتا ہے

عدو کی سوگ کا انداز یہ اچھا نکالا ہے
وہ مہندی کے بہلنے سے کفِ افسوس ملتا ہے

پڑیگا صبر مشتاقِ شہادت کا نزاکت پر
وہ گھر سے بھی نکل آئے تو خنجر کب نکلتا ہے

پسند آیا کچھ ایسا اضطرابِ دل ستمگر کو
مری بیتابیون سے شوخیان اپنی بدلتا ہے

انھین عذرِ نزاکت موت کو عذرِ گرانجانی
ہمارا غم نکلتا ہے نہ یارب دم نکلتا ہے

اس الفت کا برا ہو پوچھتا پھرتا ہون غیرون سے
کبھی اس بزم مین کچھ عیش کا بھی ذکر چلتا ہے

جناب محمد یوسف حسین صاحب عزیز خلف الصدق جناب بیدل شاگرد جناب

سنبھل پھر اے دلِ بسمل کہ پھر قاتل سنبھلتا ہے
قضا بھی آ چلی پھر میان سے خنجر نکلتا ہے

ہزارون حسرتین لپٹی ہین دل کی مثلِ پروانہ
برنگِ شمع پہلو مین جگر کا داغ جلتا ہے

چھڑا کر ہاتھ خلوت سے کوئی گھر کیسے پہنچا
کوئی مایوس یہان حسرت سے اب تک ہاتھ ملتا ہے

کروڑوں آرزوئیں بھی جلو میں اسکے ہوتی ہیں
ہزاروں حسرتوں کو لے کے جب دل نکلتا ہے

ابھی کمسن ہیں کیا لپٹیں وہ مجھسے بیحجابانہ
کلیجہ ہاتھ رکھنے سے مرے ہاتھوں اچھلتا ہے

الٰہی خیر کرنا بعدِ مدت خانۂ دل سے
کوئی حسرت نکلتی ہے کوئی ارمان نکلتا ہے

جناب محمد عبد العزیز خانصاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

تمہاری چاہنے والے مثالِ شمع و پروانہ
کوئی دھنتا ہے سر کوئی کفِ افسوس ملتا ہے

مثالِ سبزۂ بیگانہ ہم پامال ہوتے ہیں
خرامِ ناز سے وہ باغ میں جس دم ٹہلتا ہے

تعجب کچھ نہیں اسکا یہ راہ و رسمِ الفت ہے
ادھر سے میں نکلتا ہوں ادھر سے وہ نکلتا ہے

جناب سید نذیر احمد صاحب عروج ساکن موضع کامگار شاگرد جناب سجاد

جو اکثر نکلے آنکھوں سے مرے اک آنسو نکلتا ہے
دلِ پرسوز شاید آتشِ فرقت سے جلتا ہے

نجانا میرے پہلو سے کوئی دم اے غمِ جانان
کہ تنہائی میں جی تجھسے بہت دل کا بہلتا ہے

تقدم بہرِ خدا باہر نہ رکھنا خانۂ دل سے
کہ تجھسے اے خیالِ یار جی میرا بہلتا ہے

بہت میں تنگ ہوں اپنے دلِ ناداں کے ہاتھوں سے
حسینانِ جہاں کو دیکھ کر کیا کیا مچلتا ہے

پھرے ہیں دن عروجِ زار سے وہ ماہ پیکر سے
شبِ مہتاب ہی جامِ مئے گلرنگ چلتا ہے

جناب عبد الرؤف خانصاحب عیاش از جھالاواڑ

دلِ ناداں وہاں جانیکی ضد پر جب مچلتا ہے
نہ پھر تھامے سے تھمتا ہے نہ بہلائے بہلتا ہے

نہ جنت کی غرض ہرگز نہ کچھ دنیا کے میلوں سے
جہاں مجمع حسینوں کا ہو دل کچھ وہاں بہلتا ہے

سنیں ہیں جو عاشق کی تو جھنجھلا کر وہ بولا
کہو کمبخت سے جا کر ہمارا دل دہلتا ہے

جناب حکیم عزیز احمد صاحب عزیز حکیم آبادی شاگرد جناب بشیر پھلواروی

خرامِ ناز سے وہ ترک جب مستانہ چلتا ہے
کوئی پامال ہوتا ہے کسی کا دم نکلتا ہے

مبارک بلبلِ نالاں کو سیرِ رنگِ گل ہر دم
بہارِ داغِ فرقت سے ہمارا دل بہلتا ہے

جناب سید تہور حسین صاحب عاقل شاگرد جناب زاہد سہارنپوری

ہم اپنی بھی کہا کیا دشمنی اسے ... | وہ انہیں سا لیکر جب ... | بس حیرت کی جا ... | ...

شہر جانا جو دم بھی ... | ترے نیزے سر ... موت آ کہا ... | ستائے تھے ... گردش ... | ... جان ...

جناب محمد یحیی علی صاحب جامی کاکوروی اہلکار ضلع ...

... جب ... | یہ ذوقِ شادمانی ہر ... | کسی کی حسرتیں ... | ... کوئی ...

جناب ہیرا لال صاحب جاخر ... | جناب شاہ سید قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی

عجب ... | کسی ... جان جاتی ہے کسی کی ... | جاتی ... غضب ... | ... ظالم ... دل ...

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب جامی رئیس قصبہ ... ضلع ...

... بعد ... | تو بعد فاتحہ ... شوخ ... | مرادیں ... تیری آرزو ... | ... ہجوم یاس ...

... | ... | بیان ... دل ... | ہمارا کیا ابھی آگ ... آج ...

جناب کنور لالہ عظمت سنگھ صاحب عیش رئیس ... شاگرد جناب ...

... | ... | دن ... | ... عجب ...

... | ... | وہ ... نہیں ... | سمجھتے ہیں ...

جناب سید حسن صاحب ... عدالت فوجداری ...

... | ... | عدو ... | کسی ...

کا ... | چھلک جاتا ... | ... | قمر ...

... | تمہارا ... | **جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال ... صدق ...**

... | نہ وہ ... | ... | ...

... | کسی کی ... | بجلا ... | وہ دیکر ... ہی ...

جناب ... کاشی ناتھ صاحب ... العلم اسکول ...

... | ... | ... | ... کوئی خاک ...

جناب بالکرشن صاحب ... لکھنوی شاگرد جناب ... لکھنوی

... فرقت ... | کہ ... دل ... | جگر ... | کہ دو ... کسی کی ...

... | خرام ناز ... | کسی ... وصل میں ... | فلک ناحق حسد کرتا ہے ...

... | ... غم ... | بہت ... غم فرقت ... | ...

بدی کر آئے میری خون بسم غیروں میں جا کر | نہ سمجھو تم کوئی آئین میں برا پہلو نکلتا ہے
نہیں کھلتیں کہو دو صاں کی شب بار انکھو | کوئی فتنہ نہ جاگ اٹھے قیامت نہ کے
کمال اس کو کہا ہے آجکل شب آنکھو شاید | وہ دروازہ پر اپنے شام کو کوئی ٹہلتا ہے

جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف متوطن بمبئی شاگرد جناب احسن

دل پر درد میں جب کلینا تم تو سہے ایجان | جو میری آہ ہوتا ہے تمہارا جی بہلتا ہے
جواب صاف وہی مشتاق شوق کو جو دیتا تھا | لب پر دہ کوئی آواز اپنی کیوں نکلتا ہے
تھی اک نظر بتا لی کی دلکو ہاتھ آئی | نظر پڑ کر نور مرے آغوش سے حسید تم نکلتا ہے
یقین جانو فسوں سازی ہے کا شغف زلف کی | عمارہ خود بخود آہ سر پر جو مچلتا ہے

قسم کھا کر کہتا ہے پھر مانگے کاپیغام دینے | خدا کی شان ہے وہ بت نہیں ہم سے بچتا ہے
جو چاہا آدمی ہو نا تو سمجھا کر چلا ہے | ہمیں انسان بنا ہے میں پانچے میں [illegible]
مجھے بھی کچھ کیا آشنا نہ او عدو کا | ہمیں عاشق وفا بنا ہے زیر [illegible]
سر بسر مدت ہی کی اور وہ بھی [illegible] | میں اب خاموش با غفلت و رنگ [illegible]
سوا ہوں اس قدر بے حسی میں زار | عدو بھی دیکھ کر مجھکو کف افسوس ملتا ہے

جناب سید احمد حسین صاحب منظور لاہوری شاگرد جناب [illegible]

الٰہی سکی سوزی سے مرا دل گھٹتا ہے | چراغ گور تنہا شام تربت پر جلتا ہے
نشان یاد دلکا آگرا گیا زنا لہ جلتا ہے | ہی اک داستان ہے دیوانہ کوئی نکلتا ہے
تمہارے عشق میں عاشق ہے جو مشغول [illegible] | تمہاری انجمن میں شمع سے پروانہ جلتا ہے
نزاکت کا تری احسان ہے کہ مقتل میں | ہماری جان پر خنجر ترا رک رک کے چلتا ہے
مقرر آج اینگے شوق میں سوتے ہیں | ذرا مرا دل بتاب اتنا کیوں مچلتا ہے

جناب کشوری لال صاحب کشوری از لدھیانہ

جو سوز عشق سے روتا ہوں بیشکر کشتہ ہے | یہ پروانہ ہمارا شمع کے مانند جلتا ہے

جناب رام کشن صاحب کشن قانونگوے متوطن ضلع [illegible]

ذرا اے یاس درد و رنج و غم ستائے آئیں ہزاروں | حسرتوں کو لیکے میرا دل نکلتا ہے

جناب میر محمد باقر صاحب مائل ہرتوری گرد آور سر رشتہ [illegible]

تڑپ سے میرے دل بیتاب کی وہ دیکھ کر بولے | یہ ماتو ہماری شوخیوں سے ہی نکلتا ہے
ذرا ہشیار بیہوشی میں ہر اک [illegible] | در میخانہ پر گر گر کے واعظ خود سنبھلتا ہے
ابھی کچھ تھا ابھی کچھ ہے تلون [illegible] | زمانے کی طرح ہر دم مزاج انکا بدلتا ہے
تمہیں نفرت ہے گر منظور ہے ہم دور ہوں | دنیا ایمان دیکھو پھر کلام [illegible] نکلتا ہے

شب فرقت کہیں یا فرقت تم ہی جی بہلتا ہے | کوئی بیٹھا ہوا پہلو میں دل کم [illegible]
تمہارے چاہنے والے نہیں کیا اور دنیا میں | ابھی پر جور کرتے ہو ابھی پر زور چلتا ہے
سر بالین ہے موت مین کیوں کہا تم | ابھی کس سن ہو ذرا جا کر میرا دم نکلتا ہے
بھلا کیونکر یقین آئے گی لگی کو بھیجنگا | وہ کافر جو کرے مجھسے کیا سر سلیے سے جلتا ہے
تقاضا ہے آہ و فریاد کا یہ کیا ہے | انھیں یار دن رات میں جلا دل ہلتا ہے
علاج اچارہ گر سکا کس بیمار الفت کا | کوئی اب دل ٹھہرتا ہمیں لیکن نہیں سنبھلتا
دیا خط انکو قاصد کو یونا زر نیا کر | ہمیں تسکین کو سمجھا کہ کوئی راہ نکلتا ہے
پری رو یوں تو بہتر ایک سے ہیں ایک عالم میں | مگر اس شوخ میں کچھ اور ہی عالم نکلتا ہے

جناب محمد اسحاق خاں صاحب مائل از قصبہ برلہ

مرے پہلو میں جب میرا دل شیدا مچلتا ہے | سنبھالیں لاکھ ہم اسکو مگر کب [illegible]
نہیں احمد یہ شمع لحد کی کچھ ضرورت | لحد میں اندر اپنا داغ دل [illegible]
وہاں سکی ملی معراج کی شب پیچ جہان | جاہو کر مائل پر جبریل [illegible]

جناب سید عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب [illegible]

کوئی چارہ کوئی تدبیر بچنے کی نہیں ہے | دل دیوانہ کوچے میں تمہارے ہی بہلتا ہے

وہان بھی مشغلہ ذرات شماری کا ہے
فلک پہ جا مہر و ماہ کا کیون دوہ جاتا ہے

جناب عبد المجیب صاحب مقصور گورکھپوری شاگرد جناب وفور

کوئی مہندی لگا کر دل کو آیا دامن ہے
کوئی بیچارہ ناخن تک بھی پا جاتا ہے

جناب بابو چندر بلی ای صاحب مجبور رئیس مونڈیر

اگر نکلے تو دم نکلا تمہارا ہجر میں لیکن
تمہاری وصل کا ارمان دل سے ...

کوئی مجبور کیا مجھ سے کیا خطا ایسے
کہ وہ میرے دل مجبور کو تلوو ملتا ہے

جناب حاجی محمد عبد الرحیم صاحب مشرف مہتمم گلزار سخن

نہ کیون خانہ دل نور ایمان سے روشن ہو
چراغ عشق احمد رات دن سینے میں جلتا ہے

جناب سید برہان الدین صاحب معروف مدراسی

یہان تک کر دیا فرقت نے تیری ناتوان مجکو
نکلتا ہے جو دم سینے سے ذرک کر نکلتا ہے

ملا ہی خاک میں نفرت وہ ہی یار کو ایسے تک
کہ مرقد مرے دامن اٹھا اپنا چلتا ہے

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتپوری تلامذہ ...

جہان یکجا حسینون کو دل ناداں مچلتا ہے
سنبھالو لاکھ پر اسکو بہلایہ کب سنبھلتا ہے

جناب سید عبد الرزاق صاحب محمود بن مولانا سید علی صاحب

زکوۃ کے سوا تدبیر اپنی کیا کریں اہل دل
جدھر ہم جاتے ہیں ہم اپنا مقدر ساتھ چلتا ہے

جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب مداح جودھپوری

خاطر کی عادت ... سر ...
وہ میری نعش پر بیٹھا کف افسوس ملتا ہے

جناب پنڈت شام لال صاحب منیر دہلوی ہیڈ ماسٹر سکول

علم بردار ہین ناجلو مین حسرتین لاکھون
نہایت شان و شوکت سے ترا مجنون نکلتا ہے

جناب حکیم محمد نعیم الزمان خان صاحب نعیم لکھنوی شاگرد جناب امیر

کسی کا وار اوپہ کیا ہمارا دم نکلتا ہے
کہ مجتنا ہی میں جا کر دل مضطر بہلتا ہے

اٹھا ایگا مقرر سنگ سر پہ نہیں ...
نہیں ہو جو مہندی آج ہاتھوں میں ...

تصور ہے کسی کی نرگس ... آنکھوں کا
نہیں آنکھون سے اپنی ... آنسو نکلتا ہے

حکایت انکی بعد امتحان کس ... قیامت میں
تماشا ہے ہمیں دل ... اچھلتا ہے

لحد پر آکے سوچ ... چادر چڑھایگی
خیال عارض گلگون ... نکلتا ہے

کشیدہ سخت جانی سے ہوا خنجر گردن
الٰہی ماجرا کیا ہے کیون ... جلتا ہے

ادا قتل کرتا ہی چلا جاتا ہو شور کر کے
نعیم اس شوخ پرفن پر ہمارا دم نکلتا ہے

جناب سید نیاز احمد صاحب نیاز برادر حضرت ... شاگرد جناب امیر

اگر ہے وہ قتل کیا تو نہیں بسمل پہ چلتا
سنبھلتا ہی قاتل تو نہیں خنجر سنبھلتا

تعدا آہ دل سوزان کو عمر جاودانی دے
چراغ اسکے سبب تربت عاشق پہ جلتا ہے

شہید ناز کی ... خون ...
وہاں اب تک قاتل ... نکلتا ہے

مجھے اب ... آستین ...
کہ وہ پیکان ہی میرے دل کو بدلتا ہے

نیاز ... کیون ...
کہا نادان ان ... نکلتا ہے

جناب سید ضامن حسین صاحب ناظر برادر و شاگرد جناب تسلیم

دل بیتاب سینے میں تیرے غم سے جلتا
کہ ہر دم میرے سینہ سے ایک شعلہ سا نکلتا ہے

تھکا گردش کی دون ... گور ...
کہ کوئی کشتہ الفت نہیں ...

وہ ہو آئینے میں عکس اپنا دیکھ کر ...
کہا اسکی ... ہمارا دم نکلتا ہے

جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب ... شاگرد جناب ...

کبھی آ جاؤ ... مہربان ...
یقین ہو جا عالم کو ...

جناب محمد فصیح اللہ خان صاحب ... شاگرد جناب ...

دم آخر وہ آئے ہیں انہیں ...
اجل ... دل بہلتا ہے

یہ قدر عشق کی تاثیر دیکھو حضرت ...
وہ ہنستا ... کف افسوس ملتا ہے

جناب شیخ نور محمد صاحب نواب بیٹری محرر برہان پور

نثار اشک ہو جاتی ہی کس کی آبرو ہے | تری نظروں سے جو کوئی گرا پھر کب سنبھلتا ہے

سیارا کی ہر موقع تو شوخی میں ہو جاتا ہے | حسد و غلطون کا دل ... شمع جاتا ہے
کہین ایسا نہ ہو بیچین ہو جائین [illegible] | شب غم اسلیئے [illegible] نکلتا ہے
[illegible] | عمامہ [illegible] ساغر سے [illegible]
وصال یار کی حسرت ہی کی قسمت میں فرقت ہے | زمانہ [illegible] افسوس ملتا ہے
وہ ساتھ اغیار [illegible] | وفا [illegible] تربت میں [illegible] نکلتا ہے

جناب محمد احمد اللہ صاحب فاضل حیدرآبادی شاگرد جناب بیخود

تمہاری داستان حسن سنکر دم نکلتا ہے | جہان یہ تذکرہ چلتا ہے خنجر نکلے چلتا ہے
میں ابن تعمیل ہے صد مین اشتیاق کے زمانہ میں | کہ قاتل سے کوئی خنجر اسکا اگر چھپتا ہے
مزاج بد ہے ہنر خود خاطی اظہار ان اپنا | وہ مطلب بھی کوئی مطلب ہے جو منہ سے نکلتا ہے
غم فرقت میں بھی ہم یاد لطف وصل کرتے ہیں | زبان سے شکر بشکر آپ کا شکوہ نکلتا ہے
مزاج یار کے انداز سیکھے ہیں مرے دل نے | سنبھل کر یہ بگڑتا ہے بگڑ کر یہ سنبھلتا ہے
ہماری آہ و زاری کا سبب تار جانا ہے | دہان نالہ گویا مدعا بنکر نکلتا ہے
غلط ہے جھوٹ ہے قول الحمین تو تنہائی | غم حسرت تو مین ہمراہ پھر کیون جی بہلتا ہے

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال

ارادہ قتل میں رہ رہ کے قاتل کا بدلتا ہے | کبھی تلوار کھینچتی ہے کبھی خنجر نکلتا ہے
اسی کا تو اثر ہے [illegible] سنبھلتا ہے | جو دل میں درد ہوتا ہے تمنا سوئی نکلتا ہے
خیال آتا ہے یہ ہر دم کہ صبح وصل کیا ہوگا | غضب ہے [illegible]
کسی کا ہاتھ ہے کہنا [illegible] | دل بیتاب اسی [illegible]
فراق یار میں راحت نہیں ملتی کسی پہلو | جگر بیتاب ہوتا ہے [illegible]

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیم برادر حضرت ریاض

تری ٹھوکر کا فتنہ ساتھ ہر ٹھوکر کے چلتا ہے | یہ گستاخی کہ تجھ سے دو قدم آگے نکلتا ہے
بیابان اپنی قسمت ہے [illegible] | جگر کے آبلے سے داغ دل کا ہے کہ جلتا ہے
دل بیتاب [illegible] تصور [illegible] | بیان آتے ہوئے [illegible] جلتا ہے
فلک بنتا ہے [illegible] | جو وعدہ [illegible] شب کو دل [illegible]
وسیم ان [illegible] | ہماری ہی زبان [illegible] جلتا ہے

لگا تیغ اسنے جب [illegible] | کہا تیری زبان چلتی ہے [illegible]
نہ جانا چھوڑ کر [illegible] درد الفت تو | فراق یار میں [illegible]
خدا عاشق و معشوق [illegible] | کوئی [illegible] اور کسی کا جی بہلتا ہے
تسلی [illegible] لیکن [illegible] | کہین آیا [illegible] بہلتا ہے

جناب محمد یسین صاحب یسین ساکن قصبہ بارہ

جناب مولوی محمد فصیح اللہ صاحب وفا لکھنوی شاگرد جناب صبا

زبان سے وصف گلزار مدینہ جب نکلتا ہے | ہوا آتی ہے جنت کی ہمارا دل بہلتا ہے

اطلاع

پرچہ پہنچتے ہی فوراً اس طرح میں (دل گیا کیا درد الفت کا فرا جاتا رہا) غزلیں بھیجنا چاہیں
اور طرح ذیل میں ۱۵ فروری تک۔ ورنہ درج ہونے سے رہجائینگی۔

بیماریِ الفت کی دوا اور سہی کچھ ہے

دوا قافیہ۔ اور سہی کچھ ہے ردیف۔

سنہ ۹۹ء

جس طرح ہمیشہ جنوری کے مہینے مین ایک نیا مہمان دنیا والون کے ہاتھ لگا کرتا ہے اسی طرح اگلی جنوری مین سنہ ۹۹ء
ہمارا مہمان ہوا ہے۔ وہ نامدار برس مہمان یعنی سنہ ۹۸ء جو گذشتہ جنوری مین دنیا کی سیر کو آیا تھا چلا جانے جاری گذشتہ پیچھے
جاگتے دوستون اور دنیا کے کیسے کیسے نامورون کو اپنی شب و روز کی تہ در تہ چادر مین سمیٹ لے گیا۔ افسوس وہ گیا
اور بہت سے ایسے لوگون کو اپنے ساتھ لیتا گیا جنکی آرزو اب حسرت بنکر ہمارے سینے مین کھٹک رہی ہے ہم دیکھنا
جب یہی سنہ کل عرصہ مشرقین ایجاد اور ہمارا تھا ہمین سے کس کس قسم کے لوگ گر پڑینگے۔ بہت سے علما ہونگے
جنمین سے اکثرون کو ہنوز صفحات تواریخ پر اپنا نام لکھوانیکی بھی نوبت نہ آئی تھی۔ بہت سے سلاطین ہونگے
جنمین کے بعض جانے سے پہلے ہی اپنے خاندان پر بھی خط محو کھینچ گئے۔ بہت سی حسین ہونگے جنکے نام نہین انکی پیاری
اور بھولی تصویرین تواریخ کی جگہ حسن پرستون کے صفحات دل پر قیامت تک کھنچی رہینگی۔ بہت سے عشاق ہونگے جنکی
بے چینیان اور جانکاہیان جوش جنون خدا کے دربار مین فیصلہ کرانے والون کو بھی تڑپا تڑپا کے اپنی طرف متوجہ کر لیگا
ہم خر ہمانتک صبر کرین۔ ایک کا غم ہو تو کہا جائے۔ یہان تو بقول قصا بنو مذاق کی دنیا ہی پر پانی پھر گیا۔
مگر نہین یہ کوئی ایسی بات نہین ہے جنکی وجہ سے تم موجودہ اغراض کو بھلا دین۔ رونا تو اسبات کا ہے کہ ہائے سنہ بھی اب
رہی کرتے آیا ہے جو سنہ کر گیا۔ رہروان ہستی! سنبھلے رہو۔ اتنا ضرور جانتے ہین کہ سنہ تم مین سے بہتون کو
نہ ساتھ لیجائیگا۔ گو یہ نہین معلوم کہ کون کون جائیگا۔ پھر بھی احتیاط شرط ہے۔ ایسا ہو کہ جیسے آئے تھے ویسے ہی چلو
دنیا مین کچھ کرتے آئے ہو۔ لہذا کوشش کرو کہ جاؤ تو کچھ کر کے جاؤ۔ اور ارمان تو دل مین کوئی رہنے نہ پائے۔ پڑھنا ہے
تو جی لگا کے پڑھ لو۔ ترقی کرنا ہے تو ہمت باندہ کے آگے بڑھو۔ غربت مین ہو تو وطن کو چلو۔ سفر کی مہم درپیش ہے
تو جلدی فراغت کرو۔ عبادت الہی مین مشغول ہو تو وہی بہی مگر خوب خضوع و خشوع سے کہ محنت بیکار نہ جائے۔ سنبھلنے
کا ارادہ ہے تو اگلے سال پر اٹھا نہ رکھو زندگی کا کیا اعتبار۔ اب تو سب کسی کو پیار کرتے ہو تو خوب جی بھر کے اور گلے
لگا لگا کے دل کے حوصلے نکال ڈالو۔ خدا جانے پھر یہ دن نصیب ہو کہ نہو۔ کوے یار مین پہنچ گئے ہو تو پاؤن توڑ کے بیٹھ جاؤ
کہ دم نکلے تو یہین۔ غرض جس دھن مین ہو اسمین لگے رہو۔ آج کل ہے رفتار پروانہ کسے نزدیک نجات بھی ان بزرگون
ہائے وہ بھی لوگ ہین جنکے ہان نئے سال پر خوشیان منائی جاتی ہین۔ مگر غلطی پر ہین۔ سفر زندگی مین
دو منزلین پائی جاتی ہین۔ پہلی منزل بچپن سے شروع ہوتی ہے اور جوانی کے خاتمے پر تمام ہو جاتی ہے۔
دوسری اسوقت سے شروع اور بڑھاپے کے اختتام پر پیچھا چھوڑتی ہے۔ دونون منزلون والون کے خیالات متضاد
ہین۔ بچون کو بڑے ہونیکا ارمان ہے۔ کسی زمانے مین قیامت ہو جانے والے فتنہ قامت بھولے نہین سماتے کہ اس زمانے
مین ایک برس کی اور کمی ہو گئی جب ہم کسی کی آرزو ہونگے۔ جنکی جوبنون کا انتظار ہے جنکی کے چراغ جلا رہے ہین کہ
خدا خدا کرکے ایک برس کٹا۔ جنہین ناز فروشی کی آرزو ہے اور ہمیں ظلم کرنیکے لیے تلے بیٹھے ہین وہ زمین
پر پاؤن نہین رکھتے کہ اب تھوڑے ہی دنون مین ہمارے تیر نظر کلیجون مین ناسور ڈالینگے۔ یہ سب تو
پہلی منزل والے ہوے۔ اب دوسری منزل والون کے دل ٹٹولیے۔ سنون سے اترے ہوے رخ افسردہ ہین
کہ ہائے اب وہ بات بھی نہین جو شروع سنہ مین تھی۔ مدتون کے مشق جور کیے ہوے مرجھائے جاتے ہین کہ افسوس
نگاہ ناز مین اب وہ اثر نہین۔ جوانی کو رخصت۔ کرنے والون کے دل بجھے جاتے ہین کہ آہ وہ ولولہ نہین رہا۔
قبر مین پاؤن لٹکائے ہوے اور سہم گئے کہ مرنے کا زمانہ اور قریب آگیا۔ دونون کے خیالات معلوم ہوئے مگر
اصل مین پہلے سچے ہین۔ واقعی یہ نقصان پہلے ہی سے پیدا ہو چلا تھا لیکن بچپن کی نادانیون۔ جوانی کے
ولولون۔ شباب کی امنگون مین معلوم نہوتے تھے!!۔
خلاصہ یہ کہ اے ہمسفران ہستی! دھوکے مین نہ آؤ۔ یہ خوشی کا موقع نہین غم کا موقع ہے۔ اے اپنے جوبنون پر
ناز کرنے والو۔ اور اے حسن عالم فریب پر اترانے والو۔ ہم روتے ہین تم بھی آکے رو لو۔ ہماری قوم ماتم مین روئے تو
اچھا ہوگا کہ ہم جیتے جاگتے بیٹھے ہون۔ اور اپنی قوم ماتم مین خود ہم ہی شکر کیسے ساتھ تھا آخر قوم

جھوٹ ہو تو گنہ گار

ادویہ ذیل ہین حکما مفید معلوم ہوئین جنپر ہم دعوے کے ساتھ اعتماد کرتے ہین۔ ہمارے مطب مین سیکڑون مریضون نے ان سے کامل صحت پائی ہم نہین چاہتے کہ فقط عمدہ دوا ہے۔ وزر اشتہار دیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ضرورت ہو فوراً منگوا کر تجربہ کرین بیچ کے طور پر خط و کتابت کرنے سے اور امراض کے متعلق بھی مجرب ادویہ مل سکتی ہین۔ جو بخوف تطویل اس اشتہار مین نہین ظاہر کی گئین۔ عرق دردسول دو خوراک مین قطعاً دافع مرض فی خوراک ۸ سفوف ہوا ۱۲ خوراک مین مرض کو بالکل نیست و نابود کرتا ہے۔ فی خوراک ۳

سفوف جو سولہ خوراک مین جریان کو جڑ سے کھو دیتا ہے اور خود اسکا طلا حسن ہمارے سامنے ہی ہزارون مایوس العلاج لوگون کو قوت باہ مین بیشل فائدہ کیا۔ دو ہفتے مین جواہ مخواہ اپنا فائدہ تسلیم کرا دیگا فی تولہ ۵ حبوب ریاح اور قبض کے حق مین اکسیر ہین۔ فی خوراک ۳ حبوب جو وادکے لیے حکم رکھتے ہین۔ مفت درخواست پر مل سکتے ہین۔

المشتہر حکیم محمد احسن۔ لکھنؤ۔ منصور نگر

عمدہ اور جدید کتابین

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ آتشین۔ ایک پاکدامن معشوقہ عصمت نما ضبط ہندوستانی مردون کے جنون انگیز ولولون کی انتہا۔ ہماری عورتون کی بے بسی اور پاکدامنی یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ "فرخ" اور اسکا عشق نہایت سوثر اور پرجوش اردو مین نازک خیالون کے نئے نئے پیرایے پیدا کرکے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۔ ۸

کلیات مذاق

یہ لاجواب دیوان جسکا ہر شعر دل بیتاب کی ساتھ وہ کام کرتا ہے جو کسی کی ترچھی نظر کرتی ہے۔ اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ کے اعتبار سے بھی کسی کی حسن نظر فریب سے کم نہین قیمت صرف لاگت ۹

درگیش نندنی
(نہایت دلفریب ناول)

اس ناول کی عمدگی کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ قریب قریب دنیا کی کل مہذب زبانون مین اسکا ترجمہ ہوا ہے۔ چنانچہ اب اردو مین چھپا ہے قیمت مع محصول فی جلد ۔ عمہ

خیالات نادرہ

فصیح فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے قیمت فی جلد ۔ ۲

البرٹ بل

یہ ڈراما جو دراصل ہندوستان کی پہلی بڑی تصنیف اردو ہے ضرور اس قابل ہے کہ ہر مہذب ناتھ مین اور ہر شخص کی میز پر اسکی ایک کاپی ہو۔ قیمت فی ۔ ۸ جس کتاب کی درخواست آئیگی مع قیمت یا اجازت ویلیو پے ایبل۔ ورنہ تعمیل نہوگی

المشتہر منیجر پیام یار۔ لکھنؤ۔ چوک

ملاحظہ طلب

جدت پسند طبیعتون کی جناب مین بلا مبالغہ عرض کیا جاتا ہے کہ ذیل کی کتابین ضرور طلب کرکے ملاحظہ ہون کہ یہ اپنی نظیر آپ ہین۔

صورۃ الخیال۔ یہ ایک ایسا عمدہ ناول لکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے انگریزی پنسلون اور ڈائرکٹرون نے اسکی تعریفون کے صفحے سیاہ کیے ہین اور اسکا طرز بیان ساری ہندوستان کو پسند ہوا ہے۔ قیمت مع محصول ۔ ۔ ۔ ۔۱۰

ہیۃ الاقبال۔ ایضاً حصہ دوم ۔ ۔ ۔ ۔۱۰

حلیۃ الکمال۔ ایضاً حصہ سوم ۔ ۔ ۔ ۔۱۰

نوائے وطن۔ یہ اردو کی زبانداني مین نہایت مفید کتاب ہے اور بعض شعرا کی سوانح عمری بھی اسمین ہین۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰

فغان دلکش۔ ایک فارسی کی نہایت بامحاورہ اور اثر انگیز لاجواب مثنوی ہے۔ ۵

نوید ہند۔ یہ ایک اردو کی جدید طرز کی مثنوی ہے جسمین مصنف نے ہندوستان کو مادر مہربان فرض کرکے اسکے دو بیٹے ہندو اور مسلمان قائم کرکے داد سخنوری کی دی ہے یعنی تمثیل مثنوی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۸

ان کتابون کے مصنف مولوی سید علی محمد صاحب شاد رئیس عظیم آباد مین۔ جنکی شہرت فن شاعری مین بدرجہ کمال ہے۔ مذکورہ بالا نشان سے بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمالین

خزانۂ خیال
(مصنفہ مولوی عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی)

یہ دیوان صحت الفاظ اور محاورات اردو اور چستی مضامین مین بے نظیر۔ درستی زبان کے لیے استاد ہے۔ قیمت بالتصویر فوٹو گراف ایک روپیہ۔ بے تصویر بارہ آنے۔ المشتہر محمد عبدالرزاق مدرسہ چمن عقب خانقاہ

خیالات آزاد

عجیب کرشمہ ساز ہے۔ قیمت مع محصول ۸ ۔ قابل دید ہے

المشتہر محمد عبدالغفور سہارنپوری محلہ شاہ بالی بورا نمبر

PAYAM-I-YAR

پیام یار

نمبر ۲ بابت ماہ فروری ۱۸۸۸۹ع جلد ۶

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر و مہتمم قومی پریس

پیام یار

قومی پریس لکھنؤ چوک میں چھپا

ضروری باتیں

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینے کی پہلی کو شائع ہوتا ہے۔ قیمت عام ایکروپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک ورؤسا سے پانچروپیہ سالانہ۔

۲- بغیر پیشگی قیمت آئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا۔ نمونہ ۲؍ وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے۔

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے۔ ریا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ ہر رنگ کی شکایت معاف۔

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ بصورت ٹکٹ تلف ہونے پر ہم ذمہ دار نہیں۔

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین "نثار" کے نام ہونا چاہیے

۶- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو۔ کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شائع ہوگا۔ غیر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل خواہ کتنے ہی شعر ہوں عمدہ ہوگی۔ درج کی جاویگی ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ نہ اچھا ہوگا غزل داخل دفتر کیجائیگی۔ ہاں اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک لفظ کا بھی تصرف نہوگا۔ انتخاب کمیٹی کرتی ہے۔ پوری غزل یا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲؍ اجرت دینے پر درج ہوسکتے ہیں لیکن صحت کا لحاظ ضرور رہیگا۔

۷- ہر غزل علٰحدہ علٰحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۸- اشتہارات دو ایک مرتبہ کیواسطے فی سطر ۲؍ زیادہ کیلیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اجرت ہر حال میں پیشگی بھیجا جائیگی

المشتہر- محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانۂ عطر و قومی پریس- و مہتمم پیام یار- چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس ہمارے کارخانے کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور نامی تاجر واقف ہیں لکھنؤ کی نمائشگاہ سے اس کارخانے کو تمغا اور سرٹیفکیٹ بھی ملا ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

فہرست عطر موجودہ

عطر حنا فی تولہ صہ عہ ہے، دعہ، وعسم و ۱۲ عطر موتیا عہ، وعسم۔ عطر چمبیلی ے، عہ- عطر خس عطر جوہی عہ، عطر کیوڑہ- عہ، عسم عطر سہاگ عہ و ۱۲ عطر گلاب بصرہ- فی تولہ ۵ عطر گلاب عہ، عسم- عطر روح خس ے، عطر خس عہ، عطر شمامہ ے عہ، عطر مجموعہ عہ، عطر روح باڑی صہ، عطر گل، عسم

عطر عروس عہ، عطر فتنہ للعہ، عہ، عطر بہار عہ، عطر مولسری عہ، عطر اگر ے، عطر شمامۃ العنبر عہ، عطر ایجاد بندہ نا زیبو فی تولہ ے۔ روغن حنا ے۔ عہ- عہ، فی سیر- روغن بیلہ و چمبیلی و کیوڑا- فی آثار عہ عہ سفوف خضاب فی آثار عہ

گولیان تمباکو خوردنی- فی تولہ- ۸

المشتہر کارندہ کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ- چوک-

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے آپکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود حال معلوم ہوجائیگا۔ تعمیل فرمائش نقد روپیہ آنے پر یا ویلیو پے ایبل ہوسکتی ہے۔ خط جواب طلب کے لیے۔ ٹکٹ آنا چاہیے۔

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع وکام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی سنہری کرن بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل اکی نہایت نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان فرنچی ساخت لکھنؤ نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان چکن صرف بوٹہ دار ہر وضع کے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار و عرض کول دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پائجامہ چکن جزدمری زنانہ و مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قبا چکن [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بیل بوٹہ دار بکے ہوئے تیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ چکن [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ چکن جدید زیبون کے قابل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً سوزنی فلیتہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] بیلدار نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گولیان تمباکو [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فی ۱۲ سیر تولہ محصول ایک تولہ سے [illegible]

المشتہر [illegible] لکھنؤ

مصرعِ طرح پیامِ یار

دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اُستاد والی رامپور خلد آشیان

ایک دل ہمدم مرے پہلو سے کیا جاتا رہا
سب تڑپنے تلملانے کا مزا جاتا رہا

سب کرشمے تھے جوانی کے جوانی کیا گئی
وہ امنگین مٹ گئین وہ ولولا جاتا رہا

درد باقی غم سلامت ہے مگر اب دل کہان
ہاے وہ غم دوست وہ درد آشنا جاتا رہا

آنیوالا جانیوالا بیکسی مین کون تھا
ہان مگر اک دم غریب آتا رہا جاتا رہا

آنکھ کیا ہے موہنی ہے سحر ہے اعجاز ہے
اک نگاہِ لطف مین سارا گِلا جاتا رہا

مرگیا جب مین تو ظالم نے کہا افسوس آج
ہاے ظالم ہاے ظالم کا مزا جاتا رہا

درد باقی داغ باقی دل ہی پہلو مین نہین
رہ گئے نا آشنا سب آشنا جاتا رہا

جھوٹے وعدون سے وہ راحت کا سہارا بھی گیا
واے قسمت یاس کا بھی آسرا جاتا رہا

کھو گیا دل کھو گیا رہتا تو کیا ہوتا امیر
جانے دو اِک بیوفا جاتا رہا جاتا رہا

جناب محمد احسان علیخانصاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی مرحوم

آنکھ لڑتے ہی دلِ درد آشنا جاتا رہا
کیا کہین کیا مِلگیا آج اور کیا جاتا رہا

لطف ہو جب دل کے کھو جانیکا مین شکوہ کرون
تم کہو ہم کیا کرین جاتا رہا - جاتا رہا

بس بہت چھیڑو نہ مجکو مدعی کے سامنے
جانتے ہو تم کہ مین کہدون گِلا جاتا رہا

وصل کا وعدہ نہین کرتے مگر ہنستے تو ہین
یہ بھی کیا کم ہے کہ اندازِ حیا جاتا رہا

ہاتھ رکھ کر میرے سینے پر ذرا تم دیکھ لو
کون کہتا ہے کہ دردِ لادوا جاتا رہا

حسن لیا ہی داورِ محشر کو جب سے بے نیاز
کھتے ہین اندیشۂ روزِ جزا جاتا رہا

جستجوے دل مین مجکو دیکھ کر کہتے ہین وہ
کونسی شے ڈھونڈتے پھرتے ہو کیا جاتا رہا

روبرو میرے بھری محفل مین ہنستا نہین غیر
اپنے مِلکر بیٹھنے کا اب مزا جاتا رہا

وصل کی شب بوسونکی دولت بچائی رو کر
مال میرے ہاتھ ایک آیا ہوا جاتا رہا

اسکو پردے مین بٹھائے رکھتی ہے آنکھوں کی شرم	یار کی اُٹھتی جوانی کا مزا جاتا رہا
روک دیکھے دل مرا احسان تیرے یار کو	رہ گیا تو رہ گیا جاتا رہا جاتا رہا

جناب میر محمد زکی صاحب الم لکھنوی شاگرد جناب مونس مغفور

سختیاں کرنے لگے نام وفا جاتا رہا	اے بتو بالکل تمھین خوف خدا جاتا رہا
لوٹنے کو دولت وصل آئے تھے اپنے گھر مین	نقد دل بھی ہاتھ سے اے دلربا جاتا رہا
ہو گئی اے غنچہ لب جامہ دری ہمکو پسند	جبسے تمکو شوق تنگیِ قبا جاتا رہا
وصل کی امید پر تھی سب شکایت ہجر کی	ملگئے جب وہ گلے سے سب گلا جاتا رہا
واہ ری شوخی چھپا کر وہ کف رنگین مین دل	مسکرا کر پوچھتے ہین مجھسے کیا جاتا رہا
یہ کف افسوس اُس گل نے دیے غم مین ملے	جس قدر تھا ہاتھ مین رنگ حنا جاتا رہا
اب وہ لطف عشقبازی غیر ممکن ہے الم	دل گیا کیا درد الفت کا مزا جاتا رہا

جناب سید انور حسین صاحب امید لکھنوی خلف اصغر جناب یاس لکھنوی

ظلم ہی کرنے لگے خوف خدا جاتا رہا	ان بتون سے دل لگانے کا مزا جاتا رہا
اپنے مطلب سے ہین بیٹھے پہلے ہی سمجھا تھا مین	جب اٹھے وہ دل بھی پہلو سے مرا جاتا رہا
نازسے میت پہ میری روکے کہتا ہے کوئی	آج سے میری جفاؤن کا مزا جاتا رہا
وہ جلائین دل کو میرے شاد غیرونکو کرین	آہ سوزان کیا اثر بالکل ترا جاتا رہا
کہتے ہین ہنسکر وہ صبح وصل یہ مجھسے امید	بیوفائی کا مری اب تو گلا جاتا رہا

جناب منشی محمد شفیع صاحب احقر دہلوی شاگرد جناب نیر بنارسی

اب یہی رو رو کے کہتے ہین شب فرقت مین ہم	دل گیا کیا درد الفت کا مزا جاتا رہا
جی مین تھا اُنسے کرونگا شکوہ ظلم و ستم	سامنا جب ہو گیا سارا گلا جاتا رہا

جناب امام خانصاحب امام اجمیری شاگرد جناب کلیم متوطن علی گڈھ

لے لیا نظرون مین دل کو اور تجاہل دیکھیے	پوچھتا ہے وہ جفاجو مجھسے کیا جاتا رہا
آج تو شانے نے تجکو خوب ہی سیدھا کیا	بل جو تھا چین تھا وہ اے زلف دوتا جاتا رہا

جناب الٰہی بخش صاحب اثیم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈھورہ

دل لگی تھی دل لگی کا سلسلا جاتا رہا ۔ دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

جناب محمد یحییٰ خان صاحب احسن شاگرد جناب نیر بنارسی

ہمکو بھی اِس حال سے واقف ذرا کیجے نسیم ۔ دل ہمارا آپ سے کیا دلربا جاتا رہا

جناب سید عبد الکریم صاحب اخگر سپاہی بقدیم پیدل مدراسی برہما

وہ تڑپنا لوٹنا دن رات کا جاتا رہا ۔ دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

جناب الٰہ بخش خان صاحب آلہ یار انسپکٹر پولیس پنشندار سرکار متوطن سلطانپور

مجکو وہ بیدل بنا کر دل کو میرے لیگیا ۔ دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

جناب گنگا پرشاد صاحب انور ساکن موضع نارہو

دل ہی کے ہمراہ تھا جوشِ دخروشِ عاشقی ۔ دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

جناب غلام یسین صاحب امین وزیرآبادی اسٹیشن ماسٹر کول پور ریلوے

ہو گئی ہر کسکا یہ کیون بکھرے ہوے ہین زلف بال ۔ کیون ہو برہم کیون غم زلف دوتا جاتا رہا

جناب محمد بشیر الدین صاحب بشیر امین سرحدات متعلقہ اجمیر شاگرد جناب کلیم

ہاتھ آئی خاک پاکی سرورِ دنیا و دین ۔ اے مسیحا میرا دردِ لا دوا جاتا رہا

چین پہ ابرو ہوکے کیون محفل سے میری اٹھئے ۔ آپ ہی کے ساتھ جو کچھ لطف تھا جاتا رہا

چین سے گذری رہا پہلو مین جبتک اے بشیر ۔ دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

جناب منشی محمد بشیر صاحب بشیر سیتاپوری محرر منشی کورٹ انسپکٹر جونپور شاگرد جناب نسیم

کیون نہ خود گم ہو نہین دل سا رہنما جاتا رہا ۔ راہبر کی رہبری کا آسرا جاتا رہا

قتل کی میری گواہی کون دیگا حشر مین ۔ تیرے دامن سے جو دھبا خون کا جاتا رہا

اوٹھ گیا پہلو سے میرے وہ مرادِ جان بشیر ۔ ابتو میری زندگی ہی کا مزا جاتا رہا

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی

عشق بھی رو دیگا میرے بعد یہ کہکر بصیر ۔ وہ گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

دل مرا اٹھا کر گیا گم ہو گیا جاتا رہا ۔ غم تمھین کا ہے کا ہے جاتا رہا جاتا رہا

مدتین گذرین کہ باہم آمد و شد ترک ہے
میرے انکے اب وہ اگلا واسطا جاتا رہا

مرمٹے ہم مل گئین سب آرزوئین خاک مین
درد ناکامی کا بھی اب آسرا جاتا رہا

میرے ہوتے غیر کے دل کو بنایا کیون ہدف
آخر ای ناوک فگن پیکان ترا جاتا رہا

دشمنی کیسی وہ بے تمنے وہ صدمے ہنکے دوست
پیار بھی کرنے کا دل سے حوصلا جاتا رہا

ایسے کھل کھیلے کہ قیدِ وضع تک باقی نہین
دفعتًا خوفِ عزیز و اقربا جاتا رہا

ڈھونڈھتا ہے روز و شب لیکر چراغِ مہر و ماہ
کیا ترا اے آسمانِ پُرجفا جاتا رہا

آج آنکھین تک نہین ملتی ہین کل بیٹھے تھے گلے
دو ہی دن مین اسقدر پاسِ وفا جاتا رہا

غیر سے چھپ کر دکھا جاتے تھے صورت گاہ گاہ
ابتو آتنا بھی سہارا آسرا جاتا رہا

مین نہین واقف عدم مین کیا تھی دلچسپی مگر
روز دُنیا سے ادھر اک قافلا جاتا رہا

چاکِ دل ہنستے ہین جب روتا ہے خونِ غم جگر
آشنا کو ہائے دردِ آشنا جاتا رہا

اس دلِ گم گشتہ کو تسلیم کوے یار سے
بسترِ مین ڈھونڈھ لایا بارہا جاتا رہا

جناب محمد نواز صاحب ثاقب گورکھپوری شاگرد جناب احسان بھیا نپوری

آگئی پیری جوانی کا مزا جاتا رہا
وہ تڑپ وہ حوصلہ وہ ولولا جاتا رہا

سیکڑون صدمے تھے جبتک دل مرے پہلو مین تھا
خوش ہو نہین جاتا رہا اچھا ہوا جاتا رہا

حسنِ جانان مین جھلک تھی برقِ کوہِ طور کی
ایک ہی جلوے مین ہوش آیا ہوا جاتا رہا

وصلِ روحانی کی لذت کوئی ہمسے پوچھ لے
وہ تصور ہنکے یہان آتا رہا جاتا رہا

دل تو مٹھی مین لیے بیٹھے ہین لیکن پھر بھی وہ
مسکرا کر پوچھتے ہین تیرا کیا جاتا رہا

ایسے ظالم سے گلہ کیا کیجیے جو یہ کہے
اب وہ اگلا شیوۂ مہر و وفا جاتا رہا

تلخکامی کے سوا کچھ اور اب حاصل نہین
مُجھے اے بُت دل لگانے کا مزا جاتا رہا

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

دل کسی کے عشق مین اچھا ہوا جاتا رہا
داغ تھا اک مٹ گیا اِک درد تھا جاتا رہا

کیا تمھارے پاس سے بھی دل مرا جاتا رہا
لیگیا تھا ناز کہتی ہے ادا جاتا رہا

تم جو اِترا وصل مین بولے کہ تو بکتا ہے کیا
لو ذرا سی بات مین سارا گلا جاتا رہا

جستجو سے یار نے دل سے کیا اچھا سلوک / بس چلا خود گم ہوا کھویا گیا جاتا رہا
لے گئی ہر اپنے کفن کی تاک مین کتنے ہی تم / دیکھیے آخر دوپٹا آپ کا جاتا رہا
بند و بست اپنا کیا خاک انکے گھر مین جیے / مین نہین میرا خیال آتا رہا جاتا رہا
ہائے ہم نے وصل کی کیون غیر کو دیدی زبان / تھا زبانِ یار مین جتنا مزا جاتا رہا
اگلے معشوقون کا ذکر آیا جو اس ہمہ سے / ہنس کے بولا اب وہ دستورِ وفا جاتا رہا
جیسے مین بوسون سے انکے ہاتھ کر دیتا ہون سرخ / مہندی ملنا چھٹ گیا شوقِ حنا جاتا رہا
دل ہمارا اور یون ہو جائے ہم سے منحرف / آج انکی کج ادائی کا گلا جاتا رہا
کھینچکر کمبخت کو دل سے بہت پچھتائے ہم / کچھ انھین ڈر تھا جو اپنی آہ کا جاتا رہا
یون مکدر تم نہ ہو محفل مین آ بیٹھے جو ہم / اٹھ گئی دیوار دیکھو سامنا جاتا رہا
لے گیا جھلا نشانی کا تو لیجائے جلال / ہاتھ کیون ملتے ہو بیٹھے ایسا کیا جاتا رہا

جناب منشی محمد خان صاحب جوش کلرک اگزامنر آفس ریلوے اجمیر شاگرد جناب جلال

دل چھپا رکھا ہے زلفون مین تجاہل دیکھنا / پوچھتے ہین پھر پریشان کیون ہو کیا جاتا رہا
عاشق و معشوق کا شکوہ ہی کیا جھگڑا ہی کیا / تم گلے سے لگ گئے سارا گلا جاتا رہا
اک نگاہِ شوخ صبر و ہوش و طاقت لیگئی / لٹ گئے جو کچھ ہمارے پاس تھا جاتا رہا
چھڑ گیا کچھ ذکرِ دشمن شام ہی سے وصل مین / رات بھر حجت مین گذری مدعا جاتا رہا
جو حسینون کو کیا کرتا تھا اکثر بیقرار / وہ اثر اب تجھسے اے آہِ رسا جاتا رہا
دل کا بھید اے جوش ہمپر کچھ نہ آخر تک کھلا / عمر بھر یہ تو یونہین آتا رہا جاتا رہا

جناب مولوی حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

میرے پہلو سے دلِ درد آشنا جاتا رہا / جس سے تیری یاد تھی وہ مشغلا جاتا رہا
ہاتھ مین ملتے ہو خونِ کشتۂ بیداد کیون / کل جو وہ رنگِ حنا تھا آج کیا جاتا رہا
دل کو لیتے ہین چھپکے بیٹھکر پہلو مین وہ / اور یہ بھی پوچھتے ہین تیرا کیا جاتا رہا
ضعف کی شدت سے کر سکتا نہین آہ و فغان / ہجر کی شب کا یہی تھا مشغلا جاتا رہا
غیر کی باتون کا دل پر ہو گیا شاید اثر / طور وہ اگلا ترا اے دلربا جاتا رہا

جسنے تڑپایا تھا ہمکو ایک مدت خاک پر
اوسکے آتے ہی وہ دردِ لا دوا جاتا رہا

دختر رز کی محبت نے بنایا بادہ خوار
شیخ میخانے مین روز آتا رہا جاتا رہا

جناب حسن الدین صاحب حسن برادر زادہ داروغہ جیلخانہ آود پور شاگرد جناب جلیل

ایک دل تھا وہ بھی پہلو سے مرا جاتا رہا
ہاے میری دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

جا سکی لیکن نہ میری خاک کوے یار تک
حوصلہ تیرا بھی اے بادِ صبا جاتا رہا

خون مرا جسدم ملا ہاتھون مین اس جلاد نے
دیکھ کر بس رشک سے رنگِ حنا جاتا رہا

بت پرستی کیا کرون جس دلمین رہتے تھے یہ بت
ہاتھ سے وہ بھی تو میرے اے خدا جاتا رہا

اسقدر صدمے اٹھاے ہین کسی کے ہجر مین
عشق بھی کرنے کا دل سے حوصلا جاتا رہا

جناب سید محمد تقی صاحب حشم لکھنوی خلفِ اکبر و شاگرد جناب الم لکھنوی

کوچۂ زلفِ رسا مین دل مرا جاتا رہا
ساتھ جو برسون سے تھا وہ آشنا جاتا رہا

بے نیازی اسقدر بھی اے صنم اچھی نہین
کیا قیامت ہے تمھین خوفِ خدا جاتا رہا

آے وہ میری عیادت کو مگر ہمراہِ غیر
کچھ شکایت رہ گئی ہے کچھ گلا جاتا رہا

سر پٹکنے سے رہا مطلب نہ انجمن سے غرض
جب خیالِ الفتِ زلفِ دوتا جاتا رہا

اے حشم کیا خاک ہو کھوٹے کھرے کا امتحان
اب رواجِ سکۂ مہر و وفا جاتا رہا

جناب مولوی حاجی حکیم محمد اسمعیل صاحب حکیم عظیم آبادی سب رجسٹرار بلسہ

ہو چکے سودے کے دن وہ جوشِ وحشت اب کہان
پاؤن سے وارفتگی کا سلسلا جاتا رہا

جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی ؒ

تو ہی اپنے ہاتھ سے جب دلربا جاتا رہا
دل کی بھی پروا نہین جاتا رہا جاتا رہا

جس توقع پر تھی اپنی زندگی وہ مٹ گئی
جو بھروسا تھا نہین وہ آسرا جاتا رہا

مینے دیکھا انکی زلفون کو تو فرمانے لگے
آپکا دل کھل پڑا گم ہو گیا جاتا رہا

دل چھپا کر آپ تو بیٹھے ہوے ہین چین سے
ڈھونڈھنے والے سے پوچھے کوئی کیا جاتا رہا

مرگِ دشمن کا زیادہ تمسے ہے مجھکو ملال
دشمنی کا لطف شکوون کا مزا جاتا رہا

ہوسکے مطلب نگاری کیا پریشان طبع سے
ذہن مین آتے ہی حرفِ مدعا جاتا رہا

اچھی صورت کی رہا کرتی تھی اکثر تاک جھانک ۔ انکھین آنکھین مگر وہ دیکھنا جاتا رہا
دیکھو دیکھو مجھپہ رسانے رہو تیرِ نگاہ ۔ صید حیدم آنکھ سے اوجھل ہوا جاتا رہا
کسقدر اُنکو فراقِ غیر کا افسوس ہے ۔ ہاتھ ملتے ملتے سب رنگِ حنا جاتا رہا
حرص و استکبر دُنیا مالِ دُنیا بے ثبات ۔ جس قدر حاصل کیا اُس سے سوا جاتا رہا
اب کئی دن سے وہ رسم و راہ بھی موقوف ہے ۔ ورنہ برسون نامہ بر آتا رہا جاتا رہا
داغ کچھ درہم تھا جسکا انھین ہوتا ملال ۔ ہو گیا گم ہو گیا جاتا رہا جاتا رہا

جناب نواب مرزا احمد حسینخانصاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

کیا کہین کیا ڈھونڈتے پھرتے ہین کیا جاتا رہا ۔ ہاتھ سے دل ہائے نازون کا پلا جاتا رہا
گرد مین لینا تر پنا رات کا جاتا رہا ۔ ضبط کا احسان لیکن وہ مزا جاتا رہا
جستجو مین دل کی جب مین اُنکی محفل مین گیا ۔ ہنسکے بولے سچ بتاؤ آج کیا جاتا رہا
توبہ توبہ میکشو نہین چھپکے پی لیتا ہے مَی ۔ دل سے کیا واعظ کے بھی خوفِ خدا جاتا رہا
چارہ گر نے جب دیئے ٹانکے تو بولے میرے زخم ۔ ہائے اب قاتل سے ہنسنے کا مزا جاتا رہا
آپ آئے میری میت پر خوشا میرے نصیب ۔ زندگی بھر کے نہ آنے کا گِلا جاتا رہا
ضبط نے میرے کسی ظالم کو بھی عاجز کیا ۔ ظلم کرنے کا اُسے بھی حوصلا جاتا رہا
جب وہ آئے لینے آئے جب گئے لیتے گئے ۔ مِل گیا اکثر مرا دل بارہا جاتا رہا
سامنے دشمن کے لپٹون تجسے مین تم یہ کہو ۔ آنکھ سے تیری لحاظ اوحیا جاتا رہا
بیخودی سے پڑ گئے آنکھون پردے وصل مین ۔ ہائے اُس پردہ نشین کا سامنا جاتا رہا
دل نہین رفعت لگانے عاشق اب ہو تیرا ۔ اک جو الی کیا گئی سب ولولا جاتا رہا

جناب شیخ رضا عباس صاحب رضا لکھنوی شاگرد جناب عاشق لکھنوی

لطف ایذا دوستی اے دلربا جاتا رہا ۔ دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا
وہ موئی حسن و شباب اے مہ لقا جاتا رہا ۔ وہ زمانہ ڈھلتی پھرتی چھاؤن تھا جاتا رہا
شکوہ بیداد پرکہتے ہین سودائی مجھے ۔ ایک ہی فقرے مین برسون کا گلا جاتا رہا
غیر سے الفت محبت ہمسے رنجش کے کلام ۔ اسقدر پاسِ وفا اے بیوفا جاتا رہا

کیون شہیدِ ناز کے غم مین ملے حسرت سے ہاتھ
دستِ نازک سے ترے رنگِ حنا چھٹتا رہا

جھیل ڈالین سختیان روزِ فراقِ یار کی
اب قیامت کا بھی دل سے دغدغا جاتا رہا

دیکھ کر اس بت کو ہم ایسے ہوے کچھ بدحواس
بات مطلب کی جو سوچے مدعا جاتا رہا

مدتون سے ایک بوسے پر ہوا راضی وہ شوخ
سب وہ برسون کا گلا شکوا رضا جاتا رہا

جناب سید فیاض احمد صاحب رازؔ برادر حضرت ریاضؔ شاگرد جناب امیرؔ لکھنوی

کوچۂ دشمن مین دل اے دلربا جاتا رہا
ہاتھ سے میرے تمھارا آشنا جاتا رہا

داغِ تازہ دل پہ کھایا مٹ گیا داغِ کہن
ایک کو پیدا کیا تو دوسرا جاتا رہا

خونِ دشمن کی ملی مہندی نہ تو نے ہاتھ مین
بعد میرے کیا تجھے شوقِ حنا جاتا رہا

چرخ نے برسا کے پتھر یون کیا تربت کو پست
میری تربت سے کسی کا نقشِ پا جاتا رہا

بات کچھ ایسی بنائی وصل کی شب شوخ نے
رنگِ خلوت جم گیا رنگِ حیا جاتا رہا

طور پر بیخود ہوے موسے تو کیا ای برقِ طور
دیکھنے والون کا اسکے حوصلا جاتا رہا

کیا شرابِ ناب ای ساقی پیون مین شوق سے
تلخیِ فرقت سے اسکا بھی مزا جاتا رہا

رازؔ کو وہ دل سے باہر کر کے بولے ناز سے
اسکے کھونے سے ہمارا مدعا جاتا رہا

جناب خلیل الدین احمد صاحب رہنیؔ خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب تلہری

پاسِ خاطر ہی مریضِ عشق کا جاتا رہا
کام سے یا وہ لبِ معجز نما جاتا رہا

چاہیے سامان جو عیش کا موجود تھا
ایک ساقی کے نہونے سے مزا جاتا رہا

اپنا بندہ جانتے ہین بندہ اللہ کو
ان بتون کو اسقدر خوفِ خدا جاتا رہا

دل کو دل سے راہ تھی جبتک اٹھائی تھی نظر
کیون کوئی دب کے چلے جب واسطا جاتا رہا

ایکدم بھی پھر نہ ٹھہرا ہائے پہلو مین مرے
آنکھ ملتے ہی دلِ ناآشنا جاتا رہا

جناب سید نور الحسن صاحب روشنؔ بلگرامی محرر پیشی سپرنٹنڈنٹ گورکھپور شاگرد جناب حکیم

صدمہ اتنا ہے کہ تیری آرزو جاتی رہی
رنج کچھ دل کا نہین جاتا رہا جاتا رہا

کیون پھپھولا دل کا پھوٹا یہ مجھے غم ہے بڑا
خارِ حسرت کے کھٹکنے کا مزا جاتا رہا

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجیؔ ہیڈ مدرس مدرسہ منصور

خون عاشق پونچھ کر رومال سے کہتے ہیں وہ
ایک بیک ہاتھوں سے کیوں رنگ حنا جاتا رہا

جناب محمد حبیب اللہ صاحب راغب گوونٹ گورنمنٹ محامڈن نارمل اسکول مدرس

ہو بڑا احسان ہم پر قاتل خونخوار کا
سر گیا کیا درد سر ہر روز کا جاتا رہا

وصل کی شب پوچھتے ہیں مسکرا کر ناز سے
وہ تڑپنا لوٹنا کیوں آپ کا جاتا رہا

جناب رحمت حسین خان صاحب تبسم شاگرد جناب نسیم بھرسری

مجھ سے پوچھے کوئی اس محفل میں کیا جاتا رہا
ناز کا پالا دل درد آشنا جاتا رہا

ہو گئی مقبول کیا کوئی دعا اس شوخ کی
کیوں اثر میری دعا کا اے خدا جاتا رہا

جناب منشی جوالا ناتھ صاحب سعد از کیمپ جناب ایجنٹ گورنر جنرل در بلوچستان

شرع پر تھا وعدہ دیدار یار آیا نہیں
لطف اب مرنے کا میرے اے قضا جاتا رہا

جس قدر چاہیں کریں وہ ظلم اب کیا ہے فکر
درد کا خوگر ہوں میں خوف جفا جاتا رہا

جناب شیخ سلامت علی صاحب سخن شاگرد جناب قمر از آرہ

زندگی بھر داغ کھائے ہجر میں آخر کو آہ
دل لگانے کا بھی دل سے حوصلا جاتا رہا

جناب سید ولایت احمد صاحب تبسم سب انسپکٹر کلواشاگرد جناب امیر لکھنوی

آج پہلو سے دل درد آشنا جاتا رہا
ہمنفس وہ بیقراری کا مزا جاتا رہا

اے نگاہ ناز دل اچھا ہوا جاتا رہا
وہ تڑپ جاتی رہی وہ لوٹنا جاتا رہا

بیقراری آہ و زاری شور و فریاد و فغان
دل کے جاتے ہی یہ سارا مشغلا جاتا رہا

تو نے نا ہد پیاری پیاری صورت اپنی دکھا کے
اب تو دل سے شوق وصل حور کا جاتا رہا

مسکرا کر ناز سے وہ پوچھتے ہیں بعد قتل
سچ کہو اب تو تغافل کا گلا جاتا رہا

یہ ڈھٹائی دیکھیے دل لے گئے پہلو سے آپ
الٹے مجھ سے پوچھتے ہیں کیا ترا جاتا رہا

جبتلک دل تھا تو رہتی تھی تبسم بیتابیاں
جب دل جاتا رہا وہ مشغلا جاتا رہا

ناتوانی نظروں سے دیکھا اس اسوقت تک
عمر بھر کا دل میں جو کچھ تھا گلا جاتا رہا

بعد قتل اسنے کہا افسوس اسقدر جلے
ہاتھ سے اس شوخ کے رنگ حنا جاتا رہا

ایک میں تھا جسکو اس کوچے میں جانا منع تھا
اک عدو تھا جو مدام آتا رہا جاتا رہا

میری تربت پر وہ آکر ناز سے کہنے لگے | اُسکے مرنے سے محبت کا مزا جاتا رہا
حسرتِ دیدار کب نکلی ہجومِ خلق سے | میرا اُنکا حشر مین بھی سامنا جاتا رہا
عہدِ پیری مین کہان لطفِ جوانی اے شمیم | مدتین گذرین کہ وہ سب ولولا جاتا رہا

جناب مولوی محمد عمر صاحب شفا رئیس مچھلی شہر

کی پرستش دیر مین زنار گردن مین پڑی | ان بتون کے عشق مین خوفِ خدا جاتا رہا
وہ جوانی ہو چکی وہ ہم نہین باقی رہے | وہ شباب آخر ہوا وہ ولولا جاتا رہا
چھینٹو نہین بنت العنب کے رات زاہد آگیا | پی گیا دو گھونٹ زہد و اتقا جاتا رہا
شب ہوئی آخر صدا دینے لگا مرغِ سحر | اُسکے اب آنے کا ہمکو آسرا جاتا رہا
وصل کی شب آکے وہ کسِ ناز سے کہنے لگے | آگئے ہم لے ترا دکھ اے شفا جاتا رہا

جناب بالک رام صاحب شاد مرغائی متوطن قصبہ کھواڑہ شاگرد جناب عاشق لکھنوی

لطفِ ایذا دوستی اے دلربا جاتا رہا | دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا
غیر کی صحبت سے بگڑا اس پری رو کا مزاج | بیوفائی آگئی پاسِ وفا جاتا رہا
تو نہین پہلو مین یہان سارا جہان اندھیر ہے | چاندنی کا لطف ہی اے مہ لقا جاتا رہا
مین پریشان اس سے ہون پاتا نہین پہلو مین دل | آپ کیون حیران ہین کہیے کہ کیا جاتا رہا
صحنِ گلشن ہم بغلِ معشوق لطفِ جام مے | شاد ہون اے شاد قسمت کا گلا جاتا رہا

جناب سید محمد تقی صاحب شمیم لکھنوی خلف اصغر و شاگرد جناب الم لکھنوی

سلسلہ وحشت کا وہ اے مہ لقا جاتا رہا | سر سے اب سودائے گیسوئے دوتا جاتا رہا
کل تو وہ تاثیر دکھلائی کہ دوڑے آئے وہ | آج اثر تیرا بھی اے آہِ رسا جاتا رہا
شکر ہے دل کا جو پہلو مین پتا ملتا نہین | تھی خلش ہر روز کی اچھا ہوا جاتا رہا
اے شمیم جیسے رقیبون پر ستم اسنے کیے | تھا جو ہمکو شکوۂ جور و جفا جاتا رہا

جناب سید خواجہ محمد ادریس صاحب شاغل نبیرہ جناب سید خواجہ امراؤ حسن صاحب

آپ کی آنکھ سے کچھ تسکین ہوئی ہے اے شمیم | میرے دل کی بیقراری کا مزا جاتا رہا
شیخ کی صحبت مین آکر پارسا تو بنگئے | پر یہ غم ہے بادہ خواری کا مزا جاتا رہا

کہا کیوں افسوس صد افسوس اے دشنا خلق تھا
دل گیا کیا درد الفت کا مزا جاتا رہا

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شوقی شاگرد جناب کلامی

جب سمجھ میں نہ دل گیا اب دل لاجا تار ہا
دل لگی کا میری اور دل کی مزا جاتا رہا

حال بھی کہنے نہ پایا حیف شوقی کیا ہوا
ہائے دل تاب سے پیش دلربا جاتا رہا

جناب شیخ نبی میاں صاحب شائق سوداگر پوتہ شاگرد جناب حاجی بریلوی

غیر کے گھر میں لگا افسوس کیوں تم نے حضور
مجھ سے ہاتھ پائی کی رنگ حنا جاتا رہا

جب خدا کے گھر گئے شائق تو بت کہنے لگے
مفت اپنے ہاتھ سے اک پارسا جاتا رہا

جناب مولوی شفاعت حسین صاحب شباب شاگرد جناب افہام کانپوری

جاؤں کیا اے ہمنشین بہر تماشائے چمن
آئی پیری سب جوانی کا مزا جاتا رہا

جناب محمد ارتضی خانصاحب رشید تحصیلدار پرگنہ جورو ڈہ

دل سے لب شوق رخ و زلف دوتا جاتا رہا
سلسلہ بس روز رشید العشق کا جاتا رہا

جناب جے نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

کیا یہ کہتے ہو دل درد آشنا جاتا رہا
کیوں نہیں کہتے کہ الفت کا مزا جاتا رہا

کیوں ستاتے ہو تم اپنے عاشق ناشاد کو
اے حسینو تمکو کیا خوف خدا جاتا رہا

تیرے قول وعہد و پیمان و قسم کا اعتبار
اب ہمارے دل سے بالکل بیوفا جاتا رہا

ہوگیا ہوں محو جب سے میں بتوں کی یاد میں
یک قلم دل سے خیال اللہ کا جاتا رہا

تمکو اے صانع نہیں کچھ دین و دنیا کا خیال
بت پرستی کرتے ہو خوف خدا جاتا رہا

جناب علی حسین صاحب صبر شاگرد جناب یاس لکھنوی از گلت پور

ہجر کے صدموں سے جینے کا مزا جاتا رہا
صبر بھی دل سے مرے لے نہ لقا جاتا رہا

پاس سے میرے جو دل لے دلربا جاتا رہا
زندگی کا لطف جینے کا مزا جاتا رہا

بزم سے جب کر کی شمع محفل اٹھ گیا
رنگ جو تھا بسنگیا سارا مزا جاتا رہا

دل میں تھا جی کھول کر اوس سے کرینگے ہم گلہ
لیکن سکتے آتے ہی جو دل میں تھا جاتا رہا

خون دل ہے یہ کسی عاشق کا چھٹنے کا نہیں
بارہا ہاتھوں سے گو رنگ حنا جاتا رہا

سنتے ہین زاہد ہوا پیر مغان کا کل مرید
دل لگی کا اب تو رندون کی مزا جاتا رہا

بیدلون سے پوچھتے ہو حال دل کچھ خبر ہے
دل ہمارے پاس سے عرصہ ہوا جاتا رہا

صبر ایذا ئین اٹھا ئین وہ بتون کے ہاتھ سے
عشق کا دل سے ہمارے حوصلا جاتا رہا

جناب سید نذیر احمد صاحب عروج ساکن پورہ شاہ کامگار شاگرد جناب سجاد

شیخ جی کا سب وہ زہد و اتقا جاتا رہا
ان بتون کی یاد مین خوف خدا جاتا رہا

اپنے پہلو سے دل ناشاد کیا جاتا رہا
اے حسینو درد الفت کا مزا جاتا رہا

جی نہین بھرتا ستم سے واہ ری بیرحمیان
ان بتون کے دل سے کیا خوف خدا جاتا رہا

آکے وہ آرام جان پہلو مین کیا بیٹھا عروج
دل مین اپنے تھا جو درد جانگزا جاتا رہا

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس مڈل اسکول چارسدہ شاگرد جناب یاس

ہمسری کا تجھسے دعوے بدر کا جاتا رہا
تیرے آگے نور اسکا مہ لقا جاتا رہا

ہجر کی شب مین مرا غمخوار تھا ہمدرد تھا
دل گیا کیا درد الفت کا مزا جاتا رہا

چپکے بیٹھے سنتے ہین فریاد اپنے ظلم کی
ان بتون کے دل سے کیا خوف خدا جاتا رہا

وصل کی شب عیش و عشرت کا بہم سامان تھا
صبح کے ہوتے ہی عشرت سب مزا جاتا رہا

جناب سید امداد علی صاحب عاصی ساکن کسوان شاگرد جناب وسیم خیرآبادی

جب کہا مینے کہ دل اور وفا جاتا رہا
ہنس کے بولا ناز سے اچھا ہوا جاتا رہا

پیار سے رکھونگا کسمین اب تصور کو ترے
ہاے دل جاتا رہا جاتا رہا جاتا رہا

کیون دکھاتے ہین دل عاصی کو لیکر ہاتھ مین
ان بتون کے دل سے کیا خوف خدا جاتا رہا

جناب محمد عبد العزیز خان صاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

وصل کی شب بوسے دیکر وہ حسین کہنے لگا
یہ تو کہیے آپ کا اب تو گلا جاتا رہا

عشق کی باتین تھین جو کچھ ہو گئین ازبر عزیز
اور سب کچھ محو دل سے ہو گیا جاتا رہا

کیا امنگین کیا ترنگین تھین جوانی مین عزیز
دل لگی کا ہاے پیری مین مزا جاتا رہا

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب عاصی رئیس قصبہ حمیدپور ضلع بہرائچ

عشق مژگان کی خلش سے یہ جگر کا حوصلہ
دل گیا کیا درد الفت کا مزا جاتا رہا

جناب محمد خان صاحب غریب ہیڈ منشی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس سہارنپور

رات دن کا وہ تڑپنا لوٹنا جاتا رہا
دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

کیوں نہ تڑپوں کیوں نہ لوٹوں ناز کا پالا ہوا
دل مرا جاتا رہا یا آپ کا جاتا رہا

دل کے کھو جانے کی جس میں کیفیت تحریر تھی
نامہ بر سے راہ میں وہ خط مرا جاتا رہا

وہ تری قامت قیامت کی شکایت رہ گئی
وہ تری ٹھوکر کہ محشر کا گلا جاتا رہا

مغفرت تو اپنے دامن میں خطائیں لے مری
خوف جتنا دل میں تھا روزِ جزا جاتا رہا

جناب سجاد حسین صاحب فسوں از چھپرہ

آنکھ وہ کیا شوق جس سے دید کا جاتا رہا
دل نہیں وہ جس سے الفت کا مزا جاتا رہا

ہم بہت تھے پارسا مشہور عالم میں فسوں
ان بتوں کے عشق میں سب اتقا جاتا رہا

جناب منشی فدا حسین صاحب فدا خیرآبادی از حیدرآباد دکن

کیا بتائیں الفتِ دلبر میں کیا جاتا رہا
زندگی کا لطف جینے کا مزا جاتا رہا

کیا لگائے دل کسی سے اس زمانے میں کوئی
بیوفائی رہ گئی نامِ وفا جاتا رہا

جناب فضائل سنگھ صاحب فضائل محرر چونگی قصبہ جونپان

کیا کہیں اُس شوخ کی فرقت میں کیا جاتا رہا
صبر دل سے اور دل ہم سے جدا جاتا رہا

آگئے تو تو کھینچ لاتی تھی انھیں تجھ زار تک
اب کہاں تیرا اثر آہِ رسا جاتا رہا

جناب سکھدیو سہائی صاحب فدوی طالب علم درجۂ پنجم بورڈر آگرہ کالج

دل کو میرے کی تو نے رخصت ہوا خاموش کیوں
کیا تجھے اے بیوفا خوفِ خدا جاتا رہا

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

لے گیا ہے کون یارب دل مرا جاتا رہا
رنج و غم میں تھا جو اپنا آشنا جاتا رہا

دل کے جانے کا نہیں غم پر یہی افسوس ہے
دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

جا کے کچھ کہہ دوں تجھی سے کر نکالا ہمیں سنگدل
تیری محفل میں ستمگر دل مرا جاتا رہا

ہو گیا ظاہر جو لکھا تھا مری تقدیر میں
خط جو تیرے پاس سے قاصد مرا جاتا رہا

بات ساری کھل گئی ہے اب وہ کیا آئیں گے
اے قمر تھا بیچ تک جو آسرا جاتا رہا

جناب محمد قادر علی صاحب قادر صفی پوری

لیگیا وہ شوخ مجھسے دل مرا جاتا رہا
درد اٹھنے کا بھی ابتو آسرا جاتا رہا

بعدِ وصلت مسکرا کر ہاے یہ کہنا ترا
ابتو میری بیوفائی کا گلا جاتا رہا

ہاتھہ کیسا نرم سے تھبر تھا در پر کبھی
دو دہی دن مین پاسِ الفت دلربا جاتا رہا

جناب سید شاہ قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی بازآرہ

ناامیدی سے خیالِ دلربا جاتا رہا
آرزوئین مٹ گئین وہ ولولا جاتا رہا

کیا غرض تھی مین تیری رہگیا یا زلف مین
میرے پہلو سے تو ایجان دل مرا جاتا رہا

روک لین آنسو جگر کو تھام لین اے ضبطِ دل
دہیان اپنا وقتِ عرضِ مدعا جاتا رہا

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

غم نہین اسکا جو دل جاتا رہا جاتا رہا
رنج یہ ہے اُسمین اِک ارمان تھا جاتا رہا

جب کہا اس دلربا سے دل مرا جاتا رہا
ناز سے بولا کہ پھر جاتا رہا جاتا رہا

غیر کے کہنے سے محفل مین بٹھایا ہمکو دور
آشنا کا پاس او نا آشنا جاتا رہا

دل ہمارا دیکھہ کر کیا کیا اُس آنکھہ کی
دفعتاً سارا حجاب ادبیا جاتا رہا

جبسے پہلو مین نہین وہ ساقیِ پیمان شکن
توبہ ہی توڑنے کا ولولا جاتا رہا

نامہ بر کھویا ہوا سا کچھہ تجھے پاتا ہون مین
سچ بتا کیون چپ ہے تو کیا خط مرا جاتا رہا

آئنہ محفل مین ہے اُنکے ہمارے بیچ مین
سامنے بیٹھے تو کیا جب سامنا جاتا رہا

اس سے کیا ہوتا ہے توڑے پاؤن اُنکی جستجو
گھٹ گئی ہمت نہ اپنا حوصلا جاتا رہا

بیقراری کی یہان آخر کو عادت ہوگئی
ابتو وہ رہ رہ کے دل کا تھامنا جاتا رہا

کھو کے میرے دل کو کسکے لیجیے گا چٹکیان
ہاتھہ ملیے گا کہ مفت اِک مشغلا جاتا رہا

جبکے سب عقل و حواس و ہوش گم ہون عشق مین
پوچھتا ہے کوئی کیا اُس سے کہ کیا جاتا رہا

مین نہ کہتا تھا نہ پونچھو ہاتھہ سے آنسو مرے
اب وہ شوخی ہٹ گئی رنگِ حنا جاتا رہا

غیر کو دیکھا کسی کو لب بلب جیسے کمال
بوسہ لینے کا جو ہمکو شوق تھا جاتا رہا

جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف متوطن بمبئی شاگرد جناب مولوی ہدایت

بزم میں اُس شوخ کی تو دل مرا جاتا رہا
مجھسے پھر کہتا ہے نادان تجھے کیا جاتا رہا

ہاے وہ کہنا کسی کا وصل کی شب ناز سے
ایسے کیوں بیتاب ہو تم صبر کیا جاتا رہا

کیوں کہا میں نے کہ یہ شوخی کریگی ہمکو قتل
آگئی انکو حیا لطفِ ادا جاتا رہا

آپکی زلفوں میں گر میرا دلِ شیدا نہیں
کیا ہوا کیا وہ گرفتارِ بلا جاتا رہا

اضطرابِ دل نہ اُنسے وصل میں دیکھا گیا
خود بھی مضطر ہوگئے عذرِ حیا جاتا رہا

حال کیا معلوم ہو مجھکو جگر کی چوٹ کا
میرے پہلو سے دلِ درد آشنا جاتا رہا

ہوگئے اے کاشف ہماری داستانِ عشق کے
قصۂ فرہاد و مجنوں کا مزا جاتا رہا

جناب مولوی محمد عبد الصمد صاحب کلیم متوطن علیگڈہ مقیم حال اجمیر

اپنے بر میں آگیا دلبر تو پھر کیا چاہیے
دل ہرے پہلو سے گر جاتا رہا جاتا رہا

یار نے دیدار دکھلایا دمِ آخر کلیم
عمر بھر کے غم اٹھانے کا گلا جاتا رہا

جناب کستوری لال صاحب کستوری از لدھیانہ

جو صفائی میں مزا ہے کب کدورت میں وہ
تم گلے آکر ملے دل کا گلا جاتا رہا

جناب بابو گوپی ناتھ صاحب گوپی کورٹ انسپکٹر سیتاپور

کم ہوا ذوقِ محبت ولولا جاتا رہا
دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

جناب میر محمد باقر صاحب مائل گرد آور سر رشتۂ عمارت بھرت پور

کیا بتاؤں آپ کو پہلو سے کیا جاتا رہا
میرا ہمدم میرا نازوں کا پلا جاتا رہا

اب نہ سینہ میں کسک ہے وہ نہ پہلو میں خلش
دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

تیری الفت نے کسی مطلب کا اب رکھا نہیں
اپنے بیگانے سے ملنے کا مزا جاتا رہا

حالِ وصلِ غیر کا سنتے ہی وہ شرما گئے
چھیڑنے کا لطف شکووں کا مزا جاتا رہا

دل کو مٹھی میں دبا کر کہتے ہیں وہ ناز سے
ہم سے سچ کہدو تمھارا مال کیا جاتا رہا

وہ رقیبِ بوالہوس کو باوفا کہنے لگے
عاشقی کا لطف الفت کا مزا جاتا رہا

توبہ توبہ انکو اور مرنے کا میرے ہو ملال
فکر اسکی ہے ستم کا مشغلا جاتا رہا

ہاے مائل نازسے کہنا کسی کا بعدِ وصل
اب تو دل ٹھنڈا ہوا اب تو گلا جاتا رہا

جناب سید احمد حسین صاحب منظور لاہر پوری برادر و شاگرد جناب تسنیم آبادی

میرے مرتے ہی انھین لطفِ جفا جاتا رہا / دیکھنا تشنِ ستم کا حوصلا جاتا رہا
راہ چلتے ان حسینون سے کیا کرتے تھے چھیڑ / دل گیا کیا ہاے وہ بھی مشغلا جاتا رہا
پوچھتا ہون دل کہان تو ناز سے کہتے ہین وہ / کیا کہون گم ہو گیا گم ہو گیا جاتا رہا
میری ٹوٹی گور پر کیون لوٹ کر گرتا نہین / جور کا اے آسمان کیون حوصلا جاتا رہا
یاد آتی ہین ہمین منظور اگلی صحبتین / چل بسے احباب صحبت کا مزا جاتا رہا

جناب احمد حسین صاحب مجروح رالوائی شاگرد جناب امیر لکھنوی

مٹ گئی وہ ولولے سب حوصلا جاتا رہا / دل کے جاتے ہی محبت کا مزا جاتا رہا
پوچھتے کیا ہو کہ اے مجروح کیا جاتا رہا / کوچۂ زلفِ سیہ مین دل مرا جاتا رہا
سب اسی کمبخت کی ہین آفتین ڈہائی ہوئی / میرے پہلو سے یہ دل اچھا ہوا جاتا رہا
کی قناعت ہمنے خاکِ کوچۂ دلدار پر / اے فسوس اب وہ شوقِ کیمیا جاتا رہا
کیا گیا دردِ دلِ پُرغم مرا چارہ گرو / تلملانے اور تڑپنے کا مزا جاتا رہا

جناب موسیٰ بھائی صاحب آل شاگرد جناب یاس لکھنوی [illegible]

دل کو عادت ہو گئی جیسے کسی کے ظلم کی / جور کا تجھسے بھی اے گردون گلا جاتا رہا
چُپ لگی ہے راحت و آرام ہنسنا بولنا / ان بتون کے عشق مین سب کا مزا جاتا رہا
جستجو بیجا نہین وہ میرے پہلو مین نہو / دل نہین میرا ابھی او بیوفا جاتا رہا

جناب سید عبدالمجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نوازش [illegible]

اپنی شانِ دلبری دکھلا کے وہ کہنے لگے / دیکھیے وہ آپ کے پہلو سے کیا جاتا رہا
بے حجابانہ وہ اب ملنے لگے عشاق سے / شرم رخصت ہو گئی پاسِ حیا جاتا رہا
کیون ستاتے ہو تم عاشق کے دل کو ہر گھڑی / اب تمھارے دل سے کیا خوفِ خدا جاتا رہا
ضعفِ پیری ناتوانی نے یہ ایسا کر دیا / اور لولہ جوشِ جوانی کا [illegible] جاتا رہا

جناب منشی محمد عبدالمجید صاحب مجید [illegible]

[illegible] عشق مین کیا کیا مزا جاتا رہا / [illegible] دل بھی [illegible]

ن کا وہ جوش اور وہ دل لا جاتا رہا | ہائے دل ہی میرے پہلو سے مرا جاتا رہا
پرستی کا ہوا یہ عشق مجکو اے مجید | جو زبان سے بھی مری نام خدا جاتا رہا

جناب منشی مجید الدین صاحب مجید از دہلی

ش افلاک نے ایسا پریشان کر دیا | سب خیالِ عارض و زلف دوتا جاتا رہا
حسینانِ جہان کی بیوفائی دیکھکر | عشقبازی کا جو ہمکو شوق تھا جاتا رہا

جناب سید سعد الدین صاحب محو جلیسری شاگرد جناب داغ دہلوی

نہ پوچھے کوئی مجھسے کیا مرا جاتا رہا | دل اگر جاتا رہا اچھا ہوا جاتا رہا
صل کی شب جب وہ سینے سے ہمارے لگ گئے | سب کدورت مٹ گئی سارا گلا جاتا رہا

جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب مداح جودہپوری

میرے پہلو سے جو دل اے دلربا جاتا رہا | وہ گیا کیا زندگی کا سب مزا جاتا رہا
وس حسین کی اس ہنسائی پر فدا میری جان | لیکے دل کہتا ہے مجھسے تیرا کیا جاتا رہا

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلہ

دل میں انکے کیون نہیں کرتی ہے آہ اب نیرا | کیا اثر تیرا بھی اے آہ رسا جاتا رہا

جناب مظہر قلی بیگ صاحب منظور چشتی از منظر آباد ملک میسور

میرے مرنے پر ہوا انکو تاسف اسقدر | ہاتھون کے ملنے سے سب رنگِ حنا جاتا رہا
ہمصفیر و ہو گیا خود میں اسیر دام عشق | دل سے میرے دغدغہ صیاد کا جاتا رہا

جناب منشی سید نیاز احمد صاحب نیاز برادر حضرت ریاض شاگرد امیر لکھنوی از لکھنؤ

چھیڑ کرتے ہیں وہ کیا دل ترا جاتا رہا | تھا جو تیرے پاس میرا آشنا جاتا رہا
آپ جا کر ہم حسینون سے کیا کرتے تھے چھیڑ | حضرتِ دل اب تو وہ بھی مشغلا جاتا رہا
ڈھونڈھ کر محفل میں اپنی ناز سے کہتے ہیں وہ | دل کسی کمبخت کا آیا ہوا جاتا رہا
صحبتِ اغیار سے کچھ شوخ چشمی بڑھ گئی | وہ ترا پہلا سا اندازِ حیا جاتا رہا
دل بہت ملتا تھا تجھ سے اے یار کھو کر دل مرا | غم کرے تیری بلا جاتا رہا جاتا رہا
سخت جانی کے سبب بچ گیا بسمل ترا | اور قاتل دم تری تلوار کا جاتا رہا

غیر کو کھو کر ہین مضطر چھیڑ کر پوچھین نیاز
اسکو کھویا ہو گیا گم کون کیا جاتا رہا

تنگ ہین تھانے مین ویرانے کے رہا ہم تنہا
شعر جلتے کیا کہین دل سے مزا جاتا رہا

جناب سید ضامن حسین صاحب ناظر برادر و شاگرد جناب وسیم خیرآبادی

جان کے ہمراہ دل سا آشنا جاتا رہا
بیوفا کے ساتھ یہ بھی بیوفا جاتا رہا

بیمروت تھا حسینون کی طرح میرا شباب
چار دن مین دیکھ لو یہ بیوفا جاتا رہا

لے لیا آغوش مین رحمت نے تیری اے خدا
خوف تیرے قہر کا روز جزا جاتا رہا

غیر کے کہنے سے مجکو قتل کر کے یار نے
ہاتھ کچھ ایسے ملے رنگ حنا جاتا رہا

تنگ تھے ہم بھی تو اِس سے دل تمہاری راہ مین
کھو گیا بہتر ہوا اچھا ہوا جاتا رہا

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خان صاحب نیر بنارسی شاگرد جناب فائز بنارسی

آ گئی پیری نوجوانی کا مزا جاتا رہا
وہ امنگین مٹ گئین وہ ولولا جاتا رہا

کیا کہین آزردگیٔ دل سے کیا جاتا رہا
لطف رنجش کا شکایت کا مزا جاتا رہا

چھیڑ یہ اچھی نہین ایجان کہے دیتے ہین ہم
جب ملال آیا تو اُلفت کا مزا جاتا رہا

غیر سے صاحب ملے ہمنے دیا دل اور کو
اسمین نقصان کیا ہوا کیا آپ کا جاتا رہا

پھیر کر دل کیلیے ہم بن ہین مشل آپ
کچھ گردسے آپ کی اے دلربا جاتا رہا

جو جفا مجھپر ہوئی ہرگز نہ بھولے گی مجھے
کیا عدو کی مرگ سے سب گلا جاتا رہا

اشک پونچھے آپ نے کسکے یہ کیا ہے ماجرا
آپکے ہاتھون سے کیون رنگ حنا جاتا رہا

جناب سید ولی حسن صاحب ناظم شاگرد جناب قمر سہارنپوری

کچھ نہ پوچھو کیا ہوا پہلو سے کیا جاتا رہا
دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

خیر ہو یارب رنگینگے ہاتھ کسکے خون سے
دستِ نازک سے وہان رنگِ حنا جاتا رہا

ساکنانِ عرش کو بیچین کر دیتی تھی تو
کیا اثر تیرا اب اے آہِ رسا جاتا رہا

جناب منشی عبد الرحمن خانصاحب نیر وکیل بریلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

حوصلہ دل سے ہمارے عشق کا جاتا رہا
حسن اُنکا دیکھ کر عزم وفا جاتا رہا

ڈھل گیا جوبن ہوا حسن دو روزہ کو زوال
بس جوانی کا اکڑنا ناز کا جاتا رہا

راہِ کعبہ چھوڑ کر تیرِ کلیسا کو چلے — کیا بتون کے ہو گئے خوفِ خدا جاتا رہا

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب نامی کلرک رونیو سروے آفس اپلہاری

ساتھ ہی ترچھی نظر کے کھو گئے ہوش و قرار — ایک دل مونس تھا وہ بھی گم ہوا جاتا رہا

جناب منشی نور محمد صاحب نواب محرر رجسٹری برہانپور

دردِ فرقت کے سوا کچھ بھی ہوا نہ کچھ حصول — پاس اس مہ رو کے تو ابدل سدا جاتا رہا

جناب منشی سید محمد عسکری صاحب وسیم برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر

کیون درون وہ دورِ دورِ جفا جاتا رہا — دوست کا اب ہے زمانہ غیر کا جاتا رہا

کیا جگر ہمراہ دل کے دلربا جاتا رہا — چوٹ کھاتے تلملانے کا مزا جاتا رہا

کھو کے دل راہِ عدو میں جستجو بیکار ہے — جائیے بس جائیے جاتا رہا جاتا رہا

دل کو چپکے سے اٹھا کر زلف میں رکھنا ترا — پھر یہ ہنسکر پوچھنا کہیے تو کیا جاتا رہا

داغ بنکر آرزو رہنے کو تھی وہ رہ گئی — آئے دل دلدار پر جانے کو تھا جاتا رہا

ہاتھ مل کر کہہ رہے ہیں لگ گئی کسکی نظر — ملتے کیا جلدی مرا رنگِ حنا جاتا رہا

دیکھتے ہی دیکھتے گستاخ آنکھیں ہو گئین — بڑھ گئی شوخی تری لطفِ حیا جاتا رہا

نزع میں دیتے ہو ڈھارس تم مری امید کو — سب امیدون کا مری جب آسرا جاتا رہا

بجا میں کیون کہنے کو واعظ سجدہ کو نکلے نکر — آستانِ یار سے کیا نقشِ پا جاتا رہا

میں بہت راضی ہوا جو ہو گیا میرا وصال — وصلِ دشمن کا تو انکو حوصلا جاتا رہا

کیون تڑپ تڑپایا تو نے ساری ناحق کھل گئی — درد کا زخمون کے منہ سے سب مزا جاتا رہا

ہم تصور میں حسینون سے کیا کرتے تھے چھیڑ — بیخودی میں اب تو وہ بھی مشغلا جاتا رہا

بت بغل میں داب کر آیا ہے محشر میں وسیم — کیا خدا کا خوف اسے روزِ جزا جاتا رہا

آ کے فیض آباد میں ہم وان سے یون غربت میں وسیم — آدھے رستے کا وطن تک فاصلا جاتا رہا

جناب محمد احمد اللہ صاحب وصل حیدرآبادی شاگرد جناب محسنی مرحوم

پوچھتے کیا ہو بھری محفل میں کیا جاتا رہا — تھا ابھی پہلو میں میرے دل مرا جاتا رہا

منتظر ہون سے جو دل کھیٹے پوچھا حالِ دل — منہ تک آکر دبی کلیجے سے صدا جاتا رہا

آگے چشم سرمگین سے گرد کر رہ گیا اشک	کیون تمھارے شوخ اعمال فخر ابجا تا
جا پچھین وہ کہاں شیخ وہ کہان ہے برہمن	دل گیا کیا دردِ الفت کا فراموش ہوگیا
زخمِ دل جب بھر گیا وصل کی تو بو بھی نہیں	اب نکلنے کا ہمارے رستا جا رہا

جناب مرزا عطاء اللہ بیگ صاحب وفا تلمیذ جناب

فیر کے گھر میں ہے تو بیٹھے بیٹھا اس طرح	وہ اثر ابھی وفا کے دل پہ جاتا رہا

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال

کہتے ہیں بس سن چکے ہم دل نہ اچھا تھا	اس کی کیا تکرار اور ہاں اچھا ارمان جاتا
حضرتِ ناصح نہیں جلوہ میں کچھ بھی	آپ کی بکبک سے مطلب ہمارا جاتا
ہجر مرنے کی خوشی اغیار کو کیونکر نہو	روز کا جھگڑا جو تھا وہ چکیلا جاتا
اکم سنی کی قو ادا نہیں اپنی یاد ظالم نہو مجھ	ہوش جب آیا وہ انداز حفا جاتا
کیا بتا ئین غیر کے آتے ہی کانگی ہمہ تن	دل مین جو کچھ تھا ہمارا حوصلہ جاتا
وہ امنگین ہین جوانی کی نہ وہ شوخی کا	یاس پیری آگئی دل کا ولولا جاتا

جناب ڈاکٹر محمد عبدالغفور صاحب نسیم از گونڈہ

کس بت ترسا پہ تم نام خدا مرنے لگے	شیخ جی تقوے کہاں ہے وہ اکلا جاتا

جناب محمد یسین صاحب یسین ساکن قصبہ باڑہ

کر دیا خنجر نے اسکے فیصلہ اچھی طرح	جب گلا جاتا رہا سارا گلا جاتا
مرگ دشمن پر کف افسوس کی تم ملتے ہو	ہاتھ لیے ہاتھ سے رنگ حنا جاتا
سوئے گردون آہ ہم مصیبت مین آن بیٹھے	کیا کرین ہم کام سارا سب دعا جاتا
صبح نے تو جب کہا ہیں کر کچھ پیر آتا	ہنس کے بے وقت عرض مدعا جاتا
میری صورت پر ترس کیون دشمنو تمکو آیا	میرے حصہ کیون وہ انداز جفا جاتا
دیکھنا شوخی کہ کہتے ہیں رسوا ہو	کیون تو عیب لگی کیونکر آسرا جاتا
اس طرح بچین دل کو دھو کر نکلے	پوچھتا ہم حسین گھبرا کے کیا جاتا
دستِ شفقت اس طرح اک زندہ سر پر رکھا	بیشکر یاد خدا مین ہوش جاتا

خاکسار محمد نثار حسین نثار مہتمم قومی پریس

توبہ کر لی میکشی کا شغل جاتا رہا	سچ تو یہ ہے زندگانی کا مزا جاتا رہا
دل میں کیا کچھ تھا مگر اب کیا کہیں	ہاتھ جب گردن میں ڈالے سب جاتا
سایۂ دیوار میں دیکھو ہم بھی شام سے	سر پہ ہنگام شام کو ظل ہما جاتا رہا
کیا ہوا دل کیا کہوں میں کیونکر گم ہوا	گر گیا گم ہو گیا جو تھا گیا جاتا رہا
مست گیسو سے آئے دل مین سمٹ کر	وہ آنا کا گئی کر شوق اٹھا جاتا رہا
گوشۂ خلوت کسی ہو تو کریں صدق و وفا	خشکی مجمع مین میلا مدعا جاتا رہا
اپنی مجبوری سے کسی سے آنکھ لگا کے تھے	حشر مین دیدار کا بھی آسرا جاتا رہا
ایک ہی گلفام نے چشم مست ساقی کا نشہ	اک اشارہ مین وہ سارا اتقا جاتا

حضرت ریاض

روگ تھا آزار تھا اچھا ہوا جاتا رہا	اس دل کا رنج کیا جاتا رہا جاتا رہا
مدتے صبح وصل کے شکوہ مرا جاتا	انکا شکوہ رہ گیا میرا گلا جاتا رہا
اب وہ شاہد پرستی ہے نہ وہ ذوق نگاہ	مست گیسو وہ صحبتیں وہ مشغلا جاتا رہا
تشنگی جب کو وہ جسکو چھپا آتا ہے غیرت	ان حسینون سے کوئی پوچھے کیا جاتا
کیا کرین آرزو وعدہ دیدار یار سے	نامہ بر تو عمر بھر آتا رہا جاتا رہا
شرم سے جانے شب وصل ورنہ مگر	شام کو جو تھا وہ انداز حیا جاتا رہا

حبیب

تجھ پر مرتے ہی غم اے شیرین ادا جاتا رہا	بیٹھا بیٹھا درد جو پہلو میں تھا جاتا رہا
آئے نہ زندہ کیا ہم مر گئے پہلے آپ	لیجیے تسلیم احسان آپ کا جاتا رہا
خط نہ لکھنے کا بہانہ ڈھونڈتے ہی ہو	پھر یہ کہنا کے وہ نقاب ہو تاجا رہا
ہجر کی شب کیون امید وصل نے	اعتبار عاشق پہ یاد وفا جاتا
ہاتھ اٹھتے اسکے یا سینے پہ آ کر گیا	ہائے دل سوز جگر کیا ہے دوا جاتا
کوئی غم تمکو تھا افسوس کل	آج پھر تا ہے جو دل کی حسن حیا جاتا

* یہ غزل دیر میں وصول ہوئی جس سے ترتیب درج نہ ہوئی

اطلاع
پرچہ پہنچنے ہی فوراً اس طرح میں ... غزل بھیجنا چاہیے ... ۱۵ مارچ تک ... بھیج سکتے ... سے رہیگا ...

اُردو لکچر

آنریبل جناب سر سید احمد خان بہادر کے سی ایس آئی
نے جو لکچر ۸ دسمبر کو لکھنؤ کی [illegible] میں دیا تھا وہ بجنسہ بہ اہتمام [illegible] پریس میں مع
تصویر لکچرر کے ۱۰ ورق پر چھاپا گیا ہے۔ چونکہ
وہ ایک ایسا رسالہ ہے جسکو تاجران کتب اچھی
تجارت کے لیے اور دوست عالی ہمم مفت
تقسیم کرنے کی غرض سے بکثرت طلب فرمائینگے
اسلیے ہمنے قیمت اوسکی مع محصول ڈاک بحساب
مندرجہ ذیل مقرر کردی تاکہ ہر خریدار کا استحقاق
حسب مراتب قائم رہے۔

ایک جلد	۱۰/	۱۰ جلد	۱/۔
۲۵ جلد	[illegible]	۵۰ جلد	۱/۶
۱۰۰ جلد	[illegible]	۲۵۰ جلد	[illegible]
۵۰۰ جلد	[illegible]	۱۰۰۰ جلد	[illegible]

المشتہر
محمد رحمت اللہ رعد پروپرائٹر [illegible]
کانپور و ایڈیٹر اخبار نظام [illegible]

بنتِ روبین یا بوسہ بکر

مسٹر رینالڈز جو ایک مشہور و معروف ناولسٹ ہیں۔
انکی لطف خیز اور حیرت انگیز ناول " رونز سیتیمو"
یا " رجنس کس " کا ترجمہ اپنے اخبار میں قسط وار
سے شایع کرتے ہیں۔ اور ہر ہفتہ اسکے چار صفحے
شایع ہوتے ہیں۔ اخبار کے ناظرین کو مفت۔
مگر ان صاحبوں سے جو اخبار کے علاوہ محض اسکے
خریدار ہوں۔ ۶/ سالانہ مع محصول

المشتہر
سید رجب علی شاہ
مالک اسپیریل پیپر لاہور

اشتہار

ساقی نامہ اردو۔ [illegible] ۔ ۶/
[illegible] استاد [illegible] جناب [illegible] ۔ ۴/
[illegible]
[illegible] ۔ قیمت مع محصول
المشتہر سید [illegible] ۔ لکھنؤ [illegible]

مسیحائے عالم

[illegible] ایک کتاب [illegible] حفظان صحت
آب و ہوا۔ اور [illegible] امور کے متعلق اردو میں
بہت تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ہمکو
اپنی صحت کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ اور لطف یہ کہ یونانی اور
انگریزی دونوں اصول کے بموجب۔ ہم زیادہ [illegible] اور
کچھ نہیں کہتے کہ اگر آپ کو اپنی صحت عزیز ہے تو اس کتاب کو
ضرور ملاحظہ کیجیے۔ قیمت ۸/ علاوہ محصول۔

المشتہر
احمد علی طبیب [illegible] ۔ [illegible]

ادیب

یہ اردو کے علم ادب کو اعلیٰ درجہ کی ترقی دینے والا ماہواری رسالہ
ان نادر نعت اشعار کی تنبیہ و اصلاح کی غرض سے شایع کیا جاتا
ہے جنکی تعداد حشرات الارض [illegible] زیادہ ہے۔
اس خاص رنگ میں یہ پہلا رسالہ ہے جو کمی اور مقصود
وسیع اور بے لوث آزادی کے ساتھ ہر طرح کے عمدہ اہتمام
سے ہر انگریزی مہینہ کی پندرہویں کو ٹھیک وقت پر
شایع ہوتا رہیگا۔ عروض و قوافی کے نہایت کار آمد
و مستند قواعد اور اس فن کے نادر الوجود رسالے اس میں
[illegible] شعرا متقدمین و متاخرین کے بالالتزام
اور مختلف فیہ اقوال آئینگے متعلق محاکمہ اور قول فیصل صحیح
کیے جائینگے جس سے طالب العلم اور نوشق شاعر [illegible] ایک محقق
[illegible] پولیٹیکل اور سوشل معاملات پر آزادی
[illegible] پہلا فرض ہوگا۔ اسکے علاوہ دنیا [illegible]
واقعات کے متعلق بحث کرنا اسکے نام سے ظاہر ہے۔ [illegible]
[illegible] ہم پسند نہیں کرتے۔ ہاں [illegible]
[illegible] حتی الامکان کوئی جدت [illegible] گذشت [illegible]
[illegible] اگر تہذیب [illegible]
[illegible] مضامین [illegible] رسالہ ہمیشہ پاک رکھا جائیگا
قیمت گورنمنٹ اور والیان ملک سے آٹھ روپیہ سالانہ [illegible]
[illegible] پانچ روپیہ سالانہ۔ عام سے ۳/ محصول ڈاک [illegible]
[illegible]
[illegible] ہو جاری ہوگا۔

المشتہر
[illegible] ۔ لکھنؤ [illegible]

پیام یار کے گذشتہ نمبر

اکثر معزز ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبرون کی نسبت پوچھتے رہتے ہین کہ کسقدر ہین اور کیا قیمت ہے۔ مندا ہم تفصیل وار فہرست شایع کرکے امیدوار ہین کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمائین۔ پیام یار جون [illegible] سے جاری ہے۔ [illegible] کا کوئی نمبر باقی نہین رہا۔ مندرجہ ذیل نمبر موجود ہین۔

بابت [illegible]

جولائی [illegible] نمبر ۷۔ اگست [illegible] نمبر ۸

بابت [illegible]

اپریل [illegible] نمبر ۴۔ مئی [illegible] نمبر ۵۔ جون [illegible] نمبر ۶۔ جولائی [illegible] اگست [illegible] نمبر ۸۔ ستمبر [illegible] نمبر ۹۔ اکتوبر [illegible] نمبر ۱۰۔ نومبر [illegible] دسمبر [illegible] نمبر ۱۲

بابت [illegible]

پورے نمبر سلسلہ وار موجود ہین۔ [illegible] قیمت ۱۲ [illegible] اور مجلد [illegible]

بابت [illegible]

مئی اور جون کے علاوہ سب نمبر ہین۔ قیمت سب کی ۱۲ اور مجلد [illegible]

مہتمم پیام یار

عمدہ اور جدید کتابین

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر ایک پاکباز عاشق کی بیباکانہ آشکین۔ ایک پاکدامن معشوقہ عصمت نما ضبط۔ ہندوستانی مردون کے جنون انگیز ولولونکی انتہا۔ ہماری عورتون کی بیکسی اور پاکدامنی یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ "فرخ" اور اسکا عشق نہایت موثر اور پرجوش اردو مین ناز کمیابون کے نئی نئی پیرائے پیدا کرکے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی جلد [illegible]

کلیات مذاق

یہ لاجواب دیوان جسکا ہر شعر دل بیتاب کیساتھ وہ کام کرتا ہے جو کسی کی ترچھی نظر کرتی ہے۔ اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ کے اعتبار سے بھی کسی کے حسن نظر فریب سے کم نہین۔ قیمت صرف لاگت [illegible]

درگیش نندنی
(نہایت دلفریب ناول)

اس ناول کی عمدگی کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ قریب قریب دنیا کی کل مہذب زبانون مین اسکا ترجمہ ہوا ہے چنانچہ اب اردو مین چھپا ہے۔ قیمت مع محصول فی جلد [illegible]

خیالات نادرہ

فصیح فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے۔ قیمت فی جلد [illegible]

البرٹ بل

یہ ڈراما جو دراصل ہندوستان کی پہلی [illegible] ہے ضرور اس قابل ہے کہ ہر ہندوستانی [illegible] ہر شخص کی نیز [illegible] اسکی ایک کاپی ہو۔ قیمت [illegible] جس کتاب کی درخواست آنے سے قیمت بذریعہ ویلیو پے ایبل۔ ورنہ تعمیل ہوگی۔

المشتہر۔ مینیجر پیام یار۔ کلکتہ [illegible]

ملاحظہ طلب

جدت پسند طبیعتون کی جناب مین بلا مبالغہ [illegible] کہ ذیل کی کتابین ضرور طلب کرکے ملاحظہ ہون کہ اپنی نظیر آپ ہین۔

صورۃ الخیال۔ یہ ایک ایسا عمدہ ناول لکھا گیا ہے کہ [illegible] انگریزی ناولون اور ڈرامون نے اسکی تعریفون سے صفحے سیاہ کئے ہین اور اسکا طرز بیان سارے ہندوستان کو پسند ہوا ہے۔ قیمت مع محصول [illegible]

ہیئۃ المقال۔ ایضاً حصہ دوم [illegible]

حلیۃ الکمال۔ ایضاً حصہ سوم [illegible]

نوائے وطن۔ یہ اردو کی زباندانی مین نہایت مفید کتاب ہے اور بعض شعرا کے [illegible] اسمین ہین۔ [illegible]

فغان دلکش۔ یہ ایک طرز کی نہایت بامحاورہ اور اثر انگیز لاجواب مثنوی ہے۔ ۵

نوید ہند۔ یہ ایک اردو کی جدید طرز کی مثنوی ہے جسمین مصنف نے ہندوستان کو مادر مہربان فرض کرکے اسکے دو بیٹے ہندو اور مسلمان قائم کیکے دو اخوت کی داستان مثنوی ہے۔ [illegible]

ان کتابون کے مصنف مولوی سید علی محمد صاحب شاد رئیس عظیم آباد ہین جنکی شہرت فن شاعری مین بدرجہ کمال ہے۔ کتب بالا انشا اللہ سے بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمائین۔

خزانۂ خیال
(مصنفہ مولوی عبد الاحد صاحب [illegible])

یہ دیوان صحت الفاظ اور محاورات اور [illegible] مضامین مین [illegible] قیمت [illegible] ایک [illegible]

[illegible]

خیالات آزاد

[illegible] قیمت مع محصول [illegible]

[illegible]

پیام یار

نمبر ۳ بابت ماہ مارچ ۱۸۹۹ء جلد ۶

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر و مہتمم قومی پریس

پیام یار

قومی پریس لکھنؤ چوک مین چھپا

ضروری باتیں

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینے کی نہم کو شائع ہوتا ہے - قیمت عام لوگوں سے ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک - والیان ملک و رؤسا سے پانچ روپیہ سالانہ -

۲- بغیر پیشگی قیمت آئے ہر گز کسی کو روانہ نہیں ہوتا - نمونہ ۲/ وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے -

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف -

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر ہم ذمہ دار نہیں -

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین "نثار" کے نام ہونا چاہیے

۶- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو - کلام سب کا طرحی اور غیر طرحی منتخب شائع ہوگا - غیر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہوں) عمدہ ہوگی - درج کر دی جائیگی ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا - نہ اچھا ہوگا غزل داخل دفتر ہو جائیگی - ہاں اپنی طرف سے بغیر اجازت ایک نقطہ کا بھی تصرف نہ ہوگا - انتخاب کمیٹی کرتی ہے - پوری غزل بلا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲/ اجرت دینے پر درج ہو سکتے ہیں لیکن صحت کا لحاظ ضرور رہے گا -

۷- ہر غزل علیحدہ علیحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے -

۸- اشتہارات دو ایک مرتبہ کے واسطے فی سطر ۲/ زیادہ کے لیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے - اجرت ہر حال میں پیشگی بھیجنا چاہیے -

العبد - محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانۂ عطر و قومی پریس - و مہتمم پیام یار - چوک لکھنؤ

کارخانۂ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس کارخانے کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور نامی تاجر واقف ہیں لکھنؤ کی نمائشگاہ سے اس کارخانے کو تمغا اور سرٹیفکیٹ بھی ملا ہے - زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں

فہرست عطر موجودہ

عطر حنا فی تولہ ۵/ ۸/ ۱/، ۲/، ۲/ ۱۲/ و ۱۲/ عطر موتیا ۲/، ۸/ - عطر چنبیلی ۱/، ۲/ - عطر مجموعہ ۲/، ۵/ عطر کیوڑہ - ۲/، ۸/ عطر سہاگ ۸/ و ۱۲/ - عطر گلاب بصرہ - فی تولہ ۵/ عطر گلاب ۲/، ۸/ - عطر روح خس - ۱/، عطر خس ۲/، عطر شمامہ - ۱/، ۲/ - عطر مجموعہ ۲/، عطر روح پانڑی ۸/ - عطر سہاگ ۸/

عطر عروس ۲/، عطر فتنہ ۸/ - ۲/ - عطر سہاگ ۲/، عطر مولسری ۲/، عطر اگر ۱/، ۲/ عطر شمامۃ العنبر ۸/ ۱/ - عطر ایجاد بندہ تازہ فی تولہ ۱/ - روغن حنا ۱/ - ۸/ - ۲/ فی سیر - روغن بیلا و چنبیلی و کیوڑا - فی آثار ۸/ ۲/ سفوف خضاب فی آثار ۸/ گولیاں تمباکو خوردنی - فی تولہ - ۸/

المشتہر - کارندہ کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ - چوک -

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے - اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود حال معلوم ہو جائیگا قبل فرمائش نقد روپیہ نے یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ہو سکتی ہے - خط جواب طلب کے لیے ٹکٹ آنا چاہیے -

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع و کام	طول	عرض	نرخ	قیمت
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	۱ گز	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی سنہری گول بوٹہ دار	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل کی نہایت نفیس	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان چکن سادہ ساخت لکھنؤ نہایت باریک	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان چکن صرف بوٹہ دار ہر وضع کے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار وغیرہ کا تیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پائجامہ چکن جز دھری زنانہ و مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قبا چکن [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اوڑھنی چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بیل بوٹہ دار [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ دو پلی [illegible] چکن [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ چکن جدید وضع کے [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً سوزنی [illegible] دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لحاف [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پلنگپوش چادر جالدار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
غلاف [illegible] نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

گولیاں تمباکو خوردنی نہایت عمدہ [illegible] فی روپیہ [illegible] تولہ - محصول ایک تولہ [illegible]

المشتہر محمد [illegible] حافظ محمد یوسف [illegible] کارخانہ چکن لکھنؤ [illegible]

بقیہ نمبر ۲ - سنہ ۱۹۰۶ طرح

دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

جناب بہاری لال صاحب بہار شاگرد جناب حسین علی بسمل صاحب ایگل اودے پور

پہلے وہ آنے کے میرے گھر پر آتے نہیں
پھوٹی قسمت دو گھڑی بھی بخت رسا جاتا رہا

جناب میر لطف علی صاحب تنہا شاگرد جناب داغ و ممتاز تھانوی

کیا بتاؤں میں کسی کو کیا مزا جاتا رہا
عشق میں پہلو سے دل سا آشنا جاتا رہا

آ کے اب کیا پوچھتے ہو کیا ہے تیری آرزو
نزع میں ہوں وقتِ عرضِ مدعا جاتا رہا

تیر کیا کھینچا کہ تن سے روح اپنی کھنچ گئی
اے ستمگر زیست ہی کا سب مزا جاتا رہا

دل بتوں کا ظلم کرتے کرتے پتھر ہو گیا
رحم وہ کرتے نہیں خوفِ خدا جاتا رہا

وصل کی شب پوچھتے ہیں مسکرا کر ناز سے
زود تر بنیا لوٹنا کیوں آپ کا جاتا رہا

جناب سید افضل حسین صاحب ثابت لکھنوی ناظر عدالت دیوانی گونڈہ

خط نکل آنے سے سب حسن آپ کا جاتا رہا
عارضی تھا رنگِ رخ ای خود نما جاتا رہا

خاک میں کیا ڈھونڈھتا ہے یار کیا جاتا رہا
کیا کسی عاشق کا دل ای بیوفا جاتا رہا

غم یہی ہے اب مرینگے ہجر میں بیوت ہم
انتظارِ یار میں وقتِ قضا جاتا رہا

دیکھنا ثابت شفاعت کا سہارا کچھ نہیں
ہاتھ سے گر دامنِ دستِ خدا جاتا رہا

جناب منشی محمد حسین صاحب جلیس محلی شہری مالک بہار سخن شاگرد جناب یاس لکھنوی

آنکھ کے ملتے ہی ہوش اپنا مرا جاتا رہا
کچھ نہ منہ سے کہہ سکا جو دل میں تھا جاتا رہا

میرے گھر اب شوق سے بے پردہ آیا کیجیے
روتے روتے نور میری آنکھ کا جاتا رہا

آپ جب سے لے گئے باقی نہیں وہ مضطرا
چین پایا دل مرا جاتا رہا جاتا رہا

یاد تھی تیری کہ تیرا تیر تھا کوئی تو تھا
رات بھر دل میں مرے آتا رہا جاتا رہا

وہ تڑپ ہی اور نہ وہ غم ہے نہ وہ بیچینیاں
دل گیا کیا دردِ الفت کا مزا جاتا رہا

دل مرا لیکر مکرتے ہو یہ کیسی بات ہے
خوف دل سے اے بتو اللہ کا جاتا رہا

کون اٹھ اٹھ کر جگائیگا مجھے راتونکو رونٔے
تیرے پہلو سے دل درد آشنا جاتا رہا

لیکے دل مٹھی مین کہتے ہین ہمین سے چھیڑکر
سچ بتا پہلو سے تیرے دل ترا جاتا رہا

غیر نے چوما ہے جب سے اُن لبون کو ای حبیب
گالیون کا لطف بوسون کا مزا جاتا رہا

جناب شرف الدین احمد صاحب شرف خلف مولوی عظیم الدین صاحب بہادر سابق ڈپٹی کلکٹر

اب کہان بیتابیان وہ مشغلا جاتا رہا
دل گیا کیا درد الفت کا مزا جاتا رہا

نالہ و فریاد سے ہوتے ہین وہ مجھپر خفا
ہاے جو اک شغل تھا وہ بھی مرا جاتا رہا

دلکو بھی عشق صنم مین ہمسے نفرت ہوگئی
تھا جو اک ہمدرد وہ بھی یا خدا جاتا رہا

بیوفائی دیکھکر اِن خوبرویون کی شرف
دل لگانے کا کسی سے حوصلا جاتا رہا

جناب حکیم محمود صاحب شفا شاگرد جناب رسا ساکن منگلور

وہ تڑپ وہ کاوشین وہ بیقراری اب کہان
دل گیا کیا درد الفت کا مزا جاتا رہا

اپنے سینے سے لگا کر کسنے شوخی سے کہا
درد دل درد جگر اب تو شفا جاتا رہا

جناب رگھوناتھ پرشاد صاحب شاد نائب قانونگو رجسٹرار تحصیل بھونگام

بام پر وقت سحر سوتے جو دیکھا بے نقاب
ماہ کے چہرے کا رنگ اے مہ لقا جاتا رہا

جناب عبدالرحمن صاحب شریف ساکن تنبور ضلع میسور

آپ کے ہمراہ جنت کو چلین گے ہم ضرور
گر خیال کوے جانان ناصحا جاتا رہا

جناب سید ابوالمکارم مقصود علی خان صاحب ہیڈ ماسٹر رینی

تیرے غصے نے دکھایا تیرے رخ پر یہ سمان
ایک رنگ آتا رہا اور دوسرا جاتا رہا

بدگمانی نے فراہم کر رکھے تھے چند وہم
اُسکی صورت دیکھتے ہی سب گلا جاتا رہا

جناب نور احمد خان صاحب عیان شاہجہانپوری از گورکھپور

مین جو اُس کوچے مین روز آتا رہا جاتا رہا
بیٹھکر چلمن مین اُنکا جھانکنا جاتا رہا

وصل مین دونون طرف حسرت بھری سینے رہے
مجھکو ڈر اُنکو حیا سارا مزا جاتا رہا

جناب محمد یحیی علی صاحب عاصی کاکوروی اہلکار منصفی بجنور

ضعف رقت نے کچھ ایسا کھو دیا عاصی مجھے
مدتون تک آپ مین آنا مرا جاتا رہا

جناب کاشی ناتھ صاحب فغان طالبعلم ضلع ہگول للت پور

کیا ہوا کیون رحم میرے حال پر تو نے کیا
کیا ترا انداز ظلم ظالم کا جاتا رہا

مجھے اے دل کیا خفا جو انداز کچھ ہو گیا
ان بتون کے روٹھنے مین کیا ترا جاتا رہا

جناب میر محمد نظیر صاحب مقال شاگرد و خویش جناب جلال لکھنوی

دل کی دل ہی مین رہی سب حوصلا جاتا رہا
ہنس کے اک بات انسنے کی سارا گلا جاتا رہا

عاشقون پر ظلم کرنے کی بھی ہر کچھ انتہا
ان بتون کے دل سے کیا خوف خدا جاتا رہا

کیون نہین آتے وہ عاشق کی عیادت کے لیے
اب تو جینے کا بھی اسکے آسرا جاتا رہا

پوچھتے ہین وصل مین لپٹا کے عاشق کو گلے
کیئے دل مین آپ کے جو درد تھا جاتا رہا

حال ہو گئی ہین جب سے اس سے چار آنکھین ہر یہ
درد سا اک دل مین اٹھا کم ہوا جاتا رہا

لطف کیا جو رہی ہمپر تو اب کرتے نہین
ہمسے کیون یہ آپ کا طرز جفا جاتا رہا

رات کو ساقی تھا مے تھی اور تھا پہلو مین یار
صبح ہوتے ہی وہ صحبت کا مزا جاتا رہا

کوئی بھی ہمدم نہین فرقت مین اپنا اے فلک
ایک دل تھا پاس وہ بھی بیوفا جاتا رہا

عشق کے کوچے مین جیسے پاؤن کھا ہی مقال
بار ہا دل مل گیا ہر بار ہا جاتا رہا

جناب افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی برادر جناب بسمل خیرآبادی

دل سے جب انکی نظر ہو کی جگر کو لے گئی
ایک کو ہمنے بچایا دوسرا جاتا رہا

ہاے سینے سے لپٹ کر وہ کسیکا پوچھنا
کیون تمھارا درد دل اب کم ہوا جاتا رہا

محفل جانان مین جانے کا یہ ہمکو پھل ملا
ہم الگ کھوئے گئے اور دل جدا جاتا رہا

مدتین گذرین تلاش دل مین پھرتا ہون خراب
آپنے اتنا بھی نہ پوچھا تیرا کیا جاتا رہا

کسکی دزدیدہ نظر یارب چرا کر لے گئی
میرے پہلو سے دل مضطر مرا جاتا رہا

بقیہ نمبر اشتہار ۱۴ طرح

ہزارون حسرتون کو لے کے میرا دل نکلتا ہے

جناب بابو بروداپرشاد صاحب بنگالی افسون شاگرد جناب عاشق

نہین کرتا جگہ اس بت کے دل مین دم آہ کی
وہ نالہ مضطرب دل مین جو منہ سے نکلتا ہے

تمھارے ہاتھ مین اگر مدد و جذب ہی ملتے ہین — ہمارے سینہ مین آکر کلیجا کوئی ملتا ہے
سِسکتا ہون تڑپتا ہون نہ جیتا ہون نہ مرتا ہون — نہ وہ تشریف لاتے ہین نہ میرا دم نکلتا ہے
کسی کے عشق مین ایسی جلی ہین ہڈیان میری — اگر میری قبر پر افسون ہوا جھپکتا ہے

جناب محمد اسحٰق صاحب اسحٰق دہلوی شاگرد جناب عزیز دہلوی

یہ حالت ہے ہماری عشق مین کس سے بیان کیجے — کہ جیسے کوئی لیکر ہاتھ مین دل کو مسلتا ہے

جناب حافظ محمد صغر صاحب صغر دہلوی شاگرد جناب عزیز دہلوی

مری جانب سے سمجھائے کوئی انکو تو بہتر ہے — کہ مقصد کس لیے میرا بطرح تیور بدلتا ہے

جناب سید افضل حسین صاحب ثابت لکھنوی ناظر عدالت دیوانی کوٹہ

وہ ظالم جب کبھی شہر خموشان مین نکلتا ہے — ہماری قبر سے دامن اٹھا کے راہ چلتا ہے
کیا قتل انکی آنکھون نے جلایا جنبش لب نے — بھلا اعجاز کے آگے کہین بھی سحر چلتا ہے
ہزارون مہ جبین رو رو کے سر ٹکراتے ہین ہر ہر — جنازہ کس شہید ناز کا گھر سے نکلتا ہے
محل نازی کے بدلے غلغلہ ہے آج زندوین — تماشا دیکھنا زاہد کا عمامہ اچھلتا ہے
چراغ قبر عاشق دیکھکر وہ شمع رو بولا — کسی کا یہ بھی کیا دل ہے کہ یون بیکار جلتا ہے
خدا جانے کوئی ارمان ہے یا تیر کا پیکان — یہ حالت ہے کہ جیسے دل کوئی سینے مین ہلتا ہے
فراق یار مین کچھ فکر ہو سکتی نہین ہمسے — طبیعت کند ہے ثابت قلم رک رک کے چلتا ہے

جناب شیخ رضا عباس صاحب رضا شاگرد جناب عاشق لکھنوی

فراقِ یار مین قابو کسیکا دل پہ چلتا ہے — کلیجا دونون ہاتھون سے سنبھالو کب سنبھلتا ہے
سراپا درد ہون رنجیدہ ہون افسردہ خاطر ہون — ہزارون طرح سے بہلائیے دل کب بہلتا ہے
خدارا اب بھی گر صورت دکھا جاؤ تو آجاؤ — مریض غم کی سانس اُکھڑی ہوئی ہے دم نکلتا ہے
رضا وصفِ قد موزون بر اپنے نظم کرتا ہون — مرا ہر شعر ہے وہ نور کے سانچے مین ڈھلتا ہے

جناب چند کا پرشاد صاحب مشفق محرر متفرقات تحصیل کہاگا

اسی کی رنج میں ہر دو مین اوقات کٹتی ہے — کہ جسکا صحبت دلداری مین دل بہلتا ہے
مجھے ای ہمنشین کسواسطے ہو خوف تنہائی — ہزارون حسرتون کے ساتھ میرا دل نکلتا ہے

جناب رگھوناتھ پرشاد صاحب شاد نائب قانونگوے رجسٹر تحصیل بھونگام

سراپا پھونکیں جبکہ دھواں نکلے نہ کچھ دل سے
ذرا اس ضبط کا جانچے وہی جو روز جلتا ہے

جناب سید ابو المکارم مقصود علیخان صاحب ضیا دہلوی ہیڈ ماسٹر ریی

ہوا ہو ناتواں ایسا جو یہ عاشق نکلتا ہے
سہارے سے کسی کے آہستے دو گام چلتا ہے

کیا ہو محو دیدے شوق نے جسکو کہ وارفتہ
کہیں اس عاشق آشفتہ کا بھی دل بہلتا ہے

جناب منشی عابد حسین صاحب عابد سسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

ترے کوچے سے زندہ کون اے قاتل نکلتا ہے
نکلتا ہے تو ساری عمر بھر کر ہاتھ ملتا ہے

تمہارا درد فرقت جان ہو کر تن میں رہتا ہے
تمہارا داغ الفت دل میں سکہ ہو کے چلتا ہے

عدو کا ذکر پہلے کر کے اُنسے چھیڑیے قصہ
بیان حال دل کا خوب یہ پہلو نکلتا ہے

ہو تیر و خنجر بیداد یا تیر ادا قاتل
جگر میں کوئی پھرتا ہے گلے پر کوئی چلتا ہے

مرا ارمان بھی کینہ ہے تیرا او بت ظالم
نہ یہ دل سے نکلتا ہے نہ وہ دل سے نکلتا ہے

مزہ درد محبت کا بیان کیا کیجئے عابد
کلیجا کوئی دونوں ہاتھ سے رہ رہ کے ملتا ہے

جناب پنڈت راج ناتھ صاحب عاشق بقایا کلرک اگزامنرس آفس اجمیر

نہ میری جان جاتی ہے نہ میرا دل بہلتا ہے
خیال یار آ کر کلیجے کو مسلتا ہے

یہ بعد وصل بوسے پر کسیکا شرم سے کہنا
کبھی حسرت نکلتی ہے کبھی ارمان نکلتا ہے

کبھی پریوں کا جمگھٹ تھا کبھی جو دن کی محفل تھی
مگر اب یاس و حرمان سے ہمارا دل بہلتا ہے

عیادت کو مری آئے تو کس انداز سے بولے
یہ کس پر جان جاتی ہے یہ کس پر دم نکلتا ہے

مبارک میکشو دیکھو گھٹا چھائی ہے گلشن پر
بہار آئی پیو چلکر اب موسم بدلتا ہے

الم ہو رنج ہو یاس و فغاں ہو درد و حسرت ہو
ملیں جب یار ایسے تب ہمارا دل بہلتا ہے

یہ کہتا ہے خدا بخشے ہمارا سچا عاشق تھا
کبھی بھولے سے مرقد پر جو میرے آ نکلتا ہے

گلی میں جسکی ہوتے ہیں ہزاروں خون اے عاشق
اسی بیرحم قاتل پر تمہارا دم نکلتا ہے

جناب منشی محمد فیروز شاہ خان صاحب فیروز رامپوری شاگرد جناب داغ دہلوی

ہماری جان جاتی ہے جو چتون اسکی پھرتی ہے
ہمارا دم نکلتا ہے جو وہ تیور بدلتا ہے

انھیں بھی فکر ہی میری کبھی فرصت نہیں ہوتی
کبھی تلوار بنتی ہی کبھی خنجر سنبھلتا ہے

تم ای فیروز نخل آرزو کو کاٹ دو جڑ سے
نہ آئیں پھول آتے ہیں نہ یہ کمبخت پھلتا ہے

جناب محمد کرم الدین صاحب عشرت مدرس مڈل سکول چارسدہ شاگرد جناب آسی لکھنوی

مرا دل جب تڑپ کر سامنے آنکے مچلتا ہے
تو غصے سے ستمگر پھر اُسے تلووں سے ملتا ہے

ستمگر کھینچتا ہی جب لگا کر تیر پہلو سے
لپٹ کر ساتھ پیکان کے ہمارا دل نکلتا ہے

کسی طفل حسین کو دیکھتا ہی جب دل شیدا
تو ای عشرت یہ ناداں سینے میں یون مچلتا ہے

جناب مولوی میر قربان علی صاحب قربان ملازم ریاست رامپور متھرا

جو کوئی بھولی بھالی شکل والا آنکلتا ہے
دل ناداں کو پھر دیکھیے کوئی کیسا مچلتا ہے

کبھی خالی نہیں رہتی مری مہمانسرائے دل
الم ہو یا قلق کوئی نہ کوئی آنکلتا ہے

ترے کوچے میں ان دونوں پہ میرا بس نہیں چلتا
طبیعت کو اگر میں روکتا ہوں دل مچلتا ہے

جناب سعد الدین احمد صاحب محو جلیسری شاگرد جناب داغ دہلوی مدرس تحصیلی سکول کلینہ پور

دکھاؤں حال دل اپنا تمھیں کیا میں کہ کیونکر ہے
گھڑی بھر میں بگڑتا ہی گھڑی بھر میں سنبھلتا ہے

ترے بیمار غم کا حال تو قابو میں ہی تیرے
بگاڑے سے بگڑتا ہی سنبھالے سے سنبھلتا ہے

مرا افسانۂ غم سن کے وہ فرماتے ہیں مجھسے
کہے جاؤ اسی کو اس سے اپنا دل بہلتا ہے

جناب ولیم بردیٹ صاحب ولیم از فیروز پور

کہیں یہ درد الفت بھی سنبھالے سے سنبھلتا ہی
یہ وہ آزار ہی جو جان ہی لیکر نکلتا ہے

انھیں تو غیر کی محفل کو روشن کرنے سے مطلب
نہیں پروا دل عاشق جو مثل شمع جلتا ہے

تماشا دیکھنے کا یار کو ارمان تھا از حد
ذرا کہدے کوئی اس سے کہ میرا دم نکلتا ہے

جناب دلیپ سنگھ صاحب ہوش ساکن قصبہ تھانہ بھون

کہاں تک رنجشیں رکھو گے اپنے جاں نثاروں سے
خدا کے واسطے آؤ کہ اب تو دم نکلتا ہے

بتادے ای دل وحشی کہ تیرا کیا ارادہ ہے
مکان یار کو چلتا ہی یا صحرا کو چلتا ہے

حیا

شب فرقت ہوئی آخر ہمارا دم نکلتا ہے
نہ تم رونے سے رکتے ہو نہ غم نالے سے تھمتا ہے

اٹھی غیرو وہ آمادہ مشقِ ستم کیون ہین / کبھی شمشیر تھمتی ہی کبھی خنجر سنبھلتا ہے
ذرا دیکھین تو احوال آپ اپنے مبتلاؤن کا / کوئی بے موت مرتا ہی کوئی بے آگ جلتا ہے
کوئی تصویرِ یوسف دیکھ لیتا ہی شبیہ اُن کی / کوئی مُہرِ سلیمانی سے وان چھلا بدلتا ہے
جگر کو دل کو پھونکا ہی کسی کے سوزِ فرقت نے / جلن سینے مین رہتی ہی دھوان منہ سی نکلتا ہے
ہجوم کیا ہی کسی تربت پہ اک ٹھوکر لگانے مین / تمھارا نام ہوتا ہی کسی کا کام چلتا ہے
حیا ہم کوے جانان سے پرانہ گذرتے ہین / قدم اپنے بہکتے ہین نہ رنگ اپنا بدلتا ہے

بقیہ نمبر ۱۲ سنہ ۱ ء طرح

کم مرے جان ذرا دردِ جگر ہونے دو

جناب منشی خوشی لال صاحب خوش شاگرد جناب زخمی کاکوری مہتمم نالۂ زخمی

ڈھونڈھکر باندھون گا مین یہ نظر کسکو / رگِ گل سے ہی جو باریک کمر ہونے دو
پھر دیا دون گا مین حالِ دلِ مضطر ٹھہرو / کم تو اے جان ذرا دردِ جگر ہونے دو

جناب راج بہادر صاحب زخمی کاکوروی مہتمم نالۂ زخمی شاگرد جناب تاج سرہالی

دوڑتے آئین گے وہ آپ ہمارے گھر مین / نالہ و آہ مین پیدا تو اثر ہونے دو
آنکھ قاتل سے لڑاتا ہون مین پروا کیا ہی / دل و جان کو ہدفِ تیرِ نظر ہونے دو
دلِ بیتاب کی ہم عرض کرین گے روداد / متوجہ تو ذرا اُن کو ادھر ہونے دو
دوستو دفن مین کسواسطے یہ عجلت ہے / میرے مرنے کی انھین بھی تو خبر ہونے دو
تو دکھا تیرِ جفا خیر ہون میرے ہوتے / مین ہون جانباز مجھے سینہ سپر ہونے دو

جناب محمد آغا مرزا صاحب شاغل دہلوی برادر جناب داغ دہلوی

کچھ تو اے چارہ گرو اسکو خبر ہونے دو / دردِ دل ہونے دو یا دردِ جگر ہونے دو
منہ شبِ وصل مین زلفون سے چھپاؤ اچھا / ہم بھی راضی ہین بلا سے نہ سحر ہونے دو
قرض لے لین گے کسی سحر نگہ سے ہم بھی / گم ہوا ہے جو زمانے سے اثر ہونے دو
حسن کا عشق سے پردہ کہین ہو سکتا ہی / نگہِ شوق کا دیکھون نہ گذر ہونے دو
حجلہ کہتی ہی ابھی رات بہت باقی ہی / شوق کہتا ہی ابھی ورنہ سحر ہونے دو

التجا تم سے یہ تشاغل کی ہوا ای شاہ امم — اب کسیکا نہ مجھے دست نگر ہونے دو

جناب مولوی شفاعت حسین صاحب شتاب ساکن ضلع گیا شاگرد جناب الفت چھپروی

ہم بھی ہو جائین گے یوسف کے خریدار زمین — کاروان کا سر بازار گزر ہونے دو

جناب کریم الدین صاحب عشرت مدرس مڈل سکول جاریسنڈ شاگرد جناب یاس لکھنوی

اُٹھ گئے پہلو سے تم اکدم مین چھپے جا تا کچھ — کم مری جان ذرا دردِ جگر ہونے دو
یار کے تیر نگہ سے نہ بچا تو عشرت — خوب گھائل ابھی سینے مین جگر ہونے دو

۲
جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال خلف اصدق جناب جلال لکھنوی

دل یہ کہتا ہی کہ کچھ شور نہ شر ہونے دو — مجھکو کہتی ہی محبت کا اثر ہونے دو
پھیرتے دل جو وہ سیدھا نہوا آہ و فغان — ظاہر اپنا کوئی الٹا ہی اثر ہونے دو
حسرتین کہتی ہین ہم دل سے نکل جائینگے — چند دن اور یہین رہ کے بسر ہونے دو
دل یہ کہتا ہی نہو صبح شب ہجر سے یاس — اسی امید مین اس شب کو بسر ہونے دو
مجھسے کہتا ہی مرا دست تمنا شب وصل — اُسکو سونے دو نہین کچھ نہ خبر ہونے دو
خود چلے آوگے اک روز کلیجا تھامے — کسی کمبخت کی آہون مین اثر ہونے دو
اُٹھنے دیتے نہین وہ نعش مری کہتے ہین — ماتم اسکا ابھی دو چار پہر ہونے دو
دل کے دینے مین ہی کچھ نفع تو دو اسکو کمال — جان اسکا ہی مین جو ہوتا ہی ضرر ہونے دو

جناب مہراج گنگا بشن صاحب موج شاگرد جناب طاہر

اُنھین میری ہی تو ہوتا ہی ضرر ہونے دو — مہندی ہاتھون مین ملو خون جگر ہونے دو
ہجر مین نالہ و فریاد کرو حضرت دل — ہفت افلاک جو ہون جو زیر و زبر ہونے دو
خود بخود آوگے ای جان ہمارے گھر مین — کشش آہ مین پیدا تو اثر ہونے دو

جناب محمد فصیح اللہ صاحب نیر بنارسی شاگرد جناب فائز بنارسی

مجکو مقتل مین ذرا سینہ سپر ہونے دو — ہمدمو معرکہ عشق کو سر ہونے دو
ایک فقرے مین تو دشمن کو نکلوا دونگا — اُنکی محفل مین ذرا میرا گزر ہونے دو
خود جگر تھامے ہوئے آئینگے وہ ای نیر — میرے مرنے کی ذرا انکو خبر ہونے دو

چیتا

ابھی چیتا بار ہے گرد وش پہ سہن ہونے دو
اوس کا خنجر تو ذرا زیب کمر ہونے دو

عشق کچھ عیب ہے الفت مین جو [illegible]
مشتہر تم مری وحشت کی خبر ہونے دو

چیخنے دو مجھے نالے مرے سننے دو انھین
کام کچھ میرا ابھی مرغان سحر ہونے دو

مجھے چیٹو مجھے رو رو مرا مردہ دیکھو
ناشتہ اب اور کو تم اپنا اگر ہونے دو

اپنے بسمل کے تڑپنے سے نہ گھبراؤ تم
یہ تماشا ابھی دو چار پہر ہونے دو

بقیہ نمبر ۱ اشتہار طرح

ستم آنکے اٹھاؤن مین کہانتک

جناب فصیح الزمان صاحب اختر ساکن بچھرایون شاگرد جناب شمیم امروہوی

تمہین فرماؤ اچھا ہون مین خاموش
ستم کی حد بھی ہے آخر کہان تک

جناب فیروز شاہ خان صاحب فیروز رامپوری شاگرد جناب داغ دہلوی

نہ آنے پائے راز دل زبان تک
چھپا رہ چھپ سکے تمسے جہان تک

ہوا بگڑی ہے کچھ ایسی چمن کی
خفا ہے ہمسے ابتو باغبان تک

تڑپتے لوٹتے مرتے ہوے ہم
چلے آئے تمھارے آستان تک

کچھ آخر رنج کی ہے انتہا بھی
کہان تک اے دل غمگین کہان تک

نہ مانگین گے دعاے مرگ بھی ہم
کہ ابتو تھک گئی اپنی زبان تک

مریض غم کو ایسی چپ لگی ہے
نہین کرتا وہ اب آہ و فغان تک

ستائین گے وہ مجھسے کہہ رہے ہین
ستایا جائیگا ہمسے جہان تک

کہون مین حال دل کیا اسسے فیروز
نہ نکلے منہ سے جس ظالم کے ہان تک

بقیہ نمبر ۱ اشتہار طرح

ہمارے حال کی کچھ آپ کو خبر بھی ہے

جناب مولوی حبیب الحق صاحب حبیب شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

صدمے دیکھا پریشان وہ نظر بھی ہے
ہماری طرح سراسیمہ ادھر بھی ہے

ہزار بار تڑپنے کی داد ہم چاہیں
تمھاری آنکھ میں انصاف کی نظر بھی ہے

فراقِ یار میں اکثر فلک سے کہتا ہوں
ہماری شامِ شبِ ہجر کی سحر بھی ہے

غریب توڑ رہا ہے دم اپنا بستر پہ
مریضِ عشق کی اپنے تجھے خبر بھی ہے

کبھی ہے پیار کبھی قہر کی نگاہ حبیب
مزاجِ یار میں کچھ خیر بھی ہے شر بھی ہے

جناب منشی سید ولایت احمد صاحب شمیمؔ ساکن کبیر نگر کلوا شاگرد جناب امیرؔ لکھنوی

شرابِ عشق میں لذت بھی ہے اثر بھی ہے
خلاف کہتے ہیں واعظ انھیں خبر بھی ہے

ہمیشہ رنج میں دیتے ہیں ساتھ دوست کا دوست
جو بیقرار ہے دل مضطرب جگر بھی ہے

شبِ وصال میں کس طرح ہاتھ آئے مجھے
دہن کی طرح سے معدوم وہ کمر بھی ہے

کہا جو میں نے تم آؤ گے کب مرے گھر پہ
کہا کہیں ترا خانہ خراب گھر بھی ہے

نہ سیر لالہ و گل کرتے اسقدر راتو
کسی کے داغِ جگر کی تمھیں خبر بھی ہے

اٹھا کے ہاتھ دعا مانگیے خدا کیلیے
دعا کے شوق میں بیتاب با اثر بھی ہے

یہ عذرِ وصل یہ کہنا کسی کا ہائے شمیم
کہ دشمنوں کو مرے تپ ہے درد سر بھی ہے

جناب مولوی عزیز الدین صاحب صادق بدایونی شاگرد جناب عاصم مرحوم مصنف بحرِ موج

نہ پوچھو حال شبِ ہجر و صبحِ فرقت کا
غضب کی رات تو آفت کی یہ سحر بھی ہے

دیا ہے یار نے شاید جوابِ صاف اسکو
جو میری طرح خجل میرا نامہ بر بھی ہے

دکھا دو جلوۂ رخسار اپنا صادق کو
وہ کوئی دم کا ہے مہمان تمھیں خبر بھی ہے

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی برادر خرد جناب بسملؔ

جگر میں درد بھی ہے اور چشم تر بھی ہے
جو رنگِ عشق ادھر ہے وہی ادھر بھی ہے

جفا تو کرتے ہو لیکن تمھیں خبر بھی ہے
کہ میری آہ میں تھوڑا بہت اثر بھی ہے

شبِ وصال غضب تھا گجر کا جلد
اور اسکے بعد یہ کہنا کہ درد سر بھی ہے

شبِ فراق کے آنے سا غم نہ کر مضطر
یہ سوچ لے کہ ہر اک شام کی سحر بھی ہے

بقیہ نمبر ۹ حصہ ۱۲ طرح

وہ ناز سے ٹھکرائیں گے تربت ہو کیگی

جناب محمد حمید الدین خانصاحب حمید سکن جاوندہ شاگرد جناب ہوش بلوی ریاست آباد

کیون بات ہو وہ جسمین شکایت ہو سکیگی
اچھا جو نہ قابو مین طبیعت ہو سکیگی

دل میرا جھکرا سے پامال نہ کیجیے
ایسین نہ کہین چاندسی صورت ہو سکیگی

جناب محمد خادم حسین صاحب خادم شاہجہانپوری ہیڈ محرر پولیس میرٹھ

سب ترک محبت کرین اس تیغ سے ناصح
پر آپ کی سی عقل بھی حضرت ہو سکیگی

خادم ہی پہ کچھ حصر نہین انکے ستم کا
وہ نازسے ٹھکرائین گے تربت ہو سکیگی

جناب محمد آغا مرزا صاحب شاغل برادر جناب داغ دہلوی

اس دل کو مجھے معلوم مصیبت ہو سکیگی
مہجور رہو تو بھی شب فرقت ہو سکیگی

ہین موسی عمران نہ مرا خانۂ دل طور
کیا مانع دیدار شرارت ہو سکیگی

پامال کرے کوئی نشان کوئی مٹا دے
کیا خاک پھر اس کوچے مین تربت ہو سکیگی

ہین کوچۂ دشمن مین ہون اور وہ مرے گھر آئے
گردش مین نہ یون خوبی قسمت ہو سکیگی

ہر نالۂ دل یان بھی ہے ہنگامۂ محشر
ایک ایک ادا لاکھ قیامت ہو سکیگی

بند آنکھ کیجیے اے مسیحا ذرا فاتحہ پڑھنا
جو بس سے جھائی ہوئی تربت ہو سکیگی

دل لے چکے اب جان کے خواہان وہ ہوئے ہین
اچھی کبھی لے کوئی امانت ہو سکیگی

وان فتنہ خرامی کی ہوا کرتی ہے کثرت
موقع ہے کہ جوش گرد قیامت ہو سکیگی

واعظ تری حورون کے ابھی ہم ہین خریدار
کچھ ملتی ملاتی تو شباہت ہو سکیگی

جب مجھسے سوا کوئی گنہگار نہ ٹھہرے
کیونکر مرے ہوتے تری رحمت ہو سکیگی

کچھ اندر تون شاغل ترے انداز ہین ایسے
آئی ہوئی جیسے کہ طبیعت ہو سکیگی

جناب لچھونا تھہ پرشاد صاحب شاد نائب قانونگوے رجسٹر تحصیل محمود نگر

سب رنج و الم ہون پہ نہ الفت ہو سکیگی
مائل نہ حسینون پہ طبیعت ہو سکیگی

جناب محمد حسن صاحب عجیب گورکھپوری

یارب نہ کسی شخص کو الفت ہو سکیگی
مائل نہ کسی بت پہ طبیعت ہو سکیگی

ہم دوست زمانے مین نہ مجھسا کوئی ہوگا
رو دیتا ہون مین غش کے مصیبت ہو سکیگی

مرتا تو ہون مین جاتے ہین عمر وہ کہے وہ ملنے
بیمار رہے کون عیادت ہو سکیگی

وہ جل نہین اپنا کہ رکھے بغض کسی سے
وہ منہ نہین اپنا کہ شکایت ہو سکیگی

میرا فسانہ غم خوش نہین آتا	سن لین گے جب شوق حکایت ہو سکیگی

جناب محمد عبد الغنی خان صاحب غنی مرزا پوری مقیم رانچی

ٹھکراتے ہین وہ ناز سے تربت ہو سکیگی	شاید یہ دم نزع وصیت ہو سکیگی
جب آئینۂ دل مین کدورت ہو سکیگی	کیا پیش نظر چاند سی صورت ہو سکیگی
ستمگر کہ جور و جفا ہنس کے وہ کرتے	کیا کیجیے ایسی ہی جو عادت ہو سکیگی
قابو دل نادان پہ جو پاؤن مین ذرا بھی	الفت ہو سکیگی نہ عداوت ہو سکیگی
آلودہ ہے خون دل مجروح سے دامن	یارب نہ سر حشر ندامت ہو سکیگی

جناب سید احمد حسین صاحب منظور لاہر پوری شاگرد و برادر جناب حکیم خیرآبادی

آنکھون مین اگر چاند سی صورت ہو سکیگی	تاریک ایسی شب فرقت ہو سکیگی
کہتا ہون مین تم شوق سے آؤ مرے دل مین	کہتے ہین کہ اسمین نہ محبت ہو سکیگی
کہتا ہے سر گور غریبان کوئی آکر	ہم پاؤن سے ٹھکرائین گے تربت ہو سکیگی
صحت مرض غم سے ابھی ہو اسے حاصل	بیمار پہ گر چشم عنایت ہو سکیگی
پامال ستم کرتے ہین وہ دل ہو سکیگا	مٹی مین ملا دیتے ہین حسرت ہو سکیگی
کچھ چھیڑ شب وصل ہے شوخی و حیا مین	ایسے مین طرفدار نزاکت ہو سکیگی
کیون آئینے کو ناز سے وہ دیکھ رہے ہین	منظور نہان اسمین نہ صورت ہو سکیگی

جناب مہراج گنگا بشن صاحب موج شاگرد جناب طاہر

کیا غم ہے پس مرگ جو ذلت ہو سکیگی	وہ ناز سے ٹھکرائینگے تربت ہو سکیگی
جس طرح سے مفتون دل بیتاب ہمارا	دشمن کو بھی اس طرح نہ الفت ہو سکیگی
وہ فاتحہ پڑھنے کو جو آئین تو کرے شکر	خاموش نہ بیٹھے سے تربت ہو سکیگی
جس طرح لٹا بیٹھے ہین ہم نقد دل و جان	یون مفت مین برباد نہ دولت ہو سکیگی
اے موج یہ خالق سے دعا ہے یہی ہر دم	تا زیست مرے دل کو نہ الفت ہو سکیگی

بقیہ نمبرہ شہ ۱ طرح

کوئی پرسان نہین مرے دل کا

جناب محمد احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

دود جو سمجھو نہ شمعِ محفل کا — یہ دھوان ہے جلے ہوئے دل کا
کیون مرکا اٹھ کے ہاتھ قاتل کا — خون ہوتا ہے حسرتِ دل کا
جمع ہین دل مین سیکڑون شوق — آئینے مین ہے رنگ محفل کا
جسکو کہتے ہین چلبلا جوبن — وہ اک ارمان ہے مرے دل کا
خاک اتنی اڑا نہ اے مجنون — یہ بھی پردہ بنے نہ محمل کا
منہ سے انکے لگا دے ای ساقی — وہی ساغر جو ہے مری گِل کا
تیرے ہنسنے مین وصل کے پہلو — میری باتون مین مدعا دل کا
حشر مین کسکی مین کرون فریاد — گر نہین یاد نام قاتل کا
ضعف نے عشق مین تھکا مارا — اک قدم ہے ہزار منزل کا
داغِ فرقت اٹھ کے ای احسان — آبلہ بن گیا مرے دل کا

جناب مرزا علی محمد صاحب آرم لکھنوی شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

ہنسکے اک بات کی جو انسے کبھی — بڑھ گیا اور حوصلہ دل کا
نارسا بخت آسمان دشمن — خاک نکلے گا مدعا دل کا
بیخبر بن کے پوچھتے ہین وہ — آج کیا حال ہے ترے دل کا
رکھدیا کسنے ہاتھ سینے پر — درد کم ہوگیا مرے دل کا
کوٹھے پر سے وہ پوچھتے ہین مزاج — عرش پر اب دماغ ہے دل کا
ہم جھکے پڑتے ہین جو پیری مین — راستہ ڈھونڈھتے ہین منزل کا
روبرو اُن کے روئے انور کے — زرد ہے رنگ شمعِ محفل کا
طائر دل کی آرزو ہے یہی — ہو نشانہ خدنگِ قاتل کا
اے آرم پوچھے پتا تو بھی — رفتگان عدم سے منزل کا

جناب حکیم محمد مہدی صاحب اختر لکھنوی از عظیم آباد

رک گیا ہاتھ چل کے قاتل کا — حوصلہ دل مین رہ گیا دل کا

قتل کرتا ہی پیشِ داورِ حشر
دیکھنا شرم سے وہ قاتل کا

تیرِ قاتل نہ تھی یہ تجھسے امید
ہائے تو بھی تو ہوگیا دل کا

دل کا پہلو بچا کے او ناوک
یہ ٹھکانا ہے یادِ قاتل کا

آرزو نے مری کیا مجھے قتل
نام بدنام کیوں ہے قاتل کا

تم جو بے چین ہوکے اٹھ بیٹھے
ہے اثر میرے نالۂ دل کا

جان سو بار دوں جو وہ خوش ہوں
کام کیا ہے اثر یہ مشکل کا

جناب میر سرفراز علی صاحب ایجادؔ دڑودلوی

تھا تصور جو تیغِ قاتل کا
خون پہلو میں ہوگیا دل کا

ساتھ چھوڑا نہ تا بمرگ کبھی
درد ہمدم رہا مرے دل کا

ہو جو منظور زینتِ عارض
دیکھیے آئینہ مرے دل کا

اک بتِ سنگدل سے عشق ہوا
اب خدا ہی ہے شیشۂ دل کا

تمنے پوچھا کبھی نہ بھولے سے
درد کیسا ہے اب ترے دل کا

کس سے سیکھا ہی تونے اے ظالم
عہد کی طرح توڑنا دل کا

گر وہ آرامِ جان نہ آئے گا
درد پہلو نہ چھوڑے گا دل کا

کسی پہلو نہیں سکون ایجادؔ
ہو برا بیقراریِ دل کا

جناب مجید الدین صاحب اشہرؔ ولد حافظ محمد وحید الدین صاحب از اجمیر

قیس کے حال پر ترحم کر
پردہ لیلی الٹ دے محمل کا

کھینچنا آہِ سرد اے قاصد
حال پوچھیں جو وہ مرے دل کا

جناب حاجی محمد امیر حسن صاحب امیرؔ شاگرد جناب باقی سکندرآبادی

ضعف سے اب یہ حال ہے دل کا
سانس لینا ہے کام مشکل کا

آتشِ ہجر پھونکے دیتی ہے
کوئی پرسان نہیں مرے دل کا

جناب عنایت حسین خانصاحب انورؔ شاگرد جناب نسیم مجتبوی ناظم ریاست [illegible]

ہے عجب جنگ تیری محفل کا
کوئی پرسان نہیں مرے دل کا

کبھی وہ بت نہ آیا وعدے پر — کبھی نکلا نہ حوصلہ دل کا

جناب منشی عبدالغفار صاحب اختر چاندپوری مقیم رتلام

شعرگوئی بھی اک عجب شے ہے — ہے مزیدار مشغلہ دل کا

جناب محمد کریم بخش صاحب انجم گورکھپوری شاگرد جناب وفور گورکھپوری

جان و دل سے میں ہو گیا شیدا — دیکھکر جوبن اپنے قاتل کا

جناب محمد عبدالرحمن صاحب بقا غازیپوری شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

کون رہبر ہو کوچۂ قاتل کا — کچھ پتا ہی نہیں مرے دل کا

تم سنوگے تو جھیپ جاؤگے — پوچھتے کیا ہو مدعا دل کا

وصل کی رات جسکو سمجھے تھے — ایک پرتو تھی آپ کے تل کا

ایسی حسرت سے روئے ہم دم قتل — جی بھر آیا ہمارے قاتل کا

اپنے دل ہی میں دیکھ لے مجنوں — حسن پردہ نشین محمل کا

خلد کو جب بتاتا ہوں اے واعظ — ایک نقشہ ہے ان کی محفل کا

جل بجھا کس ہنسی خوشی سے بقا — تھا چراغ ایک گل کی محفل کا

جناب پنڈت جمنا پرشاد صاحب نجم شاگرد جناب انور ملازم ریاست بھوپال

چٹکیاں لے کے دست رنگین سے — خون کرتا ہے کیوں مرے دل کا

حضرت ریاض

خوب دیکھا تو داغ تھا دل کا — بجھ گیا جو چراغ محفل کا

خون بسمل کی شوخیاں دیکھو — جاکے دامن رنگا ہے قاتل کا

ذرہ ذرہ ہماری تربت کا — تمکو دے جائے گا فرا دل کا

اثر اضطراب قیس نہ پوچھ — پردہ اٹھ اٹھ گیا ہے محمل کا

نہ وہ تربت نہ پھول تربت کے — نہ وہ جھرمٹ رہا عنادل کا

دیکھیے گا سنبھل کے آئینہ — سامنا آج ہے مقابل کا

کچھ عجب رسم و راہ رکھتے تھے — نہ کھلا حال دیدہ و دل کا

تھک کے بیٹھے جو ہم یہ چین ملا — کہ نہ پوچھا نشان منزل کا

حشر میں ہیں ریاضؔ بھی ہو جو / جینے دینگے نہ رنگ محفل کا

جناب سید فیاض احمد صاحب رازؔ برادر حضرت ریاضؔ شاگرد جناب امیرؔ لکھنوی

مشغلہ بسمل ہے حال قاتل کا / ہے وہ بسمل نگاہِ بسمل کا
تم جو آئے جگر میں ٹیس اٹھی / درد بھی اٹھ کھڑا ہوا دل کا
ہر جنسِ دل اسلیئے وہ سیتے ہیں / تاکہ نکلے نہ مدعا دل کا
دلِ عاشق میں ناز سے آ کر / لطف خلوت میں آئے محفل کا
سخت جانی تھی یہ کہ مان گئی / تیغ لوہا تھا رے بسمل کا
تیرے دل سے کبھی نہ نکلونگا / راز پنہاں ہوں میں ترے دل کا

جناب محمد عبدالکریم صاحب رحمتؔ خلف حاجی محمد امیر حسن صاحب سہارنپوری

رخ سے الٹی جو آپنے شب کو نقاب / اڑ گیا رنگ شمع محفل کا
اشک قاتل کے بھی نکل آئے / دیکھکر اضطراب بسمل کا

جناب محمد حیات بخش صاحب رساؔ محرر چونگی شکوہ آباد شاگرد جناب داغؔ دہلوی

ہاتھ اوچھا پڑا جو قاتل کا / دل میں ارمان رہ گیا دل کا
کسلیئے آپ خون کرتے ہیں / میرے حسرت بھرے ہوئے دل کا
سخت جانی سے سخت نادم ہوں / تھک گیا ہاتھ میرے قاتل کا
وہ چلے آئے جو نہ آتے تھے / میں تو قائل ہوں جذبۂ دل کا
اے رساؔ اسقدر ہے کیوں خاموش / راز کھلتا نہیں ترے دل کا

جناب مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشادؔ لکھنوی

نہ جگر کا پتا نہ ہے دل کا / میں کھلونا بنا ہوں کس کل کا
کوئی ساتھی نہیں ہے مشکل کا / حوصلہ پست ہے مرے دل کا
کیوں یہ پروانوں نے کیا جرأت / دم نہ گھٹ جائے شمعِ محفل کا
قیس کا دل نہ توڑ اے لیلی / آسمیں عالم ہے تیرے محمل کا
گرم و سردِ زمانہ جھیل کے بھی / ایک ہی ڈھنگ ہے مرے دل کا

تیرے تلوے سے بھی نہیں نسبت — حُسن دیکھا ہے ماہ کامل کا
سو زبانوں سے کہتی ہے سوسن — ہر خموشی جواب جاہل کا
تو اگر سرو ہے تو میں شمشاد — جوڑ اچھا ملا مقابل کا

جناب صاحبزادہ محمد مشرف یار خان صاحب مشرف گلشن آبادی ازجاورہ

ہنس کے منہ پھیر نا وہ قاتل کا — دیکھ کر شوقِ قتل بسمل کا
آئینہ دیکھ کر وہ کہتے ہین — دوسرا ہے مرے مقابل کا
خود چھپا کر وہ پوچھنے بیٹھے — کچھ پتا بھی ملا ترے دل کا
مجھے ہمدم کہا نہیں جاتا — شبِ فرقت جو حال تھا دل کا
آگیا اب تو یہ حسینون مین — اے شرف اب پتا کہان دل کا

جناب علی حسین صاحب صبر شاگرد جناب یاس لکھنوی از للت پور

اس سے اچھا تھا وار قاتل کا — تھا تڑپنا پسند بسمل کا
بوجھ آتا رہے کاٹ کر مرا سر — مجھپر احسان ہے یہ قاتل کا
شاید آئی ہے آج فصل بہار — بامین شور ہے عنادل کا
چشمِ قاتل مین بھی بھر آئے اشک — جب سنا دل سے ماجرا دل کا
ایک کو ایک پوچھتا نہین وان — ہے عجب رنگ اسکی محفل کا
ہائے اس بیکسی کا کیا کہنا — کوئی پرسان نہین مرے دل کا
ہم نہ کہتے تھے پہلے تجھ سے صبر — کہ نہ سننا کبھی کہا دل کا

جناب نواب محمد سجاد علیخان صاحب ضبط لکھنوی

خون ہلکا بہت ہے قاتل کا — وہ تڑپنا نہ دیکھے بسمل کا
آن کا پیغام غیر کو مین دیا — کیا بُرا ہے معاملہ دل کا
جو طرحدار دیکھا لوٹ گئے — اچھا شیوا ہے حضرتِ دل کا
اپنے دل کو کسی پہ آنے دو — حال پھر پوچھنا مرے دل کا
حال رونے کا کچھ نہ ہمدم پوچھ — شکوہ گر ہے تو سوزشِ دل کا

دو گھڑی آکے دل کو بہلاؤ — وہ تماشا دیدنی ہے بسمل کا
ضبط کا اب خدا ہی حافظ ہے — رنگ بیٹھا ہے حضرت دل کا

جناب سید پت پراج ناتھ صاحب عاشق عرف کیول نقا با کلرک ایگزامنر آفس اجمیر

دل میں ارمان رہا مرے دل کا — ہاتھ او چھا پڑا ہے قاتل کا
وہ چلے آئے آج گھر میں مرے — کیا اثر ہے یہ جذبۂ دل کا
کیوں کسی سے لگائے اپنا دل — کیوں کسی سے کیے گلا دل کا
کیوں کسی سے کہوں لگی دل کی — کیوں کسی سے سنوں گلا دل کا
کوئی خواہاں نہیں جگر کا مرے — کوئی پرساں نہیں مرے دل کا
خوبرویوں کو آئینہ دیکھیں گے — ہے جو پہلو میں آئینہ دل کا
کوچۂ عشق میں حسین عاشق — لوٹ لیتے ہیں قافلہ دل کا

جناب محمد سمیع صاحب عاقل غازیپوری شاگرد جناب بقا غازیپوری

ہے ہوا خواہ اپنے قاتل کا — کچھ عجب حال ہے مرے دل کا
پھر بہار آئی اے جنون شاید — شور ہے باغ میں عنا دل کا
لطف دیدار دیر تک پایا — ہاتھ او چھا پڑا جو قاتل کا
چاک دامن ہے باغ میں ہر گل — رنگ لایا ہے غم عنا دل کا

جناب سید معشوق احمد صاحب عاشق شاگرد و خلف جناب شمیم

ہوں وہ بسمل کہ کھا کے تیغ کا وار — پوچھتا ہوں مزاج قاتل کا
ناز قاتل کا دے گیا ہے فریب — ہائے انداز تیرے بسمل کا
وہ نہیں تو خیال ہے ان کا — ان سے خالی نہیں مکان دل کا

جناب فدا حسین صاحب فدا از خیرآباد

تم نہ عیادت میں اے فدا آنا — ہے برا طور آپکی محفل کا

جناب فیاض خان صاحب فیاض امروہوی شاگرد جناب شاعر امروہوی

قتل کرکے چلے گئے مجھکو — رقص دیکھا نہ اپنے بسمل کا

قتل کر کے کیا پامال | بہتر کچھ نکلا حوصلہ دل کا

جناب شیخ احمد علی صاحب کامل شاگرد جناب نثار بنارسی

دیکھ لو سوز شمع محفل کا | بس یہی حال ہے مرے دل کا
نہیں جاتا خیال قاتل کا | یہ بھی ارمان ہو گیا دل کا
دل کو تھامے ہوئے مرے آئے | دیکھکر ڈھنگ ان کی محفل کا
چھیڑ کرنے لگی جبیں کی شکن | درد جب تھم گیا مرے دل کا
جی نہیں لگتا بزم جاناں میں | کچھ ٹھکانا ہے وحشت دل کا
چاہیے غیر کی عیادت کو | حال مجھ سے نہ پوچھیے دل کا
دیکھ لیلیٰ وہ قیس آتا ہے | پردہ جلدی گرا دے محمل کا
اسکے جینے کی کچھ امید نہیں | حال کیا پوچھتے ہو کامل کا

جناب محمد عبد الغفور صاحب مضطر شاگرد جناب بقا غازیپوری

جب سے ہو گر یہ یاد قاتل کا | دل میں جا کر ہو مرغ بسمل کا
ہونیوالی ہے دل میں کیا تیرے | جان نکل جائے حوصلہ دل کا
دل جلے بات کر نہیں سکتے | کیا کہے شمع حال محفل کا
صدمۂ عشق دیکھ کے مضطر | ہو گیا تنگ حوصلہ دل کا

جناب ظہیر علی بیگ صاحب منظور اسمغرآباد شاگرد جناب ...

یہی بستی ہے ... حسرت | دل میں ارمان دیکھ کر دل کا
ہوش منظور کیوں نہ ... میں | عشق ہے کس پری تمثال کا

جناب عبد المجید صاحب مجید جلیم پوری شاگرد جناب نواب ...

کس سے ... آنکھ لڑائے | کون ہے آپ کے مقابل کا
جب سوا ہوں ... دستگیر | آ ... ڈھنگ ... قاتل کا

جناب حکیم علی بخش صاحب معصوم ... شاگرد جناب ...

تیغ ابرو کا تیری کشتہ ہوں | حال دیکھا کئے ہیں بسمل کا

جناب پنڈت شام لال صاحب ... شاگرد ...

حال ... کس ... دن ... | کوئی پرسان نہیں مرے دل کا

جناب محمد فصیح اللہ خاں صاحب ... شاگرد جناب ...

حال پوچھو نہ سوزش دل کا | دیکھ لو رنگ شمع محفل کا
ہم وہ ہیں جان آپ پہ دے دیں | لیں نہ احسان تیغ قاتل کا
گردش چرخ دم تو لینے دے | میں تھکا ہوں ہزار منزل کا
یہی کہتا ہوں ... | کشتہ ہوں تیغ ناز قاتل کا

خاک میں مل گئیں تمنائیں | کوئی نکلا نہ حوصلہ دل کا
دل نہ اس ... کو دے ... | دیکھ افسانہ چاہ ... دل کا

جناب سید نیاز احمد صاحب نیاز ... شاگرد حضرت ...

حسرتوں سے ہے کچھ بھرا دل | آؤ دکھلائیں رنگ محفل کا
تیغ سے یہ سخن ہے بسمل کا | قتل کر جلد صدقہ قاتل کا
شکوہ ہے ... | جاگ اٹھے گا نصیب بسمل کا
جائے اس بیوفا کے ... | میرے پہلو میں کام کیا دل کا
اسے کوئی پتا نہیں معلوم | دل کو اسکا ... دل کا

جناب سید ... حسین صاحب ناظر شاگرد و برادر جناب وسیم

جو ہو کر مقتل میں ... بسمل کا | ہو وہی ڈھنگ تیغ قاتل کا
آپ ... ہو ... لب | دیکھیے منہ ترا نہ سائل کا
آپ پہونچا ہی ... | چلنے والے کو شوق منزل کا

جناب پنڈت ... شاگرد ...

پاؤں سینے پہ ... | عرش پر اب ... دل کا
سر ... خاک ... میں ... | رنگ دیکھا تیری ... محفل کا

جناب محمد نور ... شاگرد ...

پوچھنا آپکا ... | آج ... کیا ... مدعا دل کا
... | کوئی پرسان ... دل کا

جناب سید محمد عسکری صاحب نسیم ... حضرت ... شاگرد

لطف کیا انکو رقص بسمل کا | ہر ... میں دل کا
یاد ہمکو دلا گئے ہائے | ... نام ہی
خود ہمیں ... | نشانی نشان منزل کا
کون آیا کہ سب ... | باغ میں ... ہے دل کا
کس کے آنے سے زیب محفل ہے | رنگ ... محفل کا
سر ... شمع ... گل | اور ...

جناب واجد علی صاحب واجد شاگرد جناب ...

دیکھکر حال زار بسمل کا | دل بھر آیا ہماری قاتل کا
عمر بھر دل کی ... | مر گئے نکلا نہ حوصلہ دل کا
آسمان پہ بھی ... | واہ ... زور نالۂ دل کا

ذبح کرنا بھی اور بر وفا بھی — یہ تماشا تو دیکھو قاتل کا
سخت جانی سے مجھکو ہے خوف — قتل نہ ہو جائے ہاتھ قاتل کا
سامنے جب وہ حشر مین آئے — اور ہی رنگ ہو گیا دل کا
زہر اتے عدم خدا کے لیے — کچھ کہو حال پہلی منزل کا
خاک اڑتی ہے جس مین آج — تھا یہ مسکن کبھی فنا دل کا

سہتے سہتے فراق کا صدمہ — ہو گیا پست حوصلہ دل کا
مرض عشق ہو گیا وسیم — نہین ممکن علاج ہے دل کا

جناب واجد حسین صاحب واجد طالب علم سکول گورکھپور

آئینہ کیون ہٹا لیا خیر ہے — کون ہے آپ کے مقابل کا
ایک امید بھی نہ بر آئی — رہ گیا دل مین ہی حوصلہ دل کا

جناب منشی وسیم پرویز صاحب وسیم از فیروزپور

ہائے کھلونا یہ میری قاتل کا — دل نہ ہو نہ کہ مرغ بسمل کا
صبح کے وقت یار جب اٹھا — ہو گیا گل چراغ محفل کا

جناب مرزا عطاء اللہ بیگ صاحب وفا شاگرد جناب بسمل

آئی تیرے حسن دیجیے بوسہ — رو نہ کیجے سوال سائل کا
آمد فصل گل ہوئی شائقہ — خون گلشن مین ہے عنادل کا

"پیام یار دیر مین کیون شائع ہوتا ہے؟"

یہ ایک سوال ہے جو بار ہا معزز قدر دانان و خریداران پیام یار کی طرف سے سنا جاتا ہے۔ آجتک ہمنے جواب دینے مین پہلو تہی کی۔ لیکن اب سکوت کی حد ہو چکی ہے۔ آج ہم سب سے پہلے انکی ہمدردی کا شکریہ ادا کر کے جواب مین کچھ عرض کرتے ہین۔ حضرات! ہمین سارا الزام آپ چاہیے ہمارے سر تھوپ لیجئے لیکن انصاف یہ ہے کہ ہم بے قصور ہین۔ شعرا کلام ہمیشہ دیر مین بھیجتے ہین تو ضرور ہے کہ پرچہ بھی دیر مین شائع ہو۔ آخر ہمین یہ مناسب معلوم ہوا کہ یہ تغیر طرح کلام سے پہلے پیام یار کی طرحون جو کلام دیر مین وصول ہونے کے باعث شائع ہونے سے رہگیا تھا اُس کلام کے شائع کر دیا جائے۔ اسمین یہ فائدہ ہوگا کہ شعرا کیجھ تقاضے سے بھی امن مل جائیگی اور تیز شعرا کو بھی غزل بھیجنے کے لیے پورے ایک مہینے کی مہلت ہوگی۔ اپریل کا نمبر بھی انشاءاللہ جلد شائع ہوگا۔

یہ بھی مناسب معلوم ہوا کہ کئی طرحین شائع کر دیجائین تاکہ شعرا اطمینان اور فرصت سے کلام ارسال کرین۔ شعرا ہر زمین کی غزل علیحدہ علیحدہ کاغذ پر مع نام اور تاریخ مقررہ تک ضرور ارسال کرتے ورنہ ہرگز ہرگز درج نہو سکیگی

وہ سنبھالین گے جو مجھکو تو سنبھل جاؤنگا

پرچہ پہونچتے ہی غزلین آنا چاہیین — سنبھل۔ مچل۔ قافیہ

۱۵ اپریل تک	دل تو دیتا ہون مین لیجیے جھگڑا کیا ہے	جھگڑا۔ تماشا۔ قافیہ۔ کیا ہے ردیف
۱۵ مئی تک	ہم ہین انکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین	یاد۔ فریاد۔ قافیہ۔ مین ردیف
۱۵ جون تک	کہتے ہین عیسی کہ مین ہی سکے بیمار نہین ہون	بیمارون۔ آوارون۔ قافیہ۔ مین ہون ردیف
۱۵ جولائی تک	وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو	دوا۔ ادا۔ قافیہ۔ ہو ردیف
۱۵ اگست تک	پر یخانہ بنا رکھا ہے مینے اپنے زندان کو	زندان۔ عریان۔ قافیہ۔ کو ردیف

مہتمم پیام یار

پیام یار کے گذشتہ نمبر

اکثر صاحبون ناظرین پیام یار کے گذشتہ نمبرون کی نسبت پوچھتے رہتے ہین کہ کسقدر ہین اور کیا قیمت ہے لہذا ہم تفصیل وار فہرست شایع کرکے امیدوار ہین کہ جن حضرات کو ضرورت ہو فی نمبر ۲ کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرماوین۔ پیام یار جون ۱۸۸۸ع سے جاری ہے ۱۸۸۸ع کا کوئی نمبر باقی نہین رہا۔ مندرجہ ذیل نمبر موجود ہین۔

بابت ۱۸۸۹ع

جولائی ۱۸۸۹ نمبر۔ اگست ۱۸۸۹ نمبر۔

بابت ۱۸۹۰ع

اپریل ۱۸۹۰ نمبر ۳ مئی ۱۸۹۰ نمبر ۵ جون ۱۸۹۰ نمبر ۶ جولائی [illegible] اگست ۱۸۹۰ نمبر ۸ ستمبر ۱۸۹۰ نمبر ۹ اکتوبر ۱۸۹۰ نمبر ۱۰ نومبر ۱۸۹۰ [illegible] دسمبر ۱۸۹۰ نمبر ۱۲

بابت ۱۸۹۱ع

یہ کل نمبر سلسلہ وار موجود ہین [illegible]

بابت [illegible]

[illegible] کے علاوہ سب نمبر ہین۔ قیمت سب کی ۱۲ [illegible]

مہتمم پیام یار

عمدہ اور جدید کتابین

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ آہ [illegible] ایک پاکدامن معشوقہ عصمت کا ضبط۔ ہندوستانی مردون کے جنون انگیز ولولون کی انتہا۔ ہماری عورتون کی بیکسی اور پاکدامنی یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ "فرخ" اور اسکا قصہ نہایت موثر اور پرجوش اردو مین ناول لکھا [illegible] کرکے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے قیمت فی جلد

کلیات مذاق

یہ لاجواب دیوان جسکا ہر شعر دل بیتاب کے ساتھ وہ کام کرتا ہے [illegible] ترجمہ [illegible] اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ [illegible] [illegible] نظر فریب [illegible] نہین قیمت صرف [illegible]

درگیش نندنی

(نہایت دلفریب ناول)

اس ناول کی عمدگی کی بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ قریب قریب دنیا کی کل مشہور زبانون مین اسکا ترجمہ ہوا ہے چنانچہ اب اردو مین چھپا ہے قیمت مع محصول فی جلد

خیالات نادرہ

[illegible] فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے قیمت فی جلد

البرٹ بل

یہ نہایت عمدہ [illegible] ہندوستان کی [illegible] ضرور [illegible] قابل ہے [illegible] ہر شخص کی [illegible] ایک [illegible] جس کتاب کی درخواست آئیگی مع قیمت بلا اجازت ویلیو پے ایبل ارسال نہوگی۔

المشتہر۔ منیجر پیام یار۔ لکھنؤ۔ چوک

ملاحظہ طلب

جدت پسند طبیعتون کی جناب مین بلا مبالغہ عرض کیا جاتا ہے کہ ذیل کی کتابین ضرور طلب کرکے ملاحظہ ہون کہ اپنی نظیر آپ ہین۔

صورۃ الخیال۔ یہ ایک ایسا عمدہ ناول لکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے انگریزی پسندون اور ڈاکٹرون نے اسکی تعریفون سے صفحے سیاہ کیے ہین اور اسکا طرز بیان ساری ہندوستان کو پسند ہوا ہے۔ قیمت مع محصول

ہیئۃ المقال۔ ایضاً حصہ دوم

حلیۃ الکمال۔ ایضاً حصہ سوم

نواے وطن۔ یہ اردو کی زباندانی مین نہایت مفید کتاب ہے اور بعض شعرا کے حالات عمری بھی اسمین ہین۔ ۱۰

فغان دلکش۔ یہ ایک فارسی کی نہایت بامحاورہ اور اثر انگیز لاجواب مثنوی ہے۔ ۵

نوید ہند۔ یہ ایک اردو کی جدید طرز کی مثنوی ہے جسمین مصنف نے ہندوستان کو مادر مہربان فرض کرکے اسکے دو بیٹے ہندو اور مسلمان قایم کیے داد سخنوری کی واصلی مثیل مثنوی ہے۔

ان کتابون کے مصنف مولوی سید علی محمد صاحب شاد رئیس عظیم آباد ہین جنکی شہرت فن شاعری مین بدرجہ کمال ہے۔ مذکورۂ بالا دفتر سے بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمالین۔

خزانۂ خیال

(مصنفہ مولوی عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی)

یہ دیوان [illegible] الفاظ اور [illegible] مضامین مین [illegible] قیمت [illegible] [illegible]

خیالات آزاد

چھپ کر تیار ہے قیمت مع محصول [illegible] [illegible]

پیامِ یار

بابت ماہ اپریل [illegible]ء
جلد [illegible]

نالۂ بلبلِ شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و مہتمم قومی پریس

پیامِ یار

قومی پریس لکھنؤ چوک میں چھپا

[illegible]

فی تولہ ... روغن حنا ...

فی سیر ... روغن بیلہ و چنبیلی و کیوڑہ فی ...

... خضاب فی ...

گولیان تمباکو خوردنی - فی تولہ - ...

المشتہر کارخانہ کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین
لکھنؤ چوک -

چکن ! چکن !! چکن !!!

یہ کارخانہ مدت سے صفائی اور دیانتداری کے ساتھ جاری ہے - ... خوش سلیقگی اور عمدگی ... متعدد ... صاحبان طلب ... خود ... معلوم ہو جائیگا - ... فرمائش ... روپیہ ... - خط جواب طلب کے ہمراہ ٹکٹ آنا چاہیے -

فہرست اشیائے موسم گرما

[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام چکن مع وضع وقسم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیائے ...

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

ضروری ہدایتین

۱ - ہمارا ماہوار رسالہ ہر مہینے کی ... کو شائع ہوتا ہے - قیمت ... ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک - ... ملک ... پانچ روپیہ سالانہ -

۲ - نمونہ قیمت لیکر کسی کو روانہ نہیں ہوتا - نمونہ ... وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے -

۳ - ہر تحریر جواب طلب کے لیے ... جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف -

۴ - قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے - کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر ہم ذمہ دار نہیں -

۵ - ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین ... نثار ... کے نام ہونا چاہیے -

۶ - خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو کلام سب کا ... منتخب شائع ہوگا - ... کا کلام ... اگر پوری غزل ... شعر ... عمدہ ہونگے ... درج کر دیے جائینگے - ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا - ... اچھا ہوگا ... غزل داخل ... ہو جائیگی - ... بغیر اجازت ایک ... کا بھی ... انتخاب کمیٹی کرتی ہے - ... یا غیر طرح غزلیات فی شعر ... درج ... لیکن صحت کا لحاظ ... ہوگا -

۷ - ہر غزل ... خوشخط بھیجنا چاہیے -

۸ - اشتہارات ... ایک مرتبہ ... زیادہ ... بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے - اجرت ... پیشگی لی جائیگی -

العبد - محمد نثار حسین ... مالک کارخانہ عطر و ... پریس - ... یار ... چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس ... کارخانے کی خوش سلیقگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور تاجر ... واقف ہیں ... لکھنؤ کی ... اس کارخانے کو ... اور ... بھی ملا ہے - زیادہ ... کی ضرورت نہیں -

فہرست عطر موجودہ

عطر حنائی فی تولہ ... عطر ... عطر چنبیلی ... عطر کیوڑہ ... عطر گلاب ... فی تولہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — مرتا ہوں میں [illegible]

[illegible] — آنکھیں [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] — مجھے [illegible] سے [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] میں — آنکھوں [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — جگر تو [illegible]

[illegible] اتفاق — درد اس کی [illegible]

[illegible] — آنکھوں [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible]

[illegible]

زاہد نہین خالق سے جو مانگون چمنِ خلد
عاشق ہون مرے دل کی دعا اور ہی کچھ ہے
مانوس نہونگے ستمِ چرخ سے عاشق
معشوق کا اندازِ جفا اور ہی کچھ ہے
ہر جرم کے اظہار پر اس بت کا یہ کہنا
باتین نہ بنا تیری خطا اور ہی کچھ ہے
نیرنگِ محبت کے یہ نسخے ہین سب احسان
درد اور ہی کچھ ہے نہ دوا اور ہی کچھ ہے

جناب سید یوسف حسینی صاحب اعظم شاگرد جناب مائل حیدرآبادی

گو رنگِ شفق رنگِ حنا اور ہی کچھ ہے
پر سرخیِ خونِ شہدا اور ہی کچھ ہے
کچھ لطف نہین کوثر و تسنیم کا واعظ
نادان مئے الفت کا مزا اور ہی کچھ ہے
وہ ابروِ خمدار وہ ابھرا ہوا جوبن
وہ چشم وہ گیسوے دوتا اور ہی کچھ ہے
مین نشہ مین اُنپر جو گرا غیر سے بولے
سمجھے سببِ لغزشِ پا اور ہی کچھ ہے
کیون طور پہ مین جاؤن کہ سمجھانے مین اعظم
آنکھون نے مری دیکھ لیا اور ہی کچھ ہے

جناب مولوی محمد اظہر حسین صاحب اظہر از مظفر گڈہ

کیفیتِ شمشیرِ قضا اور ہی کچھ ہے
ان مست نگاہونکی ادا اور ہی کچھ ہے
دل کہتا ہے رہنے دو نہ اب انکو مرے پاس
اور حسرت و ارمان کی صدا اور ہی کچھ ہے
ہین دل کے بچانے کی تو تدبیرین ہزارون
مجبور ہین پر شرطِ وفا اور ہی کچھ ہے

جناب الہی بخش صاحب اثیم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈھورہ

کہتا نہین وہ شرم سے اے داورِ محشر
بتلاؤن مین خود میری خطا اور ہی کچھ ہے
تا حشر کرون دردِ جگر کا نہ مداوا
یہ درد وہ ہے جسمین مزا اور ہی کچھ ہے

جناب منشی محمد شفیع صاحب احقر دہلوی شاگرد جناب نیر بنارسی

بیکار نہ کیونکر ہو طبیبون کا مداوا
بیماریِ الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے
کیون آپ اٹھے جاتے ہین پہلو سے ہمارے
سنیے دلِ نالان کی صدا اور ہی کچھ ہے

جناب مولوی محمد احسن اللہ صاحب احسن از رینی

لایا ہے یہان کھینچ کے گو جذبِ محبت
تیرا اثر اے آہِ رسا اور ہی کچھ ہے
احباب بھی اغیار ہین اغیار کا کیا ذکر
اسوقت مین دنیا کی ہوا اور ہی کچھ ہے

جناب مولوی محمد یحییٰ خانصاحب احسن شاگرد جناب نیّر بنارسی کے

پہلے تو قیامت تھی اُن آنکھونکے اشارے
شُرمہ جو لگایا تو ادا اور ہی کچھ ہے

عیسیٰ بھی جو آئین تو مداوا نہین ممکن ہے
بیماریِ الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

گو حضرت یوسف ہین بہت حُسن مین مشہور
پر حُسن ترا نام خدا اور ہی کچھ ہے

جناب احسان علیخان صاحب احسان از للت پور

ایدل نہ الجھنا کبھی اُس زلفِ دوتا مین
اندھیر نگر ہے یہ بلا اور ہی کچھ ہے

جناب سید ظہیر الحسن صاحب ایاغ عظیم آبادی کے

کن شوخیون سے کرتی ہے بیچین کسی کو
اُن نیچی نگاہون کی ادا اور ہی کچھ ہے

جناب پنڈت کشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی از جیپور

حورانِ بہشتی کو مین کن آنکھونسے دیکھون
ان آنکھونمین تو شیخ بسا اور ہی کچھ ہے

جناب اگھوری شیو نندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول ارول شاگرد جناب داغ

یون تو ہین بہار اور بھی دنیا مین سخنور
پر اپنی طبیعت مین مزا اور ہی کچھ ہے

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی کے

آغازِ جوانی ہے ادا اور ہی کچھ ہے
اب تو وہ صنم نام خدا اور ہی کچھ ہے

بیجا نہین ہنسنا دہنِ زخمِ جگر کا
تلوار کے کھانے مین مزا اور ہی کچھ ہے

گردون بھی ستم پیشہ ہے لیکن ترے صدقے
یہ لطف نما مشقِ جفا اور ہی کچھ ہے

کہتے ہین ارادے مرے مجھسے کہ بڑھا ہاتھ
سمجھاتی اُنھین شرطِ حیا اور ہی کچھ ہے

مین کیا کہون کیون کوستے ہین ناز سے مجھکو
جسکی یہ سزا ہے وہ خطا اور ہی کچھ ہے

اسبابِ ندامت ہین یہ سب نالہ و فریاد
کہتے ہین جسے آہِ رسا اور ہی کچھ ہے

ہر ایک سمجھتا ہے مظاہر کو ہمہ اوست
کس کس سے کہون مین کہ خدا اور ہی کچھ ہے

کیونکر متوجہ طرفِ دل نہ ہون ہم
اِس آئینے مین جلوہ نما اور ہی کچھ ہے

مانا کہ اُٹھا لیتے ہین سب عشق کی افتاد
پر حوصلۂ اہلِ وفا اور ہی کچھ ہے

ہوتی نہین صحت جو طبیبون کی دوا سے
ظاہر ہے کہ منظورِ خدا اور ہی کچھ ہے

ای چارہ گرِ درد نہو مفت مین بدنام
بیمارِ محبت کی دوا اور ہی کچھ ہے

تغمے کا مزا دیتی ہے فریادِ احبا
کشتے کی تری بزم عزا اور ہی کچھ ہے

تم کہتے ہو تسلیم ابھی تک ہین سلامت
ہمنے گلی کوچے مین سنا اور ہی کچھ ہے

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکنوی

ساقی تری مستانہ ادا اور ہی کچھ ہے
یہ بیخودی ہوش ربا اور ہی کچھ ہے

ہم جس بتِ کافر کی محبت کے ہین بندے
اے شیخ وہ بت ہے نہ خدا اور ہی کچھ ہے

سرشارون کا کیا پاؤن بہکتے نہین دیکھا
او مست تری لغزشِ پا اور ہی کچھ ہے

اب لطف سے پیش آئے بھی کوئی تو کہین ہم
بیداد ہی کر لطفِ جفا اور ہی کچھ ہے

رخصت طلبی اسکی ہے کیون جان کی خواہان
یہ تو نہ ادا ہے نہ قضا اور ہی کچھ ہے

کہتے ہین صنم موہنی آنکھون کی دکھا کر
یہ سحر نہ شوخی نہ حیا اور ہی کچھ ہے

مجھپر جو ستم ہاے وہی میرے عدو پر
تم سمجھے ہو کچھ مجھکو گلا اور ہی کچھ ہے

اُف تک نہین کرتے ہین محبت کے جفا سے
پھر کہتا ہے ظالم کہ وفا اور ہی کچھ ہے

جب دیکھتا ہے حالِ جلال اک صنم آکر
کہتا ہے کہ منظورِ خدا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد عمر صاحب جنون ابن مولوی محمود میان صاحب وکیل منگرول شاگرد جناب جلال

تجھمین جو ادا ہے وہ ادا اور ہی کچھ ہے
ہر بات مین غصہ یہ جفا اور ہی کچھ ہے

خاک اپنی نہین گوشۂ دامن کو نہ جھٹکو
تم کیون ہو مکدر یہ گلا اور ہی کچھ ہے

غیرون کے بنانے کو بگڑتے ہین وہ مجھسے
اِس طرز کے صدقے یہ جفا اور ہی کچھ ہے

مانندِ زبان کیون دہنِ زخم نہ چوسے
تلوار مین قاتل کی مزا اور ہی کچھ ہے

گولاکھ شبِ وصل بناوٹ سے وہ بگڑین
ہم جسکے ہین مفتون وہ ادا اور ہی کچھ ہے

کان انکے بھرے میری طرف سے جو عدو نے
سنتے ہین وہ کچھ مینے کہا اور ہی کچھ ہے

وہ صبحِ شبِ وصل غضب نیچی نگاہین
اِس شرم کے صدقے یہ حیا اور ہی کچھ ہے

جناب منشی محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری مالک بہارِ سخن شاگرد جناب یاس لکنوی

جوڑے کو جو باندھا تو ادا اور ہی کچھ ہے
کھلنے مین تری زلفِ رسا اور ہی کچھ ہے

بیجا ہی یہ ادا سے مریضِ غمِ حبیب ان
بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

مین قابلِ گردن زدنی ہون نہ کرو قید
دینے ہو سزا اور خطا اور ہی کچھ ہے

بوسہ نہین دیتے ہو تو گالی ہی کوئی دو
باتون مین تمھاری تو مزا اور ہی کچھ ہے

کیا صبحِ شبِ وصل کی شکل انکی بتاؤن
انداز ہے کچھ اور ادا اور ہی کچھ ہے

کہدے کوئی آکر نہ تسلی مجھے اب دے
اس دل کے تڑپنے مین مزا اور ہی کچھ ہے

آتے ہی جوانی کے پھٹا پڑتا ہے جوبن
اب حسن ترا نامِ خدا اور ہی کچھ ہے

کیون جائین سوے دشت نہ ہم اُٹھکے جلیس آج
ہان دشت نوردی مین مزا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد جمیل صاحب جمیل نقل نویس ملتان شاگرد جناب فرقانی مرحوم

ای دستِ نگارین ترے کسنے لیے بوسے
شوخی مین جو یہ رنگِ حنا اور ہی کچھ ہے

ہر چند مہ و مہر بھی تابندہ ہین لیکن
رخسارۂ جانان مین ضیا اور ہی کچھ ہے

گو مجھپہ بھی تھوڑی سی عنایت ہے تمھاری
غیرون سے مگر مہر و وفا اور ہی کچھ ہے

منت کشِ عیسے کبھی عشاق نہونگے
ٹھوکر مین ستمگر کی ادا اور ہی کچھ ہے

جناب میر دولت حسین صاحب جگر مرثیہ خوان امام باڑہ محسنہ نبیرۂ جناب نفیس مرحوم

کیون جھوٹ قسم کھاتا ہے ہر روز خدا کی
ای عہد شکن شرطِ وفا اور ہی کچھ ہے

خون تو نے کیا ہے کسی عاشق کا مقرر
ہاتھون مین نہین رنگِ حنا اور ہی کچھ ہے

جناب مولوی حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

شوخی بھی سہی طرفہ حیا اور ہی کچھ ہے
ہر بات مین انداز ترا اور ہی کچھ ہے

آئے ہین ابھی قتل کیے آپ کسی کو
ہاتھون مین نہین رنگِ حنا اور ہی کچھ ہے

الھڑ ہوا بھی تمکو ستانا نہین آتا
اے جانِ جہان طرزِ جفا اور ہی کچھ ہے

کسطرح خوش آئیگی بہارِ چمنِ خلد
اے بت ترے کوچے کی ہوا اور ہی کچھ ہے

تم قتل کرو شوق سے ہم کچھ نہ کہین گے
جو کہنے کو ہین ہم وہ گلا اور ہی کچھ ہے

ہر عضو سے ظاہر ہے جوانی کی شرارت
جوبن ترا اب نامِ خدا اور ہی کچھ ہے

جناب حسن الدین صاحب حسن شاگرد جناب یاس لکھنوی از اودے پور

دنیا مین اٹھائی ہین بہت لذتین لیکن ہٹ ۔۔۔ آب دم خنجر کا مزا اور ہی کچھ ہے
نشتر کے لگانے سے نہوگا یہ جنون کم ہٹ ۔۔۔ بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے
ظاہر مین تو کر لیتا ہے وہ وصل کا وعدہ ۔۔۔ پر دل مین ستمگر کے بسا اور ہی کچھ ہے
اک کھیل سمجھتے تھے محبت کو حسن ہم ۔۔۔ معلوم ہوا یہ تو بلا اور ہی کچھ ہے

جناب سید حیدر حسن صاحب حیدر شاگرد جناب قمر سہارنپوری

پریون مین کہان ہے یہ ادا اور ہی کچھ ہے ۔۔۔ جوبن ترا اے ماہ لقا اور ہی کچھ ہے
بن ٹھنکے بگڑتی ہے دلا وصل کی تدبیر ۔۔۔ مین کیا کرون منظور خدا اور ہی کچھ ہے
کرتے کو ستم کرتے ہین معشوق پر اسکا ۔۔۔ انداز ستم طرز جفا اور ہی کچھ ہے
سجدہ کرین کیونکر نہ خدائی کے بت اسکو ۔۔۔ حیدر رو صنم نام خدا اور ہی کچھ ہے

جناب دیبی داس صاحب دانش خلف بابو گوردیال سنگھ صاحب کلارک رزیڈنسی اودھ

الفت مین جو مرتے ہین وہ ہین زندہ جاوید ۔۔۔ عشاق کی دنیا مین قضا اور ہی کچھ ہے
خوبان جہان گرچہ کرشمون مین ہین یکتا ۔۔۔ اس ترک ستمگر کی ادا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھپرا مئو

اس بت کی ادا نام خدا اور ہی کچھ ہے ۔۔۔ طرز ستم انداز جفا اور ہی کچھ ہے
واعظ تو مجھے خلد کے میوون سے نہ للچا ۔۔۔ دشنام مین اس بت کے مزا اور ہی کچھ ہے
کہتا تھا دم ذبح ذبیح جگر افگار ۔۔۔ تلوار کے زخمون مین مزا اور ہی کچھ ہے

جناب مولوی عبد الحی صاحب ذبیح متوطن قصبہ دربھنگہ

شرمائی ہوئی آپ کی آنکھین ہین غضب آج ۔۔۔ ان نیچی نگاہون مین ادا اور ہی کچھ ہے
یہ سیر کہان گلشن فردوس مین زاہد ۔۔۔ اس حور کے کوچے کی فضا اور ہی کچھ ہے
کیا جانین طبیب اسکو ذبیح ان سے نہ پوچھو ۔۔۔ بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد اسمعیل صاحب ذکی کمال آبادی شاگرد جناب عاشق لکھنوی

دی جان ہائے ظالم نہ کی اف بھی ذکی نے ۔۔۔ دیکھا ہے جو کہتے ہو وفا اور ہی کچھ ہے

جناب نواب محمد وجیہ الدینخان صاحب رسا رئیس حیدرآباد دکن

کیا وعدہ وفا ہو کہ ہوا اور ہی کچھ ہے / ہنگامہ بپا روزِ جزا اور ہی کچھ ہے

ہر عشوہ تناسب سے جدا اور ہی کچھ ہے / ناز اور ہی کچھ ہے تو ادا اور ہی کچھ ہے

وہ تاب کہان صاعقۂ طور مین موسےٰ / برقِ نگہِ ہوش رُبا اور ہی کچھ ہے

بیٹھا کبھی اٹھا کبھی لوٹا کبھی تڑپا / ہر دم شبِ غم حال مرا اور ہی کچھ ہے

مرنے کو مری جان کے غش دیتی ہین چھینٹے / سمجھے ہوے کچھ ہین وہ ہوا اور ہی کچھ ہے

کرتے ہین کبھی ہم جو دعا ہاتھ اٹھا کر / وہ کہتے ہین منظورِ خدا اور ہی کچھ ہے

لی آ کے تصور مین جو اُس شوخ نے چٹکی / حالِ دلِ بیتاب ہوا اور ہی کچھ ہے

مرنے جو لگا آ کے وہ بولے سرِ بالین / کہتے ہین جسے شرطِ وفا اور ہی کچھ ہے

بولے مری میت پہ وہ مَلکر کفِ افسوس / کچھ اور ہی سمجھے تھے ہوا اور ہی کچھ ہے

رویا نہین آکر وہ جنازے پہ جو میرے / اسکا سبب اے اہلِ عزا اور ہی کچھ ہے

سنکر میری فریاد وہ فرماتے ہین اکثر / دل جس سے پسیجے وہ صدا اور ہی کچھ ہے

کچھ اور ہی شکوہ تھا ملے تھے جو سرِ شام / اب صبحِ شبِ وصل گلا اور ہی کچھ ہے

لایا ہی اگر ان سے مرے نام تو قاصد / کیون خط کے لفافے پہ پتا اور ہی کچھ ہے

ہین یون تو خدائی مین ہزارون ہی پریزاد / پر اُس بتِ کافر کی ادا اور ہی کچھ ہے

کیا پوچھتے ہو ذکرِ شبِ وصل رسا تم / وہ لطف وہ لذت وہ مزا اور ہی کچھ ہے

جناب نواب مرزا مہدی حسنخان صاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

اے چرخ مجھے تجھسے گلا اور ہی کچھ ہے / ظالم کی مری طرزِ جفا اور ہی کچھ ہے

کہتا ہی مرا دل ترا احسان مین کیون لون / اے ضبط تڑپنے مین مزا اور ہی کچھ ہے

تم کہتے ہو جیتے رہو جانے دو ہمین گھر / مر جاؤن مین میری تو دعا اور ہی کچھ ہے

میت پہ نہ آؤگے عیادت کو تو آئے / کچھ سمجھے بھی میرا تو گلا اور ہی کچھ ہے

کہدون مین چنے کی تو کبھی آنکھ نہ جھپکے / یہ آج کا اندازِ حیا اور ہی کچھ ہے

ان تک جو خطِ شوق پہونچتا تو وہ پڑھتے / تقدیر مین لکھا تو ہوا اور ہی کچھ ہے

سو تیرِ قضا چلتے ہین اک ترچھی نگہ مین / او شوخ تری بانکی ادا اور ہی کچھ ہے

دل لے گئے وہ کہتا ہے کہ دو جہان بھی مجھے
ہان سچ ہے محبت کی سزا اور ہی کچھ ہے

بوسہ جو دیا منہ جو لگایا ہے کسی نے
رفعت مگر اب قصد ترا اور ہی کچھ ہے

جناب رضا عباس صاحب رضا خلف شیخ علی عباس صاحب وکیل شاگرد جناب [illegible]

رنگ اور بہار اور فضا اور ہی کچھ ہے
ان روزون گلستان کی ہوا اور ہی کچھ ہے

ڈرتا ہون مین ایجانِ جہان خیر ہو دل کی
انداز اِدہر دیکھنے کا اور ہی کچھ ہے

کیا کہیے کس انداز کا فرقت مین ہے جینا
مرجانے کا الفت مین مزا اور ہی کچھ ہے

پریون مین نہ یہ ناز نہ حورون کا یہ انداز
صورت تری اے بت بخدا اور ہی کچھ ہے

کیا منہ جو ترے عشق کی لذت کا بیان ہو
ایجانِ جہان اسکا مزا اور ہی کچھ ہے

جناب خلیل الدین احمد صاحب راضی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب تلہری

شوخی پہ کوئی غش ہے شرارت پہ کوئی لوٹ
ہم مرتے ہین جسپر وہ ادا اور ہی کچھ ہے

کس کام کی گر پی جو کبھی ہاتھ سے اپنے
ساقی کے پلانے مین مزا اور ہی کچھ ہے

کیونکر نہ ٹھہر جائے وہان جاکے طبیعت
کوچے کی حسینون کی ہوا اور ہی کچھ ہے

کیا کیا ستم ایجاد نے پہلو ہین نکالے
آج اور ہے کل طرزِ جفا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد حبیب اللہ صاحب راغب اسٹوڈنٹ گورنمنٹ محامڈن نارمل اسکول [illegible]

اے چارہ گرو ہوگا نہ اچھا مرا آزار
بیمارِ محبت کی دوا اور ہی کچھ ہے

وہ نکلے تو دل نکلے مزا درد کا نکلے
رہنے دے ترا تیر جفا اور ہی کچھ ہے

جناب حافظ محمد معصوم صاحب رسا ساکن موقاضی ٹولہ سر رشتہ دار سپرنٹنڈنٹ پولیس [illegible]

سودا ہی تمھین چارہ گرو ہوش مین آؤ
بیماریِ الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

بیوجہ شبِ وصل نہیین منہ کا چھپانا
پردے مین بھی شوخی و ادا اور ہی کچھ ہے

جناب راج بہادر صاحب زخمی کاکوروی مہتمم نالۂ زخمی شاگرد جناب طاہر موہانی

کہدو یہ طبیبون سے عبث لکھتے ہین نسخے
بیماریِ الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

داغ جگری پھول ہین پھل زخم ہین دل کے
گلزارِ محبت کی فضا اور ہی کچھ ہے

کہنے کو تو ہے اپنی قضا دشمنِ جانی
لیکن بخدا تیری ادا اور ہی کچھ ہے

جناب سید جمعیت حسین صاحب سعیدی ملازم ریاست عثمان پور

تو حسن مین اے ماہ لقا اور ہی کچھ ہے
تیرے رخ تابان کی ضیا اور ہی کچھ ہے

دیکھے تو ہزارون پہ نہ دیکھا کوئی تجھسا
ایجا بِن جہان تیری ادا اور ہی کچھ ہے

ہر شمع کا پروانہ ہون ہر گل کا ہون بلبل
اس طرز مین مطلوب مرا اور ہی کچھ ہے

مرغان نوا سنج ہزارون ہین سعیدی
پر بلبل شیدا کی صدا اور ہی کچھ ہے

جناب مولوی دہومن صاحب سحر ساکن قصبہ بارہ از ہوگلی

اس بت کی ادا نامِ خدا اور ہی کچھ ہے
اندازِ ستم ۔ طرزِ جفا اور ہی کچھ ہے

کیا روشنی شمس و قمر سے اسے نسبت
اس عارضِ روشن کی ضیا اور ہی کچھ ہے

معشوق و شبِ ماہ و مے و ساقی و مطرب
پوچھو نہ سحر آج مزا اور ہی کچھ ہے

جناب شیخ سخاوت حسین صاحب سخا تلہری خواہر زادہ جناب راضی

کیون لطف وہان آئے نہ گلشن سے زیادہ
محبوب کے کوچے کی ہوا اور ہی کچھ ہے

ٹکرانے سے سر کے نہین ہوتا کوئی زاہد
سچ پوچھیے تو یادِ خدا اور ہی کچھ ہے

پہچان گئے منہ سے کہو یا نہ کہو کچھ
اب رنگ طبیعت کا سخا اور ہی کچھ ہے

جناب قاضی محمد صدیق صاحب سخن ساکن بھرونڈہ حال وارد مدرسہ پھولپور

راحت مجھے کس طرح سے حاصل ہو جہان مین
تقدیر مین میری تو لکھا اور ہی کچھ ہے

تشبیہ مین دون رخ کو ترے کس سے پریرو
تو اور قمر اور سہا اور ہی کچھ ہے

جناب شیخ سلامت علی صاحب سخن شاگرد جناب قمر از آرہ

خوشبو یہ کہان مشک ہو یا عنبر سارا
وہ نکہتِ گیسوے رسا اور ہی کچھ ہے

جناب سید خواجہ معین الدین صاحب چشتی عرف خواجہ میر صاحب سالم از مدراس

دل لیتا ہے در پردہ وہ بے آنکھ ملائے
اس شوخ کا اندازِ حیا اور ہی کچھ ہے

جناب سید ولایت احمد صاحب شمیم سب انسپکٹر ترکلوا شاگردِ جناب امیر لکھنوی

وان ذوقِ ستم شوقِ جفا اور ہی کچھ ہے
یان دل مین تمنائے وفا اور ہی کچھ ہے

جانے کا نہین دردِ جگر بنتے ہو نادان
اے چارہ گرو اسکی دوا اور ہی کچھ ہے

جائیگا نہ یہ لطف کبھی دل سے ہمارے — کمبخت محبت کا مزا اور ہی کچھ ہے
نشتر کوئی کہتا ہے کوئی تیر جگر دوز — مین کیا کہون دل مین تو چبھا اور ہی کچھ ہے
گو وعدۂ وصل اسنے لکھا خط مین مگر ہاے — قاصد سے زبانی تو کہا اور ہی کچھ ہے
گو ظلم و ستم چرخ کے مشہور بہت ہین — پر آپ کا انداز جفا اور ہی کچھ ہے
حورون مین ادا مین یہ کہان حضرت ناصح — تم مین جو ادا ہے وہ ادا اور ہی کچھ ہے
جنت کی تمنا نہ مجھے حور کی خواہش — اللہ رے میری دعا اور ہی کچھ ہے
فرقت کی شکایت ہے نہ ہین جور کے شکوے — ظالم مجھے تجھسے تو گلا اور ہی کچھ ہے
اے حضرت دل دیکھیو خبردار خبردار — زلفین نہین یہ دام بلا اور ہی کچھ ہے
شام شب فرقت ہے تبسم اور ابھی سے — اے مرد خدا حال ترا اور ہی کچھ ہے

جناب بالک رام صاحب شاد مرغابی متوطن بجوارہ شاگرد جناب قمر لکھنوی

زاہد تری حورون کی ادا اور ہی کچھ ہے — وہ شوخ ستمگر بخدا اور ہی کچھ ہے
مجھسا نہ زمانے مین ملے گا تجھے عاشق — سچ کہتا ہون مین میری وفا اور ہی کچھ ہے
للہ مرے کہنے سے دو گھونٹ تو پی لے — زاہد مئے گلگون مین مزا اور ہی کچھ ہے
اس نعمت عظمےٰ سے تو محروم ہے ناصح — دنیا مین محبت کا مزا اور ہی کچھ ہے
کیون بات تو نہین بہلاتا ہے نادان یہ دل — تو نے مرے دشمن سے کہا اور ہی کچھ ہے
تدبیر جو تم وصل کی کرتے ہو عبث ہے — اے شاد مقدر مین لکھا اور ہی کچھ ہے

جناب مولوی محمد عمر صاحب شفا رئیس مچھلی شہر

اورون سے تری طرز ادا اور ہی کچھ ہے — تو اے بت کافر بخدا اور ہی کچھ ہے
خط پڑھنے سے بھی صاف حقیقت نہین کھلتی — قاصد کا بیان کچھ ہے لکھا اور ہی کچھ ہے
ہو گی یہ مسیحا سے شفا لاکھ برس بھی — درد دل عاشق کی دوا اور ہی کچھ ہے
دل کا تو شب وصل ہے کچھ اور ارادہ — کہتی بت کافر کی حیا اور ہی کچھ ہے

جناب شیخ محمد جان صاحب شوخ عظیم آبادی

ہر طرز مین وہ بت بخدا اور ہی کچھ ہے — رفتار قیامت ہے ادا اور ہی کچھ ہے

سینہ پہ رکھا ہاتھ شبِ وصل تو بولے — ارمان تمھین نامِ خدا اور ہی کچھ ہے
واعظ جو کرے خلد کی تعریف بجا ہے — ہر کوچۂ جانان کی فضا اور ہی کچھ ہے

جناب حافظ شرف الدین احمد صاحب شرف ابن مولوی عظیم الدین احمد صاحب

یوسف سی مرے کیا مہِ کنعان کو نسبت — وہ اور تھا یہ ماہ لقا اور ہی کچھ ہے
سو جان سے کیونکر نہ شرف صدقے ہو تجھ پر — تیری روشِ ناز و ادا اور ہی کچھ ہے

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شوقی تکوہی ازراے بریلی

اُٹھ جا کے مسیحا مرے بالین سے بس آج — بیمارئ الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے
پی لے مئے گلرنگ قسم ہے تجھے زاہد — کمبخت ارے آمین مزا اور ہی کچھ ہے
تھم تھم کے چھری پھیر گلے پر مرے قاتل — بسمل کے تڑپنے مین مزا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد ارتضی خان صاحب شیدا جج عدالت خفیفہ برگنہ جورو

مانا یہ کہ جنت کی ہوا بھی ہے کچھ اچھی — پر کوچۂ جانان کی فضا اور ہی کچھ ہے
لذت ہی جو فرقت مین وہ وصلت مین نہین ہے — یہ اور مزا اُسکا مزا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد غفران صاحب شیدا برادرزادہ ناظر محمد حسین صاحب شاگرد جناب عاشق لکھنوی

شادی ہے کبھی وصل کی گہہ ہجر کا ماتم — عاشق کی بقا اور فنا اور ہی کچھ ہے
دنیا مین حسین اور ہین پر او ستم ایجاد — ان سب سے ترا طرزِ جفا اور ہی کچھ ہے

جناب سید عبد الرؤف صاحب شاد حال مقیم مدرسۂ تحصیلی پھولپور

سرخی جو نمایان ہے دلا تھو نہین لکے — واللہ نہین ہے یہ حنا اور ہی کچھ ہے

جناب سید خواجہ محمد ادریس صاحب شاغل از لشکر گوالیار

دیکھین تو کبھی آکے یہان حضرتِ زاہد — میخانے کے کوچے کی ہوا اور ہی کچھ ہے

جناب علی خطیب صاحب شرر ساکن قصبۂ بھیڑی شاگرد جناب جلال عظیم آبادی

تو منہ سے نہ بولے تو حیا اسکو کہینگے — آنکھین تری قائل ہین حیا اور ہی کچھ ہے

جناب علی حسین صاحب ضمیر شاگرد جناب یاس لکھنوی از ملت پور

ناز اور ہی کچھ ہے تو ادا اور ہی کچھ ہے — رفتار تری ماہ لقا اور ہی کچھ ہے

کیسی یہ نئی طرز نکلنے لگی ہر روز
جب دیکھیے انداز ترا اور ہی کچھ ہے

اللہ رے تلون یہ رکاوٹ یہ بناوٹ
کل اور تھا رخ آج ترا اور ہی کچھ ہے

مین خوب سمجھتا ہون ہر اک بات تمھاری
منہ پر تو ہے کچھ دل مین بسا اور ہی کچھ ہے

مانا کہ ہی منہ چاند سا حوران جنان کا
پر عارض جانان کی ضیا اور ہی کچھ ہے

مشہور ہین گو اور حسینون کے ستم بھی
لیکن ترا انداز جفا اور ہی کچھ ہے

ظاہر مین تو آنا ہے ترا موجب تسکین
سنتا ہون مگر قصد ترا اور ہی کچھ ہے

تدبیر جو کچھ کرتا ہون نہین کہتی ہے قسمت
سب ہیچ ہے منظور خدا اور ہی کچھ ہے

ای صبر بہت یاد بتا نہین بھی رہے شاد
پر یاد الٰہی مین مزا اور ہی کچھ ہے

جناب جے نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

افسوس کہ تو اس سے رہا جاتا ہے محروم
زاہد مئے الفت کا مزا اور ہی کچھ ہے

سمجھاتا ہے ناصح مجھے کر عشق بتان ترک
کیا جانے وہ الفت کا مزا اور ہی کچھ ہے

صانع ہین حسین یون تو زمانے مین ہزارون
پر اس بت کافر کی ادا اور ہی کچھ ہے

جناب خوب سنگھ صاحب صادق طالبعلم از للت پور

صادق پہ یہ کیا ظلم ہے او ظلم کے بانی
ہر روز نیا ظلم ترا اور ہی کچھ ہے

جناب احمد علی صاحب عشرت از گیا

گلشن مین کھلے پھول یہان غنچۂ خاطر
ظالم ترے کوچے کی ہوا اور ہی کچھ ہے

ہر چند سب انداز حسینون کے ہین اچھے
بن بن کے بگڑنے مین ادا اور ہی کچھ ہے

سر کشت می حسرت دیدار ہین یان ہم
وان آپ کو تعلیم حیا اور ہی کچھ ہے

جی اٹھتے پس مرگ تو پھر مرتے کسی پر
اس مرنے مین واللہ مزا اور ہی کچھ ہے

تاکید نزاکت وہان قاتل کو ہے کچھ اور
یان ہمت ارباب وفا اور ہی کچھ ہے

مین خاک ہوا تا نہ چھٹے کوچۂ جانان
منظور تجھے باد صبا اور ہی کچھ ہے

زاہد کی یہ حالت نہین کچھ خوف خدا سے
عشرت سبب لغزش پا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد عبدالعزیز خان صاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

سج دھج تری اے ماہ لقا اور ہی کچھ ہے
انداز نرالا ہے ادا اور ہی کچھ ہے

آگاہ ہین اس سے نہ اطبا نہ مسیحا
بیماریِ اُلفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

شکوہ جو کیا مینے کہا غیر سے اُسنے
سنیے تو ذرا انکا گلا اور ہی کچھ ہے

یہ کہد و عزیز اُسے کہ ہم جیسے فدا ہین
وہ حور لقا نامِ خدا اور ہی کچھ ہے

جناب منشی محمد حسن صاحب عجیب گورکھپوری

انسان کی خوشی اور رضا اور ہی کچھ ہے
اور خواہش تقدیر و قضا اور ہی کچھ ہے

مٹھی مین مرے دل کو دبائے وہ کھڑے ہین
اور مینے جو پوچھا تو کہا اور ہی کچھ ہے

دیکھی ہین بہت نرگسِ بیمار کی آنکھین
معشوق کی آنکھون کی حیا اور ہی کچھ ہے

کسطرح کہون مین کہ اثر ہو گا دعا مین
مطلب مرا ہنگامِ دعا اور ہی کچھ ہے

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس مڈل سکول چارسدہ شاگرد جناب یاس لکھنوی

غمزہ دردسے جو دل کو ملا اور ہی کچھ ہے
یہ لطف یہ لذت یہ مزا اور ہی کچھ ہے

ہوتی ہی غضب دل کی مری نیم شبی آہ
اسکا اثر اے ماہِ لقا اور ہی کچھ ہے

ہو یاس جسے اسکا تو مرجانا ہی اچھا
امید مین جینے کا مزا اور ہی کچھ ہے

پوچھے کوئی اس لطف کو دل سے مرے عشرت
ظالم کی جفاؤن مین مزا اور ہی کچھ ہے

جناب حکیم عزیز احمد صاحب عزیز حکیم آبادی شاگرد جناب بشیر پھلواروی

کچھ کام نہین دولتِ دنیا سے نکلتا
زادِ سفرِ راہِ خدا اور ہی کچھ ہے

جناب فیض محمد صاحب فیض سارجن میجر اودے پور شاگرد جناب یاس لکھنوی

گل اور ہی کچھ ہین تو ہوا اور ہی کچھ ہے
گلشن مین عنا دل کی صدا اور ہی کچھ ہے

کہتا ہی مرا نصف گلا کاٹ کے ظالم
بسمل کے تڑپنے مین مزا اور ہی کچھ ہے

پی لے اسے جو رند تجھے دیتے ہین زاہد
یہ مئے نہین اے مردِ خدا اور ہی کچھ ہے

باتون سے جلا دیتا ہے وہ بت دلِ مردہ
اندازِ سخن نامِ خدا اور ہی کچھ ہے

کہتا ہی تڑپ کر یہی مجھسے دلِ بیمار
اس دردِ محبت کی دوا اور ہی کچھ ہے

ہر بات حسینون کی مزیدار ہے اے فیض
دشنام مین بھی اُنکی مزا اور ہی کچھ ہے

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی ؒ

انداز ستم چرخ ترا اور ہی کچھ ہے	اور میرے ستمگر کی جفا اور ہی کچھ ہے
بالین پہ مری آکے طبیبون سے وہ بولے	بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے
تقلید فلک لاکھ کرے پر وہ کہان بات	اس شوخ کا انداز جفا اور ہی کچھ ہے
شکوہ نہین کچھ مجھکو ترے جور و جفا کا	تجسے مجھے اے شوخ گلا اور ہی کچھ ہے
مجنون مجھے سب کہتے ہین کہتا ہی قمر کون	محفل مین ترا نام مرا اور ہی کچھ ہے

جناب شیخ رحمت حسین صاحب قمر شاگرد جناب بیدل سہارنپوری ؒ

آہ دل بسمل مین مزا اور ہی کچھ ہے	ٹوٹے ہوے کاسے کی صدا اور ہی کچھ ہے
خاموش اگر ہین تو حیا اور ہی کچھ ہے	شوخی پہ جو آئے تو ادا اور ہی کچھ ہے
معشوقون کا شیوہ ہے ستم پر یہ غضب ہے	ہر روز وہان طرز جفا اور ہی کچھ ہے
پرہیز نہ کیون ہو مجھے درمان طبی سے	آزار ہے کچھ اور دوا اور ہی کچھ ہے

جناب شاہ سید قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی از آرہ

شکوہ انھین کچھ مجکو گلا اور ہی کچھ ہے	آپس کے بکھیڑون مین مزا اور ہی کچھ ہے
اسکو تو خدا جانے ہی وہ پردہ نشین کیا	دیکھین تو کہین یون تو سنا اور ہی کچھ ہے
سو جان سے مرتے ہین حسینان جہان پر	ہم زندہ دلون کی تو قضا اور ہی کچھ ہے
وصف قد احمد مین قمر جو ہوا موزون	وہ شعر ترا اصل علا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد قادر علی صاحب قادر صفی پوری ؒ

در تک ہوئی کیا اس گل رعنا کی رسائی	بو باس تری باد صبا اور ہی کچھ ہے
یون کہنے کو دنیا مین ہزارون ہی حسین ہین	پر حسن ترا نام خدا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد علی صاحب قیصر عرف ممن خیرآبادی معافی دار شاگرد جناب مضطر ؒ

وعدہ تو کیا تجسے ملے جاکے عدو سے	کچھ اور کہا اور کیا اور ہی کچھ ہے
کہدو کہ نہ آئین مری بالین پہ مسیحا	بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف متوطن بمبئی شاگرد جناب مولوی ہدایت اللہ صاحب

وہ نزع مین آئے تو ہین دیدار دکھانے
حسرت مجھے ہنگام قضا اور ہی کچھ ہے

تم جانتے ہو مین گلۂ ظلم کرونگا
فریاد مری پیش خدا اور ہی کچھ ہے

کیا ہنسکے ستمگر دل پُردرد کو چھیڑا
آج اسکے تڑپنے کا مزا اور ہی کچھ ہے

خلوت مین وہ بیٹھے ہین جو کاشف دلِ ما
کچھ اور ہی شوخی ہے حیا اور ہی کچھ ہے

جناب احمد حسین صاحب مجروح رانوالی شاگرد جناب اسیر لکھنوی ؒ

اب دل مین ترے مہر لقا اور ہی کچھ ہے
مین جان جان گیا اور ہی کچھ ہے

گو خلد بھی دلکش ہے مگر پھر بھی اہو نگا
کوے بت گلرو کی فضا اور ہی کچھ ہے

کیونکر نہ سُنے شوق سے رونا وادہ بت
پُردرد صدا ان مین مزا اور ہی کچھ ہے

پی لے کوئی ساغر نہین بچتا یگا واعظ
اس بادۂ احمر مین مزا اور ہی کچھ ہے

تنگ آکے غم ہجر سے مرجائین تو کیا لطف
رونے مین تڑپنے مین مزا اور ہی کچھ ہے

جناب افتخار حسین صاحب مضطر خیر آبادی برادر جناب بسمل ؒ

ابھرے ہوے جوبن کی ادا اور ہی کچھ ہے
گدرائے ہوے جسم کا مزا اور ہی کچھ ہے

تم غیر سے ملنے کی قسم کھاتے ہو لیکن ؒ
مینے تو مری جان سنا اور ہی کچھ ہے

دیکھا شب ہجران کو شب وصل کے بدلے
ہم سونچے تھے کچھ اور ہوا اور ہی کچھ ہے

مضطر کوئی معشوق کسی کا نہین ہوتا
مدت سے زمانے کی ہوا اور ہی کچھ ہے

جناب موسیٰ بھائی صاحب مآل شاگرد جناب یاس لکھنوی از برہانپور

یون تو تری ہر ایک ادا اور ہی کچھ ہے
پر تیری جفاؤن مین مزا اور ہی کچھ ہے

ناحق مجھے احباب پلاتے ہین دوائین ؒ
بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

کوچہ ہے فقط مجھکو پسند آل نبیؐ کا
گلزار رسالت کی ہوا اور ہی کچھ ہے

جناب عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نوازش منو نگیری

یارو مری تدبیر شفا اور ہی کچھ ہے
بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

دنیا سے مجید انکی جفا ہے جو نرالی ؒ
تو اپنا بھی انداز وفا اور ہی کچھ ہے

جناب مطلب از بچھرانون ؒ

بتخانے سے مطلب ہے نہ کعبے سے غرض ہے
ایمان ہمارا سجدا اور ہی کچھ ہے

ڈرتے نہیں وہ موت سے جو مرتے ہین تجھ پر
کہتی ہے ادا تیری قضا اور ہی کچھ ہے

جناب پنڈت شام لال صاحب منیر دہلوی ہیڈ ماسٹر سٹیٹ اسکول سنگ گڈہ

تربت پہ مری آکے یہ کہتا ہے وہ ظالم
مرجانا ہے کچھ اور وفا اور ہی کچھ ہے

ہرگز نہ شفا ہوگی طبیبون کی دوا سے
بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس برلہ

اگلی سی نہ الفت ہے نہ وہ چشم مروت
اب جانِ جہان ڈھنگ ترا اور ہی کچھ ہے

جناب منشی عبد المجید صاحب مجید کیرتپوری ملازم فوجداری علی گڈہ

دنیا مین تو یون ایک سے ہی ایک حسین خوب
پر وہ بت کافر سجدا اور ہی کچھ ہے

جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب مداح چودسپوری

بے شبہہ وہ بے مثل ہے خوبان جہان مین
ناز اور ہی کچھ ہے تو ادا اور ہی کچھ ہے

جناب قاضی ظفر الدین صاحب محسن ساکن مہرونڈہ حال وارد مدرسہ پھولپور

حورون کی نہ پروا ہے نہ جنت کی ہے خواہش
میرے دلِ غمگین کی دعا اور ہی کچھ ہے

جناب سید احمد شفیع خانصاحب بہادر نیر رئیس اعظم فرید آباد

یہ ناز یہ جوبن یہ ادا اور ہی کچھ ہے
پھر اسپہ تری شرم وحیا اور ہی کچھ ہے

مشاطہ نے کس حسن سے بل اسمین دیا ہے
یار آج خمِ زلفِ دوتا اور ہی کچھ ہے

کیون بگڑے خفا کیون ہو کچھ اسکا سبب بھی
کیا تمنے سنا مینے کہا اور ہی کچھ ہے

مارا جو خموشی سے تو باتون سے جلایا
کافر تری ہر طرزِ جفا اور ہی کچھ ہے

یون تو ہین زمانے مین طرحدار ہزارون
نیر کو جو معشوق ملا اور ہی کچھ ہے

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خانصاحب نیر بنارسی شاگرد جناب فائز بنارسی

صدقہ اس بت کافر کا دلا اور ہی کچھ ہے
کیا کہیے کہ منظورِ خدا اور ہی کچھ ہے

کچھ شکوہ مجھے وعدہ خلافی کا نہین ہے
ایجانِ جہان تمسے گلا اور ہی کچھ ہے

خون ہوتا جو عاشق کا تو کچھ رنگ دکھاتا
یہ تمنے تو ہاتھون مین ملا اور ہی کچھ ہے

ای حضرت دل بے تو چلے بزم مین انکی — ساماں وہاں تمنے سنا اور ہی کچھ ہے
کیا رنگِ حنا آپ سمجھتے ہین پر پروے — تاثیر مین خونِ شہدا اور ہی کچھ ہے
کہتے ہین وہ ہر چند سنین اور کی غزلین — اشعار مین نیر کے مزا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد فاروق صاحب نیر خیرآبادی از مئو

کل رات کو ایجان تصور نے تمہارے — مجھسے تو اشارون مین کہا اور ہی کچھ ہے
مانا کہ زمانے کے حسین ہوتے ہین سفاک — لیکن ترا اندازِ جفا اور ہی کچھ ہے
بچپن ہی مین وہ فتنۂ دوران تھا قیامت — اب ہوش سنبھالا تو ادا اور ہی کچھ ہے
نیر یہ تری وضع یہ زہد اور یہ تقوے — میخانے مین ہمنے تو سنا اور ہی کچھ ہے

جناب سید جلال الدین صاحب نظمی خلف جناب نظام گلشن آبادی مصنف نقل

معشوقون کا اندازِ جفا اور ہی کچھ ہے — لیکن روشِ اہلِ وفا اور ہی کچھ ہے
رخ پر کوئی صدقے ہے کوئی زلف پہ قربان — ہم مرتے ہین جسپر وہ ادا اور ہی کچھ ہے
کیون ڈرتے ہو مین غیر کا شکوہ نہ کرونگا — تمسے مجھے خلوت مین گلا اور ہی کچھ ہے
یوسف بھی حسینون مین بہت یونتو ہین مشہور — پر حسن ترا نامِ خدا اور ہی کچھ ہے

جناب سید نوازش حسین صاحب نوازش مونگیری

مستی مین چرائے ہوئے جاتے تھے وہ دلکو — پوچھا جو کسی نے تو کہا اور ہی کچھ ہے
مرتے ہین نگاہون سے تو جیتے ہین لبون سے — عاشق کی فنا اور بقا اور ہی کچھ ہے
بیفائدہ عیسے کی تمنا ہے نوازش — بیماریِ الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

جناب سید ذکی حسن صاحب ناظم سہارنپوری

اس دردسے نالے نہ کرو بلبلِ مضطر — نادان تپشِ دل مین مزا اور ہی کچھ ہے
معلوم ہوا ہاتھ رنگے خون سے کسی کے — او شوخ نہین رنگِ حنا اور ہی کچھ ہے
دل دے کے غم و رنج اٹھائے ہین ہزار دن — پھر بھی یہی کہتے ہو وفا اور ہی کچھ ہے

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ناجی کلرک روینیو سروے آفس از بہار

زاہد بھی یہان آئے تو جنت کا نہ لے نام — کافر ترے کوچے کی ہوا اور ہی کچھ ہے

مشتاق ہو دیدار محمد کا جو ناجی
اللہ سے در ذات دعا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد احمد اللہ صاحب واصل شاگرد جناب وصفی مرحوم

ہنگامۂ شب وصل بپا اور ہی کچھ ہے
منظور انکو ہی کچھ قصد مرا اور ہی کچھ ہے

وہ چیز کہ ہو جس سے شفا اور ہی کچھ ہے
بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

جو کہتے ہیں تحسین سے فرد کہنے والے
وہ ناز وہ غمزہ وہ ادا اور ہی کچھ ہے

پہلو میں ہے دل دل میں نہاں ہے تری محبت
اس پاک محبت میں مزا اور ہی کچھ ہے

الفت میں تری ہاتھ اٹھاتا نہیں جی سے
ایجاد مری طرز دعا اور ہی کچھ ہے

کوثر کا ہے کیا ذکر اجی پی بھی تو کمبخت
اے شیخ مئے ہوش ربا اور ہی کچھ ہے

کہتی ہے زہے شاد کہ نہ اٹھو کبھی مر کر
حکم لب اعجاز نما اور ہی کچھ ہے

کیا اسکو شکست دل اتنا ہے نسبت
ایجاد ترا عہد وفا اور ہی کچھ ہے

دل لینے کی فکر انکو ہے بوسہ کا مجھے شوق
دھیان انکو ہے کچھ قصد مرا اور ہی کچھ ہے

یہ تیری کمر چین نخل تمنا کے ہیں دو پھل
اللہ رکھے انکا مزا اور ہی کچھ ہے

انداز وہ کیا جسمیں ہو تقلید مسیحا
ہم مرتے ہیں جس پر وہ ادا اور ہی کچھ ہے

سچ کہتے ہو تم دل کی لگی تم نے بجھا دی
آب دم شمشیر قضا اور ہی کچھ ہے

ہر بات میں اک لطف ہے گالی سے کہ اے یار
یہ طرز ستم یار ترا اور ہی کچھ ہے

اچھا نہیں تمہارا خوشی مرگ پہ میری
قصد لب اعجاز نما اور ہی کچھ ہے

تم جلتے ہو حسرت سے دل میں نہاں ہے
سچ پوچھو تو اسکی بھی وفا اور ہی کچھ ہے

ہاں ہمیں وہ دم حشر قیامت کی تکرار
شکوہ انہیں کچھ مجکو گلا اور ہی کچھ ہے

ہم چھیڑ کے سنتے ہیں شب وصل میں واصل
دشنام میں اس شوخ کے مزا اور ہی کچھ ہے

جناب مسٹر ولیم بروٹ صاحب ولیم از چھاونی فیروزپور

بیجا ہے گمان یار کہ تم سے نہیں خطا کا
سرخی ہے بہت اسمیں طلا اور ہی کچھ ہے

جناب سید محمد نور الحسن صاحب ہاشمی صفوی خلف قاضی سید محمد شریف

ہاں میں جو کرے وہ دوا اللہ جی
یہ کچھ نہیں محبوب خدا اور ہی کچھ ہے

اس عہد میں کیفیت فزا اور ہی کچھ ہے
بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

عاشق کو ترے دیکھ کے کہتے ہیں اطبا
کیا کیجیے مرضی خدا اور ہی کچھ ہے

گر درد و راحت ہو تو مرہم سے جراحت
بیماری الفت کی دوا اور ہی کچھ ہے

جناب دلیپ سنگھ صاحب ہوش متوطن تھانہ بھون

محبوب کے بندہ کا کلی ہجران کا ملال
اس روز سے ہاں سر پہ بلا اور ہی کچھ ہے

جناب میرزا اکبر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال

عالم ہے حسینوں کی ادا اور ہی کچھ ہے
اس شوخ کا انداز جفا اور ہی کچھ ہے

ہاں سچ تو بیاں کرتے ہیں کچھ عشق کا عالم
ہمنے دل خستہ سے سنا اور ہی کچھ ہے

گو خلد میں بھی عیش کا سامان ہے اے حور
لیکن ترے کوچے کی فضا اور ہی کچھ ہے

ہمکو کسی نعمت میں یہ لذت نہیں ملتی
ان ہونٹوں کے بوسوں کا مزا اور ہی کچھ ہے

کیا کرتے ہو تم درد محبت کا مداوا
بیچارہ گر اسکی دوا اور ہی کچھ ہے

اس کوچے سے آئی ہے جو ٹھکرائی ہے مجکو
چال آج تری باد صبا اور ہی کچھ ہے

گو خوب گلستاں ہے بنا ہو کہ چمن
ویرانہ عاشق کی فضا اور ہی کچھ ہے

کس نے شب وعدہ مرے گھر تو نہ آئے
اے یار مجھے تم سے گلا اور ہی کچھ ہے

انداز میں گو اور حسینوں کے بھی ہے لٹک
لیکن ترے بانکے کی ادا اور ہی کچھ ہے

سرشار ہی نہ بادہ بھی کر دیتی ہے ساقی
تیری نگہ ہوش ربا اور ہی کچھ ہے

دل تھام کے کہتا ہے کوئی شے ہی نہیں یہ
کمبخت کے نالوں کی صدا اور ہی کچھ ہے

رکھ کر مرے سینے پہ وہ سینہ کو یہ بولے
اس دل کے دھڑکنے کی صدا اور ہی کچھ ہے

کہنا یہ جھجک کر کسی کا شب وصل
جی ڈرتا ہے خوف آج ترا اور ہی کچھ ہے

سر تیغ کو حاضر ہے جو مرضی ہو تمہاری
اے یاس پہ تسلیم و رضا اور ہی کچھ ہے

جناب نواب یوسف علی خاں صاحب بہادر یوسف لکھنوی

حسرت ہے کہ مرتے ہیں ترے کشتۂ بیداد
تلوار کے کھنچنے کی ادا اور ہی کچھ ہے

بیمار فتنہ زا ہوں کہ ہے یہ صفت فام
اس شوخ کے کوچے کی ہوا اور ہی کچھ ہے

گلگشت کو کوچہ سے گذر آج ہوا ہے
رفتار تری باد صبا اور ہی کچھ ہے
یوسف کو محبت کرنی سہی عیب ہے
لوگوں نے تو مشہور کیا اور ہی کچھ ہے
آئینہ ہے نہیں دل میں ہمارے تو تماشہ
اس شیشۂ نازک میں بھرا اور ہی کچھ ہے
آزار نہ تھا جب مرض عشق دوا ہے
میں سمجھا کہ مرضی خدا اور ہی کچھ ہے

جناب منشی محمد حسین صاحب تسکین ساکن قصبہ ... متعلق ...

کیا حشر ہوں کا تری کینہ نہیں جاتا
سنہ پر تو ہی کچھ دل میں بھرا اور ہی کچھ ہے
کیا لطف دکھاتے ہیں شب وصل کچھ کم
اس رنگ میں ایجاد فزا اور ہی کچھ ہے
مرجھاتا ہے کیوں غنچۂ گلزار تمنا
اس گلشن ہستی کی ہوا اور ہی کچھ ہے
اسنے مجھے تحریر کیا اور ہی کچھ تھا
سینہ میں کھلی ہے ابھی لکھا اور ہی کچھ ہے
آنا کئے دیتے ہیں ہونا تو تمہی
عاشق تو سبھی ہیں پہ تمہا اور ہی کچھ ہے

جناب یوسف حسین صاحب یوسف از مارہرہ

جناب منشی محمد علی صاحب شاغل منصرم حال کانمانہ

اس چال میں یہ غرض ادا اور ہی کچھ ہے
چلنے ہوئے فتنہ کی ادا اور ہی کچھ ہے
انصاف بھی ہے شرط کچھ بیدنگی نرگس
خون شہدا اور رضا اور ہی کچھ ہے
کیفا اسکا نرالا ہے فزا اور ہی کچھ ہے
ساقی یہ مے ہوشربا اور ہی کچھ ہے
وہ درد جو مر دل میں ہے جسکا سبب عشق
وہ دکھ ہے مجھے جسکی دعا اور ہی کچھ ہے

جناب محمد عبد الغفور صاحب تبسم شوڈائریکٹر حیلنجا گونڈہ

آواز جرس کی ہے نہ ارگن کا ہے باجا
اس ٹوٹے ہوئے دل کی صدا اور ہی کچھ ہے
ہاں شرم تری اور حیا اور ہی کچھ ہے
انداز ترا اور ادا اور ہی کچھ ہے
کیا نام بتاؤں کہ نہ لیلی ہے نہ شیریں
وہ ماہ جبیں مہ لقا اور ہی کچھ ہے

جناب سید غوث الدین صاحب انور حیدرآبادی شاگرد جناب ...

امین کی تجلی نہ فروغ ید بیضا
شاغل دل پر نور مرا اور ہی کچھ ہے

جناب سید سیف الدین صاحب قادری شفق شاگرد جناب ...

قسمت میں دم ضعف گلا اور ہی کچھ ہے
لب ہلتے ہیں ہونٹوں پہ دعا اور ہی کچھ ہے
آتی ہے صدا یہ دہن زخم سے ہر دم
قاتل ترے خنجر کا مزا اور ہی کچھ ہے
بن بنکے بگڑ جاتی ہے تدبیر شب وصل
وہ کہتے ہیں کچھ قصد مرا اور ہی کچھ ہے
دنیا میں حسین اور بھی ہیں گرچہ ہزاروں
یہ حسن یہ شوخی یہ ادا اور ہی کچھ ہے
وہ دیکھکے کہتے ہیں مرا ولولہ دل
ہم جان چکے قصد ترا اور ہی کچھ ہے
عیسیٰ بھی اگر آئیں تو ممکن نہیں صحت
اس درد محبت کی دوا اور ہی کچھ ہے
ایجاز مسیحا کی دوا اور ہی کچھ ہے
شیرین لب اعجاز نما اور ہی کچھ ہے
جیتے رہو کہتے ہو اتارے سے مجھے تم
مر جاؤں نہ کیوں میں یہ دعا اور ہی کچھ ہے
زاہد تو نہ کر منع ہمیں بادہ کشی سے
سن تو بھی کہ قلقل کی صدا اور ہی کچھ ہے
مستی میں بلا کر وہ مجھے دیکھ رہے ہیں
ان نیچی نگاہوں کی حیا اور ہی کچھ ہے
خط یار کا آئے تو شفا کیوں نہ شفا پا
لکھی ہوئی نسخے میں دوا اور ہی کچھ ہے

جناب فضائل سنگھ صاحب فضائل محرر خفیہ نگی انجو نیان

شاکی نہ جفا کا نہ غضب کا نہ ستم کا
یہ یاد رہے تجھسے گلا اور ہی کچھ ہے
انداز نئے ناز و ادا اور ہی کچھ ہے
اس شرم کی تیلی کی حیا اور ہی کچھ ہے
کیوں چھیڑ سے ملذت نہ اٹھائے دل مضطر
ظالم تری چٹکی میں مزا اور ہی کچھ ہے
انور کا ہے دل محو خیال رخ انور
اس آئینہ میں جلوہ نما اور ہی کچھ ہے

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال خلف الصدق ...

جناب میر رضا حسین صاحب تمہا یادگار جناب صبا لکھنوی

ظالم کی تری طرز جفا اور ہی کچھ ہے
عاشق ہے یہ ہر چیز وفا اور ہی کچھ ہے
ہم مرتے ہیں جس پر وہ ادا اور ہی کچھ ہے
جانباز محبت کی قضا اور ہی کچھ ہے
تیوری یہ چڑھا کر جو مجھے مار ہی ڈالا
شوخی تھی ستمگر کی جفا اور ہی کچھ ہے
مجھکو تو ہے مرض اور دوا اور ہی کچھ ہے
سنتے ہیں مسیحا نے لکھا اور ہی کچھ ہے
ارمان نکلتے ہیں سینے سے جو ہر دم
آتی دل مضطر سے صدا اور ہی کچھ ہے

اکثر غزلیات میں بوجہ اصول ہو جانے کے ہے یہ ترتیب درج ہوئی ہیں

[illegible]

جناب منشی محمد عبد الرحمن صاحب [illegible]

اس طرح کا اندھیرا ہے اندھیرا [illegible] | [illegible]

[illegible] کی ہے [illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible]

جناب [illegible] حسین صاحب [illegible] مشتاقانہ [illegible]

شوخی بھی [illegible] | [illegible]

پردہ میں [illegible] | [illegible]

دل [illegible] | [illegible]

وہاں بھی [illegible] | [illegible]

یہ شرم یہ پردا [illegible] | [illegible]

[illegible]

مصرع طرح

[illegible]

دیوان ... [illegible]

[illegible]
جس کا ایک نسخہ [illegible] ... کی ... [illegible]
اپنے ... [illegible]
اور ... [illegible] دیوان
... [illegible]
شاہ ... مرحوم [illegible]
مرحوم کا ... [illegible]
اور ... زندگی صرف شعر و سخن کی نذر کردی تھی
اور ان لوگوں میں تھے جنکے لائق تلامذہ دو آج
انکی شاگردی پر فخر اور ناز ہے۔ اُردو نظم میں
غالباً اِس سے زیادہ مفید کوئی ترتیب نہیں ہے کہ
اگلے سخن سنجوں کا کلام نئے طبع آزمائی کرنے والے
لوگوں کی مدد کے لیے شائع کیا جائے۔ ملک
کو اِس کلام کا اسقدر شوق ہے کہ دیوان
زیر طبع ہی تھا اور کثرت سے عام شائقین
کی درخواستیں آگئیں اور آرہی ہیں۔
عموماً ملک نے کچھ اِس شوق سے خریداری
کے لیے ہاتھ پھیلائے ہیں کہ ہمیں فخر ہے کہ
ہمیں ... [illegible]
پیام یار ... [illegible]
کرتے ہیں کہ جلد طلب فرمائیے۔
قیمت ... محصول ...
المشتہر ... [illegible]

اشتہار

[illegible]

[illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

احمد علی ... سلیمانی ... [illegible]

فیروزِ دگانار

خاص شکسپیر کے مشہور ناٹک
رومیو جولیٹ کا ترجمہ قدرتی خیالات
انسان کا سچا فوٹو۔ جوانی کی ترنگ
عشق کی اُمنگ کا پورا چربہ۔
بغض و عداوت کا آئینہ۔
کاوشِ ہجر و لذتِ وصل کی
قدرتی تصویر جسکی زبان کی
پاکیزگی۔ محاورات کی شستگی
الفاظ کی بندش بیان کا
قدرتی جوبن۔ بول چال کا بیان
دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔
قیمت ... محصول ... [illegible]

پیام یار کے گذشتہ نمبر

[illegible] پیام یار کے گذشتہ نمبروں کی بابت [illegible]

[illegible]

موجود ہیں۔

بابت [illegible]

[illegible] نمبر ۔ اگست [illegible] نمبر

بابت [illegible]

[illegible]

مہتمم پیام یار

عمدہ اور جدید کتابیں

دلچسپ کا دوسرا حصہ

[illegible]

کلیات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پیام یار

نمبر [illegible] — بابت ماہ مئی [illegible]ء — جلد [illegible]

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

[illegible]

پیام یار

قومی پریس لکھنؤ میں چھپا

[illegible]

اگر بیان [illegible] - [illegible]

المشتہر کارندہ کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ چوک

چکن ! چکن !! چکن !!!

[illegible]

فہرست اشیائے موسم گرما

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام چکن [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

عطر [illegible]

۱- [illegible]

۲- [illegible] وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے -

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے [illegible] بھیجنا چاہیے [illegible] کی شکایت معاف -

۴- [illegible]

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین [illegible] کے نام ہونا چاہیے -

۶- [illegible]

لیکن [illegible] ضرور ہوگا -

۷- [illegible]

۸- [illegible]

المشتہر - محمد نثار حسین [illegible] مالک کارخانہ عطر [illegible]

قومی پریس [illegible] چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس کارخانے کی [illegible] اور [illegible] ہندوستان [illegible]

فہرست عطر موجودہ

[illegible]

مصرع طرح پیام یار

وہ سنبھالیں گے جو گر کر تو سنبھل جاؤنگا

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد والی رامپور خلد آشیان

مین بھلا مر کے کہیں عشق سے نکل جاؤنگا
تیغ معشوق نہیں ہون کہ بدل جاؤنگا

مستی ان آنکھون مین آئی ہے تو کہتا ہوگا
دیکھ تو آئی تو مین گھر سے نکل جاؤنگا

پھونکنے آئی ہے کیون آتش فرقت مجھکو
مین پتنگے کی طرح وصل مین جل جاؤنگا

اس سرا مین مین مسافر نہین رہنے آیا
رہگیا تھک کے اگر آج تو کل جاؤنگا

غش سنبھلنے نہین دیتا مجھے اے شوق وصال
ہان اگر تو نے سنبھالا تو سنبھل جاؤنگا

پھونک دیگی جو مجھے آگ مین قسمت میری
مین سیہ بخت دھوان بنکے نکل جاؤنگا

دیکھ لینے دے مجھے گلشن رخسار کی سیر
دو گھڑی دیکھ کے پھولون کو مسل جاؤنگا

آج بوسہ تجھے دیتے ہی بنے گا اے جان
کچھ مین وعدہ نہین تیرا ہون کہ ٹل جاؤنگا

مجھ سے کہتا ہے شب وصل یہ جوبن انکا
تیری آغوش کے سانچے مین مین ڈھل جاؤنگا

مر کے بھی دل سے مٹے گا نہ حسینون کا خیال
ساتھ لیکر مین یہی حسن عمل جاؤنگا

کوے جانان مین یہ کہتا ہے مرا دل مجھسے
تو اٹھاتا تا مجھے مین گر کے مچل جاؤنگا

غم نہین گھر مین جو اس در سے آنے نہ دیا
آج جنت مین بنجاؤنگا تو کل جاؤنگا

وعدہ وصل پہ چاہی جو قسم ہنسکے کہا
رنگ رخ مین نہین تیرا جو بدل جاؤنگا

خبر آئی کہ وہ آتا ہے عیادت کے لیے
اب کچھ امید پڑی ہے کہ سنبھل جاؤنگا

وصل مین اس سے مرا دل کہتا ہے یہی
کیا مین ارمان عدو ہون جو نکل جاؤنگا

جناب جہان علیخان صاحب جہان شاہجہانپوری تلمیذ جناب جلال لکھنوی

[illegible] جاؤنگا
لیکن [illegible] جل جاؤنگا

[illegible] سے ٹل جاؤنگا
چال مین [illegible] سے [illegible] جاؤنگا

[illegible]
[illegible] نکل جاؤنگا

تیرے ارمان نے دھمکی مجھے دے رکھی ہے | جب خفا ہوتا ہے کہتا ہے نکل جاؤن گا
کچھ تڑپنے مین کمی ہے تو یہ کہتا ہے وہ بت | چٹکیون سے دل بیتاب کو مل جاؤن گا
سنگ ہے آج ترے درد نے اتنا تو کہا | وصل کی رات جب آئیگی تو ٹل جاؤن گا
تنگ ہے دل مین جو ارمان ہجوم غم سے | مجھسے کہتا ہے مین اس گھر سے نکل جاؤن گا
دیکھ لینے دو بہار چمن حسن مجھے | باغ کی سیر کرون گا تو بہل جاؤن گا
رشک کی تاب ہے اے برق تجلی کس کو | طور کو دیکھتے ہی دیکھتے جل جاؤن گا
یاد ہے وصل مین ارمان کا کہنا احسان | تھوڑی دیر اور ٹھہر لون تو نکل جاؤن گا

جناب سید سرفراز علی صاحب آسیا ردولوی

تم ستانے ہی کو آؤ مین بہل جاؤن گا | دل کی بیتابیان کم ہونگی سنبھل جاؤن گا
دی صدا جب لب ساغر نے کہ چل جاؤن گا | رنگ محفل یہ پکارا مین بدل جاؤن گا
درد و رنج و غم و ارمان سے بہل جاؤن گا | مجھکو دشمن ہی سنبھالین تو سنبھل جاؤن گا
کہا ارمان نے پھر آنے کا نہین مین دل سے | دیکھو پچھتاؤگے جس دم مین نکل جاؤن گا
سوز غم آگ لگاتا رہا خوش ہو ہو کر | دل پکارا کیا جل جاؤن گا جل جاؤن گا
درد کہتا ہے کہ ہون ضبط فغان تک دل مین | ساتھ نالون کے مین کانٹا سا نکل جاؤن گا
صدمۂ ہجر یہ کہتا ہے کہ جلدی کیا ہے | جان لیلون گا تو پھر دل سے نکل جاؤن گا
اے غم یار بتا کون سی تکلیف ہوئی | تو جو کہتا ہے کہ مین دل سے نکل جاؤن گا
گرم آہون نے مگر آتش غم بھڑکا دی | دل جو جلاتا ہے جل جاؤن گا جل جاؤن گا
آکے بیٹھے گا جو وہ راحت جان پہلو مین | دل بہل جائے گا آسیا و سنبھل جاؤن گا

جناب سید آل نبی خان صاحب ارمان شاہجہانپوری خلف الصدق و شاگرد جناب احسان

جوش وحشت مین اگر گھر سے نکل جاؤن گا | کوے جانان کی ہوا کھاکے بہل جاؤن گا
یار کہتا ہے جو فقرہ کوئی چل جاؤن گا | تیرے قابو سے شب وصل نکل جاؤن گا
ضبط کرنے کو جو کہتا ہون تو دل کہتا ہے | کچھ کہو گے تو مین پہلو سے نکل جاؤن گا
رنج دے گا نہ اگر مجھکو شب وصل صنم | ایفلک کیا ترے قابو سے نکل جاؤن گا

شمعِ محفل کا دھوان مجھکو فلک سمجھے گا / آپ کی بزم سے جس روز نکل جاؤن گا
کیون خلش ہے تمھین کاہیکو کھٹکتے ہین عدو / مین ہی کانٹا ہون تو محفل سے نکل جاؤن گا
کرنہ میلا مجھے کہتا ہے کفن تربت سے / مین وہ پوشاک نہین ہون جو بدل جاؤن گا
مل گیا اُنکا دوپٹہ تو یہ بولی شبِ وصل / وقتِ رخصت ترے دل کو مین مسل جاؤن گا
سختیِ ہجر سے گھبرا کے یہ دم کہتا ہے / خانۂ تن سے ترے آج نکل جاؤن گا

جناب مرزا علی محمد صاحب ارم لکھنوی شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

ہجر مین کہتا ہے اس شوخ کا ارمانِ وصال / خون ہو کر تری آنکھون سے نکل جاؤن گا
اے فلک ہجر مین آئے گی اگر موت مجھے / دو قدم مین پئے تعظیمِ اجل جاؤن گا
تیر چھوٹا مری جانب تو یہ کہتا آیا / توڑ کر سینۂ عاشق کو نکل جاؤن گا
آج کیا ہے کہ فلک دل سے مرے کہتا ہے / مین تری آہِ شرربار سے جل جاؤن گا
دل دیا جسکو دیا جس سے پھرا اُس سے پھرا / کیا مزاج آپ کا ہو مین جو بدل جاؤن گا
کس ڈھٹائی سے ترا دزدِ نظر کہتا ہے / نقدِ دل چھین کے پہلو سے نکل جاؤن گا
درد کہتا ہے یہ مجھسے شبِ غم اُٹھ اُٹھ کر / مین تری جان نہین ہون جو نکل جاؤن گا
اُنکو لپٹا ہوا پایا تو پکارا ارمان / اے ارم آج ترے دل سے نکل جاؤن گا

جناب الٰہی بخش صاحب اثیم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈھورہ

گر یہی وحشتِ دل ہے تو تعجب کیا ہے / باغِ جنت سے بھی گھبرا کے نکل جاؤن گا
کیا سمجھ کر مجھے اُٹھواتا ہے در سے اپنے / آپ کا وعدہ نہین ہون کہ مین ٹل جاؤن گا
وعدۂ وصل وہ کرتا ہے خدا خیر کرے / طرزِ وعدہ سے عیان ہے کہ بدل جاؤن گا
یون سنبھلنے کی تو کوئی نہین امید اثیم / وہ سنبھالینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤن گا

جناب صاحبزادہ میرزا محمد آغا جان صاحب آغا ساکن سونگھڑہ شاگرد جناب داغ دہلوی

ہائے جھنجھلا کے شبِ وصل کسی کا کہنا / ابکی چھیڑو گے جو مجھکو تو مچل جاؤن گا
سامنا ہو تو یہی اُسکا چلن کہتا ہے / دس قدم فتنۂ محشر سے نکل جاؤن گا
قبر مین غم نہین اے بت مجھے تنہائی کا / حسرتِ وصل تو ہے تیری بہل جاؤن گا

عزم فرقت مین ہے میرا تو عدم کا آغاز — رہ گیا آج کسی طرح تو کل جاؤن گا

جناب محمد عبدالرحمن صاحب بقا غازیپوری شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

قیدِ آدابِ وفا سے نہ نکل جاؤن گا — کوچۂ یار مین مین سر ہی کے بل جاؤن گا

کیون کرون اُنکی خوشامد وہ نہ آئین نہی — مین غم و رنج کی صحبت مین بہل جاؤن گا

بدگمانی ہی عبث مین وہی دلدادہ ہون — کچھ تری آنکھ نہین ہون کہ بدل جاؤن گا

دعوئ ضبط مرا سُنکے وہ فرماتے ہین — مین بھی رہ رہ کے کلیجے کو مسل جاؤن گا

ہو چکا چارۂ بیتابئ دل عیسےٰ سے — ہان اجل آکے سنبھالے تو سنبھل جاؤن گا

بیوفائی نکرے گا جو خیالِ جانان — اسی غمخوار کی صحبت مین بہل جاؤن گا

دیکھیے اُنکی حیا وصل مین کیا کرتی ہے — دل ابھی سے یہی کہتا ہے مچل جاؤن گا

ناوکِ ناز مری سمت چلا یہ کہکر — آرزو بنکے ترے دل سے نکل جاؤن گا

ہائے کیونکر دمِ دیدار چھپے گی الفت — رنگِ رُخ مجھسے یہ کہتا ہے بدل جاؤن گا

روک لیتی ہے اُنھین جذبۂ دل کی تاثیر — وہ تو ہر روز یہی کہتے ہین کل جاؤن گا

جناب سید محمد مرتضیٰ صاحب بیان مالک لسان الملک میرٹھ

وہ ہٹے آنکھ کے آگے سے تو مین صورتِ عکس — چرخ کے آئنہ خانے سے نکلجاؤن گا

کارِ امروز بفردا مگذار اے واعظ — آج اُس کوچے مین ہون خلد مین کل جاؤن گا

کون اُٹھائیگا الٰہی شبِ غم کی اُفتاد — مُنہ کو آتا ہے کلیجا کہ نکل جاؤن گا

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی از جے پور

بعد مرنے کے بھی چھوڑونگا وہ کوچہ نہ بصیر — قولِ معشوق نہین ہون کہ مین ٹل جاؤن گا

جناب الہوری شیو نندن پرشاد صاحب بہار ہیڈماسٹر اسکول الور شاگرد جناب داغ

غیر اُس بزم مین آئے تو مین ٹل جاؤن گا — آہِ مظلوم کے مانند نکل جاؤن گا

جناب منشی فضل الرحمن صاحب تابان ہیڈماسٹر مشن اسکول سہارنپور شاگرد جناب ساقی

آپکے جانے کو کہینگے تو مچل جاؤن گا — وہ سنبھالینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤن گا

اُنکے آنے سے ہو دل شاد کلیجہ ٹھنڈا — پر قیامت ہے یہ کہتے ہین کہ کل جاؤن گا

کیمیا خاک سے ہوگئی مری پیدا تابان — سوزِ الفت مین بتون کے جو مین جل جاؤن گا

جناب مولوی محمد مظہر الحق صاحب تسخیر شاگرد جناب یزدانی

شمع سان گرمی اغیار سے جل جاؤن گا — بلکہ محفل سے دہوان بنکے نکل جاؤن گا

ہر طرح ہاتھ مین ہون گوشہ دامن کی طرح — تم سبنہالوگے جو مجھکو تو سنبہل جاؤن گا

جناب شیخ محمد نذیر حسین صاحب تمنا خانپوری محرر سررشتہ انکم ٹکس

جاتے ہی فصل خزان مین بھی بدل جاؤن گا — جوشِ وحشت مین سوے دشت نکل جاؤنگا

حضرتِ عشق کی آتی ہے سواری دل مین — صبر کہتا ہے کہ پہلے ہی سے ٹل جاؤن گا

جناب محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری ملک بہار سخن شاگرد جناب یاس لکھنوی

اُسکے کوچے مین مین کیا جاکے سنبھل جاؤن گا — دلِ نادان تو یہ کہتا ہے مچل جاؤن گا

اسقدر تنگ ہوا خانۂ ویران مین مرے — درد کہتا ہے کہین دل سے نکل جاؤن گا

ہاے کہنا یہ کسی بت کا مرے نزع کے وقت — کفِ افسوس تری لاش پہ مل جاؤن گا

غیر کے منہ مین نہ دو اپنی زبان بہرِ خدا — دل مرا کہتا ہے مین منہ سے نکل جاؤن گا

رات کا وقت وہ بکھرے ہوے گیسو رخ پر — لے کے انگڑائیان کہنا کہ مین کل جاؤن گا

کہہ رہا ہے یہ عجب ناز سے اٹھتا جوبن — پھاڑ کر تنگ قبا کو مین نکل جاؤن گا

جگمگاتے وہان بھی حسینون کے نظر آئینگے — جاکے حورانِ بہشتی مین بہل جاؤن گا

دل مرا کہتا ہے گھبرا کے شبِ تارِ فراق — ہوکے آنسو تری آنکھون سے نکل جاؤن گا

چارہ گر کام نہ آئیگی تری چارہ گری — وہ سنبھال لینگے جو مجھکو تو سنبہل جاؤن گا

عرضِ حال اپنا کرونگا اسی حیلے سے جلیس — لے کے مین سامنے انکے یہ غزل جاؤن گا

جناب محمد جمیل صاحب جمیل شاگرد جناب فرقانی مرحوم

ہجر کہتا ہے شبِ وصل مین ہشیار رہو — وعدۂ وصل نہین مین کہ جو ٹل جاؤن گا

تم تصور مین نہ آئے تو قیامت ہوگی — دل یہ کہتا ہے کہ پہلو سے نکل جاؤن گا

جناب مولوی محمد حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

حوصلہ کہتا ہے یون دل سے نہ ٹل جاؤن گا — چوم کر تیغ کا منہ آپ نکل جاؤن گا

دلِ مضطر بھی اگر دفن ہوا میرے ساتھ — مین کفن پھاڑ کے تربت سے نکل جاؤنگا
اپنی محفل سے نکلواتے ہین کیون مجکو حضور — شمع کشتہ کی طرح خود ہی نکل جاؤنگا
نشۂ مے مین جو تھاما تو وہ بولے ہنسکر — چھوڑ دو چھوڑ دو مین آپ سنبھل جاؤنگا
آپ تشریف جو لے آئینگے روزِ وعدہ — جتنا بیتاب ہون اتنا ہی سنبھل جاؤنگا
مضطرب دل کو شبِ وصل جو دیکھا تو کہا — ایک دن اسکو مین تلوون سے مسل جاؤنگا
تاب جلوے کی حقیقت مین بہت مشکل ہے — طور پر کہتے تھے موسے کہ سنبھل جاؤنگا
کیا تقابل ہے وہ روٹھے جو شبِ وصل حبیب — دلِ ناداں بھی یہ بولا مین مچل جاؤنگا

جناب حمید علی صاحب حامد ہیڈ محرر تھانہ سدہولی

ایسی وحشت نہین زندان مین بہل جاؤنگا — صورتِ نالۂ زنجیر نکل جاؤنگا
پاؤن تھک جائینگے جب منزلِ الفت مین مرے — سر کے بل ہاتھ کے بل سینے کے بل جاؤنگا
دوپہر آئی جوانی کی گیا وقتِ شباب — اُنکا جوبن یہی کہتا ہے کہ ڈھل جاؤنگا
آکے سینے مین یہ کہتا ہے کسی کا ناوک — کہ جگر توڑ کے پہلو سے نکل جاؤنگا
مجھسے حامد یہی کہتا ہے مزاجِ محبوب — کہ زمانے کی طرح دم مین بدل جاؤنگا

جناب حسن الدین صاحب حسن طالب علم مڈل سکول اودیپور شاگرد جناب یاس

وصل مین بھی ہین وہی انکے لڑکپن کے کلام — کہتے ہین مجکو جو چھیڑا تو مچل جاؤنگا
کوچۂ یار نہین گلشنِ فردوس سے کم — ایک دم جاؤنگا ایدل تو بہل جاؤنگا
کچھ خوشی دل کو ہے اور کچھ ہے تردد کا مقام — آج وہ آئے ہین اور کہتے ہین کل جاؤنگا
اُسکی الفت کا گرا پھر بھی سنبھلتا ہے کوئی — تم جو کہتے ہو حسن مین تو سنبھل جاؤنگا

جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب خلیفہ ومداح جودہپوری

ضعف سے مجھ مین تڑپنے کی بھی طاقت نرہی — تم اگر لطف کروگے تو سنبھل جاؤنگا
اپنی خوبی پہ نہ اتراؤ تم اتنا اے جان — حسن کہتا ہے کہ دو روز مین ڈھل جاؤنگا
وصل مین سینے سے تم ہاتھ ہٹاؤگے اگر — دل یہ کہتا ہے تڑپ کر مین نکل جاؤنگا

جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

دیکھنا حشر مین جب تم پہ مچل جاؤن گا
مین بھی کیا وعدہ تمہارا ہون کہ ٹل جاؤن گا

آؤ ملجاؤ کہ یہ وقت نپاؤگے کبھی
مین بھی ہمراہ زمانے کے بدل جاؤن گا

اسقدر خوف ہے مجکو ستم پنہان کا
یک بیک لطف بھی کیجے تو دہل جاؤن گا

ناوک یار سے یہ دل نے کہا مجکو نہ چھوڑ
ساتھ کے ساتھ ترے مین بھی نکل جاؤن گا

اُنسے پوچھون گا کسی پردے مین احوال رقیب
زہر کے گھونٹ نگلنے مین نگل جاؤن گا

دل لگاتا نہ کبھی دار فنا مین ہرگز
کیا خبر تھی مجھے آج آؤن گا کل جاؤن گا

اپنے سر کوئی بھی لیتا ہے پرائی آفت
طور آگاہ نتھا اس سے کہ جل جاؤن گا

جلوۂ یار ہے گو ہوشربا اے ناصح
مین تجھے دیکھ کے گرون گا تو سنبھل جاؤن گا

قبر مین حسرت و ارمان ہین غنیمت اے داغ
رفتہ رفتہ انھین یارو نمین بہل جاؤن گا

جناب نواب مرزا مہدی حسنخان صاحب رفعت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکنوی

ہاتھ تم سینے پہ رکھو تو سنبھل جاؤن گا
ورنہ دل کہتا ہے پہلو سے نکل جاؤن گا

کیا قیامت ہی یہ کہتا ہے مرا روز فراق
کچھ مین جوبن ہون کسی کا کہ ڈھل جاؤن گا

نزع مین بیٹھ کے بالین پہ مرے وہ بولے
کیا ترے سر سے مین اسوقت مین ٹل جاؤن گا

دل سے کرتا ہے اشارا یہ کوئی تیر نگاہ
لے کے مین حسرت و ارمان کو نکل جاؤن گا

حسرت مرگ سے دم گھٹ کے یہ بولا شب ہجر
تو نکل مین بھی ترے ساتھ نکل جاؤن گا

دل ہی کچھ خوب سنبھل جاتا ہے تسے شب وصل
مین وہ بیتاب نہین ہون جو سنبھل جاؤن گا

میرے نادان کا کہنا یہ شب وصل مین ہاے
کوئی آغوش مین لیگا تو مچل جاؤن گا

کاش ہوتا مرا ارمان ترا تیر نگاہ
توڑ کر دل کو جو کہتا ہے نکل جاؤن گا

مر گیا مین جو کہا اُسنے دکھا کر مہندی
لاش پر آکے ہی ہاتھ مین مل جاؤن گا

ہی اشارا یہی اُن انکھڑیون کے جادو کا
تاک کر دل پہ مین رفعت ہی کے چل جاؤن گا

جناب رضا عباس صاحب رضا خلف جناب شیخ علی عباس صاحب وکیل شاگرد جناب عاشق لکھنوی

بے ترے کیا غم فرقت سے بہل جاؤن گا
تو سنبھالے گا جو مجکو تو سنبھل جاؤن گا

شب وصلت ہی تصور سے سحر کی دھڑکن
گر صدا آئی گجر کی تو دہل جاؤن گا

اے فلک یون نہ کبھی جائیگی وحشت میری
قیدِ ہستی ہی سے جبتک نہ نکل جاؤن گا

رند مشرب ہون مین پابند نہین مذہب کا
آج بتخانے مین ہون کعبہ مین کل جاؤن گا

دل یہ سمجھا کے ترے کوچے مین لاتا ہی مجھے
کچھ مین نادان تو نہین ہون کہ مچل جاؤن گا

آئینگے لب پہ ترے راز نہ مثلِ منصور
کچھ مین کم ظرف نہین ہون کہ ابل جاؤن گا

اے رضا دیکھیے اس بت کو تو دل کہتا ہے
دیکھیے آپکے قابو سے نکل جاؤن گا

جناب خلیل الدین احمد صاحب راضی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب تلہری

تیری محفل سے برا کیا ہے جو ٹل جاؤن گا
غیر کی آنکھ کا کانٹا ہون نکل جاؤن گا

گرمِ فریاد مجھے دیکھ کے کہتا ہے فلک
تو سلامت ہے تو اک روز مین جل جاؤن گا

کیون چھڑائین وہ مجھے کشمکشِ دشمن سے
کچھ مین دامن تو نہین ہون کہ نکل جاؤن گا

جب مین اٹھتا ہون تری بزم سے دل کہتا ہے
نام چلنے کا نہ لینا مین مچل جاؤن گا

مشورہ آج کیا ہے یہ جگر سے دل نے
تو وہان جاکے تڑپنا مین مچل جاؤن گا

فیصلہ ہوگا بہار آنے پر ابکی راضی
یا مری جان نہین یا مین سنبھل جاؤن گا

جناب بینی مادہو صاحب رزم شاگرد جناب زخمی کاکوروی

نزع کے وقت سنبھلنے کی کوئی شکل نہین
تم سنبھالوگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤن گا

اے مسیحا نہ ملے گا جو مجھے شربتِ دید
تپِ ہجران کی حرارت سے مین جل جاؤن گا

جوشِ وحشت مجھے لیجائیگا صحرا کی طرف
فصلِ گل آنے دو مین گھر سے نکل جاؤن گا

دل یہ کہتا ہے مرا شانے کے جھٹکے کھاکر
زلف کا بل تو نہین ہون کہ نکل جاؤن گا

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھبرا مؤ

اے لحد فصلِ جنون مین دلِ عاشق کیطرح
مین بھی سینہ ترا شق کرکے نکل جاؤن گا

مدد اے شوق گرا دے نہ کہین راہ مین ضعف
اسکے کوچے مین تو مین خود ہی سنبھل جاؤن گا

دل کا ارمان ترے کوچے مین لایا ہے مجھے
یہ نکل جائے تو پھر مین بھی نکل جاؤن گا

دوستو گر یہی خاطر کی پریشانی ہے
بوئے گل ہوکے مین گلشن سے نکل جاؤن گا

جناب رحمت حسینخان صاحب ستم محرر دفتر صدر راج بھرتپور شاگرد جناب نسیم بھرتپوری

کم کر مجھپہ خدا کے لیے ای وحشتِ دل
تو ستائیگی تو صحرا کو نکل جاؤن گا

کیا غضب ہو تمہین دیکھ کے کیا میری خطا
زلفِ مشکین کو نگھا و کہ سنبھل جاؤن گا

وہ بلائین ہی کہین راہ پہ آئین بھی کہین
سر کے بل سینے کے بل آنکھون کے بل جاؤن گا

جناب شیخ سخاوت حسین صاحب سخا تلہری خواہرزادہ جناب رضی مد

دل دیا جان کے دینے مین نکل جاؤن گا
مین ترا قول نہین ہون کہ بدل جاؤن گا

کیون یہ صیاد لگاتا ہے قفس مین پھندے
تیلیان توڑ کے اب کیا مین نکل جاؤن گا

تم جو آنکھون سے گراؤگے مجھے صورتِ اشک
مین لپٹ کر وہین دامن سے سنبھل جاؤن گا

جناب سندر لال صاحب ساغر از اترولی

ناصحا سا ہون ترے در سے نہ ٹل جاؤن گا
کیا مین مجنون ہون جو صحرا کو نکل جاؤن گا

لن ترانی نہ سنا مجکو کہ ہے کارِ ثواب
سرمۂ چشمِ جہان ہونگا جو جل جاؤن گا

جناب مولوی سید جمعیت حسین صاحب سعیدی ملازم ریاست تمانور

لاکھ ہون جور ہزارون ہون ستم کیا پروا
مین ترے کوچے سے ممکن ہے کہ ٹل جاؤن گا

گو بہت ضعف ہے پر دل کو ہے امیدِ قوی
وہ سنبھالینگے جو مجکو تو سنبھل جاؤن گا

جناب دوارکا پرشاد صاحب سخن کستری شاگرد جناب موہن لال صاحب لکھنوی

مرضِ عشق سے گو رنج ہے میرا بے طور
وہ سنبھالینگے جو مجکو تو سنبھل جاؤن گا

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی مد

ابکی اے زلف جو پھندے سے نکل جاؤن گا
لاکھ تو پیچ کرے گی مین سنبھل جاؤن گا

دل یہ کہتا ہے تجھے دیکھ کے ہم پہلوئے غیر
شکلِ ارمانِ عدو مین بھی نکل جاؤن گا

صاف کہتا ہے ترا پنجۂ رنگین مجھ سے
دل جگر دونون کو سینے مین مسل جاؤن گا

شمع سے چھیڑ جو پروانہ کرے گا سرِ بزم
آتشِ رشک سے مین بھی وہین جل جاؤن گا

مجھے کہتا ہے بگڑ کر یہ خیالِ جانان
بن کے ارمانِ عدو دل سے نکل جاؤن گا

حور و غلمان سے تو جنت مین بہلیگی وحشت
آپ بہلائینگے مجکو تو بہل جاؤن گا

عشقِ علمدین بہلنے کی نہین یہ وحشت
گر سے محبوب نہین جسمین بہل جاؤن گا

دولتِ وصل سے تبدیل نہوگی حالت
کوئی کم ظرف نہین مین کہ ابل جاؤنگا

دلِ شیدا سے یہ کہتا ہے ترا نازِ خرام
دست رس پا کے تجھے پاؤن سے مل جاؤنگا

دل یہ کہتا ہی تڑپنے کی وہ عادت ہی مجھے
ہاتھہ دو ہاتھہ خوشی مین بھی اچھل جاؤنگا

اسقدر جمع ہین گلہاے مضامین شمشاد
میرے ہر شعر کو دعوے ہے کہ پھل جاؤنگا

جناب مراد علی صاحب شمیم از قصبہ اترولی

سوزشِ رشکِ عدو سے مین پگھل جاؤنگا
گر کے اس جلتی ہوئی آگ مین جل جاؤنگا

دل یہ کہتا ہے نہ پہلو سے نکالو اسکو
ورنہ مین ساتھہ ہی پیکان کے نکل جاؤنگا

آجکل شام و سحر پر نہ مری جان ٹالو
کیا ہو ممکن آپ کا وعدہ کہ جو ٹل جاؤنگا

ہو جو منظور کسی نقشِ قدم کا آداب
کوے دشمن مین بھی مین سر ہی کے بل جاؤنگا

ترک رہا تمھارے وعدے پہ یہ دل کہتا ہے
آنسو بنکر مین اب آنکھون سے نکل جاؤنگا

حاجتِ شمعِ لحد ہے نہ چراغِ تربت
دلِ پُر داغ لیے زیرِ بغل جاؤنگا

جناب بالک رام صاحب شاد مرغائی متوطن بجواڑہ شاگرد جناب قمر

ہاے کہتا ہے کوئی شوخ شبِ خلوت مین
دیکھو تم مجکو جو چھیڑوگے مچل جاؤنگا

کب تلک ہجرِ بتان مین مین اٹھاؤن صدمے
دل یہ کہتا ہے کہ پہلو سے نکل جاؤنگا

حسرتین مل کے دبا لیتی ہین پہلو اسکا
میرا ارمان جو کہتا ہے نکل جاؤنگا

اور تدبیر کوئی میرے سنبھلنے کی نہین
وہ سنبھالین گے جو مجکو تو سنبھل جاؤنگا

مین جس انداز کا خواہان ہون وہ حور و نہین
شاد کیا خاک مین جنت مین بہل جاؤنگا

جناب مرزا سجاد حسین صاحب شرف برادر جناب ارم لکھنوی شاگرد جناب احسان

کوچہ عشق کے جانے سے نہ روک اے ناصح
ٹھوکرین کھاؤنگا جب آپ سنبھل جاؤنگا

کسلیے کرتے ہین تکلیفِ مداوا یہ طبیب
مین وہ بیمار نہین ہون جو سنبھل جاؤنگا

ضعف سی راہِ محبت مین گرا جاتا ہون
تم اگر ہاتھہ کے سنبھالوگے سنبھل جاؤنگا

کسلیے مجکو ڈراتے ہین عدو کے نالے
دل حسینون کا نہین مین جو دہل جاؤنگا

جناب محمد شفیع صاحب شفیع انسپکٹر محکمہ سروی ضلع [illegible]

وہ نہیں مین جو ٹکالے سے نکل جاؤن گا
مثل اشک آپ کے دامن مین مچل جاؤن گا

دل یہ کہتا ہے کہ اُس کوچے مین لیچل مجکو
ورنہ مین چیر کے پہلو کو نکل جاؤن گا

آپ جائین غم و اندوہ و الم کیا کم ہین
انھین دو چار سے فرقت مین بہل جاؤن گا

جیتے جی ترک نہ الفت کو کرونگا مین شفیع
کیا طبیعت ہون کسی کی جو بدل جاؤن گا

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری مقیم حیدر آباد دکن

خاک ہو کر تری محفل سے نکل جاؤن گا
گرمیان حسن کی ایسی ہین تو جل جاؤن گا

راہِ دشوارِ محبت سے نہ پھیرے ناصح
گرتے گرتے کبھی مین آپ سنبھل جاؤن گا

فصلِ گل آئی جنون کھینچ رہا ہے دامن
آج کل مین طرفِ دشت نکل جاؤن گا

مجلسِ وعظ مین اے پیرِ مغان جاتا ہون
شیشۂ مے کو لیے زیرِ بغل جاؤن گا

خیر ہو جائے تو ہو جائے قیامت برپا
واہ مین اور ترے کوچے سے ٹل جاؤن گا

جناب محمد ارتضیٰ خان صاحب رشید تحصیلدار پرگنہ جورو ریاست بیکانیر

مین سنبھالے سے نہ سنبھلونگا کسی کے لیکن
وہ سنبھالینگے جو مجکو تو سنبھل جاؤن گا

جھوٹے وعدون سے جو بہلاتے ہو مجکو صنما
کیا مین نادان ہون ایسا کہ بہل جاؤن گا

دل یہ کہتا ہے غمِ ہجر سہون مین کبتک
اشک کے ساتھ مین خون ہوکے نکل جاؤن گا

وعدہ ایفا نہ کیا تو نے اگر دلبر نے
تیرے وعدے کی طرح مین بھی ٹل جاؤن گا

جناب میرزا محمد مشرف یار خان صاحب شرف رئیس جاورہ

صورتِ نقشِ قدم در پہ پڑا رہنے دو
ٹھوکرین کھا کے زمانے کی سنبھل جاؤن گا

سر اٹھایا جو مرے شورِ جنون نے تو کہا
اسکی ان باتون سے اک دن مین دہل جاؤن گا

چشمِ بیمار کا بیمار ہون اچھا رہ گر وہ
کیا سنبھالے سے کسی کے مین سنبھل جاؤن گا

جناب سید خواجہ محمد ادریس صاحب شاغل از لشکر گوالیار

ہون وہ مدہوش نہ سنبھلونگا کسی سے ہرگز
وہ سنبھالینگے جو مجکو تو سنبھل جاؤن گا

وہ بھی جا ہین جو مجھے تو بدن جانے دو
قول سے اپنے نہ ہرگز مین بدل جاؤن گا

جناب علی خطیب صاحب شرر اسلام آبادی شاگرد جناب ملا جلال عظیم آبادی

شوق اُٹھائیگا اگر ضعف گرائیگا مجھے
گرتے گرتے تری چوکھٹ پہ سنبھل جاؤنگا

نہ یہ بت ہونگے وہان اور نہ یہ سامانِ طرب
ای خدا خاک مین حورون سے بہل جاؤن گا

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شوقی تکیوی راے بریلوی

مجکو بیچین دلِ بیتاب نہ سن ناصح کی
دو گھڑی بزم حسینان مین بہل جاؤن گا

رات کی رات پڑا رہنے دے ایجوشِ جنون
صبح ہوتے ہی بیابان کو نکل جاؤن گا

جناب عبد الرحمن صاحب شریف از تبتور

حالتِ نزع مین گو صورتِ بیہوشی ہے
اُنکے آتے ہی مین ہر طرح سنبھل جاؤن گا

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

کیا مین وحشت زدہ زندان مین سنبھل جاؤنگا
صورتِ نالۂ زنجیر نکل جاؤن گا

ہاتھ سے تو بھی جگر تھام کے رہجائیگا
ایفلک مین بھی کوئی چال جو چل جاؤن گا

مجھسے کہتا ہے رہِ شوق مین یہ وحشت
کہ تری گرمی رفتار سے جل جاؤن گا

پاؤن تھک جائینگے جب وادی غربت مین مرے
سر کے بل سینے کے بل ہاتھ کے بل جاؤن گا

نہ چلو ساتھ جنازے کے تو فرمادیجے
کبھی تربت کی طرف ہو کے نکل جاؤن گا

دور سے مجکو ڈراتا ہے تصور اُنکا
دل مین آؤنگا تو دل کو ترے مل جاؤن گا

رنگِ رُخ میرا یہ کہتا ہے سرِ بزم اُنسے
ساتھ ہی آپ کے تیور کے بدل جاؤن گا

ایسے مرنے پہ بھی خوش ہون جو وہ کہدین کبھی
کفِ افسوس تری قبر پہ مل جاؤن گا

نشے کے پینگ تو بڑھنے دو ذرا اے عابد
دورِ میدانِ خودی سے بھی نکل جاؤن گا

جناب سید نذیر احمد صاحب عروج ساکن موضع کامگار شاگرد جناب ایجاد

کچھ تو تسکین دلِ مضطر کو مرے ہو جائی
جھوٹ ہی کہدیا ہوتا کہ مین کل جاؤن گا

در پہ آیا ہون نہ جانیکے لیے چپ رہیے
مین بھی کیا آپ کا وعدہ ہون جو ٹل جاؤن گا

دلِ شیدا یہی کہتا ہے دمِ بیتابی
وہ سنبھالینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤن گا

آکے جانے کا جو وہ ذکر کرینگے ایدل
طفلِ نادان کی طرح مین بھی مچل جاؤن گا

طفلِ اشک اپنا یہ کہتا ہے عروجِ محزون
آنکھ سے نکلا تو دامن مین مچل جاؤن گا

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس اول مڈل اسکول چار سدہ شاگرد جناب تاسر لکھنوی

دلِ ناداں کا یہ ہے قول مچل جاؤں گا
وہ سنبھالیں گے جو مجھکو تو سنبھل جاؤں گا

نہ کروں ترک محبت وہ کریں لاکھ ستم
میں تلون نہیں رکھتا کہ بدل جاؤں گا

کیوں لیے جاتے ہو اُس بزم میں اسکو عشرت
دل تو کہتا ہے میں قابو سے نکل جاؤں گا

جناب محمد عبد الرؤف خان صاحب فیاض ازجھالاوار

ہائے کس ناز سے وہ عہدِ وفا پر بولے
کیا زمانہ ہوں کہ جو تجھسے بدل جاؤں گا

کیا بلا ہے شبِ ہجراں کہ یہی عیش کا گھر
اژدہا بنکے ڈراتا ہے نگل جاؤں گا

آکے آغوشِ تمنا میں یہ کہنا اُنکا
ہاتھ گر مجھکو لگایا تو مچل جاؤں گا

جناب رام روپ داس صاحب عاشق از للت پور

کوئی صورت نہیں اب اور سنبھلنے کی مری
وہ سنبھالیں گے جو مجھکو تو سنبھل جاؤں گا

فصلِ گل آئے جو گلشن میں تو دیوانوں کے ساتھ
میں بھی گھر چھوڑ کے صحرا کو نکل جاؤں گا

جناب محمد عبد العزیز خان صاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

یونہیں اک روز پتا یار کا مل جائے گا
ڈھونڈھنے کوہ و بیاباں میں نکل جاؤں گا

شبِ وعدہ وہ چلے آئیں کسی طرح اگر
میرا ارمان بھی کہتا ہے نکل جاؤں گا

جناب میر وزیر علی صاحب عارض دہلوی نقشہ نویس دفتر نہر آگرہ

آپ کے دم تو یہ ہیں آج کہ کل جاؤں گا
دم یہ کہتا ہے کہ میں پہلے نکل جاؤں گا

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب عاصی رئیس جمبوسر

نزع کے وقت بھی یہ جنبشِ لب کہتی ہے
وہ سنبھالینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤں گا

جناب فیض محمد صاحب فیض سارجن میجر اودے پور شاگرد جناب تاسر لکھنوی

بیخودی تیرے سبب کیا میں بہل جاؤں گا
وہ سنبھالینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤں گا

ہمکو یقین قیس سے اور مجھسے بنیگی پھر خوب
کبھی وحشت میں جو صحرا کو نکل جاؤں گا

میں نے آغوش میں کھینچا تو وہ کمسن بولا
دیکھو چھیڑو نہ مجھے ورنہ مچل جاؤں گا

سوزِ الفت کی ترقی جو رہیگی دن رات
رفتہ رفتہ یونہیں آخر کو میں جل جاؤں گا

شغل کچھ چاہیے حورون سے لگا لینگے دل
یہ نہوگا تو مین جنت سے نکلجاؤنگا

جناب سید محمد احمد صاحب فریاد شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

تم جو کہتے ہو ترے گھر سے مین کل جاؤنگا
مین بھی کل پھر ملاقات اجل جاؤنگا
ہاے اُنکا شبِ وصلت مین یہ کہنا مجھسے
کچھ نہ بن آئیگی تمکو جو مچل جاؤنگا

جناب فدا حسین صاحب فدا از حیدرآباد دکن

گو ہون دیوانہ پہ ہشیار بھی ہون مطلب کا
وہ سبنھا لینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤنگا

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

قول ارمان کا مرے ہے کہ نکل جاؤنگا
اشک بنجاؤنگا اور آنکھ سے ڈھلجاؤنگا
کچھ جوانی مین نہ تھی عالمِ پیری کی خبر
یہ نہ معلوم تھا دو دن مین بدل جاؤنگا
آج کہتا ہے کسی شوخ کا اُٹھتا جوبن
پھاڑکر تنگ قبا کو مین نکل جاؤنگا
کہہ رہا ہے دلِ مضطر سے مرے میرا جگر
ساتھ پیکان کے مین سینے سے نکل جاؤنگا
تو اگر جاتا ہو رہنے دے تصور اپنا
دو گھڑی ہجر مین مین اس سے بہل جاؤنگا
گرمیان ہونگی اگر آپ کی اغیار کے ساتھ
آتشِ رشک سے مین بزم مین جل جاؤنگا
دل یہ کہتا ہے اُٹھاؤنگا کہان تک صدمے
اشک بن بنکے مین آنکھون سے نکل جاؤنگا
اشک کی طرح گرائیگا جو تو آنکھون سے
مین لپٹ کر ترے دامن سے سنبھل جاؤنگا
اسی غم یار بتا اور ٹھکانا ہے کہان
تو جو کہتا ہے کہ سینے سے نکل جاؤنگا
روک لیتا ہے دلِ زار مین حسرت کا ہجوم
کوئی ارمان جو کہتا ہے نکل جاؤنگا
یون سنبھلنا تو قمر میرا بہت مشکل ہے
وہ سنبھالینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤنگا

جناب سید شاہ قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی آرہ

بزم سے اُٹھکے چلون گا تو مچل جاؤنگا
مین کچھ ارمان ہون عدو کا کہ نکلجاؤنگا
کیا خبر تھی دمِ اخفاے محبت اے دل
چشمِ پُرنم کی طرح مین بھی اُبل جاؤنگا
دیکھ ہو کعبہ ہو خمخانہ ہو ویرانہ ہو
جس جگہ جاؤنگا وحشت مین بہل جاؤنگا
دیکھیے حورون مین انداز یہ ہون یا کہ نہ ہون
یہ تو کیونکر کہون جنت مین بہل جاؤنگا

غمِ یارانِ گذشتہ کا عبث شکوہ ہے
وہ گئے آج جہان سے تو مین کل جاؤنگا

جناب محمد قادر علی صاحب قادر صفی پوری

چھٹ کے قدمون سے تری خاک بسل جاؤنگا
ہان خدا ہی جو سنبھالے تو سنبھل جاؤن گا

اے جنون جوش پہ ہے آج بہارِ وحشت
بیڑیان توڑ کے زندان سے نکل جاؤن گا

یون تو امید نہین ایک گھڑی کی قادر
وہ سنبھالینگے جو مجکو تو سنبھل جاؤنگا

جناب حکیم عابد علی صاحب کوثر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

جیتے جی کیا درِ میخانہ سے ٹل جاؤن گا
نیتِ شیخ نہین ہون جو بدل جاؤن گا

جان کے ساتھ ہین وہ مہر و وفا کے وعدے
تیرے تیور مین نہین ہون جو بدل جاؤنگا

کھینچتا ہون جو مین آغوش مین تو کہتے ہین
برق کی طرح تڑپ کر مین نکل جاؤن گا

خم کے خم بادۂ گلرنگ پلادے ساقی
ایسا کمظرف نہین ہون کہ ابل جاؤن گا

مین یہی لونگا یہی لونگا خدا سے کہکر
روزِ محشر ترے قدمون پہ مچل جاؤن گا

جانِ ناشاد پہ مرنے کا تقاضا کیا ہے
کہہ دو آیا ہے جو پیغامِ اجل جاؤن گا

تیری عارض کے مین اس پردے مین ہو تو نگا
اشک بنکر تری آنکھون سے مین ڈھل جاؤنگا

کہتے ہین وان بھی ترے دل کو کرونگا پامال
حشر مین چال قیامت کی مین چل جاؤن گا

کعبے جانے کی ہے مدت سے تمنا کوثر
پہلا شوق تو سر آنکھون کے بل جاؤن گا

جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف متوطن بمبئی شاگرد جناب مولوی ہدایت اللہ صاحب

عشق کی چوٹ سے بیخود ہی پڑا رہنے دو
پھر ہو گا مین اگر غش سے سنبھل جاؤن گا

ضد سے منہ پھیر کے بیٹھین گے اگر وہ شبِ وصل
ایک بوسے کے لیے مین بھی مچل جاؤن گا

ایسی خوگر مری آنکھین ہین کسی جلوے کی
دیکھ کر برقِ تجلی کو سنبھل جاؤن گا

اتنے سامان نکرو میرے اٹھانے کے لیے
بے اجل آئے کہین وقت سے مین ٹل جاؤن گا

جناب احمد حسین صاحب مجروح رانوالی شاگرد جناب امیر لکھنوی

کہتے ہین حشر مین جس سمت نکل جاؤن گا
دیکھنا دل کہ ہزارون کے مسل جاؤن گا

کیا کہا حشر مین ہو گا نہ کسی کا کوئی
تم بدل جاؤ گے کیا مین بھی بدل جاؤن گا

ناتوان ہون مجھے اے شوخ پڑا رہنے دے
کھاکے ٹھوکر ترے پاؤن کی سنبھل جاؤنگا

میرے پہلو سے جو ایجان ذرا بھی سرکے
دم یہ کہتا ہے اسی دم مین نکل جاؤن گا

یہ تو ممکن ہی نہین سنبھلون کسی طرح مگر
تم سنبھالوگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤن گا

دل سودا زدہ کہتا ہے کہ مین خون ہوکر
ساتھ ہی اشک کے آنکھون سے نکلجاؤنگا

جو برا کہتے ہین وہ نیک کہینگے مجھکو
اچھے دن آئینگے جب مین بھی بدل جاؤنگا

گرکے شانے پہ دوپٹے نے کہا اے مجروح
وہ سنبھالینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤن گا

جناب تہور علیخان صاحب موزون برنچ پوسٹماسٹر قصبہ درونٹہ

ٹالنے سے کہین غیرون کے مین ٹل جاؤنگا
توبہ توبہ تری محفل سے نکل جاؤن گا

شمع رخسار پہ پروانہ بناہاے رقیب
خاک سمجھا نہ یہ کمبخت کہ جل جاؤن گا

دل یہ کہتا ہے ترے پاس بہلنے کا نہین
اسکی آغوش مین ہان جاکے بہل جاؤنگا

بوسے انعام مین ٹھہرائے ہین انسے موزون
کس خوشی سے مین سنانے کو غزل جاؤن گا

جناب سید عبد المجید صاحب مجید حلیم پوری شاگرد جناب نواز حسن مونگیری

کوچۂ یار کی جانب جو نکل جاؤن گا
پاؤن تھک جائینگے جب سر ہی کے بل جاؤنگا

نشۂ عشق مین سرشار ہون گرتے گرتے
وہ سنبھالین گے جو مجھکو تو سنبھل جاؤن گا

کوچۂ یار مجید اپنی ہے جاگیر نہین
وہ نکالینگے جو مجھکو تو نکل جاؤن گا

جناب عبد الحمید خانصاحب مجنون مددگار محرر تھانہ سدہولی

وہیان بھی آتا ہے انکا تو یہی کہتا ہے
تیر کی طرح مین سینے سے نکل جاؤن گا

تیر اچرچاہی کہتا ہے ترے تیر کی طرح
دل مین گڑ جاؤن گا منہ سے جو نکلجاؤنگا

کیا ڈراتا ہی مجھے اپنے ستم سے اے چرخ
دل معشوق نہین ہون کہ دہل جاؤن گا

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ برلہ

بات کیا ہے نہ گیا آج تو کل جاؤن گا
وحشت دل سے کسی سمت نکلجاؤن گا

اپنے کوچے مین مجھے یار پڑا رہنے دے
ٹھوکرین کھاکے مین آخر کو سنبھل جاؤنگا

جناب پنڈت شام لال صاحب منیر دہلوی ہیڈ ماسٹر مشن اسکول نرسنگ گڈھ

پاؤن سے کوئی تو جاتا ہے کوئی سر کے بل — کوچۂ یار مین مین آنکھون کے بل جاؤن گا
جوش پر میرا جنون آئے گا جس روز منیر — پھاڑ کر کپڑے مین صحرا کو نکل جاؤن گا

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خان صاحب منیر بنارسی شاگرد جناب فائز بنارسی

وقت پر اُن کا ارادہ ہے کہ ٹل جاؤن گا — کر کے اقرار شب وصل بدل جاؤن گا
قبر پر میری جو تم آئے عدو کے ہمراہ — مین کفن پھاڑ کے مرقد سے نکل جاؤن گا
اُسکے کوچے سے چلا مین تو کہا یہ دل نے — مین نہ جاؤن گا نہ جاؤن گا مچل جاؤن گا
کوچۂ یار مین بڑھ جائیگی کچھ اور تپش — دل بیتاب سمجھتا ہے بہل جاؤن گا
روکتا ہے اُسے ہر چند حجاب اے منیر — حسن کہتا ہے کہ پردے سے نکل جاؤن گا

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ناجی کلرک ریونیو سروی آفس ازبلہاری

آج کیا شرط وفا کر کے مین ٹل جاؤن گا — مین وہ عاشق نہین جو تم سے بدل جاؤن گا
باغ رضوان مین بھی گر کوچہ ترا یاد آیا — پھاڑ کر حلۂ جنت کو نکل جاؤن گا
تپش دل ہی بہت کچھ ہے سہارا تو یہی — وہ سنبھالینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤن گا
غیر منہ دیکھتے رہجائینگے لیکن ناجی — مثل پروانہ مین اُس شمع پہ جل جاؤن گا

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اورسیر متوطن میرٹھ

دل یہ کہتا ہے مین سینے سے نکل جاؤن گا — اُسکے کوچے مین چلو گے تو سنبھل جاؤن گا
اپنی محفل سے اُٹھاتا ہے عبث تو مجھکو — تیرا اقرار نہین ہون کہ جو ٹل جاؤن گا
دل مرا کہتا ہے محفل سے نہ اُٹھنا اُسکے — ورنہ دیکھو کہے دیتا ہون مچل جاؤن گا

جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب تیر وکیل دہلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

اس سے کیا ہوگا نقاب اُس نے نقابین ڈالے — حسن اُس شوخ کا کہتا ہے نکل جاؤن گا
دیکھو محرم کو چھپا لو نہ کہین ہو یہ قہر — دل ناداں مرا کہتا ہے مچل جاؤن گا
بستر غم پہ گرا یا ہے مجھے ہجر نے تیر — وہ سنبھالینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤن گا

جناب سید ولی حسن صاحب ناظم سہارنپوری

اور صورت تو سنبھلنا نہین امکان مین ہے — وہ سنبھالین گے جو مجھکو تو سنبھل جاؤن گا

میرے احباب طبیبون کو عبث لاے ہین   مین وہ بیمار نہین ہون جو سنبھل جاؤنگا
دل بھر آئیگا تو مین ضبط کرونگا ناظم   مین وہ کمظرف نہین ہون جو ابل جاؤنگا

جناب نرائن پرشاد صاحب واثق جونپوری مقیم قصبہ اتر ولی

نہ گیا آج اگر یان سے تو کل جاؤنگا   اک نہ اک دن ترے کوچے سے نکل جاؤنگا
دل یہ کہتا ہے اکیلا نہ رہونگا مین کبھی   تیر کہتا ہے ابھی مین تو نکل جاؤنگا
دم یہ کہتا ہی کہ اے رنج فراق جانان   تیرے آنے ہی سے پہلے مین نکل جاؤنگا

جناب مسٹر ولیم رویٹ صاحب ولیم از چھاؤنی فیروزپور

مجکو مسجد مین تو جانے سے نہین کچھ انکار   لیکے پر شیشۂ مے زیر بغل جاؤنگا
وقت آخر مین نہین اسکے سوا اور علاج   یار آجائیگا اسدم تو بہل جاؤنگا
عاجز آکر مرا دل کہتا ہے مجسے ولیم   تنگ آکر ترے سینے سے نکل جاؤنگا

جناب مولوی سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری شاگرد جناب فلق لکھنوی

لیے ترے کب مین وہان جاکے بہل جاؤنگا   خلد سے بھی کہین گھبرا کے نکل جاؤنگا
وعدے کرتے ہین جو دو شخص کہ باہم سمجھ جاے   سنکے کہتا ہے زمانہ مین بدل جاؤنگا
تست ہی آج طبیعت ادہر آاے ناصح   خیر بچنے سے ترے کچھ تو بہل جاؤنگا
توبہ کی ہے مگر شرط یہ ہے اے واعظ   جب بہار آئیگی مین صاف بدل جاؤنگا
سینے کو دیکھ کے بولا کسی کمسن کا قد   مجکو شمشاد نہ کہنا کہ مین پھل جاؤنگا
لیکے دل کہتے ہین پھر دو یہ نیا فقرہ ہے   اور دھمکی کہ نہ دوگے تو مچل جاؤنگا
بزم مین رندون سے کہتا ہے یہ عمامۂ شیخ   تم ذرا چھیڑ دو مین آپ اچھل جاؤنگا
حشر مین پرسش اعمال سے وحشت ہوگی   ہان ترا ذکر کچھ آیا تو بہل جاؤنگا
مریض ہجر ہین کی انکے تصور نے دوا   اب کچھ امید ہے مجکو کہ سنبھل جاؤنگا
اے ہنر کوچۂ جلاد ہے مقتل میرا   جب مجھے لینے کو آئیگی اجل جاؤنگا

جناب قاضی سید محمد نور الحسن صاحب ہاشمی صفی پوری خلف جناب سید قاضی احمد سعید صاحب

داغ کہتا ہے کہ مین پھول کے پھل جاؤنگا   زخم کہتے ہی ہوتے نکل جاؤنگا

...ی پھر تی نہین ہین جاتون کہ نکل جاؤنگا
تجھ زمانہ نہین ہون نہین کہ بدل جاؤن گا

پھر بہار آئی جنون خیز تماشا دیکھون
...نکلے واعظ کا عمامہ ہی اُچھل جاؤن گا

...لوکی ناز کی انداز کا کہتا ہے خیال
...پیے کے چھلکی ہی ذرا دل تو سنبھل جاؤن گا

جلوہ آرا رخ بے پردہ خدارا ہو جلے
نا شمی طور نہین ہون کہ مین جل جاؤن گا

جناب شیو نرائن لال صاحب ہوش خلف دیوان بھیا تھہ پرشاد صاحب صبا ساکن ...

فصل گل آنے دے صیاد جنون ہونے دے
توڑ کر کنج قفس خود مین نکل جاؤن گا

ہوش بیمار محبت ہون دوا ہے یہ مری
وہ سنبھالینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤن گا

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

دل یہ کہتا ہے وہ آئے تو سنبھل جاؤن گا
ورنہ پہلو سے تڑپ کر مین نکلجاؤن گا

درد دل اُٹھکے گرائیگا مجھے ہجر مین جب
آہ دیگی جو سہارا تو سنبھل جاؤن گا

...ن کہتا ہے کہ اک چھانون ہون ڈھلتی پھرتی
دھوپ کی طرح بہت جلد مین ڈھل جاؤن گا

دل جو گھبراتا ہے میرا شب تنہائی مین
دھیان آئے گا کسی کا تو بہل جاؤن گا

قول ارمان کا ہے ہو کہین خلوت تو نصیب
کوئی آئیگا تو مین دل سے نکل جاؤن گا

ہجر مین ہے کسی مظلوم کے نالے کا یہ قول
عرش ہلجائے گا جب دل سے نکلجاؤن گا

...یا وہ دو جام پلاکر مجھے بہکا دینگے
یاس کمظرف نہین ہون جو مچل جاؤن گا

جناب سید غوث الدین صاحب انور شاگرد جناب رسا و جناب نائل حیدرآبادی

...ہی آج خدا چاہے تو کل جاؤن گا
قید ہستی سے کسی دن تو نکل جاؤن گا

...ون ہی گردش دل کا ہو پس مرگ اثر
عرصہ حشر سے گھبرا کے نکل جاؤن گا

...توان کا ہے یہ زور کہ غش آتا ہے
ہاتھ مین ہاتھ جو تو دے تو سنبھل جاؤن گا

...کی آمد ہے تصور مین ہے استقبال
دل یہ کہتا ہے کہ پہلو سے نکل جاؤن گا

[illegible]
تھام کر مین ترے دامن کو سنبھل جاؤن گا

[illegible]
حشر ہو جائیگا مین جب کہ مچل جاؤن گا

[illegible]

دیوانِ [illegible]

کلام استاد [illegible] کرنے والے شعر کو [illegible]
چونکہ آپ کے [illegible] میں [illegible] کی طرح [illegible]
ہمیشہ [illegible] مشق کرتا رہتا ہے بالخصوص [illegible]
اور قادر الکلام اور کہنہ مشق استاد کا دیوان ہم
[illegible] کے سامنے پیش کیا ہے۔ یہ دیوان حضرت
شاہ ضمیر مرحوم لکھنوی کا ہے حضرت [illegible]
مرحوم کے ارشد تلامذہ میں تھے۔ مرحوم نے اپنی پاکیزہ
اور طولانی زندگی صرف شعر و سخن کے نذر کردی تھی
اور ان لوگوں میں تھے جنکے لائق تلامذہ [illegible]
انکی شاگردی پر فخر اور ناز ہے۔ اردو نظم کیلیے
غالباً اس سے زیادہ مفید کوئی ترکیب نہیں ہے کہ
اگلے سخن سنجوں کا کلام نئے طبع آزمائی کرنے والے
لڑکیاں [illegible] کے لیے شائع کیا جائے۔ ملک
کو اس کلام کا اسقدر شوق ہے کہ دیوان
زیر طبع ہی تھا اور کثرت سے عام شائقین
کی درخواستیں آگئیں اور آرہی ہیں۔
عموماً ملک نے کچھ اس شوق سے خریداری
کے لیے ہاتھ پھیلائے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ
کہیں ہمکو اپنے معزز خریداروں اور ناظرین
پیام یار سے نادم ہونا پڑے۔ اسلیے زور دے کر عرض
کرتے ہیں کہ جلد طلب فرمائیے۔

قیمت مع محصول [illegible]

المشتہر منیجر پیام یار لکھنؤ

اشتہار

[illegible]

[illegible] عالم

[illegible] مرحوم
آپ [illegible] اور [illegible] کے [illegible]
[illegible] تفصیل [illegible] کی گئی ہے [illegible]
[illegible] ۔ [illegible]
[illegible] بموجب ۔ ہم زیادہ [illegible]
[illegible] کہ اگر آپ [illegible]
[illegible] نظر کیجیے ۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول ۔
[illegible]

فیروز و گلنار

خاص شکسپیر کے مشہور ناٹک
رومیو جولیٹ کا ترجمہ قدرتی خیالات
انسان کا سچا فوٹو۔ جوانی کی ترنگ
عشق کی اُمنگ کا پورا تجربہ۔
بغض و عداوت کا آئینہ۔
کاوشِ ہجر و لذتِ وصل کی
قدرتی تصویر جسکی زبان کی
پاکیزگی۔ محاورات کی شستگی
الفاظ کی بندش بیانات کا
قدرتی جوش۔ بول چال کا سیدھا [illegible]
[illegible] دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔
قیمت [illegible]

پیام یار کے گذشتہ نمبر

اکثر حضرات پیام یار کے گذشتہ نمبروں کی نسبت [illegible] دریافت کرتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] مطلب [illegible] [illegible] ذیل نمبر موجود ہیں -

بابت ۱۸۹۳ء

جولائی ۱۸۹۳ء نمبر ۷ - اگست ۱۸۹۳ء نمبر ۸

بابت ۱۸۹۴ء

اپریل ۱۸۹۴ء نمبر ۴ - مئی ۱۸۹۴ء نمبر ۵ - جون ۱۸۹۴ء نمبر ۶ - جولائی ۱۸۹۴ء نمبر ۷ - اگست ۱۸۹۴ء نمبر ۸ - ستمبر ۱۸۹۴ء نمبر ۹ - اکتوبر ۱۸۹۴ء نمبر ۱۰ - نومبر ۱۸۹۴ء نمبر ۱۱ - دسمبر ۱۸۹۴ء نمبر ۱۲

بابت ۱۸۹۵ء

یہ [illegible] سلسلہ وار [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] علاوہ [illegible] [illegible]

منیجر پیام یار

عمدہ اور جدید کتابیں

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ اشکریزی - ایک پاکدامن معشوقہ کی عصمت نمائی - ہندوستانی مردوں کے جنون انگیز ولولوں کی انتہا - ہماری عورتوں کی بیکسی اور پاکدامنی یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ "فرخ" اور اسکا عشق نہایت موثر اور پرجوش اردو میں ناول [illegible] [illegible] کر کے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے قیمت فی جلد [illegible]

کلیات مذاق

یہ وہ جواہر بیان ہے جسکا ہر شعر دل بیتاب کے ساتھ وہ کام کرتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] - اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ کے اعتبار سے [illegible] [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

ورکشن سنگھ

(نہایت دلفریب ناول)

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت مع محصول [illegible]

خیالات نادرہ

[illegible] [illegible] [illegible] کتاب ہے

[illegible]

یہ [illegible] ہندوستان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جن کتاب کی درخواست [illegible] [illegible] ویلیو پے ایبل [illegible] تعمیل ہوگی

المشتہر - منیجر پیام یار - لکھنؤ

ملاحظہ طلب

جدت پسند طبیعتوں کی جناب میں التماس [illegible] کہ ذیل کی کتابیں ضرور طلب کر کے ملاحظہ کریں اچھی نظمیں ہیں -

صورۃ الخیال - یہ ایک ایسا عمدہ ناول ہے [illegible] انگریزی رسالوں اور اخباروں نے اسکی تعریفوں سے صفحے سیاہ کیے ہیں اور اسکا طرز بیان سارے ہندوستان کو پسند ہوا ہے - قیمت مع محصول [illegible]

ہدیۃ المقال - ایضاً حصہ دوم [illegible]

حلیۃ الکمال - ایضاً حصہ سوم [illegible]

نوائے وطن - یہ اردو کی زبان میں نہایت مفید کتاب ہے اور بعض شعرا کے [illegible] اسمیں ہیں -

نغمان دلکش - یہ ایک فارسی کی نہایت بامحاورہ اور اثر انگیز لاجواب مثنوی ہے -

نوید ہند - یہ ایک اردو کی جدید طرز کی مثنوی ہے جسمیں مصنف نے ہندوستان کو مادر مہربان فرض کر کے اسکے دو بیٹے ہندو اور مسلمان قائم کر کے [illegible] [illegible] مثنوی ہے

ان کتابوں کے مصنف مولوی سید علی محمد صاحب شاد رئیس عظیم آباد ہیں جنکی شہرت فن شاعری میں [illegible] کمال ہے مذکورہ بالا نشان سے بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرمائیں -

خزانہ خیال

(مصنفہ مولوی عبد الاحد صاحب [illegible])

یہ دیوان [illegible] الفاظ اور محاورات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

خیالات [illegible]

[illegible]

پیام یار

نمبر [illegible] بابت ماہ [illegible] ع جلد [illegible]

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

مرتبہ

محمد نثار حسین نثار [illegible]

[illegible]

۱- پیام یار ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ شائع ہوتا ہے۔ قیمت عام ایک روپیہ سالانہ مع محصول ڈاک۔ والیان ملک و رؤسا سے پانچ روپیہ سالانہ۔

۲- بغیر پیشگی قیمت آئے ہرگز کسی کو روانہ نہیں ہوتا۔ نمونہ ۲ وصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے۔

۳- ہر تحریر جواب طلب کے لیے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے ورنہ بیرنگ کی شکایت معاف۔

۴- قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ بصورت دیگر تلف ہونے پر ہم ذمہ دار نہیں۔

۵- ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین "نثار" کے نام ہونا چاہیے۔

۶- خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو۔ کلام سب کا طرح اور غیر طرح منتخب شائع ہوگا۔ غیر طرح کا کلام بشرط گنجائش اگر پوری غزل (خواہ کتنے ہی شعر ہوں) عمدہ ہوگی۔ درج کر دی جائیگی ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ نہ اچھا ہوگا فضول داخل دفتر ہو جائیگی۔ تاہم [illegible] بغیر اجازت ایک نقطہ کا بھی تصرف نہ ہوگا۔ انتخاب کمیٹی کرتی ہے۔ پوری غزل بلا انتخاب یا غیر طرح غزلیات فی شعر ۲ اجرت دینے پر درج ہو سکتے ہیں لیکن صحت کا لحاظ ضرور رہیگا۔

۷- ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط بھیجنا چاہیے۔

۸- اشتہارات دو ایک مرتبہ چھپنے کے لیے فی سطر ۲ زیادہ کے لیے بذریعہ تحریر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اجرت ہر حال میں پیشگی لی جائیگی۔

المشتہر- محمد نثار حسین "نثار" مالک کارخانہ عطر و قومی پریس- مہتمم پیام یار- چوک لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس کارخانے کی خوش معاملگی اور عمدگی مال سے ہندوستان کے اکثر رؤسا اور نامی تاجر واقف ہیں۔ لکھنؤ کی نمائشگاہ سے اس کارخانے کو تمغا اور سرٹیفکیٹ بھی ملا ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

فہرست عطر موجودہ

عطر حنا فی تولہ [illegible] عطر موتیا [illegible] عطر چمیلی [illegible] عطر جوہی [illegible] عطر کیوڑہ [illegible] عطر [illegible] عطر گلاب بصرہ فی تولہ [illegible] عطر گلاب [illegible] عطر [illegible] عطر شمامۃ [illegible] عطر [illegible] عطر [illegible] عطر [illegible] عطر سونگ [illegible] عطر سو کسری [illegible] عطر [illegible] عطر شمامۃ العنبر [illegible] عطر ایجاد بندہ [illegible] فی تولہ [illegible] روغن حنا [illegible] روغن بیلہ و چمیلی و کیوڑا فی [illegible] سفوف خضاب فی [illegible]

گولیان تمباکو خوردنی- فی تولہ [illegible]

المشتہر کارندہ کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ- چوک

چکن! چکن!! چکن!!!

یہ کارخانہ [illegible] سے صفائی اور دیانتداری سے جاری ہے۔ اسکی خوش معاملگی اور عمدگی مال کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جو صاحب مال طلب فرمائینگے انکو خود حال معلوم ہو جائیگا۔ تعمیل فرمائش نقد روپئے پر یا ویلیو پے ایبل ہو سکتی ہے۔ خط جواب طلب کے لیے ٹکٹ آنا چاہیے۔

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع و کام	طول	عرض	شرح قیمت	[illegible]
تھان کامدانی سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان کامدانی سنہری صرف بوٹہ دار	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان چکن بیلدار ہر قسم کی بیل [illegible] نہایت نفیس	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان [illegible] ساخت لکھنؤ نہایت باریک	"	"	[illegible]	[illegible]
تھان چکن صرف بوٹہ دار ہر وضع کے	"	"	[illegible]	[illegible]
ساری چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹہ دار عرض طول بیار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پائجامہ چکن [illegible] زنانہ و مردانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قبا چکن [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دوپٹہ چکن زنانہ و مردانہ بیل بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کرتہ چکن بیل بوٹہ دار [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible] چکن سنہری [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible] چکن جدید رسوں کے قابل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایضاً سوزنی علیحدہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست اشیاے موسم سرما و دیگر متفرقات

[illegible] گوٹہ جالدار [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لحاف [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پلنگپوش [illegible] جالدار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible] بیلدار نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کلاہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
گولیان تمباکو [illegible] نہایت عمدہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] روپیہ [illegible] تولہ [illegible] ایک تولہ [illegible]			

المشتہر [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
یاس امید کی [illegible] [illegible]
[illegible] آج وہ [illegible]
چشم عاشق کو بنایا [illegible] جب [illegible] [illegible]
[illegible] شب وصل [illegible] پھر [illegible]
کیا غضب وصل [illegible] دکھائے مجھے [illegible] آنے [illegible]
حسن کی جلوہ گری عشق کی شوریدہ سری خلق [illegible]
بت اچھا حسین [illegible] ہیں خود مطلب [illegible]
فیض [illegible] استاد ہوں میں بھی احسان [illegible]

جناب سید سرفراز علی صاحب ایجاد [illegible]

[illegible] ہاں [illegible]
اب [illegible] کیا [illegible] دل [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

شکوہ اُس دشمنِ ایمان کی جفا کا کیا ہے
وضع مین فرق یہ کیون اے دلِ شیدا کیا ہے

بوسہ دینے مین جو پوچھا کہ بگڑتا کیا ہے
بولے لینے مین کہو آپ کو ملتا کیا ہے

زندہ کر دیتے ہین مُردون کو غلامانِ رسول
کیا بڑی بات ہے اعجازِ مسیحا کیا ہے

یا علی گھیر لیا ہے مجھے فوجِ غم نے
دیر امداد مین اب اے مرے مولا کیا ہے

ہم بھی ہان مانتے ہین رشکِ مسیحا ہو تم
مگر اس جانبلبِ غم کا مداوا کیا ہے

کیا کہون اُس بتِ نادان سے مین خواہش دلکی
جانتا بھی نہین وہ حرفِ تمنا کیا ہے

سخت حیران ہون کہون یا نہ کہون مین اُنسے
مجھسے وہ پوچھتے ہین تیری تمنا کیا ہے

حال دیکھا نہین جاتا ترا اے کجبخت
اسقدر آہ و فغان اے دلِ شیدا کیا ہے

جناب آلہی بخش صاحب اثیم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈھورہ

دیجیے بوسۂ رخ یا کہ نہ دیجے لیکن
دل تو دیتا ہون مین لے لیجیے جھگڑا کیا ہے

آسمان میرے ستانے کو وہ بت کیا کم ہے
دشمنی سے مری ظالم تجھے ملتا کیا ہے

نقش جب لکھتا ہون تو بغض کا رکھتا ہے اثر
وائے برگشتگیِ بخت یہ نقشا کیا ہے

جناب احسان علی صاحب احسان

ابتو مین کہتا ہون کیا منہ سے نکلتا کیا ہے
اے جنون اور مدد سے تری ہوتا کیا ہے

رات دن فکرِ معیشت نے تمہین اے احسان
یہ بھی معلوم ہے تقدیر مین لکھا کیا ہے

جناب میر عالم علی صاحب حسینی ارشاد شاگرد جناب اقبال اورنگ آبادی

لامکان پہنچی گی یہ عرشِ معلا کیا ہے
جانتے بھی ہو کچھ اس آہ کا دعوا کیا ہے

یہ تو فرمایئے کس منہ سے کیا تھا دعوے
دیکھتے کیون نہین اے حضرتِ موسا کیا ہے

عیش و عشرت کے مزے لو جہان مین ارشاد
جس قدر ہو سکے اس دم کا بھروسا کیا ہے

جناب محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

کیون گھلے جاتے ہو کیا غم ہے تمنا کیا ہے
اے بقا کچھ تو کہو حال تمہارا کیا ہے

آج پہلو سے جو اُٹھنے نہین دیتا مین انہین
کہتے ہین خیر تو ہے کیسے ارادا کیا ہے

پوچھو عقبا کو بھی اے شیخ جو کچھ ہمت ہے
ترکِ دنیا جو کیا وقعتِ دنیا کیا ہے

بس مین آجاؤ کسی دن تو بتادون تمکو
یون نہ سمجھو گے مرے دل کی تمنا کیا ہے

قسمتِ شمع ملی ہے تری محفل مین ہمین
جلنے رونے کے سوا کام ہمارا کیا ہے

آرزو مین مری سنبل کی طرح ہین بیتاب
آؤ دیکھو تو ذرا دل مین تماشا کیا ہے

ایک بوسہ جو دیا بھی تو بڑی منت سے
آپ ہی کہیے مروت کا تقاضا کیا ہے

جلوہ گر دل سے نکلکر نہوے ہون وہ کہین
دیکھنا طور پہ اے حضرت موسیٰ کیا ہے

ڈالکر باہین گلے مین وہ کسی کا کہنا
اے بقا ہمسے بتا تیری تمنا کیا ہے

جناب منشی عبد الکریم صاحب برتم فتحپوری از ڈونگر پور راجپوتان

قتل کے بعد مرے اب یہ تماشا کیا ہے
غیر کے ساتھ بھلا آپ کو رونا کیا ہے

آکے بیٹھے ہین شبِ وصل بڑے ناز سے وہ
منتظر اسکے ہین اب دیکھیے ہوتا کیا ہے

بزمِ اغیار مین دیکھا جو مجھے چپ بولے
سر اٹھاؤ مجھے دیکھو تمہین سکتا کیا ہے

ہاے کہنا وہ کسی کا شبِ وصلت برتم
میری باتون کا تمہین اب بھلا شکوا کیا ہے

جناب پنڈت بشیشر ناتھہ صاحب نصیر دہلوی از سے پور ریاست

تجھپہ کرنے ہو جو تم روز تقاضا کیا ہے
دل تو دیتا ہون مین لے لو کہین جھگڑا کیا ہے

جناب لکھوری خیو نندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول اردو شاگرد جناب داغ دہلوی

وصل مین ملکے گلے ناز سے فرمانے لگے
اے بہار اب کہو پھر اور تمنا کیا ہے

جناب سید تفضل حسن صاحب بیتاب از کھیرا

مجھپہ بھی لطف و کرم غیر پہ بھی لطف و کرم
یہ تو بتلاؤ مری جان کہ منشا کیا ہے

جناب امیر سنگہ صاحب بیدل کایستھہ کرانوی شاگرد جناب حیران

صدمۂ ہجر سے مرتا ہے عبث اے بیدل
جان جاتی ہے تری انکا بگڑتا کیا ہے

جناب میر لطف علی صاحب تنہا مدراسی

جب کہا مینے کہ مین ہجر مین مرجاؤن گا
ہنس کے بولے کہ بلا سے مجھے پروا کیا ہے

تلوے آنکھون سے ملون پیار کرون بولو تو
پوچھتے کیا ہو شبِ وصل تمنا کیا ہے

زندہ ہو ہو کے جو اٹھتے ہین لحد سے مردے
ٹھوکرون مین تری اعجازِ مسیحا کیا ہے

مرگیا عاشق جانباز تمہارا شاید
تم جو پکڑے ہوے پھرتے ہو کلیجا کیا ہے
وصل کی شب وہ یہی پوچھتے ہیں مجھسے
کہدے تنہا کہ ترے دل کی تمنا کیا ہے

جناب شیخ محمد نظیر حسین صاحب تنا اہلکار انکم ٹکس صدر تحصیل غازی پور

واہ رے دیدۂ خونبار ترا کیا کہنا
ابر کیا شئی ہے ترے سامنے دریا کیا ہے

جناب محمد جمیل صاحب جمیل نقل نویس ملتان ؁

پوچھتے کیا ہو مریجان کہ منشا کیا ہے
تمکو معلوم ہے خود میری تمنا کیا ہے
کبھی سر پر کبھی کاندہے پہ کبھی دوش پہ ہے
اک طلسمات کا عالم ہے دوپٹا کیا ہے
مرگئے حسرت دیدار میں افسوس جمیل
آگے اب دیکھیے تقدیر میں لکھا کیا ہے

جناب حبیب الحق صاحب حبیب شاہجہانپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

آج سینہ نظر آتا ہے کچھ ابھرا ابھرا
تمنے محرم مین مریجان چھپایا کیا ہے
گالیان دیتے ہو بیوجہ عدو کے آگے
فائدہ اسمین مریجان تمہارا کیا ہے
بندۂ عشق ہون مذہب سے مجھے مطلب کیا
یہ خبر بھی نہین زاہد کا طریقا کیا ہے
حضرت دل کا تقاضا ہے چلو دیکھین تو
آجکل مقتل عشاق مین ہوتا کیا ہے
کھولکر منہ کو ہنسو بولو مریجان ذرا
اپنے عاشق سے شب وصل مین پردا کیجے
جز غم و درد و الم حسرت و اندوہ و فراق
اے حبیب اور محبت کا نتیجا کیا ہے

جناب حسن الدین صاحب حسن برادر زادہ داروغہ جمیل اودیپور شاگرد جناب یار

تم ضرور آؤگے تا شام یہ مانا مینے
زندگی کا مری ایجان بھروسا کیا ہے
اسکا وہ ظرف وضو اسکا یہ پیمانۂ مے
شیخ اور رند مین بیفائدہ جھگڑا کیا ہے
کشتۂ ناز کے تابوت پہ دیکھا جو ہجوم
ہنسکے فرمانے لگے وہ یہ تماشا کیا ہے
نشۂ عشق محمد سے ہین مدہوش مدام
مے ہے کیا چیز حسن اور یہ مینا کیا ہے

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب حقیر متوطن ردولی شاگرد جناب فائز رجبی

کیون تحیر کا سبب حضرت موسی کیا ہے
طور پر آپ نے بتلائیے دیکھا کیا ہے
خواب مین پوچھنے آئے ہین وہ دلکا احوال
ہنسکے کہتے ہین بتا تیری تمنا کیا ہے

وہ حسین دیکھ کے بیتابیِ دل بول اُٹھا
مجکو بتلا ترے سینے مین تڑپتا کیا ہے

جناب منشی محمد فخر الدین صاحب حاذق ملازم جنگل متوطن برہانپور

چہچہے کرتی ہین سب بلبلین فصلِ گل ہے
آج گلشن مین چلو دیکھین تماشا کیا ہے

جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب خلیفہ و مداح چودہ پوری

تیر ہے کوئی کہ نشتر ہے کہ وہ ناوکِ ناز
ہر گھڑی میرے کلیجے مین یہ چبھتا کیا ہے

جناب فیبی داس صاحب ورلنش خلف بابو گوردیال سنگہ صاحب کلرک زنڈیشنل

میری ہمت پہ تمھین یار اچنبا کیا ہے
دل تو دیتا ہون مین لے لو اسے جھگڑا کیا ہے

جناب مولوی سید عبد الحی صاحب ذبیح متوطن قصبہ دربھنگہ

آج بے پردہ نہ نکلے ہون کہین سیر کو وہ
لوگ کیون گھیرے ہین رستے مین تماشا کیا ہے

پیچ ڈالا ہے جو دل مجسے طلب کرتے ہو
آپ کے پاس کوئی اسکا قبالا کیا ہے

لوگ مشتاق نظارے کو چلے آتے ہین
قابل دید تمھارا رُخ زیبا کیا ہے

شافعِ اُمت عاصی ہین رسولِ اکرم
روز محشر کا ذبیح آپ کو دھڑکا کیا ہے

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھپرا مؤلفہ

جاننا آرزو دو ان کو مرے دل سے بہتر
پھر تجاہل سے یہ کہنا کہ تمنا کیا ہے

اپنے اعمال برے سے ہین برے گرچہ ذبیح
احمد پاک مدد پر ہین تو کھٹکا کیا ہے

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی میر مدرس مدرسہ منشور ہ

شوق ہے پردہ نشینی کا تو آنکھون مین رہو
پردہ آنکھون مین ہے اور آنکھ سے پردا کیا ہے

مانگ م انگلی سے دکھا کر یہ کہا غانے نے
اے سکندر یہی ظلمات کا رستا کیا ہے

جناب خلیل الدین احمد صاحب راضی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب تلہری

ضد کا تکرار کا حجت کا کوئی باعث ہی
دل تو دیتا ہون مین لے لیجیے جھگڑا کیا ہے

باغِ جنت ہی سہی آپ کی مجلس لیکن
جسمین راضی نہو موجود وہ جلسا کیا ہے

جناب محمد حبیب اللہ صاحب راغب اسٹوڈنٹ گورنمنٹ محامڈن نارمل اسکول آرہ

جب کہا مینے ترے عشق مین مرجاؤنگا
ہنسکے فرمایا بلا سے ہمین پروا کیا ہے

کسی معشوق پہ دل آپ کا آیا ہے عجب — دل جو پکڑے ہوئے پھرتے ہو یہ نقشا کیا ہے

جناب سید حسین میان صاحب سید ملازم حضوری خاص سرکار ہنگرول شاگرد جناب یاس لکھنوی

یہ گرہ کیسی ہے آنچل میں یہ باندھا کیا ہے — دل ہمارا جو نہیں ہے تو پھر اچھا کیا ہے
غیر بیٹھا رہا پاس اُنکے مگر آہ نہ کی — واہ میرے دلِ شیدا کا کلیجا کیا ہے
کہئے اتنا ہی کبھی آپ کرم فرماتے — آرزو کیا ہے ترے دل کی تمنا کیا ہے
نوک جسکی جگر و دل میں اُتر جاتی ہے — تیر برچھے سے بھی اُبھرا ہوا سینا کیا ہے
یوہیں لیجائیے گا دل کو مرے دم دیکر — مفت کا مال اِسے آپ نے سمجھا کیا ہے
مُنہ بنا کر وہ خفا بیٹھے ہیں کیوں سید سے — بوسہ دینے سے کہو اُنکا بگڑتا کیا ہے

جناب رحمت حسینخان صاحب ستم محرر دفتر صدر از بھرت پور

لیچلا کھینچ کے پھر کوچۂ گیسو کو خیال — کسطرف جاتا ہون اللہ یہ سودا کیا ہے

جناب سید جمعیت حسین صاحب سعیدی از مقام عثمان پور

نخل امید ہے یا گلشن خوبی کا نہال — شجرِ طور ہے یا قامتِ رعنا کیا ہے

جناب مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی

یہ تو سو بار کہا آپ نے بجتا کیا ہے — پوچھیے آج کہ ترے دل میں تمنا کیا ہے
ناز و انداز کی عشاق سے باتیں ہونگی — حشر میں اِسکے سوا اور تماشا کیا ہے
آپ کی ایک ادا میں ہے مری موت و حیات — آپ کے سامنے اعجازِ مسیحا کیا ہے
ہم بھی وہ ہیں کہ زمانے کو تو سمجھا آئے — یہ نہ سمجھے کہ ہمیں کوئی سمجھتا کیا ہے
ہمکو دیدار سے مطلب ہے نہیں اسکی تلاش — کعبہ کہتے ہیں کسے اور کلیسا کیا ہے
میری جانب سے تو اپنی نظرِ لطف نہ پھیر — تیرے عاشق کو سوا اسکے سہارا کیا ہے
کیوں ڈراتا ہے دمِ تیغ سے مجھکو قاتل — میں ہوں جانباز مرے سامنے مرنا کیا ہے
قیس و فرہاد خجل ہیں مری رسوائی سے — پھر بھی وہ شوخ یہ کہتا ہے کہ رسوا کیا ہے
کر چکا اے گلِ تر سب کو شگفتہ خاطر — اپنے شمشاد سے بھی پوچھ تمنا کیا ہے

جناب حکیم میر احمد علی صاحب شفا رئیس حیدرآباد دکن شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

وعدۂ وصل مین باتون کا بنانا کیا ہے
آج ہی آئیے یہ وعدۂ فردا کیا ہے

جلوۂ طور کو دیکھا تھا کلیم اللہ نے
سامنے آئیے مشتاق سے پردا کیا ہے

لوگ دُنیا سے عدم کو جو چلے جاتے ہین
کوئی اتنا تو بتا تا کہ تماشا کیا ہے

خود گلا کاٹ کے ہم عشق مین مرجاینگے
روز یہ خنجرِ قاتل کا تقاضا کیا ہے

ہم تو جب جاتے ہین کوچے مین ترے جاتے ہین
کعبہ کہتے ہین کسے اور کلیسا کیا ہے

اپنی شوخی سے مرے درد سے پوچھو صاحب
دل لگی آپ کی کیا ہے مرا رونا کیا ہے

اپنے پہلو مین رقیبون ہی کو بٹھلائین حضور
لو اُٹھے جاتے ہین ہم بزم سے جھگڑا کیا ہے

ہو ہی جاینگے جوان بخت کسی کے عاشق
اپنے دل مین فلکِ پیر نے سمجھا کیا ہے

عشق کی پھانس نہین ہے تو بتا اے ظالم
میرے پہلو مین یہ کانٹا سا کھٹکتا کیا ہے

ای شفا کاتبِ قسمت مجھے ملتا جو کہین
پوچھتا غیر کی تقدیر مین لکھا کیا ہے

جناب محمد علی صاحب شاغل منصرم عاملۂ اگزنا نہ نلگنڈہ شاگرد جناب ڈاکٹر مائل

داغ دل کا ہے مرے طور کا جلوا کیا ہے
آپ کیون غش مین ہین فرمائیے موسیٰ کیا ہے

ذو معنی ہین تو وہ پھیر کرتے ہین باتین کیونکر
نہ کھلا ہم پہ کچھ اب تک یہ معمّا کیا ہے

دل نے چلا کے کہا مجھکو جو غش آنے لگا
ابھی جلوہ مرے معشوق کا دیکھا کیا ہے

ابھی واقف نہین قربان مین بھولے پن کے
لے کے دل پوچھ رہے ہین یہ کھلونا کیا ہے

کیا جواب اسکا دو ٹھوکر سے جلا کر مجھکو
پوچھنے بیٹھے ہین اعجازِ مسیحا کیا ہے

دفن کرنے کو پریزاد مجھے لے کے چلے
غیرتِ تختِ سلیمان ہے جنازا کیا ہے

اشک بن بنکے مری حسرتِ دل ٹپکے گی
تم رُلا کر مجھے دیکھو تو کہ ہوتا کیا ہے

مین جو دل دے کے طلب کرتا ہون اُنسے بوسہ
ہنسکے وہ کہتے ہین شاغل یہ تقاضا کیا ہے

جناب سید سیف الدین صاحب قادری شفا ڈاکٹر شفاخانہ نلگنڈہ شاگرد ڈاکٹر مائل

پوچھتے کیا ہو کہ اعجازِ مسیحا کیا ہے
دیکھو ٹھکرا کے کسی قبر کو ہوتا کیا ہے

تو جو ملجائے کسی چیز کی پروا کیا ہے
جان کیا مال ہے دل کیا ہے کلیجا کیا ہے

ابھی کہنے کے ابھی منہ سے اُلٹ دونگا نقاب
لگ ترانی کا مرے سامنے جھگڑا کیا ہے

خاک کردینگے جلا دینگے ہم اے چرخ تجھے — کیا کہین نالۂ پرسوز ہمارا کیا ہے
گر مری قبر کو ٹھکرا ئینگے آتے جاتے — پوچھ لونگا لبِ تربت سے ارادا کیا ہے
عشقِ احمد سے مرا دل ہے منور ہر دم — روبرو اسکے فروغ یدِ بیضا کیا ہے
حال دل اُس سے کہون کیا جو یہ مجھسے پوچھے — عشق کہتے ہین کسے عاشقِ شیدا کیا ہے
تم تو ہو حامل نعلین رسول الثقلین — اے شفا حشر مین پھر خوف کسی کا کیا ہے

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری مقیم حیدر آباد

چین دم بھر نہین آخر یہ تڑپنا کیا ہے — حال کھلتا نہین کچھ دل کا ارادا کیا ہے
صدمۂ عشق سے گھبراؤ نہ اے حضرتِ دل — اور دیکھوگے بہت کچھ ابھی دیکھا کیا ہے
ہاے کسطرح وہ سمجھین دلِ مشتاق کا حال — آجتک جو نہین واقف کہ تمنا کیا ہے
فرقتِ یار مین گھبرا کے یہی کہتا ہون — ہاے دیکھون ابھی تقدیر مین لکھا کیا ہے
مین جو روتا ہون تو کہتا ہے وہ ظالم ہنسکر — شیفتہ مجھسے بتاؤ تمہین صدما کیا ہے

جناب علی کبیر صاحب شرار استہانوی بہاری عظیم آبادی مقیم حیدرآباد شاگرد جناب شیفتہ

اولِ عشق مین ہر وقت یہ رونا کیا ہے — تونے اے دیدۂ گریان ابھی دیکھا کیا ہے
تیرے بیمارِ محبت یہی کہتے ہین مدام — ہم نہین جانتے اعجازِ مسیحا کیا ہے
کوئی بسمل کوئی مجروح کوئی ہے بیجان — اور مقتل مین سوا اسکے تماشا کیا ہے
جس جگہہ بیٹھ گئے رنگ جمایا اپنا — بادہ نوشون کو حرم کیا ہے کلیسا کیا ہے
سامنے جام و صراحی ہے تو پہلو مین نگار — اے شرار آپکو اب اور تمنا کیا ہے

جناب میرزا محمد مشرف یار خان صاحب مشرف گلشن آبادی شاگرد جناب داغ

ہاے قاصد سے بصد ناز وہ کہنا کیا ہے؟ — اور خط دیکھکے پھر پوچھنا لکھا کیا ہے؟
ٹھنڈی سانسین جو مین بھرتا ہون تو وہ کہتے ہین — بے اثر آہ و فغان سے تری ہوتا کیا ہے
جان اسکی ہے دل اُسکا ہے جگر اُسکا ہے — ہم بھی اُسکے ہین خدا جانے ہمارا کیا ہے
کچھہ تو پوچھو مجھے معلوم ہے یا دل کو مرے — آج کی رات مشرف خواب مین دیکھا کیا ہے

جناب سید اسحاق حسن صاحب شرر پیرزادہ شاگرد جناب طیش مارہروی

نیست اور ہست مین کیا بحث ہے جھگڑا کیا ہے — تو خودی چھوڑ کے خود دیکھ لے قصّا کیا ہے
ڈال کر ہاتھ گلے مین شبِ وصلت بولا — اب بتا دل کی تری اور تمنا کیا ہے
وقت ہر چیز ہے عاشق کی برائے معشوق — دل کے لینے مین بتلائیے جھگڑا کیا ہے
ہائے اجل سر پہ کھڑی کوچ کا ہے وقت شرر — خوابِ غفلت مین پڑا عیش سے سوتا کیا ہے

جناب شیخ مراد علی صاحب نسیم اترولوی شاگرد جناب غنی دہلوی

میری چھاتی سے شبِ وصل وہ لگ کر بولے — اچھا اچھا تری اب اور تمنا کیا ہے
جنکی تم آنکھون مین ہر وقت پھرا کرتے ہو — ان سے پھر کہیے شبِ وصل یہ پردا کیا ہے
جز غمِ رشکِ عدو حسرت و اندوہ فراق — آپ سے دل کے لگانے کا نتیجا کیا ہے
گر نہین سر مین سرِ زلف گرہ گیر نسیم — کو بکو پھر تری وحشت کا یہ چرچا کیا ہے

جناب بالک رام صاحب شاد مرغابی متوطن بھوارہ شاگرد جناب قمر

کوچۂ یار مین سنتے ہین بہت بھیڑ ہے آج — قتل ہوگا کوئی وان اور تماشا کیا ہے
مر گئے تم پہ ہم ایجانِ جہان پر افسوس — تمنے اتنا نہ کہا حال تمہارا کیا ہے
آپ ناحق کے لیے مجھسے خفا ہوتے ہین — دل تو دیتا ہون مین لے لیجیے جھگڑا کیا ہے

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شوقی شاگرد جناب خیالی

مجھسے بیوجہ جو روٹھا ہے تو پروا کیا ہے — دل مین اُس بُت کے خدا جانے سمایا کیا ہے
ٹکٹکی کحل سے لگی رہتی ہے نرگس کی طرح — نہین معلوم مری آنکھون نے دیکھا کیا ہے
کیون دمِ نزع ہے احباب کا بالین پہ ہجوم — کوئی پوچھے مرا مرنا ہے تماشا کیا ہے

جناب محمد شفیع صاحب شفیع انسپکٹر محکمۂ سروے انگول ضلع کٹک

جلوہ افگن تو مرے دیدۂ دل مین ہین آپ — آگے اِن آنکھون کے آتی نہین پردا کیا ہے
لامکان تک مرے نالون سے تو پہنچا ہے — سامنے آہ کے پھر عرشِ معلا کیا ہے

جناب محمد ارتضےٰ خان صاحب شیدا تحصیلدار پرگنہ چورو ریاست بیکانیر

دل تو مین دے چکا اب جان بھی کرتا ہون نثار — مجھکو دنیا مین بھلا آپ سے اچھا کیا ہے
ہوتے ہی ہوتے اثر ہوگا دعا مین شیدا — ابھی مایوس نہو دیکھ تو ہوتا کیا ہے

جناب سید خواجہ محمد ادریس صاحب شاغل از نت نگر گوالیار

کیون خفا بیٹھے ہو مجھسے یہ تماشا کیا ہے
کسلیے ہو گئے بیزار یہ نقشا کیا ہے

جناب عبدالرحمن صاحب شریف ساکن تنبور رحمہ

شوخیان کہتی ہین چتون کا اشارہ سمجھو
ہوش کہتے ہین کہ بے عقل ہین پروا کیا ہے

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی رحمہ

سوچ لے تیری جوانی کا نتیجا کیا ہے
میرا مطلب ترے مقصد سے زیادا کیا ہے

روکتا ہون جو اُنھین راہ مین آتے جاتے
کہتے ہین خیر ہے تمنے مجھے سمجھا کیا ہے

دوستون ہی مین گلا ہوتا ہے آؤ بیٹھو
تم بھی کیا شخص ہو اس بات کا شکوا کیا ہے

روح کی طرح مرے دل مین جگہ ہے تیری
تیری تصویر کا سایہ ہے سویدا کیا ہے

اچھا کرتے ہین یہ کیا کہتے ہو ہر وقت صفیر
مفت بدنام ہوئے جاتے ہو اچھا کیا ہے

جناب منشی علی حسین صاحب صبر مدرس مڈل سکول للت پور شاگرد جناب یاس لکھنوی

رنج کے مارون کو دُکھ دینے سے ملتا کیا ہے
مجکو روتا ہوا تو دیکھ کے ہنستا کیا ہے

خط مرا ملے وہ غیرون سے اُسے پڑھوائین
دیکھون تقدیر مین آگے ابھی لکھا کیا ہے

ایک دل تھا تو وہ تم لے چکے پہلے دلبر
کیا جگر مانگتے ہو اب یہ تقاضا کیا ہے

پتلیان ناچتی ہین پردے مین او طفل حسین
آؤ آنکھو مین تو دیکھو یہ تماشا کیا ہے

چال سے حشر بپا ہوتا ہے تیری اے یار
مُردے جی اُٹھتے ہین ٹھوکر سے کہنا کیا ہے

جان کر کھو دیا دل ہاتھ سے تمنے اے صبر
اب جو پچھتاؤ تو پچھتانے سے ہوتا کیا ہے

جناب جے نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

وصل مین شرم کا کام اے بت رعنا کیا ہے
جلوۂ حسن دکھا دو مجھے پردا کیا ہے

کشتۂ ناز کو زندہ کیا اک ٹھوکر سے
آپ کے سامنے اعجاز مسیحا کیا ہے

دختر رز سے مین راضی ہون وہ مجھسے راضی
بس چلو ہو چکا قاضی کا اجارا کیا ہے

جناب صاحبزادہ محمد عبد الرحیم صاحب صبا خلف الصدق جناب قاضی محمد شاہ صاحب رسالدار

ہائے کہتا وہ کسی شوخ کا بھولا بنکر
ہمکو کچھ یاد نہین وعدۂ فردا کیا ہے

وہ خطرناک بیابان ہے ترے وحشی کا
کوہ فرہاد ہے کیا نجد کا صحرا کیا ہے

مینے اُن سے جو کہا دل نہ ستایا کیجے
تو کہا ایکے سوا کام ہمارا کیا ہے

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی شاگرد جناب امیر لکھنوی

تم تو کہتے ہو کہ دل کی ہمین پروا کیا ہے
ہر گھڑی پھر یہ طلب کیا ہے تقاضا کیا ہے

گریۂ بلبلِ ناشاد پہ ہنستا کیا ہے
گل سے پوچھے کوئی یہ خندۂ بیجا کیا ہے

جبہہ سائی ترے دروازے پہ ممکن ہو اگر
تو مقدر کے نوشتے کا مٹانا کیا ہے

ابھی کم سن ہو بہت خوف ہے ڈر جانے کا
دم نکلتا ہے مرا جاؤ تماشا کیا ہے

ہمنے مرنے مین بھی کچھہ فائدہ سوچا تھا مگر
وہ ابھی تک یہ نہین جانتے مرنا کیا ہے

وہ بھی آغوش مین ہین گوشۂ خلوت بھی ہے
بیقراری تجھے اب اے دلِ شیدا کیا ہے

یہ بھی اک مشغلہ ہے تیرے ہنسانے کے لیے
ورنہ سر پیٹ کے ہر دم مرا رونا کیا ہے

دل کے دینے مین کرون دیر تو ہوتے ہین خفا
بوسہ مانگون تو یہ کہتے ہین تقاضا کیا ہے

ارنی کہنے کے ملزم تو فقط موسے تھے
خفگی طور پر اے برقِ تجلا کیا ہے

عشقبازی کی فقط رسم ادا کرتا ہون
ورنہ آہین مری کیا ہین مرا نالا کیا ہے

جناب محمد یحییٰ علی صاحب عاصی کاکوروی اہلکار منصفی بجنور

باغ مین آمدِ صیاد کا کھٹکا کیا ہے
عندلیبون نے یہ کیون شور مچایا کیا ہے

جینے والون سے کوئی پوچھے کہ مرنا کیا ہے
ہم مرے بیٹھے ہین اُنپر ہمین جینا کیا ہے

کوئی کہتا ہے دہن ہے کوئی کہتا ہے نہین
کچھ سمجھ مین نہین آتا یہ معما کیا ہے

عین رونے مین نکلتے ہین شرر آنکھون سے
آگ پانی سے ہے پیدا یہ تماشا کیا ہے

ابھی آئے ہو ابھی کہتے ہو جاؤن جاؤن
بیٹھو بیٹھو ابھی دیکھو تو کہ ہوتا کیا ہے

جناب سید نذیر احمد صاحب عروج شاگرد جناب احیا ردولوی

ظلم کرتے ہو جو ہر دم یہ طریقا کیا ہے
دل مین سوچو تو سہی اسکا نتیجا کیا ہے

سببِ رنج و الم اے دلِ شیدا کیا ہے
آرزو کون سی ہے اور تمنا کیا ہے

دیدۂ تر کو مرے دیکھیے دل بہلے گا
آپ کو خواہشِ سیرِ لبِ دریا کیا ہے

دیتا ہے تلخ مزاجی کو ترقی ہر دم ۔۔۔ ناک مین آپ کی یہ نیم کا تنکا کیا ہے

جناب سید علی حسین صاحب علیم وکیل مصفی چھپرا موشاگرد جناب صفیر فرخ آبادی

جان دیتا ہے عبث زاہد بد خو اپنی ۔۔۔ کوئی پوچھے تو بھلا خلد مین رکھا کیا ہے
اثر جذبِ محبت ہی کرے گا آگاہ ۔۔۔ کیون کہین یار سے شوقِ دلِ شیدا کیا ہے
مجھکو لپٹا کے گلے ناز سے فرماتے ہین ۔۔۔ اے علیم آپ کی اب اور تمنا کیا ہے

جناب سید امیر حسن صاحب عطا مارہروی

یار جب دل کے ہوا تیر تو دل بول اٹھا ۔۔۔ واہ رے تیر فگن تیر لگایا کیا ہے
ان دنون تم جو پریشان رہا کرتے ہو ۔۔۔ مجھکو بتلاؤ عطا حال تمھارا کیا ہے

جناب محمد عبد العزیز خان صاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

جتنے عاشق ہوے معشوق تو نہ مرنے ہی رہے ۔۔۔ قتل وہ مجھکو کرے گا تو اچنبا کیا ہے

عالیجناب مہاراج سری اوشیو درشن سنگھ صاحب بہادر فرخ والی ریاست گوپال پور

دیکھہ لو جانچ لو اسکا ابھی بگڑا کیا ہے ۔۔۔ دل تو دیتا ہون مین لے لو اسے جھگڑا کیا ہے
ایک جلوے نے ترے ہاے جلایا مجھکو ۔۔۔ شعلۂ طور ہے یہ چہرۂ زیبا کیا ہے
یارو کچھہ پوچھو نہ کیا حال ہے دل کا میرے ۔۔۔ آہ چپ ہو رہو اسبات کا چرچا کیا ہے
ہوتے ہین ناز کی ٹھوکر سے ہزارون زندہ ۔۔۔ سامنے یار کے اعجازِ مسیحا کیا ہے
نیک و بد کچھہ نظر آتا نہین دنیا کا ہمین ۔۔۔ نہین معلوم کہ ان آنکھون نے دیکھا کیا ہے
دیکھتا ہے رخِ محبوب کو حیرانی سے ۔۔۔ سامنے بیٹھا ہون مین آئنہ اندھا کیا ہے
قبۂ نور ہین یا سیب ہین باہم فرخ ۔۔۔ سینۂ شوخ ستمگار پہ ابھرا کیا ہے

جناب سید سجاد حسین صاحب فنون از چھپرہ

تیغ ہے تیر ہے خنجر ہے خدایا کیا ہے ۔۔۔ نگہِ یار مین معلوم نہین کیا کیا ہے
دربدر پھرتے ہو کیون کہتے ہین احباب مجھے ۔۔۔ دل تمھارا کسی معشوق پر آیا کیا ہے
روز اک رنج نیا دل کو وہ دیتا ہے فنون ۔۔۔ ہمکو حیرت ہے کہ اس سے ہمے ملتا کیا ہے

جناب محمد عالیجاہ صاحب فصا شاگرد جناب مضطر خیر آبادی از سیوان

یہی کہتی ہے ضیاے رخ روشن اونکی — سامنے میرے مہ و مہر کا رتبا کیا ہے
دیکھکر ہاے وہ سنبل کا تڑپنا بولے — دل بہلتا ہے ہمارا یہ تماشا کیا ہے
اے قضا وصل کی شب پر نہ بہت ہو نازان — یہ بھی معلوم ہے تمکو کہ نتیجا کیا ہے

جناب فدا حسین صاحب فدا از حیدرآباد دکن

غیر کے گھر سے نہ تم نکلے نہ دیکھا مینے — اب کہو مجھسے کہ اسوقت بہانا کیا ہے
دل سلامت ہی تو معشوق ہزارون لاکھون — تم نہ آؤ تو نہ آؤ ہمین پروا کیا ہے

جناب سید محمد احمد صاحب فریاد شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

خیر ہے حوصلۂ عشقِ رقیبان کیسا — آپ کم سن ہین ابھی آپ نے دیکھا کیا ہے
زندگی کا تو مزا مرکے بھی آجائے گا — ملک الموت بتادے مجھے مرنا کیا ہے
ہاے اونکا دمِ آخر یہ ادا سے کہنا — جانتے ہو کہ محبت کا نتیجا کیا ہے
اپنے ہمراہ رقیبون کو عبث لاتا ہے — اے مسیحا یہ جلانے کا طریقا کیا ہے

جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب فدا پوسٹماسٹر چندیری شاگرد جناب جعفر

مین فدا آپ کا ہون عذر نہین کچھ مجکو — دل تو دیتا ہون مین لے لیجیے جھگڑا کیا ہے

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

باعثِ آہ و فغان اے دل شیدا کیا ہے — آرزو کیا ہے تجھے تیری تمنا کیا ہے
ایک سے ایک کشیدہ ہے یہ نقشا کیا ہے — آپ کی بزم مین یہ آج تماشا کیا ہے
دیر کی سمت چلین یا کہ حرم کی جانب — کہیے اے حضرتِ دل آپ کا منشا کیا ہے
پھر وہی لطف وہی عیش وہی سامان ہون — اب بھی من جاین اگر آپ تو بگڑا کیا ہے
ہے تری بزم مین کچھ دیدۂ و دل مین تکرار — پر مجھے یہ نہین معلوم کہ جھگڑا کیا ہے
ٹکٹکی ایسی بندھی ہے کہ جھپکنا ہی محال — نہین معلوم مری آنکھون نے دیکھا کیا ہے
وصل مین دور سے پاس آنے پائے — کام ایجانِ جہان آج حیا کا کیا ہے
روز لکھتے ہو قمر اسکو پئے وصل جو خط — یہ بھی معلوم ہے تقدیر مین لکھا کیا ہے

جناب سید شاہ قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی از آرہ

خطِ دلدار کے آنے میں یہ عرصا کیا ہے
نہیں معلوم کہ تقدیر میں لکھا کیا ہے

صید ہے ہجر سے ہے داغ حسینوں کے اُٹھائے
اب ارادہ ترا کہہ اے دلِ شیدا کیا ہے

دلِ گم گشتہ مرا ہے کہ خطِ شوق رقیب
دیکھوں تو آپ کی مٹھی میں دبا لیا کیا ہے

اس سے واقف ہی نہیں عاشق وارفتہ ترا
فکر عقبیٰ کی ہے کیا اور غمِ دنیا کیا ہے

آرزو غیر کی جو کچھ ہے وہی سب کچھ ہے
میں ہوں کیا اور مرے دل کی تمنا کیا ہے

مارا پھرتا ہے جو را توں کو پریشان خاطر
اے قمر تو بھی کسی زلف میں اُلجھا کیا ہے

جناب محمد قادر علی صاحب قادر صفی پوری

کیا بتاؤں تجھے اے رشکِ مسیحا کیا ہے
اک قیامت ہی ترا وعدۂ فردا کیا ہے

خواب میں بھی تری تصویر جو آ جائے نظر
خود ہوں یوسف ترے دیوانے زلیخا کیا ہے

وہ گلے مل کے یہ فرماتے ہیں کس ناز کے ساتھ
اب یہ کہیے کہ شبِ وصل ارادا کیا ہے

دل ہی کمبخت جب اپنا نہ رہا سینے میں
بیوفائی کا کسی غیر کی شکوا کیا ہے

خوف سے تا بزبان لا نہیں سکتا ورنہ
دلِ کمبخت میں ارمان بھرا کیا کیا ہے

نہ تو کٹتی ہے کسی طرح نہ چین آتا ہے
حشر کا دن ہے الٰہی شبِ وعدا کیا ہے

جناب محمد علی صاحب قیصر عرف ممن میانی دار خیر آباد و شاگرد جناب مضطر

کوہکن کو الم فرقتِ شیریں کیسا
قیس کو مجھسے زیادہ غم لیلیٰ کیا ہے

ہم فدا یار پہ اور یار عدو پر عاشق
کچھ بنائے نہیں بنتی ہے یہ ہونا کیا ہے

جان جاتی ہے کہ آتی ہے قیامت قیصر
دیکھیں شامِ شبِ فرقت کا نتیجا کیا ہے

جناب شیخ نور محمد صاحب کاشف متوطن بمبئی شاگرد جناب مولوی ہدایت اللہ صاحب

دیکھ کر مجھکو وہ منہ پھیر لیا کرتے تھے
ہنستے ہیں آنکھ ملا کر یہ کرشما کیا ہے

صاف ظاہر ہے کہ عاشق ہو نہیں معشوق ہیں خود
انکو محفل میں بھلا سات سے پردا کیا ہے

دل کے اطراف ہوا تنا تو ہجوم غم و یاس
وہ بھی خود دیکھنے آئیں کہ یہ ہوتا کیا ہے

جناب احمد حسین صاحب مائل ڈاکٹر شفاخانہ بھونگیر شاگرد جناب صفی مرحوم ملازم

کس سے پوچھوں کہ مرے یار کا منشا کیا ہے
ہیں وعدے میں یہ کثرت کا تماشا کیا ہے

اے خدا دل مین چھپا کر مرے رکھا کیا ہے
اس طلسمات مین دکھلا دے تماشا کیا ہے

شرم کہتی ہے ہٹو دور ارادہ کیا ہے
شوخیان کہتی ہین پاس آئینہ دو ہوتا کیا ہے

دل یہ بولا مرا خلوت کے جو باہر چھوڑا
ہم تو اک جھانک کے دیکھین گے کہ ہوتا کیا ہے

تم مرے دل مین جب آئے تھے نہ تھا ساتھ رقیب
رات دن پھر مرے پہلو مین کھٹکتا کیا ہے

کھینچکر آپ کو پھر دل سے لگا لیتا ہون
آپ پھر پوچھیے مجھسے کہ تمنا کیا ہے

انکو گردش ہے زمین پر تو فلک پر انکو
اے خدا زندگی خضر و مسیحا کیا ہے

دل ہی کیا مال ہے مین جان بھی اپنی دونگا
آپ گھر آیئے رستے مین تقاضا کیا ہے

سنگ ہاتھو نمین ہین اطراف ہین اطفال حسین
اے جنون شہر سلامت رہے صحرا کیا ہے

دم تو لے چین تو لے آنکھ مین وہ آتے ہین
بیقراری یہ تری اے دل شیدا کیا ہے

یار دل لے کے بھری بزم مین گردن نہ جھکا
ہم ہی ممنون ہین احسان ہمارا کیا ہے

کہتے ہین وصل کی شب ہاتھ ہمارے پکڑ کر
محرم راز سے محرم مین چھپایا کیا ہے

یار بیمار ہون تو ہونٹ ذرا چوسنے دے
مین بھی دیکھون تو کہ اعجاز مسیحا کیا ہے

مین ترے ساتھ رہون ساتھ چلون ساتھ پھرون
یہ تمنا ہے مری تیری تمنا کیا ہے

ہاتھ مین ہاتھ ملاتے ہی جو دل مانگتے ہو
یہ ملاقات ہے کیسی یہ طریقا کیا ہے

حُسن کہتا ہے دم وصل گئی شرم کدہر
عشق سمجھاتا ہے کل کیلیے پردا کیا ہے

ہی جواب اسکا یہی چوم کے مُنہ لپٹا لون
خواب مین آکے وہ کہتے ہین ارادا کیا ہے

کل کا وہ قول وہ اقرار وہ وعدہ ہے کہان
آج یہ بحث یہ تکرار یہ جھگڑا کیا ہے

کھولدی عشق مجازی نے حقیقت دل کی
یا الٰہی مرے کوزے مین یہ دریا کیا ہے

مُٹھیان کھولدو مین تمکو دکھاتا ہون ابھی
پوچھتے کیا ہو کہ دل کیا ہے کلیجا کیا ہے

مثل تعویذ لٹکتے ہین گلے مین دونون
حرز جان ہے ترا خط کیا ہے لفافا کیا ہے

وہ ہے آنکھون کا اشارہ یہ لبون کی جنبش
سحر کیا چیز ہے اعجاز مسیحا کیا ہے

ابھی کم سن ہین سمجھتے ہی نہین لفظون کو
بوسہ مانگا تو یہ فرماتے ہین بوسا کیا ہے

اچھی صورت جو نظر آئی تو کیون لوٹ گئے
مجھسے فرماتے ہین قاتل کہ ارادا کیا ہے

وہ مرادانہ ہم جگر یہ مرے نالے کا شرر — برق کیا چیز ہے مائل ید بیضا کیا ہے

جناب منشی عبدالمجید صاحب مجید کیرتپوری حال ملازم کچہری فوجداری علیگڈھ

واہ کیا حسن ہے یہ اور رخ زیبا کیا ہے — دل اگر تمکو دیا ہے تو بیجا کیا ہے
آرزوئین ہین سراپا مری رگ رگ مین بھری — کیا کہون تمسے کہ اس دل کی تمنا کیا ہے
سر مقتل جو مرے سر کو تڑپتا دیکھا — ہنسکے قاتل نے کہا دیکھو تماشا کیا ہے
ہوگا بیمار محبت نہ کسی سے اچھا — معجزہ آپ کا اے حضرت عیسیٰ کیا ہے
بیحیائی سے نہین چھوڑتی تو جسم مرا — اے مری جان قصور اسمین قضا کا کیا ہے
تیری رحمت کے سوا حشر مین اے رب مجید — عفو عصیان کا مجھے اپنے بھروسا کیا ہے

جناب منشی بھائی صاحب مائل گھڑی ساز شاگرد جناب یاس لکھنوی از رامپور

خفگی کا ہے کی ہے مجھپہ یہ غصا کیا ہے — دل تو دیتا ہون مین لے لیجیے جھگڑا کیا ہے
ابھی نشتر سے مری رگ کو نہ چھیڑے فصاد — یہ تو دریافت کرے پہلے کہ سودا کیا ہے
حضرت دل کوئی پھرتا نہین وہان سے بچکر — کوے جانان مین چلو دیکھین تماشا کیا ہے

جناب جگیشر پرشاد صاحب مقتول مختار عام جناب راجہ صاحب بہادر سنگرولی

یار کیا پوچھتا ہے دل مین مرے کیا کیا ہے — بوسہ لب کے سوا اور تمنا کیا ہے
آپ رنجیدہ ہین کیون مینے کیا کب انکار — دل تو دیتا ہون مین لے لیجیے جھگڑا کیا ہے
دل تو لیتے ہو صنم دیکھنا پھرنا نہ کبھی — جان ہم دینے کو موجود ہین پروا کیا ہے

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی

کیون مری گور سے لپٹے ہوے تم روتے ہو — جاؤ گھر جاؤ اب ان باتون سے ہوتا کیا ہے
دل نالان کے عوض حور انھین کو لینا — داور حشر جو پوچھے کہ تمنا کیا ہے
محو حیرت مجھے دیکھا تو وہ ہنسکر بولے — چشم بد دور ابھی آپ نے دیکھا کیا ہے

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس قصبہ برلہ

دل نہین ہے تو یہ پھر کیا ہے بتاؤ صاحب — حلقہ زلف مین یہ آپ نے باندھا کیا ہے
سنکے مائل لب دیوار وہ نالے میرے — غیر سے کہتے ہین دیکھو تو یہ غوغا کیا ہے

جناب عبد المجیب صاحب مقصور گورکھپوری شاگرد جناب نور گورکھپوری

جذبۂ دل نے مگر آج دکھایا ہے اثر
مجھسے کہتے ہین ترے دل مین سمنا کیا ہے

بادہ نوشی سے نہین شوق جو زاہد تمکو
پھر یہ بتلاؤ کہ میخانے مین رکھا کیا ہے

جناب پنڈت شام لال صاحب منیر دہلوی ہیڈ ماسٹر سٹیٹ سکول سنگ گڈھ

یہ بھی اک بات ہے مردون کو جلا دیتا ہی
آگے اس شوخ کے اعجازِ مسیحا کیا ہے

دل تو ہین دے ہی چکے جان بھی دیدے تجھے منیر
روز کا اسکا تقاضا ہے یہ اچھا کیا ہے

جناب سید محب حسین صاحب محب خلف جناب قدا سیتاپوری

اے محب تیرے مددگار ہین محشر مین نبیؐ
نارِ دوزخ کا تجھے حشر مین کھٹکا کیا ہے

جناب محمد عبد الغفور صاحب مضطر مدراسی منشی اسکول مرکارہ

بندۂ عشق ہین کیا کام پرستش سے ہمین
نہین معلوم عبادت کا نتیجا کیا ہے

جناب سید جلال الدین صاحب نظمی ازجاورہ

ارنی کہتے ہو موسیٰ نہین سوچا کیا ہے
لن ترانی کو تو سمجھو یہ معما کیا ہے

نہ سنا ظلم رسیدہ کوئی کہتا کیا ہے
اس تغافل کا مرے جان ٹھکانا کیا ہے

قتل کرنا ہے تو پھر دیر نکرا ے قاتل
تیغ ابرو سے یہ رہ رہ کے اشارا کیا ہے

مضطرب دل نرہا گریہ وزاری نرہی
ہاتھ سینے پہ مرے یار نے رکھا کیا ہے

چھیڑنے کو مرے فرماتے ہین بھولے بنکر
عشق کہتے ہین کسے عشق مین ہوتا کیا ہے

گر نہین آرزوے وصل کا کانٹا دل مین
پھر یہ رہ رہ کے مرے جان کھٹکتا کیا ہے

حامیِ حشر ہون حبیب ختمِ رسل اے نظمی
اس سے بڑھ کر ہمین پھر اور سہارا کیا ہے

عالیجناب سید احمد شفیع صاحب بہادر قیر رئیس اعظم فرید آباد

پا بگل سرو ہے جس سے قدِ بالا کیا ہے
آئنہ سکتے مین ہے دیکھ کے نقشا کیا ہے

نالہ و شور و فغان گریہ وزاری کے سوا
آپ ہی کہیے کہ عشاق کا شیوا کیا ہے

کسی آوارہ کی وہ خاک ہے اے اہل جہان
جسکو کہتے ہو بگولا وہ بگولا کیا ہے

جان پر کھیلتے ہین جو ہین وفا کے بندے
انکو اندیشہ محبت مین کسی کا کیا ہے

رشکِ شیرین کہون یا غیرتِ بلقیس کہون
بیوے محبوب کا کیا جانیے نقشا کیا ہے

جناب منشی محمد عبدالرحمن خانصاحب نثیر وکیل دہلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

بزم مین غیرون کی رہتے ہو یہ اچھا کیا ہے
مجھکو تڑپاتے ہو دن رات یہ شیوا کیا ہے

دلِ عشاق پہ نازل ہے بلا یہ کیسی
باعثِ برہمی زلفِ چلیپا کیا ہے

اپنی تصویر دکھا کر کیا پہلے شیدا
پھر کشیدہ ہوا وہ آپ یہ نقشا کیا ہے

غیرِ بد بین کو سمجھتا ہے جو مجھسے بہتر
نیک و بد اسنے جہان کا ابھی دیکھا کیا ہے

جناب محمد عبداللہ صاحب ناجی کلرک ریونیو سروے آفس ازمدراس

کیون مجھے ہجر مین تڑپاتا ہے ترساتا ہے
سببِ جور و ستم اے بُتِ ترسا کیا ہے

مدعائے دلِ ناجی سے تو واقف ہین حضور
مجھسے پھر پوچھتے کیون ہین کہ تمنا کیا ہے

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اورسیر متوطن میرٹھ

جھوٹ ہی مینے کب انکار کیا دینے سے
دل نہین دیتا ہون لے لیجیے جھگڑا کیا ہے

دل مرا آپ کے آنچل مین نہین ہے نہ سہی
پر مجھے یہ تو بتا دیجیے اچھا کیا ہے

تیرِ مژگان تو مرے دل پہ لگا تھا ناظم
نہین معلوم کلیجے مین کھٹکتا کیا ہے

جناب سید ابن علی صاحب ناظمی ساکن گلشن آباد عرف جاورہ شاگرد نظمی

چھین کر دل کو مرے ہنسکے وہ فرماتے ہین
یہ تو ہمیشہ سے مرا مال تھا تیرا کیا ہے

جناب مولوی فصیح اللہ خان صاحب نثیر بنارسی شاگرد جناب فائز بنارسی

سرخ چہرا ہے بتاؤ تو یہ غصا کیا ہے
کسلیے بگڑے ہو بولو ستم آرا کیا ہے

قاصد آتا ہے نہ نامہ کا جواب آتا ہے
میری قسمت مین خدا جانے کہ لکھا کیا ہے

چھوڑتے ہو جو محبت کو تو ان کی نثیر
اب بنارس سے نکلنے کا ارادا کیا ہے

خاکسار محمد نثار حسین نثار مہتمم قومی پریس و پیام یار

دیکھنے کو بھی وہ آئے تو نہ پوچھا کیا ہے
منہ سے اتنا نہ کہا حال تمھارا کیا ہے

پسلیان سینے کی سب ٹوٹ گئین اتنا تو ٹھہر
کیون تڑپتا ہے بہت اے دلِ شیدا کیا ہے

وصل مین جانے لگا پاؤن پہ محبوب کے سر
نہین معلوم کہ تقدیر مین لکھا کیا ہے

مرنے دم حسرت دیدار تو باقی ہے مگر | دل سے آنکھوں میں چلے آنے پہ پیدا کیا ہے
رنج پہنچے ہیں سب الفت میں انہی ظالم سے مگر | جو گلہ دل سے مجھے آپ سے شکوا کیا ہے
دل سے ہم تاب و توان لیکے نہیں تو نسیم | گھر لٹانے ہی پہ جب آئے تو صرفا کیا ہے
وصل پر مجکو مصر دیکھ کے وہ کہتے ہیں | کیون تشار آج ترے لین سمایا کیا ہے

جناب نرائن پرشاد صاحب واثق جونپوری مقیم قصبہ اترولی

اک نہ اک دن تری تلوار ہے اور سر اپنا | اور اے شوخ ترے عشق میں ہونا کیا ہے
ایک تو قید غم عشق اور اس میں بھی فراق | شکوہ چرخ جو کرتا ہون تو بیجا کیا ہے
شکوہ غیر عبث کرتے ہیں اے حضرت دل | ایسی باتون سے بھلا آپ کو ملتا کیا ہے

جناب مسٹر ولیم بروڈ صاحب ولیم از چھاؤنی فیروزپور

جوش اسکا سا کبھی اسکو میسر بھی ہوا | چشم خونبار مری کہتی ہے دریا کیا ہے
بخت بیدار یہ کہتا ہے جگا کر مجکو | یار آیا ہے تری قبر پہ سوتا کیا ہے
میرے خط کا کبھی لکھتا ہی نہیں یار جواب | میری تقدیر میں کیا جانے لکھا کیا ہے
حال دل اے ولیم ناشاد کہے کیا تجھسے | تیرے ملنے کے سوا اور تمنا کیا ہے

جناب ابوالکلام سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری

خوب سمجھی وصل جو کی میں نے تو کہتا کیا ہے | کہیں شامت تو نہیں آئی ارادہ کیا ہے
بحر فانی میں ہے تو چشم حباب اے غافل | سیر دیکھ اپنی ادھر محو تماشا کیا ہے
ہم سمجھتے نہیں تقریر تری اے واعظ | مبتدا کیا ہے خبر کیا ہے نتیجا کیا ہے
دوسرا نام کمر کا ہی یہ ہم اب سمجھے | مر تو ن تھے اسی حیرت میں کہ عنقا کیا ہے
جیب کر ذکر عدو پر وہ یہ فرمانے لگے | جھوٹ سچ آپ کے بکنے سے ہنر ہوتا کیا ہے
کون سنتا ہے مری میں نے جو دیکھا کہنے لگے | میری قسمت میں خدا جانے ہی لکھا کیا ہے

جناب مرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

ناتوانی کا مری خلق میں چرچا کیا ہے | خود مجھی کو نہیں معلوم یہ نقشا کیا ہے
طور پر ہوش میں آئیں تو کوئی یہ پوچھے | لطف دیدار میں اے حضرت موسیٰ کیا ہے

وصل میں کہتے ہیں وہ ہاتھ لگا کر مجھے | کیا کوئی ہو مرے سال کی تمنا کیا ہے
دیری ہتیا ہوں کا حال نہیں کچھ کھلتا | کیا ترا حال ہے ہم ایسے دل شیدا کیا ہے
آئینہ دیکھ کے کیون ہاتھ ہے پھر لیتے ہو | مجھ پہ ہنستے تھے کہو حال تمہارا کیا ہے
ہاتھ دیدہ جو ہو نام ہے سینو کا جاتا | تو نے اے ناصح مشفق ابھی دیکھا کیا ہے
دیدیا ہے یہ ستمگر کو بہت خوب کیا | اپنا دل اپنی خوشی اس میں کسی کا کیا ہے
پھانس ہے کوئی کہ ناوک ہے کسی قاتل کا | آج رہ رہ کے یہ سینے میں کھٹکتا کیا ہے
کون رسوا ہوا بیتابی دل سے ہمدم | یاس تجھسے بھی سنا خلق میں چرچا کیا ہے

جناب دلیپ سنگھ صاحب ہوس ساکن قصبہ تہانہ بہون

کچھ خبر ہی نہیں اسکی ہمیں نکلا کیا ہے | کوئی بتلائے تو مجکو یہ معما کیا ہے
چپکے ہر روز نہیں غیر کے گھر جاتے ہو | پھر بھلا ہمیں جو شکوہ بیجا کیا ہے
داغ ہون تیری محبت کے مرا سینہ ہے | اور ایجاد جہان میری تمنا کیا ہے
تو نے دیکھا ہی نہیں اسکا کوئی ناصح آیا | کیا بتاؤن میں کہ اس شوخ کا نقشا کیا ہے

جناب حافظ یوسف علی صاحب یوسف ساکن نگینہ

چشم پر فن نے تری ہیں یہ کرشمے سارے | سحر کیا چیز ہے اعجاز مسیحا کیا ہے
مل تو جائے کہیں محشر میں پتہ قاتل کا | سیکڑوں دعوے ہیں کہ خون کا دعوا کیا ہے
آپ ہی اپنی بلائیں وہ لیا کرتے ہیں | اب یہ آئینے نے انداز سکھایا کیا ہے

جناب ڈاکٹر محمد عبدالغفور صاحب نسیم از گونڈہ

کیون چھپے کسطرح بھی کسی کا قاتل | شمع رویوں نے سر بزم جلایا کیا ہے
دم مطلب یہ وہ کہتے ہیں نازسے ہنسکر | ہو رہیگا یہ کبھی آج تقاضا کیا ہے

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی استاد نواب رامپور

سچ بتا دو گرہ زلف میں باندھا کیا ہے | ہنسکے مانا کہ مرا دل نہیں اچھا کیا ہے
اک جھلک اسکی ہے یہ برق تجلی کیا ہے | تجھے اے حضرت موسیٰ ابھی دیکھا کیا ہے
راہ تیری زمین لوگ چلے جاتے ہیں | نہیں معلوم تہ خاک تماشا کیا ہے

مسلمانون کی گذشتہ تعلیم

مسلمانون کو اپنا گذشتہ اقبال اور علمی لیاقت یاد کرنے کیلیے اگر کوئی کتاب ذریعہ ہو سکتی ہے تو مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کی یہ تازہ تصنیف ہے عربی ـ انگریزی اور فارسی تاریخون کے ورق الٹے گئے ہین ـ عالم خیال مین بیٹھ بیٹھ کے گذشتون اسلام کی قدیم منہدم عمارات کے کھنڈرون کی سیر کی گئی ہے تو یہ ایک رسالہ لکھا گیا ہے جسکو ایک پرانی دلچسپ داستان یعنی مایوسی مین شب اقبال کا تذکرہ کہنا چاہیے ـ قیمت فی جلد مع محصول ڈاک ـ (جلد شدہ ہمارے) [illegible]

المشتہر ـ مہتمم پیام یار ـ لکھنؤ ـ چوک

ضروری باتین

۱ ـ پیام یار [illegible]

۲ ـ [illegible]

۳ ـ [illegible]

۴ ـ [illegible]

۵ ـ [illegible]

۶ ـ [illegible]

۷ ـ [illegible]

۸ ـ [illegible]

المشتہر ـ محمد نثار حسین [illegible]

مہتمم پیام یار ـ چوک ـ لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

[illegible]

فہرست عطر موجودہ

[illegible]

[illegible]

المشتہر کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین ـ لکھنؤ

خیالات آزاد

[illegible]

چکن !چکن !!چکن !!!

[illegible]

فہرست اشیاے موسم گرما

نرخ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نام جنس مع تشریح
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ستاره کاری [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مصرع طرح سیپ آباد

ہم ہیں انکی یاد میں وہ ہیں ہماری یاد میں

جناب حکیم مرزا احسان علیخان صاحب احسان شاہجہانپوری شاگرد جناب جلال لکھنوی

اور کچھ حسرت نہیں یارب دل ناشاد میں
آرزو جبکہ اگر ہے تو ہماری قبر یاد میں

ہچکیاں آنے لگیں جسدم ہمیں ہنگام نزع
دل بچارا جان جائیگی کسی کی یاد میں

کیا تجاہل ہے کہ مجھکو سر جھکائے دیکھ کر
کہتے ہیں کیا فکر ہے بیٹھے ہو کسکی یاد میں

اس سے امید کرم کیا ہو جو ہر دم ہے کھچے
ہو اگر جور و ستم تو لطف ہے بیداد میں

وصل کی شب شام ہی سے ہیں وہ گھبرائے ہوئے
کہتے ہیں ارمان کتنے ہیں دل ناشاد میں

حشر کے دن خود پکار اٹھینگی چھینٹیں خون کی
دیکھنا ہے داور یہ کیا ہیں [illegible] جلاد میں

خود فراموشی نے کچھ ایسا دبایا ہے مجھے
یہ بھی یاد آتا نہیں ہوں میں کسکی یاد میں

اور کچھ طالب نہیں ہم تجھسے اے رنج فراق
خون دل ہو اشک ہو [illegible] فریاد میں

چھیڑتے ہیں مجھکو ای احسان یہ کہہ کہہ کے وہ
نشتر مژگاں چبھو دوں گا دل ناشاد میں

جناب سید محمد عظمت اللہ صاحب اقبال حسینی اورنگ آبادی

کب ہے دم لینے کی فرصت عالم ایجاد میں
گذرے جو دم وہ غنیمت ہے خدا کی یاد میں

عمر ہوتی ہے بسر یوں زلف و رخ کی یاد میں
گریہ و زاری میں شب دن نالہ و فریاد میں

ناتوانی کا برا ہو چارہ جوئی کیا کریں
طاقت ضبط نہیں باقی لب فریاد میں

ہو رہا ہے سینہ ویران میں روشن داغ دل
دیکھو جلتا ہے چراغ اس خانہ برباد میں

بیٹھے بیٹھے ہی [illegible] وحشت ہوائی [illegible]
زندگی بھر کے کٹیں گے [illegible] یاد میں

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

آسمان کی تفرقہ اندازیان جاتی نہین ہے — ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب منشی سید ظہیر الحسن صاحب ایاغ عظیم آبادی ہے

وہ جگر کا ٹکڑے ہو کے نکلا ہی ٹوٹ کے مین مری یارب — اتنا تو اثر آئے مری فریاد مین

ضبط آہِ آتشین تا چند ای سوزِ درون — بس لگا دے آگ اک چرخ ستم ایجاد مین

تم نہ اسے رشک قمر آئے شبِ وعدہ جو ہائے — چٹکیاں لین شوق نے کیا کیا دلِ ناشاد مین

جناب صاحبزادہ محمد وحید الدینخان صاحب آبر عزیز جناب نواب صاحب بہادر والی جاورہ

کیون نہ دیوارون سے سر ٹکراؤن اپنا بار بار — جب اثر پاؤن نہ یارب نالۂ و فریاد مین

دان تو فکرِ جور ہے اور یان ہی فکرِ وصل آبر — ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب محمد مظہر صاحب آبر آروی شاگرد جناب مہر آروی ہے

بھول کر بھی یاد تم ہمکو کبھی کرتے نہین — ہر گھڑی رہتے ہین ہم ایجان تمھاری یاد مین

بوسۂ لب کی تمنا وصل کا ارمان آبر — حسرتین کیا کیا بھری ہین اس دلِ ناشاد مین

جناب فصیح الزمان صاحب اثر بچھرایونی شاگرد جناب تسیم امروہوی ہے

بیخودی اور عشق دونون لازم و ملزوم ہین — آپ کو بھولا ہوا ہون نہین کسی کی یاد مین

عالم بالا سے لایا عشق مجکو اے اثر — ورنہ تھا کیا کام میرا اس خراب آباد مین

جناب الٰہی بخش صاحب اثیم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈھورہ

حشر تک حرفِ شکایت لب پہ آنیکا نہین — وہ مزا پایا ہے اے ظالم تری بیداد مین

جذبِ دل تاثیرِ الفت اسکو کہتے ہین اثیم — ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب محمد احسن اللہ صاحب احسن ازرینی ہے

ہی مثل یہ سچ تعلق دل کو ہے دل سے ضرور — ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب اختر یار خان صاحب اختر جمعدار پولیس ہما ضلع چینڈون

یاد تیری او ستمگر مین بھلاؤن کسطرح — ہر طرح کے لطف پاتا ہون تری بیداد مین

جناب محمد عبد الرحمٰن صاحب بقا غازیپوری شاگرد جناب تسیم شاد لکھنوی

یہ اثر ہوے سوزِ آہِ بلبلِ ناشاد مین — آگ لگ جائے الٰہی خانۂ صیاد مین

مین جو سرگرم خیالِ قامتِ دلدار ہون
عالم شورِ قیامت ہے مری فریاد مین

محض بیدردی خلافِ مقتضائے حُسن ہے
لطف کا بھی کوئی پہلو چاہیے بیداد مین

اے دلِ بیتاب ناحق ہے تمنائے وصال
رحم کی عادت نہین اُس بانیِ بیداد مین

یون دلِ پُر آرزو مین ہے خیالِ روئے یار
جل رہی ہو شمع جیسے خانۂ آباد مین

غور سے دیکھا تو تھی میری ہی شیون کی ادا
نالہائے عندلیبِ آشیان برباد مین

دل لگانے کے مزے سے کچھ وہی آگاہ ہے
جسکی باتون مین اثر ہے درد ہے فریاد مین

روح کی صورت اسی دل مین جگہہ کیونکر نہ دون
بیوفائی کی نہین عادت تمھاری یاد مین

حال اُس دلگیر کا سننے کے قابل ہے بقاؔ
عمر جسنے کاٹ دی ہے نالہ و فریاد مین

جناب محمد منظور احمد صاحب برقؔ وکیل عدالت منصفی شکوہ آباد شاگرد جناب داغؔ

اب تو آؤ جان بلب ہین ہم تمھاری یاد مین
دید کا ارمان نرہجائے دلِ ناشاد مین

منفعل ہون یا نہون لیکن ذرا گھبرائین تو
یا خدا اتنا اثر دیدے مری فریاد مین

زشتیِ بختِ زبون سے چین دونونکو نہین
وہ ہماری یاد مین ہین ہم ہین اُنکی یاد مین

چھوڑکر عشقِ مجازی برقؔ توبہ کیجیے
کیسے بندے ہو جو رہتے ہو بتونکی یاد مین

جناب مٹھو لال صاحب بیخودؔ متوطن اترولے

کیا یہ لکھا تھا نصیبِ بلبلِ ناشاد مین
فصلِ گل یون ہوگی آخر خانۂ صیاد مین

ہمدمو آبِ بقائے خضر بھی ہے سم مجھے
زندگی اپنی ہے آبِ خنجرِ بیداد مین

کہتے ہین بیخودؔ اسی کو جذبِ دل تاثیرِ عشق
ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب بابو برج لال صاحب برجؔ برادر منشی جانکی پرشاد صاحب وکیل رای بریلی

قتل عاشق سے ہوا وہ اور بھی چین بر جبین
خون کا دھبہ پڑا جب دامنِ جلاد مین

جناب پنڈت شمشیر ناتھ صاحب نصیرؔ دہلوی

دل لگانے کا مزا یہ ہے نصیرِ دہلوی
ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب لالتا پرشاد صاحب بہارؔ شاگرد جناب قضاؔ

اسکو آیا ہے جگانے شورِ محشر قبر پر
گرد مین ہم لے رہے ہین خود کسی کی یاد مین

جناب اکھوری شیونندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول رول شاگرد جناب داغ

آرزو یون ہی رہی میرے دل ناشاد مین
کچھ اثر ہمنے نہ دیکھا نالۂ و فریاد مین

جناب میر لطف علی صاحب تنہا مدراسی شاگرد جناب ممتاز تھانوی و داغ دہلوی

دل کو دل سے ہی تعلق عالم ایجاد مین
وہ بھی یونہین مضطرب ہونگے ہماری یاد مین

جان پر اپنی مین جھیلونگا مصائب ہجر کی
ڈر ہے اسکی ناخوشی کا شکوہ بیداد مین

دیکھ لی گلزار ہستی کی دو رنگی دیکھ لی
وہ مجھے بھولا ہوا ہے ہو نہین جسکی یاد مین

جناب سید افضل حسین صاحب ثابت لکھنوی ناظر عدالت صدر دیوانی گونڈہ

ہی صفائی قہر کی دست ستم ایجاد مین
خون کا دہبہ نہ دیکھا خنجر فولاد مین

پھنس گئے غفلت سے اپنی قبضۂ صیاد مین
سیر کرنے آئے تھے ہم گلشن ایجاد مین

آج کام آیا کفن باندھے ہوے جانا ترا
قرۂ بادا یدل کہ خنجر ہے کف جلاد مین

سر اٹھا کے حشر مین کیا دیکھتا ہی یاس سے
بخشش سرگرم ہین ثابت تری امداد مین

جناب شیخ محمد نذیر حسین صاحب تنا اہلکار محکمۂ انکم ٹکس صدر تحصیل جازیور

کچھ عجب الٹا اثر ہے نالۂ و فریاد مین
اور ہوتی ہے ترقی یار کی بیداد مین

رفتہ رفتہ عشق مین آخر یہ نوبت ہو گئی
ضبط مین کامل ہوے ہم اور وہ بیداد مین

جناب منشی محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

ہین ستم ایجاد دونون گلشن ایجاد مین
بیوفائی مین حضور اور آسمان بیداد مین

میری آنکھون سے اگر منظور ہے پردہ نہین
بیٹھ جائین چھپ کے وہ میرے دل ناشاد مین

خون ناحق میرا کھلجائیگا خود روز جزا
کیونکہ دہبے پڑگئے ہین دامن جلاد مین

کروٹین لے کر شب فرقت بسر کرتے ہین ہم
دن گذرتا ہے ہمارا نالۂ و فریاد مین

چٹکیان لیتا ہے پھر پیدا ہوئی ہے پھر خلش
چھپکے بیٹھا ہے کوئی میرے دل ناشاد مین

جوش وحشت زور پر ہوتا ہی میرا اس گھڑی
بیڑیان جب دیکھتا ہون کعبۂ حداد مین

سارے عالم کی بلاؤن نے کیا ہی آ مین گھر
اسقدر وسعت خدا نے دی دل ناشاد مین

غم نے آ کر گھیر لی اسکی جگہ ساری جلیس
اب سمائینگے کہان ارمان دل ناشاد مین

جناب محمد افتخار علی صاحب جگر بسوانی شاگرد جناب مضطر خیرآبادی

ہائے کیا لٹتا اثر آیا مری فریاد مین
بدگمانی ہو گئی دونی دل صیاد مین

آرزو سے کوئی ہنسنے بولنے والا نہین
کیا کرے پھر جو نہ گھبرائے دل ناشاد مین

سچ بتا اے نامہ بر کیا تھا جو اُسنے یہ کہا
اُن سے کہدینا کہ مین بھی ہون تمھاری یاد مین

جس قدر لکھی ہین میرے بخت مین ناکامیان
اُسکی آدہی بھی نہین تھین قسمت فرہاد مین

ہو گیا تو ہو گیا مجروح سینہ اے جگر
چھد گیا تو چھد گیا دل ناوک بیداد مین

جناب پنڈت کامتا پرشاد صاحب جانباز کانپوری سب پوسٹماسٹر ڈاکخانہ مکرپور

ہم عدم کو چل بسیے ہستی سے بے نیل مرام
حسرتین باقی رہین لاکھون دل ناشاد مین

جناب منشی سید محمد ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فائز

بڑھ گئی مشق تصور عالم ایجاد مین
سر جھکائے بیٹھے رہتے ہین کسی کی یاد مین

بھر گیا ہی حسرت و حرمان سے یہ سارا مکان
شادمانی کا گذر کیا ہو دل ناشاد مین

میری ناکامی بڑھی ہے میرے شوق قتل کی
رہ گیا ہے کھنچ کے خنجر بھی کف جلاد مین

کیون نہو تیچین سن سن کر کسی کا دل حقیر
رنگ بیتابی نہان ہے نالہ و فریاد مین

جناب حسن الدین صاحب حسن برادر زادہ داروغہ جیل اودیپور شاگرد جناب یاس لکھنوی

آ گیا تھا تیر فرقہ تیرا دل ناشاد مین
توڑ کر اسکو نہ ٹھہرا خانہ برباد مین

خود بخود دوڑے چلے آتے حسینان جہان
گر اثر ہوتا ہمارے نالہ و فریاد مین

ہی بہت کچھ حوصلہ لین تڑپنے کا مگر
خوف ہی دہبا نہ آ جائے دامن جلاد مین

دونون چھوڑے ہین دو عالم کو کسی نے کیا غرض
ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

زندگی بھر تو بتان ہند کو پوجا حسن
محو ہو جاؤ دم آخر خدا کی یاد مین

جناب منشی محمد فخر الدین صاحب حاذق متوطن برہان پور

دیکھیے کس کس کا خون ہو رنگ کیا لائی قضا
آج ہے مہندی لگی دست ستم ایجاد مین

جناب ابو الحسن عرف عبد الحسن صاحب حسن ساکن قصبہ آرہ

کیا مزا ہے اندیون کے نالہ و فریاد مین
ہم ہین اُنکی یاد مین اور وہ ہمارے دل مین

جناب حافظ حسام الدین خانصاحب خلص شاہجہانپوری ؎

ای جنون پھر دل میں یاد اُسکی تڑپ کچھ بھر گئی
تیریاں دیکھیں جو ہمنے نشترِ فصاد میں
دم نہ نکلا زانوے قاتل پہ سر رکھ کر مرا
رہ گیا ارمان یہ باقی دلِ ناشاد میں

جناب نواب اولاد علیخان صاحب داغ اُترولوی شاگرد جناب تسلیم اترولوی

ہون میں ممنونِ کرم اے خنجرِ بیداد گر
رہ نجائے کوئی حسرت اس دلِ ناشاد میں
بندہ پرور یاد اُسکی آپ کو ہو یا نہو ؎
داغ تو ہی محو ہر دم آپ ہی کی یاد میں

جناب دیبی داس صاحب دانش خلف بابو گوردیال سنگھ صاحب کلرک زمیندار

ہچکیاں تھم تھم کے دانش جو تمہیں آتی ہین آج
ہو نہو وہ برق وش ہوگا تمہاری یاد میں

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھبرامؤ

تیری غفلت گھر بنا بیٹھی ہے تیری یاد میں
چھپ رہی ہے تیری خاموشی مری فریاد میں
غلبۂ شوقِ شہادت سے گھٹا جاتا ہے دم
اے اجل اٹھکھیلیاں کبتک کفِ جلاد میں
مے پرستی میں تو گذری عمر ساری اے ذبیح
دورِ آخر ہی بسر کر لو خدا کی یاد میں ؎

جناب محمد حیات بخش صاحب رسا محرر چوڈنشل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

دلمیں اُسکے رحم آئی ہو گئی بیداد میں
یا الٰہی دے اثر اتنا مری فریاد میں
رات بھر محو جمالِ یار ہی ہم تو رہے
وصل کی شب بھی رہی حسرت دلِ ناشاد میں
حسرتِ دیدار بھی نکلی نہ اپنی وقتِ ذبح
کس قیامت کی تھی تیزی خنجرِ جلاد میں ؎
وہ تصور میں نہیں آتے نہ آئیں غم نہیں
حسرتیں آباد ہین اپنے دلِ ناشاد میں ؎
ای رسا عشقِ بتان چھوڑو خدا کیواسطے
وقف کر دو زندگی ابتو خدا کی یاد میں

جناب شیخ رضا عباس صاحب رضا خلف جناب شیخ علی عباس صاحب وکیل شاگرد جناب عاشق

اسقدر شوقِ اسیری تھا دلِ ناشاد میں ؎
دام سے چھٹ کر پھر آیا خانۂ صیاد میں ؎
دشمنوں کی فتنہ سازی سے جدائی ہو تو کیا
تم ہماری یاد میں ہو ہم تمہاری یاد میں
کھینچ سکے کس سے تری تصویر اے خورشید رو
دیکھ کر غمزہ نہ ہے دستِ مانی و بہزاد میں
واہ کیا سوزِ محبت کا اثر تھا وقتِ قتل
پڑ گئے چھالے زبانِ خنجرِ فولاد میں ؎

میل رکھنا چاہیے گبر و مسلمان سے رضا
بُت پرستی کیجیے چلکر الہ آباد مین

جناب خلیل الدین احمد صاحب راضی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب تلہری

چٹکیان پھر درد لیتا ہے دلِ ناشاد مین
تیر پھر دیدے کوئی دستِ ستم ایجاد مین

تفرقہ ایسا فلک نے بیچ مین ڈالا ہے آہ
ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

سائقہ ہون ظلم و ستم بھی یار کی تصویر کے
ہی اگر کچھ دستِ قدرت مانی و بہزاد مین

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی میر مدرس مدرسۂ تلہنسور

کوے جانان تک جو پہونچے ہم کبھی راجی اجل
پھنس گئے باب چمن پر پنجۂ صیاد مین

جناب رامجید اس صاحب زیبا طالب علم وکٹوریہ سکول چھاونی انبالہ

ہے نہین یہ شغل کوئی عالم ایجاد مین
نغمہ سنجی مین کوئی ہے اور کوئی فریاد مین

جذبۂ شوقِ دلی کی واہ کیا تاثیر ہے
ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

عالیجناب نواب سید سرفراز علیخان بہادر سرفراز رئیس اعظم دکن شاگرد جناب اسیر

دادرس سب کا وہی ہے ظلم مین بیداد مین
دُکھ مین آفت مین مرض مین درد مین فریاد مین

حسن اُس گل کے رخ و چشم و لب و قد کا نہین
گل مین نرگس مین سمن مین سرو مین شمشاد مین

ابروو مژگانِ جانان کی سی کب ہین تیزیان
تیغ مین نوکِ سنان مین خنجرِ فولاد مین

برق و رعد و ابر و باران کا ہی عالم رات دن
میرے نالے مین بکا مین آہ مین فریاد مین

درد ہی سوزش ہی بیتابی ہے اندوہ و الم
سر مین سینے مین کلیجے مین دلِ ناشاد مین

سچ تو یہ ہے اُس ستمگر کا کوئی ثانی نہین
کج ادائی مین جفا مین جور مین بیداد مین

ہو گئی جنبش چلی تیغِ علی جب سرفراز
دشت مین گاوِ زمین مین کوہ مین اوتاد مین

جناب رحمت حسینخان صاحب ستم محرر دفتر صدر راج بھرتپور شاگرد جناب تسلیم

لیچلا ہے کھینچکر پھر کوچۂ جلاد مین
کیا سمائی ہے خدا جانے دلِ ناشاد مین

ہجر مین دونون تڑپتے ہین خدا کی شان ہے
ہم کسی کی یاد مین کوئی ہماری یاد مین

کوئی میرے جی سے پوچھے مین ہی کچھ واقف ہون خوب
ہی جو جو لطف ہین اُس شوخ کی بیداد مین

الفت اِسکو کہتے ہین اور عشق اسکا نام ہے
ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

اب کہان وہ ولولہ اور اب کہان وہ شور ہا
ابتو رہتے ہین ستم ہردم خدا کی یاد مین

جناب جوالاناتھہ صاحب سعد از کوہ آبو

ناصحا انس بتانِ دہر سے مجبور ہون
کیا کرون کیونکر لگاؤن دل خدا کی یاد مین

جناب آغا محمد سکندر خانصاحب سکندر لکھنوی

خود چلے ہم ہین کلیجہ تھام کر گھر پر مرے
اسقدر تو دے اثر یارب مری فریاد مین

جناب مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی

کرتے ہین جدت پری رو آجکل بیداد مین
ہو بنا ایجاد اِدہر بھی نالہ و فریاد مین

اور پیرائے مین اب آتا ہی اُس بت کا خیال
محو دیکھا ہے کبھی شاید خدا کی یاد مین

ایک جنبش مین ہوا چو رنگ مجھسا سخت جان
کاٹ تھا تیغ دودم کا ابرو جلاد مین

مرگِ دشمن کی جو اُس ظالم کو دی مینے خبر
خون کا جوڑا دیا مجھکو مبارکباد مین

اے ستم ایجاد تیرا بھی پھڑک جاتا ہی دل
کیا ادا رکھی ہے مینے نالہ و فریاد مین

آرزو ہے لطف کیون کرنے لگا غیرون سے تم
جب مزا پاتا ہون اے ظالم تری بیداد مین

ایک گردش سی کیا کونین کو زیر و زبر
کیا بلا تھی اُس نگاہِ خانمان برباد مین

کچھہ نہین اِسکی دو روزہ دوستی پر اعتماد
دیکھیے کیا کیا انقلاب دہر ہا اپنی یاد مین

محو کر لیتے ہین جس غنچہ دہن سے بات کی
محو ہی ہے گفتگو سے حضرت شمشاد مین

جناب بالک رام صاحب شاد شاگرد جناب قمر لکھنوی

یہ دعا کرتا ہون نہین ہی تجھسے ستم ایجاد مین
آرزو شکر کوئی آسکے دل ناشاد مین

دوستون سی واسطہ ہے اور نہ اپنون سی غرض
بھول بیٹھے ساری دنیا کو تمہاری یاد مین

تم نہ آؤ گر تمہین فرصت نہین اچھا نہان
بھیجدو اپنے تصور کو دلِ ناشاد مین

سر حسینون کے کھلے ہین شاد میری قبر پر
ہو رہا ہے میرا ماتم خانۂ جلاد مین

جناب محمد ارتضیٰ علی صاحب منتظر پرائیوٹ سکرٹری نوابصاحب والی بہیکن پور

دل دکھایا جب مرے نالون نے فرمانے لگے
کس بلا کا ہے اثر کمبخت کی فریاد مین

خالی کرتے ہو مرا پہلو لیے جاتے ہو دل
بیکسی سر پیٹتی ہے خانۂ برباد مین

حضرت ناصح ذرا خاموش رہیے اسگھڑی
فرق آتا ہے حسینان جہان کی یاد مین

چپ ہو کیون تصویر کی صورت بند ناکس خیال
آہین کرتے ہو ستمگر تم آج کسکی یاد مین

جناب حکیم سید احمد علی صاحب شفا رئیس حیدرآباد دکن شاگرد جناب احسان مرحوم

یارب اتنا ہو اثر آہ دل ناشاد مین
ہم ہون انکی یاد مین وہ ہون ہماری یاد مین

ڈھونڈہتا ہی جسکو تو وہ دل ہی کی پردہ مین ہے
جا نہ سوئے کعبہ اے زاہد خدا کی یاد مین

جس مریض عشق سے کچھ کہدیا صحت ہوئی
کیا مسیحائی بھری ہی آپکے ارشاد مین

تیغ مین ہم دیکھتے ہین جلوہ روئے نگار
یار کی تصویر ہے آئینہ فولاد مین

اسنے پوچھو تو شفا کشتے کی بھی ہے کچھ خبر
رہ گیا ارمان وہ کیا کیا دل ناشاد مین

جناب محمد احسان اللہ خان صاحب شتاب بھکری رئیس میسور شاگرد جناب تسلیم مرحوم

جان وہی جان ہی جو شادان ہے تری یاد مین
دل وہی دل ہے جو ہا مشغول تیری یاد مین

ہاے انکا پوچھنا یہ ناز سے صبح وصال
اور بھی حسرت ہے کیا تیرے دل ناشاد مین

دونون جانب عشق نے تاثیر دکھلائی شتاب
ہم ہین انکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب صاحبزادہ محمد مشرف یار خانصاحب شرف شاگرد جناب داغ دہلوی

زخم منہ کھولے ہوے پھر منتظر ہین دار کے
ایسی کچھ لذت بھری ہے خنجر جلاد مین

خاک اب انکو لکھونگا مین تمنائے وصال
ہاتھ جب تھکتے چلے ہین ہجر کی روداد مین

اس پری پیکر کا نقشہ کسطرح رکھینگے یاد
ہوش بھی اتنا رہیگا مانی وبہزاد مین

جناب چودہری اشفاق رسول صاحب شفق خلف چودہری عنایت رسول صاحب

ایک بھی حسرت نہ نکلی عالم ایجاد مین
رنگین کیا کیا تمنا ہین دل ناشاد مین

حسرت واندوہ وغم عالم کے ہین اسمین بھرے
کسقدر وسعت الٰہی ہے دل ناشاد مین

کیا خبر تھی قید ہستی مین پھنسینگے ہم فلک
ڈھونڈتے آئے تھے ہم اسکو عالم ایجاد مین

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شوقی شاگرد جناب خیالی رائے بریلوی

اب تکلیا کرتا ہو مین اختر شماری رات بھر
نیند تک آتی نہین مجھکو کسی کی یاد مین

ہو شب فرقت تو شوقی یہ سبب ہوتی ہے دل کو ولولہ
ہم ہین انکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب شیخ محمد جان صاحب شوخ عظیم آبادی

لاکھہ بانکا ہے تیغ کوئی اسکے ہم قائل نہین
بانکپن کچھہ اور ہونا چاہیے جلاد مین

کیا اسی کا نام ہے انصاف اے چرخ کہن
انکو ہو صورت سے نفرت ہم ہون انکی یاد مین

جناب شیخ فرزند علی صاحب خلف شیخ لیاقت علی صاحب مرحوم خیرخواہ سرکار رئیس قصبہ

ایک مین سرگشتۂ الفت ہون لاکھون ہین حسین
جان دون اے حضرت دل کسکی کسکی یاد مین

مین ازل سے ہون گرفتار بلائے دام زلف
پرورش میری ہوئی ہے خانۂ صیاد مین

جناب سید خواجہ محمد ادریس صاحب شاغل نبیرۂ جناب سید خواجہ امداد رضا صاحب ضعیف از لشکر گوالیار

شکر ہو صد شکر دکھلائے خدا نے اب یہ دن
ہم ہین انکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب نواب شیخ مراد علی صاحب شمیم اترولوی شاگرد جناب شیفتہ دہلوی

کثرت حدت تھی یہ خون دل ناشاد مین
پڑگئے چھالے زبان خنجر فولاد مین

جناب محمد ارتضی خان صاحب شیدا تحصیلدار پرگنہ چورو

یہ ترا احسان بھولونگا نہ ہرگز اے خدا
جسکا مین شیدا ہون دم نکلے اسی کی یاد مین

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

شدت غم سے خلل آئے نہ اسکی یاد مین
ایک کھٹکا ہی تو بس یہ ہے مری فریاد مین

ساری دنیا کیا خدا کو بھولجاتے ہین بشر
اے بتو بس اک یہی ظلم ہے تمھاری یاد مین

لغزش مستانہ ساقی نے دکھلائے مزے
ہم تو اپنا پا گئے مطلب اسی افتاد مین

غیر کا بھی ہیان آتا ہے تمھاری ساتھہ نام
ایک آفت اور یہ بھی ہے تمھاری یاد مین

اے صفیر استاد میرے تھے سحر غالب دبیر
تھی الگ اک بات سب سے میرے ہر استاد مین

جناب منشی علی حسین صاحب صبر از للت پور شاگرد جناب یاس لکھنوی

یا الٰہی کیا ہوا تھا جو اثر فریاد مین
اسکو کچھہ پروا نہین مرتے ہین جسکی یاد مین

کیا لگاوٹ ہے کہ خود جھک جھک کے ملتی ہے گلے
کس غضب کی چال ہے تیغ ستم ایجاد مین

کیا ہوا جاتا رہا کیون پریشان ہم ہوے
بزم مین اسکی نہین بھولے کچھہ اپنی یاد مین

کیون پسند آئے بھلا نازک مزاجو نکو یہ دل
حسرتین لاکھون بھری ہون جس دل ناشاد مین

کیسے زیر تیغ ہون لیکن گلا کٹتا نہین
یا تو مین ہون سخت جان یا زور کم جلاد مین

جناب جی نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

محو سب کو یک قلم خاطر سے ہمنے کر دیا
بھول بیٹھے دین و دنیا کو صنم کی یاد مین

جب کشش ہو دونون جانب عشق صادق چاہیے
ہم ہون انکی یاد مین وہ ہون ہماری یاد مین

گیسوے پیچان کے دیوانے نے کھلوائی ہے فصد
سیکڑون بل پڑگئے ہین نشتر فصاد مین

جناب کرامت حسین صاحب صبر خلف میر ضامن علی صاحب از چھاونی نیمچ

دھیان آتا ہے جو انکی صحبتون کا انکی صبر
صبح ہو جاتی ہے مجکو نالۂ و فریاد مین

جناب سید ابو المکارم مقصود علیخان صاحب ضیا دہلوی

ہجو دِ لذت یہان مین ہر نئی بیداد مین
محو وہان بیداد گر خود لذت ایجاد مین

وعدۂ فردائے محشر سے تسلی یون ہوئی
ایک ہی دن کا تفاوت ہے فقط میعاد مین

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس اول مڈل سکول چار سدہ شاگرد جناب یاس لکھنوی

تھے شکایت کے بھرے دفتر دل ناشاد مین
لیکن اسنے سب بھلائے وہ تمھاری یاد مین

دل کو دل سے راہ ہے بھولے نہ کوئی یہ مثل
ہم ہین انکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جب اشارا ہوگیا ابرو کا دل ٹکڑے ہوا
کسنے دیکھے ہین یہ جوہر خنجر فولاد مین

خوش بیان خوش فکر شاعر بے بدل یکتائے دہر
خوبیان یہ سب ہین اے عشرت مری استاد مین

جناب محمد یوسف صاحب عزیز از مارہرہ

لاکھ مضمون کا مزا ہے اک مری فریاد مین
لطف گلشن آرہا ہے خانۂ صیاد مین

کیسا کعبہ کِسکا بتخانہ کہان کی چھیڑ چھاڑ
اے بتو بیٹھے ہین اب تو ہم خدا کی یاد مین

یہ تلوّن اور یہ شوخی اور یہ جھینپیان
ہے مزاج یار کا عالم دل ناشاد مین

آپڑے سو آپڑے اب تو تمھارے در پہ ہم
دیکھیے اب کیا پڑے افتاد اس افتاد مین

جناب محمد یحیی علی صاحب عاصی کاکوروی اہلکار عدالت جج ماتحت مراد آباد

یہ سمجھ کر شاد رہتا ہون فراق یار مین
گو نہین وہ غم تو ہے انکا دل ناشاد مین

ہائے دم بھر بھی نہ کرنے پائے سیر باغ ہم
پاؤن رکھا تھا کہ پہونچے خانۂ صیاد مین

جناب غلام عباس صاحب عباس از بمبئی شاگرد جناب صابر نظام آبادی

حشر میں دیگا گواہی بیگناہی کی مری
خون کا دہبا لگا ہے دامن جلاد مین

ذکر ہم کرتے ہین انکا وہ ہمارا تذکرہ
ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب منشی محمد رشید الدین صاحب عاصی ابن قاضی غلام احمد صاحب رئیس قصبہ جھوسی

بعد مردن بھی ہماری قبر سے آئی صدا
ہم ہین اُنکی یاد مین جو ہین ہماری یاد مین

جناب میوا لعل صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربہنگہ

گر کہو تو ایک دم مین پھونکدون افلاک کو
ہے اثر اسدرجہ میرے نالہ و فریاد مین

جناب محمد عجائب علیخان صاحب عجائب شاہجہانپوری

کاش کر پر فصل گل مین مجکو ظالم نے رکھا
رحم کا کیا ذکر اے گلچین دل صیاد مین

جناب محمد عبد العزیز خان صاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

ایک مدت مین ہوا یہ جذبۂ دل کا اثر
ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب عبد العزیز صاحب عزیز وکیل ناگپور ممالک متوسط

طرز ہر اک دن نئی ہو آپکی بیداد مین
اے ستم ایجاد ہے فرد ایجاد مین

زاہد و یاد الٰہی ہو مبارک آپ کو
ہم خود اپنے ہین اسکی یاد مین

جناب مرزا محمد عمر صاحب عمر ساکن قصبہ

رٹ لگی ہے سانس لینے مین کسی کے نام کی
دم لبون پر آگیا ہے آج کسکی یاد مین

جناب محمد خان صاحب غریب ہیڈ منشی صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس سہارنپور

یار کا پاس نزاکت تھا دل ناشاد مین
اُڑ گئی تاثیر آتے ہی مری فریاد مین

ہے یہ بیتابی کہ دم اکھڑا اتا ہے دل کے ساتھ
ہچکیان اولٹی نہین آئین کسی کی یاد مین

دل پسیجے ان بتون کا ہو جو آہو نمین اثر
عرش ہلجائے اگر تاثیر ہو فریاد مین

ہم قفس مین اسلیے آہ و فغان کرتے نہین
فرق آجائے نہ کچھ بیرحمی صیاد مین

جناب فیض محمد صاحب فیض سارجن میجر ادلووپور شاگرد جناب یاس لکھنوی

او ستمگر دل مرا رہتا ہے تیری یاد مین
لطف کچھ ایسا ملا اسکو تری بیداد مین

عشق صادق مین کشش دونو طرف ہی یکسی
ہم ہین انکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

ہر رگ جان کو مری اسکی خلش سے لاگ ہے
رنگ مقناطیس کا ہے نشتر فصاد مین

پھر مری سوز محبت کا اثر ظاہر ہوا
پھر شرر ہونے لگے پیدا مری فریاد مین

کروٹین لیتے ہو جو تم قیص بستر پر پڑے
بیقراری ہے تمہین بیشک کسی کی یاد مین

جناب فدا حسین صاحب فدا خیرآبادی از حیدر آباد دکن

رفتہ رفتہ یہ اثر آیا مری فریاد مین
گھر بنایا ہے دل ترک ستم ایجاد مین

دل مین رہتا ہی نگاہ ہو نہین کھٹکتا بھی نہین
چین لکھتا ہے نصیب ناوک بیداد مین

انکی الفت مین وہ سب کچھ پیش آیا ہی مجھے
اے فدا جو کچھ لکھا تھا قسمت فرہاد مین

جناب منشی محمد عبد العلی صاحب فائق خلف الصدق داروغہ عبد النبی صاحب از گدور

پیش آتا ہی وہی قسمت مین ہے جو کچھ لکھا
کیجیے کیون وقت ضایع شکوہ بیداد مین

جناب بابو کنج بہاری لال صاحب فرہاد جونپوری مقیم قصبہ اترو لے

ہان مبارک ہون نوازشہاے بیجا غیر کو
ہمتو راضی ہین ستمگر جور مین بیداد مین

جناب سجاد حسین صاحب فسون از چھپرہ ضلع سارن

کسکی الفت کی نظر نے کرلیا ہی دلمین گھر
ایک کانٹا سا کھٹکتا ہے دل ناشاد مین

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب اسیر لکھنوی

یا الٰہی کچھ اثر آئے مری فریاد مین
کچھ کمی کردے ستمگر شیوہ بیداد مین

روز کے جھگڑے بکھیڑون سے چلو فرصت ملی
آگئے گلشن سے خود ہم خانہ صیاد مین

یاد جب گلشن مین آیا ہمکو وہ بوٹا سا قد
خوب روئے بیٹھ کر ہم سایہ شمشاد مین

عندلیبون کی تسلی کو قفس کے آس پاس
پھول بھی رکھے ہوئے ہین خانہ صیاد مین

داغ دل کی روشنی دیتی ہے منزل کا پتے
حسرتین بے کھٹکے آئین اس دل ناشاد مین

کم نہین ہے عشق مین کچھ میرے دل کا حوصلہ
اے فلک کرنا کمی ہرگز نہ تو بیداد مین

اے فلک اک بار تو ایسا دکھادے انقلاب
بھولجاؤن مین انھین اور وہ ہون میری یاد مین

ہوگیا فی الفور خصت اے قمر سار احجاب
جبکہ مستی آگئی چشم ستم ایجاد مین

جناب سید شاہ قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی از آرہ

لطف بیچینی کا ہی ایسا تمہاری یاد مین
چٹکیان لے جس طرح کوئی دلِ ناشاد مین

جیسے ہون اُسکے لبِ معجز نما کی یاد مین
آگئی ہے جان سی گویا دلِ ناشاد مین

اِسکو کہتے ہین تجسس اسکو کہتے ہین تلاش
آپ کو ہم بھول بیٹھے ہین کسی کی یاد مین

رنج و غم عیش و مسرت سب اسی کے دم سے ہین
دل نہین تو پھر رہا کیا عالمِ ایجاد مین

جناب حکیم عابد علی صاحب کوثر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

راتدن روتے ہین ہم کنجِ قفس کی یاد مین
آب و دانہ چھٹ گیا ہی فرقتِ صیاد مین

دل کو وہ لطف و کرم مین بھی مزے ملتے نہین
لذتین جو جو ملی ہین یار کی بیداد مین

میرے گھر مین اُنکو آتے دیکھ کر بولا یہ ناز
آپ کی جائے بلا اِس خانۂ برباد مین

کیا ستم ہے لاش کو عاشق کی تنہا چھوڑ کر
غیر کے گھر وہ چلے شوقِ مبارکباد مین

زیرِ خنجر بھی لہو نے میرے کین گلکاریان
خون کے چھاپے لگائے دامنِ جلاد مین

بلبے میرے کشتۂ بیداد ہونیکی خوشی سے
جشن کی طیاریان ہین خانۂ صیاد مین

غم غلط کرنے کو میرے درد و غم کچھ کم نتھے
آپ کے ارمان کیون آئے دلِ ناشاد مین

مرتے دم آخر وہی تو داغ حسرت بنگئے
وصل کے ارمان جتنے تھے دلِ ناشاد مین

ایک دن کوثر خدا کو منہ دکھانا ہے ضرور
رائگان کیون عمر کرتے ہو بتون کی یاد مین

جناب شیخ کرم الٰہی صاحب کرم فیروزپوری شاگرد جناب غالب دہلوی

وہ بھی اب بیچین رہتے ہین ہماری یاد مین
یہ اثر آیا ہمارے نالہ و فریاد مین

چین یان ہمکو نہین ہے وان نہین اُنکو قرار
ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

آپ سے باہر ہون مین فرطِ خوشی سے اے صنم
تم اگر آجاؤ میرے خانۂ برباد مین

بے سبب خونِ رگِ گردن نہین ہے جوش زن
بارٹہ رکھوائی ہے اُسنے خنجرِ فولاد مین

تم اُدہر دشمن کے گھر مین چین سے سوتے رہے
ہم اِدہر روتے رہین شب بھر تمھاری یاد مین

غیر کے آگے یہ پوچھا اُسنے مجھسے اے کرم
تم بھی کیا بیچین رہتے ہو ہماری یاد مین

جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب تہر مختار عدالت آرہ شاگرد جناب صفیر بلگرامی

صبح ہوجاتی ہے اکثر نالہ و فریاد مین
واہ کیا کیا دل بہلتا ہے کسی کی یاد مین

پنجہ مژگان مین ہے اسطرح حال مرغ دل
جس طرح جا پر پھڑکتا ہی کف صیاد مین

مدتون رکھتا ہی بیخود تمسے ملنے کا خیال
بھول جانے کی بھی عادت ہے تمھاری یاد مین

اک تماشا ہی مری آتش فشانی دیکھنا
پھول برساتے ہین نالے خانۂ صیاد مین

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی برادر خرد جناب بسمل

کس قیامت کی شرارت ہی تمھاری یاد مین
چٹکیان تھم تھم کے لیتی ہے دل ناشاد مین

اے بتو اچھا بنایا گھر دل ناشاد مین
بھول بیٹھے ہم خدا کو بھی تمھاری یاد مین

قابل افسوس ہے ان بلبلون کا حال زار
جنکی عمرین کٹ گئی ہین خانۂ صیاد مین

چاندنی کا سائبان زخمی پر اپنے تانیے
گر ستم کی رہ گئی ہو کچھ کمی ایجاد مین

اور تو کچھ بھی نہین اے ناوک قاتل یہان
حسرتون کے ڈھیر باقی ہین دل ناشاد مین

جناب مولوی حکیم غلام حسنین صاحب مسیحا خلف چودھری محمد فتاح صاحب

واہ رے صبر و رضا یان جھک گئی گردن مری
باڑھ وان رکھی گئی جب خنجر جلاد مین

اپنی الفت کا اثر صد شکر یہ حاصل ہوا
ہم ہین انکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب پنڈت شام لال صاحب بسیر دہلوی ہیڈ ماسٹر سٹیٹ سکول نرسنگ گڈھ

ای پری یکتا ہے تو اس عالم ایجاد مین
بیوفائی مین جفا مین جور مین بیداد مین

کیا کہون دن کسطرح کٹتے ہین تیری یاد مین
بیقراری مین فغان مین آہ مین فریاد مین

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس برلہ

خود بخود گھر سے آ رہین دل کو وہ کھاتے ہوے
اسقدر یارب اثر آئے مری فریاد مین

بت پرستی چھوڑ دی مائل نے اک مدت ہوئی
رات دن ابتو گذرتی ہے خدا کی یاد مین

جناب ماجد علی صاحب ماجد خلف شیخ ولایت علی صاحب نمبردار قصبہ تھین

ہچکیان دونون طرف آتی ہین باہم رات دن
ہم ہین انکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

جناب منشی محمد عبد المجید صاحب مجید کیرتپوری ملازم فوجداری علی گڈھ

ظلم مین عاشق کشی مین جور مین بیداد مین
ایک بھی تم سا نہین اس عالم ایجاد مین

جناب محمود علی صاحب مضطر احکام نگار روبکاری ریئسہ عالیہ بھوپال

لے گیا مضطر کا دل باتین بنا کر تھہ ہے
کس قیامت کی ہے شوخی اُس ستم ایجاد مین

عالیجناب سید احمد شفیع خانصاحب بہادر تیر رئیس اعظم فرید آباد

کچھ عجب انداز ہین تیرے قدِ آزاد مین
ہو رہا ہے جسکا چرچا سرو مین شمشاد مین

جب مراد ناشنا کہنے لگے افسوس سے
فی الحقیقت کچھ نہین انسانِ بے بنیاد مین

صبح کا غل سُنکے وہ تو چل دیے لیکن یہان
رہگئے ارمان لاکھون اس دلِ ناشاد مین

دیکھنا پچتاؤگے مجھسے نہ تم غافل رہو
کیا اثر باقی نہین ہے نالہ و فریاد مین

جان دون یا ہاتھ دھون دل سے جگر دون سے
یہ تو ممکن ہی نہین تاخیر ہو ارشاد مین

حضرت تیر حسینون مین بہت دن رہ چکے
عمر اپنی اب بسر کردو خدا کی یاد مین

جناب محمد عبد الرحمن صاحب تیر وکیل بریلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

سر برآوردہ ہین وہ تو فرقۂ جلاد مین
چرخ کر سکتا نہین ہے ہمسری بیداد مین

لازم و ملزوم ہی ہے اتحادِ حسن و عشق
ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

پوچھتے ہین کیون وہ رک رک کر دلِ تیغ آزما
بے اثر کیا ہو گئے نالے مری فریاد مین

آئینگے تیر گُلِ مقصد سے دامن بھر کے ہم
ہو گئی جس دن رسائی خدمتِ استاد مین

جناب سید عبد الصمد صاحب نور ساکن قصبہ آرہ شاگرد جناب مہر آروی

کیا تصور سے تمھین لاؤن مین اپنی یاد مین
خوش رہینگے اب وہ میری خاطرِ ناشاد مین

کاٹتے ہو تیغِ ابرو سے گلے عشاق کے
خود بتادو فرق کیا ہے تم مین اور جلاد مین

جناب شیخ نور الہدی صاحب نور ساکن قصبہ آرہ شاگرد جناب صفیر بلگرامی

جان جاتی ہے مری ہجرِ قدِ آزاد مین
قبر بھی میری بنے گی سایۂ شمشاد مین

روز کے ظلم و ستم سہنے کا یہ حاصل ہوا
اب مزا ملنے لگا ظالم تری بیداد مین

جناب مولوی محمد فصیح اللہ صاحب تیر بنارسی شاگرد جناب فائز بنارسی

تیغ گردن پر پھراتا ہے تو رک رک کے پھرا
اے ستمگر لطف آتا ہے تجھے بیداد مین

ہجر مین بھی لطف ملتا ہے جب آتا ہے خیال
ہم ہین اونکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

سخت جانی پر ہون اپنی آپ تیر منفعل
لاکھہ دندانے پڑے ہین خنجر فولاد مین

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب ناجی کلرک رو وینیو سروی آفس از بلہاری

کارگر ہوگا نہ کوئی نقش اے عامل ترا
مجکو سودا ہوگیا ہی اک پری کی یاد مین

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اورسیر متوطن میرٹھ

آمد و شد دم کی بھی دشوار ہے ای دوستو
اسقدر ارمان بھرے ہین اس دلِ ناشاد مین

جناب نسیم از گوردا سپور

ہچکیان لیتا ہے کیون اے دل ذرا تو صبر کر
تو ہے جسکی یاد مین وہ کب ہے تیری یاد مین

خاکسار محمد نثار حسین نثار مہتمم قومی پریس و پیام یار

دل ہرایا تا ہے راحت اسقدر بیداد مین
نیند آجاتی ہے مجھکو دامنِ جلاد مین

حوصلے جو کچھہ کہ باقی ہین ترے وہ سب نکال
ایدلِ غم دوست وہ مشغول ہین بیداد مین

سیکڑون ہی آرزوئین وصل مین نکلین مری
پھر بھی باقی ہین بہت ارمان دلِ ناشاد مین

اور کا کیا ذکر اپنی ہی نہین ہمکو خبر
ساری دنیا کو بھلا بیٹھے کسی کی یاد مین

بیٹھہ جاتے ہین بُتِ بیدرد بھی دل تھام کر
عشق نے تاثیر دی ہے وہ مری فریاد مین

اُسپہ کیون شیدا ہی دل ہین اور بھی لاکھون حسین
بات ایسی کون سی ہے اس ستم ایجاد مین

اک اشارہ قہر ہے اُن ابروونکا اے نثار
اسقدر تیزی نہوگی خنجرِ فولاد مین

جناب محمد ولایت علی صاحب ولایت ہاپوری شاگرد جناب ارشد دہلوی

مین تو مین تم سے بھی بر آنا ہرا اک کا ہی محال
آرزوئین وہ بھری ہین اس دلِ ناشاد مین

خونِ عاشق کب چھپا سکتا ہے ای قاتل کوئی
نکلے جوہر ہو گا ظاہر خنجرِ فولاد مین

ہم ہین فکرِ وصل مین وہ ہین خیالِ ظلم مین
ہم ہین اُنکی یاد مین وہ ہین ہماری یاد مین

اک نظر مین غیر ہو خوشنود مین ناشاد ہون
کیا نرالا بانکپن ہے اُس ستم ایجاد مین

ای ولایت دیکھیے یہ جان جائے یا بچے
کھینچ لایا ہے جنون پھر کوچۂ جلاد مین

جناب نرائن پرشاد صاحب واثق جونپوری مقیم قصبہ اترولی

گر کسی کو پوچھنا ہو میرے دل سے پوچھہ لے
کیا مزا ہے اوس بُتِ بیدرد کی بیداد مین

جناب عبدالواحد صاحب واحد دہلوی شاگرد جناب عیش دہلوی

سیکھ لے جو سیکھنے ہین ڈھنگ چرخ فتنہ گر
بڑھ کر ظلم ہین شوخ ستم ایجاد مین

جناب ابوالکلام سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری شاگرد جناب قلق لکھنوی

وصل ہو یا ہجر لیکن محو ہون فریاد مین
بڑھ گئی خود رفتگی اتنی کسی یاد مین

کیا بتاؤن دل کے دکھنے مین جو ملتا ہے مزہ
آرزو یہ ہے ترقی ہو تری بیداد مین

دیکھ کر خنجر جھکی جاتی ہے خود گردن مری
کیا کوئی محراب کعبہ ہے کف جلاد مین

ہجر کے شکوون مین ساری وصل کی شب کٹ گئی
رہگئین لاکھون تمنائین دل ناشاد مین

قبر مین کیا جانئے کیا پوچھا فرشتون نے مگر
کچھ نہ بولے ہم کہ فرق آتا ہماری یاد مین

دامن گل مین ہی نقشہ سینۂ صد چاک کا
رنگ میرے ہوش کا ہے نکہت برباد مین

چونک پڑتے ہو تمہین آواز جب دیتے ہین ہم
کیون ہنر تم آجکل رہتے ہو کسکی یاد مین

جناب دلیپ سنگہ صاحب ہوش ساکن تھانہ بھون وارد حال سہارنپور

لو وہ سنگین دل یہ کہتا ہے کلیجا تھام کر
ہائے کیا تاثیر ہے ظالم تری فریاد مین

اک ترا دل ہی نہ پگھلا اے بت بیداد گر
یہ وہ نالے ہین جو کرتے ہین اثر فولاد مین

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

حسرتین ہین اسطرح میرے دل ناشاد مین
بیکسی رہتی ہے جیسے خانۂ برباد مین

بھول کر مشغول مین ہوتا نہین فریاد مین
خود فراموشی ہوئی ایسی کسی کی یاد مین

دلربائی تھی جو اس ترک ستم ایجاد مین
نقش جب جوہر بنے ہین خنجر فولاد مین

درد کیون ہے عاشق ناشاد کی فریاد مین
ہچکیان لیتا ہے کیا کوئی دل ناشاد مین

کیون نہو اس بت کے دل مین میری الفت کا اثر
عکس آتا ہے نظر آئینۂ فولاد مین

بلبلون کے آشیان اٹھنے لگے جاتے ہین باغ سے
آگ لگ جائے الٰہی خانۂ صیاد مین

دیکھی جو وقت مرگ اسکو فرا تلخی موت
آب شیرین تھا مقدر تشنۂ فرہاد مین

چین راحت جانتا ہون رنج دینے کو ترے
زندگی کا لطف ملتا ہے تری بیداد مین

مین نہ تھا تو غیر ہی رہتے نہ اسکی بزم مین
کاش اتنا ہی اثر ہوتا مری فریاد مین

خون ... کا کھنچا کون سر پہ گیا | کس قیامت کی کشش تھی نشترِ فصاد میں
تیری پہنا تا ہی مجھ دیوانہ کمزور کو | میری وحشت کا اثر پیدا ہوا حداد میں
سر اٹھانے کی نہیں آشنا کچھ ایسی لگی | کس غضب کی چوٹ کھائی شوق کی افتاد میں
کیا بتائیں کون ہے کس کا تصور آہ ہیں | تپ لگی ہے یہ نہیں معلوم کس کی یاد میں
نزع میں سمجھیں نہ بیمارِ محبت کو طبیب | ہچکیاں آتی ہیں یہ مجھکو کسی کی یاد میں
نطق ہوتے ہیں فصیحانِ عرب جس سے شنید | یاس میں ہے اُس مصحفِ ناطق کی ... اولاد میں

جناب غلام رسول صاحب یاسؔ ساکن بھڑوچ شاگرد جناب ...

یا رسول اللہ دل میں آرزو اب ہے یہی | دم نکل جائے اسی آپ ہی کی یاد میں

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب نسیمؔ از گونڈہ

ایک میرا ہی نہیں گردن تیری میں خون ہوا | سیکڑوں ارمان تھے قاتل دلِ ناشاد میں

جناب منشی امیر احمد صاحب امیرؔ لکھنوی استاد والی رامپور خلد آشیاں

بال و پر تک لٹ گئی اس گلشنِ ایجاد میں | رہ گئے کچھ دام میں کچھ خانۂ صیاد میں
ہو گئی کچھ اور آ کر خانۂ صیاد میں | یہ مزہ آگے نہ تھا بلبل تری فریاد میں
غنچوں نے تیری چہک کر رہ وہ بیداد میں | بجلیاں بھر دی ہیں ناسر نالۂ فریاد میں
دیکھ کر تصویرِ شیریں نے یہ حسرت سے کہا | ہائے کیا وارفتگی ہے صورتِ فرہاد میں
ناصح و غافل نہیں اُس سے کسی صورت صنم | دیکھ لو بت بنگئے ہیں خدا کی یاد میں
پر کتر ڈالے ہو سنا وہ جائیں سب ... چمن | ایسی آندھی آئی ہے یاد چمن صیاد میں
کیا کسی کا دل رکھے سنکر ہمارا حالِ زار | جل گیا ہے سوزشِ دل سے اثر فریاد میں
دل قسمت کٹ گئی میعادِ قفس میں اپنی عمر | نکلے بھی گر بھی گئے پر خانۂ صیاد میں
اپنی اپنی ہے نصیب ہم صفیرانِ چمن | پھنس گئے تم دام میں ہم کنجِ صیاد میں
ایک دن برباد ہوگا تند بادِ مرگ سے | جلتی ہیں اس غم سے شمعیں خانۂ آباد میں
فی الحقیقت دل اسی کا ... سوتی ہے کی | ہم ہیں اُنکی یاد میں وہ ہیں کسی کی یاد میں

جناب حکیم محمد مہدی صاحب آثرؔ لکھنوی مقیم عظیم آباد

اس سے جب پوچھا کہ ظالم قطع کیا بیداد کر | ہنس کے کہتا ہے کہ مجھکو کیا ملا فریاد میں
ٹھوکریں کھائی ہیں تم لوگوں کی کوچے کی بہت | ابھی تو رہنے دو اب مجھکو خدا کی یاد میں
حسن تو یوں ناصح تری لیکن کسی کو رشک ہے | ہو نہ ایسا فرق آ جائے تمہاری یاد میں
اب تو میرے دردِ دل کی چاہیے تمکو بھی قدر | تم بھی تو میری طرح سے ہو کسی کی یاد میں
اے آثر تم بھی کبھی وہ ہر دم تم دل کی ... | فکر ہے انکو نئی انداز ہوں ایجاد میں

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیمؔ لکھنوی ناظم محکمہ عالیہ ...

بیکسی کا ہو برا سروِ چمن کی یاد میں | اگر بہے آنسو ہمارے دامنِ صیاد میں
اپنے اپنے کام کی دونوں کو ہے دن رات فکر | میں ہوں نالہ میں ادھر وہ دل ... بیداد میں
شادمانی کا مزہ کیا غم نہو جبتک نصیب | شورِ ماتم چاہیے شورِ مبارکباد میں
کیا خبر مجکو خزاں کیا چیز ہے کیسی بہار | آنکھیں کھولیں میں نے آ کر خانۂ صیاد میں
دل سے باتیں کرتے کرتے ہنگئیں ... | خود فراموشی بری حاصل تمہاری یاد میں
پاؤں تو پھیلا مگر اے داغ ہر یاد دو | رہنے دے تھوڑی جگہ میرے دلِ ناشاد میں
منہ نہ کھلواؤ کہ کہ بگڑو گے سن سن کے تم | شکوہ بیداد میں پنہاں ہے مری فریاد میں
میرے دل سے پوچھ آرامِ اسیری کی خبر | نیند آ آتی ہے مجھ کو ... صیاد میں
زخم کھانے میں مزے لاکھوں ہیں بسمل ... | ... کیا گھر ہے آبِ خنجرِ فولاد میں
گو میں ہوں تسلیم شاگردِ نسیم دہلوی | پر کہاں وہ رنگ ہے تھا حضرت استاد میں

جناب نواب مرزا مہدی حسین خاں صاحب ... لکھنوی شاگرد غالبؔ

کروٹیں لیتے ہو میرے پہلوئے ناشاد میں | آج تم سوتے بھی چوکے ہو کسی کی یاد میں
ہو سکے دیکھئے سینہ لگا کر ہولے وہ | اب بھی باقی ہے کوئی حسرت دلِ ناشاد میں
آہ کہ مجھکو نہ لے ... | وہ بھلا آنے لگے کیونکر خانۂ برباد میں
ظلم سہنے کا مزا ... دل | اف کرے اس ظلم کی گر ... بیداد میں
خونِ ناحق خود ہی دامنگیر ہوگا ... | جا بجا دیتے لگے ... جلاد میں
وصل سے مایوس رخصت ... | ... کبھی تو تمکی یاد میں

* ... ذیل میں ... بہ ترتیب درج ہوئی ہیں

وقتِ آرایش پہنکر طوق بولا وہ حسین
اب وہ آزادی کہان مین بھی گرفتار نہین ہون

اونچے اونچے مجرمون کی حشر مین ہوگی پکڑ
کون پوچھیگا مجھے مین کون گنہگار نہین ہون

چارہ سازی کس سے چاہین اب مریضِ دردِ غم
کہتے ہین عیسی کہ مین بھی اسکے بیمار نہین ہون

بھول مین پھول نہین ہون کانٹا ہون کانٹون مین امیر
یار مین یار نہین ہون عیار عیار نہین ہون

جناب احسان علی صاحب احسان از للت پور

مین نہ رند نہین ہون ساقی اور نہ میخوار نہین ہون
ہان کسی کے بادۂ الفت کے سرشار نہین ہون

سر اتار اب شوق سے مجھ عاشقِ ناشاد کا
ہون سزاوارِ سزا تیری گنہگار نہین ہون

جناب الہی بخش صاحب اثیم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈھورہ

اب مریضِ عشق کا اللہ حافظ ہے اثیم
کہتے ہین عیسی کہ مین بھی اسکے بیمار نہین ہون

جناب محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

دل یہ کہتا ہے مین جب سے اُسکے بیمار نہین ہون
سینے کے اندر اکیلا لاکھہ آزار نہین ہون

مجھسے اے رشکِ مسیحا چشم پوشی کس لیے
مین بھی تو آخر تری آنکھون کے بیمار نہین ہون

حسرتین دل کی نکلجائین کہ موقع ہے یہی
سو رہے ہین جنکو دعوےٰ تھا کہ ہشیار نہین ہون

المدد اے طاقتِ جذبِ محبت المدد
بھاگتا ہے مجھسے وہ جسکے طلبگار نہین ہون

کس بلا کی کشمکش ہے کسکو دون کسکو نہ دون
ہر ادا کہتی ہے مین دل کے خریدار نہین ہون

آپ کو پردہ نشینی کی جو عادت ہے تو ہو
مین تو شورِ عشق سنکر آج بازار نہین ہون

مست رکھتا ہے مجھے تو اُنکی آنکھونکا خیال
اور ظاہر مین سمجھتے ہین کہ میخوار نہین ہون

دیکھنا یہ ہے کہ ہین کسکی جفا مین لذتین
یون تو ہر معشوق کہتا ہے جفاکار نہین ہون

ہین مرے افعال دونون کے خلافِ آہ و [illegible]
واقعی مین زاہد نہین ہون نہ میخوار نہین ہون

جناب محمد منظور احمد صاحب حق بدایونی وکیل عدالت شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

جاؤنگا جنت مین بیشک گو گنہگار نہین ہون
شافعِ روزِ جزا کے کفش بردار نہین ہون

رند مشرب ہون مجھے تو دخترِ رز درکار ہے
کون کہتا ہے کہ حورون کے طلبگار نہین ہون

مجھ شکستہ دل کی تمنے کچھ بھی دلداری نہ کی
بس اسی پر تھا یہ دعوی مین بھی دلدار نہین ہون

وحشتِ دل سے ہوا ہے آجکل یہ انقلاب
آشنا غیرون مین ہون نا آشنا یارون مین ہون

اب وہی وہ ہین مریضونکو شفا دین یا نہ دین
کہتے ہین عیسی کہ مین بھی انکے بیمارون مین ہون

برق کی تربت پہ کہتا تھا یہ رو رو کر کوئی
مین بھی اُس مظلوم بیکس کے عزادارون مین ہون

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب نصیر دہلوی

حضرتِ دل بھی کنارہ کر گئے الفت مین جب
غم تسلی دے کے بولا مین ترے یارون مین ہون

مین ہی کچھ عاشق نہین اُس بت کا دنیا مین نصیر
کہتے ہین عیسی کہ مین بھی اُسکے بیمارون مین ہون

جناب اکھوری شیونندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول آرہ دل شاگرد جناب داغ

شیخ کو جب چشمِ مستِ یار کا آیا خیال
وجد مین آکر پکارا مین بھی میخوارون مین ہون

جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی ناظر محکمۂ عالیہ صدر رامپور

کیا کہون مین کون ہون کسکے سیہ کارون مین ہون
نام ہی جنکا غفور انکے گنہگارون مین ہون

دیکھ کر اربع عناصر کو یہی کہتی ہے روح
ایک ہی تصویر مین ان چار دیوارون مین ہون

جیتے جی ساری محبت دوستی ہے بعدِ مرگ
کون میرا یار ہے اور کسکے مین یارون مین ہون

باغِ عالم مین نہین میری سیہ پوشی عبث
مثلِ سوسن آپ مین اپنے عزادارون مین ہون

لاش پر میری کہا اُسنے چلے تنہا کہان
تم تو کہتے تھے کہ تیرے مین وفادارون مین ہون

ای اسیرانِ قفس باغ بھڑکنے کے نہو
مین ابھی بے قید ہون تازہ گرفتارون مین ہون

مجکو سمجھاتا ہی وہ دیتا ہون مین تسکین اسے
دل مرا غمخوار ہے مین دل کے غمخوارون مین ہون

سونے دے ای شورِ محشر کیون جگاتا ہی مجھے
خفتہ بختی سے شبِ فرقت کے بیدارون مین ہون

آئنہ لیکر ذرا صورت تو اپنی دیکھیے
ایسے بھولی شکل پر دعوی کہ عیارون مین ہون

دشت مین صحرا مین ویرانے مین کوئے یار مین
چلتا پھرتا مثلِ سایہ مین انہین چارون مین ہون

دل سے کہتی ہی یہ انکی ابروؤن کی آرزو
ایک ہی تلوار مین وہ لاکھ تلوارون مین ہون

اور ہین جنکو ہی شاگردی پراے تسلیم ناز
مین نسیم دہلوی کے کفش بردارون مین ہون

جناب شیخ محمد نذیر حسین صاحب تمنا اہلکار محکمۂ انکم ٹکس صدر تحصیل غازیپور

اُسکو میرا رنج مجکو اُسکے کھو جانے کا غم
دل مرا غمخوار ہے مین دل کے غمخوارون مین ہون

بعد عاشق کے لہو کسکا ملین جائے حنا ۔ یہ بہانا ہے کہ مین اسکے عزادار نہین ہون
میری پیشانی پہ اب قشقہ ہے مثل برہمن ۔ اے تمنا مین بھی کسی بت کی طلبگار نہین ہون

جناب منشی محمد مبین صاحب جلیس مچھلی شہری شاگرد جناب یاس لکھنوی

دختِ رز کو چاہتا ہون اور میخوار نہین ہون ۔ مین بھی اے پیرِ مغان اسکے خریدار نہین ہون
درد کہتا ہی کہان جاؤن مین اسکو چھوڑ کر ۔ ہان دلِ بیمار گے مین بھی تو غمخوار نہین ہون
نامۂ اعمال جب کھلنے لگین روزِ شمار ۔ تیری رحمت سی کہون مین ہی گنہگار نہین ہون
وہ زیارت کو جو آئے شمع نے رو کر کہا ۔ مین بھی ظالم تیرے عاشق کے عزادار نہین ہون
آئینہ مین اٹھتا جوبن دیکھہ کر کہتے ہین وہ ۔ شکر ہی نامِ خدا مین بھی نمودار نہین ہون
کھولکر کہنا کسی کا بال میری قبر پر ۔ اب تو خوش ہوگا کہ مین تیرے عزادار نہین ہون

جناب حاجی رفیع الدین صاحب حجاب ماسٹر مشن اسکول کہریا

جب ہراسان ہو کے خون رویا شبِ ہجر نم ۔ دل نے پہلو سے کہا مین تیرے غمخوار نہین ہون
ساتھہ رہتا ہی ہمیشہ یہ فراقِ یار مین ۔ پاتا اک دردِ جگر کو مین وفادار نہین ہون

جناب پنڈت کامتا پرشاد صاحب جانباز کانپوری سب پوسٹماسٹر ڈاکخانہ بیکن گنج

یہ نیا مضمون حیرت کا ہے طرفہ ماجرا ۔ کہتی ہین عیسی کہ مین بھی اسکے بیمار نہین ہون

جناب دیبی داس صاحب دانش خلف بابو گوردیال سنگھہ صاحب کلرک ریزیڈنسی گوالیار

دین و ایمان جان و دل جب جا ہی تعلق تیرا ۔ عذر کیا ہوگا مجھے مین تو وفادار نہین ہون

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھپرہ امؤ ضلع

کیا کہون مین کون ہون اور کسکی غمخوار نہین ہون ۔ اپنے دل کی آرزوؤن کی عزادار نہین ہون
شب کو پروانون کی صحبت مین بسر کرتا ہون ۔ صبحدم پھر بلبلون کے ساتھہ گلزار نہین ہون
باغ مین ہون شاخِ بربشاخ مین سوکھی کلی ۔ آرزو ہون عاشقو نہین وعدہ دلدار نہین ہون
میری بہکی بہکی باتون پر نہ جاؤ غافلو ۔ مست ہون مستو نہین اور ہشیار ہشیار نہین
اپنے مرنے پر ذبیح اسو جان سے ہوتا ذبیح ۔ وہ اگر کہتے کہ مین اسکے عزادار نہین ہون

جناب نواب مرزا مہدی حسن خان صاحب فخت لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

جب کہا بیرحم ظالم نے جفاکارون مین ہون ۔ دل پکارا بیوفا تیرے وفادارون مین ہون
میکشی پر بند کیونکر ہون کہ میخوارون مین ہون ۔ بند مجھپر ہے درِ توبہ گنہگارون مین ہون
میرے عیسیٰ کو نہ اب تکلیف ہوگی صبح کو ۔ رات کا مہمان ہون برسون کے بیمارون مین ہون
شوق سے بن ٹھن کے جاؤ یار تم دشمن کے گھر ۔ مجھسے اِتنا ہی کہو تیرے عزادارون مین ہون
ہی وصیت کاندہا دینا میری میت کو ضرور ۔ یاد رکھنا مین تمہارے نازبردارون مین ہون
ضبط نے آخر دوا کر دی تڑپ سکتا نہین ہے ۔ دردِ دل کو تھا یہی دعویٰ کہ بیمارون مین ہون
ابرو و مژگان مین دل رہ کر یہ کہتا ہی مرا ۔ برچھیون مین ہون کبھی مین گاہ تلوارون مین ہون
یاد آتا ہی مرا دل ہجر مین یا دشمن تجھے ۔ کون پہلو سے کہے اب تیرے غمخوارون مین ہون
دل مرا کہتا ہی رفعت مجھسے شاکی جسکے ہو ۔ کچھ خبر بھی ہے اسی کے مین طرفدارون مین ہون

جناب محمد حیات بخش صاحب رسا محرر چونگی شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

میری جان چاہا تمھین بیشک خطاوارون مین ہون ۔ جو سزا مجکو ملے اسکے سزاوارون مین ہون
سوزِ فرقت ہی کہین دردِ محبت ہے کہین ۔ ایک مدت سے انھین دو چار آزارون مین ہون
یہ نہو گا اور کو چاہون تمھارے سامنے ۔ اور اگر چاہون تو بیشک مین گنہگارون مین ہون
غیر دشمن دوست شاکی آسمان پرخاش جو ۔ بات ہی ایسی کہ مین انکے طلبگارون مین ہون
فرد ہین دونون غرض اِس عالمِ اسباب مین ۔ وہ جفاکارون مین ہین اور مین وفادارون مین ہون
عشق کرکے ہای کیا کیا اپنی رسوائی ہوئی ۔ ہر گلی مین شور ہے بدنام بازارون مین ہون
بیخودی نے اسقدر گھیرا ہے آکر اے رسا ۔ مجکو خود حیرت ہی مین کسکے طلبگارون مین ہون

جناب خلیل الدین احمد صاحب آصفی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب تلہری

آنکھ جیسی تجھسے ابا ہی تیغِ قاتل غیر کی ۔ آج مین خون مین نہاکر سرخرو یارون مین ہون
حسرتِ دنیا و خوفِ مرگ و فکرِ آخرت ۔ ایک ہستی کے سبب کتنے ہی آزارون مین ہون

جناب منشی پیارے لال صاحب راز دہلوی شاگرد جناب عزیز دہلوی

دیچکا دل ہی تو پھر اب رنج و غم کا خوف کیا ۔ کچھ ہی ہو مین اے حسین تیرے طرفدارون مین ہون

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی مدرس مدرسہ منصورہ

معصیت ہی میری فطرت تیری خو ہی رحمت
بندۂ عاجز ہون یارب اور گنہگار نہین ہون

جناب سید خواجہ معین الدین صاحب چشتی سلام مدراسی شاگرد جناب بقا لکھنوی

بولا قاتل باعثِ زینت ستمگار نہین ہون
آب اگر خنجر مین ہون جوہر مین تلوار نہین ہون

میرے جان پھر تم سے ہی امیدِ دلداری عبث
کہہ چکے پہلے ہی تم تو مین دل آزار نہین ہون

اسکی رحمت کا تو ہونگا مستحق روزِ حساب
شکر کرتا ہون نہین اے زاہد گنہگار نہین ہون

ہجر مین جب اسکے مجھ بیکس کا چھوڑا سبنے ساتھ
درد آہ شکر بولا مین تو تیرے غمخوار نہین ہون

بیعت دست سبو کرنا ہے لازم اے سلام
مجکو الفت ساغرِ مے سے ہے میخوار نہین ہون

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب تمنا دلکھنوی ؒ

جسنے الجھن سے کہا اسکے گرفتار نہین ہون
طالب اسکا ہون کہ مین خود اسکے اسرار نہین ہون

کنت کنزاً مخفیاً کا پاس اب تک جسکو ہے
مین اسی مطلوب کے پوشیدہ اسرار نہین ہون

جب گلہ کچھ کیجیے جھنجھلا کے کہتا ہے وہ شوخ
باوفا ڈھونڈھو کوئی مین تو ستمگار نہین ہون

کیا ستم ہے تم سرِ محفل کرو منہ زوریان ؎
مین جو کچھ منہ سے کہون مشہور طرار نہین ہون

گردشِ تقدیرِ عاشق کا جو کچھ پرتو پڑے
سمجھے ہر فردِ ثوابت مین بھی سیار نہین ہون

ہو گذر اسکا جو تیرے حسن کی بازار مین ؎
حضرتِ یوسف کہین مین بھی خریدار نہین ہون

قول ہے اس آسمانِ حسن کا عشاق سے
دشمنِ جان ہون اسی کا جسکے مین یار نہین ہون

کیون خوشی سے مین نہ جھیلون ہر کڑی زنجیر کی
آپ کی زلفِ مسلسل کے گرفتار نہین ہون

وہ سہی قد دلبری کرنے لگا شمشاد کی
جسکو دعوے ہے کہ یکتا لاکھون دلدار نہین ہون

جناب میرزا محمد مشرف یار خان صاحب مشرف گلشن آبادی شاگرد جناب داغ

کیا کہون مین کون ہون تیری ہی بیمار نہین ہون
زلف کا قیدی ہون گیسو کے گرفتار نہین ہون

حشر مین فریاد کیا کیجیے نہین کوئی گواہ
دل بھی کہتا ہے مین اس بت کے طرفدار نہین ہون

یہ نہین معلوم کسکے عشق مین ہون بیخبر
یہ نہین مجکو خبر کسکے طلبگار نہین ہون

شام فرقت اپنا بیگانہ نہین کوئی شریک
غم بھی کہتا ہے کہ مین کیون تیری غمخوار نہین ہون

اسکی رحمت سے تو آگے کچھ نہین ورنہ مشرف
خوب مین سمجھا ہوا ہون جن گنہگار نہین ہون

جناب مولوی سید محمد عبد الغفور صاحب شہباز بہاری از بانکی پور پٹنہ

آج سنتا ہون کریگا قتل یارون کو وہ شوخ
کیا قیامت ہی کہ مین کمبخت بھی یار ونہین ہون

وہ بھی دن تھا جبکہ تھا آزاد اپنا بال بال
وہ بھی دن آئے کہ کاکل کے گرفتار ونہین ہون

پیاس کیسی جبکہ ہی پیش نظر موج سرشک
بھوک کا بھی غم کہان جب تیرے غمخوار ونہین ہون

نامہ قاصد کو تو دون پر سر پہ احسان کون لے
شوق سر مین ہی تو مین خود اپنی ہرکار ونہین ہون

وہ گئی دن جبکہ تھی کچھ آبرو مین آبرو
اب یہ عزت ہی کہ عزت کے عزادار ونہین ہون

جناب حکیم میر احمد علی صاحب شفا رئیس حیدر آباد دکن شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

غیر کے آگے ذرا خنجر اٹھا کر دیکھ لو
وہ وفادار ونہین ہی یا مین وفادار ونہین ہون

الفت عارض لیے پھرتی ہے مجکو کو بکو
نکہت گل کی طرح برباد گلزار ونہین ہون

عاصیون سے رحمت خالق جو ہوگی ہم بغل
حشر مین زاہد کہیگا مین گنہگار ونہین ہون

درد الفت کا نگاہ لطف سے ہوگا علاج
اے مسیحا مین تری آنکھونکی بیمار ونہین ہون

دیکھیے ہوتی ہی کیسو کب طبیعت عشق مین
ای شفا مین اچھا ہون نہ بیمار ونہین ہون

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شوقی شاگرد جناب خیالی رائے بریلوی

کیون اٹھاتے ہو تم کا مجکو بزم ناز سے
مین تو مدت سی تمھارے نازبردار ونہین ہون

صبر کیون لیتا ہی ناحق ڈر خدا کیو اسطے
مین نہ رند ونہین ہون زاہد اور نہ مئےخوار ونہین ہون

کشتۂ الفت کا ہو پھر کون آکر چارہ ساز
کہتے ہین عیسے کہ مین بھی اسکے بیمار ونہین ہون

جناب محمد ارتضیٰ خان صاحب شیدا تحصیلدار پرگنہ چورو راج بیکانیر

جو رقیب اپنا ہو اس کی کسطرح چاہون علاج
کہتے ہین عیسی کہ مین بھی اسکے بیمار ونہین ہون

بیکس و بے یار کا جز غم نہین کوئی شریک
غم مرا غمخوار ہے مین غم کے غمخوار ونہین ہون

جناب عبد الرحمن صاحب شریف تلہوری

آشنا ہی مجھ سے ہر شی واہ رے حسن و شباب
کہتی ہے روح سکندر نازبردار ونہین ہون

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

گو نہین معلوم مین کسکے گرفتار ونہین ہون
لیکن اتنا ہی یقین مجکو وفادار ونہین ہون

واہ غیر بد نما کا کیا ہی اچھا ساتھ ہے | آپ بھی فرمائینگے مین بھی طرحدار نہین ہون
کشتۂ عشق بتان مین جان کے لالے پڑے ہے | یا الٰہی مین بھی پہونچا کہ ستمگار نہین ہون
آزما کر دیکھ لے الفت مین کب ٹھہرینگے غیر | ایک مین ہی خاص تیرے ناز بردار نہین ہون
حورین جنت کی مرے پاس آکے یون شرماگئین | پر سمجھ لین مین کسی کے ناز بردار نہین ہون
اس زمانہ مین یہ پہونچی شاعری کی گت صفیر | کام مین مصروف ہون مین یہ بھی بیکار نہین ہون

جناب منشی علی حسین صاحب صفیر مدرس ضلع اسکول للت پور شاگرد جناب یاس لکھنوی

زلف شبگون کا ہون سودائی سیہ کار نہین ہون | پاؤن مین زنجیر پہنے ہون گرفتار نہین ہون
درد کہتا ہے یہ مجھسے مین ترے یار نہین ہون | آہ کا ہے قول مین بھی تیرے غمخوار نہین ہون
بیکسی وحسرت و درد وغم دوری یار | مجھکو کہتے ہین ہی چارا ور مین ناچار نہین ہون
شہر سے جسوقت مجنون دشت غربت کو چلا | بیکسی نے دی صدا مین بھی ہوادار نہین ہون
جب گریبان چاک مین وحشت زدہ کرنے لگا | بول اٹھا دامن کہ مین بھی ناز بردار نہین ہون
اسنے جب دیکھا نگاہ غیظ سے عشاق کو | موت نے آواز دی مین حکم بردار نہین ہون
جب سے چھوڑا ان بتون نے مینے کی حق سے رجوع | مین انہین کیوجہ سے اے صفیر دیندار نہین ہون

جناب بسنت نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

طالب بوسہ ہوا ہون ہان گنہگار نہین ہون | اک نقطہ اسنے خطا پر مین خطا وار نہین ہون
اک نگاہ لطف ہو میری طرف بھی اے حسین | نرگس بیمار کے مانند بیمارون مین ہون
وان حیا مانع ہی چلنے سے یہان ضعف بدن | وہ اگر مجبور ہین تو مین بھی ناچار نہین ہون

جناب محمد یسین صاحب ظریف نارمل اسٹوڈنٹ مدرس شاگرد جناب واعظ

مست ایسا چشم جانان کے تصور سے ہوا | اسلیے کہتے ہین زاہد مجکو میخوار نہین ہون

جناب محمد عبد العزیز خان صاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

جا پڑی اس آئنہ رو پر نظر جس دم مری | عکس سے دیکھا کہ مین بھی اسکے رخسار نہین ہون
تہین تو یہ باتین چھپانے کی مگر کہنا پڑا | مین مریض عشق ہون اور اسکے بیمار نہین ہون

جناب مولوی محمد خان صاحب غریب سہارنپوری ہیڈ منشی سپرنٹنڈنٹ پولیس شاگرد جناب

تجھین طاقت ہی عدم آباد چلنے کی کہان
ای اجل تو کیسکو لینے آئی بیمار و نہین ہون

نیک و بد سے ہر کس و ناکس سے مجکو ربط ہے
زاہدون مین شب کو حاضر رندونکو میخوار و نہین ہون

کچھہ تڑپ کچھہ بیقراری مشغلے کو چاہیے
کب سے مین اسے انتظار یار بیکار و نہین ہون

اے جنون مجسا کوئی لاغر بیابان مین نہین
تار دامن کی طرح الجھا ہوا خار و نہین ہون

خاک و خون مین مل گیا یہ ناز کا پالا ہوا
ہای غضب صدمہ کہ مین دل کے عزادار و نہین ہون

عشق میر احسن جانان سے یہ کہتا ہی عجیب
نازنینو نہین ہے تو مین نازبردار و نہین ہون

جناب منشی محمد فیروز شاہ خانصاحب فیروز رامپوری شاگرد جناب داغ دہلوی

آپ کیا جانین مجھے مین قیس کے یار و نہین ہون
میرے ہمدرد و نہین وہ مین اسکے غمخوار و نہین ہون

تیر اسکا کہہ رہا ہی مین جفاکار و نہین ہون
تیغ اسکی کہہ رہی ہی مین ستمگار و نہین ہون

آپ کا کہنا بجا ہی مین گنہگار و نہین ہون
مجکو خود اقرار ہے بیشک خطاوار و نہین ہون

بھولی منہ سے اسکا یہ کہنا قیامت کر گیا
مینے دیکھا ہی زمانہ مین بھی ہشیار و نہین ہون

مجھپہ تھوڑا رحم بھی صیاد لازم ہے تجھے
پھنس گیا ہون مین نیا تازہ گرفتار و نہین ہون

اپنے منہ سے وہ تو کہتا ہی کہ ہو نہین بیاد دل
اسکی چتون کہہ رہی ہے مین تو عیار و نہین ہون

غور سے جب دیکھتا ہون آپ کو فیروز مین
تو یہی کہتا ہون اک بندہ گنہگار و نہین ہون

جناب محمد عالیجاہ صاحب قضا برادر جناب جگر از قصبۂ لسوان

مین یہ کہتا ہون کہ ڈرون عاشقو نہین ایک ہون
وہ یہ کہتی ہین کہ یکتا لاکھہ دلدار و نہین ہون

رویا تنہائی سے مرقد کی تو بولی بیکسی
کسلیے روتا ہی تو مین تو ترے یار و نہین ہون

جناب سید شاہ قمر الدین حیدر صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی از آرہ

زاہد و نہین زاہد اور میخوار و نہین ہون
کافرون مین کافر اور دیندار و نہین ہون

بار بار آتی ہے دل مین ٹھان کر کیا ای اجل
کیا نہین یہ جانتی مین کسکے بیمار و نہین ہون

آؤ دن جھگڑا لڑائی ہمجل قصہ فساد
دل لگی کا لطف ہی جب سے دل آزار و نہین ہون

کوہ غم کا بار کیا ہی تھوڑی ہمت چاہیے
ناز اسیر ہے کہ تیرے نازبردار و نہین ہون

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

یادِ چشمِ مستِ جانان مین جو مین نالان ہوا — بول اُٹھی نرگس کہ مین بھی اسکے بیمارون مین ہون
ساقیا دو گھونٹ سے نہین کیا بھلا ہوگا مرا — خم لگا دے منہ سے دریا نوش میخوارون مین ہون
کس سے دردِ عشقِ جانان کا مین پوچھون علاج — کہتے ہین عیسیٰ کہ مین بھی اسکے بیمارون مین ہون

جناب حکیم محمد عابد علی صاحب کوثر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

چشمِ مستِ نازِ ساقی کے قدح خوارون مین ہون — مین وہ میکش ہون کہ مستون مین نہ ہشیارون مین ہون
جوشِ مستی مین گرا بھی مین تو پائے یار پر — بیخودی کہتے ہین کسکو مین تو ہشیارون مین ہون
مُردون کی قبر پر سر پیٹتی ہین حسرتین — بیکسی چلا رہی ہے مین عزادارون مین ہون
گھر مرا گورِ غریبان ہے فراقِ یار مین — حسرتین مُردہ پڑی ہین مین عزادارون مین ہون
شوق کی بیتابیان لائین یہان تک کھینچکر — جرم کیا دربان کا مین تیرے گنہگارون مین ہون
انکو آتے دیکھکر گلشن مین نرگس نے کہا — صدقے ان آنکھون کے مین بھی انکے بیمارون مین ہون
ای زلیخا گرمیِ بازارِ جانان مجھسے پوچھ — کہتے ہین یوسف کہ مین اُنکے خریدارون مین ہون
ہنسکے بولے جب لپٹ کر وصل مین بوسے لیے — تم دل آزارون مین ہو یا مین دل آزارون مین ہون
نالہ موزون ہین مگر کوثر نہین ہے شاعری — دل جلا ہون شاعرون مین ہون نہ نثارون مین ہون

جناب منشی سید افتخار عالم صاحب کشتہ رئیس قصبہ پہانی ضلع ہردوئی

دل کو مژگان کا تصور مجھکو ابرو کا خیال — برچھیون مین قلب مضطر ہے مین تلوارون مین ہون
کشتہ میری ذات سے آباد ہین دونون مقام — جنگلون مین قیس ہون فرہاد کہسارون مین ہون

جناب لالہ شنکر سہای صاحب گلشن محرر دفتر اجنسی بھوپال شاگرد جناب نظمی از سیہور

کیا مریضانِ محبت کو ہو اب امیدِ زیست — کہتے ہین عیسیٰ کہ مین ہی انکے بیمارون مین ہون

جناب بالگوبند صاحب لال فارسٹر علاقہ تیلیا ضلع سیونی چھپارہ

مرگیا ہون ای اجل کس بت پہ جسکا سنکے نام — کہتے ہین عیسیٰ کہ مین بھی اسکے بیمارون مین ہون

جناب سید افتخار حسین صاحب مضطر خیرآبادی برادر خورد جناب بسمل

ہو چکا اچھا کہ چشمِ یار کے زارون مین ہون — آپ جو بیمار ہے مین اسکے بیمارون مین ہون
حسن کہتا ہے یہ انکا ہی مرا ہر جا فروغ — چاند سورج مین ضیا ہون روشنی تارون مین ہون

رات دن چکر لگاتا ہون تلاش یار مین
میری گردش سی ہوا ثابت کہ سیار ونہین ہون

واہ وا کیا گرمیِ بازارِ حسن یار ہے
کہتے ہین یوسف بھی ہین اسکے خریدار ونہین ہون

عشق کے ہاتھون یہ مضطر عقل پر پتھر پڑے
آدمی ہو کر بتون کے نازبردار ونہین ہون

جناب منشی عبد المجید صاحب مجید کیر توری حال ملازم فوجداری ضلع علیگڈہ

اے غم دلدار تنہا چھوڑتا ہے کیون مجھے
تو مرا مونس ہے اور مین تیرے غمخوار ونہین ہون

مجھسے اٹھہ سکتا نہین اے آسمان بارِ فراق
تو اگر چاہے تو انکے نازبردار ونہین ہون

اب مری صحت کی یارب دیکھیے کیا شکل ہو
دشمن جان ہے مسیحا اور مین بیمار ونہین ہون

پنجتن کا مین ہون خادم یہ ہے دل مین مجید
پر کہان قسمت کہ انکے کفش بردار ونہین ہون

جناب شفیع احمد صاحب محو وکیل منصفی سہسوان ساکن بدایون

کب ہی دعوی زاہد ونہین ہون گنہگار ونہین ہون
آسرا تیرے کرم کا ہے گنہگار ونہین ہون

بیخودی مین لے کے بوسہ رخ کا مجرم ہو گیا
چوم کر مصحف مسلما نو گنہگار ونہین ہون

رنگ اپنا بھی وہی ہے جو ہے اہل بزم کا
زاہد اہل زہد مین میخوار میخوار ونہین ہون

ای بتِ کافر ذرا منہ سے الٹ تو دے نقاب
حضرت واعظ کو دعوے ہے کہ دیندار ونہین ہون

کل دیا ساقی نے کچھہ ایسی ادا سے جام مے
محتسب بھی آج کہتا ہے کہ میخوار ونہین ہون

جناب محمد اسحاق خان صاحب مائل رئیس قصبہ برلہ شاگرد جناب داغ دہلوی

کیسی بے قدری ہے مائل کوئی بھی پرسان نہین
دل کو ہر جا بیچتا پھرتا مین بازار ونہین ہون

جناب منشی محمد عبد القادر صاحب شہور خلف محمد فاضل صاحب متوطن بھروچ

پھر نہ کیون بیمارِ الفت اسکے ہون ہم بھی بلا
جب کہین عیسی کہ مین بھی اسکے بیمار ونہین ہون

جناب حکیم منظور حسین میان صاحب منظور از حسین پٹن

اب کسی دکھلاؤن اپنا حال اور چاہون علاج
جبکہ عیسی بھی کہین مین اسکے بیمار ونہین ہون

جناب منشی سید جلال الدین صاحب نظمی گلشن آبادی

خم کے خم پیتے لنڈھاتے جب گیا ہون میکدے
ساقیا مین وہ ہون کس ساری میخوار ونہین ہون

ای طبیبو جاؤ بالین سے کہ اب کیسا علاج
کیا نہین تم دیکھتے مین کس کے بیمار ونہین ہون

غیر کیونکر ہر گھڑی کے ناز اُٹھائے آپکے
ناز مجھسے کیجیے مین ناز بردار و نہین ہون

درد و غم بھی چھوڑ کر مرقد مین مجکو چلدیے
اب نہین کہتا کوئی مین تیرے غمخوار و نہین ہون

جنکو سمجھے تھے طبیب اپنا وہی نکلے رقیب
کہتے ہین عیسی کہ مین بھی اُنکے بیمار و نہین ہون

حضرتِ واعظ ذرا دل سے تو اپنے پوچھیے
تم دل آزار و نہین ہو یا مین دل آزار و نہین ہون

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اورسیر متوطن میرٹھ

امتِ ختمِ رسل مین ہون خطاوار و نہین ہون
بخشدے مجکو یا الٰہی مین گنہگار و نہین ہون

شرم سے آتا ہون منہ ڈھانکے کفن سے اپنے
کیا دکھاؤن منہ تجھے یارب گنہگار و نہین ہون

رحم کر بہرِ خدا صیاد حالت پر مری
مین اسیرِ دام ہون تازہ گرفتار و نہین ہون

کون سی صحبت ہے وہ جسمین نہین میرا گذر
یار ہون یار و نہین مین عیار عیار و نہین ہون

میکدے مین ہون مغان مسجد مین ہون ناظم امام
زاہد و نہین متقی ہون رند میخوار و نہین ہون

جناب عبد الرحمن خانصاحب نیر وکیل رہلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

دلربا مدت سے مین تیرے طلبگار و نہین ہون
بیچکر جان و دل و ایمان خریدار و نہین ہون

جب ستمگر مجھسے کہتا ہے ستمگار و نہین ہون
دل مرا کہتا ہے مین بھی تو وفادار و نہین ہون

رندون کو پیرِ مغان نے جب دیا جامِ شراب
التجا واعظ نے کی کیا مین گنہگار و نہین ہون

آسرا نیر ہے مجکو ذاتِ اقدس کا فقط
شافعِ روزِ جزا کے کفش بردار و نہین ہون

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خانصاحب نیر بنارسی شاگرد جناب فائز بنارسی

اسقدر میری طرف سے بے نیازی پھر بھی ہے
ایک مدت سے تمھارے ناز بردار و نہین ہون

اب کوئی لیجائے اپنا درد کسکے سامنے
کہتے ہین عیسی کہ مین بھی اسکے بیمار و نہین ہون

جناب محمد عبد اللہ صاحب ناجی کارک سروی آفس از بلہاری

خضر کا ہے قول مین اسکے ہوا دار و نہین ہون
کہتے ہین عیسی کہ مین بھی اسکے بیمار و نہین ہون

جناب محمد فضل الرحمن صاحب نحیف وارد حال باغبت شاگرد جناب ...

چڑھکے سر پر عشق یون تیرا پکارا صاف صاف
بول اُٹھے عیسی کہ مین بھی اسکے بیمار و نہین ہون

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیم خیر آبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

جب کہا چتون نے اسکی مین ستمگار نہین ہون ——— بول اُٹھی چین جبین مین بھی جفاکار نہین ہون

کیون نہ رووَن چیخ کر بخت وہ بھی رہی ——— آج اپنی موت کے مین بھی عزادار نہین ہون

دل ہی کیا شئی جس حسین کے پاس بیچاتا ہون مین ——— وہ یہی کہتا ہی مین اسکے خریدار نہین ہون

ایک دل کی وجہ سی ہین عشق کی سب کاوشین ——— ایک کانٹی کی سبب مین سیکڑون خار نہین ہون

دیکھہ لینا جب لبِ کوثر جھکین گے بادہ خوار ——— حشر مین واعظ کہیگا مین بھی میخوار نہین ہون

خلد ہی مین دی جگہہ رحمت نے اسکی حشر مین ——— لاکھہ مینے یہ کہا مین تو گنہگار نہین ہون

آئی وہ شب بھی کہ ان کافر حسینون سے کہون ——— آج کی شب کافر نہین بھی دل آزار نہین ہون

طرفہ سر کہتا ہی وہ جوبن اُبھر کر داغ سے ——— مین نہین پردہ نشینو نہین دل آزار نہین ہون

بیکسی مین بھی خیالِ یار نے آکر کہا ——— گو جفاکار نہین ہون پر مین وفادار نہین ہون

تیرِ دلدار آئے سینے مین تو دل نے یہ کہا ——— شکر ہے اللہ کا مین آج تو بیکار نہین ہون

جب کوئی گاہک نہ ٹھہرا جنس عصیان کا وسیم ——— اسکی رحمت بول اُٹھی مین خریدار نہین ہون

جناب سید ولی محی الدین بادشاہ صاحب ولی قادری عرف ولی پیران مقیم نگنڈہ

بوسۂ شمشیر کی تھی آرزو اے شاہِ حسن ——— جب تو اپنے مُنہ سی کہتا ہون گنہگار نہین ہون

اے ولی کسکے تصور سے ملا یہ مرتبہ ——— مست رہتا ہون کبھی مین گاہ ہشیار نہین ہون

جناب ابوالکلام سید ذاکر حسین صاحب سنر غازیپوری شاگرد جناب قلق لکھنوی مرحوم

مجھسے کہتا ہی غم فرقت کہ غمخوار نہین ہون ——— ہای بیانِ دردِ دل مین بھی ترسے یار نہین ہون

روز میرے واسطے تجویز ہوتی ہے سزا ——— کیا تماشا ہی کہ دل دے کر گنہگار نہین ہون

عرضِ مطلب پر ہمیشہ طعن سے کہتا ہے وہ ——— کیون خوشامد کرتے ہو جب مین ستمگار نہین ہون

محویت نے مجھہ مین اور اُسمین نہ رکھا کوئی فرق ——— شک یہانتک ہے کہ اب کسکے طلبگار نہین ہون

بیکسی کہتی ہی یون رو رو کے میری قبر پر ——— اے قتیلِ یاس مین تیرے عزادار نہین ہون

ایک بوسہ دے کے وہ مجسے کسی کا پوچھنا ——— کیون جی کیا کہتے ہو مین اب بھی دل آزار نہین ہون

ذکر جب آتا ہی تیری نرگسِ بیمار کا ——— کہتے ہین عیسی کہ مین بھی اسکے بیمار نہین ہون

وعدۂ لاتقنطو پر بس بھروسا ہی اُسے ——— ورنہ کہتا ہی سنر خود مین گنہگار نہین ہون

جناب میرزا اکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی ؎

قول حسرت کا ہی مین تیرے طرفدار نہین ہون
بیکسی کہتی ہی تجھسے مین بھی غمخوار نہین ہون

جو مصیبت ہو زمانے کی سمجھتا ہون وہ ہم
مین کسی طفل حسین کے نازبردار نہین ہون

ہر ادا ہی ان حسینون کی ستانے کے لیے
ہی اشارا ترچھی چتون کا دل آزار نہین ہون

راہ و رسم الفت کی کیا دنیا مین ہوتی ہے یہی
اسنے پوچھا بھی نہ مجکو جسکے بیمار نہین ہون

تخلیہ کا قید خانے مین مزا اٹھتا ہے روز
بیڑیان پہنے نہین ہون نازبردار نہین ہون

تیغ ابرو گاہ چلتی ہے کبھی تیر نظر
چوم کر اس مصحف رخ کو گنہگار نہین ہون

ہین خالق یہ کہونگا جاکے روز حشر یاس
منفعل ہون اے مرے مالک گنہگار نہین ہون

جناب منشی محمد لیسین صاحب لیسین از ہوگلی ؎

مین بھی اس رشک مسیحا کے طلبگار نہین ہون
کہتے ہین عیسی جسے مین اسکے بیمار نہین ہون

وضع کیا صیاد کی ہے کچھ تو ہمسے بھی کہو
اے اسیران کہن مین تو گرفتار نہین ہون

دیکھکر آنکھین تری حیران نہین نرگس کی آنکھ
کہتی ہی گویا کہ مین بھی اسکے بیمار نہین ہون

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب یتیم از جیل گونڈہ

دعوی مژگان ظالم ہے کہ سوفار نہین ہون
ہی اشارا اسکی ابرو کا کہ تلوار نہین ہون

اک کرشمہ قم باذنی ٹھوکرونکا جسکی ہے
کہتے ہین عیسی کہ مین بھی اسکے بیمار نہین ہون

جناب میر عالم صاحب ارشاد حسینی شاگرد جناب اقبال اورنگ آبادی

مو بمو زلف پریشان کے گرفتار نہین ہون
تیرہ بختی سی ہمیشہ مین سیہ کار نہین ہون

کیون نہو نازک مزاجی میری مشہور جہان
نازنینان جہان کے نازبردار نہین ہون

ظلم سے اس بت کی ہی لب پر مرے نام خدا
اور لوگون کو یقین یہ ہے مین دیندار نہین ہون

مجھسے کہتے ہین کہ تمنے کیون خوشی سے دل دیا
کیا نہین تم جانتے تھے مین دل آزار نہین ہون

جناب حکیم محمد عبد الکریم خانصاحب رحم فتحپوری از بالنسواڑہ ؎

سچ بتا واعظ کہ ایسے وقت مین تو کیا کرے
لگ رہی چپتی ہو کسی سے اور غمخوار نہین ہون

آگیا تکرار مین یار ذن کی خدا کی شان ہے
کہتا ہی زاہد کہ مین بھی آج میخوار نہین ہون

؎ یہ غزلین دیر مین وصول ہوئین اس سبب سے ردیف وار درج نہو سکین ۱۲

سامنے میرے کرو تم غیر سے باتین چہ خوش
چھیڑتے ہو کیون مجھی مین خود دل افگار و نمین ہون

جناب محمد یوسف حسن صاحب عزیز خلف جناب بیدل از مارہرہ

کون روئے آرزو کو کون بیٹھے یاس کو
کہتی ہی حسرت کہ مین دل کے غم دار و نمین ہون

شیخصاحب آپ کا یہ زہد و تقوی سب درست
مین ہی مکار و نمین ہون مین ہی کا کار و نمین ہون

اُنکی پلکون سے بچا تو ابرو ون نے دہر لیا
جب پھنسا تھا بر چھیو نمین اب مین تلوار و نمین ہون

بخشدے تو بخشدے سب تجکو کہتے ہین رحیم
مین گنہگار و نمین ہون یارب گنہگار و نمین ہون

جناب نورالدین احمد صاحب عاشق شاگرد جناب خیالی

واعظو ذکر نصیحت تو خدا والون مین ہو
مین تو حضرت بت پرستو نمین ہون میخوار و نمین ہون

ہای امید شفا اب کیا خدا پر چھوڑ دو
کہتے ہین عیسی کہ مین بھی اسکے بیمار و نمین ہون

عمر تو عشق بتان مین عیش سے گذری مگر
اب ہی خوف حشر عاشق مین گنہگار و نمین ہون

جناب سجاد حسین صاحب فسون از مہدانوان ضلع عظیم آباد

سُنکے وہ نالے مرے غصّے سے فرمانے لگے
مجھسے کیون ملتے ہو صاحب جب دل آزار و نمین ہون

پرسش اعمال جب ہوگی کہونگا مین یہی
جو تری مرضی ہو یارب مین گنہگار و نمین ہون

جناب دلیپ سنگھ صاحب ہوش ساکن قصبہ تھانہ بھون شاگرد جناب عزیز سہارنپوری

جب سے ای رشک مسیحا تیرے بیمار و نمین ہون
سخت تکلیفون مین ہون آفت کی آزار و نمین ہون

ایک ساغر مجکو بھی اے ساقی بحر کرم
مین بھی ہون تشنہ لبو نمین مین ہی میخوار و نمین ہون

جیتے جی سب اپنے بیگانے تھے میرے آشنا
قبر مین کسنے کہا آکر کہ غمخوار و نمین ہون

ہای تمنّا ہاتھ کو شانہ کش گیسو رہے
دل کو ہے یہ آرزو آئینہ بردار و نمین ہون

وای غفلت دیکھنا پھر ہوش وان جانے لگا
اور اگر پیے تو کہتا ہی مین ہشیار و نمین ہون

بی زہرہ بائی صاحبہ زہرہ ساکنہ جودھپور ملازم ریاست در بھنگہ شاگرد جناب قیصر

کیا کہون سودائیو نمین ہون سیہ کار و نمین ہون
اے کمند زلف مین تیرے گرفتار و نمین ہون

بخشدیگا شافع محشر کے صدقے مین خدا
طالب رحمت ہون ای زہرہ گنہگار و نمین ہون

بی محمدی جان صاحبہ زیبا طوائف اجمیری

کچھ ایسی ہی چارہ جوئی میری اچھو ہو تو ہو
کہتے ہین عیسی کہ مین بھی جی سکے بیمار نہین ہون

بی وحیدہ جان صاحبہ وحید طوائف ہمشیرہ نواب جان طوائف علیگڈھ

آئینہ کو دیکھ کر کہتے ہین کیا کہنا مرا
آجکل یکتا حسینون مین طرحدارون مین ہون

روز ہوتی ہی نئی وحشت قفس کو دیکھ کر
کس طرح بھر کون نہ مین تازہ گرفتارون مین ہون

بلبل شیدا تری الفت مین کرتی ہے فغان
کہتی ہی نرگس کہ مین بھی تیرے بیمارون مین ہون

غزلیات غیر طرح

جناب سید غوث الدین صاحب قادری آلوز شاگرد جناب ڈاکٹر مائل حیدرآبادی

عشق کی گرمی تھی وہ خون دل ناشاد مین
پڑ گئے چھالے زبان خنجر جلاد مین

دھوم ہی سینہ زنی کی نالہ و فریاد مین
حسرتین دفنائی جاتی ہین دل ناشاد مین

یہ صدا ہی آمد و رفت نفس کی وقت نزع
دم لبون پر آنیوالا ہے کسی کی یاد مین

آج وہ خود ہی چلے آئین جگر تھامے ہوئے
ہوا اثر اتنا تو یارب نالہ و فریاد مین

حیلہ ہائے پیر زن سی کوہکن نے جان دی
اب تجھے رونا پڑا شیرین غم فرہاد مین

وصل کی شب چٹکیان لیکر ستاتا ہی مجھے
ظلم پنہان ہے مگر لطف ستم ایجاد مین

شکوہ بے بال و پری کا تھا قفس سے چھوٹکر
اب مگر رونا پڑا ماتم غم صیاد مین

بنگئے کافر چلو اب پارسائی ہو چکی
ہم خدا کو بھول بیٹھے ہین بتون کی یاد مین

کوئی سال ایسا بھی ہوگا یا الٰہی وصل کا
تہنیت مین رات گذرے دن مبارکباد مین

شوق وصل یار لطف سرکشی ذوق گزک
ہائے کیا کیا حسرتین ہین اس دل ناشاد مین

خواہشین آآکے دیتی ہین مبارکباد یان
آج کسکی آمد آمد ہے دل ناشاد مین

ہون وہ بلبل نکہت گل سے پریشان ہی دماغ
درد سر ہوتا ہے مجکو گلشن ایجاد مین

درد کے آتے ہی سارے ولولے جاتے رہے
رہگئین سب حسرتین مر کر دل ناشاد مین

یار کی تصویر مین عالم ہے برق طور کا
آگ لگجائے نہ دست مانی و بہزاد مین

ہچکیان آتی ہین دم گھٹتا ہی گھبراتا ہے دل
حال آلوز اب دگرگون ہے تمھاری یاد مین

جناب نواب محمد وجیہ الدین خان صاحب رسا رئیس حیدرآباد دکن

مضطرب ہر ایک ہے عشقِ ستم ایجاد مین
پنجروزہ عمر یون کٹتی ہے تیری یاد مین
کیون نہ بیچینی رہے ہر دم تمھاری یاد مین
چٹکیان لیتی ہے رہ رہ کر دلِ ناشاد مین
کیون نہ تڑپون یادِ مژگانِ ستم ایجاد مین
کیون ہے طرزِ گریہ شادی مری فریاد مین
موسمِ گل مین ہین سب بیچین تیری یاد مین
کہتے ہی سر جھکا گئے سب کے تو یہ ثابت ہوا
مُنکے وہ دوڑے ہوئے آئین کلیجا تھام کر
جرمِ خاموشی پہ کٹتی ہے زبانِ شمع وان
مثلِ سرمہ خاکساری سے ہے منظورِ نظر
ہین عجب نیرنگِ حسن و عشق کے ناز و نیاز
ہوگیا ارمانِ دل کا خون سینے مین مگر
کان مین کسکی صدا ہے سر مین کسکا ہے خیال
کیون نہ نکلے نشتر بنکر شکوہ جورِ فلک
آنکھہ ملتے ہی نہو بیچین کیون پہلو مین دل
دین نہ مبیتِ داورِ محشر گواہی قتل کی
سینہ کاوی دلخراشی بیقراری بیکسی
یار کا طرزِ نزاکت ضعف سے پیدا ہوا
اُس پری کو دیکھہ کر محفل مین زاہد نے کہا
خاطرِ ویران سے ای حسرت نکلتی کیون نہین
بوسے لے کر لبِ زخمِ جگر نے لے لیا
ہے ازل سے حسرت و حرمان و یاس و بیکسی

آنکھہ شوقِ دید مین لب ذکر مین دل یاد مین
رنج مین غم مین الم مین درد مین فریاد مین
درد بنکر رہتی ہے میرے دلِ ناشاد مین
تیری ہی شوخی کے ہین انداز تیری یاد مین
پھانس بن بنکر کھٹکتی ہے دلِ ناشاد مین
رحم کچھہ آیا مگر طبعِ ستم ایجاد مین
ابر گریان برق مضطر رعد ہے فریاد مین
آ یہ سجدہ ہے کندہ خنجرِ جلاد مین
یہ اثر لائین کہان سے نالہ و فریاد مین
بیگناہی ہے گنہ بزمِ ستم ایجاد مین
دل ہے میرا اُنکی چشمِ خانمان برباد مین
وہ ہین بھولے ہوئے مین ہم ہین جنکی یاد مین
آج آتی ہے لہو کی بو مری فریاد مین
منتظر کسکی ہین آنکھین دل ہے کسکی یاد مین
اُسکا اندازِ جفا ہے اِس ستم ایجاد مین
سحر ہے تیری نگاہِ خانمان برباد مین
چند چھینٹین ہین لہو کی دامنِ جلاد مین
چار ہین غمخوار اک بحرِ ستم ایجاد مین
کچھہ اثر آنے لگا جب سے لبِ فریاد مین
حور آئی ہے جنان سے بزمِ آدم زاد مین
کوئی بھی رہتا ہے نادان خانہ برباد مین
تھا مزہ جو کچھہ زبانِ خنجرِ جلاد مین
میرے شیون مین فغان مین آہ مین فریاد مین

کچھہ کہو عشق مجازی کی حقیقت اے رسا   کیون خدا کو بھولے بیٹھے ہو بتون کی یاد مین

جناب منشی مرزا نصیر الدین محمد صاحب علیل تحصیلدار شکوہ آباد

دید گل کی حسرتین ہین اس دل ناشاد مین   دیکھیے کب تک رہین ہم پنجۂ صیاد مین
آؤ ہم تم مل کے روئین خوب کنجائیگی رات   کیا مزا آتا ہے بلبل نالۂ و فریاد مین
اشک حسرت کی طرح آکر علیل ناتوان   گر پڑا در پر تمھارے عشق کی افتاد مین

جناب احمد حسین صاحب مائل ڈاکٹر شفا خانہ بھونگیر ملازم سرکار آصفیہ شاگرد جناب وصفی مرحوم

زندگی کا لطف جب ہی عالم ایجاد مین   وصل مین ساتین بسر ہون دن مبارکباد مین
آج تھم تھم کر مزا آتا ہے انکی یاد مین   کوئی شئے رہ رہ کے چبھتی ہے دل ناشاد مین
بھر نہ جائین حشر کے فتنے دل ناشاد مین   ہی تری اٹکھیلیون کی چال تیری یاد مین
کرتی ہی گستاخیان منہ چوم کر تاثیر کا   کیا جوانی کی امنگین ہین مری فریاد مین
میری نکلے آرزو تو سبکی نکلے آرزو   دونون عالم کی امیدین ہین مری فریاد مین
اپنی ملت اپنا مذہب اپنا ایمان اپنا دین   کھوئیے پھر رویے کافر بتون کی یاد مین
وہ ہمارے گھر جو آئے ہم خوشی سے مر گئے   تعزیت بھی مل گئی رسم مبارکباد مین
انکا قابو اسپہ ہے اور اسکا قابو اپنہ ہے   دل ہے انکے ہاتھ مین وہ ہین دل ناشاد مین
آرہی ہی میرے سینے سے صدائے زم زم   تم ذرا پوچھو تو دل روتا ہے کسکی یاد مین
سرو کو شمشاد کو پہنائیگی قمری کا طوق   یہ تری اٹھتی جوانی گلشن ایجاد مین
تیری صورت ہی تری شوخی ہے تیری یادگی   چشم تر مین جان مضطر مین دل ناشاد مین
پوچھتا ہی کھینچدون تصویر مین کس چیز پر   لے گئے تم یہ دل مرا رکھد و کف بہزاد مین
مرحبا رنگ خیال پختہ کاری مرحبا   بوے جوئے شیر ہے خون سر فرہاد مین
دل ہمارا تھک گیا لب تھک گئے ہم تھک گئے   الخدا تاثیر دے تاثیر دے فریاد مین
جب وہ مقتل مین چلا جھک کر چلا رک رک کر چلا   کیا حیا ہی کیا ادا ہے خنجر جلاد مین
دھیان کسکا آگیا مائل کہو کیا حال ہے   سرنگون بیٹھے ہو عشق اللہ کسکی یاد مین

جناب حکیم منظور حسینی صاحب منظور از چمن پٹنہ

ٹ

جانِ شیرین پر ستم لایا انھین ہاتھون سے دل
ورنہ تھی کیا دشمنی تیشے مین اور فرہاد مین

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب کمال خلف الصدق جناب جلال لکھنوی

پوچھنا پھر کہ غمِ ہجر نے کی ایذا کیا ہے
پہلے تم دیکھ تو لو حال ہمارا کیا ہے

ہائے رے چھیڑ کسی کی کہ ارادا کیا ہے
جان سے تنگ ہو کیون قصد تمھارا کیا ہے

او ستم پیشہ کبھی منہ سے نہ نکلی اُف تک
دیکھ تو تیرے جفاکش کا کلیجا کیا ہے

غمزہ بھی ناز بھی شوخی بھی حیا بھی آفت
تجھمین دیکھے تو کوئی نامِ خدا کیا کیا ہے

کیون یہ چھپ چھپ کے اشارے نگہِ شوق سے ہین
جب حیا آنکھو نکی جاتی رہی پردا کیا ہے

دل سے تیرِ انکا نکلتا نہین کہتا ہے یہی
کشمکش مین ہین تو ہم اسمین کسی کا کیا ہے

دل کو پوچھے گا شبِ ہجر شکیب آکے نہ صبر
آجکل کے ہین جو یار اُنکا بھروسا کیا ہے

بخشوا کر ہمین دشمن سے ہمارے وہ شوخ
پوچھتا ہے کہ یہ اِن دونون مین جھگڑا کیا ہے

ہمہ تن آرزو الفت مین تمھاری ہے کمال
اُس سے کیا پوچھتے ہو تیری تمنا کیا ہے

جناب میر محمد نظیر صاحب مقال شاگرد و خویش جناب جلال لکھنوی

آپکی جانے بلا عشق مین ہوتا کیا ہے
دیدے جان اپنی کوئی آپکو پروا کیا ہے

ایک بوسہ جو لیا لے لیا جھگڑا کیا ہے
وصل کی شب یہ بناوٹ سی بگڑنا کیا ہے

حال اپنا مین دکھاتا ہون تو کہتا ہے فلک
پہلی الفت ہے ابھی آپ نے دیکھا کیا ہے

نیچی نظرون سے یہ کہنا شبِ وصل انکا غضب
کیون یہ بیخود ہوئے جاتے ہو ارادا کیا ہے

ہم جو مانع ہوئے دل کو نہ مٹاؤ بولے
خوب کرتے ہین مٹاتے ہین تمھارا کیا ہے

کیون ہمارے دلِ بیتاب مین گھر کرتے ہو
رہکے بیچین تمھین ہوگے ہمارا کیا ہے

نزع کا وقت الٰہی کہین جلد آ بھی چکے
کہ وہ پوچھین تو سہی تیری تمنا کیا ہے

آج بیڈھب ہے کھٹک اسکی جگر مین اپنے
دیکھیے ناوکِ قاتل کا ارادا کیا ہے

دل سا جب دوست نہ ٹھہرا کوئی دم پاس مقال
جانِ بیتاب کا فرقت مین بھروسا کیا ہے

جناب جے نرائن صاحب صانع لکھنوی شاگرد جناب قمر لکھنوی

دیکھ کر غیر کو مین آپ ہی ٹل جاؤن گا
بے کہے آپ کے محفل سے نکل جاؤن گا

بھیجو واپنے تصور کو شبِ فرقت مین
ساقیا اور مجھے لاکے پلا اک کنٹر
اچھی صورت سی ہو مانوس طبیعت اپنی
میرے پہلو سی جو اُٹھتا ہی وہ جانیکے لیے
دل مچلتا ہی طبیعت بھی گری جاتی ہے
صانع اس شوخ نے گھر اپنے بلایا ہے مجھے

دو گھڑی آج اسی سے مین بہل جاؤنگا
مین تنک ظرف نہین ہون جو ابل جاؤنگا
جاکے محفل مین حسینون کی بہل جاؤنگا
دل بھی کہتا ہے کہ پہلو سے نکل جاؤنگا
وہ سنبھالینگے جو مجھکو تو سنبھل جاؤنگا
مین رہ شوق مین آج آنکھون کے بل جاؤنگا

مصرع طرح

پرچہ پہونچتے ہی (وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو) دوا قافیہ۔ ہو ردیف۔
۱۵ ستمبر تک (رنجانہ بنا رکھا ہی مینے اپنے زندان کو) زندان۔ حرمان قافیہ۔ کو ردیف
۱۵ اکتوبر تک (مریضِ عشق شبِ ہجر نیمجان ہوگا) نیمجان آسمان قافیہ۔ ہوگا ردیف

علالت

کثرت سی خطوط اور تار وغیرہ اس مضمون کے آئے ہین کہ بیماری کا حال مفصل لکھو۔ لہذا مختصراً عرض ہے کہ ۲۔ اپریل کی شب کو بائین جانب دفعتہً مجھپر فالج گرا۔ ایک ہاتھ اور ایک پاؤن مین قوت نہین رہی لیکن قوت حس موجود تھی۔ زبان موٹی ہوگئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب آئے علاج شروع کیا گیا۔ دن بدن فائدہ ہوتا رہا ایک مہینے مین اسقدر فائدہ ہوا کہ ہاتھ مین برائے نام شکایت رہگئی۔ لیکن پاؤن مین طاقت اصلی قوت کی نصف آئی۔ پھر فائدہ نہین معلوم ہوتا تھا۔ سوا مہینے اور ڈاکٹر صاحب کا علاج کیا گیا۔ اسکے بعد یونانی علاج شروع ہوا اور آجتک ہورہا ہے۔ ۹ مسہل ہو چکے ہین اور دو حمام۔
لیکن مرض بدستور توقف کیحالت مین ہے۔ دعا فرمائیے کہ خدا صحت کامل عطا کرے۔ اور بقیہ شکایت پاؤن کی بھی دفع فرمائے۔

جن معززین کے والا نامون کے جواب مین دیر ہوئی معاف فرمائین۔ قدردانان پیام یار آجکل روپے کی بہت ضرورت ہے مدد فرمائیے۔ کمال عنایت ہوگی۔

دعا کا خواستگار۔ مہتمم پیام یار

عمدہ اور مفید کتابیں

آئینہ ایمان

جناب مفتی طالب حسین مرحوم بہادر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی نے یہ رسالہ ایمان اور مسائل اعتقادیہ میں نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھا تھا۔ اب انکے انتقال کے بعد چھپا ہے۔ نہایت آسان اور سلیس اردو میں ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس رسالہ کو پیش نظر رکھے۔ قیمت فی جلد ... ۲/

دیوان صغیر

یہ دیوان حضرت شاہ صغیر مرحوم لکھنوی کا ہے حضرت صغیر رشک مرحوم کے ارشد تلامذہ میں تھے۔ مرحوم نے اپنی بابرکت اور طولانی زندگی صرف شعر و سخن کے نذر کر دی تھی۔ اردو نظم کے لیے غالباً اس قدر مفید کوئی ترکیب نہیں ہے کہ انکے سخن سنجوں کا کلام شائع کیا جائے ... شائع کیا جاوے۔ قیمت مع محصول ... ۱۲/

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر ہمارے دل جذبات کی اصلی تصویر ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ تکلیف ایک پاکدامن معشوقہ کا عصمت اور ضبط۔ ہندوستانی مردوں کے جنون آمیز ولولوں کی انتہا۔ ہماری عورتوں کی بیکسی اور پاکدامنی یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ "فرخ اور اسکا عشق" نہایت موثر اور پر جوش اردو میں ناز کتیا لیوں کے شوخ پیرائے بیان کرکے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے قیمت فی جلد ... ۱۲/

کلیات مذاق

لاجواب دیوان جسکا ہر شعر دل بیتاب کو ساتھ وہ کام کرتا ہو جو کسی کی ترچھی نظر کرتی ہے۔ اور چھپائی اور کتابت اوسکا قد سے اعتبار سے بھی کسی کے حسن نظر فریب سے کم نہیں قیمت ۱/۹

خیالات نادرہ

فصیح فارسی میں تصوف کی لاجواب کتاب ہے قیمت فی جلد ... ۲/

البرٹ بل

یہ ڈراما ہو رسل ہندوستان کی [illegible] [illegible] اس قابل ہے کہ ہر [illegible] [illegible] قیمت فی جلد ... ۸/

[illegible]

لکھنؤ کی ساخت کی عمدہ چیزیں

یہ چیزیں لکھنؤ کے سوا کہیں نہیں بنتیں کی دستکاری کی [illegible] ہیں قیمت کے دام خرچ ہونگے۔ لکھنؤ کو ان چیزوں کے سبب شہرت ہے اور یہ بھی لکھنؤ سے کہا ایسا نفیس اشیا ہیں کہ لکھنؤ سے باہر اسکے نام کو روشن کیے ہوئے ہیں۔ دیئے ہوئے ذیل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہونگی۔

چاندی کی ہنسلیاں نقاشی والی نہایت عمدہ نازک فی ۲/۸ و ۳/ و ۴/ و ۵/ و ۶/

ناک میں پہننے کی کیل۔ طلائی مرصع فی ۱/ و ۲/ و ۳/ [illegible]

سینگ کی کنگھیاں نقاشی والی۔ فی ۱/ و ۲/ و ۳/ و ۴/

ساز قطردان۔ جو لکھنؤ ہی کا حصہ ہے فی ۸/ و ۱۲/

پھٹا عطردان جسکی زنجیریں بہت نازک اور سب سے الگ ہیں فی ۸/ و ۱۲/

انگوٹھی مع اسیر۔ نہایت عمدہ نازک اور خوبصورت فی ۸/ و ۱۲/

[illegible]

[illegible]

[illegible] خوشبودار رنگ میں نہایت شوخی لانا [illegible]

[illegible]

[illegible] فی ۲/ و ۳/ و ۴/

کھیسے بنانے کے۔ فی ۳/ و ۴/

گولیاں تمباکو مشکی فی تولہ ۱/

عطر ہر قسم اور ہر حیثیت کا جس طرح کا چاہو روانہ کیا جائیگا۔

گوٹہ نقرئی و طلائی ہر قسم کا فی تولہ ۳/ سے ۶/ تک۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مصرع طرح پیام یار

وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہے

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اوستاد والی رامپور خلد آشیان

الفت مین برابر ہے جفا ہو کہ وفا ہو
ہر بات مین لذت ہے اگر دل مین مزا ہو

ہم تم ہون شبِ وصل اکیلے تو مزا ہو
ہم سے ہو ادب دور جدا تم سے حیا ہو

وحشت کو مری ساتھ مرے دفن نکرنا
گھر خانہ خرابی کا مرے گھر سے جدا ہے

غش برقِ تجلی سے ہین موسی مجھے ہی دم
پردہ ترے چہرے سے کہین ہٹ نہ گیا ہے

آئے جو مری لاش پہ وہ طنز سے بولے
اب مین ہون خفا تم سے کہ تم مجھ سے خفا ہے

جو اُن سے ادا ہوتی ہے کہتا ہے مرا دل
اس پردے مین اللہ کرے میری قضا ہے

گھبرا کے وہ بولے جو سُنا شورِ قیامت
دیکھو مرے عاشق کا جنازہ نہ اُٹھا ہے

آئے جو دمِ نزع کہا ہنسکے سد ہارو
پریون کو تو چاہا بہت اب حورون کو چاہے

ہر رنگ مین ہے یار نیا رنگ تمہارا
بے پردہ جو شوخی ہو تو پردے مین حیا ہے

تو صورتِ دریا ہے حباب اہلِ جہان ہین
تیرا ہے تری راہ مین سر جسکا فدا ہے

ہنس ہنس کے چھری پھیر گلے پر مرے قاتل
آخر کی تڑپ ہے یہ کچھ اسمین تو مزا ہو

نیرنگیِ حسن اُن سے یہ کہتی ہے شبِ وصل
چتون مین شرارت ہو تو آنکھون مین حیا ہو

کیا ہاتھ مین درکار امیر انکو ہے مہندی
چھو لین گلِ عارض تو وہی رنگِ حنا ہو

جناب محمد اکبر خان صاحب اکبر کانپوری شاگرد جناب سالم لکھنوی

دھن ہے انھین ایجاد کوئی طرزِ جفا ہو
بیداد کا انداز نرالا ہو نیا ہو

دل تھامے ہوے وہ چلے آتے ہین کسی دن
یارب کبھی ایسی بھی مری آہ رسا ہو

یہ بوٹا سا قد اور یہ رفتار ستم خیز
کس طرح قیامت پہ قیامت نہ بپا ہے

جوبن سے کسی کے نگہِ شوق سے کہتی ہے
حسرت کی نظر سے نہ کوئی دیکھ رہا ہو

ہمیں حشر کو ہم روزِ جزا سمجھے ہوئے ہین
وہ بھی نہ اسی کا فریدِ خوکی ادا ہو

اُسکے بدن زہر بھی ہاتھوں سے اُن وہ
الفت ہی بری چیز مگر حضرت ناصح
کرتے ہو شکایت کا دری چھیڑ کے شکوہ
دشمن کو عطا بوسۂ لب ہو مرے ہوتے
قسمت ہی وہ اغیار کی یہ اپنا مقدر
شکوہ ستم یار کا منہ سے … اکبر

بیمار تپ ہجر کی کیا نبض دوا ہو
کیا تجھ سے کسی … جو طبیعت تو فدا ہو
میں منہ سے کوئی بات نکالوں تو گلا ہو
ہو تجھ کو تپ تو وہ مرتے ہو اور کسکی دوا ہو
اُن سے تو وفا ہو دے … جفا ہو
ہر شکر بہر حال … ہو کہ جفا ہو

جناب منشی عبد العزیز خان صاحب ارمان شاگرد جناب … دہلوی

انداز و ادا میں تری آشوب فزا ہو
اے دل در بتخانہ پہ تو ناصیہ سا ہو
کس طرح سے بیمارِ محبت کو شفا ہو
جب شوق فزون ہو تو مزا حد سے سوا ہو
قامت کے برابر جو تری زلف رسا ہو
مر جائے جو بیمار محبت تو شفا ہو
اس دل تمھیں دیتا ہوں نہیں آگے مری تقدیر
… نہ چوٹی کو مسیحا دم رفتار
جو ملنے نہ دے غیر سے احسان ہے اسکا
اب دل کو یہ سوجھی ہے کہ … پہ مر کے

کچھ شرم میں شوخی ہو تو شوخی میں حیا ہو
یہ فرض ادا ہو تو بڑا فرض ادا ہو
تم سے نہ دوا ہو تو کسی اور سے کیا ہو
وہ ظلم ہو تم پر جو کسی پر نہ ہوا ہو
یاں فتنہ ابھی اٹھے تو … رہا ہو
جب حد سے سوا درد ہو خود درد دوا ہو
اچھا ہو تو اچھا ہو برا ہو تو برا ہو
فتنہ تو بپا ہے کہیں نازل نہ بلا ہو
اس یار کی نخوت ہو تغافل ہو حیا ہو
بس شوخ کی ترچھی ہو نظر بانکی ادا ہو

جناب سید تفضل حسین صاحب ارشاد اہلکار محکمہ ڈپٹی انسپکٹر پولیس ضلع …

پہلو سے جو میرے وہ دل آرام جدا ہو
جز وصل نہ بیمار محبت کو شفا ہو
تھامے ہوئے دل کو وہ چلے آئیں یہاں تک
تنگ آیا ہوں میں زیست سے قسمت ہی کسی کی
خاک اُٹھے اُٹھائے سے وہ ارشاد کسی کے

آفت ابھی نازل ہو ابھی حشر بپا ہو
وہ درد نہیں جسکی طبیبوں سے دوا ہو
اتنا تو بھلا نالۂ پرسوز رسا ہو
آ جائے جو ایسے میں تو احسان قضا ہو
جو دلبر سفاک کی نظروں سے گرا ہو

جناب مولوی محمد یحییٰ خانصاحب احسن بنارسی شاگرد جناب تیر بنارسی

اونچا ہین جہان کہیے تو کیا خوب مزا ہو — گھر آپ کے تا آج جو رہے اپنی بنا ہو
عشاق مین بیٹھا ہی نہین تم کو بتائے ہی کہ اب — مقتل مین پڑو بلکہ کہین بیٹھنے گئے ہو
روتا ہون جو چلا کے تو کہتا ہے وہ ظالم — منشور یہی ہے کہ قیامت ہی بپا ہو

جناب الٰہی بخش صاحب اشہم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈہور

کیون لب پہ مرے نالہ و فریاد و بکا ہو — اے شوخ اگر تجھ کو بھی مجھ پاس وفا ہو
کہتے ہین درازی قیامت جسے شاعر — شاید شب ہجران وہ تری زلف رسا ہو

جناب محمد عبد الرحمن صاحب امجد مدراسی شاگرد جناب احمد مدراسی

باز آئینگے اس کام کے کرنے سے مسلمان — جس مین کہ خدا کی نہ محمد کی رضا ہو
آغاز محبت مین تو یہ حال ہے میرا — انجام مین کیا جانیے حالت مری کیا ہو

جناب گنگا پرشاد صاحب انور گڈھی مالویہ گنہ فنون ڈاکخانہ سیا گنج

اک دم کو جو پہلو سے وہ دلدار جدا ہو — حال دل بیتاب نہ جانے کیا ہو
مجکو مرض عشق حسینان چگل ہے — وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

جناب مولوی محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری شاگرد جناب شمشاد لکھنوی

اسکا نہین شکوہ ہی کہ تم ہم سے جدا ہو — ہا شوق ہے یہی ہجر مین کچھ جیکو مزا ہو
درویش ہون کیا اسکے سوا میری صدا ہو — خیرات مین اک بوسہ مجھے دیدے بھلا ہو
بیچین ہی دل جوش مین سب آرزوئین ہین — اسوقت وہ آجائین تو کیا جانیے کیا ہو
یارب یہ شب وصل منانے سے نہ جائے — بڑھنے مین ترو شب اول کی حیا ہو
احسان طبیبون کے تو مجسے نہ اٹھینگے — وہ درد عطا کر مجھے تو جسکی دوا ہو
کہتے ہین مجھے شاکی بیداد سمجھ کر — دعواے محبت جو کیا ہے تو نبا ہو
کیون عشق سے مانع ہین ہین حضرت ناصح — دلدار تو اپنا ہے برا ہو کہ بھلا ہو
غیرون سے تو ہم کو کوئی علاقہ نہین رکھتے — تیری ہی طرف سے ہو وفا ہو کہ جفا ہو
ارمان رہی قتل مرا دم یون ہی نکلے — سر اوسکے قدم پر ہو تہ تیغ گلا ہو

اٹھلاتے ہوئے یون دل پُر داغ مین آؤ
جسطرح چمن مین گذر بادِ صبا ہو

اللہ رے یہ حسن و محبت کے کرشمے
گستاخ کوئی ہو کوئی پابندِ حیا ہو

بے وجہ نہین ہے مرے اشکون مین یہ سرخی
پھر دل مین کہین خون تمنا نہوا ہو

جب صبح شبِ عیش ہے بالون کی سفیدی
ممکن نہین پیری مین جوانی کا مزا ہو

میرا دل پر خون تو ہو سرگشتہ حسرت
قدمون کو ترے چوم کے یون شوخ حنا ہو

منہ دیکھ کے رہجائین رقیبان سیہ رو
ملجائے وہ بت ہمکو اگر فضل خدا ہو

دل دیدۂ دن کسی اور کو یہ بات ہے کوئی
قربان مین اس فہم کے کیون مجھسے خفا ہو

منظور ہے جو بیخودی عاشق شیدا
انداز جفا مین کوئی مستانہ ادا ہو

خلوت مین بھی رہ رہ کے بدلجاتی ہے رنگت
یہ ڈر ہے کہ اب بھی نہ کوئی دیکھ رہا ہو

اب کے جو گرا دو گے ہمین اونکی نظر سے
ہم خاک مین ملجائین گے اگر یہی نگا ہو

ہے قہر خدا حسن و محبت کی لڑائی
کوئی بھی نہین چین سے وہ ہون کہ خفا ہو

جناب حکیم محمد عبد الکریم خانصاحب ہم فتحپوری از ریاست بانسواڑہ

مین ہون شب مہتاب ہو اور باغ کھلا ہو
چھنتی ہو کسی شوخ سے کیا خوب مزا ہو

شکوہ نہین کچھ تمسے وفا ہو کہ جفا ہو
تم کیا کرو ایجان جو قسمت مین لکھا ہو

رہتے ہو شب و روز تو اغیار مین صاحب
آجاو کسی روز مرے گھر بھی تو کیا ہو

چاہا ہو رقیبون کا رہو مین تو نہین شاد
کسطرح نہ صدمہ مجھے اسے ماہ لقا ہو

منہ چوم لون ایجان جو وعدہ کو ہلین لب
رکھ لون تمھین سینے مین جو وا بند قبا ہو

بٹھلاتے ہو پہلو مین جو تم اپنے عدو کو
ہم بھی جو کسیکو یونہین بٹھلائین تو کیا ہو

آنکھین مین بھرے بیٹھے ہین ہوش سے پر ہم
جیسے کوئی بدمست ہو اور نشہ چڑھا ہو

جناب شیام بہاریلال صاحب بسمل جونپوری شاگرد جناب واثق جونپوری

جب آپکے منظور نظر جور و جفا ہو
پھر کیسے توقع کہ کسی بسمل کو شفا ہو

اکدن بھی عیادت کو نہ آیا وہ مسیحا
کمبخت مرا جذبۂ دل کیون نہ برا ہو

جب یاد تری حشر مین آئے تو عجب کیا
ہانفوس مرے حشر مین اک حشر بپا ہو

تدبیر سے کیا ہوتا ہے اے تسمل نادان
ہوتا ہے وہی جو کہ مقدر مین لکھا ہو

جناب بہاری لال صاحب بہار مارہروی محرر محکمۂ بندوبست بلندشہر

فرقت مین تڑپتا ہون یہ کہتا ہوا مین ہائے
محبوب کسی کا بھی کسی سے نہ جدا ہو

ارمان تو لاکھون ہی مرے دل مین بھرے ہین
ڈرتا ہون شب وصل مین کوئی نہ خفا ہو

ای پیر فلک تجھسے عبث شکوہ کرین کیا
مٹتا نہین جو کچھ کہ مقدر مین لکھا ہو

جناب منشی لچھمن پرشاد صاحب بیخود

کیا کیا نہ تڑپنے مین دم قتل مزا ہو
قاتل کے برابر جو نمکدان بھی دھرا ہو

آئینہ نہین دیکھتے وہ خوف کے مارے
ڈرتے ہین کوئی دیکھنے والا نہ چھپا ہو

جناب منشی محمد عبدالرحیم صاحب برق بھڑوچی ہمشیرہ زادہ جناب مشہور بھڑوچی

دوزخ سے بچانا مجھے یا شافع محشر
درگاہ مین مقبول یہ عاصی کی دعا ہو

ای برق اُسے نار جہنم سے ہے ڈر کیا
جو شمع رخ پاک محمد پہ فدا ہو

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی

اقرار وصال اُسنے قیامت مین کیا ہے
ہر دم یہ دعا ہے کہ کہین روز جزا ہو

جناب لکھوری شیو نندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول اردول شاگرد جناب داغ دہلوی

ہے آنکھ وہ جس آنکھ مین کچھ شرم و حیا ہو
دل ہے وہی جس دل مین محبت کا مزا ہو

جناب منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی ناظر محکمۂ عالیہ صدر رامپور

طفلی سے جو بت شوخ ہو آفت کا بنا ہو
وہ فتنہ جوانی مین قیامت نہو کیا ہو

انداز ہو شوخی ہو کرشمہ ہو ادا ہو
سب ہون مگر ای جان نہ شب وصل حیا ہو

جب مجھکو یقین آے کہ تم اہل وفا ہو
جو سامنے کہتے ہو مرے بعد بنا ہو

مستی کے عوض موت کی غفلت مجھے کیون ہے
وہ ظرف کا ہے کہین زہر نہ ساقی نے دیا ہو

پھر دو قدم ای جان ادھی ناز سے چلیے
کہنے کو ادا آپ کی ہو میری قضا ہو

اب مرنیکا غم بھی نہین ویرانے مین مجکو
آباد رہے خانہ خرابی کا بھلا ہو

کعبے کا ارادہ کیے نکلے تو ہین گھر سے
آجاے وہ بت سامنے اسدم تو مزا ہو

اگر مریدان چلنے مین کنکو ہین پس و پیش
مین بھی ترے پیچھے ہون تو آگے تو ذرا ہو

تو اور سنو کہتے ہین ایسا ہمین دل دو
اور نہین جو ہو رنگ تو لینے مین جدا ہو

وہ خستہ دل جور زمانہ ہون کہ بالفرض
مین شکر بھی کر شیشہ سے نکالون تو گلا ہو

یہ بھی مری تقدیر کا لکھا کہ شب غم
مرجاؤن گلا کاٹ کے مین ناحق جدا ہو

سنتا ہون وہ بت آپ سے آ نکلا مرے گھر
کیا بات ہے تسلیم اگر فضل خدا ہو

جناب حکیم میر ضامن علی صاحب جلال لکھنوی

وہ درد رسیدہ ہون جو ممکن بھی دوا ہو
درد اور بڑھے میں کلیجے کی سوا ہو

کیا سیر ہوئے جان تو لوگون کی وہ چلائے
رسوا ملک الموت ہو بدنام قضا ہو

رندون کی مذمت سے تجھے فائدہ زاہد
نیکون کو نہ بہکے گنہگار جدا ہو

اوسوا کن عاشق ہی سلامت رہے لعنت
عالم سے برا ہمکو کیا اسکا بھلا ہو

وہ ضبط ہے عشق ہو گئے بھی لب اُف نہ نکالے
چٹکے کبھی اچھے یہ غنچہ تو ہرگز نہ صدا ہو

سولی پہ بھی رکھدے کوئی تو رات ہی لبریز
تیرا ہی بھرین دم جو تہ تیغ گلا ہو

ہر ایک صنم دل مین جگہ کر نہین سکتا
وہ عرش پہ جاتا ہے جو محبوب خدا ہو

صدمہ جو شکست حرم دل کا ہے نہ پوچھو
کیا منہ سے کہے جیسے فلک ٹوٹ پڑا ہو

اوس رنگ کے عاشق ہین جو ہین تلون
اوس بو کے ہین خوگر جو پابند وفا ہو

ہے قصد جبین یار کی چوکھٹ سے نہ اٹھے
طاعت مری سب ایک ہی سجدے مین ادا ہو

عاشق کو عتاب آپکا ہے عین عنایت
جو ر اوسکو مین سمجھون کوئی نازل جو بلا ہو

میرے ہین زخم مین آ جائے وہ یارب
قاتل کے نمکدان مین مزا جتنا بھرا ہو

لازم ہے جلال الفت خوبان نکرو ترک
دل اُس سے ہٹا ہے تو کسی اور کو چاہو

جناب پنڈت کاشی پرشاد صاحب جانباز کانپوری سب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ بلہور

قبر موت یہ اچھا نہین ہونیکا کسی سے
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

احوال پریشان مرا سب اونکو سنانا
اوس کوچے مین تیرا جو گذر باد صبا ہو

جناب محمد جمیل صاحب جمیل تعلقہ نویس ملتان شاگرد جناب فرقانی مرحوم

آپ [illegible] میری یا [illegible] سے آتو شفا ہو
اور دل بیتاب کی کیا [illegible] دوا ہو

جناب منشی ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فائز بنارسی

[illegible] ہو [illegible] شر مرا وصل نہ جیا ہو
ہم کہکے یہ پچھتائے کہ تم حور لقا ہو

قائل [illegible] ہین [illegible] دوست خدا سے
زاہد بھی یہ کہتا ہے کہ ساقی کا بھلا ہو

سینے مین چھپا رکھے ہین شیشے کے [illegible]
[illegible] سے کسی کی نہ دل زار گرا ہو

یون [illegible] ہمراہ [illegible] [illegible]
سوز تپ فرقت سے کہین دل نہ جلا ہو

جناب منشی محمد فخر الدین صاحب حاذق برہانپوری

بیمار تپ ہجر [illegible] لکھے ہین نسخہ
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

اللہ رے تلون ابھی کیا تھے ابھی کیا
شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو

محشر مین وہی بت کا طرفدار رہے گا ہو
[illegible] سے بدلا لے نہ ہم تو مزا ہو

[illegible] کے [illegible] کا تماشا تو ذرا ہو
[illegible] بھر [illegible] رہ رہ کے جفا ہو

کچھ شرح سمجھا دل مضطر یہ خفا ہو
ایسا نہ ہو [illegible] مین کوئی تیر بھی ادا ہو

مین نے جو کہا سیر ہو کل روز جزا ہو
فرماتے ہین وان بھی ہمین تجھے ہون تو کیا ہو

فریاد جگر [illegible] نغمہ سے ترے نالۂ بلبل
دلکش ہو کسی طرح کی ہو کوئی صدا ہو

کیون وصل کی حسرت مری دنیا مین تھی
یہ کاش الٰہی اوسی بدخو کی دعا ہو

نیرنگی خون شہدا دیکھ تو قاتل
پانی ہو بہانے سے لگانے سے حنا ہو

ہو عید کے آتے ہی بر رمضان [illegible]
یہ قرض ادا ہو تو بڑا فرض ادا ہو

دعوی مجھے دل پر ہے زبان پر ہے تمہین ناز
یہ شرط ٹھہر جائے کہ جھوٹے کو سزا ہو

تعریف نے کوثر کی مجھے خوب پلائی
کیا بات ہے واعظ تری عقبیٰ کا بھلا ہو

کیا توبہ کرون عشق سے اے حضرت ناصح
ڈرتا ہون کہ یہ بھی شب غم کی دعا ہو

واعظ نہ کرے طعن مرے جرم و خطا پر
اسکا ہی اگر بخشنے والے کو مزا ہو

کیون صبح شب وصل خدا کو ہے سونپا
دشمن ہی کو دیجے جو مرے حق کی دعا ہو

جلتا ہون الٰہی نفسِ سرد سے اپنے
اِسکو نہ جلائے تو جہنم کو سزا ہو

دل تمنے بنایا ہی ہدف تیر لگائے
اب جس قدر انداز کی خشکی مین قضا ہی

قاصد یہ سمجھنا کہ یہی شہر ہی اوسکا
مشہور جہان نام تغافل کا جسکا ہی

رنجش مری بڑھکر ہی تمھاری خفگی سے
مین جان سے بیزار ہون تم مجسے خفا ہی

جی چاہتا ہی غیر کو دون اپنا مقدر
کیا ہمین برائی ہی کسی کا جو بھلا ہی

مین اور کردن دعوی خون مجسے نہوگا
تم چھوڑ بھی دو ہاتھ کوئی سوچ کیا ہی

مطرب سے کہو اونکو سنائے وہ سنینگے
جس ساز مین اک ٹوٹے ہوی دلکی صدا ہی

چاہت کا مزا بعد ہمارے نہ ملیگا
ہر شخص سے تم آپ کہوگے ہمین چاہو

دیوانے لگاتے ہین عجب رنگ کی مہندی
جب آبلو مین خون چھلک آئے حنا ہو

بدلون نہ کبھی اور حسینون کی وفا سے
وہ کینہ بھی اچھا جو ترے دلمین بنا ہو

گھر اپنے گئے ہین وہ مشتاق ہوئے کیسکو
یہ تو نہ ہو وہ غیر کا نقش کفِ پا ہو

کیون داغ کا نام آتے ہی نفرت ہوئی تمکو
اک شخص وہ ہی تم اوسے سمجھے ہوئے کیا ہی

جناب نواب محمد اولاد علیخان صاحب داغ اترولوی

ارمان کوئی کیا اوس سے شب وصل نکالے
جس گل کو نزاکت سے گران رنگ حنا ہو

وابستۂ گیسوئے بتان ہون مین ای داغ
شاید کہ کبھی تمنے مرا نام سنا ہو

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھپرا مئو

یون ناز سے خالی تو کوئی شوخ نہین ہے
معشوق ہی وہ جسکی ادا ہوش ربا ہو

انداز ستم تمسے زمانے نے ہین سیکھے
تم نام خدا موجد آئین جفا ہو

یہ آگ لگائی ہوئی گلشن مین ہی کسکی
آئی ہی نسیم اسنے نہ کچھ پھونک دیا ہی

یہ عشق کا آزار ہی دم لیکے ٹلیگا
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

جناب منشی مادھورام صاحب رزم شاگرد جناب زخمی کاکوروی

ممکن نہین بیمار محبت کو شفا ہو
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

پوچھو تو کہو عاشق کی جو اک جان خطا ہو
بیواسطہ رنجیدہ ہو بے وجہ خفا ہو

ایمان مین بہتر کہین اکسیر سے سمجھون
میرا دلِ ناشاد جو خاکِ کفِ پا ہو

خالق سے شب و روز دعا ہی یہ ہماری
عاشق کوئی معشوق سے اپنے نہ جدا ہو

اُس وعدہ فراموش کی باتون سے ہین مایوس
امید نہین وصل کا وعدہ جو وفا ہو

آتی ہی لبِ گورِ غریبان سے یہ آواز
رفتار سے اُسکی نہ کہین حشر بپا ہو

وہ آنکھ ہی جسکو ترے دیدار کا ہو شوق
وہ دل ہی جو زلفون کی محبت مین پھنسا ہو

ای زرزم حیاتِ ابدی مجکو ہو حاصل
گردن پر اگر میری روان تیغِ ادا ہو

جناب جلیل الدین احمد صاحب راضی خلف مولوی نذیر الدین احمد صاحب تلہری

وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو
وہ داغ نہین جو دلِ عاشق سے جدا ہو

ہم عشق کے بندے ہین سُن ای زاہدِ نادان
طاعت سے ہمین کام ہی جب ہو کہ خدا ہو

اُس تیغ مین جوہر ہین اگر کچھ تو دکھا جاے
تن خاک پہ سر پاؤن پہ قاتل کے پڑا ہو

ای دادرِ محشر اُسے پردہ ہی مین رکھ
ڈر ہی کہ قیامت مین قیامت نہ بپا ہو

پھر دیکھیے راضی کو وہ جھوٹون سی یہ کہدین
ہم تجپہ فدا ہوتے ہین تو ہمپہ فدا ہو

جناب خواجہ قمر الدین خانصاحب قمر دہلوی مترجم بوستان خیال نبیرۂ غالب مرحوم

یہ شوق ہی دل کو کسی ایسے پہ فدا ہو
انداز بھی جانانہ ہو مستانہ ادا ہو

اللہ رے تغافل کہ دمِ نزع نہ آنا
کہہ دین کہین مرنے کا بہانہ نہ کیا ہو

ایسے مرتے گے ہین ایسا ملے کوئی
اپنی سی طبیعت ہو ہماری سی وفا ہو

تمسے نہ کہین حال تو پھر کس سے کہین ہم
یا اسکو محبت ہو کوئی تمسے جو سوا ہو

کیا بات تمھاری ہی جہان مین نہین تمسا
دنیا سے نرالے ہو زمانے سے جدا ہو

مدت ہوئی حسرت ہی وہ سامان نہین دیکھا
زہر ہو بشیشہ ہو صہبا ہو صبا ہو

جناب مولوی عبد الرزاق صاحب راجی میر مدرس مدرسۂ ہنسور

امکان نہین حضرتِ عیسیٰ سے دوا ہو
دشوار ہی بیمارِ محبت کو شفا ہو

جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب ذکی تعلقدار قصبۂ مؤ شاگرد جناب اسیر مرحوم

ای شوخ تڑپنے کا کچھ اُسوقت مزا ہو
گردن ہو مری اور تری تیغِ جفا ہو

کیا ظرفِ محبت ہے یہ اللہ کی قدرت
جو جان کے خواہان ہین مرے تم انھین چاہو

جناب مولانا محمد صاحب سعد از کوڑا آبو

کہتا ہے ہمین بھی نہین اس امت کی الفت
دیکھ اے دلِ نادان نہ گرفتارِ بلا ہو

حاصل ہے محبت کا مزہ دردِ جگر مین
اے حضرتِ ناصح مجھے کیون فکرِ دوا ہو

ہے ہاتھ مین جام اور نظر اسکی ہے سوئے غیر
قسمت سے ہے امید مجھے یہ بھی تو کیا ہو

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

کیا لطف ہو تو حشر مین بخشش ٹھہرا ہو
مین بیچ ہون تو گھبرائیے کہ آپ دیکھیے کیا ہو

اب اس سے سوا حسن مین کیا نشو و نما ہو
تم آپ ہی دیکھو ابھی کیا تھے ابھی کیا ہو

کوسو بھی جو مجھکو تو مرے حق مین دعا ہو
دل وا ہین جو لب با بہ جابت ابھی وا ہو

وہ دل مجھے اینائیتِ کونین عبث ہے
الفت سے تو معمورِ محبت سے بھرا ہو

کیا کیا ہین ترنگین ترے مستون کے دل مین
واعظ ادھر آجائے تو اسوقت مزا ہو

تو جان بھی لے لے تو محبت ابدی ہو
دشمن جو کرے رحم مرے حق مین جفا ہو

شورش تو لاکھون مری بالین پہ ہے غم سے
نالون مین بھی نے کی کوئی دلسوز صدا ہو

وہ تیر نہ آلودہ کرے پائے نگارین
خونِ شہدا مین نہ اگر رنگِ حنا ہو

زاہد کی اگر توڑ دے توبہ کسی ڈھب سے
اے بت ترے ذمے سے بڑا فرض ادا ہو

محفل مین نظر سب کی لڑی ہو تری جانب
مین دوڑ کے اسوقت لپٹ جاؤن تو کیا ہو

سنتا ہون کہ آتا ہے سرِ بام وہ ظالم
اے آہ خدا کے لیے کچھ اور رسا ہو

عاشق کی نظر مین کوئی اس سے نہین بہتر
معشوق حقیقت مین برا ہو کہ بھلا ہو

دشمن سے لگاوٹ جو کرے وہ مرے آگے
ایک ایک ادا اسکی مجھے تیرِ قضا ہو

آوارہ کرے مجھکو اگر الفتِ ابرو
سینے مین دلِ زار ابھی قبلہ نما ہو

بدنام کرو شوق سے اے حسن فروشو
عاشق کی برائی مین تمھارا جو بھلا ہو

منظور اگر ہے نہ بڑھین دستِ تمنا
وہ بات نکر جس سے مرا شوق سوا ہو

بے فائدہ رہ رہ کے ہمین چھیڑتے ہو تم
ہم کچھ بھی جو بولین تو ابھی سب سے گلا ہو

اُس شوخ سے کسطرح کرون شکر و شکایت
جو ہر رگ و پے مین ہو مگر پھر بھی جدا ہو

ہر دل مین تمھین تم نظر آتے ہو مری جان
حیران مری عقل ہے تم کتنے رسا ہو

کہ اپنے تصور سے قدم دیکھ کے رکھے
ارمان کوئی گوشۂ دل مین نہ چھپا ہو

جو جب نہین ای مرے پیارے یہ تغیر
باز اُس سے چھپا جو کبھی عاشق نہ ہوا ہو

جھنجلا کے وہ مجھ زار سے کہتا ہے دم وصل
جو میرے لیے دُکھ ہو وہی تیری دوا ہو

عشق مژۂ یار نے بوئے ہین وہ کانٹے
ہر نوک یہ کہتی ہے کوئی برہنہ پا ہو

وحشت تو اُسی شخص کی ہے دید کے لائق
جو دام محبت مین نیا آکے پھنسا ہو

گر ناز سے تم دوسرو یہ کہتا ہے جھجک کر
شمشاد و لپٹ جاؤ گے تم ایک بلا ہو

جناب میرزا محمد مشرف یار خانصاحب شرف گلشن آبادی

دل میری طرح سے جو تمھارا بھی پھنسا ہو
مجھپر یہ ستم کاہیکو کہ ہمکو جفا ہو

الفت کا مزہ جب ہے کہ تم بھی مجھے چاہو
اور دونون کا دل دونون کی جانب سے صفا ہو

کیسا یہ ستم ہے کہ ستم کرتے ہو مجھپہ
اور اوسپہ یہ تاکید کہ اسکا نہ گلا ہو

تمھین میرے حال کی کہتے ہین وہ جو بنے
وہ قصہ سناؤ کہ جو ہمنے نہ سنا ہو

ایسا ہی تلون ہے تو بیکس بھی ہو جاؤ
غیرون مین جو شوخی ہو ترے پاس حیا ہو

کس شوق سے وہ کہتے ہین بیٹھا ہے شرف کو
میری بھی دعا ہے کہ یہ مقبول دعا ہو

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شفعی شاگرد جناب خیالی رای بریلوی

آفت ہو قیامت ہو غضب ہو ہوش رُبا ہو
انداز مین تم حور ہو عشوہ مین بلا ہو

باز آئے محبت سے یہی ہے اگر انصاف
ہم چاہین تمھین اور تم اک غیر کو چاہو

کچھ ہاتھ سے ساقی کے گرا ہے سر محفل
دیکھو تو مرے شیشۂ دل کی نہ صدا ہو

گفتار سے ہو جائے جو زندہ تری عالم
پھر کیون دم رفتار نہ اک حشر بپا ہو

پھرتے ہین وہ گھبرائے ہوئے دیکھ کے مجھکو
شوقی او تمھین چھیڑون سر محشر تو مزا ہو

جناب سندر لال صاحب ساغر غازیپوری

افسوس کہ اوسکو مری پروا نہ ذرا ہو
جس شوخ کی الفت مین کہ یہ حال مرا ہو

جناب محمد مرتضی علی صاحب شرر پرایویٹ سکرٹری نواب صاحب ولی جیکن پور ع

اگر آئین مسیحا بھی تو مجھکو نہ شفا ہو — وہ درد ہی دل مین کہ جو دانسے سوا

کیا لطف ہو محشر مین ستمگار طلب ہون — ڈھونڈھون مین تجھے تو کسی گوشے مین چھ

للہ ذرا صبر کرو دیکھ لو مڑ کر — ای قافلہ والو کوئی پیچھے نہ رہا ہ

جناب منشی شمبھو دیال صاحب شوق بریلوی صدر منصرم محکمہ بندوبست ضلع بلند

فرمایئے ہے یہ بھی کوئی شیوہ انصاف — ہم دلسے فدا تم پہ ہون تم غیر کو چاہ

ہمدرد وہ یہ کیون کوشش درمان ہے کہ میرا — وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہ

ای شوق تری فکر شبستان سخن مین — وہ شمع ہے جسکی تہ دامن بھی ضیا ہ

جناب محمد مرتضی خانصاحب رشید تحصیلدار پرگنہ جورو راج بیکا نیر

عیسی بھی اگر آئین تو مجھکو نہ شفا ہو — وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا

کیا جانیے کس بات پہ وہ روٹھے ہین مجھسے — تھک جائے زبان میری جو کچھ مین نے

خلوت مین لگا کہنے وہ سینے سے لپٹ کر — اسوقت کوئی غیر چلا آئے تو کیا

جناب لالہ کنھیا لال صاحب شائق سکنہ اترولی

خونبار وہ دل ہو جو کدورت سے بھرا ہو — ناسور ہو وہ آنکھ کہ جسمین نہ حیا

ای یار ترا پاس ہے شائق کو وگرنہ — کیا تاب جو محفل مین تری غیر کی جا

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

گر آج وفا وعدہ فردا ہو تو کیا ہو — کچھ فرض یہی ہے کہ قیامت ہی بپا ہ

ہر آن مین تم موجد صد ناز و ادا ہو — حیران ہون مین دل مرا کس کس پہ فد

احوال مرا آنکھون سے خود دیکھ چکے ہو — للہ نہ ابتو مرے پہلو سے جدا ہ

آئینہ صفائی کے سبب ہے تن روشن — تم دل مین کوئی بات چھپاؤ تو خفا

بلبل ترے پھنسوں کی ایسی نہین آواز — صیاد نہ ٹٹی مین کہین بول رہا ہ

رونا مجھے اُس راز پہ آتا ہے کہ جس سے — کچھ کام نہ نکلا ہو عبث فاش ہوا

ای بیخودی لذت دیدار دُہائی — آنے کو پلٹ کر وہ کہین کہہ نہ گیا

تم صادق الاقرار ہو تم قول کے سچے — شاید کہ ہمین وعدہ خلافی کا مزا ہو
ہون کشتۂ خاموشی چشمانِ سخن گو — جیسے کہ اشارون مین کوئی بول رہا ہو
درماندۂ رہ کوئی نظر آتا ہے وہ ہو اور — ہو تیرا حقیر آہ کہ نقشِ کفِ پا ہو

جناب صبا

نہین ہے مرے دل کا مقرر ہی کوئی چور — اسمین شکنِ زلف ہو یا دزدِ حنا ہو
ای بادِ صبا اُس گلِ رعنا سے یہ کہنا — کب تک تری امید مین برباد صبا ہو

جناب سید مقصود علی صاحب ضیا دہلوی

گر شرم ہو شوخی مین شرارت مین حیا ہو — کیون حضرتِ دل پھر تو خدا جانیے کیا ہو
سرد آہون سے عاشق کی غش آنیکا عجب کیا — کیون نیند نہ آجائے کہ جب ٹھنڈی ہوا ہو
آسان سے آسان بھی دشوار ہے مجکو — دشوار ہے آسان اگر اُسکی رضا ہو

جناب نواب مرزا صاحب ظہیر دہلوی شاگرد جناب ذوق مرحوم از جیپور

پھر جائے جو تمسے دلِ دشمن تو مزا ہو — ہم تمکو دکھا دین ابھی کیا لکھے بھی گیا ہو
کہتے ہین وصال اسکو بھی مرجاون تو تمہارا — مقبول الٰہی مرے دشمن کی دعا ہو
دشمن کی کدورت مرے دل سے نہ مٹائی — اسمین نہ تمھارا کوئی نقشِ کفِ پا ہو
کچھ سوچ لو کچھ سمجھ لو اس ربط کے انجام — ہم تو نہین کہتے ہین کہ دشمن کو نہ چاہو
مین اپنی وفاؤن سے سزاوارِ جفا ہون — تم اپنی جفاؤن سے گرفتارِ وفا ہو
کچھ دور نہین حشر مین دشمن کی بن آئے — تم جسکی طرف ہو اوسی جانب کو خدا ہو
ہمنے تری بیداد مین وہ لطف اٹھائے — راضی ہین جو ناکردہ گناہون کی سزا ہو
جنت مین ظہیر قدحِ آشام اگر جائے — ناکردہ گناہون کو تاسف تو بڑا ہو

جناب حکیم محمد عبدالرحیم صاحب نظامی متوطن بھڑوچ ضلع گجرات

عیسیٰ بھی اگر آئے تو ہرگز نہ شفا ہو — یہ درد نہین وہ کہ طبیبون سے دوا ہو

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس مڈل اسکول چارسدہ شاگرد جناب یاس لکھنوی

للّٰہ یہ بتلاؤ کہ کیون مجھسے خفا ہو — دل کھول کے کہ لو کہین گر عزمِ جفا ہو

احمدؐ ہی تو عصیان کے مرض کے ہین مسیحا
وہ درد نہین جسکا طبیبون سے دوا ہو

انصاف تو یہ ہے کہ جہان مین نہین بالکل
کیا خوب خطا غیر کی ہو مجھ پہ جفا ہو

شوق بہت کرتے ہین عاشق پہ جفائین
گمنام نہ دُنیا سے کہین نام وفا ہو

ہم سمجھین کہ دنیا مین ہین مل گئی جنت
موت آئے ترے در پہ تو اے یار مزا ہو

ہر وقت وہین بستا ہی دمین مرے عشرت
نام اوسکا نہ کیون ورد زبان صبح و مسا ہو

جناب محمد رشید الدین صاحب عاصی رئیس قصبۂ جمبوسر

ساقی ہا رحصرت کی پھر جام ہا دے سے
آجاے بغل مین جو دل آرام مزا ہو

عاصی ہے طلبگار شفاعت کا محمدؐ
جب پیش خدا نامۂ اعمال مرا ہو

جناب محمد عبد العزیز خانصاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

جھوٹے تو بہت ہو چکے اقرار جدا را
اے عہد شکن اب تو کہین وعدہ وفا ہو

جناب محمد عزیز الدین صاحب عزیز مہکری

عیسی بھی اگر آئین تو کیجہ مجھکو نہ شفا ہو
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

جناب مولوی محمد خانصاحب غریب سہارنپوری ہیڈ منشی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس سہارنپور

پیدا کوئی اس رنگ کا انداز جفا ہو
قاتل جو زمانے سے نرالا ہو نیا ہو

گر سامنے آنکھون کے بت ہوش ربا ہو
اے شیخ ترے دل مین نہ پھر خوف خدا ہو

کیا ذکر قیامت تری ٹھوکر کے برابر
ہنگامہ وہ کیا جو ابھی گر پڑ کے اٹھا ہو

حسن رخ زیبا پہ نہین خوبی معشوق
انداز ہو شوخی ہو شرارت ہو ادا ہو

رخسارون سے اُس شوخ کے کہتی ہی جبین یون
مین غیرت خورشید ہون تم ماہ لقا ہو

محشر مین ملین خوب حسینون سے گلے ہم
آجاے مزا عید اگر روز جزا ہو

دیکھی نہین جاتی یہ غریب آپ کی حالت
ہم تم سے نہ کہتے تھے حسینون کو نہ چاہو

جناب بالکشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

کیون نالہ و فریاد ہو کیون آہ و بکا ہو
معشوق کسیکا جو کسی سے نہ جدا ہو

یہ جسکا ارادہ ہو کہ ہر وقت جفا ہو
کیونکر مجھے اُس شوخ سے امید وفا ہو

بوسہ تو لیا غیر نے او مجھسے خفا ہو
بے شبہ سزا دو مجھے گر میری خطا ہو

سینے میں کھٹکتا ہی یہ کانٹے کی طرح کیا
ارمان مرے دلمیں کوئی رہ نہ گیا ہو

جو تمکو شکایت ہو کرو مجھسے مری جان
یہ کیا کہ رقیبوں سے مرے میرا گلا ہو

رہ رہ کے یہ غمدوست فرمایا ہے جفا کا
تھم تھم کے ستمگار اگر مجھپہ جفا ہو

ملّٰدبس وپیش نہ اب ہمیں کرو تم
کہدو کہ کل آؤنگا بس اب سوچتے کیا ہو

بن ٹھن کے کہاں جاتے ہو آتا ہے سر بزم
اے شوق محبت تو مرے دلمیں سوا ہو

بیکار سراسر ہے قمر آپ کی تدبیر
اُس شوخ کا گر وصل نہ قسمت میں لکھا ہو

جناب حکیم عابد علی صاحب کوثر خیرآبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

اب نبض ہار نفس تپ غم دیکھتے کیا ہو
یہ وقت دوا کا نہیں مصروف دعا ہو

شوخی کبھی شب وصل میں ہمراہ حیا ہو
یہ لطف اگر دل جلا کے نئی ایک ادا ہو

جب کہیے کہ حسرت آئے کہیں وعدہ وفا ہو
کہتے ہیں کہیں وان کبھی مکر جاؤں تو کیا ہو

کی قتل کے بعد اُسنے مری لاش کی تشہیر
اتنا بھی نہ ظالم کوئی مشتاق جفا ہو

ہر آن میں ایجاد تلون نہیں اچھا
یا لطف و کرم ہی رہے یا جور و جفا ہو

دنیا سے نہ مطلب ہو نہ کچھ دین کی پروا
رکھا نہ کسی کام کا اس دل کا برا ہو

آنکھوں پہ دمِ ذبح وہ بندھوا تا ہے پٹی
ڈرتا ہے کہ نہ حسرت سے مجھے دیکھ رہا ہو

وہ وعدہ کریں غیر سے آنیکا سرِ شام
نشئے میں چلے آئیں مرے گھر تو مزا ہو

اتنا بھی تپ ہجر میں گھٹتا نہیں کوئی
کوثر سا جوان اور وہ محتاجِ عصا ہو

جناب بالگوبند صاحب لعل فارسٹر جنگل تیلیا

ممکن ہی نہیں دستِ مسیحا سے شفا ہو
وہ درد نہیں جسکی طبیبوں سے دوا ہو

جناب موسی بھائی صاحب مآل گھڑی ساز شاگرد جناب یاس لکھنوی ہاتھرسی

ہے جان کے ہمراہ محبت کا بُرا ہو
اس درد کی ہرگز نہ طبیبوں سے دوا ہو

دل تھام کے تڑپے کہ جگر تھام کے تڑپے
مجبور بشر ہوتا ہے جب درد سوا ہو

ہوں حسن میں یہ سب خوبیاں معشوق وہی ہی
انداز ہو غمزہ ہو کرشمہ ہو ادا ہو

بیادِ یار

رکھنے ہین مرے سینے پہ وہ ہاتھ کو رکھ کر — عاشق کی دوا ہے یہی جب درد سوا ہو
ہے دل سے تہ آل محمد کی محبت — امید ہے کوثر کا مجھے جام عطا ہو

جناب مقبول احمد صاحب مقبول مظفر نگری مقیم بھوپال

ہم بوسہ طلب اُس سے کرین اور وہ خفا ہو — اتنی بھی شبِ وصل جو ٹھہرے تو مزا ہو
تھوڑا سا تعلق رہے ہمسے بھی ستمگر — اغیار پہ گر لطف ہے تو ہم پہ جفا ہو
دیتے ہو ہمین گالیان بیوجہ غضب ہے — کچھ ہم بھی اگر منہ سے کہین اپنے تو کیا ہو
دوزخ کی حرارت کو وہ کیا دھیان مین لائے — جو آتشِ فرقت مین شب و روز جلا ہو
ممکن نہین تمسے کسی انسان کا بچے دل — تم فتنہ ہو آفت ہو قیامت ہو بلا ہو

جناب عبد المجیب صاحب مقصور گورکھپوری شاگرد جناب وفور گورکھپوری

معشوق وہی ہے جسمین کچھ انداز و ادا ہو — شوخی ہو شرارت ہو تبسم ہو حیا ہو
حاصل تو جبھی دل کے لگانیکا مزا ہو — الفت مجھے اونکی ہو اونہین عشق مرا ہو
کچھ پاؤن سے ملتے ہوئے دیکھا ہے تہنکو — شک ہوتا ہے مجکو کہ کہین دل نہ مرا ہو
ہر وقت جو روتا ہے کوئی کوے صنم مین — مجکو یہ گمان ہے کہ وہ ارمان نہ مرا ہو
کیونکر نہ شہادت کا ہو درجہ مجھے حاصل — جب تیغِ ادا یار کی اور میرا گلا ہو

جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس قصبہ ریہ شاگرد جناب داغ دہلوی

پہلو سے جدا اپنے نہ وہ ماہ لقا ہو — مقبول الٰہی یہ کہین میری دعا ہو
محبوب سے اپنے جو کوئی چھوٹ گیا ہو — دنیا مین اُسے زیست کا پھر خاک مزا ہو
مہمان ہین کوئی دم کا ہے اب نزع کا عالم — تو پاس سے اب میرے نہ اے یار جدا ہو

جناب گنگا بشن صاحب موج شاگرد جناب ظاہر موہانی اہلمد کلکٹری فرخ آباد

قدر اُسکی ہے لازم جو دل و جانسے فدا ہو — ایجانجہان رسم محبت کو نہ بھولو
مشتاقِ شہادت کی تمنا ہے یہ اے ترک — آجائے قضا دل ہدفِ تیر ادا ہو
اسطرح مرے حال سے غافل نہ رہے تو — اے بت جو ترے دل مین ذرا خوفِ خدا ہو

جناب محمد مبارک حسین صاحب مبارک تھانہ دار علاقہ راج مارواڑ تھانہ بھون

وہ عشق نہین جسکا کہ بیمار ہو اچھا — وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو
وہ بات نہین جو کہ نہو قابل مطلب — وہ مرد نہین جو نہ مروت سے بھرا ہو

جناب منشی محمد عبدالقادر صاحب مشہور خلف محمد فاضل صاحب متوطن بھڑوچ

جو نور رخ شافع محشر پہ فدا ہو — کیونکر نہ وہ دوزخ کے عذاب سے رہا ہو
تشنہ ترے دیدار کا مشہور ہے شاہا — اک جام اسے بادۂ کوثر کا عطا ہو

جناب منشی محمد عبدالرحمن صاحب نیر وکیل دہلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

کب اس بت سفاک سے امید وفا ہو — جو کہتا ہے ہر دم کہ سزاوار جفا ہو
مشکل ہے کہ دل پنجے سے اسکے نکل آئے — جس آنکھ مین شوخی ہو شرارت ہو ادا ہو
خود حال مرا پوچھ رہا ہے وہ مسیحا — نیر کہو پھر درد کو کیونکر نہ شفا ہو

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب ناجی کلرک رونیو سروے آفس ساکن بلہاری

مقصد ترے کونین کے بنے شبہ ہین حاصل — اے دل جو در احمد مرسل کا گدا ہو
دردا ور دوا اور ہے تشخیص طبیب اور — اسطرح کی تدبیر سے کیا خاک شفا ہو

جناب مولوی محمد فصیح اللہ خانصاحب نیر بنارسی شاگرد جناب فائز

کھلجائے شہیدون کا جو احوال تو کیا ہو — دامن مین کہین خون کا دھبا نہ لگا ہو
ہے سب سے بڑی دل کی تمنا تو یہی ہے — پہلو سے مرے ایک گھڑی تم نہ جدا ہو
وہ شور کہ جو کوچۂ جانان مین ہے نیر — ہے ایسی صدا جیسی مرے دل کی صدا ہو

جناب نادر

تم صاحب لولاک ہو محبوب خدا ہو — تم شافع محشر ہو شہ ہر دوسرا ہو
خود ایزد غفار ثنا خوان ہے نبی کا — کیا ممکن ہے ترا نادر جو رقم تجھسے ثنا ہو

جناب گنڈامل صاحب نیاز ساکن فتح آباد پنجاب

ممکن نہین بیمار کو تیرے جو شفا ہو — وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

خاکسار محمد نثار حسین نثار مہتمم قومی پریس و پیام یار

جس شوخ طبیعت کے تصور مین فدا ہو — ایسے کو جو پا جاؤن تو فرمائیے کیا ہو

جناب سید محمد عسکری صاحب وسیم برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

اُس شان سے آؤ کہ نیا حشر بپا ہو
محشر بھی کہے چیخ کے تم مجھسے سوا ہو

بدخو ہی بہت اِس دلِ وحشی کو نہ چھیڑو
ایسا نہو ظالم کہین تجھسے بھی خفا ہو

دی جان غمِ حور مین اے حضرتِ واعظ
تمکو نہ ملے حشر مین جنّت تو مزا ہو

خونِ دلِ پر خون کا نیا رنگِ اثر ہے
سمجھاے تو ہو داغ جو چھلکے تو حنا ہو

کہتا ہون خیالِ رخِ جانان سے دمِ نزع
تو ساتھ مرے گور مین جائے تو مزا ہو

اے بیخودیِ شوق مجھے جبہ گرایا
ایسا نہو دشمن کا وہ نقشِ کفِ پا ہو

چالاک وسیم ایسا ہے دربان سے ملکر
راتون کو صدا دیتا ہے دادوس درِ یہ بھلا ہو

جناب منشی نراین پرشاد صاحب واثق جونپوری مقیم قصبۂ اترولی

اخلاص ہو کینہ ہو بھلا ہو کہ بُرا ہو
کیا بات ہے اسکی جو ترے دل مین رہا ہو

دل طالبِ نظّارہ حیا مانعِ دیدار
اس کشمکشِ دید کا اللہ بُرا ہو

جناب ابوالمکارم سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری شاگرد جناب قلق لکھنوی

ہو لطف کے پردے مین اگر کوئی جفا ہو
ایجان حسینون سے ترا ڈھنگ نیا ہو

کیا کیا نہ اُٹھائے ستم و جور بتون کے
پہر بھی نہین سنتا مری اس دل کا برا ہو

غیرون کے اُٹھانے سے اُٹھے خاک وہ ناشاد
در پر جو ترے صورتِ نقشِ کفِ پا ہو

میخانون کے در پر ہے صدا بادہ کشون کی
دے تھوڑی سی اے ساقی گلفام بھلا ہو

کوٹھے سے اُتر آئے صدا غیر کی سُنکر
تم عرش پہ ایجان چڑھا دو جسے چاہو

دل مین تو بہت کچھ ہے مگر بس نہین چلتا
کہتے ہوئے ڈرتا ہون کہ شاید وہ خفا ہو

دیکھو ہنر اب شکوۂ تقدیر نہ کرنا
انسان کو لازم ہے کہ راضی برضا ہو

جناب دلیپ سنگہ صاحب ہوش ساکن تھانہ بھون شاگرد جناب غریب سہارنپوری

کیا شکوہ جو ظلم و ستم و جور و جفا ہو
اُس بات مین راضی ہین کہ جس مین رضا ہو

تم آؤ نہ آؤ مرے گھر وعدہ ہی کر لو
اس خاطرِ محزون کو تسلّی تو ذرا ہو

کہین تمنے محبّت مین جفاؤن پہ جفائین
کافر ہون جو مین نے کبھی شکوہ بھی کیا ہو

جب سے یہ کہا تم کو محبت نہین مجھ سے
فرمایا کہ یون ہی سہی تم مجھکو نہ چاہو

روتے ہو کبھی کرتے ہو گہ آہ جگر سوز
اے ہوش کسے چاہتے ہو کس پہ فدا ہو

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

اے دل کسی معشوق کی بانکی جو ادا ہو
کیا اسکا تعجب کہ وہی میری قضا ہو

کیون عشق کا مسلک نہ زمانے سے جدا ہو
بُت کہتے ہین اُسکو نہ جسے خوفِ خدا ہو

کہتا ہون شبِ وصل سُنا کر کسی بُت کو
بر لائے تمنّا مری جو میرا خدا ہو

ظاہر کیا الفت کو مرے دل نے تڑپ کر
ہر جا مجھے بدنام کیا اِسکا بُرا ہو

کہتا ہون شبِ ہجر تصور سے کسی کے
دل پاس نہین ہے نہ سہی تو نہ جُدا ہو

جان اپنی تڑپ کر جو نہ دے وہ تو کرے کیا
افسوس ہے اُس دل پہ جو دلبر سے جُدا ہو

اُس بُت کو مرے حال پہ رحم آئیگا تو یہ
کیا اُس سے توقع نہ جسے خوفِ خدا ہو

ایکرخ وہ پہلو مین ہون دل ہو مرا ٹھنڈا
تو رشک سے انگارون پہ لوٹے تو مزا ہو

کچھ ہو مگر اقرار سے الفت کے نہ پھرنا
جو مُنہ سے کہا ہے اُسے اے یاس نباہو

جناب محمد یٰسین صاحب یٰسین ساکن قصبہ بارہ انہ ہوگلی

راضی ہون بہر حال کرم ہے کہ جفا ہو
مین خوش ہون اُسی بات مین جو اُنکی رضا ہو

اغیار کی باتون پہ تو ہان ہان ہو بجا ہو
کچھ مین جو کہون تمسے شکایت ہو گلا ہو

گلشن مین اگر رنگ تو محفل مین ضیا ہو
ہر رنگ مین اے یار تمھین جلوہ نما ہو

چپ بیٹھے ہو غصّے مین ذرا منہ سے تو بولو
کس بات پہ تم عاشقِ مضطر سے خفا ہو

قاتل ہے تری دید دمِ قتل غنیمت
تھم تھم کے رواں حلق پہ شمشیر جفا ہو

ہرگز نہ پسیجے گا دل اُس سخت جگر کا
تم درد سے یٰسین پڑے لاکھ کراہو

جناب غلام رسول صاحب یاد ساکن بھڑوچ شاگرد جناب مہجور

اے شاہِ رسل ہو جو گدا آپ کے در کا
رتبے مین سکندر سے نہ کیونکر وہ سوا ہو

کیا خضر کی حاجت ہو مدینے کے سفر مین
جب عشق محمد ہی مجھے راہ نما ہو

محمدی جان نائکہ طوائف اجمیر

کس بات پہ ہم یاد بھلا تجکو کرین گے
کچھ تو ہی مری جاذبہ گرائے آہِ رسا ہو

چہرے سے عیان صاف ہے آتے ہو جہان سے
کہدون مین پتے کی تو ابھی حشر بپا ہو

منہ پھیر لیا بات نہ کی دیکھ کے مجکو
گر یون ہی کوئی دوسرا تمسا ہو تو کیا ہو

بولے وہ شبِ وصل کس انداز سے زیبا
ہو جائے ابھی صبح الٰہی تو مزا ہو

زہرہ بائی صاحبہ زہرہ ساکنہ جودھپور ملازم ریاست دھبنگہ شاگرد جناب زیبا

خود تمنے حقارت سے کہا ہے کہ گدا ہو
اک بوسے کا سائل ہون جو دیدو تو بھلا ہو

زہرہ وہ بگڑ کر سرِ محفل ہین یہ کہتے
کیا کام ہے مجھسے تمھین جا ہو جسے چاہو

وحید جان صاحبہ وحید طوائف ہمشیرہ نواب جان طوائف علیگڈھ

وصلت کا شبِ وصل مین اُسوقت مزا ہو
اصرار اِدھر ہو تو اُدھر شرم و حیا ہو

دکھلاؤن طپش وہ جو نہ دیکھی ہو کسی نے
نالہ وہ سناؤن جو کسی نے نہ سنا ہو

وہ جان نہین جو نہ جلی سوزِ درون سے
وہ دل ہی نہین جسمین نہ الفت کا مزا ہو

پایا ہے وحید آج اُسے راہ مین تنہا
دل کھول کے اُس شوخ سے شکوہ ہو گلا ہو

مصرع طرح

پرچہ پہونچتے ہی (پریخانہ بنا رکھا ہے سینے اپنے زندان کو) زندان حرمان قافیہ کو ردیف
۵ اکتوبر تک (مریضِ عشق شبِ ہجر نیمجان ہوگا) آسمان نیمجان قافیہ۔ ہوگا ردیف۔
۵ نومبر تک (کراہا کرتے ہین سینہ فگار آہستہ آہستہ) فگار و فرار قافیہ آہستہ آہستہ ردیف

عرض نہین غرض!!!

حالت بدستور ہے زیرِ مشقِ اطبا ہو رہا ہون۔ ؎

سرما بگذشت و این دلِ زار ہمان
گرما بگذشت و این دلِ زار ہمان

القصہ تمام گرم و سردِ عالم
برما بگذشت و این دلِ زار ہمان

جن کرمفرماؤن نے اسوقت بقایا و نیز پیشگی سے مدد فرمائی اُنکا شکرگزار ہون۔ اور دیگر حضرات سے امید ہے کہ اِسوقت مین مدد فرمائین مین اسوقت اونکی مدد کو بہت قیمتی سمجھون گا۔

صحتِ کامل کا خواستگار۔ مہتمم پیام یار

عمدہ اور جدید کتابیں

آئینہ ایمان

جناب منشی طالب حسن مرحوم برادر جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی نے یہ رسالہ ایمان اور مسائل اعتقادیہ میں نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھا تھا۔ اب انکا انتقال کے بعد چھپا ہے۔ نہایت آسان اور سلیس اردو میں ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس رسالہ کو پیش نظر رکھے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۲ر

دیوان صغیر

یہ دیوان حضرت شاہ صغیر مرحوم لکھنوی کا ہے حضرت صغیر رشک مرحوم کے ارشد تلامذہ میں تھے۔ مرحوم نے اپنی بابرکت اور طولانی زندگی صرف شعر و سخن کے نذر کر دی تھی۔ [illegible] نظم کے لیے غالباً اس سے زیادہ مفید کوئی ترکیب نہیں ہے کہ اگلے سخن سنجوں کا کلام نئے طبع آزمائی کرنے والے [illegible] کی مدد کے لیے شائع کیا جائے۔ قیمت مع محصول .. [illegible]

دلچسپ کا دوسرا حصہ

نتیجہ عشق کی دلگداز تاثیر ہمارے دل جذبات کی اصلی تصویر۔ ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ کشمکش۔ ایک پاکدامن معشوقہ کا محبت نما ضبط۔ ہندوستانی مردوں کے جنون [illegible] کی انتہا۔ ہماری عورتوں کی بےبسی اور پاکدامنی یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ "فرخ اور اسکا عشق" نہایت موثر اور پرجوش اردو میں ناز کہانیوں کے نئے نئے پیرائے پیدا کرکے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۸ر

کلیات مذاق

یہ لاجواب دیوان جسکا ہر شعر دل بیتاب کے ساتھ وہ کام کرتا ہے جو [illegible] کی تیز نظر کرتی ہے۔ اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ کے اعتبار سے بھی کسی کے حسن نظر فریب سے کم نہیں۔ قیمت صرف ۹ر

خیالات نادرہ

فصیح فارسی میں تصوف کی لاجواب کتاب ہے
قیمت فی جلد ۔ ۔ ۲ر

البرٹ بل

یہ مشہور [illegible] ہندوستان کی پہلی پولیٹکل تصنیف [illegible] اس قابل ہے کہ ہر [illegible] ہر شخص کی نظر سے ایک بار [illegible] ہے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۸ر

[illegible]

المشتہر [illegible]

لکھنؤ کی ساخت کی مشہور چیزیں

یہ چیزیں لکھنؤ کے سوا کہیں نہیں ملتیں کی قسمتوں سے [illegible] تو جو گئے وہ خرچ ہو گئے۔ لکھنؤ کو ان چیزوں کے ساتھ شہرت ہے اور یہ بھی لکھنؤ سے کچھ ایسا انس رکھتی ہیں کہ لکھنؤ سے گیا مگر اسکے نام کو روشن کیے ہوئے ہیں۔ ویلیو پے ایبل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہونگی۔

چاندی کی انگوٹھیاں زنانی و مردانی نہایت عمدہ نازک فی ۴ر و ۶ر و ۸ر و ۱۲ر و عمدہ و [illegible]

ناک میں پہننے کی کیل۔ طلائی مرصع فی ۱ر و ۱۲ر و عمدہ و [illegible]

سینگ کی کنگھیاں۔ زنانی و مردانی۔ فی ۱ر و ۲ر و ۳ر [illegible]

ساز قلمدان۔ جو لکھنؤ کی [illegible] فی ۸ر و [illegible]

پنکھا عطر دان جسکی زنجیروں میں پیالیاں کی کلیں لگی ہوئی ہیں فی ۹ر و ۱۰ر

انگوٹھی ایسی [illegible] سے زیادہ [illegible] اور عجیب ہے۔ فی [illegible]

[illegible]

فسانۂ حقہ۔ طلع اور بیدری فی ۲ر و ۳ر و ۴ر

ایک سے نہانے کے۔ فی ۴ر و ۶ر

گولیاں۔ تمباکو مشکی فی تولہ ۱۰ر

عطر ہر قسم اور ہر حیثیت کا حسب فرمائش کا بہ نمونہ روانہ کیا جائیگا۔

گوٹہ نقرئی و طلائی ہر قسم کا فی تولہ [illegible] سے [illegible] تک۔

فرد رضائی میں [illegible] نہایت عمدہ [illegible]

لحاف [illegible] نہایت عمدہ اور [illegible]

[illegible] چکن [illegible] نہایت عمدہ [illegible]

[illegible] نہایت عمدہ [illegible]

[illegible]

المشتہر۔ حاجی محمد یوسف لکھنوی [illegible]

"ترانۂ شوق"

اُردو زبان کی مثنوی "ترانۂ شوق" نام ماہ عالم اور یاسمن کا عاشقانہ قصہ۔ گلزار نسیم کی بحر

اس مثنوی کے اشعار حسن سخن کے جس سانچے مین ڈہالے گئے ہین یا حسن وعشق وصال وفراق۔ نوک جھونک۔ ناز ونیاز۔ بہرحال سلسلہ بیان کی مختلف تصویرین طرز سخن کی نئی بندشون۔ خوش نما ترکیبون اور اچھوتے مضامین کے ساتھ جس لطیف بول چال سے کھینچی گئی ہین انکی نسبت چونکہ مین خود ہی مصنف ہون اپنے مُنہ سے کچھ نہین کہہ سکتا۔ ہان شائقین سخن وارباب فن سے قدر اور داد کی امید ہے

تقطیع ۲۰×۲۶۔ حجم ۹ جزو کا کاغذ سفید اچھا قیمت مع محصول ڈاک ۱۲/ [illegible]

المشتہر۔ احمد علی شوق۔ مالک اخبار آزاد۔ ڈالیگنج امین آباد۔ لکھنؤ۔

ضروری باتین

۱۔ پیام یار انگریزی مہینے کی پہلی کو شائع ہوتا ہے قیمت عام [illegible] مع محصول ڈاک [illegible] والیان ملک [illegible] سے پانچ روپیہ سالانہ

۲۔ بغیر قیمت پیشگی آئے پرچہ کسی کو روانہ نہین ہوتا۔ نمونہ [illegible] آنے [illegible]

۳۔ ہر تحریر جواب طلب کے لیے [illegible] ورنہ جواب [illegible]

۴۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر [illegible]

۵۔ ہر قسم کی تحریر محمد نثار حسین [illegible] کے نام ہونا چاہیے۔

۶۔ خریدار اور غیر خریدار کوئی ہو کلام سب کا طبع اور [illegible] ہوگا غیر طرح کا کلام بشرطیکہ اسکے [illegible] عمدہ ہوگی درج کردیجائیگی۔ ایک شعر عمدہ ہوگا ایک درج ہوگا۔ [illegible] غزل [illegible] بغیر اجازت [illegible] کا انتخاب [illegible] غزل یا انتخاب یا غیر طرح [illegible] کا [illegible] ضرور ہوگا۔

۷۔ ہر غزل علحدہ علحدہ کاغذ پر خوشخط لکھنا چاہیے

۸۔ اشتہارات والون کے لیے [illegible] زیادہ [illegible] بذریعہ تحریر فیصلہ [illegible] اجرت ہر حال مین پیشگی لیجائیگی۔

العبد محمد نثار حسین [illegible] مالک کارخانہ عطر وقومی پریس

مہتمم پیام یار۔ چوک۔ لکھنؤ

کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین لکھنؤ

اس [illegible] کی فہرست [illegible] مندرجہ ذیل ہین [illegible] ناظرین [illegible] کے [illegible] نہین

فہرست عطر موجودہ

[illegible]

المشتہر کارندہ کارخانہ عطر منشی محمد نثار حسین۔ لکھنؤ چوک

خیالات آزاد

[illegible] قیمت [illegible]

المشتہر سید محمد عبد الغفور شہباز [illegible]

چکن! چکن!! چکن!!!

[illegible] کارخانہ [illegible] اور دیانتداری سے جاری ہے [illegible] مال طلب فرمائیے [illegible] آنا چاہیے

فہرست اشیاے موسم گرما

نام جنس مع وضع وکام	طول	عرض	شرح قیمت	محصول
[illegible] سنہری بوٹہ دار نہایت عمدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] سنہری [illegible] بوٹہ دار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] نہایت نفیس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] ساخت لکھنؤ نہایت باریک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] بوٹہ دار	۵ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فہرست [illegible] موسم سرما و دیگر متفرقات

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مصرع طرح پیام یار

پر یگانہ بنا رکھا ہے مینے اپنے زندان کو

جناب منشی امیر احمد صاحب امیر لکھنوی اوستاد والی رامپور خلد آشیان

غضب ہی اپنے عیبونکا خیال آئے نہ انسان کو
کیا ہی شہرہ عریانی نے خم شمشیر عریان کو

گلون سی جا لگی مینی داغ دل اپنے لائے تھے
نہین شبنم پسینا آگیا ہے یہ گلستان کو

لہو رو رو کے آنکھونسے کچھ ایسے گل کھلائے ہین
چمن سی دیکھنے آتے ہین گلچین بھی زندان کو

اجل آئی ہمین پردیس مین اُس دیس سے چھوٹون
شکستہ حال اب دیکھا نہین جاتا ہی زندان کو

مین اوٹھتا ہون تو کانٹے پاؤن پڑ پڑ کر یہ کہتے ہین
ابھی بیٹھو بھی کیون ویران کرتی ہو بیابان کو

جب اگلی صحبتین یاد آتی ہین یاران رفتہ کی
نکلکر گھر سے دیکھ آتا ہون مین گور غریبان کو

ہوا اب خاک ہونیکی کوئی حسرت نہین باقی
کہ مٹی ہوگیا جی دیکھکر گور غریبان کو

قیامت سے ندون تشبیہ اوسکی چال کو کیونکر
اوٹھا کر راہ مین چلتی ہین فتنے جسکے دامان کو

تڑپنا جانتا ہون لذت ناوک سی اے قاتل
نہ مین سوفار کو جانون نہ پہچانون مین پیکان کو

گیا مین بزم جانان مین تو بولا وہ سکندر سے
اوٹھاؤ آئینے کو بیٹھنے دو میرے حیران کو

ہین اوس پردہ نشین کی جامہ زیبی کا ہون دیوانہ
چھپائے رکھتی ہے پردے مین عصمت جسکے دامان کو

مین اک غربت زدہ باقی رہا تھا مین بھی آتا ہون
مبارکباد دے آئے کوئی گور غریبان کو

پری کو بھی اوترتے یون نہین دیکھا ہے شیشے مین
عجب انداز سے تونے اوتارا دلمین پیکان کو

نجانے دے نگہبان مجکو زندان سے نہین پروا
مری زنجیر کے نالے تو جاتے ہین بیابان کو

خیال آسودگان خاک کا دل سے نہین جاتا
لیے پھرتا ہون اپنے ساتھ مین گور غریبان کو

جگر کو ڈہونڈتی پھرتی ہے تیغ ناز قاتل کی
کہ جسکے دلمین جا بیٹھون یہ دُھن ہے تنگ پیکان کو

دبا رکھا ہے اسنے ایک مدت سے گلا میرا
کوئی جھٹکا تو دے ملے پنجہ وحشت گریبان کو

بہت ہی مختصر ہی وصل کی شب کچھ تو بڑھ جائے
مری خاطر سے دم بھر کھول دو زلف پریشان کو

کیا تنگ شام کو نالہ تڑپ کر تیری وحشی نے
ہلا یا زور نے سے صبح تک دیوار زندان کو

بہت ہی زور پر دستِ جنون ناصح الگ رہنا
ترا دامن نہ پکڑے چہوڑ کر میری گریبان کو

مین وہ بدمست وحشی ہون جو میرا دسترس ہوتا
بنا تا ڈانٹ بوتل کی مین واعظ کے گریبان کو

جو پلتا ہی یہ مہندی مین تو مہندی رنگ لاتی ہی
عزیز اسواسطے رکہتے ہین وہ خون شہیدان کو

امیر ایسی کہان قسمت کہ پہنچون اوڑکر بہولون تک
کبہی چاکِ قفس سے جہانک لیتا ہون گلستان کو

جناب مولوی محمد ابرار عالم صاحب ابرار قادری پہپہوری حال وارد الہ آباد

خدا نے دی ہی وہ شانِ معظم شاہ ذیشان کو
کہ سمجہا روح اعظم دیکہکر مین اونکی دربان کو

شفاعت کی بہروسے پر خوشی سے اسقدر پہولے
کہ گنجایش ترازو مین نہین ہی میری عصیان کو

کہان یہہ دلربائی کا اثر تہا حسنِ یوسف مین
نبی کے مہر رخ سے فیض پہونچا ماہِ کنعان کو

نہ ڈالے آنکہ پر ہرگز حسینانِ بہشتی پر
اگر دیکہے کوئی حسنِ رخِ محبوبِ یزدان کو

کسی سے کیا سنا ہی وصف سرو قامتِ حضرت
چمن مین چاک کیون گل نے کیا اپنے گریبان کو

رقم کرنے کو نعت ابرار ہم مسطر بنا لینگے
کہو رضوان سے لا تا رنگاہ حور و غلمان کو

جناب سید امیر علی صاحب امیر سب اورسیر نہر گنگ انذایٹہ

بسا کر گوشۂ دلمین خیالاتِ حسینان کو
پریخانہ بنا رکہا ہی مین نے اپنے زندان کو

مسافر کے لیے بہتر ہے جتنا بوجہ ہلکا ہو
کفن کی بہی نہین حاجت ہماری جسم عریان کو

کسیکے رنجِ فرقت مین مزہ کیا کیا اوٹہاتا ہون
نہ بدلون وصل کی شب سی کبہی مین روزِ ہجران کو

یہ سُنتا ہون گنہگارون کو رحمت سی وہ بخشیگا
وسیلہ مغفرت کا جانتا ہون اپنے عصیان کو

امیرِ شیفتہ بالکل نہین مجنون سا دیوانہ
وہ کیونکر کوئی جانان چہوڑ کر جاہی بیابان کو

ابو الکلام جناب منشی احمد علیخانصاحب احمد شہسرامی شاگرد جناب نسیم لکہنوی

سِسکتا چہوڑ کے قاتل نہ جا بہرِ خدا مجکو
لگا دی اور بہی اک ہاتہ اوٹہا کر تیغ بران کو

بہار آتے ہی وحشت ہوگئی دونی مری دلکی
کرون کیون چاک ہاتہونسے نہین اپنے گریبان کو

بہار آتے ہی آفت آگئی الفت کے مارونپر
چلی پہر وحشتِ دل لیکے اے ناصح بیابان کو

صنم جانے دو یہ باتین خدا کے واسطے مانو
فقیر مست احمد ہی نہ پوچہو دین و ایمان کو

جناب محمد اکرام حسین صاحب اکرام میر منشی ملازم سرکار نیپال متعینہ نظامت ضلع نیول

چمن میں اک نظر دیکھا جو اونکی روی خندان کو — ہنسا غنچہ کیا غیرت سی چاک اپنے گریبان کو
شب وصل صنم گذری جدائی کی سحر آئی — کرونگا چاک اب اس غم سے میں اپنی گریبان کو
بتا دین گر کوئی پوچھے مزا عشق و جوانی کا — پڑھا مکتب مین ہمنے باب پنجم تک گلستان کو

جناب مولوی محمد احسن اللہ صاحب احسن اہلمد نظامت ربنی

نظر آئی ہمین افعی ہزارون خواب مین شب بھر — کیا تھا یاد ہمنے رات اوسکی زلف پیچان کو
نہ آتش ہی نہ ناسخ ہی نہ مومن ہی نہ غالب ہی — ہم ای احسن کلام اپنا دکھائین کس سخندان کو

جناب صاحبزادہ محمد وحید الدین خانصاحب برادر عزیز جناب نواب صاحب بہادر والی جاورہ

ستم ہی دل ہوا جاتا ہی قیدی دام گیسو مین — خدا را بل نہ دیجے آپ اپنی زلف پیچان کو

جناب الٰہی بخش صاحب اثیم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈ پورہ

گلون کی سیر مثل خار آنکھون مین کھٹکتی ہی — لگا دی آگ ہمنے ہجر جانان مین گلستان کو

جناب سید تفضل حسین صاحب آزاد برادر علی حسن صاحب شلخوان سیالکوٹ

نہین کچھ فرق انمین ایک ہی انکو سمجھتا ہون — حرم کو۔ میکدی کو۔ دیر کو۔ اور کوئی جانان کو

جناب حکیم محمد عبد الکریم خانصاحب برہم فتحپوری از ریاست بانسواڑہ ملک راجستان

کوئی ناخوش بھی کرتا ہی مری جان اپنی مہمان کو — بہت دلنے جگہ پہلو مین دی ہی تیری پیکان کو
آلہی [illegible] کرنا ہے بلا کا سامنا اسدم — وہ بل دیتے ہوے نکلے ہین اپنی زلف پیچان کو
پڑا ہے پیچ کچھ ایسا کہ کچھ کہتے نہین بنتا — کرون مین غیر سے شکوہ کہ دون الزام جانان کو
مین ایسے دل سے در گذرا اسی للہ دلیجے — کرو نمین رکھکی پہلو مین بھلا کیا دشمن جان کو
تصور مین پری رویونکی اک مدت سی اے زاہد — پریخانہ بنا رکھا ہی مینے اپنے زندان کو
خدا کا خوف بھی رکھتی ہو برہم یا نہین یوٗنہی — یہ کسکی یاد مین تمنے بھلا یا دین و ایمان کو

جناب محمد منظور احمد صاحب حق بدایونی وکیل عدالت منصفی شکوہ آباد شاگرد جناب داغ

سنور کر آئنے کو دیکھنے کی کیا ضرورت تھی — بنایا کسلئے حیران تمنے اپنے حیران کو
قیامت تک نہ اپنی رستگاری کی دعا کرتے — جو یوسف دیکھ پاتے یار کی چاہ زنخدان کو
حسینان جہان کا جمگھٹا رہتا ہی تربت پر — پریخانہ بنا رکھا ہے ہمنے اپنے زندان کو

غم شبیر مین رو رو ٔامٹا دونگا قیامت مین ۔۔۔ ہمارے نامۂ اعمال سے تحریر عصیان کو

جناب شام بہاری لال صاحب بسمل آنروی شاگرد جناب واثق

یقین ہے مجھکو اک محشر بپا ہوگا ترے عالم مین ۔۔۔ اگر ناز و ادا سے وہ چلین سیر گلستان کو

نہین مطلق خدا کا خوف تمکو حضرت بسمل ۔۔۔ بتون کی یاد مین بیٹھے ہو کھوکر دین ایمان کو

جناب لالہ چودہری شیونندن پرشاد صاحب بہار ہیڈ ماسٹر اسکول آنرول شاگرد جناب داغ دہلوی

کسیکے چاندسے چہرے کی لکھی جو صفت ہر جا ۔۔۔ پرینجانہ بنا رکھا ہی مینے اپنے دیوان کو

کسی نے جاکی گلشن مین کیا تھا شانہ زلفون مین ۔۔۔ بہت مینے پریشان حال پایا سنبلستان کو

جناب عبدالرحیم صاحب برق از جہاونی پنچہہ معلم انگریزان

کیا ہی منفعل اس چشم تر نے ابر نیسان کو ۔۔۔ کہ رو کر موتیون سی بہر دیا کوہ و بیابان کو

جناب بہاری لال صاحب بہار مارہروی محرر محکمہ بندوبست

نکلتا ہی دہوان آہونکا دل سی ساتھہ نالی کے ۔۔۔ نہین چہپتا چہپایا لاکھہ ہمنے سوز پنہان کو

جناب منشی امیراللہ صاحب تسلیم لکہنوی

ہمیشہ اولٹی سوجہی ہی جنون فتنہ سامان کو ۔۔۔ اگر اولجھا کبھی دامن سی تو پہاڑا ہی گریبان کو

کوئی خوش ہو ادا کرتا ہمین رسمین محبت کی ۔۔۔ مبارکباد شادی دی رہی ہین زخم خندان کو

اوڑاتے پھرتے ہین کیون خاک میری دشت غربت کی ۔۔۔ بگولے کیا اوٹھا لیجائین گے سر پر بیابان کو

امانت جانکر اے داور محشر کلیجے سے ۔۔۔ لگا رکھا ہی مینے آج تک قاتل کی پیکان کو

رہے ہے نا آشنا ہم بھی ہمیشہ بیمروت سے ۔۔۔ کبھی پہرکر نہ دیکھا صورت عمر گریزان کو

بنا تا کاش نقاش ازل تصویر کی صورت ۔۔۔ نہ دل ہوتا نہ اس دل مین جگہہ دیتا مین ارمان کو

ملین صبح وطن کی آرزوئین خاک مین آکر ۔۔۔ مبارکباد دی اے بیکسی شام غریبان کو

بلا سے وہ نہین آتے ہین یاد اونکی تو آتی ہی ۔۔۔ غنیمت جانتا ہون مین شب تاریک ہجران کو

خوشی سی کچہ خوشی ہی اپنے مرجانی کی مقتل مین ۔۔۔ سمجھتے ہین ہلال عید قربان تیغ عریان کو

نکالی ہمنے یون تسلیم حسرت وصل قاتل کے ۔۔۔ لگایا ہی گلے سے تیغ کو سینے سے پیکان کو

جناب منشی محمد نواز صاحب ثاقب گورکہپوری شاگرد جناب احسان شاہجہانپوری

الٰہی کیا گذرتی ہی مری دل پہ کہ کہتا ہے
بڑا احسان ہو لے لے جو کوئی میری ارمان کو

نہین بڑھکر اگر دلسے ہماری دلکی ارمان ہین
چھپا رکھا ہی کیون سینہ مین دلکو دلمین ارمان کو

جو اسکو چین آجائے تو دلکو چین آجائے
ذرا آ کر مرے دلمین تسلّی دیدو ارمان کو

تصور مین حسینان جہان کو کھینچ لایا ہون
پری خانہ بنا رکھا ہی مینے اپنے زندان کو

نکلنا سہل ہی لیٹی ہین لاکھون حسرتین دلکی
کبھی جانین نہین گر کھینچ لو چٹکی سے پیکان کو

نہین ہی جوش سودا تو یہ کیا ہی کوئی تبلادی
کبھی گھر سے جو روٹھی تو چلی ثاقب بیابان کو

جناب شیخ محمد نذیر حسین صاحب ثنا اہلکار محکمہ انجم بخش

سمجھتے کیا ہین یہہ دست جنون جیب و گریباں کو
کیا ہے ریزہ ریزہ برسے دامن کوہ و بیابان کو

چھپایا ہائے کس کی آخر گیسوؤن نے روئے جانان کو
کیا نظرون سے پوشیدہ گہتائے قمر تابان کو

یہہ نالون سے سُن رکھو قیامت آنیوالی ہے
دکھانا ہو گی صورت توڑ ڈالو عہد و پیمان کو

جنہین تیری جدائی مین ملا داغ جگر کوئی
وہ سمجھے بے حقیقت اے پری مہر سلیمان کو

ہمیشہ سلوا و لجھا یہی رہی رنج و مصیبت مین
عداوت ہی مرے دلسے تری زلف پریشان کو

جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری شاگرد جناب امیر لکھنوی

ذرا اتنا سِکھا رکھنا ستمگر اپنے پیکان کو
کہ نکلے دل سے جسدم ساتھ لیتا جائے ارمان کو

نہین کہتا کہ تم دل سی نکالو دل کے ارمان کو
کرو اتنا کہ میرے دل مین رکھدو اپنے پیکان کو

جہانتک ہو سکیگا طول دیتے جائین گے اسکو
ملائین گے ترے گیسو سے ہم آہ پریشان کو

نتھا معلوم پردہ فاش ہوگا رازِ الفت کا
بہت پچھتا رہا ہون پھاڑ کر اپنے گریبان کو

ہزارون چلتے پھرتے طفلِ اشک آئی نظر ہمکو
بہت آباد پایا گوشہ چاکِ گریبان کو

جگر ہے یا کہ دل کوئی کھنچا آتا ہی پہلو سے
کہو قاتل سے کھینچے اک ذرا تھم تھم کے پیکان کو

نکل جانے پر آمادہ ہین دونون جوش وحشت مین
گریبان کو مین روکون یا سنبھالون اپنے دامان کو

بہت بیچین یہہ دل سے نکلنے کے لیے لیکن
ہجوم یاس سے رستا نہین ملتا ہی ارمان کو

گلا گھونٹا تھا میرا طوق بنکر ناتوانی مین
عنایت کی جو پھاڑا دست وحشت نے گریبان کو

ہوا باغ جنون کی آ ہی ہے جی بہلتا ہی
کھلا رشتہ دیے بخیہ گر دے چاک گریبان کو

بس اتنی بات پر مجھسے کھنچا ہے خنجر قاتل — مرے ہوتے لگایا کیون گلے تیغ گریبان کو
جگر بھی مثلِ دل تیغِ ستم سے چاک کر ڈالا — کہان لیجا کے اب رکھون ستمگر تیرے ارمان کو
مری کچھ آبرو بھی ہی تو فیضِ چشم تر سے ہی — اسی نے موتیون سی بھر دیا ہی جیب و دامان کو
ادہر دیکھا جو وقتِ گریہ فوراً تھم گئے آنسو — کسی نے بھی دیا تار نظر سے چشم گریان کو
پریشان ہو کی بوئے گل گلہ کرتی ہی غنچے کا — مجھے رسوا کیا ہے پہاڑ کر اپنے گریبان کو
بہار آئی ہی نکھرے ہین عروسانِ چمن کیا کیا — جلیل اسوقت چلنا چاہیے سیرِ گلستان کو

جناب پنڈت کامتا پرشاد صاحب جانباز کانپوری سب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ مین پور ضلع کانپور

یہ حسرت ہی کہ دم نکلے تو نکلے کوے دلبر مین — کہ جنت سے سوا مین جانتا ہون کوی جانان کو
نہین معلوم رکھیگا کہ پھیریگا کہ توڑیگا — دیا ہے ساغرِ دل اپنا مینے طفلِ نادان کو

جناب منشی سید ولایت حسین صاحب حقیر ردولوی شاگرد جناب فائز بنارسی

ہوئی آشفتگی کیا کیا کسیکی زلفِ پیچان کو — سنا یا تیرے دیوانے نے جب حالِ پریشان کو
کسی ناوک فگن کا تیر جب آتا ہی پہلو مین — جگہ ہم شوق سے دیتے ہین اپنے دل مین پیکان کو
نہ لاتا رنگ محفل مین جو شورِ عشق پروانہ — جلاتا کون ان بیرحمیون سے شمعِ سوزان کو
شرارت دیکھیے ہنس ہنس وہ مجھسے یہہ کہتی ہین — کوئی برقِ تبسم سے بچاے خرمنِ جان کو
کوئی بت دیکھتا ہی اسکو در دیدہ نگاہون سے — مسلمانو بچاؤ اپنے نقدِ دین و ایمان کو
بھلا کیونکر نہ لاتی رنگ مہندی تیرے ہاتھون مین — ملا رکھا تھا شوخی سے ترے خونِ شہیدان کو

جناب حسن الدین صاحب حسن برادر زادہ جناب امین الدین صاحب طالب مہارانا اودی پوری شاگرد جناب طالب لکھنوی

بھلا چھوڑون نہین کیونکر کوچۂ محبوبِ یزدان کو — چھٹے گی پھر اگر بلبل نہ پائیگی گلستان کو
کہین چھینٹین نہ میری خون کی پڑجائین اے قاتل — کمر مین باندہ لے اچھی طرح تو اپنے دامان کو
اگرچہ دیر سے رہا تیرا تبسم یونہین اے ہمدم — جلائیگی کبھی یہ برق میری خرمنِ جان کو
سمجھاؤنگا سو خلدِ برین مین کوئی احمد سے — شرف باغ ارم پر ہے مدینے کے بیابان کو
ہماری جان لیگی شرمِ صاحب وصل کی شب مین — خدا کے واسطے آنچل سے منہ اپنا نہ تم ڈھانکو

جناب منشی محمد فخر الدین صاحب حاذق بن محمد شجاع الدین صاحب برہانپوری

خدایا خیر ہو جوشِ جنون ہی اندنون افزون — چلی ہے وحشتِ دل لیکے مجکو کوے جانان کو

جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب خلیفہ و مداح چودہری

خیال زلف و عارض ر اندنون رکہتا ہون خاطر مین — گلستان مین بناتا ہون ہمیشہ اپنی زندان کو

جناب محمد اسمٰعیل صاحب فریح وکیل منصفی چہپرامؤ

جنون اب دیر کیا ہی آمدِ فصلِ بہاران کو — بہاری کیون نہ فراشِ صبا صحنِ گلستان کو

تجھے سمجا بہت جاناترا کہنا بہت مانا — بس اے دل جا کہ بہیلانا کسی طفلِ دبستان کو

دکہاؤن جوشِ وحشت تو زمین سر پر اٹہاؤن — کرون نالی ہلا دون گنبدِ گردونِ گردان کو

ادہر سے عبرتین جائین ادہر حسرتین آئین — مشبک سا سلیے رکہا مری دیوارِ زندان کو

جناب مولوی جلیل الدین احمد صاحب راضی صدیقی تلہری

جگہ جسے دی کے مرقد مین خیالِ ماہرویان کو — پریخانہ بنا رکہا ہی مینے اپنے زندان کو

بروزِ حشر قاتل دیکہنا کیا رنگ لاتا ہی — حنا ہاتہونکی کیا سمجھا ہی تو خونِ شہیدان کو

زبان کو چوم لون اپنی کہ جس جلسے مین بات آئی — گھٹایا ماہِ کامل کو بڑہایا حسنِ جانان کو

نہ یان حاصل نہ وان حاصل جنون ہی لا ی پہرتا ہی — بیابان ہی گلستان کو گلستان سی بیابان کو

جگر تو دیکہ زخمو نکا مرے کیسا ہی اے قاتل — کہ یون بے مثل منہ کے خالی کر دیا تیری نمکدان کو

یہ زنجیرین توڑانا اے جنون بیکار ہے تیرا — نکل بہاگی بہی زندان سی تو پہر آسنگے زندان کو

مددائی جوشِ وحشت خاک اڑانے کا ارادہ ہی — ہلا دون آج گردونِ سی زمین کوے جانان کو

عالیجناب نواب محمد مظفر علیخان صاحب بہادر رابط رئیس اعظم مرادآباد و شاگرد جناب رضوان

نہین خورشید سے نسبت فروغِ روی جانان کو — سراپا تو نہ لکہنا چاہئے مجکو اوس آفت جان کو

محبت ہو گئی ظاہر کہون کیا چشمِ گریان کو — اسی نے کر دیا افسوس افشا رازِ پنہان کو

جمایا رنگ کسکی آمد آمد نے گلستان مین — یہ کیون فق ہو گیا منہ کیا ہوا گلہای خندان کو

ذرا سی ایک سینے مین جگہ کس کس کو دون یارب — تڑپ کو درد کو اندوہ کو حسرت کو حرمان کو

تڑپنے لگی بہت بیتاب کر دیتی ہی جب مجکو — لگا لیتا ہون چہاتی سے تنگ تری ارمان کو

تمہارا آجکل گہر رابط اندر کا اکہاڑا ہے — اوڑا لائے کہان سے اس پرستان کی پریستان کو

جناب منشی رحیم بخش صاحب رحیم کمپوڈر شفاخانہ ریلوے آگرہ

کھلا رہنے دو اپنے دوش پر تم زلف پیچان کو — پریشانی بھلی معلوم ہوتی ہی پریشان کو
جو یاد آتا ہی صبح وصل کیا کیا دل تڑپتا ہی — چھپا لینا وہ شرما کر کسیکا روی تابان کو
خیال یار کے صدقے تصدق اوسپہ سو جانین — اگر آئے تو دلمین دو دن جگہ مین ایسے مہمان کو
رحیم خستہ جان پر اک نگاہ لطف او ساقی — خدا آباد رکھے تیرے میخانے کی سامان کو

جناب محمد حیات بخش صاحب رسا محمد جو دتشیل شکوہ آباد شاگرد جناب داغ دہلوی

ابھی وہ بھی دن آئے نکالوں دل سے ارمان کو — بٹھا کر اونکو پہلو مین کرون قربان دل و جان کو
نہ رو کے سے رکیگی لاکھ روکون آہ سوزان کو — نہین ہی طاقت ضبط فغان بیمار ہجران کو
مسیحا بھی یہ کہکر چلدیئے اسکا خدا حافظ — اجل ہی اب سنبھالے گی تری بیمار ہجران کو
نہین آتے جو وہ یہانتک نہ آئین غم نہین ہرگز — کلیجے سے لگا رکھا ہے چھینے اونکے ارمان کو

جناب رشید احمد صاحب رشید تھانوی شاگرد جناب واحد علی صاحب

چمن مین اے صنم دیکھا جو تیرے روئے خندان کو — خجالت سے وہین پر زرد کیا گل نے گریبان کو
پریشانی اگر عشاق کی منظور خاطر ہے — نہین کچھ کار مشکل کھولدو گیسوئے پیچان کو
پر یرو دیکھتے ہین آ کے لطف اضطراب دل — پریخانہ بنا رکھا ہے ہم نے اپنے زندان کو
ارادہ زاہد نادان کا ہی کعبے کے جانے کا — چلو تم اے رشید احمد طواف کوئے جانان کو

جناب عبد الرحیم صاحب راغب گورکھپوری برادر جناب ثاقب گورکھپوری

نکل جاتا ہوں جب مین جوش وحشت مین بیابان کو — اوڑا دیتا ہوں کر کی دھجیان جیب و گریبان کو
بس اک وحشت سی آجاتی ہی تم ہو یا جہان ہم ہون — سکا تو نہین سکا نکو اور بیابانمین بیابان کو

جناب مرزا آغا نی صاحب رنج اکبرآبادی

سیہ خانہ مرا روشن ہوا ہی انکے چلنے سے — عزیز اسواسطے رکھتا ہون نین داغ عزیزان کو
وہ سب مردہ ہین یان جو مر گئی تم پر وہ زندہ ہین — تمہاری کوچہ سے نسبت ہی کیا گنج شہیدان کو

جناب محمد عبد الرزاق صاحب راجی میر مدرس مدرسہ ہنسور

زہے دولت جسکا دیتی ہین گردن تو بر دوشی — کہ پریون نے اوٹھایا دوش پہ تخت سلیمان کو

جناب سید زاہد حسین صاحب زاہد سہارنپوری شاگرد جناب امیر لکھنوی

سنبھل کر کھینچ او سفاک میرے دل سے پیکان کو
کہیں ایسا نہو ہمراہ لیجائے یہ ارمان کو

چلے جانا ٹھہرنے دو مرے اشکوں کے طوفان کو
معاذ اللہ یہ جلدی برس لینے دو باران کو

چبھے ہیں اسقدر کانٹے کہ تلوے ہو گئے چھلنی
بہت اچھی طرح چھانا ہے اب تک بیابان کو

تعلق کچھ تو ہو باقی بھلا بسمل سے قاتل کا
سیو خنجر کے ڈورے سے مری زخم نمایان کو

ہزاروں سیکڑوں کے سر اوڑا دیتی ہے دم بھر میں
بجا ہے گر برے لکھوں تمہاری تیغ براں کو

گذرتی ہے بہت ہی لطف میں یاران رفتہ کی
پڑے ہیں چین سے مرقد میں رکھے منہ پہ دامان کو

خلل انداز وحشت وصل کی شب بھی ہوئی آکر
ہوا دہوکا سحر کا دیکھکر چاک گریبان کو

جناب سید حسین میاں صاحب سید ملازم حضوری خاص والی منگرول شاگرد جناب تسلیم لکھنوی

تمہاری شوخیاں بیتاب کرتی ہیں دل و جان کو
یہی انداز لے لیتے ہیں مجھسے صبر انسان کو

نہ سی اے چارہ گر ناحق مرے چاک گریبان کو
اسی پردے میں شاید دیکھیں دہان پیکان کو

لیا ہے جس بت کافر نے مجھسے دین و ایمان کو
غضب ہو دیکھ لے زاہد جو ایسے دشمن جان کو

ہزاروں حسرتوں کا وصل کی شب خون ہوتا ہے
کچھ ایسا رعب مانع ہے ہمارے شوق و ارمان کو

جگر میں چٹکیاں لے چھید دی دلکو لگاوٹ سے
کوئی انداز ایسا بھی سکھایا تیر مژگان کو

مجھے یہ ڈر ہے اے سید کسیدن منہ کی کھاؤگے
کہو سمجھے ہو کیا تم بوسہ رخسار جانان کو

جناب چرنجی لال صاحب سائل از سہارنپور

نزاکت سے تمہاری سخت جانی کو خجالت ہے
ہنسی کا مل گیا موقع دہان زخم نہان کو

نہیں ہے گر اثر آہ و فغان میں عندلیبوں کے
کیا ہے کیوں گلوں نے چاک گلشن میں گریبان کو

اٹھایا جب جنوں نے سر نکالی پاؤں وحشت نے
چلے افتان و خیزان تیرے دیوانے بیابان کو

جناب سندر لال صاحب ساغر غازیپوری

نہ دوں کیونکر جگہ میں اپنے دل میں اونکی پیکان کو
کہ رکھتے ہیں زمانے میں بہت خاطر سے مہمان کو

نکلتی ہی نہیں گھر سے کبھی یہ ماجرا کیا ہے
بجا ہے آپ سے تشبیہ دوں گر اپنے ارمان کو

جو نسبت خاک در ابنا عالم پاک اے صنم سے ہے
بھلا نسبت ہی کیا کوچے سے تیرے باغ رضوان کو

جناب سرجو پرشاد صاحب ساحر جو تعلقدار رسول پور گرجہا

نہ سلجہاؤ خدا کے واسطے تم زلف پیچان کو
ذرا واقفہ سے دیکہو مرے حال پریشان کو

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

نہین ممکن چھپاؤن الفت ابروئے جانان کو
گلے پر رکہتا ہون رات دن شمشیر بران کو

سر محفل وہ ظالم پوچہتا ہی درد و درمان کو
عیان کرتا ہی کس پر دیکہین میری راز پنہان کو

پتا یہ ٹہیک ہی لے قاصد اوس ظالم کے کوچے کا
دکہاتے ہین عدم کی راہ پہلے اوسکے دربان کو

تماشا دیکہنے آتی ہین پریان جوش وحشت کا
پریخانہ بنا رکہا ہے ہمنے اپنے زندان کو

مین اوس بت کی تصور کو اگر خلوت طلب پاؤن
نکالون گوشۂ دل سے ہجوم یاس و ارمان کو

ملی خاک اپنی تن پر جیسے اے بت تیری کوچے کی
نہ بہایا خلعت شاہی ہمارے جسم عریان کو

قمر ہی کیا خجل ہے اوسکی رخسار منور سے
دیا داغ کسوف اوس ماہ نے مہر درخشان کو

نیا کرتی ہے چھینٹے آتش فرقت کی شعلون پر
عزیز اسواسطے رکہتا ہون اپنی چشم گریان کو

پڑی رہنی دے اسکو بہی چمن کے ایک گوشے مین
نکر آوارہ اے گل بلبل ناشاد و نالان کو

سناتا ہے مجہے واعظ بہت ہی دور کا مضمون
مین اوس کوچے مین پاتا ہون بہار باغ رضوان کو

پسند آئی ہمین تقریر اوس رشک صنوبر کی
کیا انگشت حیرت جسنے شمشاد سخندان کو

جناب سید ولایت احمد صاحب شمیم سب انسپکٹر فرخ شاگرد جناب امیر لکھنوی

ملا کیا دلنوازی کا سلیقہ تیرے پیکان کو
نکالا بیٹہہ کر پہلو مین میرے دل کے ارمان کو

ستم کرتا ہے داونکا وصل مین کہنا یہ گہبرا کر
خدا غارت کرے حسرت کو تیری تیرے ارمان کو

تمنا میری سنکر وصل مین وہ طنز سے بولے
نکلتے بہی کہین تمنے سنا ہے ایسے ارمان کو

ہوس دیدار کی کس شان سے کس حسن سے نکلے
بنا لین آپ آئینہ جو میری چشم حیران کو

جو آئیگا کبہی وہ بن سنور کر میرے مدفن پر
قیامت گہیر لیگی ہر طرف گور غریبان کو

مزے فرقت مین کچہ ایسے ملے ہین وہ اگر بدلے
شب وصل عدو سے مین نہ بدلون شام ہجران کو

اوتارا بار سر مقتل مین میرے سر سے تو بولا
قیامت تک نہ تم بہولوگے اب تو میرے احسان کو

کشاکش سے تری دست جنون کب چہوٹ سکتا ہے
خدا رکہے سلامت میرے دامان و گریبان کو

جنون مین مشغلہ یہ دل کے بہلانے کا ہی اچھا
کہ دامن پہاڑتا ہون مین جو سیتا ہون گریبان کو

سحر کو آندہیان اُتیی ہین جہاڑو وہ زاُنہہ اُٹہ کر
غبار آلودہ پاکر دشت مین گورِ غریبان کو

شمیم اپنی مصیبت اپنے صدمے کیا کہے تجسے
خدا شاہد ہی جہیلا جسطرح شبہاے ہجران کو

جناب محمد المرتضیٰ علی صاحب شرر پرایویٹ سکرٹری نواب صاحب الی بہکین پور

بہت توقیر سے رکہتے ہین دلمین یادِ جانان کو
بٹہاتے ہین کبہی سر پر کبہی آنکہون پہ پیکان کو

مجہے جانے نہین دیتے پکڑتے ہین مرا دامن
کہان کی مجہسے الفت ہو گئی خارِ مغیلان کو

دروِ دل پر ہجومِ یاس ہی حسرت تڑپتی ہی
نکلنے ہی نہین دیتی ہمارے دلسے ارمان کو

شبِ تاریک ہجران مین چلینگے ڈہونڈہنی تجہکو
بنا لینگے چراغِ راہِ الفت داغِ ہجران کو

ستم کرتا ہے قاتل بیکسی ہی ہم تو روتے ہین
ہنسی سوجہی ہی کس منہ سے یہ کیون زخمِ خندان کو

امیدِ وصل پہر دلمین سے مر تشریف لاتی ہی
ہٹا دے بیقراری رستے سے یاس حرمان کو

نظر کرتے ہین جب ہم بیکسی پر دل تڑپتا ہے
لگا لیتے ہین چہاتی سے شرر گورِ غریبان کو

جناب منشی شمبہو دیال صاحب شوق بریلوی صدر منصرم محکمہ بندوبست ضلع بلند شہر

برا ہو اس دلِ وارفتہ و آشفتہ حالت کا
نمایان کر دیا جسنے ہماری سوزِ پنہان کو

تصور مین درو دیوار ایک پریون کا جمگہٹ ہی
پری خانہ بنا رکہا ہی سینے اپنے زندان کو

خزان کب تک رہیگی یا خدا وہ دن کب آئیگا
جو سیر جا کر گلستان مین بہرینگے گل سے دامان کو

یہ بیچارے ابہی تو چین سے تربت مین سوتے ہین
یہ چونک اوٹہینگے ٹہکراؤ نہ یون گورِ غریبان کو

صبا ذ بوے گل کو ناز سے سر پر اوٹہایا ہی
لیے پہرتی ہین پریان دوش پر تختِ سلیمان کو

ہماری آہ کی سینہ زنی نالہ کی سرکوبی
کریگی خلق مین رسوا کسی دن عشقِ پنہان کو

تری رنگین بیانی سے ہمین اے شوق دہڑکا ہی
کہ بنتی ہی قفس آوازِ خوش مرغِ خوش الحان کو

جناب میرزا محمد مشرف یار خان صاحب شرف گلشن آبادی

ترقی اسقدر ہی حسرت و غمہاے پنہان کو
کہ دو بہر ہو گیا ہی دل مین ہنا میری ارمان کو

خدا جانے ارادہ آج کیا ہی میرے قاتل کا
کبہی مجہکو کبہی وہ دیکہتا ہے تیغِ بران کو

حسینانِ جہانکو لا کے پہلو مین تصور مین
پریخانہ بنا رکہا ہی مینے اپنے زندان کو

جہان مین بیٹھتا ہون وہ سرکجاتا ہو اوس جا سے
ستم کا ہی تنفر سایۂ دیوار جانان کو

کلیجا جل گیا دل بہنگیا ضبطِ محبت سے
الٰہی آگ لگجاے مرے اس سوزِ پنہان کو

لگا ہے ایشرف دہبہ جو میرے خون ناحق کا
چہپاے پہرتے ہین وہ روز محشر اپنے دامان کو

جناب حافظ سید محمد احسن صاحب شوقی شاگرد جناب خیالی رائی بریلوی

مزا حاصل ہوا کیا کیا شہیدِ تیر مژگان کو
دعائین دی رہا ہی زخم دل قاتل کی پیکان کو

یہہ اونکی اک نشانی ہی اسی سے دل بہلتا ہی
مٹاؤن ہمنشین کسطرح دلسے داغِ ہجران کو

چلے جاتے ہو چہپ چہپ کر جو بزمِ یار مین شوقی
بلا رکہا ہو اک مدت سے شاید تمنے دربان کو

جناب محمد شریف احمد صاحب شریف میرٹہی محرر جنگی ہاتحت شاگرد جناب شوکت اڈیٹر شحنۂ ہند میرٹہ

مرقع بنگیا عالم نمودِ خود نمائی کا
کیا جلوے نے تیرے آئینہ ہر چشم حیران کو

ملی اچہی سزا انکو نہونگے یہہ کبہی اچہے
چرایا دل کی زخمون نی تمہاری آپ پیکان کو

جناب محمد ارتضےٰ خانصاحب شیدا تحصیلدار پرگنہ چورو ریاست بیکانیر

تصور سے اوٹہا لایا ہون سر پر مین شتا نکو
پریخانہ بنا رکہا ہی مینے اپنے زندان کو

محبت کس بلا کی تہی کہ بعدِ مرگ بہی شیدا
لیے جاتا ہون ساتھ اپنے مین رنج و درد و حرمان کو

جناب عبدالرحمن صاحب شریف شاگرد جناب شاہ یسین صاحب قادری و جناب وِلِ مرس ٹہور

نہ جائینگے کبہی بہولے سے ناصح باغ رضوا نکو
سمجہتے ہین ازل سے رشکِ جنت کوی جانان کو

جناب کندن لال صاحب شوق خلف کنہیا لال صاحب زرگر ساکن تہانہ بہون

نہین کچہ کام رونے کے سوا آٹہون پہر اسکو
خدا جانے ہوا ہے کیا ہماری چشم گریان کو

جناب بہرگدیال سنگہ صاحب شیدا ازملل ضلع دربہنگہ

بغل مین اپنی تصویر پری رو ہی اسیری مین
پریخانہ بنا رکہا ہی مینے اپنے زندان کو

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

کہے جاتی ہین سمجہاتی ہین کب سی تیری دربانکو
نہ مانے خیر اب ہم پہاندتے ہین بامِ ایوان کو

سیہ بختی تو دیکہو میری ہی ہی غیر کے ڈر سے
بجہا کر لاتے ہین تربت پہ وہ شمعِ فروزان کو

تنگ آتا ہی میرا چارہ گر جب بہت وحشت سے
جنون کہتا ہے ہنسکر اور سلواؤ گریبان کو

چھپاؤ منہ نہ برقع مین کہ عاشق ہونگے سرگردان ۔ ہوا کے جھونکے ڈہونڈہینگے چراغ زیر دامانکو
نمود حشر کی خاطر ترا دامن کرے رنگین ۔ خدا توفیق اتنی دے کہین خون شہیدان کو
یہ آنکھین سماتی ہین یہہ صحن دلمین پیر زہین ۔ مری نظرون سے دیکھے تو کوئی رفتار خوبان کو
پہونچتا ہون بڑی حکمت سے پاس اونکے صفیر اتنو ۔ نظر مین بہانے لیتا ہون مین پہلے ہی نگہبان کو

جناب جے نراین صاحب صانع لکہنوی شاگرد جناب قمر لکہنوی

تڑپنے کا مزہ گر دیکھنا ہی تجکو اے قاتل ۔ برابر اپنے رکھ لے تو نمک بھر کر نمکدان کو
تصور کا لگا رکھا ہی مینے دل مین آئینہ ۔ ہمیشہ دیکھ لیتا ہون مین جس مین دیکھی جانان کو
تصور ہے کسی رشک پری کا دلمین اوے صانع ۔ پریخانہ بنا رکھا ہے مینے اپنے زندان کو

جناب مولوی محمد کریم صاحب ضرور شاگرد جناب وفور گورکھپوری

مری جذب محبت نے کیا شاید اثر اپنا ۔ مین جب اوٹھتا ہون ہاتھون سے پکڑ لیتے ہین دامان کو
در افلاک شاید بند ہے فریاد سے میری ۔ ٹھہرنے کی جگہہ ملتی نہین وان آہ سوزان کو
اسیری مین بھی ہر سو جلوۂ حسن بتان دیکھا ۔ پریخانہ بنا رکھا ہے مینے اپنے زندان کو

جناب سید ابو المکارم مقصود علیخان صاحب ضیا دہلوی

عجب عالم دکھایا ہی مری مشکل پسندی نے ۔ سمجھتا ہون بہت دشوار مین ہر کار آسان کو
وہ بیسامانی دنیا مین مستغنی ہون اسمین بھی ۔ کہ لاکھون رشک آتی ہونگے جسپر ساز و سامان کو
ضیا ہی شیفتہ کو ہجو دی ہی اتنی کب فرصت ۔ جو کر لے جمع یہہ دیوانہ اپنے سارے دیوان کو

جناب منشی محمد ضمیر الدین صاحب ضمیر شاگرد جناب نعیم لکھنوی

بہار آتی ہی گلشن مین ہوا جوش جنون دونا ۔ دل وحشی نے پھر کھینچا مجھے سیر بیابان کو

جناب سراج احمد صاحب طلعت از بلند شہر

بھلا مجھے باوجود حفظ لوح دل ہی قرآن کو ۔ جو زاہد دیکھ پائے مصحف رخسار جانان کو
جگر نے اپنے پہلو مین جگہہ دی تیری پیکان کو ۔ بت بے رحم یون تعظیم سے رکھتے ہین مہمان کو
وہ آئے بام پر رخسے ہٹا کر زلف پیچانکو ۔ چھپا دامن مین لے ابر سیہ خورشید تابان کو
بلایا آب خنجر تشنہ مین پیاسا ایک مدت سی ۔ قیامت تک نہ بھولونگا مین قاتل تیرے احسان کو

تمنا تم یہ رکھتے ہو کہ ہو ہر دم خلش دلمین
نکالو اپنے پیکان کو کہ مین رکھونگا ارمان کو

کہون کیا انقلاب چرخ گردون حسن یوسف سے
کیا ویران دل یعقوب کو آباد زندان کو

جناب عابد حسین صاحب عابد سہسوانی از ریاست گوالیور شاگرد جناب امیر لکھنوی

نہین کچھہ حاجتِ دوشِ صبا خاکِ شہیدان کو
ہوا سے شوق اوڑا کر لیچلیگی کوے جانان کو

پیامِ مرگ ہم سمجھے ہمیشہ ہجرِ جانان کو
اندھیری گور ہی جانا شبِ تاریک ہجران کو

جگر مین ہم بٹھاتے ہین تری ناوک کی پیکان کو
ٹھہرنے کے لیے اچھی جگہہ دیتے ہین مہمان کو

نکالا ہمنے جیتے جی کبھی دلسے نہ ارمان کو
پسِ مردن بھی اپنے ساتھہ رکھا یاس حرمان کو

ہنسی اوس بت کو وعدہ کرکے آئی ہی مین ڈرتا ہون
نہین کر دے نہ شوخی سے تامل آئی ہوئے ہان کو

اجل آئی تو راحت ہم نے پائی نارسائی سے
روانہ ہو گیا یہ بولتا شہرِ خموشان کو

جگہہ کس کس کو دین ہم اپنے دل مین ای شبِ فرقت
قلق کو درد کو اندوہ کو حسرت کو حرمان کو

گلا گھونٹے وہ میرا مین اڑا اون ہیچیان اوسکی
خداوندا یہ قوت دے مری دست و گریبان کو

مزہ جب ہی کہ ہو دونون طرف سے شوقِ نظارہ
تمہین پہچان ہم جھانکین ہمین پہچان تم جھانکو

قلق کسکو ہی حسرت ایک میری دل کی مٹنے سے
تمنا بیکسی کو بیکسی روتی ہے ارمان کو

ہمارے خون کے قطرون نے ایسے گل کھلائے ہین
کہ گلشن جانتی ہین بلبلین قاتل کے دامان کو

ٹھہر جا ای اجل میری زبان پھر بند کر لینا
خدا پرسا تو دے لینے دی حسرت اور ارمان کو

رفو اسواسطے کرتے ہین وہ زخم بدن میرے
رہی باقی کوئی رستا نکلنے کا نہ ارمان کو

خدا سے پنجۂ وحشت جدا کبتک ہین دونون
ملا دے آج دامن سے کسی صورت گریبان کو

چمن مین آج کس گل پیرہن کی آمد آمد ہے
کہ گل ہمراہ میرے چاک کرتے ہین گریبان کو

اسے کہتے ہین پردہ پوشئ الفت کہ جیتے جی
چھپایا ہم نے مثلِ درد دل مین راز پنہان کو

نہ وہ پورا کبھی ہوگا نہ یہ پوری کبھی ہوگی
ہماری آرزو جانو تم اپنے عہد و پیمان کو

ہجوم یاس سے عابد جگہہ دلمین نہین ملتی
مری حسرت کو میرے حوصلون کو میرے ارمان کو

جناب کریم الدین صاحب عشرت مدرس اول مڈل سکول چارسدہ شاگرد جناب یاس لکھنوی

گئے وہ غیر کے گھر جیسے تنہا چھوڑ کر مجھکو
رفیق اپنا بنایا بیکسی کو یاس حرمان کو

نظر آیا جو وہ آئینہ رخ بڑہ گئی حیرت
پریشان ہو گیا مین دیکھکر زلفِ پریشان کو

ہوا آباد وہ پہلو بہی جیسے کی جگہہ اسنے
مین سمجہا دوسرا دل وستمگر تیرِ دپیکان کو

جنون زلف مین یا دِ رخ محبوب ہی عشرت
پریخانہ بنا رکہا ہے مینے اپنے زندان کو

جناب حاجی عاشق علی شاہ صاحب عاشق شاگرد جناب آغا از ریاست سونگہیرہ

در و دیوار سی صورت دکہاتی ہی اجل اوسکو
شفا ممکن نہین ہرگز مریضِ دردِ ہجران کو

کبہی وہ دن بہی تہی مین پاس سے اوسکے جو لوٹتا تہا
انگوٹھے سے دبا لیتا تہا ظالم میرے دامان کو

جناب سید علی حسین صاحب علیم وکیل مصفی جیپرا شاگرد جناب حاجی امداد حسین خان فرخ آبادی

ہمارے پاس رہتی ہین ہمین پر مہربانی ہے
محبت ہو گئی ہمسے مگر شبہای ہجران کو

جفا و ظلم کا انکی خدا سے کیا کرون شکوہ
بتون کا عین ایمان ہے ستانا مسلمان کو

جناب میوا لال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربہنگہ متوطن ضلع گیا

ہمارے قبر پر پریون کا مجمع دیکہلے آکر
کہ جسنے اپنے آنکہو نسے نہ دیکہا ہو پرستان کو

جناب سید نور الدین احمد صاحب عاشق از تکیہ کلان بریلوی

کبہی تو خواب کی آنکہو نسے بہی دیکہی نہ وہ صورت
بہلا تسکین پہر کیا دل کو ہو اور چشم گریان کو

جناب محمد رشید الدین صاحب عاصی رئیس قصبہ جہبوسر

پہر یہ دو سے چلے کاندہو نپہ جب گورِ غریبان کو
جنازہ دیکہکر رشک آ گیا تختِ سلیمان کو

جناب محمد عبد العزیز خان صاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

قیامت تہا کسیکا وصل کی شب ناز سے کہنا
بہلا کیون یاد کرتے ہو یہان اب روزِ ہجران کو

جناب مولوی محمد خان صاحب غریب سہارن پوری سرشتہ دار محکمہ پولیس سہارن پور

ہمین یہان روکتا ہی حشر مین دیکہنگی رضوان کو
درِ جنت پہ رکوائنگے اوس کافر کے دربان کو

حسینون کی کہین پر ہم مزاجی کا ٹہکانا ہی
نہ پوچہا زلفِ جانان سی مرے حالِ پریشان کو

نگاہ و غمزہ و ناز و ادا نے اوسکے مارا ہے
برہمن کو صنم خانے مین کعبے مین مسلمان کو

ہمین دیکہا تو چٹکی غیر نے لی اوسکی زانو مین
ہمارے ذکر سے روکا ہی یون اوس آفتِ جان کو

کسیکے بانکپن کی شان جب اوسمین نظر آئی
گلے سے دور کر مین نے لگایا تیغِ بران کو

تماشا دید کے قابل ہی رقص نیم بسمل کا
اگر باہر نہ آؤ روزن دیوار سی جہانکو

کریگا قتل کیونکر ہمکو وہ پردہ نشین یارب
جو شرما جائے لیکر ہاتھ مین شمشیر عریان کو

جہان مین جھنڈا گرین وہ دنیا کو مزے لوٹے
بٹھایا کفر کو پہلو مین اپنے دل مین ایمان کو

ندامت کام آئی ای غریب آخر کو محشر مین
ڈبویا جوش گریہ نے مرے کشتئے عصیان کو

جناب میر سید حسن صاحب فوق رامپوری شاگرد جناب داغ دہلوی

نہ جب تک جان ہی دون کیونکر نکالون دلسے ارمان کو
کرون کسطرح خالی ہاتھ رخصت اپنے مہمان کو

پریشانی اگر اوسکی مرے دلسے سوا نکلے
قیامت تک دکھاؤن منہ نہین زلف پریشان کو

سنایا حال دل اونکو جو بیٹھے پردے پردے مین
کہا ہم سب سمجھتے ہین شکایت ہے پنہان کو

خدا جانے کہ طول روز محشر کیا غضب کرتا
خدا پیدا نکرتا گر شب تاریک ہجران کو

کسیکے دست نازک سے ہوا ہی چاک چاک ایسا
مرے ناصح پہ کیا کیا رشک ہی میرے گریبان کو

سوال وصل پر کیونکر نہ اوس بت سی بگڑ جاتی
یہہ نادانی کہ چھیڑا جا نکر اوس آفت جان کو

یہی شوق خلش ہی فوق تو اکدن یہہ دنا ہی
جگر دیدینگے ہم ترکا نکو دل دیدینگے پیکان کو

جناب منشی محمد عبد العلی صاحب فائق پنشنر کلرک کچہری تحصیلدار از گدلور ضلع کرنول شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

یہ بت ڈرتے نہین ورنہ اثر بخشا ہی خالق نے
بجا کو نالۂ شبگیر کو آہون کو افغان کو

سواد چشمہ موسے مصور نے بنایا ہی
ترے ابرو کو خط کو زلف کو گیسوئے پیچان کو

جنون مین دیکہنا قوت مری توڑا ہی ان سبکو
رسن کو بیڑیون کو طوق کو دیوار زندان کو

جبین وابرو و خال و رخ جانان سے کیا نسبت
قمر کو ماہ نو کو نجم کو مہر درخشان کو

سوا می داغ و زخم اپنے دل صد چاک مین فائق
جگہ دی ہے ہمنے غم کو رنج کو حسرت کو ارمان کو

جناب فیض محمد صاحب فیض جمعدار از اودی پور شاگرد جناب یاس لکھنوی

نہ چھوڑا دست وحشت نے کبھی میری گریبان کو
رہا تہ منتظر دامن مرا خار مغیلان کو

شب غم وقت تنہائی کسیکا کون ہوتا ہی
غنیمت ہی کہ ہے کچھ پاس دل کا درد ہجران کو

تری بے اعتنائی سے یہہ اوسکا حال ہے ظالم
نہوگی اب شفا ہرگز ترے بیمار ہجران کو

دبا جاتا ہے کیون شور قیامت خیر ہو یارب
اوٹھایا ہی یہہ کس فتنے نے اپنی چشم فتان کو

اندھیری قبر میں ہوگا بجا شمع دل روشن ۔ خدا رکھے سلامت فیض انہی داغ پنہاں کو

جناب حکیم وزیر الدین صاحب ضیا اکبر آبادی مہتمم شفاخانہ [illegible] شاگرد جناب [illegible]

فقط ایک جلوہ [illegible] چشم [illegible] ۔ ابھی دیکھا نہیں شاید تمہارے روئے تابان کو

سوا ہو جلوہ شمع کا فانوس میں جاکر ۔ کیا داغوں نے سینہ کو ظاہر سوز پنہاں کو

چھپا ہو بھلا کیونکر عارض [illegible] عاشق سے ۔ ابھی کیسے مسلمان ہو [illegible] مسلمان کو

جناب مولوی سید محمد اسحٰق صاحب غریب [illegible]

ستم ایجاد بیان کرتا ہی تو ہر بات میں ظالم ۔ کوئی جانے تو کیا جانے تری اس حجت پنہاں کو

جناب سجاد حسین صاحب فسون

کسی لیلیٰ ادا کے عشق میں [illegible] ۔ کیا آباد مجنون کی طرح دشت بیابان کو

جناب فقیر حنیف صاحب فقیر منیجر ریاست [illegible]

فقیر [illegible] ۔ تشفی اپنا بنا [illegible] زندان کو

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب امیر لکھنوی

کر دین ہی رنگ ضبط [illegible] ۔ جلا دیتا ہی دل کو جگر کو جسم کو جان کو

فلک کا القمر دیکھا ہی تجھ سے دیکھنے جہان کو ۔ گرا یا ہی نظر سے اوسنے اپنی ماہ تابان کو

تمہارے چہرۂ پر نور کی ایجاد جس عاشق نے ۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں ماہ تابان کو

دل پر ارمان مجھے ایسا ہجوم یاس [illegible] ۔ نکلنے کو نہیں ملتا ہی رستہ تیر ارمان کو

مہر محفل جو ہے یار ہم کو پردہ کرنا ہی ۔ [illegible] غیر کی [illegible]

سلامت جب ملک [illegible] ۔ رفو کرنا عبث ہی ای قمر جیب و گریبان کو

در دندان لعل لب کا لکھے قمر مضمون ۔ بنایا ہی جواہر خانہ میں نے اپنے دیوان کو

جناب سید شاہ قمر الدین حسین صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی آرہ

سجا ہی کیا تو [illegible] خنجر [illegible] ۔ سنبھالو تیغ ابرو کو لگا دو تیر مژگاں کو

ہوا ای زلف کو سر میں جگہ دیتا [illegible] ۔ سراسر [illegible] جنون [illegible] سامان کو

کسی کا دل [illegible] ۔ تر اوسدم توڑ دیتے ہیں اپنے عہد و پیماں کو

قیامت میں بھی خورشید قیامت کی چمک [illegible] ۔ قمر دکھلا دونگا میں [illegible] کو

جناب حکیم عابد علی صاحب کوثر خیر آبادی شاگرد جناب امیر لکھنوی

یہ گل کس چمن میں [illegible] ۔ بہار آئی ہے گلشن میں چلیں [illegible]

جگر کی دل کی تسکین [illegible] ۔ [illegible] کی طرح [illegible] پیکان کو

بنا وحشی [illegible] ۔ ہوا دیکر کیا برباد [illegible] دامان کو

[illegible] ۔ الٹ دی تو دہان زخم جگر [illegible] نمکدان کو

دل نادان کو بہکا کر تصور میں [illegible] ۔ یہ [illegible] زندان کو

پھنسا کر دام الفت میں [illegible] ۔ خدا طول حیات خضر دے گیسوی جاناں کو

کوئی کہہ دو [illegible] ۔ چلے ہیں ذبح کرنے کو [illegible]

مری [illegible] جگر کے [illegible] ۔ [illegible] قاتل [illegible]

جگر [illegible] ۔ [illegible]

اجیرن ہو گیا ہی [illegible] ۔ خدا دکھلائے [illegible] شہیدان کو

جناب محمد عشرت علی خاں صاحب کوکب کلرک دفتر [illegible]

قفس میں [illegible] ۔ یہ [illegible] زندان کو

جناب منشی شنکر سہائے صاحب گلشن شاگرد جناب نظمی [illegible] دہلوی

اگر [illegible] ۔ [illegible]

جلا کر خاک کر دو [illegible] ۔ [illegible]

اسیر [illegible] ۔ یہ [illegible] زندان کو

[illegible] ۔ [illegible]

جناب [illegible] صاحب لعل فارسٹر [illegible] سیونی چھپارہ

[illegible] ۔ [illegible]

جناب محمد حسین صاحب [illegible] شفاخانہ [illegible] سرکار آصفجاہ

دبا کر [illegible] سینہ بیمار ہجران کو ۔ تمہارا دم [illegible]

چھپے کیوں پانچ پھر کر کے کہ عاشق تھا بانکا — اٹھا رکھ تم گریباں ہو گئے ہیں بے گریباں کو
بندے عمر کا او تار اب تہ ہے بے شغل کوئی — کہ شوخی دیکھ رعنی کر لیا ہے دلکو بانکا
قیامت ہے نئی پیر زنہ ہو انی لیلیٰ کی — کہ ہر اک دیکھتا ہے شور سر کرتی کی وحشت کو
سر ہی لیں ہستا ہے مر گئی ہیں جی بیا ہی — کہاں ہیں سیکھیں اہل ان کی گردش یوں اپنی کو
کھینچ ہشت نہ ہو نکو کہ میرا دم نکلتا ہے — جنازہ سر سے اٹھا لو کو اٹھا دو منہ ہے مانگ کو
تمہاری ال کی کچی ہے کیا گالی آتی ہی لبی — وہ کہا ہے ہاں لگو تمہارا دور حضرت نہ گریباں کو
نہیں سمجھے کر ڈالا ساتھ میں جی لوا ہے گھر — بلا لو دیر ہی ہے ہندو کو مسجد مسلماں کو
بلبل ماہ تہ لینا اور سکوا ہی عاشق سو جاتا ہے — شباب کر دو دہ تیرے ہو الکو جنگ کے تیز دنداں کو

جناب عبد المجیب صاحب منصور گورکھپوری شاگرد جناب منور لکھنوی

بھری ہیں لغزش نہ شوخی کر کے تہ تقصد ادا ان کی — تمہارا نہ ہم لگیر بیچ ہیں جیسا ان کو
مرے گا تر دیں ہو جب گڑھا ہو حسن بلا ہیں — پر نگاہ نہ بنا رکھا ہے منہ اپنی پستان کو
وہ عجب لگا کر زمیں میں پہ لا کر آیا ہے — جیا کو نغمہ یہ ہے میں اپنے دل کے ارمان کو
بوقت نزع ستایا ہو رہا ہے خون کو زار ہے — بچا میری بتا بی ہر تمنا کی ساماں کو
مزار عاشق ہے بادیہ حشر تک جاری — نہ مر جاتی کبھی عاشق ہو دل کی آگ گریباں کو
فقط منصور کی ہے بہار نگاہ میں — مدینہ کی زیارت ہو خدایا ہر مسلماں کو

جناب مولوی محمد جمیل صاحب جہوی مرتضی صاحب نیک نفس الفت لطف تحریر ہیں

بنا کعبہ منصور جب ہے کہ جا بانکا — کیا ہے ہو گیا تم نے دل سو گئے ہیں دیوانوں کو
الفت عشق عقل میں بیچ کر لیا ہے بے جگر — دست نو جھپایا سنگ میں بیچ کے بیگانوں کو
بہار آئی ہے ہر دم بہار دم گھٹتا ہے جی پر — نفس میں دیکھنا دو دک نظر دیا لگا کر
کیا آباد کر کعبہ کو خیر و برباد نیستی — پہ نگاہ نہ بنا رکھو ہو سینے اپنی زنداں کو
ملا ہے جب نزع دو میں منہ کا گھونگھٹ آہ کی — لپیٹ دو اپنی زلف پریشاں کہ جیسے قرآن کو

جناب شیخ عبد الحمید احمد صاحب آل تمنا مہتمم اول تھانوی ممبر کمیٹی میونسپلٹی

بسالو کو ہو جا دل میں خیال ابرو کی جانان کو — پہ نگاہ نہ بنا رکھا ہے پنہاں اپنے پستان کو

قیامت تک نہ ہو گا ختم دور تیری قسمت کو — سلجھ کی ہو رہی ہم تم نے جب یاں گیسو کو
خیمے میں آتش عشق سے بچا لینا کی اک جوش — سلامت رکھ کہ یا اللہ کو خشم گریباں کو
تمہاری آج وہ آمد پیدا ادا آنا ہی — بیچ آیا ہی تکی عشق میں باش تیرہ باریاں کو

جناب تاج محمد صاحب تاج طالب علم کالج گورنمنٹ مظفرنگر

پیچھا لگی حیا بھی آپ کا دامن کو — بلا ہے کرنا گر بیٹھا دیا تو تو آتش لگی ہے
غرض تقلید میں جنوں کے تیرا جلوہ نمودی میں — مگر نہ نظر آیا دو کہنا تنہا بیاباں کو
یہی تو یا تیرا ہی آیا ہی جی پل الفت میں — نہ ہو تو خبر نہیں کا بیجا یہ بیاباں کو
دعا یہ ہے کہ تیرا ہر دم یہی ہو تو قتل کی — تمنا کر مجھ کو جیسے کعبہ دکھا اک مسلماں کو

جناب نبی داد خان صاحب مشتاق تحصیل ساہیوالی شیر علی آباد

تصور وصل آج بھی کھو اوتار ہے تو نا بکار — کہیں یہ تیرا دور مقصود جانا کی ارمان کو
یہی وقت ہے نہ در دسکو جب ہاتھ رکھ لو یا — کہ یا جانا ہی تو تو جیسے ہیں عشق دامن کو
تلاش خوشبو سے تاکی کی ہے ساماں — ہے یہ جیسا ارماں ہے دل کا زمانہ کو

جناب محمد ابن علی صاحب شاگرد جناب طفیلی گلشن آبادی

ہم کو نہ چرخ آسماں نے نہ رہے تو جی بھی ہو — دل مقصود جو اس سے ہو دم شام ہجراں کو
شب غم وہ وقت آئی ہے کہ یاد آ رہا ہے — منہ جو ای سحر جلدی کی کہا تھا یہ دامن کو
سنبھل بیٹھا کعبہ ہوں کبھی یہ دور تنہا — کہ ہے ہی یہ غرض ہے کہ ہم اپنی قربانی کو

جناب سید ممتاز احمد صاحب ممتاز برادر خورد جناب سید حسین اجمیری

ذرا بسمل کی پھڑکنا ہی یہی ہو جو بہار آئی ہو — نکالو کس طرح میں یاد آتی ہے رہ زنداں کو
جیتا دل ہر آ آیا در نیست یا جسم نفس — پہ نگاہ نہ بنا رکھا ہی بیٹھی ہے زنداں کو

جناب سید محمد کمال صاحب نیر الوی حجیج تاہر شیدہ اسکول بنارس

ذرا یہ پھول کی دل کی ہو گیا اپنی کو فنا — نہ نرگس چشم بیمار پہچان کر دل لو پہچان کو
مجھے کو شہرت سے بے خود کر دیا کیا — تمنا ہے کہ آ کر ہم نے شاہد دل سے ناداں کو

جناب حسن جہاں صاحب مسکن ساکن تھانہ بھون ضلع مظفر آباد

کرو کیا خاک کی چارہ گری تم درد پنہاں کا	جراحت سیا ہی میرا زخم آب تیغ براں کو
کرو کیا ہمسری تم سے نہ میں حسن کی تیرے	کہ تیر حسن وہ ہے ملکہ یا التجا ان کو

جناب محمد اسحاق خان صاحب بسمل تخلص بیر شاگرد جناب فائق دہلوی

کوئی مجنون بنا قیدی کوئی آج کیا باز	وہ تنہا ہی جو سر شوریدہ کل ہو ان بیابان کو

جناب منشی محمد عبد القادر صاحب شوریدہ کی ناگوار صاحب عرش گیری

تصور زلف میں لیلیٰ کی جانا کا جتا	پریشانہ بنا رکھا ہی بیٹھا اپنی زندان کو

جناب جگدیشر پرشاد صاحب مقبول امروہہ ضلع مراد آباد گیا

ہر رنگ برق ہو ان جانا جلوہ دکھلایا	شب تار یک میں جسدم جلی کرکے جاناں کو

جناب میر ناصر علی صاحب ناصر دہلوی شاگرد جناب ارشد گورگانی

کسی کی ہے کہ تم کہ نہ تھے جو اسکی شکل ملتی ہے	او وسنا کر دینی کہ لیتا ہوں خیال زلف جاناں کو
اگر چہ حسن کی دل میں لیا ہے آئینہ کیا کیا	دکھاؤں تو دولت غم و درد جگر یار جاں کو
گل داغ جگر کو دیکھیو میری محبت میں	تو دریا بر دکر آ حضرت سعدی گلستاں کو
ہماری خاک دیر لا کے ہم تماہی تا ہم وحشت کا	اگر رہ میں کیا آباد مجنوں کے بیاباں کو

جناب منشی عبد الرحمن خان صاحب نیر کیل پلی شاگرد جناب غنی

یہ تجھ کو روز و شب بسمل تو پیدا نفس پیشانی کو	نہ لاؤ پیرو ظلمات میں موج درخشاں کو
جگر کیونکر نہ ہو جانا تصور روشن ہمیں	کر ضبط سے شک ہی یاقوت کو لعل بدخشاں کو
تصور حسینوں کا سدا کرتا ہی اک مجمع	بہ یکجا نہ بنا رکھا ہی بیٹھا اپنی زنداں کو
سخنداں کی راہیں تجھ کیسی جا بنگر اب نیر	کرو ہی دور تو نے بنا کر لیا ہی اک سخنداں کو

جناب محمد فصیح اللہ خان صاحب نیر بنارسی شاگرد جناب فائز بنارسی

دل بیتاب کو الجھن ہی اسیر عشق ہو جانا	کسی شب خواب میں کیسو کہیں دیکھیو پریشاں کو
بہت گھبرا گیا دیکھ مجھکو جان دیتی جب	خدا کے واسطے ولبر یہاں مل بیٹھ تم جانا کو
ہر بیتی دیر تیری لذت گیسی جان نہ رہنے	سنا ہی نیر پہ بیسے کر دیا جنت میں جانا کو

جناب منشی محمد عبد الصمد صاحب یاس کلرک دفتر میونسپلٹی واقع ہاپڑ

پہ سیاسی آج آنکھیں تیرہ وہ سیر گلستاں کی	یہی تیغ نگہ کھینچ ہر یار تیغ جاناں کو
خیال لعل جاناں میں بہ ہیبت وحشت کا	کیا جوش جنوں تا بنگر زنداں کو
تصدق کیجی اوس مرابا کی ایک نظری کا	سناں کو تیغ کو تلوار کو خنجر کو پیکاں کو

جناب پرتاب سنگھ صاحب نسیم دیار وو الوی

نسیم غنچی سے قدرداں کو جا وفا داری عشق تیرا	نہ کہا خار سی اور کہا کبھی پھر کر داماں کو

جناب سید محمد عسکری صاحب تسلیم برادر حضرت ریاض شاگرد جناب امیر لکھنوی

دیا ہے تیغ کو دم تیر کو دل اور کلیجہ پیکاں کو | قیامت ہے وہ تب اسپی آنکھیں خنجر پیکاں کو

سکھائی ہیں جو بجلی ہی نگاہوں تیغ عریاں کی	نکالا جی ہی جاں کر کے جگر جیسا تلوار ماں کو
نہ بھولا ہوں کے بہی عاشق تو جو تھا جو دربان کی	یہ آیا دہ جنت کی تجلی کیا جو زنداں کو
مزا اس کو کبھی جو بار نا ہوں جا کے وہ احسن سے	خم ہا تا ہوں تو کہیں تا بگریباں کو
نہ تو مکی دیدہ ہی گرد رہ میں منظور ہے وہ جفا	تو پہلے طاق پہ سجدہ تم ہو سر آنکھوں ایماں کو
کہا جو غرض جوانی ذکر میں نہ کو سکتے و جگا	اہ بجز تجھ نہ تہ نکو مو شکل کہ تم توڑ دو نکو
لحد میں بیٹھا گر زمیں جا کر قہر دشمن ہے	اچھالو تو ذرا تم تا ہمیں گلہائی خنداں کو
وہ مجنوں یہ جا بہ سے تجھ قصد شہر کرتا ہے	تو کہا مجھی بیاباں میں زمیں پہ تیغ عریاں کو
الٰہی سوز غم کو داغ الجھا کر دا خوں سے	تماشا کہ ہی جلتی آگ بیچ جگر ارماں کو
یہ سب جسین تو کبھی بیچ ارما تو کچھ محجوب ہے	کر رہے ہیں آنکھ کو نہیں ملتا ہی پیکاں کو
و تسلیم اور شہ سی جب تب جا بجا ہے شب کو مرکے تباہی	الٰہی جلد بھیجا کی قضا آؤ اندر باں کو

جناب سید ابو الوحید صاحب وحید احد اللہ آبادی شاگرد جناب فصیح دہلوی

گیا جب وہ پری ہو کر کبھی سیر بیاباں کو	نگاہ جہاں سمجھ تیغ خیاباں چشم آہو کو
پسینہ حسن کی گرمی سے کیوں جبیں پہ آیا	کہ روغن کی نہیں حاجت چراغ ماہتاباں کو
فریب بیکسی ہے منتظر امید غیبی ہے	چراغ صبح روشن کیا گور غریباں کو
رخ پرنور واحد یار کا مہر درخشاں ہے	وہی دیکھیگا صبح وصل میں شام غریباں کو

جناب منشی نرائن پرشاد صاحب واثق جونپوری مقیم قصبہ ٹیجی

نہ ہوتی یہ محبت روز کی ساتھ نہ ہوتا [illegible] / جو دم نکلا تو [illegible] پیکان کو

شب ہجران [illegible] آیا / قیامت [illegible] ارمان [illegible]

جناب بلبل الکلام سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری

وہ سودائی ہوں [illegible] / [illegible] زندگی کو

جگہ ہی خانۂ دل میں [illegible] / [illegible] ہجران کو

[illegible] / وہ پوچھے [illegible] گران کو

محبت میں [illegible] / [illegible] کنعان کو

[illegible] / [illegible] زندان کو

[illegible] / [illegible] شاہ شہیدان کو

جناب میرزا ذاکر حسین صاحب [illegible] لکھنوی شاگرد جناب جلال لکھنوی

ہمیشہ [illegible] / [illegible]

[illegible]

جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب [illegible]

[illegible]

جناب منشی محمد اصغر علی خان صاحب اصغر رامپوری

[illegible]

[illegible] / تمہارے وصل میں [illegible] ارمان کو

ہر اک چشم عاشق آئینہ حیران ہو جائے / اگر دیکھے نگاہ [illegible] حیران کو

[illegible] لیلی [illegible] / [illegible]

[illegible] / [illegible] گلستان کو

[illegible] / [illegible] ارمان کو

شاعرۂ پردہ نشین...

[illegible]

بی محمدی جان صاحبہ زیبا طوائف [illegible]

[illegible] / [illegible] زندان کو

[illegible] جان صاحبہ [illegible]

[illegible]

اطلاع

([illegible] مریض عشق شب ہجر [illegible] گا)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مصرع طرح پیام یار

مریض عشق شب ہجر نیم جان ہوگا

جناب سید انور حسین صاحب امید خلف اصغر جناب یاس لکھنوی شاگرد جناب جلال

بروز حشر بھی اندھیرہ عیان ہوگا — ہماری آہ کا پھیلا ہوا دھوان ہوگا

نہین ہے دل تو تڑپتا ہے اے جگر کیون تو — وہ لے گیا ہے جو اسکا قدردان ہوگا

جفائین آپکی اٹھائیگا ہمارا دل کو — رہونگا ساتھ ہی اسکے وہ بت جہان ہوگا

قیامت آئیگی کتنون کی جان جائیگی — نقاب سے ترا چہرہ اگر عیان ہوگا

ادائین اسکی قیامت ہین کمسنی مین جب — ستم کریگا وہ ظالم اگر جوان ہوگا

نظر اٹھاکے جو دیکھے گا مجھکو وہ ظالم — جگر پہ تیر پڑا بس یہی گمان ہوگا

ہماری آہ سی گر آسمان ہلا بھی تو کیا — امید دل پہ کسی کے اثر کہان ہوگا

جناب سید محمد نظیر صاحب اختر لکھنوی شاگرد جناب ادیب لکھنوی

ضرور قلب و جگر ہونگے غیر کے مجروح — کہ آہ تیر تو نالہ مرا سنان ہوگا

کوئی جلائے نہ گر شمع کچھ ملال نہین — چراغ قبر غم ہجر جھو شان ہوگا

خوشا نصیب بنے جسکی کربلا مین لحد — وہ کس طرح نہ اختر داخل جنان ہوگا

جناب محمد وجیہ الدین صاحب آہر

لڑا کے آنکھ جو مجھسے کوئی نہان ہوگا — تو پھر وہی مرے پہلو مین دل تپان ہوگا

تمہارا عاشق شیدا تمہارا عاشق زار — تمھین بتاؤ کہ مجھسا بھلا کہان ہوگا

جناب الٰہی بخش صاحب اسیم انگلش ٹیچر اسکول ریاست لنڈھورہ

خبر سنانے کو کافی ہو تم مگر کیا خوب — بتاسے نام شریک آکے آسمان ہوگا

یہی ہے آپکی غفلت تو اسمین شک کیا ہے — مریض عشق شب ہجر نیم جان ہوگا

جناب ارشاد علی صاحب ابر مقیم شہر کلکتہ شاگرد جناب فیض سلری

رقیب جسکے گھر مین صنم جاکے میہمان ہوگا — تو رشک گلشن فردوس وہ مکان ہوگا

جناب منشی احمد علیخان صاحب احمد سہسرامی مقیم کلکتہ شاگرد جناب نعیم لکھنوی

زمین لرزیگی چکر مین آسمان ہوگا
مریض عشق جو اے یار نوحہ خوان ہوگا

جناب حکیم محمد عبد الکریم خان صاحب ہمؔ فتحپوری

گذر ترا جو سر گور کشتگان ہوگا
صدا سے تیری ہر اک زندہ بیگمان ہوگا

کہا جو مینے کہ دل میرا کیا کیا تمنے
تو ہنسکے بولے کوئی اور دلستان ہوگا

کرینگے چین ہمیشہ رقیب ہی صاحب
ہمین پہ ظلم شب و روز مہربان ہوگا

نہین ہی حور کی خواہش مجھے وہی ہی بس
ف اکے سامنے اپنا ہی بیان ہوگا

یہ کیا کہا کہ نہ آئینگے ہم سنو تو سہی
نہین خیال تمہین کوئی نیمجان ہوگا

نہ پھول ہی نہ بلبل نا شاد اس گلستان مین
تلاش مین تری کمبخت باغبان ہوگا

نہ لائین رنگ نو اسنجیان تری برہم
زبان کٹے گی جو اسطرح گلفشان ہوگا

جناب منشی محمد نظام الحق صاحب بسملؔ ناظم ریئس

اگر نہ آئینگے بسمل وہ اپنے وعدہ پر
مریض عشق شب ہجر نیمجان ہوگا

تصور آٹھ پہر اسکا دل مین رہتا ہے
ہماری آنکھ سے کسطرح وہ نہان ہوگا

جناب بشیرؔ

تمہارے ہجر مین جیسا کہ مین ہوا لاغر
نہ کوئی ایسا زمانے مین ناتوان ہوگا

جناب پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیرؔ دہلوی

بتاؤن کیا تمہین کمبخت دل کہان ہوگا
سنا ہی کوچۂ کاکل جہان وہان ہوگا

جناب شیخ محمد نذیر حسین صاحب ثناؔ اہلکار محکمۂ انکمٹکس صدر تحصیل غازیپور

شب فراق جو نالہ شرر فشان ہوگا
ستارے ٹوٹتے ہین سبکو یہ گمان ہوگا

مین جان دینے مین ڈرتا ہون علم ہے اوسے
ظہور اسکا مگر وقت امتحان ہوگا

ہمیشہ دل کو بھی ہمدرد جانتا تھا مین
خبر نہ تھی کہ یہ میرا عدو نے جان ہوگا

تمہین کو لوگ کہینگے کہ ظلم کرتے ہین
ہمارے عشق کا چرچا جہان جہان ہوگا

جناب خواجہ رزاق بخش صاحب حشمتؔ لکھنوی شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

عجیب لطف دمِ ذبح جا بجان ہوگا
ٹھہر ٹھہر کے جو خنجر ترا رواں ہوگا

رقیب سوتے مین بوسے جو اُسکے لیگا
وہ بدگمان ہا مجھی پر اُسے گمان ہوگا

جناب منشی محمد فخر الدین صاحب حاذق برہانپوری شاگرد جناب بقا غازیپوری

گلون کی دید پسند آئیگی نہین کیونکر
چمن مین تو جو نہ اے زیب بوستان ہوگا

جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب خلیفہ و مداح جودھپوری

ملیگا مجکو نہ جبتک وہان وہ غیرت حور
نظر مین خار مری گلشن جنان ہوگا

جناب محمد حیات بخش صاحب رسا محرر جودھپور متوطن شکوہ آباد شاگرد جناب داغ دہلوی

ٹھکانا خاک نشینون کا پھر کہان ہوگا
شریک ظلم تمھارا جو آسمان ہوگا

شروع عشق ہی گستاخیان نہ کر لے دل
کہ ایسی باتون سے وہ شوخ بدگمان ہوگا

کسی کا عشق چھپائے سے کوئی چھپتا ہے
یہ لاکھ پردے مین ہوگا تو کب نہان ہوگا

کیا تھا عشق کہ کچھ دن مزے اٹھا لیجے
خبر نہ تھی کہ یہ ظالم بلائے جان ہوگا

تمھین تو بانکی اداؤن سے اپنی مطلب ہے
کوئی بلا سے تمھاری جو نیم جان ہوگا

کوئی تو داد مرے صبر کی مجھے دیگا
کوئی تو میرا زمانہ مین قدردان ہوگا

سب اہل حشر کرینگے وہان تری فریاد
تمام حشر ہمارا ہی ہمزبان ہوگا

جفائے یار کا شکوہ رسا نہ کر ناحق
تمام عمر کا احسان رائگان ہوگا

جناب شیخ رضا عباس صاحب رضا لکھنوی خلف جناب شیخ علی عباس صاحب قتیل

خزان کے دور مین یہ رنگ بوستان ہوگا
ابھی تو عشق کا چرچا کہان کہان ہوگا

جنون یہی ہے اگر رنگ اپنی وحشت کا
لحد مین خلعت آخر بھی دھجیان ہوگا

شکایت شب غم کی یہی ہین گر طومار
یقین ہے عشق کا قصہ بھی داستان ہوگا

خدا کے واسطے پیکان کو اپنے رہنے دے
وہانِ زخم مین قاتل یہی زبان ہوگا

امید ہے در جانان پہ کب رسائی کی
کوئی رقیب نہوگا تو پاسبان ہوگا

مین آپ چلکے کہون اُنسے اپنا قصۂ غم
جو کوئی غیر کہے گا تو کیا بیان ہوگا

جھجھک کے ناز سے چلتا ہے جسطرح قاتل
گلے پہ بھی ترا خنجر یونہین رواں ہوگا

خدا کے واسطے نالے کرو نہ اتنے رضاؔ — نہاں جو راز محبت ہے سب عیاں ہوگا

جناب منشی پیارے لال صاحب رازؔ دہلوی شاگرد جناب عزیزؔ دہلوی

کروں تو آہ مگر ہے یہی خیال مجھے — کہ پھر زمیں نہو گی نہ آسماں ہوگا

جناب رام چندر صاحب زارؔ کھتانوی شاگرد جناب واجدؔ

جو سوزِ عشق کا دل میں شرر فشاں ہوگا — مثالِ شمع ہر اک اپنا استخواں ہوگا
جو کوئی غمزدہ آمادۂ فغاں ہوگا — زمیں سے چرخ تلک شور الاماں ہوگا
جو ایک بت کی تمنا میں زارؔ کی فریاد — ہمارے نالہ پہ ناقوس کا گماں ہوگا

جناب غلام درویش صاحب زکیؔ ساکن بیتھو از باقی پور

دلِ طپیدہ جو آمادۂ فغاں ہوگا — بلند عرش پہ اک شور الاماں ہوگا
مٹا رہے ہیں ہمارے نشانِ مرقد کو — ملے گا کیا اُنھیں گر کوئی بے نشاں ہوگا
لٹی متاعِ شکیب و امید و صبر و قرار — تباہ یوں نہ کسی دل کا کارواں ہوگا

جناب سید محمد جعفر حسن خان صاحب سخیؔ عرف نھی مرزا صاحب لکھنوی شاگرد جلیلؔ

بہشت میں بھی وہی گھر پسند ہاں ہوگا — قریب جس سے مرے یار کا مکاں ہوگا
جہاں میں ناز اُٹھائے ہیں بس بھر جیسے — سوم میں پھول اُٹھانا اُنھیں گراں ہوگا
بھلا رقیب سے امیدِ ذکر خیر ہے کب — بُرائیوں کا مری حال واں بیاں ہوگا
کبھی تو چل کے فرشتوں کو بھی کرو تسخیر — تمھارے بام سے اونچا نہ آسماں ہوگا
دمِ سحر جو نظر آئیگی پریشاں زلف — تمہیں بتاؤ کہ عاشق کو کیا گماں ہوگا
سخیؔ نے آج اُنھیں دے کے دل لیے بوسے — نہ اس حساب سے یہ مال رائگاں ہوگا

جناب مرزا کاظم حسین صاحب سحابؔ لکھنوی شاگرد جناب عیشؔ لکھنوی

جو گھر سے سیرِ چمن کو وہ گلِ رواں ہوگا — شگفتہ پھول تو مسرور باغباں ہوگا
خدا کے واسطے رہنے دے چپ مجھے اے دوست — کرونگا نالہ تو اک شور الاماں ہوگا
یہاں نہوگا تمھارے ستم کا کچھ انصاف — خدا سے حشر کو قصہ یہ سب بیاں ہوگا
تلاشِ یار میں دنیا کی خاک چھانونگا — میں ڈھونڈھ لونگا وہ یوسف مرا جہاں ہوگا

بہار آئی ہی مطرب ہی مے ہی ساقی ہے
چلو کہ آج چمن مین عجب سمان ہوگا

سحاب ہجر کے سب رنج بھول جاؤگے
شب وصال جو تم پر وہ مہربان ہوگا

جناب سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری مقیم حیدر آباد دکن

بلند نالۂ بلبل کا جب کو ہوان ہوگا
چمن مین آتش گل کا اثر عیان ہوگا

نکل کے قافلۂ اشک جب روان ہوگا
خراب خاک مین ملکر یہ کاروان ہوگا

فراق یار مین گھر صورت جہنم ہے
یہی مکان کبھی روضۂ جنان ہوگا

نہ قتل کر مجھے کوچے مین اپنے او ظالم
ذرا سمجھ تو سہی سب کو کیا گمان ہوگا

غضب کے ناز ہین نام خدا لڑکپن مین
ستم ہی ڈھائیگا وہ شوخ جب جوان ہوگا

نہ آنے پائیگا بھولے سے بھی تصور غیر
خیال یار مرے دل کا پاسبان ہوگا

فنا کے بعد بھی دل کی تڑپ نجائیگی
لحد مین رکھتے ہی مردہ مرا تپان ہوگا

نہان وہ شوخ ہوا ہی نگاہ ظاہر سے
ہمارے دیدۂ باطن سے کیا نہان ہوگا

ابھی تو بو الہوسون کو ہے دعوی الفت
کھلیگا حال کسی دن جو امتحان ہوگا

اسیر غم ہی سنو شیفتہ سے قصۂ عشق
بھلا رقیب سے یہ ماجرا بیان ہوگا

جناب اچھے صاحب شہرت لکھنوی شاگرد و برادرزادہ جناب فصاحت

مرے تڑپنے سے یون منقلب جہان ہوگا
زمین سر پہ تہ پایہ آسمان ہوگا

شب فراق رہے گا جو انتظار مجھے
قضا بھی آئیگی تو آپ کا گمان ہوگا

وہ ہنس رہے ہین رقیبون سے خاک ضبط کرون
جو دل دکھے گا تو اشک آنکھ سے روان ہوگا

وہ تیغ و خنجر و تیر آج لے کے نکلے ہین
کسی غریب کا سنتے ہین امتحان ہوگا

پڑا کسی کا جو سایہ تو گر پڑے فورا
کوئی جہان مین نہ ہم سا بھی ناتوان ہوگا

جناب محمد ارتضی علی صاحب شرر از مقام بھیکن پور پرائیوٹ سکرٹری آف اسٹیٹ

بلند لب سے مری آہ کا دھوان ہوگا
عیان اک اور تہ چرخ آسمان ہوگا

جو چند روز رہی ایسی اور بیتابی
نہان جو راز ہے رسون سے وہ عیان ہوگا

کنشت و دیر و حرم مین کرینگے اسکی تلاش
نکالین گے اسے ہم ڈھونڈھ کر جہان ہوگا

ہوئے ہیں شام سے سامان بیقراری کے	خیال یار مرا شب کو مہمان ہوگا
خدا ہی بات دل بیقرار کی رکھ لے	سنا ہے آج محبت کا امتحان ہوگا
یہ شوخیاں بت کم سن کی کہہ رہی ہیں شریر	بلا کا ہوگا ستمگار جب جوان ہوگا

جناب میرزا محمد مشرف یار خان صاحب شرف قرابتدار نواب صاحب بہادر جاورہ

میں کیا بتاؤں دل مضطرب کہاں ہوگا	کسی کی کاکل پرپیچ میں نہاں ہوگا
بوقت قتل عدو یہ مجھے اشارہ ہے	اسی طرح سے تمھارا ابھی امتحان ہوگا
مجھی سے وعدہ تھا میرے ہی گھر تو آتے تھے	رہے تھے شبکو جہاں میرا مکان ہوگا
ہماری آہ نے باب اثر کو ڈھونڈھ لیا	کسی کے دل میں ہمارا ابھی اب مکان ہوگا
مجھی سے بات بھی کرنا تمہیں نہیں آتی	عدو کے سامنے کیونکر مرا بیان ہوگا
دل فسردہ کو دیں حسرتیں مبارکباد	خبر ہے آج مرے گھر وہ میہمان ہوگا

جناب عبدالرحمن صاحب شریف شاگرد و پسر جناب شاہ یاسین صاحب قادری

بھری ہے آتش عشق بتی جو سینے میں	کرونگا آہ جو میں خاک آسمان ہوگا

جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی آرہ مقامی

شب وصال اگر ضبط درمیان ہوگا	تو آپ کا بھی مرے ساتھ امتحان ہوگا
یہ منہ پھرے گا جدھر ہوگا تو بت رعنا	یہ سر جھکے گا جہاں تیرا آستان ہوگا
جو سیر باغ کو بن ٹھن کے جائیگا یونہیں	فساد بھی گل و بلبل کے درمیان ہوگا
وفا ہی وعدہ دیدار کی سی صورت ہے	بروز حشر اگر ربط جسم و جان ہوگا
صفیر جوڑ یہ اچھا نکالا قسمت نے	میں بے زبان جو ہونگا وہ بیدہان ہوگا

جناب صدیق مرزا صاحب صادق لکھنوی خلف جناب عاشق لکھنوی

غرض حرم سے نہ کچھ دیر سے ہمیں ہے طلب	جھکیں گے ہم تو وہیں یار تو جہاں ہوگا
دو روزہ زیست میں مل بیٹھنا غنیمت ہے	لحد میں مجمع احباب پھر کہاں ہوگا
کوئی تڑپتا تھا راتوں کو مجھ سے سن لیجے	وہ کوئی آپ کا عاشق ہی مہربان ہوگا
خدا گواہ یہ پہلی غزل ہے اے صادق	پڑھے گا شوق اگر کوئی قدردان ہوگا

جناب شیخ محمد عبد الرحیم صاحب صبا

چُرا کے آنکھہ نہ محفل مین بیٹھیے مجھسے
عدو بھی سامنے بیٹھا ہے بدگمان ہوگا

غلط ہی جھوٹ ہی قاصد کا افترا ہے یہ
کبھی وہ مجھپہ ہوا ہے جو مہربان ہوگا

جناب سید محمد جعفر حسین صاحب طلیق رضوی ساکن کندرکی مدرس فارسی اسکول ٹھاکردوارہ

تمھارا عشق مرے دل مین کب نہان ہوگا
چھپاؤن لاکھہ مین چہرے سے خود عیان ہوگا

اگر نہ آئیگا لینے خبر وہ رشک مسیح
مریض عشق شب ہجر نیمجان ہوگا

یہ کہدو بلبل شیدا سے جا کے گلشن مین
روانہ گل کا کوئی دم مین کاروان ہوگا

نہ دینا ہاتھہ سے اے دل شکیب و استقلال
ہمارے صبر و تحمل کا امتحان ہوگا

طلیق داور محشر سے تیری بخشش کا
شفیع روز جزا شاہ مرسلان ہوگا

جناب شیخ فدا علی صاحب عیش لکھنوی

وہ بزم مین جو رقیبون پہ مہربان ہوگا
بتا دے مجکو کہ اے صبر تو کہان ہوگا

شرر جو چمکین گے سیارون کا گمان ہوگا
دھوان اُٹھے گا جو آہون کا آسمان ہوگا

حرم مین دیتے ہین بوسہ جو سنگ اسود کو
مجھے یقین ہے ترا سنگ آستان ہوگا

مرینگے لاکھون کٹین گے گلے ہزارون کے
وہ طفل نام خدا جن دنون جوان ہوگا

مین بدگمان ہون نہ بیٹھا کرو رقیبون مین
خطا معاف مجھے اور کچھہ گمان ہوگا

نہ جائین سیر گلستان کو آپ نازک ہین
حضور سایۂ گل جسم پر گران ہوگا

صدائے صور ہے صوت شکست رنگ مجھے
مری طرح نہ کوئی زار و ناتوان ہوگا

موا ہون ایک گل اندام کی محبت مین
مری مزار پہ بلبل کا آشیان ہوگا

فرشتے دینگے نوید نجات تربت مین
جو عیش زائر سلطان انس و جان ہوگا

جناب کرم الدین صاحب عشرت مدرس اسکول چاربسدہ شاگرد جناب طلیق

ضرور اسکا مکان گلشن جنان ہوگا
حسن حسین کا جو شخص مدح خوان ہوگا

جو سونے دیتی نہین تجکو بیقراری دل
کہین تپان کوئی فرقت مین نیمجان ہوگا

اسے ہو نار جہنم سے کیا خطر عشرت
بروز حشر نبی کا جو مدح خوان ہوگا

جناب منشی عبد الغفور صاحب علیم شاگرد و برادر جناب نعیم لکھنوی

شفیع حشر جو حضرت ہین غم ہے کیا واعظ — قصور عفو ہمارا ابھی بے گمان ہوگا
یقین ہے مرتے ہی جنت نصیب ہوگی اُسے — علیم دل سے نبی کا جو مدح خوان ہوگا
ستم اُٹھاون گا شکوہ نہ لب پہ لاؤنگا — علیم دیکھون وہ کب تک نہ مہربان ہوگا

جناب محمد عبد العزیز خانصاحب عزیز دہلوی شاگرد جناب داغ دہلوی

جب آہ کا مری زیرِ فلک دھوان ہوگا — اِک آسمان نیا زیرِ آسمان ہوگا
مٹایا اِسلیے ٹھکرا کے قبر کو میری — رہیگا نام بھی باقی اگر نشان ہوگا

جناب ہیرالال صاحب عاجز سب انسپکٹر پولیس لین ضلع دربھنگہ

بجز فراق و غم و رنج و حسرت و افسوس — ہا کون حال پہ ہمسے جو مہربان ہوگا

جناب میر عبد الغنی صاحب غنی سیالکوٹی رجسٹری کلرک ہیڈ پوسٹ آفس کوہ مری

اگر یہ سچ ہے کہ ہوتی ہے دل سے دل کو راہ — تو حال دل کا مرے آپ پر عیان ہوگا
ہزار گالیان اک بوسے پر معاذ اللہ — تمھین کہو کوئی تمسا بھی بدزبان ہوگا
لبون پہ آہ زبان خشک چشم تر گریان — غنی خستہ جگر کا یہی نشان ہوگا

جناب سید عباس حسن صاحب فصاحت لکھنوی

کرینگے جس سے ہم الفت وہ مہربان ہوگا — نہ بد مزاج نہ بد خو نہ بد زبان ہوگا
وہ مضطرب ہوئی کانپی زمین فلک تھرائے — اب اور کیا اثرِ آہِ ناتوان ہوگا
جہان سے جاتے ہین اُس سے یہ پوچھ آئے کوئی — کدھر ہم آئین دمِ حشر تو کہان ہوگا
جب اُنسے مینے کہا جان نثار ہون دل سے — تو ہنسکے بولے بہت خوب امتحان ہوگا
ہمارا حال نہ یون سُن سکینگے آپ کبھی — حضور دل کو سنبھا لینگے جب بیان ہوگا
مکان غیرون مین یا اپنے گھر مین سچ کہنا — مرا جنازہ جب اُٹھے گا تو کہان ہوگا
مین آج ناز جو اُٹھاتا ہون جن حسینون کے — کل اُنکو پھول اُٹھانا مرے گران ہوگا
مرا جنازہ جو نکلا ہے انکے کوچے سے — ہر اک سے پوچھتے ہین دفن یہ کہان ہوگا
نیام سے تری تلوار او کلی تڑپتی ہے — مگر کوئی ابھی کشتون مین نیم جان ہوگا

ہم اُنسے کہتے ہین محشر مین تم ملوگے کدہر
وہ اُلٹے پوچھ رہے ہین کہ تو کہان ہوگا

وہین یہ دفن کی ہے آرزو فصاحت کو
فشارِ قبر نہ ہے فنا جہان ہوگا

جناب منشی عبد العلی صاحب فایق پنشن کلرک کچہری تحصیلدار گہ لور شاگرد جناب فصاحت

ہمارے عشق کا بھی تذکرہ وہان ہوگا
تمھارے حسن کا شہرہ جہان جہان ہوگا

کرینگے آہ شرربار ہم جو فرقت مین
یقین ہو خاک سیہ جلکے آسمان ہوگا

کیا رقیب کو جب قتل اُسنے مجسے کہا
کہ ایک روز تمھارا بھی امتحان ہوگا

جو عاشق آکے یوہین روز سر کو ٹپکینگے
تو ٹکڑے ٹکڑے ترا سنگِ آستان ہوگا

ابھی وہ طفل ہے اندازِ ظلم کیا جانے
بتنگ آئینگے عشاق جب جوان ہوگا

سمجھ کے کوسو مجھے مین جو مر بھی جاؤنگا
تمھین کو ہائے بہت رنج میر یجان ہوگا

چلین گے ناز سے دوگام بھی جو وہ فایق
ضرور حشر بپا زیر آسمان ہوگا

جناب سید عابد حسین خانصاحب عرف بنے صاحب فیض شاگرد جناب اوب لکنوی

رقیب یار کے گہر مین جو میہما ن ہوگا
گمانِ بد دلِ عاشق مین بیگمان ہوگا

تری کمر کا یہ عشاق سے اشارہ ہے
جو ہمسے عشق کریگا وہ بے نشان ہوگا

چہپائے سے کہین چہپتا ہی رازِ عشق بہلا
ہزار پردے مین ہوگا مگر عیان ہوگا

اگر ہے حسن مین تو شمع ہم ہین پروانے
وہین ہم آئینگے اے یار تو جہان ہوگا

یہ اُنکے چاہِ ذقن مین ہے اپنے دلکی صدا
نہ یوسف ایسا نہ ایسا کوئی کنوان ہوگا

تمھاری یاد سے خالی نہین ہمارا دل
مکین نہوگا تو آباد کیا مکان ہوگا

نہ تاب لائیگا دل تڑپ ہی جائیگا
اگر حضور مرادِ دل بیان ہوگا

جناب فیض محمد صاحب فیض جمعدار از اودیپور شاگرد جناب یاس لکنوی

جفا کا آپکی چرچا جہان جہان ہوگا
وفا کا میری بھی شہرہ وہان وہان ہوگا

پس فنا بھی وہ ٹھکرائینگے لحد کو مری
قتیل ناز کا مرنے پر امتحان ہوگا

غضب ہے آپکو مطلق بھی اسکا دہیان نہین
مریض عشق شب ہجر نیمجان ہوگا

مٹائے جاؤ جہان تک تمھین مٹانا ہی
وفا کا میری مرے بعد امتحان ہوگا

سو اگناہ کے کیا لیکے جائینگے ہم فیض | عدم کو قافلۂ عمر جب روان ہوگا

جناب ولایت علی صاحب فوق بالپوری از فیروزپور شاگرد جناب ارشد دہلوی

جو چارہ ساز نہ وہ عیسی زمان ہوگا | مریض عشق شب ہجر نیمجان ہوگا
خدا امید سے سمجھے کہ مجھے کہتی ہے | کبھی تو وہ بت بے مہر مہربان ہوگا
خیال یار گرا آتا ہے آئے بر سر چشم | نہ دل رہا نہ جگر کون میزبان ہوگا

جناب منشی فیض بخش صاحب فیض شہسرامی شاگرد جناب نعیم لکھنوی

عیان جو آہ کا دل سے مرے دھوان ہوگا | تو سر پہ سایہ فگن اور اک آسمان ہوگا
ہلال سایہ فگن ہوگا میری تربت پر | شہید خنجر ابرو کا یہ نشان ہوگا
ابھی تو عرش کی منزل بنے گا دل میرا | خیال یار اگر اس مین میہمان ہوگا
برا کہونگا نہ درد جگر کو منہ سے کبھی | کہ شام ہجر بھی میرا مہربان ہوگا

جناب شیخ محمد عالیجاہ صاحب فضا برادر مہتمم داغ جگر

نہ پوچھیے مرے دلکو کہ وہ کہان ہوگا | حضور گیسوِ پر پیچ مین نہان ہوگا
فضا نہ چاک گریبان کبھی پھرا کرتے | ضرور آپ کو بھی عشق گلرخان ہوگا

جناب منشی فدا حسین صاحب فہیم شاگرد و برادر جناب نعیم لکھنوی

جو کوئی دہر مین تمسا نہ قدردان ہوگا | تو جان نثار بھی مجھسا نہ میرجان ہوگا
کسی رقیب پہ جب کیجیے گا آپ جفا | وفا کا حال مری آنکھ ہی عیان ہوگا

جناب بالکرشن صاحب قمر لکھنوی شاگرد جناب آیہ لکھنوی

دلا خموش جو تو مائل فغان ہوگا | نہان جو راز محبت ہے وہ عیان ہوگا
نہ آئیگا جو وہ رشک مسیح آج کہین | مریض عشق شب ہجر نیمجان ہوگا
عدو سے عیش ہے لیکن عدو کو جان تو ہے | ستمگر آپ سے کیا بڑھکے آسمان ہوگا
مین پھینکدون دل مضطر کو یہی ہے خیال | غم فراق کہان جاکے مہمان ہوگا
عدو تلاش کرے گا نہ پائیگا اسکو | ہمارے خانۂ دل مین جو وہ نہان ہوگا
ہم پوچھی آسنے مری قبر بیکسی بولی | مٹا ہوا یہین ڈھونڈھو کہین نشان ہوگا

دکھا کے حال مین اپنا ہنسا ؤنگا انکو ۔۔۔ یہ رنگِ زردِ مرا کشتِ زعفران ہوگا
ڈرا رہا ہے عذاب لحد سے کیون واعظ ۔۔۔ زمین کے نیچے بھی کیا کوئی آسمان ہوگا
وہ میکدے مین پڑا ہوگا یا سینو نمین ۔۔۔ بتائین آپکو کیا ہم قمر کہان ہوگا

جناب سید شاہ قمر الدین حید صاحب قمر شاگرد جناب صفیر بلگرامی از آرہ

نہ پوچھو مجسے مریجان نہ کچہ بیان ہوگا ۔۔۔ تمھارے دلپہ مرا حال خود عیان ہوگا
وہ اپنے تیر نظر پہ بیکے مین ہین مشاق ۔۔۔ انھین غرض جو کوئی ہوگا نیمجان ہوگا
کمو نکا انسے جو کچہ کہنے کی ملیگی سکت ۔۔۔ بیان حال کرونگا اگر بیان ہوگا
جو اپنا جذبِ محبت دکھائیگا تاثیر ۔۔۔ وہ حال دل کا وہان ہوگا جو یہان ہوگا
کسی کے وعدۂ محشر پہ جی یہ کہتا ہے ۔۔۔ یہان نہ کچہ ہوا اُس ہے تو کیا وہان ہوگا
وہ خلوتِ دلِ عشاق ہو کہ خانۂ چشم ۔۔۔ یہی گھر اُنکے ہین ملجائیگا جہان ہوگا
خضر و صحبت رندان مین آئینگے واعظ ۔۔۔ یہ لطف اُنکو میسر بہلا کہان ہوگا
قمر مٹائینگے کیون عاشقی کی عزت کو ۔۔۔ مرینگے اُسپہ جو معشوق قدر دان ہوگا

جناب شیخ قدرت علی صاحب قدرت سیہوری از گورنمنٹ کالج جبلپور

یہ بانکپن یہ ادا ہے جو عہدِ طفلی مین ۔۔۔ ستم ہی ڈہائیگا جسوقت وہ جوان ہوگا

جناب لالہ بالگوبند صاحب لعل فارسٹر علاقہ تیلیا ضلع سیونی چہپارہ

چہپے گا عشق بتان کب بہلا چہپائے سے ۔۔۔ وہ رنگِ رخ سے مرے خود بخود عیان ہوگا
تلاش یار کے کوچے کی تو بہی کر زاہد ۔۔۔ جو لطف اسمین ہے وہ خلد مین کہان ہوگا
مخالفت سے مخالف کے لعل ہوگا کیا ۔۔۔ وہ کارساز اگر تم پہ مہربان ہوگا

جناب مولوی صادق علی صاحب مائل لکھنوی ملازم شاہ اودہ خلد مکان

غضب وہ دشمن جان آفتِ جہان ہوگا ۔۔۔ ستم بہی ہوگا جوان یار جب جوان ہوگا
خدنگ آہ جگر کا جو امتحان ہوگا ۔۔۔ یہ تیر وہ ہے کہ غربال آسمان ہوگا
وہ راہوار پہ آیا جو شہسوارِ جہان ۔۔۔ زمین سے پست نگاہو نمین آسمان ہوگا
جو دشت نجد سے گزری عماری لیلی ۔۔۔ تو قیس بندۂ احسان ساربان ہوگا

ضرور پہلے خموشی سے اذن سے لینا
کلام تجکو جو مطلوب ای زبان ہوگا

امید رکھ نہ تواضع کے سرکشون سے کبھی
خمیدہ تیر نہین صورت کمان ہوگا

سمجھ نہ کار محبت کو سہل اے مائل
جو دلستان ہے وہ غمزہ تو جانستان ہوگا

جناب سید واجد حسین صاحب محبت شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

ہمارا آبلۂ پا جو خون چکان ہوگا
میان دشت ہر اک خار تر زبان ہوگا

بھلا فساد کرین کیا سمجھ سکے غیر سی ہم
حضور ہونگے جدہر اسطرف جہان ہوگا

بسان اشک جہان گر پڑا پھر اٹھ نہ سکا
جہان مین کوئی نہ مجھسا بھی ناتوان ہوگا

چلا ہے تیر کسیکی کمان کا میری طرف
جگر مین دلمین کہان آکے مہمان ہوگا

سوائے حسرت و ارمان پس فنا ای دل
ہماری قبر پہ کون آکے نوحہ خوان ہوگا

قضا بلائیگی مقتل مین سخت جانونکو
جو زور بازوِ قاتل کا امتحان ہوگا

نکال اسکو نہ قاتل کہ شکر کرنے کو
وہان زخم مین پیکان ترا زبان ہوگا

کبھی نگہ مین ہے ابرو پہ بل ہے ہاتھ مین تیغ
حضور کو نسے عاشق کا امتحان ہوگا

رہینگے یون دل عاشق مین عشق و دردا کر
یہ میزبان بنے گا وہ میہمان ہوگا

ہمارے دلسے نکلکر یہ حسرتین بولین
اب اسطرح سے نہ آباد یہ مکان ہوگا

حضور آپ جو فرقت مین بھول جائنگے
تو حال دلپہ مرے درد مہربان ہوگا

جناب حافظ عبد الاحد صاحب آہ لکھنوی خلف تہر شاگرد جناب عاشق لکھنوی

یہ کیا خبر تھی کہ یون دورِ آسمان ہوگا
کہ مجھسا دوست طرفدار دشمنان ہوگا

پیام یار کو جب جا ہون سیدون لیکن
یہ سوچتا ہون کہ قاصد سی کیا بیان ہوگا

بڑی مہم ہے یہ اللہ آبرو رکھ لے
سنا ہے چاہنے والونکا امتحان ہوگا

شب وصال مین کیا شرم ہے نقاب الٹو
ہماری آنکھ کا پردہ تو درمیان ہوگا

کمال عشق دکھائیگا رنگ وحدت کا
نظر پڑیگی جہان تو ہی تو وہان ہوگا

جمے نہ کیون لبِ لعلین پہ رنگ مسی
جہان پہ آگ لگے گی وہان دھوان ہوگا

مزاج تنگ نہ دمِ نزع پوچھیگا حضور
وہ کیا کہے گا جو کچھ دم کا میہمان ہوگا

ہجوم ہوگا سرِ نعش مہ جبینون کا
بڑے جلوس سے لاشہ مرا روان ہوگا

شبِ وصال دکھائیگا صبح فرقت کی
ملے وہ دوست تو دشمن یہ آسمان ہوگا

جناب محمد نبی داد خان صاحب مشتاق وکیل عدالت دیوانی علیگڈھ

مرا تو کوچ شبِ ہجر بے گمان ہوگا
مقام تیر اغم یار بہر کسان ہوگا

جو ہوگی آنے مین ان کے ذرا ایکدم کی بھی
تو یان روانہ عدم کو یہ نیم جان ہوگا

ابھی سے نام خدا آفت زمانہ ہے
کرے گا حشر بپا جب وہ بت جوان ہوگا

کچھ ایسا ہو گیا فرقت مین دلکو یاس سے انس
نہ وصل کی بھی خبر سنکے شادمان ہوگا

سوال وصل پہ ہر دم نہین نہین کے سوا
نہ نکلا منہ سے کبھی تیرے یہ کہ ہان ہوگا

ہنوگا وصل تو یہ ہوگا اے بت بیدرد
مرا سر اور ترا سنگ آستان ہوگا

ملیگا کیا ہی دلِ دردآشنا کو مزا
جو میرے زخمون پہ قاتل نمک فشان ہوگا

عذاب حشر سے مشتاق اسکو کیا غم ہی
جو آل احمد مرسل کا مدح خوان ہوگا

جناب عبد المجیب صاحب مقصور گورکھپوری شاگرد جناب وفور گورکھپوری

پس از فنا اثر جستجو عیان ہوگا
غبار قبر مرا گرد کاروان ہوگا

عدو سے ہمسے زیادہ وفا مین یا ہم ہی
جفائے یار سے دونون کا امتحان ہوگا

نکلنے دینگے نہ ہم اپنی آرزو کی طرح
کسی کا تیر اگر آکے میہمان ہوگا

نگاہ شوق لگائے گی ڈھونڈھ کر اسکو
ہزار پردے مین وہ بت اگر نہان ہوگا

اسی امید پہ ہے زندگی جدائی مین
کبھی تو مجھپہ مرا یار مہربان ہوگا

صدا جو آتی ہے کوے صنم سے رونیکی
ضرور وہ دل مقصور نوحہ خوان ہوگا

جناب موسیٰ بھائی صاحب مآل گھڑی ساز از برہانپور شاگرد جناب یاس لکھنوی

پس فنا جو کوئی ہمپہ مہربان ہوگا
لحد کا ٹھوکرونسے بے نشان نشان ہوگا

تڑپتے دیکھکے دیگا نہ کیا کوئی تسکین
ہمارے حال پہ کوئی نہ مہربان ہوگا

ہم اپنے نام کو خود رشک سے مٹا دینگے
جو نام غیر کا وردِ زبان وہان ہوگا

مآل دیکھے دل اب اپنی جان بھی دیگے
مآل کار تمھارا یہ مہربان ہوگا

جناب جعفر حسین صاحب مشتاق لکھنوی شاگرد جناب فصاحت لکھنوی

بلند آہ کا گر ہجر مین دہوان ہوگا — ہماری جان کو اک یہ بھی آسمان ہوگا
گھٹا اٹھے گی نہ رند وجد موسم گل مین — بلند خانۂ خمار کا دہوان ہوگا
ارادہ کوچ کا پہلو سے ہے اگر تو بتا — مقام اے دل وحشی ترا کہان ہوگا
غزل سنائیے مشتاق جمع ہین شاعر — وہ داد شعر کی دیگا جو قدردان ہوگا

جناب محمد کریم بخش صاحب مسرور شاگرد جناب وفور گورکھپوری

اٹھا اٹھا کے جسے وہ گلے لگاتے ہین — وہی مرا دل بیتاب و ناتوان ہوگا
بتون کے چشم فسون ساز اور دل مسرور — شب وصال مین دو نون کا امتحان ہوگا

جناب محمد اسحاق خانصاحب نائل رئیس بریلی شاگرد جناب داغ دہلوی

کبھی نہ راز محبت مرا نہان ہوگا — چھپاؤن گا مین اگر شکل سے عیان ہوگا

جناب محمد حسین صاحب مصر باشندۂ کلکتہ

کرینگے حشر مین آہون سے حشر ہم برپا — ہمارے آپ کے پردہ جو درمیان ہوگا

جناب جگیشر پرشاد صاحب مقتول از موضع ٹھکورہ

جو بوئے زلف معنبر صبا نہ لائیگی — مریض عشق شب ہجر نیمجان ہوگا

جناب منیر احمد صاحب منیر اسٹوڈنٹ نارتھ بروک اسکول دربھنگہ شاگرد جناب بسمل

کہو کہ جائین خدا کے لیے عیادت کو — مریض عشق شب ہجر نیمجان ہوگا

جناب تاج محمد صاحب مہجور طالب العلم دوم مڈل رندہیر کالج کپور تھلہ

بہشت مین ہمین جانے نہ دیگا کیون رضوان — وہ کیا کسی بت کافر کا آستان ہوگا

جناب نظیر

چھپائے لاکھ کوئی عشق کب نہان ہوگا — یہ وہ مرض ہے کہ صورت سے خود عیان ہوگا
بلند ہجر مین آہون کا گر دہوان ہوگا — اس آسمان کے سوا اور آسمان ہوگا
جفا و ظلم کی آخر کچھ انتہا بھی ہے — مین دیکھتا ہون وہ کبتک نہ مہربان ہوگا
یہ مانا ہمنے کہ جنت مین حورین پائینگے — مگر جو لطف یہان ہے وہان کہان ہوگا

نہ جانتی تھی تجھے اے نظیر ہم ایسا ؎	خدا کو چھوڑ کے تو بندۂ بتاں ہوگا

جناب محمد عبدالرحمن خانصاحب تیر وکیل رہلی شاگرد جناب یاس لکھنوی

خیال اوس بت بیرحم کو کہاں ہوگا	مریض عشق شب ہجر نیمجان ہوگا
دہن ہے غنچہ سا رخ گل ہے زلف سنبل ہے	نثار تیرے سراپا پہ بوستان ہوگا
اگر زمانہ موافق رہا یونہیں تیر	تو شاعروں میں ترا نام بیگمان ہوگا

جناب محمد عبداللہ صاحب ناجی کلارک رونیو سروی آفس ازبلہاری

اگر نہ شربت دیدار یار اسکو ملا ؎	مریض عشق شب ہجر نیمجان ہوگا
نہ کر دریغ تو نیکی میں تا بمرگ ای دل	وگرنہ نام جہان میں نہ کچھ نشان ہوگا

جناب منشی نیاز علی خانصاحب نصیر صفی پوری حال مقیم کلکتہ شاگرد جناب نعیم

فروغ حسن سے مملو وہ کل مکان ہوگا	تو جسن مکان میں ای یار میہمان ہوگا
شب فراق میں اس بت کی مونس و ہمدم	یہی ہمارا دل زار و ناتوان ہوگا ؎

جناب مرزا واجد حسین صاحب واجد لکھنوی شاگرد جناب ادب لکھنوی ؎

ضرور قافلۂ رنج دل روان ہوگا	کبھی جو درد جگر میر کاروان ہوگا
خود آئینگے وہ مری گھر ابھی بلا لو ہمین	جو میزبان ہے وہ چند دنین میہمان ہوگا
خراب ہوگی نہ محفل نہ غیر آئینگے	وہ حضور پہ ہمسا جو پاسبان ہوگا
فراق مین ہے ہمین گو کہ عادت نالہ	کرینگے ضبط اگر آپ کو گران ہوگا ؎
تڑپ تڑپ کے جو کھینچونگا ہجر مین آہین	سبھون کو برق شرربار کا گمان ہوگا
حضور بیٹھ کے غیرونمین ہونگی جب دلشاد	خیال واجد مضطر بھلا کہان ہوگا

جناب ابو الکلام سید ذاکر حسین صاحب ہنر غازیپوری ؎

کہین پناہ نہین ہے گذر جہان ہوگا	یہی زمین یہی دور اسمان ہوگا ؎
کہانیون مین سنا دینگے حال دل سارا	کبھی وہ شوخ اگر محو داستان ہوگا
مجھی سے پوچھنے آتے ہین لوگ لکو مری	کہین پتا ہی مین کیونکر کسون کہان ہوگا
نہ چلنے دیگی نزاکت اُنھین کبھی دو گام	غبار عاشق مشتاق رائگان ہوگا

غلط ہے لوگ جسے آسمان کہتے ہین ؛ | نہین نہین وہ مری آہ کا دہوان ہوگا
جو پوچھتا ہی کوئی مجھکو بہنکے کہتے ہین | بھلا وہ میری گلی کے سوا کہان ہوگا
جو سیر مدنظر ہو ذرا چلے آنا ؛ | مریض عشق شب ہجر نیم جان ہوگا
نکل گیا ہی افسوس جوش وحشت مین | تمھاری یاد مین ہوگا مگر جہان ہوگا

جناب شیخ ہدایت علیصاحب ہادی بہاری حال مقیم کلکتہ شاگرد جناب نعیم لکنوی

یہی جو آپ کی انجمن ہے بیقراری ہی | ٹھکانا حضرت دل آپ کا کہان ہوگا
خدا کا فضل ہی شامل تو غم ہی کیا ہادی | وہ دن بھی آئیگا جبدن وہ مہربان ہوگا

جناب میر ذاکر حسین صاحب یاس لکنوی شاگرد جناب جلال لکنوی

ہمارے دل کی تڑپ کا جو امتحان ہوگا | نہ پھر زمین ہی ہوگی نہ آسمان ہوگا
یہ سمجھے کہتی ہے عمر قلیل بڑھ بڑھ کر ؛ | تمھارا نام بھی اک روز بے نشان ہوگا
دل وجگر تو کیے ابرو و مژہ نے فگار | تمھین بتاؤ کہ اب کسکا امتحان ہوگا
ادا ئین قتل کرینگی جلائیگی ٹھوکر | قیامت آئیگی وہ شوخ جب جوان ہوگا
بتادے یار کہ جلوہ کہان رہیگا ترا | مکان دل مرا ہوگا لامکان ہوگا ؛
ملے گا ہمین سے سونا نہ بعد مردن بھی | مرا مزار اگر زیر آسمان ہوگا
ہمین ہے آنسے محبت تو انکو بھی ہوگی | اثر یقین ہے برابر یہان وہان ہوگا
عدم کو لوگ چلین مین بھی چلنے والا ہون | یہ خاکسار پس گرد کاروان ہوگا ؛
وہ آئیگا مرے گھر بھی تو غیر کے ہمراہ | مجھے جلائیگا جب یار مہربان ہوگا
کریگی قتل ہمین اسکی جو ادا ہوگی ؛ | جو کھینچے تیغ تو جبک کر وہ بت کمان ہوگا
کلام یاس کا ہر عیب سے مبرا ہے | نہ اسکے شعر مین ایطا نہ شاگان ہوگا

جناب ڈاکٹر محمد عبدالغفور صاحب یتیم نیتو ڈاکٹر جیل گونڈہ ؛

بھلا یہ آپ جو ٹھکرا رہی ہین ٹھوکر سے | نشان قبر کا عاشق کی بے نشان ہوگا
یتیم تھامینگے ہاتھونسے وہ جگر اپنا | جب آنسے درد کا قصہ تری بیان ہوگا

جناب منشی احمد علیصاحب احمد مہتمم تہذیب سخن

* یہ غزلین دیرمین وصول ہوئین اس سبب سے ردیف وار درج نہوسکین

عدم کو قافلۂ روح جب رواں ہوگا
نہ رشک غیر نہ پھر جور آسماں ہوگا

نہ کھینچوں ولولے میں کیوں آہ سرد اجکی رات
کہ گرم یار سے پہلوئے دشمناں ہوگا

جناب محمد بشیر صاحب بشیر خلف اکبر قاضی محمد عبدالحلیم صاحب رئیس پکاکوٹ شاگرد جناب شوق نیموی

ہیں پر آج وہ شاید کہ مہرباں ہوگا
سنا ہے خنجر براں کا امتحاں ہوگا

ڈبولیں آپ ہمارے لہو میں ہاتھوں کو
حنا میں رنگ یہ اے جان جاں کہاں ہوگا

نکال دے دل مضطر کو جلد اے پہلو
کسی کا تیر ترے گھر میں میہماں ہوگا

سنو اب اور کہانی بس اسکو جانے دو
نہ سن سکوگے جو قصہ مرا بیاں ہوگا

غضب ہے آئے ہو کسوقت تم عیادت کو
سنا ہے جب کوئی بیمار نیمجاں ہوگا

جہاں فلک نے نئی چال بدلی ہم سمجھے
کہ بخت بد مرا الٹا وہ مہرباں ہوگا

نگاہیں ڈھونڈتی ہیں جسکو میری پہلو میں
وہ تیری زلف میں اے فتنہ گر نہاں ہوگا

بشیر لازمۂ عشق ہے یہ رسوائی
بلا چھپانے سے تیرے کبھی نہاں ہوگا

جناب سید یوسف حسین صاحب قیاس خلف جناب یاس لکھنوی

نقاب میں جو یہ رخ چاند سا نہاں ہوگا
ہر اک کو ابر میں خورشید کا گماں ہوگا

جو کھینچی دل سے کوئی آہ گرم سینے کبھی
جہاں میں اور نہ کچھ ہوگا بس دھواں ہوگا

مژہ کے ساتھ ہی جنبش دو اپنے ابرو کو
وہ خاک توڑیگا جو تیر بے کماں ہوگا

ستائے جائے جہاں تک کہ اسکا جی چاہے
نہ ہم جہاں میں ہونگے نہ آسماں ہوگا

اسے خریدینگے دیوانے بیچکر سر کو
تمہاری زلف کا سودا بہت گراں ہوگا

تم اسکے سامنے ناصح نہ مجکو سمجھاؤ
یقین ہے یار کو کچھ اور ہی گماں ہوگا

جناب حافظ محمد یوسف خانصاحب تشنہ بلند شہری شاگرد جناب فوق وجناب داغ

تری جفاؤں کا محشر میں جب بیاں ہوگا
تو اہل حشر میں اک شور الاماں ہوگا

کرینگے آپ طرفداری عدو کب تک
کبھی تو اپنے موافق بھی آسماں ہوگا

دکھائینگے وہ قیامت کی چال جب چلکر
تو ایک حشر بپا زیر آسماں ہوگا

کوئی جہاں کا شائق تو کوئی شائق ہجر
بتوں کے ساتھ عدم میں بھی اک جہاں ہوگا

یہ کہہ رہا ہون رقیبون کی دیکھکر شورش | کبھی تو عشق و محبت کا امتحان ہوگا

جناب مولوی خلیل الدین احمد صاحب راضی صدیقی تلہری

الٰہی یون بھی کبھی دور آسمان ہوگا | کہ سر ہمارا اور اُس بت کا آستان ہوگا
ستائے آج غریبونکو خوب جی بھر کے | فلک مرا ترا انصاف کل وہان ہوگا
سدھارتے ہو جو بالین سے میری بسم اللہ | تمھارے ساتھ یہ بیمار بھی روان ہوگا
اثر بلا سے نہین آہ مین دھوان تو ہے | کسی غریب کی تربت کا سائبان ہوگا
نہ آئے تم تو تصور سے دل رہا آباد | ہوا ہے اور نہ ویران یہ مکان ہوگا
یہ شوق قتل ہی ہے موت مرنے لگتا ہون | کسیکے منہ سے جو سنتا ہون امتحان ہوگا
جگر کے شعلہ ن کو پہچان جاؤ آہو سے | کہ آگ بھی وہین ہوگی جہان دھوان ہوگا
او رآئین چین وہ غیر و نہین انکو کیا راضی | مریض عشق شب ہجر نیمجان ہوگا

جناب رشید احمد صاحب رشید شاگرد جناب واجد از تھانہ بھون

اثر جو آہ کا میری کبھی عیان ہوگا | نہ آسمان و زمین کا کہین نشان ہوگا
جلینگے آتش حسرت مین رات دن اغیار | کبھی جو ہمپہ وہ دلدار مہربان ہوگا

جناب چرنجی لال صاحب سائل از سہارنپور

نکر خدا کے لیے ذکر حور اسے واعظ | مجھے ہے خوف کہ وہ شوخ بدگمان ہوگا
کسی سے حال دل اپنا کہا نہ اس ڈر سے | کہ وہ رقیب بنے گا جو رازدان ہوگا
ہوا ہے شیخ کو بڑہ بس کیا ہی منہ کالا | کہین خضاب سے کمبخت پیر جوان ہوگا

جناب سید توکل حسین صاحب سحاب میندار شکوہ آباد شاگرد جناب طلسم شکوہ آبادی

نہ قبر پر مری چادر نہ سائبان ہوگا | فقط مزار مرا زیر آسمان ہوگا
یقین ہے چین ملیگا نہ بعد مرگ مجھے | کہ زیر قبر بھی لاشہ مرا طپان ہوگا

جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکنوی

روان یہ عاشق شیدا جہان جہان ہوگا | ہجوم یاس و الم کا بھی کاروان ہوگا
ہزار سوتے ہوئے فتنے جاگ اٹھینگے | جو دو قدم بھی وہ بت نازسے روان ہوگا

ہم آئے بیٹھے مین کب سے وہ پوچھتے بھی نہین
ابھی جو اٹھکے چلینگے کہان کہان ہوگا

سمجھیں گے وہ نہ ہینگے سکوت مین عاشق
جو تم ستاؤ گے ہنگامۂ فغان ہوگا

ہر ایک ذرہ سے اسکا جمال پیدا ہے
جو تو کہے دیکھین وہ شوخ کہ نہان ہوگا

کرو نہ فکر مرمت جو خانۂ دل کی
یہی مکان کبھی رشک لامکان ہوگا

نہ فراق مین یکسان ہو شہر و ویرانہ
بیان جو حال ہو میرا وہی یہان ہوگا

اذان شیخ مین ناقوس کی صدا ہوگی
ہماری طرح جو دلدادۂ بتان ہوگا

تمہاری یاد بھی پہنچیگی پیشوائی کو
جو دل عاشق آشفتہ سر جہان ہوگا

ہمین قفس مین جو تنکے گری لی سایہ
کبھی بہار کبھی دورۂ خزان ہوگا

لبھا لیا مرے گلرو کو تم نے اے شمشاد
تمہاری طرح کوئی بھی خوش بیان ہوگا

جناب سید محمد احسن صاحب شوقی شاگرد جناب خیالی رائے بریلوی

قرار ہے تری جانان مجھے کہان ہوگا
قیامت آئیگی گر آنکھ سے نہان ہوگا

الٰہی کون سا دن ہوگا جبکہ کوچہ مین
سر اپنا ہوگا ترا سنگ آستان ہوگا

پھرینگے دن جو ہمارے تو دیکھنا شوقی
وہ بت خدا کی قسم ہمپہ مہربان ہوگا

جناب منشی سید الطاف حسین صاحب شوقی انسپکٹر ریلوے شاگرد جناب لطفی گلشن آبادی

نگاہ یاس سے دیکھون نہ بار بار اسے
نہ ہاتھ آئیگا ہرگز جو بدگمان ہوگا

وہ گھر کو صبح شب وصل جاتے روتے ہین
کہ بوسہ کا لب رخسار پہ نشان ہوگا

جناب بہرکدیال سنگہ صاحب شید احال وارد ملسٹھ

حنائی ہاتھ سے رکھیو بچھے ذرا تلوار
وگرنہ سب کو مرے خون کا گمان ہوگا

جناب گوکل چند صاحب عاشق ساکن تہانہ بہون شاگرد جناب شوکت

بہت شگفتہ طرح ہے یہ اسکا کیا کہنا
مریض عشق شب ہجر نیم جان ہوگا

جناب پنڈت تیرتھ رام صاحب غم از بلند شہر شاہ

جو چشم دل سے کوئی دیکھے صورت دلبر
اسی کا جلوہ ہر اک چیز سے عیان ہوگا

مین تجھسے کہتا تھا اے غم نہ دل لگا اس سے
امید سود کی اسمین نہین زیان ہوگا

جناب حکیم محمد صادق علی صاحب قیصر اڈیٹر معدن الحکمت

ہمین فراق کا غم مرگ کا گمان ہوگا
رقیب ہی کی صحبت سے شادمان ہوگا

جلا ہے اسکی تجسس مین لوگ دہر ایسے
خدا ہی جانے کہ اس دم وہ بت کہان ہوگا

جناب شنکر سہائے صاحب گلشن از سیوہرہ

شب فراق اٹھایا جو دل نے وہ صدمہ
کلیجہ آئیگا منہ کو اگر بیان ہوگا

یہ آج کیون مجھے ہچکی ہے ہچکیان پیہم
ہماری یاد مین شاید وہ جان جہان ہوگا

تلاش یار مین نکلو گا گھر سے جب گلشن
فغان و آہ کا ہمراہ کاروان ہوگا

جناب محمد شفیع صاحب ناظم سب اورسیر متوطن میرٹھ

اگر بلند مری آہ کا دھوان ہوگا
تو آسمان کے تلے اور آسمان ہوگا

سنا جو گور غریبان مین بت نے آ کے کہا
ہماری قبر کا باقی نہ کچھ نشان ہوگا

ابھی تو شور بپا کر رہا ہے گلشن مین
کریگا کیا وہ خدا جانے جب جوان ہوگا

نکال کر مجھے یہ کہہ کے وہ کہتے ہین ہربار
ترے کلیجہ مین پیکان مرا نہان ہوگا

جو ہوگا بلبل گلزار مصطفیٰ ناظم
یقین جان کہ وہ خلد آشیان ہوگا

جناب لیب سنگہ صاحب تیغ ساکن قصبہ تہانہ بہون ضلع مظفرنگر

وہ جنکے گھر آج مہمان ہوگا
جواب خلد برین کا مرا مکان ہوگا

یہ دو گھڑی کی ملاقات ہی غنیمت جان
خبر ہے یار مین کہان تو کہان ہوگا

نہین چھپے گا چھپانے سے راز الفت کا
ہزار پردہ مین کمبخت یہ عیان ہوگا

بی ابادی جان صاحبہ ارم ساکن دہلی حال مقیم کلکتہ

حضور بعد مرے یون تو اک جہان ہوگا
نہ پاؤ گے کوئی مجھسا مزاج دان ہوگا

ہزار خاک اڑاؤ گے کوئی تجھسے
تجھے وہ پائیگا جو بیت جگر نشان ہوگا

غنیمت اسکو سمجھئے جو ناگہان ہوئی
ارم یہ جمع احباب پھر کہان ہوگا

بی وحید جان صاحبہ وحید طوائف علیگڈھ ہمشیر نواب جان طوائف

کبھی تو لطف ترا ہم پہ آسمان ہوگا
کبھی تو وہ ستم ایجاد مہربان ہوگا

برا ہو ضعف کا رہ گئے ہم سب سے پیچھے
قریب منزل مقصود کاروان ہوگا

وحید دو جگر تھم گیا مگر دل کو
یہ ڈر لگا ہے کہ پھر دیکھیے کہان ہوگا

اطلاع

پرچہ پنجم ہی کی اسطرح مین (کرا ہا کر زمین سینہ فگار آہستہ آہستہ)
قافیہ آہستہ ردیف
۱۵ جنوری تک اسطرح مین - بتا ہے تو سہی ہم مین سے برائی کیا
برائی قافیہ کیا ردیف
یکم فروری تک اسطرح مین (کسیکے وصل کے امیدوار ہم بھی ہین)
بیار قافیہ ہم بھی ہین ردیف

اپنا حال پُرملال

موت سے بدتر ہو جسکی زندگی — ہائے اُسکی موت دیکھا چاہیے

حضرات آپکا خادم مہتمم پیام یار اپریل [illegible]ء سے جن مصائب مین گرفتار ہوا اُسکے بیان کیلیے نہ مجھ مین حواس اور نہ سُننے کی آپ مین طاقت دیکھتا ہون۔ میری سخت علالت کا حال تو آپکو معلوم ہے۔ لکھنؤ مین نامی اطبا اور ڈاکٹرون کا علاج کرکے شروع اکتوبر مین فیض آباد گیا۔ اور عیسیٰ نفس مسیحاے زمان جناب نواب حکیم شفاء الدولہ صاحب بہادر کا علاج شروع کیا۔ جنکی توجہ سے فائدہ ہونے لگا۔ امید تھی کہ آخر دسمبر یا شروع جنوری تک طبیعت بالکل صاف ہو جائیگی اسطرف کارخانہ وغیرہ کی ابتری کے علاوہ اور متواتر ایسے صدمات پہونچے کہ قابل بیان نہین ۳ بچے ایک لڑکا دو لڑکیان بعارضۂ چیچک مبتلا ہوئے۔ بڑی لڑکی جسکی عمر ساڑھے پانچ برس کی تھی اور جسکا تاریخی نام صغریٰ تھا جسکو مین جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا اُسنے میری عدم موجودگی مین انتقال کیا۔ ہاے انتقال کا لفظ لکھنے کو تو لکھ گیا ہون مگر دل کی جو کیفیت ہو وہ مین ہی جانتا ہون وہ صحت کے علاوہ سخت بیماری مین بھی جس شب کی کمبخت صبح کو داغ حسرت دیتا تھا اُس معصوم کا ننھے ننھے ہاتھونکو اُٹھا کر بھولی زبان سے یہ دعا مانگنا کہ "اللہ کریو ہمارا ابا اچھے ہو جائین" اور پھر ایک دو مرتبہ آمین رٹ لگا دینا جسپر اُسکی ماں اور دیگر اعزا کا یہ کہنا کہ "بیٹا زیادہ دعا مانگو حلق خشک ہو جائیگا" جواب مین یہ کہنا کہ "ہم ابا کے لئے دعا مانگتے ہین" جسوقت یاد آتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ کثرت غم سے زیادہ نہین لکھا جاتا۔ بقیہ دونون بچے اچھے ہین۔ لیکن نہایت ضعف ہے۔

ادہر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے یہان سے ایک حکمنامہ آیا کہ پیام یار کے اجرا کی درخواست کیون نہ دیگئی جسپر عذر کیا ہے کہ اخبار نہین ہے اسمین کوئی مضمون پولٹیکل سوشیل مارل حتی کہ خبر تک نہین درج ہوتی ہے۔ ہنوز کچھ حکم نہین ہوا ہے۔ اپنی سخت علالت اُسپر اس قسم کے صدمات۔ حواس درست نہین۔ اگر ایسی حالت مین پیام یار مین ابتری ہو یا خطوط کے جواب یا فرمایش کی تعمیل مین تو امیدوار معافی ہون۔

ختم سال ہی ہے نیز ضرورتین یہ کہنے پر مجبور کر رہی ہین کہ بقایا اور پیشگی قیمت پیام یار سے جلد مدد فرمائیے۔ آپ خود سمجھ سکتے ہین کہ اسوقت کسقدر ضرورت ہے۔ میرا اب بہت کم شکایت ہے۔ تھوڑے دنون فیض آباد مین ابھی سیر اور قیام ہے کارخانہ اور مطبع اور پیام یار وغیرہ کے متعلق خط و کتابت و ارسال زر لکھنؤ مین بدستور میرے نام ہونی چاہئے۔ احباب کے لیے یہ لکھدینا ضروری ہے کہ میرا پتہ صرف فیض آباد کافی ہے۔

مہتمم پیام یار

عمدہ اور مفید کتابین

آئینہ ایمان

جناب مفتی طالب حسن مرحوم برادر جناب منشی امیر احمد صاحب [illegible] لکھنوی نے یہ رسالہ ایمان اور مسائل اعتقادیہ مین نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھا تھا۔ اُنکے انتقال کے بعد چھپا ہے۔ نہایت آسان اور سلیس اُردو مین ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس رسالہ کو پیش نظر رکھے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۲۰

دیوان صغیر

یہ دیوان حضرت شاہ صغیر مرحوم لکھنوی کا ہے حضرت صغیر رشک مرحوم کے ارشد تلامذہ مین تھے۔ مرحوم نے اپنی بابرکت اور طولانی زندگی صرف شعر و سخن کے نذر کر دی تھی۔ اردو نظم کے لیے غالباً اس سے زیادہ مفید کوئی ترکیب نہین ہے کہ اگلے سخن سنجون کا کلام نئے طبع آزمائی کرنیوالون کی مدد کے لیے شایع کیا جائے۔ قیمت مع محصول ۔ ۔ عمر

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تاثیر ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر۔ ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ تسکین۔ ایک پاکدامن معشوقہ کا صبر و ضبط۔ ہندوستانی مردون کے جوش اور غیرت کی انتہا۔ ہماری عورتون کی بیکسی اور پاکدامنی۔ یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ "فرخ اور اُسکا عشق" نہایت موثر اور پرجوش اُردو مین ناز کخیالیون کے نئی نئی پیرائے پیدا کرکے نہایت اہتمام سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۸

کلیات مذاق

لاجواب دیوان جسکا ہر شعر دل بیتاب کے ساتھ وہ کام کرتا ہے جو [illegible] کی ترچھی نظر کرتی ہے۔ اور چھپائی اور کتابت اور کاغذ کے اعتبار سے بھی کسی کے حسن نظر فریب سے کم نہین۔ قیمت ۹

خیالات نادرہ

تصنیف فارسی مین تصوف کی لاجواب کتاب ہے۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۲

البرٹ بل

یہ ہمارا دور [illegible] ہندوستان کی پہلی پولٹیکل اور تصنیف ہے اور اس قابل ہے کہ ہر مہذب ہاتھ مین اور ہر شخص کی نظر سے گزرے۔ ایک کاپی ہو۔ قیمت فی جلد ۔ ۔ ۲

[illegible] اجازت [illegible] البرٹ بل۔

مشتہر۔ مہتمم پیام یار۔ لکھنو۔ چوک

لکھنو کی ساخت کی مشہور چیزین

یہ چیزین لکھنو کے سوا کہین نہین ملتین کی قسمتون سے مل جاتی ہین تو چوگنے دام خرچ ہونگے۔ لکھنو کو ان چیزون کے ساتھ شہرت ہے اور یہ بھی لکھنو سے کچھ ایسا انس رکھتی ہین کہ لکھنو ہی کے نام کو روشن کیے ہوئے ہین۔ دیکھو پہلے ایل کی درخواست آنے پر فوراً روانہ ہونگی۔

چاندی کی انگوٹھیان زنانی و مردانی نہایت عمدہ نازک فی عدد ۴ر و ۸ر و ۱۲ر و [illegible]

ناک مین پہننے کی کیل۔ طلائی مرصع فی ۲ [illegible]

سینگ کی کنگھیان۔ زنانی و مردانی۔ فی ۱ر و ۲ر و ۳ر [illegible]

ساز قلمدان۔ جو لکھنو ہی کا حصہ ہے فی ۸ر و ۱۰ر

لچھا عطر دان جسکی زنجیرون مین بان کی کیلین لگی ہوئی ہین فی ۸ر و ۱۰ر

انگوٹھی کا سیرا انتہا سے زیادہ نازک اور خوبصورت۔ فی ۸ر و عمہ

روغن گل و [illegible] عطر [illegible] خوشبو [illegible]

الائچی [illegible] ایک الائچی [illegible] اور [illegible]

[illegible] شیدار نگینہ نہایت شوخ اتار ہے [illegible]

مجلس [illegible] ایک [illegible] نہایت [illegible] بالکل [illegible]

منال حقہ۔ طمع اور [illegible] فی ۲ر و ۳ر و ۴ر

کیسے بنانے کے۔ فی ۴ر و ۶ر

گولیان۔ تمباکو مشکی فی تولہ ۱۰

عطر ہر قسم اور ہر حیثیت کا جس نرخ کا ہو فوراً روانہ کیا جائیگا۔

گوٹہ نقرئی و طلائی ہر قسم کا فی تولہ [illegible] سے [illegible] تک۔

فرد رضائی [illegible] نہایت عمدہ [illegible]

لحاف [illegible] نہایت عمدہ [illegible]

[illegible] نہایت عمدہ [illegible]

تھان [illegible] نہایت عمدہ [illegible]

تھان [illegible] نہایت عمدہ [illegible]

ساری [illegible] نہایت عمدہ [illegible]

[illegible] نہایت عمدہ [illegible]

[illegible] نہایت عمدہ [illegible]

[illegible] نہایت عمدہ [illegible]

[illegible] نہایت عمدہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مشتہر۔ حاجی محمد یوسف۔ لکھنو چوک [illegible] پیام یار